سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اُسد الغابۃ
فی
معرفۃ الصحابۃ

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اُسُدُ الغَابَۃِ

فی

مَعرِفَۃِ الصَّحَابَۃِ

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی قدس سرہ

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

نام کتاب	اُسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ
نام مولف	علامہ ابن اثیر جزری قدس سرہٗ (م ۶۳۰ھ)
ترجمہ	مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی۔
موضوع	سوانح و اذکار صحابہ رسولؐ
نقشِ اوّل	۷ رمضان المبارک ۱۳۲۲ھ
نقشِ ثانی	صفر المظفر ۱۴۰۷ھ
تذکرۂ صحابہ	چارسو چونسٹھ
ناشر	مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور
طابع	کمبائن پرنٹرز لاہور
قیمت جلد اوّل دوم	[illegible] روپے

طالب دعا۔ میاں اشرف

فہرست ترجمۂ اُسد الغابہ جلد اوّل

ترجمۂ اُسد الغابہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ امام عالم حافظ ماہر (علوم) یکتاے (روزگار) یادگار سلف
عز الدین علی بن محمد بن عبدالکریم جرزی معروف بابن اثیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین

ہر طرح کی تعریف اُس اللہ کو جس نے ہمین اس (کار خیر) کی ہدایت کی اور اگر اللہ ہمین ہدایت نہ کرتا تو ہم ہرگز ہدایت نہ پاتے اور ہر قسم کی تعریف اُس اللہ کو جو پاک ہی اس بات سے کہ اُسکے نظیر اور مثل ہون وہ بہت پاک ہی حوادث اُسکے بارگاہ کے قریب (تک) نہین جاتے اُس نے دین اسلام کو پسند فرمایا اور اُسی سے راضی ہی پس اُس نے اِس دین کے ساتھ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور اُنھین برگزیدہ کیا اور اُنکے لیے اصحاب بنائے پس اُنہین سے ہر ایک کو آپ کی صحبت کے لیے اختیار کیا اور منتخب فرمایا اور اُنھین ستارون کے مثل بنایا کہ انسان اُنہین سے جسکی پیروی کرے حق کیطرف ہدایت پا جائے اور اُسیکا تابع ہو جائے پس اللہ اُنپر اور اُسکے آل اور اُنکے اصحاب پر ایسی رحمت نازل کرے جو اُنکے لیے اُسکی رضامندی کو واجب کر دے۔

مین خدا کی تمام نعمتون پر اُسکا شکر کرتا ہون ایسا شکر جو اُسکی نعمتونکی زیادتی کو مقتضی ہو اور اُسکے انعام مین ہمارا حصہ پورا کر دے **اما بعد** (واضح رہے کہ) کوئی علم علم شریعت سے زیادہ بزرگ نہین کیونکہ اِسی کے سبب سے دُنیا و آخرت کی بزرگی حاصل ہوتی ہے پس جو شخص اِس علم کے ساتھ آراستہ ہوا وہ بیشک بہت نفع دینے والی تجارت اور بلند و باعزت مرتبے پر پہونچگیا اور جو اِس سے خالی ہوا وہ یقیناً نقصان مین رہا۔ اور اِس علم مین اصل اللہ عزوجل کی کتاب اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنت ہی مگر کتاب بزرگ تو متواتر ہی اُس (کے کلام الٰہی ہونے) پر سب کا اجماع ہی اُسکے نقل کرنے والون کے حالات بیان کرنے کی حاجت نہین باقی رہی سنت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ البتہ اپنے راویون کے حالات اور اُنکے اخبار کے شرح کی محتاج ہی اور سب سے پہلے اُسکے روایت کرنے والے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہین اور وہ اپنے زمانے مین نہ لکھے گئے اور نہ یاد کیے گئے جیسا کہ اُنکے بعد والون یعنی علماے تابعین وغیرہم کے ساتھ اِس وقت تک کیا گیا کیونکہ وہ دین کی مدد کیطرف اور کافرون کے جہاد کیطرف

متوجہ تھے اُس وقت یہی بڑی مہم تھی کیونکہ اسلام کمزور تھا اور اہل اسلام کم تھے پس اُنمین سے کسی کو اُسکا جہاد اور مجاہدہ نفس اپنے عبادات مین اُنکی معاش کی فکر اور کسی دوسرے کام مین مصروف ہونے سے روک دیتا تھا اور اُنمین ایسے لوگ تھے جو کتابت جانتے ہون گر تھوڑے آدمی اور اگر وہ اُسی زمانے مین محفوظ کر لیے جاتے تو یقیناً وہ اُس سے بہت زیادہ ہوتے جس قدر علمانے ذکر کیا ہی اور اسی وجہ سے اُنمین سے بہت لوگون مین علمانے اختلاف کیا ہی پس اُنمین سے بعض ایسے ہین جنکو بعض علمانے صحابہ مین شمار کیا ہی اور اُنمین سے بعض ایسے ہین جنکو بعض نے صحابہ مین نہین رکھا اور صحابہ کا جاننا اور اُنکے کامون کا اور اُنکی حالتون کا اور اُنکے نسب کا اور اُنکی روش کا معلوم کرنا دین مین ایک بڑا کام ہی اور جس کسی کے پاس قلب (سلیم) ہو یا وہ متوجہ ہو کے سُنے اُسپر مخفی نہین ہے کہ وہ صحابہ جو دار (الہجرت) اور (دار) ایمان (یعنی مدینہ منورہ) مین رہے یعنی مہاجرین و انصار اور اسلام کی طرف سبقت کرنے والے اور وہ لوگ جنھون نے نیکی مین اُنکی پیروی کی جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کا کلام سُنا اور آپکے حالات مشاہدہ کئے اور اُنکو اپنے بعد کے مردون اور عورتون آزاد اور لونڈی غلامون کیطرف نقل کیا وہ یاد رکھنے اور محفوظ کرنے کے زیادہ سزاوار ہین اور یہ وہ لوگ ہین جو ایمان لائے اور اُنھون نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ آلودہ نہین کیا اُنھین کے لیے (ہنگامۂ محشر مین) امن ہے اور یہ لوگ ہدایت یافتہ ہین بدلیل اسکے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اُنکی پاکی بیان فرمائی ہے اور اُنکی تعریف کی ہی اور (نیز) اُنکا جاننا ضروری ہی اس وجہ سے کہ وہ حدیثین جنپر تفصیل احکام اور حلال و حرام وغیرہ امور دین کے معلوم کرنے کا دارومدار ہی وہ نہین ثابت ہوتین مگر بعد اسکے کہ اُنکے سندون کے لوگ (اور) اُنکے راویون کا علم حاصل ہو اور سب سے پہلے راوی اور سب سے مقدم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہین پس جب انسان اِنسے ناواقف ہوگا تو اُنکے سوا اور راویون سے سخت ناواقف اور بہت ہی بے خبر ہوگا پس چاہیے کہ صحابہ اور غیر صحابہ تمام راویون کا علم اُنکے نسب اور اُنکے حالات سے حاصل کیا جائے تاکہ جو حدیثین اُنمین سے پرہیزگار لوگون نے روایت کی ہون اُنپر عمل درست ہو اور اُنسے حجت قائم ہو کیونکہ مجہول کی روایت صحیح نہین اور نہ اسکی روایت کی ہوئی حدیث پر عمل جائز ہی اور صحابہ بھی اِس بات مین تمام راویون کے شریک ہین سوا جرح و تعدیل کے کہ وہ سب عدول ہین جرح کو اُن تک رسائی نہین اِس لیے کہ اللہ عزوجل نے اور اُسکے رسول نے اُنکی پاکی بیان کی ہی اور اُنکو عادل کہا ہی اور یہ بات مشہور رہے ہمین اسکے بیان کی حاجت نہین اور اِس قسم کی بہت سی باتین ہماری اس کتاب مین آئینگی پس ہم بیان اُنکو طول نہین دیتے۔ اور صحابہ کے نامون مین بہت سی کتابین لوگون نے جمع کی ہین اور بعض لوگون نے اُنکے نام نسب اور مغازی وغیرہ کی کتابون مین لکھے ہین اور اُنکے مقاصد اسمین مختلف ہین مگر وہ لوگ کہ جن پر صحابہ کے نامون کا جمع کرنا ختم ہوگیا ہی حافظ ابو عبداللہ ابن مندہ اصفہانی اور حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی اور امام ابو عمر بن عبدالبر قرطبی ہین خدا اِنسے راضی رہے اور اُنھین بہت ثواب دے اور اُنکی کوشش کو مشکور کرے اور اُن کو بڑا اچھا بدلہ دے اور اُنکا آل (کار) عمدہ کرے کیونکہ اُنھون نے بہت اچھا کام کیا اُس چیز مین جو اُنھون نے

جمع کی اور اپنی کوشش اُنھون نے (پوری) خرچ کی ہی اور اپنے بعد (اپنا) ذکر خیر باقی رکھا۔ پس اللہ اُنھین بہت بڑا ثواب دے کیونکہ اُنھون نے متفرق چیزین جمع کردین پس جب مین نے اِن کتابون کو دیکھا تو مین نے اُنمین سے ہر ایک کو دیکھا کہ وہ اپنے تحریر مین ایسے راستے پر چلا ہی جو دوسرے کے راستے کے خلاف ہی اور اُنمین سے بعض لوگون نے ایسے نام ذکر کیے ہین جو دوسرے نے نہین ذکر کیے اور ان لوگون کے بعد حافظ ابو موسیٰ محمد بن ابی بکر بن ابی عیسیٰ اصفہانی پیدا ہوئے تو اُنھون نے اپنی کتاب مین وہ باتین جو علی ابن مندہ سے چھوٹ گئی تھین جمع کین پس اُنکی تصنیف بہت بڑی ہوئی قریب دو ثلث کتاب ابن مندہ کے پس مین نے مناسب سمجھا کہ اِن سب کتابون کو یکجا کردون اور جو باتین اِنسے رہگئی ہین کہ جنکو ابو علی غسانی نے ابو عمر بن عبد البر پر استدراک کیا ہی اور نیز وہ باتین جو دوسرے لوگون نے اُن پر استدراک کی ہین اور علاوہ اُنکے جو شخص ذکر کیا اُسپر اضافہ کردون ہم اُنکے نامون کو شمار کرکے بیان طول نہین دیتے اور مین نے ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ کو دیکھا کہ اُنکے پاس کچھ نام ایسے ہین جو ابن عبد البر کے پاس نہین ہین اور ابن عبد البر کے پاس کچھ نام ایسے ہین جو اُن لوگون کے پاس نہین ہین پس مین نے ارادہ کیا کہ اِن کی چارون کتابون کو یکجا کردون مگر موانع روکتے تھے اور معذوریان اِس سے باز رکھتی تھین اور اُس وقت مین اپنے شہر مین اور اپنے وطن مین تھا اور میرے پاس میری کتابین تھین اور میری سماع کے اصول اور میرے منقول عنہ تھے جنھین مین دیکھا کرتا تھا مگر بوجہ مکروہات اور مشاغل دُنیا کے اُسکا سامان نہو سکا پھر اتفاق سے مین نے بلاد شامیہ کا سفر کیا بارادہ زیارت بیت المقدس کے اللہ سبحانہ وتعالےٰ اُسے ہمیشہ دار الاسلام رکھے پس جب مین وہان پہونچا تو بہت سے اکابر محدثین اور وہ لوگ جو حفظ اور ضبط مین سرگرم تھے میرے پاس مجتمع ہوئے اور منجملہ اُن باتون کے جو اُنھون نے کہین یہ بھی کہا کہ ہم اکثر اُن علما کو جنھون نے صحابہ کے نام جمع کئے ہین دیکھتے ہین کہ وہ نسب مین اور صحابی ہونے مین اور اُن مشاہد مین جنھین وہ صحابی شریک ہوا ہی اور اسکے علاوہ اور حالات مین اُس صحابی کے اختلاف کرتے ہین اور ہم نہین جانتے کہ اِسمین حق کیا ہی اور اُنھون نے بہت باتین کہین غرضکہ اُنھون نے میرا ارادہ اپنے لیے اسماے صحابہ رضی اللہ عنہم مین ایک کتاب کے تالیف کرنے پر برانگیختہ کردیا کہ اُس کتاب مین جو جو نام مجھے ملے ہین جمع کردون اور جس بات مین اُن لوگون نے اختلاف کیا ہی اُسمین حق ظاہر کردون اور اللہ جسے چاہتا ہی راہ راست کی طرف ہدایت کرتا ہی اور (یہ بھی اُنھون نے درخواست کی کہ) جو کچھ علماے سابقین نے ذکر کیا ہی وہ بھی اسمین ہو اور جو اُنسے چھوٹ گیا ہو وہ بھی اُسمین ہو تو مین نے اُنسے اپنی کتابون اور اپنے اصول کے نہ ملنے کا عذر کیا اور یہ کہ مین اُن کتابون سے بہت دور ہون اور مین نقل کو اُنھین سے جائز سمجھتا ہون مگر اُن لوگون نے خواہش مین اصرار کیا پس (میرا) عزم اول پھر اُبھرا اور جو مین اپنے دل مین سوچا کرتا تھا وہ از سر نو تازہ ہوگیا اور مین اُسکو جمع کرنے لگا اور اُسکی طرف متوجہ ہونے لگا اور مین نے اللہ تعالےٰ سے سوال کیا کہ مجھے قول اور عمل مین صواب کی توفیق دے اور اِس (کام) کو خاص اپنی ذات کریم کے لیے کرے اپنے احسان اور کرم سے۔ اور اتفاق سے کچھ لوگون نے موصل مین مجھسے کچھ پڑھا تھا اور وہ شام چلے آئے تھے تو مین نے اُنکی کتابون سے کچھ مسند

حدیثین نقل کرلین اسکے بعد فراغت پاکے مین اپنے وطن لوٹا اور مین نے چاہا کہ سندین بڑھا دون اور جو احادیث اُس کتاب مین ہین انکی سند ان کو ذکر کردون مگر مین نے اسکو بہت باعث تکلیف سمجھا اسمین اس بات کی ضرورت تھی کہ جو کچھ مین نے جمع کیا ہی سب کو رد ی کردون پس مجھے سُستی اور آرام طلبی نے اس بات پر آمادہ کیا کہ جن جن باتون کی ضرورت ہو اُنکو نقل کردون کہ ترتیب مین خلل نہ آنے پائے اور اسقدر نہ بڑھ جائے کہ (طول سے) ملال پیدا ہو۔

اور مین کتاب کے ترتیب کی کیفیت بیان کرتا ہون تاکہ جو شخص اُسے دیکھے وہ ہمارے التزام کو اور اسکی کیفیت کو معلوم کرلے اور اللہ ہی سے مدد طلب کیجاتی ہے پس مین کہتا ہون کہ مین نے انھین کتابون کو یکجا کردیا ہی جیسا کہ مین پہلے ذکر کرچکا ہون اور مین نے (ہر کتاب کے) نام پر ایک علامت بنادی ہی ابن مندہ کی علامت د ہے اور ابو نعیم کی علامت صورت ع اور ابن عبد البر کی علامت صورت ب اور ابو موسیٰ کی علامت صورت س پس اگر (کسی صحابی کا) نام ان سب لوگون کے پاس ہے تو مین اُس نام پر سب علامتین بنادونگا اور اگر وہ نام بعض ہی لوگون کے پاس ہے تو مین اُس نام پر اُنھین کی علامت بنادونگا اور ہر بیان کے آخر مین مین اُس شخص کا نام بھی لکھدونگا جس نے اُس نام کو لکھا ہی اور اگر مین کہون کہ اسکو تینون نے لکھا ہے تو مین ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو عمر ابن عبد البر کو مراد لیتا ہون (اور مین) اس وجہ سے (لکھدیتا ہون) کہ علامتین کبھی کتابت سے رہجاتی ہین اور بھول جاتی ہین اور مین جو یہ کہتا ہون کہ اسکو فلان اور فلان نے لکھا ہی یا تینون نے لکھا ہی اُس سے یہ نہین مراد لیتا کہ اُس بیان مین جو کچھ مین نے تحریر کیا ہے وہ مضمون سب اُن لوگون نے لکھا ہی کیونکہ اگر مین اُن تمام باتون کو نقل کردیتا جو اُن لوگون نے لکھی ہین تو کتاب بہت بڑھجاتی اُس لیے کہ اُن لوگون کا کلام کہین تو مشترک ہوتا ہی اور کہین ایک دوسرے کا کلام کئی کئی باتون مین مخالف ہوتا ہی لہذا مین یہ مراد لیتا ہون کہ اُنھون نے اُس نام کو لکھا ہے پھر مین صرف اُسی پر اکتفا نہین کرتا جو کہ اُن لوگون نے بیان کیا بلکہ وہ باتین بھی بیان کرتا ہون جو اُنکے علاوہ اور اہل علم نے بیان کی ہین۔ اور جب مین کوئی نام ایسا لکھون جسپر کسی کی علامت نہو تو وہ نام اُنکی کتابون مین نہین ہے۔ اور مین نے ابن مندہ اور ابو نعیم کو دیکھا کہ اُنھون نے حدیثین بہت لکھی ہین اور اُنکی سندین بھی ذکر کی ہی اور انکی علتین بیان کی ہین اور صحابی کا نسب بہت نہین لکھا اور نہ کچھ اُسکے اخبار اور حالات اور وہ باتین لکھی ہین جس سے اُس صحابی کی معرفت حاصل ہو اور مین نے ابو عمر کو دیکھا کہ وہ صحابی کے نسب کو اور اُسکے حالات اور اُسکے مناقب کو اور تمام اُن باتون کو جن سے اُسکی معرفت حاصل ہو بہت لکھتے ہین یہانتک کہ وہ کہتے ہین کہ یہ صحابی فلان شخص کے بھتیجے اور فلان کے چچازاد بھائی ہین اور فلان واقعہ اُنسے ہوا تھا اور یہی بات تعریف سے مطلوب ہی باقی رہگیا حدیثون کا اور اُنکی علتون کا بیان کرنا اور اُنکی سندون کا لکھنا تو یہ بات کتب حدیث کے زیادہ مناسب ہی مگر مین نے ہر ایک کے کلام سے جو عمدہ بات تھی اور اسکی ضرورت تھی بطور اختصار کے نقل کرلی ہے کوئی ایسا بیان جو اُنکی کتابون مین ہو ترک نہین کیا بلکہ سب کو ذکر کردیتا ہون

یہانتک کہ مین اُس غلطی کو بھی ذکر کردیتا ہون جو اسکے بیان کرنے والے نے لکھی ہے اور اگر مجھے معلوم ہوتا ہی تو جو بات صحیح ہوتی ہی اُسکو بیان کردیتا ہون ہان اگر کسی نے ایک ہی بیان کو بعینہ مکرر کردیا ہی تو مین اُسے ترک کردیتا ہون اور صرف ایک ہی مرتبہ لکھتا ہون اور یہ کہدیتا ہون کہ فلان شخص نے اِس بیان کو اپنی کتاب مین دو جگہ لکھا ہے۔

باقی رہی کتاب کی وضع اور ترتیب تو مین نے اسکو اب ت ث پر مرتب کیا ہی اور نام مین پہلے اور دوسرے اور تیسرے حرف تک کا اعتبار کیا ہی اور اِسی طرح اخیر نام تک اور ایسا ہی باپ دادا کے نام مین اور اُنکے بعد قبیلہ وغیرہ مین مثال اُسکی یہ ہی کہ مین ابان کو ابراہیم سے پہلے لکھون گا کیونکہ ابان مین بے کے بعد الف ہی اور ابراہیم مین بے کے بعد رے ہی اور مین ابراہیم بن حارث کو ابراہیم بن خلاد سے پہلے لکھون گا کیونکہ حارث مین حاء حملہ ہے اور خلاد مین خاے معجمہ ہے اور مین ابان عبدی کو ابان محاربی سے پہلے لکھون گا اور اِسی طرح مین نے عبد والے نامون مین کیا ہی کہ عبد کے بعد پہلے حرف کا اعتبار کرتا ہون اور ایسا ہی کنیتون مین ہی کہ مین اُس نام مین جو بعد ابو کے ہوتا ہی ترتیب کا لحاظ رکھتا ہون پس مین ابو داؤد کو ابو رافع سے پہلے لکھون گا اور اِسی طرح ولاء مین بھی کہ اسود مولی زید کو اسود مولی عمر سے پہلے لکھونگا۔ اور جب کسی صحابی کا ذکر کیا جائے اور اُسے باپ کی طرف نسبت نہ دیجائے بلکہ قبیلہ کی طرف منسوب کیا جائے تو مین قبیلہ کو باپ کے درجہ مین رکھتا ہون مثال اسکی یہ ہے کہ مین زید انصاری کو زید قرشی سے پہلے لکھونگا اور مین نے تمام قبائل کے نامون مین حرفون کا اعتبار کیا ہی اور علما نے چند صحابہ کے نام ایسے ذکر کیے ہین کہ اُنکو کسی چیز کیطرف منسوب نہین کیا تو مین نے ایسے نامون کو اُس نام کے بیان کے اخیر مین لکھا ہی جس نام سے وہ یاد کیے گئے ہین مثال اُسکی یہ ہی کہ زید غیر منسوب کو مین تمام اُن لوگون کے آخر مین بیان کرونگا جنکا نام زید ہی۔ اور جس نام مین کم حرف ہوتے ہین اُسکو مین اُس نام پر مقدم کرتا ہون جس مین بہت حروف ہون مثال اُسکی یہ ہی کہ مین حارث کو حارثہ سے پہلے لکھونگا۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو موسی نے مردون اور عورتون کے آخر مین کچھ صحابہ اور صحابیات کو ذکر کیا ہی جنکے نام معلوم نہین تو انھون نے اُنکو اُنکے باپ کیطرف منسوب کردیا ہی کہا ہی کہ ابن فلان اور اُنکے قبائل کی طرف منسوب کردیا ہی اور اُنکے بیٹون کیطرف منسوب کردیا ہی اور یون کہا ہی کہ فلان اپنے چچا سے اور فلان اپنے دادا سے اور فلان اپنے مامون سے روایت کرتا ہی اور فلان نے صحابہ مین سے کسی شخص سے روایت کی ہی پس مین نے پہلے اُنکی ترتیب اِس طرح دی کہ سب سے پہلے ابن فلان کو ذکر کیا پھر اُنکو جو اپنے اب یعنی باپ سے روایت کرتے ہین کیونکہ بے کے بعد ابن مین نون ہی اور ابیہ مین بے کے بعد یے ہی پھر مین نے اُن لوگون کا ذکر کیا ہی جو اپنے جد یعنی دادا سے روایت کرتے ہین پھر اُنکا جو اپنے خال یعنی مامون سے روایت کرتے پھر اُنکا جو اپنے عم یعنی چچا سے روایت کرتے کیونکہ (جد مین جیم ہی لہذا) جیم خے سے پہلے ہے اور جیم اور خے عین سے پہلے ہین (جو عم مین ہے) پھر اُن لوگون کا ذکر کیا ہی جو اپنے قبیلہ کیطرف منسوب ہین پھر اُنکا جو کسی صحابی سے روایت کرتے ہین پھر اِن لوگون کی مین نے دوسری ترتیب دی کہ جو لوگ ابن فلان سے روایت کرتے ہین

انکومین نے باپ کے نام پر ترتیب دیا ہی مثال اسکی یہ ہی کہ ابن الادرع کو مین ابن الاسقع پر مقدم کرونگا اور ان دونون کو ابن ثعلبہ پر مقدم کرونگا اور جو لوگ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین انکو بیٹون کے نام پر مرتب کیا ہی مثال اسکی یہ ہی کہ ابراہیم عن ابیہ کو اسود عن ابیہ سے پہلے لکھونگا اور جو لوگ اپنے دادا سے روایت کرتے ہین انکو پوتون کے نام پر مین نے ترتیب دیا ہی مثال اسکی یہ ہی کہ صلت کے دادا کو طلحہ کے دادا پر مقدم کرونگا اور جو لوگ اپنے مامون سے روایت کرتے ہین انکو انکی بھانجون کے نام پر ترتیب دیا ہی مثال اسکی یہ ہے کہ براء کے مامون کو حارث کے مامون پر مقدم کرونگا اور جو لوگ اپنے چچا سے روایت کرتے ہین انکو بھتیجون کے نام پر ترتیب دیا ہی مثال اسکی یہ ہی کہ انس کے چچا کو جبر کے چچا پر مقدم کرونگا اور جو لوگ قبیلہ کیطرف منسوب ہین اور انکی نام نہین معلوم انکو مین نے قبیلہ کے نام پر مرتب کیا ہی پس مین ازدی کو خثعمی پر مقدم کرونگا - اور ابن مندہ وغیرہ نے چند ایسے لوگونکو ذکر کیا ہی جنکا کچھ حال معلوم نہین سوا اسکے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین پس مین نے انکی ترتیب اُن لوگون کے نام پر رکھی ہی جو اُنسے روایت کرتے ہین مثال اسکی یہ ہی کہ انس بن مالک جو کسی ایک صحابی (غیر معلوم الاسم) سے روایت کرتے ہین اسکو مین مقدم کرونگا ثابت بن سمط پر جو کسی ایک صحابی سے روایت کرتے ہین اور اگر مجھے ان مقامات مین صحابی کا نام معلوم ہوگا تو مین صحابی کا نام لکھدونگا تاکہ وہ اپنے مقام مین تلاش کرکے معلوم کرلیا جائے اور مین نے بعض محدثین کو دیکھا کہ جب وہ کوئی کتاب بہ ترتیب حروف (تہجی) تالیف کرتے ہین تو ان نامون کو جنکے شروع پر لا ہی مثل لاحق اور لاشر کے انکو حرف لام کے باب سے جدا کرکے دوسرے باب مین رکھتے ہین اور قبل یے کے انکو ذکر کرتے ہین مگر مین نے حرف لام مین رکھا ہی لام مع الالف کے باب مین (انکا ذکر کیا ہی) یہی صحیح اور انسب ہی اور اسیطرح برابر مین عورتون کے نام مین بھی کرونگا اور جب کوئی صحابی اپنے باپ کے سوا اور کسیکی طرف منسوب ہوتا ہی تو مین اسکو اسی نسبت کے ساتھ ذکر کرونگا جیسے شرجیل بن حسنہ کہ انکو مین اُن نامون (کے ذیل) مین ذکر کرونگا جنکے باپ کے نام کے شروع مین ح ہی پھر مین اُنکے باپ کا نام بھی بیان کردونگا اور مثل شریک بن سحماء کے کہ سحماء انکی والدہ ہین انکو مین اُن لوگون (کے ذیل) مین ذکر کرونگا جنکے باپ کے نام کے شروع مین سین ہے بعد اسکے مین اُنکے باپ کا نام بھی ذکر کردونگا یہ مین نے محض اس لیے کیا کہ سمجھ مین جلد آجائے اور نام تلاش کرنے مین آسانی ہو - اور مین نامونکو انھین صورتون پر ذکر کرونگا جسطرح وہ بولے جاتے ہین نہ انکے اصلی حروف پر جیسے احمر کہ مین اُسکو ہمزہ مین ذکر کرونگا حے مین نہ ذکر کرونگا اور جیسے اسود کہ مین اُسکو بھی ہمزہ مین ذکر کرونگا اور جیسے عمار کہ مین اسکو عما مین ذکر کرونگا اور اسکو عمم مین ذکر نہ کرونگا کیونکہ حرف مشدد دو حرف ہین پہلا انمین سے ساکن ہی یہ مین نے محض آسانی کے لیے کیا ہی -

اور مین نسب (کے بیان کرنے) مین نام کو کنیت پر مقدم کرونگا جس صورت مین کہ نام اور کنیت دونون ایک ہون مثال اسکی یہ ہی کہ مین عبداللہ بن ربیعہ کو عبداللہ بن ابی ربیعہ سے پہلے لکھونگا - اور مین (جب) اُن نامون کو ذکر کرونگا جو لکھنے مین ہمشکل ہین تو عبارت مین بھی انکو ضبط کردونگا تاکہ اشتباہ نہ پڑے کیونکہ اکثر لوگ اسمین غلطی کرتے ہین اگرچہ وہ باب جسکے تحت مین وہ نام

داخل ہو اُس نام کی توضیح اور تشریح کردیتا ہو مگر مین اُسمین زیادہ آسانی اور وضاحت کردیتا ہون مثال اسکی یہ ہو کہ سلمہ انصار مین کسیکا نام ہو اور یہ نسبت اِسکے سلمی ہے جسکے سین اور لام مفتوح ہین اور سلیم تو وہ ابن منصور ہین (قبیلہ) قیس غیلان سے اور بیان کے آخر مین اُن غیر معروف الفاظ کی شرح بھی کردونگا جو بعض صحابہ کی حدیث مین آئینگے اور مین اِس کتاب مین ایک فصل لکھونگا جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کے تمام حوادث کو شامل ہوگی مثل ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ اور بیعۃ عقبہ کے اور تمام اُن حوادث کے جنمین کوئی ایک صحابی بھی شہید ہوا ہو کیونکہ ضرورت اِس بات کو چاہتی ہے اِس لیے کہ کہا جاتا ہو کہ فلان صحابی قبل اِسکے مسلمان ہوگئے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ارقم کے گھر مین تشریف لیجائین یا آپ وہین تھے اور فلان شخص نے حبشہ کیطرف یا مدینہ کیطرف ہجرت کی اور فلان شخص بدر مین شریک ہوا اور فلان بیعۃ عقبہ مین یا بیعۃ الرضوان مین شریک ہوا اور فلان صحابی فلان لڑائی مین شہید ہوئے اِسکو مین اِسی طرح مختصرا بیان کردونگا کیونکہ سب لوگ اِسکو نہین جانتے اور اِسمین زیادہ وضاحت ہو۔ اور مین ایک فصل اور بھی ذکر کرونگا جسمین بغرض اختصار اُن کتابون کی سندین ہونگی جنسے میری روایتین زیادہ تر ماخوذ ہین تاکہ احادیث مین سندون کی تکرار نہ کرنا پڑے۔ صحابہ کے بعض تذکرہ نویسون نے چند ایسے لوگون کو بھی ذکر کیا ہو جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تھے اور آپ کو نہین دیکھا اور نہ ایک گھڑی آپکی صحبت اُٹھائی جیسے احنف بن قیس وغیرہ اور اِسمین شک نہین کہ احنف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک شخص تھا اور اُس نے آپ کو دیکھا نہین اور اِس بات کی دلیل کہ وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص تھا اُسکا آنا ہو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اہل بصرہ کے قاصدون کے ہمراہ اور وہ ایک شخص اُنکے سردارون مین سے تھا اور یہ قصہ مشہور ہو مگر وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس نہین آیا اور نہ آپکی صحبت اُٹھائی پس مین نہین جانتا کہ اُن تذکرہ نویسون نے اِسکو اور اِسکے جیسے دوسرے لوگون کو کیون ذکر کیا اگر اِس وجہ سے ذکر کیا کہ یہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین موجود تھے اور مسلمان تھے تو چاہیے تھا کہ جسقدر لوگ آنحضرت کی حیات مین مسلمان ہوگئے تھے اور اُنکے نام اُنہین ملے تھے سبکو ذکر کردیتے کیونکہ سنہ ۹ اور سنہ ۱۰ ہجری مین بکثرت تمام عرب کے قاصد اپنی قوم کی اسلام کی خبر لیکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے پس چاہیے تھا کہ اِن سب لوگون کو ذکر کردیتے بقیاس اُن لوگون کے جنکو اُنھون نے ذکر کیا ہو۔ اور مین اِس کتاب مین ایک فصل کے اندر تمام اُن نسبون کا ذکر کرونگا جو اِس کتاب مین ہین اور اُنکو حروف تہجی پر ترتیب دونگا اور مین صرف اِسی قدر نسبون کو ذکر کرونگا جو اِس کتاب مین ہین تاکہ طول نہو جائے اور مین نے یہ اِس وجہ سے کیا کہ بعض اہل علم و دانش نے جو اِس کتاب کو دیکھا تو اُنھون نے اِسکی فرمائش کی لہذا مین نے (ایسا) کردیا اور تاکہ یہ کتاب بھی تمام اُن چیزون کی جامع ہوجائے جنکی ناظر کو ضرورت پڑتی ہو اور وہ کسی دوسری کتاب کا محتاج نہ رہے۔ اور میری اِس کتاب مین اگر کوئی شخص خطا یا وہم دیکھے تو وہ سمجھے کہ اُسکو مین نے اپنی طرف سے نہین کہا بلکہ مین نے اُسکو علما اور اہل حفظ و اتقان کے کلام سے نقل کیا ہو اور خطا بہت کم ہوگی بہ نسبت

اُن فوائد اور صواب کے جو اس کتاب میں ہیں اور میں اللہ سبحانہ سے قول اور فعل میں صواب کی درخواست کرتا ہوں پس اللہ اُس شخص پر رحم کرے جو اس کتاب کی غلطیوں کی اصلاح کردے اور میرے لیے مغفرت اور عفو گناہ کی اور اس بات کی دعا کرے کہ مجاورت اموات کے وقت (یعنی مرجانے کے بعد) ہماری بازگشت دار السلام کیطرف اچھی طرح کرے والسلام۔

فصل اس فصل میں اُن بڑی بڑی کتابوں کی سندیں بیان کیجائینگی جنسے میں نے احادیث وغیرہ اخذ کی ہیں اور اُنکا ذکر اس کتاب میں بار بار ہوا ہے تاکہ اسناد (کے ذکر) سے (ہر مقام میں) طول نہ ہونے پائے اور میں اثنائے کتاب میں صرف مصنف کا نام اور اسکے بعد کا مضمون لکھونگا پس چاہیے کہ یہی سند سمجھی جائے۔ ابو اسحاق ثعلبی کی تفسیر قرآن مجید۔ ہم سے اس تفسیر کو احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی زرزاری شیخ صالح رحمہ اللہ تعالے نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے رئیس مسعود بن حسن بن قاسم اصفہانی نے اور ابو عبداللہ حسین بن عباس رستمی نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے ہم سے احمد بن خلف شیرازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی نے تمام کتاب الکشف و البیان فی تفسیر القرآن سُنائی۔ میں نے یہ کتاب ابو العباس احمد سے شروع سے سورۂ نساء تک سُنی ہے باقی رہی سورۂ مائدہ سے آخر کتاب تک تو وہ کچھ تو مجھے سماعاً حاصل ہوئی ہے اور کچھ اجازۃً اور اجازہ اور سماع باہم مخلوط ہوگیا ہے لہذا میں آئین یہ کہتا ہوں کہ "اگر سماعاً نہیں ہے تو اجازۃً ہم سے اسکو بیان کیا ہے" اور جب میں یہ کہوں کہ ہم سے احمد نے اپنی اُس اسناد سے جو ثعلبی تک ہے بیان کیا تو وہ یہی اسناد ہے (جو اوپر بیان ہوئی) واحدی کی تفسیر وسیط ہمیں کتاب وسیط جو قرآن مجید کی تفسیر میں ہے ابو محمد عبداللہ بن علی بن سویدہ تکریتی نے سُنائی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عبداللہ محمد بن حسین بن فرخان سمنانی نے اور عبدالرحمن بن ابی الخیر بن سعید میہنی نے اجازت دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابو الحسن علی بن احمد بن متویہ واحدی نے سُنائی اور نیز ابو محمد کہتے تھے کہ ہم سے ابو الفضل احمد بن الخیر بن سعید نے روایت کی ایک شخص اُنکے سامنے پڑھ رہا تھا اور میں سُن رہا تھا وہ کہتے تھے ہم سے واحدی نے روایت کی۔ پس جب میں کہوں کہ ہم سے ابو محمد بن سویدہ نے روایت بیان کی تو وہ واحدی تک اسی سند سے ہے صحیح محمد بن اسمعیل بخاری ہمیں پوری جامع صحیح جو امام ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری رضی اللہ عنہ کی تالیف ہے ابو عبداللہ محمد بن محمد بن سرایا بن علی نے اور ابو الفرج محمد بن عبدالرحمن بن ابی العز واسطی نے اور ابو بکر مسمار بن عمر بن عویس نیار بغدادی نے اور ابو عبداللہ حسین بن ابی صالح بن فنا خسرو دیلمی تکریتی نابینا نے سُنائی یہ سب لوگ کہتے تھے کہ ہمیں ابو الوقت عبدالاول بن عیسیٰ بن شعیب سنجری نے سُنائی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن عبدالرحمن بن محمد داودی نے سُنائی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبداللہ بن احمد حموی سرخسی نے سُنائی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یوسف فربری نے سُنائی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن اسمعیل نے سُنائی۔ پس جب میں کہوں کہ مجھسے اِن لوگوں میں سے کسی نے یا اِن سب لوگوں نے اپنی اسناد سے بخاری سے یہ روایت بیان کی اور میں اسکی سند نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک ذکر کروں تو وہ اسی سند سے ہے (جو اوپر بیان ہوئی) صحیح مسلم بن حجاج ہم سے پوری صحیح جو ابو الحسین مسلم

بن حجاج نیشاپوری رضی اللہ عنہ کی جو تالیف ہی ابوالفرج یحیی بن محمود بن سعد اصفہانی ثقفی نے روایت کی اُنکے سامنے ایک شخص
پڑھ رہا تھا اور مین سن رہا تھا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے دادا کے چچا ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد بن محمد ثقفی نے روایت کی انکے
سامنے ایک شخص پڑھ رہا تھا اور مین سن رہا تھا اور ابو عبداللہ محمد بن فضل فراوی نے اجازۃً مجھسے روایت بیان کی وہ کہتے تھے
مجھے جعفر نے اجازت دی تھی اور فراوی کہتے تھے ہمین ابوالحسین عبدالغافر بن محمد فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابواحمد محمد بن عیسے
بن عمرویہ جلودی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن سفیان فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسین مسلم
بن حجاج نیشاپوری نے خبر دی پس جب مین کہون کہ مجھسے یحیی اور ابو یاسر نے اپنی اسناد سے مسلم سے روایت بیان کی تو وہ ہی
اسناد سے ہے مالک بن انس کا موطا بروایت یحیی بن یحیی ہمسے موطا کی روایت شیخ ابوالحرم مکی بن زیان بن شبہ مقری نحوے
ماکسینی رحمہ اللہ نے بیان کی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر یحیی بن سعدون بن تمام ازدی قرطبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے
فقیہ ابو محمد عبدالرحمن بن محمد بن عتاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قاضی ابوالولید یونس بن عبداللہ بن مغیث نے بیان
کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوعیسی یحیی بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے باپ کے چچا عبداللہ بن یحیی نے خبر دی وہ کہتے
تھے ہمین یحیی بن یحیی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی پس جب مین کہون کہ ہمین
ابوالحرم نے اپنی اسناد سے بواسطہ یحیی بن یحیی کے مالک سے روایت بیان کی تو وہ اسی سند سے ہے۔ مالک کا موطا بروایت قعنبی
ہمسے اس موطا کی روایت ابوالمکارم فتیان بن احمد بن محمد بن سمینہ جوہری نے بیان کی وہ کہتے تھے ہمسے ابوعبداللہ حسین بن
محمد بن نصر بن خمیس فقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسین عبدالقادر بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعمرو
عثمان بن محمد بن یوسف علاف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمین ابویعقوب اسحاق بن حسن بن میمون بن سعد حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قعنبی نے مالک رضی اللہ عنہ سے
روایت کر کے خبر دی احمد بن حنبل کا مسند ہمین اس مسند کی روایت ابو یاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے پہونچائی وہ کہتے
تھے ہمین ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن محمد بن عبدالواحد ابن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی حسن بن علی بن مذہب
واعظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن مالک قطیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن احمد بن حنبل نے خبر دی
وہ کہتے تھے مجھے میرے والد رضی اللہ عنہ نے تمام حدیثین سنائین پس جہان مین یہ لکھون کہ ہمین ابو یاسر نے یا عبدالوہاب نے اپنی
اسناد سے عبداللہ سے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے حدیث سنائی تو وہ اسی سند سے ہی ابوداؤد طیالسی کا
مسند ہمین اس مسند کی روایت خطیب ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر طوسی نے پہونچائی وہ کہتے تھے ہمین ابوسعید
محمد بن محمد مطرز فقیہ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونعیم احمد بن عبداللہ ابن اسحاق اصفہانی نے اور ابوعبداللہ حسین

بن ابراہیم حمال نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے کہ ہمیں ابو محمد عبداللہ بن جعفر بن فارس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن حبیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو داود طیالسی رضی اللہ عنہ نے خبر دی پس جب میں کہوں کہ ابو داؤد طیالسی نے کہا ہی تو وہ اسی اسناد سے ہی ترمذی کی جامع کبیر ہمیں اس پوری کتاب کی روایت ابو الضیاء اسمٰعیل بن علی بن عبید واعظ موصلی نے اور ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی بن سمین نے پہونچائی اور طہارت کے بابوں کو چھوڑ کے باقی کتاب کی روایت ہمیں فقیہ ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن مہران شافعی نے پہونچائی یہ تینوں شخص کہتے تھے کہ ہمیں ابو الفتح عبد الملک بن ابو القاسم بن ابی سہل کروخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابو عامر محمود بن قاسم بن محمد بن محمد ازدی نے اور ابو نصر عبد العزیز بن محمد بن علی تریاقی نے اور ابو بکر عبد الصمد بن ابو الفضل فورجی نے خبر دی یہ سب لوگ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بن ابو الجراح جراحی مروزی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العباس محبوبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی رضی اللہ عنہ نے خبر دی ابو داؤد سجستانی کی سنن ہمیں اس کتاب کی روایت ابو احمد عبد الوہاب بن علی بن علی بن امین صوفی شیخ صالح معروف با بن سکینہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب محمد بن حسن ماوردی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی علی بن احمد تستری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمر قاسم بن جعفر ہاشمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی محمد بن احمد لولوئی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی نے خبر دی۔ پس جب میں کہوں کہ ہمیں ابو احمد نے اپنی اسناد کے ساتھ ابو داؤد سے روایت کی تو وہ اسی سند سے ہی۔ ابو عبد الرحمٰن نسائی کی سنن ہمیں اس کتاب کی روایت ابو القاسم یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نابینا رضی اللہ عنہ نے پونہچائی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن علی بن احمد بن محمویہ یزدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبد الرحمٰن بن حسن دونی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر احمد بن حسین کسار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر احمد بن محمد سنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی رضی اللہ عنہ نے خبر دی پس جب میں کہوں کہ ہمیں ابو القاسم نے یا (یہ کہوں کہ) یعیش نے اپنی اسناد کے ساتھ ابو عبد الرحمن سے یا (یہ کہوں کہ) احمد بن شعیب سے روایت کی تو وہ اسی سند سے ہی۔ ابو یعلیٰ موصلی کی سند ہمیں اس مسند کی روایت ابو الفضل منصور بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ طبری فقیہ مخزومی معروف بالدینی نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں ابو القاسم زاہر بن طاہر شحامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو سعید محمد بن عبد الرحمٰن کنجرودی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمرو بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یعلی احمد بن علی مثنی موصلی رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ مغازی ابن اسحاق۔ ہمیں اس کتاب کی روایت ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے پونہچائی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفضل محمد بن ناصر بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین احمد بن محمد بن نقور نے اجازۃً خبر دی ابو جعفر یہ بھی کہتے تھے کہ ہمیں ابو الحسن علی ابن عساکر بطائحی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر محمد بن حسین بن علی مزرفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر محمد بن عبد الرحمٰن مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین

زعفوان بن احمد صیدلانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عمر احمد بن عبد الجبار عطاردی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یونس بن بکر نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی پس جب مین اس کتاب مین اس اسناد سے لکھون تو یہ معلوم ہو چکی۔ ابن ابی عاصم کی احاد و مثانی ہمین اسکی روایت ابو الفرج یحیی بن محمود ثقفی نے اجازۃً پونہچائی وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا کے بچا رئیس ابو الفضل جعفر بن عبد الواحد بن محمد ثقفی نے پونہچائی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم عبد الرحمن اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی علی احمد بن عبد الرحمن ذکوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر عبد اللہ ابن محمد بن عتاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قاضی ابو بکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم نے خبر دی جو اس کتاب کے مصنف تھے پس جس قدر اس کتاب مین ابن ابی عاصم سے مروی وہ اسی اسناد سے ہے اور اگر کسی اور اسناد سے ہوگی تو مین اسکو ذکر کردونگا۔ محدثین موصل کے طبقات۔ ہمین اس کتاب کی روایت ابو منصور بن مکارم بن احمد بن سعد مودب موصلی نے پونہچائی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم نصر بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو البرکات سعد بن محمد بن ادریس نے اور خطیب ابو الفضائل حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین ابو الفرج محمد بن ادریس بن محمد بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو منصور مظفر بن محمد طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو زکریا یزید ابن محمد بن ایاس بن قاسم ازدی نے خبر دی جو مصنف کتاب تھے۔ معافی بن عمران کا مسند ہمین اس کتاب کی روایت بھی ابو منصور بن مکارم نے پونہچائی وہ کہتے تھے ہمین اسکی روایت ابو القاسم بن صفوان نے پونہچائی وہ کہتے تھے ہمین خطیب ابو الحسن بن علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر ہبۃ اللہ ابن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن علی بن عبید اللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو جابر زید بن عبد العزیز بن حبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبد اللہ بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین معافی بن عمران ازدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی پس یہ وہ کتابین ہین جنسے (ہماری اس کتاب مین) بکثرت نقل ہوئی ہے اور ان کے علاوہ اور کتابین جن مین انکی سند پوری بیان کر دیا کرونگا کیونکہ وہ زیادہ مکرر نہ آئینگی اور اللہ ہی توفیق کا کارساز ہے۔

فصل اس فصل مین ہم اس شخص کو بیان کرینگے جسپر صحابیت کا اطلاق کیا جاتا ہے (یعنی یہ کہ صحابی کسے کہتے ہین پس واضح ہو کہ صحابی کی تعریف مین محدثین نے اختلاف کیا ہے) امام ابو بکر احمد بن علی حافظ اپنی سند سے سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہین کہ انھون نے کہا ہم صحابہ مین اسی شخص کو شمار کرتے ہین جو ایک سال یا دو سال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہا ہو اور اسنے ایک جہاد یا دو جہاد آپکے ساتھ کئے ہون واقدی کہتے ہین کہ ہم نے اہل علم کو دیکھا وہ کہتے تھے کہ جس شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور وہ بالغ ہوکے مسلمان ہوا اور دین کی بابت کو سمجھ سکتا ہو اور

اُسنے اُسے پسند کیا ہو تو وہ ہمارے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے ہی گو اُسنے صرف ایک ہی گھڑی آپکی صحبت اُٹھائی ہو مگر آپکے صحابہ کے کئی طبقے ہین (باعتبار فضائل ومناقب) اور قدیم الاسلام ہونے کے اور احمد بن حنبل کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وہ لوگ ہین جنھون نے ایک مہینا یا ایک دن یا ایک گھڑی آپ کی صحبت اُٹھائی یا آپ کو دیکھا اور محمد بن اسمعیل بخاری کہتے ہین کہ جو مسلمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہا یا اُسنے آپ کو دیکھا وہ آپکے صحابہ مین سے ہی اور قاضی ابوبکر محمد بن طیب کہتے ہین کہ اہل لغت کا اسمین اختلاف نہین ہے کہ صحابی مشتق ہے صحبت سے اور وہ صحبت کی کسی مخصوص مقدار سے مشتق نہین ہی بلکہ اسکا استعمال ہر اس شخص پر ہوتا ہی جس نے صحبت اُوٹھائی خواہ کم خواہ زیادہ اور اسیطرح جس قدر اسم فعل سے مشتق ہوتے ہین (اُن سب کا اطلاق اس فعل کے موصوف پر ہوا کرتا ہی خواہ وہ صفت اُسمین کم ہو یا زیادہ) اس وجہ سے لوگ بولتے ہین کہ مین فلان شخص کی صحبت مین ایک سال تک یا ایک مہینے یا ایک دن یا ایک گھڑی رہا بس صحبت کا اطلاق قلیل صحبت اور کثیر صحبت سب پر ہوتا ہی قاضی موصوف کہتے ہین مگر باوجود اسکے اس امت (مرحومہ) کی (یہ اصطلاح) قرار پا چکی ہی کہ وہ لوگ اس نام کو (یعنی صحابی کے لفظ کو) اُسی شخص پر اطلاق کرتے ہین جو کثیر الصحبت ہو اور اُسکو اُسی شخص کے حق مین جائز سمجھتے ہین جو کثیر الصحبت ہو نہ اُسپر جس نے ایک گھڑی بھر آپ کی ملاقات کی ہو یا آپ کے ساتھ ایک قدم چلا ہو یا آپ سے کوئی حدیث سُنی ہو بس اسی وجہ سے ضروری ہوا کہ یہ نام اُسی شخص کے لیے بولا جائے جسکی یہ حالت ہو مگر باوجود اسکے پرہیزگار اور امانت دار شخص کی روایت ایسے شخص سے مقبول ہوتی ہے اور اُسپر عمل کیا جاتا ہی اگرچہ اسکی صحبت (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) زیادہ نہ ہو اور اُسنے آپسے صرف ایک ہی حدیث سُنی ہو اور اگر اُس راوی کا یہ کہنا کہ وہ صحابی ہی نہ مانا جائیگا تو اُسکی روایت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے رد کرنا پڑیگی اور امام ابو حامد غزالی نے کہا ہی کہ صحابیت کا نام اُسی پر اطلاق پاتا ہی جس نے حضرت کی صحبت اُٹھائی ہو پھر باعتبار لغت کے اس نام (کے اطلاق کرنے) مین صرف ایک گھڑی کی صحبت بھی کافی ہے مگر عرف (اہل حدیث) اس نام کو اُس شخص کے ساتھ خاص کرتا ہے جسکی صحبت زیادہ ہو مین کہتا ہون کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اِن لوگون کی اُس شرط (یعنی طول صحبت) کے موافق بھی بہت ہین کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب جنگ حنین مین تشریف لے گئے تو آپ کے ساتھ بارہ ہزار آدمی تھے سوا بچون اور عورتون کے اور قبیلۂ ہوازن کے لوگ مسلمان ہو کے آپ کے پاس آئے تھے اور اُنھون نے اپنی عورتون کو اور بچون کو قید سے رہا کرایا اور (جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو) تمام مکہ اور مدینہ آدمیون سے بھرا ہوا تھا اور تمام قبائل عرب جو آپکے پاس آئے

له صحابی کی تعریف مین مصنف نے جو اختلافات ذکر کیے انکے علاوہ اور بھی اختلافات ہین اور مصنف نے اپنی طرز تحریر سے اس مرکیطرف بھی اشارہ کر دیا ہی کہ ان مختلف اقوال مین صرف قول اول پسندیدہ ہی یعنی صحابی وہ ہی جو بحالت اسلام رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ملا ہو یہی حافظ ابن حجر نے شرح نخبہ مین اور اور محدثین نے اور کتابون مین لکھا ہی شرح نخبہ کی عبارت یہ ہی من لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مومنا به ومات علی الاسلام ترجمہ صحابی وہ ہی جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ملا ہو اس حال مین کہ وہ آپ پر ایمان رکھتا ہو اور اسلام پر مرا ہو ١٢

مسلمان تھے پس اِن تمام لوگون کے لیے صحبت ثابت ہی اور بیشک جنگ تبوک مین آپکے ہمراہ بہت مخلوق تھی کہ ایک دفتر بھی اُنکا احاطہ نہین کرسکتا اور ایسا ہی حجۃ الوداع مین اور اِن سب لوگون کا صحابی ہونا ثابت ہی حالانکہ صحابہ کے تذکرہ نویسون نے صرف اِسی قدر (یعنی تقریبا سات آٹھ ہزار) کو ذکر کیا ہی باوجودیکہ اُن مین بہت سے لوگ ایسے ہین جنکے لئے صحبت ثابت نہین ہی اور ایک ہی شخص کو کئی کئی مقام پر ذکر کردیتے ہین مگر یہ لوگ معذور ہین اس وجہ سے کہ جس صحابی نے روایت نہین کی اور نہ اُسکا ذکر کسی روایت مین آتا ہی اُسکے معلوم ہونے کی کیا سبیل ہے - اب یہ وقت ان فصول مقدمہ سے ہماری فراغت کا ہے جو کتاب کے مقدم تھین بعد انکے ہم اصل مقصود مین شروع کرتے ہین اور سب سے پہلے ہم اپنے سردار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہین آنکے نام سے برکت حاصل کرنے کے لیے اور اُنکے ذکر مبارک سے کتاب کو مشرف کرنے کے لیے اور اِس وجہ سے کہ معرفت صحابی کے اُس شخص کی معرفت پر موقوف ہی جسکا وہ صحابی ہی اگرچہ وہ اِس سے زیادہ نامور ہین کہ اِنکی تعریف کیجائے [1] لقد ظہرت فما تخفے علی احد + الا علی احد لا یعرف القمرا + مگر اکثر لوگ آنحضرتؐ کو مجملا جانتے ہین بغیر اسکے کہ کچھ آپکے تفصیلی حالات انکو معلوم ہون اور ہم کچھ تھوڑے سے تفصیلی حالات آپکے بطور اختصار کے بیان کرتے ہین پس اب ہم کہتے ہین اور اللہ ہی کی طرف سے توفیق (کی امید) ہی اور وہ ہماری (مدد کے) لیے کافی ہے اور وہ بڑا اچھا کارساز ہے -

---

[1] ترجمہ بے شک (آپ کی ذات مجمع صفات) ظاہر ہے اور کسی پر مخفی نہین ہے + مگر اُس شخص پر جو ماہتاب (جیسی روشن چیز) کو نہ جانتا ہو ۱۲

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آپ (کا نسب نامہ یہ ہے) محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب ابن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان (کنیت آپ کی) ابوالقاسم (اور آپ) سردار اولاد آدم (ہین) اللہ آپ پر درود اور سلام بھیجے مگر بعد عدنان کے اسمعیل ابن ابراہیم علیہ السلام تک آپ کے باپ دادا مین سخت اختلاف ہی شمار مین بھی اور نامون مین بھی کہ وہ منضبط نہین ہوسکتا اور نہ اُس سے کوئی غرض حاصل ہوتی ہے لہٰذا ہم نے اُسے چھوڑ دیا اور مضر اور ربیعہ یقینا باتفاق جمیع اہل نسب حضرت اسمعیل کی اولاد مین ہین اور اسکے ماسوا مین لوگون نے بہت اختلاف کیا ہی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی **والدہ** آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قرشیہ زہریہ ہین آمنہ اور عبداللہ دونون کلاب مین (جاکے) ملجاتے ہین (فرق صرف اسقدر ہی کہ کلاب عبداللہ کے پردادا کے دادا ہین اور آمنہ کے پردادا کے باپ ہین (عبداللہ اور آمنہ کا نکاح اِس طرح پر ہوا کہ) عبدالمطلب اپنے بیٹے عبداللہ کو وہب بن عبد مناف کے پاس لے گئے پھر وہب نے اپنی بیٹی آمنہ کا نکاح عبداللہ کے ساتھ کر دیا اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ آمنہ اپنے چچا وہیب بن عبد مناف کے زیر تربیت تھین عبدالمطلب اُنکے پاس گئے اور اُنسے انکی بیٹی ہالہ بنت وہیب کی درخواست اپنے لیے کی اور اُنکی بھتیجی آمنہ بنت وہب کی اپنے بیٹے عبداللہ کے لیے کی اور دونون کا نکاح ایک ہی مجلس مین ہوا پھر ہالہ سے عبدالمطلب کے ہان حمزہ پیدا ہوئے۔ ہم سے احمد بن علی بن جعفر نے اپنی اسناد سے بواسطہ یونس بن بکیر کے ابن اسحاق سے نقل کیا کہ وہ کہتے تھے حضرت آمنہ بنت وہب کہتی تھین کہ جب اِنکے شکم (مبارک) مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اُنکے پاس کوئی آیا اور اُسنے کہا کہ اِس امت کے سردار تمھارے شکم مین آئے ہین تم انکا نام محمدؐ رکھنا پھر جب اُنھین وضع حمل ہوا تو اُنھون نے آنحضرت کے داد عبدالمطلب کے پاس کہلا بھیجا کہ آج شب کو آپکے ہان ایک بچہ پیدا ہوا ہے اُسے (آکے) دیکھیے چنانچہ جب عبدالمطلب اُنکے پاس آئے تو جو جو (عجائب و غرائب کے قسم سے) اُنھون نے دیکھا تھا عبدالمطلب سے بیان کیا اور آنحضرت کے والد عبداللہ کی جب وفات ہوئی اُسوقت آپ اپنی والدہ ماجدہ کے شکم مین تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ جب اِنکی وفات ہوئی اُسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اٹھارہ مہینے کے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ آپ (اُس وقت) سات مہینے کے تھے مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے اور حضرت عبداللہ کی وفات اُنکے ماموون بنی عدی بن نجار کے ہان مدینہ مین ہوئی تھی اُنکے والد عبدالمطلب نے اُنھین چھوہارے خریدنے کے لیے مدینہ بھیجا تھا وہین اُنھین موت آگئی انتہا اُنکی عمر اُس وقت پچیس برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اُنکی عمر اٹھارہ برس کی تھی اور (قبیلہ) بنی عدی (کے لوگون) کو

حضرت عبداللہ کا مون اس سبب سے کہتے ہین کہ عبدالمطلب کی والدہ سلمی بنت زید اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ (اُن کا نام) سلمی بنت عمرو بن زید (تھا وہ) قبیلہ بنی عدی بن نجار سے تھین اور (جب حضرت عبداللہ مکہ سے مدینہ جا چکے تو) عبدالمطلب نے اپنے بیٹے زبیر بن عبدالمطلب کو بھی اُن کے بھائی عبداللہ کے پاس مدینہ بھیجدیا تھا وہ اُنکی وفات کے وقت پہونچ گئے تھے اور حضرت عبداللہ دار النابغہ مین دفن کئے گئے تھے اور عبداللہ اور زبیر اور ابوطالب اِن تینون بھائیون کے باپ مان ایک تھے مان اِنکی فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھین ۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے والد سے (ایک لونڈی) اُم ایمن (نام) اور پانچ اونٹ اور کچھ بکریان اور ایک تلوار جو نسلاً بعد نسل چلی آتی تھی اور کچھ چاندی میراث مین پائی تھی ام ایمن آپ کی خدمت کیا کرتی تھین احمد کہتے تھے کہ ہم سے ابن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے مطلب بن عبداللہ بن قیس نے اپنے والد سے اُنھون نے اُنکے دادا قیس بن مخرمہ سے نقل کیا وہ کہتے تھے مین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دونون عام فیل مین پیدا ہوئے تھے ہم دونون کی پیدائش ایک ہی سال کی ہی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت دوشنبہ کے دن ۱۰- ربیع الاول کو ہوئی تھی بعض لوگ کہتے ہین دوسری ربیع الاول کو بعض لوگ کہتے ہین ۸- ربیع الاول کو سال فیل مین اور آپ کی ولادت نوشیروان بن قباذ کی بادشاہت کے چالیسوین سال ہوئی تھی اور نوشیروان کی بادشاہت کل سینتالیس برس آٹھ مہینے رہی اور جب آپ پیدا ہوئے تو آپکے دادا عبدالمطلب نے ساتوین دن آپ کا ختنہ کیا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ آپ مختون اور ناف بریدہ پیدا ہوئے تھے اور ہم نے آپ کے باپ دادا کا ذکر اور اُنکے نام اور اُنکے حالات تاریخ کامل مین پوری طور پر ذکر کئے ہین لہذا ہم یہان اُنکے ذکر سے طول نہین دیتے کیونکہ ہمین اجمالی حالات کا ذکر منظور ہے نہ تفصیلی کا ۔ اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو لوگون نے آپ کے لیے دودھ پلانے والیان تلاش کین تو (قبیلہ) بنی سعد بن بکر بن ہوازن بن منصور کی ایک خاتون سے جنکا نام حلیمہ بنت ابی ذویب تھا اِنکے باپ کا نام حارث تھا آپ کو دودھ پلوایا گیا حلیمہ کا ذکر اُنکے بیان مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن شیما کے بیان مین تلاش کر لیا جائے ہم نے اِن دونون کو ذکر کیا ہی ابن اسحاق کہتے ہین کہ حلیمہ کہتی تھین کہ اللہ ہمین برابر برکت دکھاتا رہا اور ہم اُسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے جانتے تھے یہانتک کہ آپ دو برس کے ہوئے تو ہم آپ کو آپ کی والدہ کے پاس لے گئے اور ہمین آپ کے دینے مین بہت بخل تھا بوجہ اُس برکت کے جو ہم نے آپ کے سبب سے دیکھی تھی پس جب آپ کی والدہ آپ کو دیکھ چکین تو ہم نے اُنسے کہا کہ آپ اگر ہمین اجازت دین تو ہم اِس سال اور اِن کو اپنے یہان لیجائین ہمین اِن پر مکہ کی دبا کا اندیشہ ہے (اُن دنون مکہ مین وبا بکثرت تھی) چنانچہ آپ کی والدہ نے آپ کو ہمارے ہمراہ رخصت کر دیا پس دو مہینے یا تین مہینے ہم اپنے گھر مین رہے تھے کہ (ایک دن) اِس حال مین کہ آپ ہمارے گھرون کے پیچھے اپنے (رضاعی) بھائی کے ہمراہ تھے

کہ وہ بھائی آپ کا دوڑتا ہوا آیا اور اُسنے کہا کہ میرے قریشی بھائی (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کے پاس دو مرد آئے اور اُن دونوں نے انکو لٹا کر انکا شکم چاک کر دیا تو مین آپکے (رضاعی) باپ (یعنی اپنے شوہر) کے ہمراہ آپ کی طرف دوڑتی ہوئی باہر نکلی ہم لوگون نے آپ کو کھڑا ہوا پایا آپ کے چہرے کا رنگ متغیر تھا آپ کے (رضاعی) باپ نے آپ کو لپٹا لیا اور پوچھا کہ اے میرے بیٹے تمھارا کیا حال ہی حضرت نے فرمایا کہ دو مرد سپید پوش آئے اور انھون نے میرا شکم چاک کر ڈالا اور اُس مین سے کوئی چیز نکال ڈالی پھر میرے شکم کو ویسا ہی کر دیا۔ آپ کے (رضاعی) باپ نے (مجھسے تنہائی مین) کہا کہ مجھے خوف ہی کہ کہین اپر کوئی آفت نہ آجائے لہذا مناسب ہی کہ قبل اسکے کہ کوئی ایسی بات جس کا ہم خوف رکھتے ہین ظاہر ہو ہم انکو انکے گھر پہونچا دین حضرت حلیمہ کہتی ہین کہ پھر ہم نے آپ کو سوار کیا اور مکہ کیطرف چلے جب ہم آپ کے گھر پہونچے) تو آپ کی والدہ نے فرمایا کہ تھین کس چیز نے واپس کیا تم دونون تو اِس بچے کے بڑے خواہشمند تھے ہم لوگون نے کہا کہ اللہ نے ہمارا کام پورا کرا دیا اور ہم وہ حق ادا کر چکے جو ہم پر تھا اور اب ہمین اِنپر حوادث کا خوف ہی (لہذا ہم واپس لے آئے) حضرت آمنہ نے فرمایا کہ مجھسے تم اپنا واقعہ سچ سچ بیان کرو چنانچہ ہم نے آپ کی کیفیت اُنسے بیان کی حضرت آمنہ نے فرمایا کیا تم اِس بچے پر شیطان کا خوف کرتی ہو (یہ) ہرگز نہین (ہو سکتا) خدا کی قسم جب یہ بچہ میرے شکم مین آیا ہی تو مین نے یہ دیکھا کہ ایک نور مجھسے نکلا جسکی وجہ سے (ملک) شام کے محل دکھائی دینے لگے اچھا تم اِس بچے کو چھوڑ جاؤ۔ حضرت حلیمہ سے پہلے چند روز ابو لہب کی لونڈی ثُوَیبہ نے بھی آپ کو دُودھ پلایا تھا اپنے اُس بیٹے کے دُودھ سے جسکا نام مسروح تھا اور وہ آپ سے پہلے آپ کے چچا حضرت حمزہ کو بھی دودھ پلا چکی تھی اور بعد آپکے ابو سلمہ بن عبدالاسد کو دودھ پلایا اور جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے (مدینہ) تشریف لائے تو آپ ثُوَیبہ کو کچھ تحفہ (از قسم نقد) ولباس بھیجا کرتے تھے یہانتک کہ وہ آپ کی واپسی خیبر کے وقت ۷ھ مین انتقال کر گئین آپ نے اُنکے بیٹے مسروح کا حال پوچھا لوگون نے بیان کیا کہ وہ ثویبہ سے بھی پہلے مر چکا ہی آپنے پوچھا کیا اُسنے کوئی عزیز چھوڑا ہی لوگون نے بیان کیا کہ اسکا کوئی عزیز باقی نہین رہا۔

آپ کی والدہ اور دادا کی وفات اور آپکے چچا ابو طالب کا آپ کی کفالت کرنا

اور باساد (سابق) ابن اسحاق سے منقول ہی انھون نے کہا کہ مجھسے عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ آمنہ بنت وہب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو لیکے آپ کے ماموون یعنی بنی عدی بن نجار کے پاس مدینہ آئین پھر لوٹتے وقت مقام ابوا مین انھون نے وفات پائی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (اُس وقت) چھ برس کے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ انکی وفات مکے مین ہوئی اور شعب ابی رب مین مدفون ہوئین مگر قول اول زیادہ صحیح ہے۔

ابن اسحاق کہتے ہین ساآور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دادا حضرت عبد المطلب کے ہمراہ رہنے لگے وہ کہتے ہین مجھسے عباس بن عبد اللہ بن معبد نے اپنے بعض لوگون سے نقل کرکے بیان کیا کہ عبد المطلب کے لیے کعبے کے سایے مین فرش بچھایا جاتا تھا کہ اُسپر اُنکے بیٹون مین سے کوئی نہ بیٹھتا تھا محض اُنکی تعظیم کی غرض سے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لاتے تو اسی پر بیٹھتے پس آپ کے چچا آپ کو ہٹانا چاہتے تو حضرت عبد المطلب فرماتے کہ میرے بیٹے کو (یہین بیٹھا) رہنے دو اور فرماتے کہ میرے اِس بیٹے کی بڑی شان ہی۔ پھر عبد المطلب کی بھی وفات ہوگئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت آٹھ برس کے تھے اور وفات سے پہلے اُنکی بینائی جاتی رہی تھی اور حضرت عبد المطلب (دُنیا مین) پہلے وہ شخص ہین جنھون نے وسمہ سے خضاب کیا اور جب اُنکی وفات کا وقت آیا تو اُنھون نے اپنے بیٹون کو جمع کیا اور اُنھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کے لیے وصیت کی پس زبیر اور ابوطالب نے باہم قرعہ ڈالا کہ اِنمین سے کون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت کرے قرعہ ابوطالب کے نام نکلا لہذا ابوطالب نے حضرت کو اپنے پاس رکھ لیا اور بعض کا قول ہو (کہ قرعہ مین ابوطالب کا نام نہین نکلا) بلکہ اُنھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر پر ترجیح دی کیونکہ ابوطالب بہ نسبت زبیر کے آپ سے زیادہ محبت رکھتے تھے اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ عبد المطلب نے خاص ابوطالب کو آپ کے لیے وصیت کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ (ابوطالب نے پہلے آپ کی کفالت نہین کی، بلکہ (پہلے) زبیر نے آپ کی کفالت کی یہانتک کہ جب اُنکی وفات ہوگئی تو اُنکے بعد ابوطالب نے آپ کی کفالت کی اور یہ غلط ہو اِس لیے کہ زبیر عبد المطلب کے بعد حلف فضول مین حاضر تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر اُس وقت بیس سال سے کچھ اوپر تھی اور تمام علما کا اِس پر اتفاق ہے کہ
زمانہ جاہلیت مین ایک قسم ہوئی تھی اسکا نام حلف فضول ہو"
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے ہمراہ عبد المطلب کی وفات کے بعد پانچ برس کے اندر اندر شام تشریف لے گئے تھے پس یہ واقعہ اِس بات پر دلالت کرتا ہو کہ ابوطالب نے آپ کی کفالت کی تھی بعد اِسکے ابوطالب شام گئے اور اپنے ہمراہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو لے گئے اور آپکی عمر اُسوقت بارہ برس کی تھی، اور بعض لوگ کہتے ہین کہ نو برس مگر پہلا قول زیادہ (صحیح) ہی پھر (اسی سفر شام مین) بحیراؔ راہب نے آپ کو دیکھا اور نبوت کی علامتین معلوم کین اور یہ لوگ یعنی (علمای یہود و نصاریٰ) قریش کے خاندان) سے ایک نبی کے ظاہر ہونیکے امیدوار تھے پس بحیرا نے آپ کے چچا (ابوطالب) سے پوچھا کہ یہ (بچہ) تمھارا کون ہی ابوطالب نے کہا کہ میرا بیٹا ہو بحیرا نے کہا کہ اِس بچے کے باپ کو زندہ ہونا نہ چاہیے ابوطالب نے کہا کہ (اصل مین تو) یہ میرا بھتیجا ہی بحیرا (بے ساختہ) کہہ اُٹھا کہ مین اِس بچے کو وہی (نبی) سمجھتا ہون جسکی بشارت عیسیٰ (علیہ السلام) نے دی تھی کیونکہ اُنکا زمانہ قریب آگیا ہو لہذا تم اِس بچے کی حافظت کرو پھر بحیرا نے یہود شام کی عداوت نبی آخر الزمان کے ساتھ بیان کرکے) آپ کو مکہ واپس کرادیا۔
بعد اِسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچاؤن کے ہمراہ جنگ فجار مین نخلہ والے دن شریک ہوئے اور نخلہ کا دن جنگ فجار کے تمام دنون مین زیادہ سخت تھا اور فجار ایک جنگ (کا نام) ہی جو (قبیلۂ) قریش اور (قبیلۂ) قیس کے درمیان مین ہوئی تھی

قبیلۂ کنانہ قریش کیطرف تھا ہمنے تاریخ کامل مین اِس جنگ کا ذکر کیا ہی اور یہ جنگ واقعات عرب مین بہت نامور ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود لڑتے نہ تھے بلکہ لڑنے والون کو تیر دیتے جاتے تھے اور اُنکے اسباب کی حفاظت فرماتے تھے آپ کی عمر اُس وقت بیس سال یا اُسکے قریب تھی۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ آپ اِس جنگ کے شمطہ[۱] والے دن مین بھی شریک ہوئے تھے اور یہی دن اِس جنگ کے دنون مین زیادہ سخت تھا اور اِس دن قریش اور کنانہ کو شکست ہوگئی تھی زہری کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اِس روز شریک نہین ہوئے اور اگر آپ اُس دن شریک ہوتے تو قریش کو شکست نہوتی حالانکہ یہ کوئی بات نہین ہی اِس لیے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو خود احد کے دن[۲] شکست ہوگئی تھی اور بہت سے لوگ شہید ہوگئے تھے۔

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا حضرت خدیجہ سے نکاح کرنا۔ اور آپ کی اولاد کا ذکر

مصنّف[۳] کہتے ہین کہ ہمین یونس نے ابن اسحاق سے نقل کرکے خبر دی کہ حضرت خدیجہ بنت خویلد بڑی شریف اور مالدار خاتون تھین تجارت مین مردون سے کام لیتی تھین یا کسی چیز مین اِنسے مضاربت[۴] کرلیتی تھین مضاربت مین کچھ حصہ مال کا اُن لوگون کے لیے معین کردیا کرتی تھین پس جب اُنھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات راست گفتاری اور نہایت امانتداری اور کریمانہ عادات کے متعلق معلوم ہوئے تو اُنھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلوا بھیجا اور آپ سے درخواست کی کہ آپ اُن کے ایک غلام کے ساتھ جسکا نام مَیسرہ تھا اُنکا مال لیکے (بغرض تجارت ملک) شام تشریف لیجائین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکی یہ درخواست منظور فرمائی اور اُنکا مال لیکے آپ (ملک) شام کی طرف تشریف لیچلے (اثنای راہ مین) آپ کو ایک راہب نے جسکا نام نسطور تھا آپ کو دیکھا اُسنے مَیسرہ سے بیان کیا کہ آپ اِس امت کے نبی ہین پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ چاہا بیچا اور جو چاہا مول لیا بعد اِسکے آپ لوٹ چلے پھر جب حضرت خدیجہ کے پاس اُنکا مال لیکے مکہ پہونچ گئے اور خدیجہ نے اُس مال کو بیچا تو وہ دُگنا ہوگیا یا قریب اِسکے اور اُنسے مَیسرہ نے راہب کا وہ قول بیان کیا پس اُنھون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہلوا بھیجا کہ مجھے آپ کی (خادمہ بننے کی) آرزو ہی بوجہ اُس قرابت کے جو آپ کو مجھسے ہی اور بوجہ آپ کی شرافت اور امانت اور اور حُسن خلق اور راست گوئی کے اور (یہ کہکے) اُنھون نے اپنے آپ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پیش کیا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنھین پیغام نکاح کا دیا اور آپنے اُنسے بارہ اوقیہ[۵] چاندی مہر مقرر کرکے نکاح کرلیا اور اوقیہ چالیس درہم ہوتا ہے اور ہم نے اِس کا ذکر خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ترجمے مین کیا ہی۔

[۱] اِس جگہ حرب فجار کے ایک دن کا نام شمطہ ہی جسطرح اسکے ایک دوسرے دن کا نام نخلہ تھا ۱۲ [۲] یہ عبارت حضرت کسی شاگرد نے بڑھادی ہی یا خود مصنف نے لکھی ہی [۳] [illegible] زمانہ کا یہی دستور تھا کہ اپنے آپکو غائب کے الفاظ سے تعبیر فرمایا کرتے تھے ۱۲ [۴] مضاربت اُس شرکت کا نام ہی جسمین ایک شریک کا صرف مال ہو دوسرے کی صرف محنت ہو اور نفع مین حسب معاہدہ دونون حصہ دار ہون ۱۲ [۵] [illegible] مصنف کے خلاف اور مختصر [illegible] بارہ اوقیہ [illegible] اوقیہ چالیس تولہ کا [illegible] شمس العلماء [illegible] ملا محمد معین فرنگی محلی نے کنز الحسنات

آپ کی دختری اولاد سب انھین حضرت خدیجہؓ سے تھی اور نرینہ اولاد بھی سوا حضرت ابراہیم کے سب انھین سے تھی۔ **بیٹیان** (آپ کی یہ ہین) حضرت زینبؓ حضرت رقیہؓ حضرت ام کلثومؓ حضرت فاطمہؓ رضی اللہ عنہن۔ اور **فرزند** (آپ کے یہ ہین) حضرت قاسمؓ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت (ابو القاسم) انھین سے ہی) اور حضرت طاہر اور حضرت طیب اور بعض لوگ کہتے ہین کہ (حضرت کے صاحبزادون کے یہ نام تھے) قاسم طاہر عبد اللہ اور یہی عبد اللہ طیب (کے نام سے بھی مشہور) ہین کیونکہ یہ اسلام مین پیدا ہوئے تھے اور بعض کا بیان ہی کہ قاسم اور عبد اللہ ہی کا نام طاہر اور طیب ہی حضرت قاسم کی وفات مکہ مین ہوئی آپ کی اولاد مین سب سے پہلے وفات انھین کی ہوئی انکے بعد حضرت عبد اللہ کی ہوئی یہ سب زبیر بن بکار نے بیان کیا ہی۔ اور مین نے حضرت خدیجہ اور حضرت کی صاحبزادیون کے بیان مین (رضی اللہ عنہن) اس سے زیادہ ذکر کیا ہی اور جب آپ نے حضرت خدیجہ سے نکاح کیا ہی اسوقت آپ کی عمر پچیس برس کی تھی اور حضرت خدیجہ کی عمر چالیس سال تھی اور بعض لوگون نے اسکے خلاف بھی لکھا ہی۔

کعبہ کی تعمیر کا ذکر اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا حجر اسود کو رکھنا

ابن اسحاق کہتے ہین (کہ اگلے زمانے مین) کعبہ کی عمارت مین بڑے بڑے پتھر تہ رکھے ہوئے تھے قد آدم سے کچھ بلند تھا پس قریش نے چاہا کہ اُسے گرادین اور دیوارون کو بلند کرین اور اسکی چھت پاٹ دین مگر کعبہ کے منہدم کرنے سے وہ ڈرتے تھے لہذا اتفاق سے قریش کے کچھ لوگون نے کعبہ کا خزانہ چرایا تھا اور یہ خزانہ کعبہ کے اندر رہا کرتا تھا (لہذا اسکے کفارے مین انھین اور بھی ضروری ہوا کہ کعبہ کی عمارت درست کر دین) اور (اسی اثنا مین) کسی رومی (تاجر) کی کشتی جدہ مین دریا کنارہ آگئی اور ٹوٹ گئی۔ ان لوگون نے اُس کشتی کی لکڑیان لے لین اُنکو کعبہ کی چھت کے لیے تجویز کیا بعد اسکے تمام قریش کعبہ کے منہدم کرنیکے لیے جمع ہوئے اور یہ واقعہ جنگ فجار کے پندرہ برس بعد کا ہی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت پینتیس برس کے تھے پس جب سب لوگ اُسکے منہدم کرنے پر متفق ہوگئے تو ابو وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم جو سعید بن مسیب بن حزن بن ابی وہب کے دادا تھے کھڑے ہوگئے اور اُنھون نے ایک پتھر کعبہ سے اُکھاڑا مگر وہ اُنکے ہاتھ سے نکل کے پھر اپنے مقام پر چلا گیا تو اُنھون نے کہا کہ اے گروہ قریش تم کعبہ کی تعمیر مین اپنا وہی مال لگانا جو پاک کمائی سے ہو اور اسمین مہر بغی (یعنی زنا کی کمائی کا روپیہ) نہ لگانا نہ سود کا اور نہ ظلم کا۔ بعض لوگون کا بیان ہی کہ یہ گفتگو ولید بن مغیرہ نے کی تھی۔ الغرض (بعد اس ارادہ کے) اُنھون نے کعبہ کو منہدم کردیا اور قریش نے کعبہ کی تعمیر مین حصے تقسیم کر لیے دروازہ تو بنی عبد مناف اور بنی زہرہ کے حصے مین آیا اور رکن اسود (یعنی حجر اسود) اور رکن یمانی کا درمیانی مقام بنی مخزوم اور تیم اور دوسرے قبائل قریش کے حصے مین آیا اور کعبہ کی چھت سہم اور جمح کے حصے مین آئی اور حجر اسود کا جانب بنی عبد الدار اور بنی اسد اور بنی عدی بن کعب کے حصے مین آیا پس ان لوگون نے (اپنے اپنے حصے کی) تعمیر (شروع) کی یہانتک کہ جب عمارت

حجر اسود تک پہونچی تو ہر قبیلہ یہ چاہتا تھا کہ حجر اسود کو وہی اُٹھائے یہانتک کہ اُن لوگون نے باہم مخالفت کی اور لڑنے کو مستعد ہو گئے اِس حالت مین چار پانچ روز تک رہے تو ابو امیہ مخزومی نے کہا کہ اے گروہ قریش تم اپنے درمیان مین اُس شخص کو حکم بناؤ جو سب سے پہلے مسجد کے دروازے سے آئے جب وہ اِس بات پر متفق ہو گئے اور اسپر راضی ہو گئے تو (اتفاق سے) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (سب سے پہلے) تشریف لائے لوگون نے کہا یہ امین (آگئے) ہم انسے راضی ہین (جو کچھ یہ فیصلہ کردین ہم سب کو منظور ہے) پس جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے پاس پہونچ گئے تو اُنھون نے سب حال آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کوئی کپڑا لاؤ چنانچہ وہ ایک کپڑا آپ کے پاس لے آئے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے اُٹھا کے اُس کپڑے مین رکھدیا بعد اِسکے فرمایا کہ مناسب ہی کہ ہر قبیلہ (کا آدمی) اِس کپڑے کا ایک ایک گوشہ پکڑلے بعد اِسکے تم سب لوگ اِسکو اُٹھاؤ چنانچہ سب لوگون نے اُسکو اُٹھایا یہانتک کہ جب اُسکے مقام پر پہونچے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اُسکو (اُٹھا کے) رکھدیا بعد اِسکے اُسپر عمارت بنی زمانۂ جاہلیت مین (بھی یعنی) قبل اِسکے کہ آپ پر وحی نازل ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب امین تھا - اور بعض لوگون کا قول ہی کہ کعبہ کی تعمیر کا سبب یہ تھا کہ پانی کے بہاؤ نے نشیب کو بھر دیا تھا اور پانی کعبہ کے اندر آتا تھا اور اِسکی دیوارون کو صدمہ پہونچاتا تھا لہذا قریش نے اُسکی تعمیر کی - بعض لوگون کا بیان ہی کہ سب سے پہلے آنے والے کے حکم بنانے کا جسنے مشورہ دیا وہ ابو حذیفہ بن مغیرہ تھے اور یہ فضیلت تمام قریش پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو (اُسی وقت) ملی اور یہ بھی منجملہ اُن کرامات کے تھا جو اللہ نے بعثت سے پہلے آپ کے لیے ظاہر کی تھین -

بعثت کا ذکر

لوگون نے بیان کیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چالیس برس کی عمر مین مبعوث ہوئے اور یہ (واقعۂ بعثت) پرویز بن ہرمز بن کسریٰ (ملقب بہ) نوشیروان شاہ فارس کی سلطنت مین ہوا تھا - اور ابن مسیب کا قول ہی کہ اللہ عزوجل نے آپ کو تینتالیس برس کی عمر مین نبی کیا تھا بعد اِسکے دس برس آپ نے مکہ مین قیام کیا اور دس برس مدینہ مین اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہی کہ اللہ نے آپ کو چالیس برس کے سن مین نبی کیا بعد نبوت کے تیرہ برس آپ مکہ مین رہے اور دس برس مدینہ مین - اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ مکہ مین تین برس تک آپ نے اپنا حال چھپایا چھپ چھپ کے (خدا کی) عبادت کیا کرتے تھے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ[1] پس آپ نے ظاہر طور پر لوگون کو اسلام کیطرف بلانا شروع کیا ابو عمر (ابن عبد البر مصنف کتاب استیعاب) نے بیان کیا ہی کہ اللہ عزوجل نے آپ کو دوشنبہ کے دن ۸ - ربیع الاول کو واقعہ فیل سے سینتالیسوین سال نبی کیا -

ہمین ابو جعفر عبد اللہ بن احمد نے اپنی اسناد سے بواسطہ یونس کے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے ہین مجھسے عبد الملک بن عبد اللہ بن ابی سفیان بن جاریہ ثقفی نے بعض اہل علم سے نقل کرکے بیان کیا اور وہ بڑے حافظ تھے کہ جب اللہ نے رسول خدا

[1] ترجمہ - اور اپنے قریب تر رشتہ دارون کو (عذاب الٰہی) سے ڈراؤ ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم کو سرفراز کرنا چاہا اور آپکی نبوت کی ابتدا کرنی چاہیے تو جس پتھر یا درخت پر آپ کا گذر ہوتا تھا وہ آپ کو سلام کرتا تھا اور آپ اُسکا سلام سُنتے تھے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے بھی دیکھتے تھے اور داہنی بائین جانب بھی (کہ یہ کون سلام کرتا ہی) مگر آپ سوا درخت کے اور اُن پتھرون کے جو اُسکے آس پاس ہوتے تھے اور کسیکو نہ دیکھتے تھے وہی درخت اور پتھر یہ کہتے ہوتے تھے کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

اور ہم سے بہت لوگون نے اپنی اسناد سے محمد بن اسمٰعیل (یعنی امام بخاری کی کتاب صحیح بخاری) سے نقل کیا کہ اُنھون نے کہا ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے عُقیل سے اُنھون نے ابن شہاب سے اُنھون نے عُروہ بن زبیر سے اُنھون نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ وہ کہتی تھین سب سے پہلے وحی جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر بھیجی گئی اچھے خواب تھے (جو آپ سوتے مین دیکھتے تھے اُن خوابون کی یہ حالت تھی) کہ جو خواب آپ دیکھتے تھے وہ مثل سپیدۂ صبح کے (صاف صاف) بحالت بیداری ظہور مین آجاتا تھا بعد اسکے آپکی طبیعت مین خلوت پسندی پیدا کر دی گئی پس آپ غار حرا مین خلوت فرمایا کرتے تھے وہان آپ تحنّث فرمایا کرتے تھے تحنث کئی رات (لگاتار) عبادت کرنے کو کہتے ہین یہانتک کہ آپ کے پاس حق (یعنی پیغام نبوت) آگیا اور آپ غار حرا مین تھے آپکے پاس فرشتہ آیا اور اُسنے کہا پڑھیے آپنے فرمایا مین پڑھا ہوا نہین ہون حضرت فرماتے ہین اُسنے مجھے لیکے زور سے لپٹایا یہانتک کہ مجھے تکلیف ہوئی بعد اسکے مجھے چھوڑ دیا پھر کہا کہ پڑھیے مین نے کہا مین پڑھا ہوا نہین ہون حضرت فرماتے ہین پھر اُسنے مجھے لیکے دوبارہ لپٹایا یہانتک کہ مجھے تکلیف ہوئی بعد اسکے مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھیے مین نے کہا مین پڑھا ہوا نہین ہون پھر اُسنے مجھے لیکے لپٹایا بعد اسکے مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ[1] پس ان آیتون کو لیکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر لوٹے اس حالت مین کہ آپ کا دل ہل رہا تھا اور آپ حضرت خدیجہ کے پاس تشریف لے گئے بعد اسکے راوی نے حضرت خدیجہ کا ورقہ بن نوفل (مسیحی محقق) کے پاس جانیکا قصہ بیان کیا۔ اور بسند صحیح حضرت جابر سے مروی ہی کہ سب سے پہلی آیت جو قرآن کی نازل ہوئی وہ یَآ اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ہے۔

ہمین ابو جعفر نے اپنی اسناد سے بواسطہ یونس کے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی کہ اُنھون نے بیان کیا ہی کہ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جمعہ کے دن رمضان مین اللہ عزوجل کے اِس قول سے نزول وحی شروع ہوا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ[2] الیٰ آخر الآیہ اور اللہ تعالےٰ نے (جو) فرمایا ہے وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ[3] اِس سے مراد بدر کے دن بروز جمعہ سترھوین رمضان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کا اجتماع ہی۔ اور یونس بشر بن ابی حفص کندی دمشقی سے روایت کرتا ہین کہ اُنھون نے کہا مجھسے مکحول نے بیان کیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے فرمایا کہ تم سے دو شنبہ کے دن کا

---

[1] ترجمہ پڑھو اپنے پروردگار کے نام سے جس نے (ہر چیز کو) پیدا کیا جس نے انسان کو بستہ خون سے پیدا کیا پڑھو اور (یقین کرو کہ) تمہارا پروردگار بڑا بزرگ ہے ۱۲
[2] ترجمہ مہینا رمضان کا جس مین قرآن نازل کیا گیا ۱۲ [3] ترجمہ اور جو کچھ ہم نے اپنے بندے پر فیصلے والے دن نازل کیا تھا جس دن کہ دو جماعتین ملین ۱۲

روزہ نہ چھوٹنے پائے اِس سلیے کہ مین دوشنبہ ہی کے دن پیدا ہوا ہون اور دوشنبہ ہی کے دن مجھپر (پہلی) وحی نازل ہوئی ہو اور دوشنبہ ہی کے دن مین سنے ہجرت کی ہو بعد اسکے جبرئیل علیہ السلام سنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو سکھلایا اور نماز کی دو رکعتین تعلیم کین پھر آپ حضرت خدیجہ کے پاس آئے اور اُنسے بیان فرمایا اُنھون نے بھی وضو کیا اور آپکے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی۔

بعض لوگون کا بیان ہو کہ (اُس وقت) نماز چاشت اور نماز عصر (فرض) تھی۔ اسکے بعد آپنے لوگون کو اسلام کی طرف بلایا اور ہم ابوبکر اور علی اور زید بن حارثہ کی نسبت بیان کر چکے ہین کہ یہ سب سے پہلے اسلام لائے[1] اور کچھ لوگون نے پوشیدہ طور پر آپ کا حکم مانا یہانتک کہ یہ لوگ بہت ہو گئے اور اُنکا حال کھل گیا اور سرداران قریش آپ کی گفتگو کو بُرا نہ سمجھتے تھے اور جب آپ کا گذر اُنکی طرف ہوتا تھا تو کہتے تھے کہ محمد کے ساتھ آسمان سے باتین کیجاتی ہین اُنکی یہی کیفیت رہی یہانتک کہ آپنے اُنکے معبودون کے معائب ظاہر کئے اور آپنے اُنسے بیان فرمایا کہ اُنکے باپ دادا کفر اور گمراہی پر مر گئے اور وہ دوزخ مین ہین پس وہ لوگ آپکے دشمن ہو گئے اور آپسے بغض رکھنے لگے اور آپ کی ایذا رسانی کرنے لگے۔

اور آپکے صحابہ جب نماز پڑھنا چاہتے تو جنگلون مین نکل جاتے اور چھپکے نماز پڑھتے اور جب قریش نے آپ سے عداوت ظاہر کی تو آپکے چچا ابو طالب آپ کے پشت پناہ ہوئے اور اُنھون نے آپ کی مدد کی اور آپ کی حفاظت کی بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کفار قریش کیطرف سے (زیادہ) اندیشہ ہوا تو آپ اور جو لوگ آپکے ساتھ تھے ارقم بن ابی الارقم مخزومی کے گھر مین چھپ رہے یہانتک کہ حضرت عمر اسلام لائے اُس وقت سب لوگ باہر نکلے اور قریش نے کمزور مسلمانون پر حملہ کیا اور اُنھین تکلیف دینا شروع کی ہم سنے یہ واقعات صحابہ کے تذکرون مین لکھے ہین مثل بلال اور عمار اور صہیب وغیرہم کے۔ بعد اسکے مسلمانون نے حبش کیطرف دو ہجرتین کین جیسا کہ ہم انشاء اللہ تعالے بیان کرینگے اور قریش نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا قتل کر دینا چاہا اور یہ کہ ابو طالب اُنکے اور آپکے درمیان مین دخل نہ دین مگر ابو طالب نے ایسا نہ کیا لہذا کفار قریش نے ایک تحریر اس مضمون کی لکھی کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے اور اُن لوگون سے جو اُنکے ہمراہ اسلام لائے ہین بالکل قطع تعلق کر لیجا اور اُنکے یہان شادی بیاہ نکرین اُنکے ہاتھ خرید فروخت نکرین اُنسے کلام نکرین اور نہ اُنکے پاس بیٹھین جیسا کہ ہم انشاء اللہ بیان کرینگے۔

حضرت خدیجہ اور ابو طالب کی وفات اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا طائف جانا اور پھر لوٹنا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ قریش میری ایذا رسانی سے ڈرتے رہے یہانتک کہ میرے چچا ابو طالب مر گئے

[1] علما کا اختلاف ہو کہ سب سے پہلے کون اسلام لایا بعد اسکے کہ سبنے اِس امر پر اتفاق کیا ہو کہ وہ شخص انھین تین مین منحصر ہو بعض محققین نے اسکا تصفیہ اسطرح کیا ہو کہ عورتون مین سب سے پہلے حضرت خدیجہ اسلام لائین اور آزاد مردون مین سب سے پہلے حضرت ابوبکر اور غلامون مین سب سے پہلے حضرت زید اور بچون مین سب سے پہلے حضرت علی۔ حضرت شیخ ولی اللہ محدث دہلوی نے ازالۃ الخفا مین لکھا ہو کہ اولیت اسلام باعث فضیلت زیادہ تر اسوجہ سے سمجھی گئی کہ جو شخص سب سے پہلے اسلام لائیگا وہ ایسے نازک وقت مین

اور ابو طالب کی وفات سنہ ۔ شروع ذیقعدہ یا نصف شوال مین ہوئی اور انکی عمر اسوقت کچھ اوپر اسّی برس کی تھی پھر اُنکے تین روز بعد حضرت خدیجہؓ کی بھی وفات ہوگئی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ایک مہینے کے بعد اور بعض کا بیان ہو کہ ان دونون کی وفات میں ڈیڑھ مہینے کا فصل تھا اور بعض کا قول ہو کہ پچاس دن کا فصل تھا اور حضرت خدیجہؓ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حجون مین (جو مکہ کا قبرستان ہو) دفن کیا اُس زمانے مین نماز جنازہ (مشروع) نہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ ابو طالب سے پہلے انتقال فرما چکی تھین اور اُسوقت عمر اُنکی پینسٹھ برس کی تھی اور اُنکی صحبت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بعد اسکے کہ آپ نے ان سے نکاح کیا ساڑھے چوبیس برس رہی۔

حضرت خدیجہؓ کی وفات ہجرت سے تین برس اور ساڑھے تین مہینے پہلے ہوئی اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ ہجرت سے ایک برس پہلے۔ واللہ اعلم۔ عُروہ کہتے ہین کہ حضرت خدیجہؓ کی وفات معراج کے بعد ہوئی بعد اسکے کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرض نماز پڑھ لی۔

جب ابو طالب[1] کا مرض بہت بڑھ گیا تو اُنھون نے عبد المطلب کے تمام بیٹون کو طلب کیا اور اُنسے کہا کہ تم ہمیشہ فائدے مین رہوگے جب تک کہ تم محمدؐ کی بات سُنتے رہوگے اور اُنکا حکم مانتے رہوگے لہذا تم اُنکی پیروی کرو اور اُنکی تصدیق کرو تم ہدایت پر رہوگے۔ ہم سے عبد اللہ بن احمد نے اپنی اسناد سے یونس بن بکیر سے اُنھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا کہ پھر حضرت خدیجہ اور ابو طالب کا انتقال ایک ہی سال مین ہوگیا پس پے در پے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ مصائب پیش آئے اور حضرت خدیجہؓ اسلام (کی خدمات کی انجام دہی مین) آپ کی سچی وزیر تھین آپ کو انکی وجہ سے بہت اطمینان رہتا تھا اور جب تک اُنکا انتقال نہین ہوگیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دوسرا نکاح نہین کیا۔

جب حضرت خدیجہ اور ابو طالب کی وفات ہوگئی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بعثت سے دسوین سال ۲۷ شوال کو طائف تشریف لے گئے اور آپ کے ہمراہ آپ کے غلام زید بن حارثہ بھی لوگون کو اسلام کی طرف بلاتے تھے لہذا انھین (قبیلہ ثقیف کے لوگون) نے بہت تکلیف پہونچائی اور حضرت زید نے اُنسے بہت ناگوار باتین سنین اور ثقیف نے اپنے بے وقوفون کو حضرت زید پر برانگیختہ کیا اور ہم نے یہ قصہ عداس وغیرہ (کے بیان) مین ذکر کیا ہے۔

جب آپ طائف سے لوٹے تو آپ نے مطعم بن عدی کے پاس آدمی بھیجکر اُن سے امان طلب کی چنانچہ اُنھون نے آپ کو امان دی پھر آپ کعبہ مین مطعم کے ہمراہ داخل ہوے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مطعم کے اِس احسان کو مانتے تھے اور طائف سے آپکی واپسی ۲۳۔ ذیقعدہ کو ہوئی۔

---

[1] حضرت ابو طالب باوجودیکہ اسقدر آپکی نصرت و حمایت پر آمادہ وقت تھے اور دوسروں کو آپکی پیروی کی ترغیب دیتے تھے مگر خود دولت ایمان سے بہرہ ور ہونے والے قسمت ۔۔

معراج کا بیان

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک شب مسجد حرام (یعنی کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنے بیت المقدس) تک[۱] سیر کرائی گئی۔ لوگون نے اُس مکان مین اختلاف کیا ہو جہان سے آپ کو معراج ہوئی بعض لوگون نے کہا ہو کہ کعبہ سے اور بعض کا بیان ہے کہ (اُس وقت) آپ اپنے گھر مین تھے اور بعض کا قول ہو کہ آپ ام ہانی (حضرت علی مرتضیٰؓ کی بہن) کے گھر مین تھے اور جو لوگ اِن دونون قولون کے قائل ہین وہ کہتے ہین کہ تمام مکہ مسجد[۲] ہو اور لوگون نے اُسوقت مین بھی اختلاف کیا ہو جسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی۔ عمرو بن شعیب نے اپنے والد (شعیب) سے شعیب نے عمرو کے دادا سے روایت کی کہ آپ کو ساتوین ربیع الاول کی شب مین ہجرت سے ایک سال پہلے معراج ہوئی اور حضرت ابن عباس اور انس کا بھی قول ہو کہ ہجرت سے ایک برس سے اور سُدی کہتے ہین کہ ہجرت سے چھ مہینے پہلے اور واقدی کا قول ہو کہ آپ کو ہجرت سے اٹھارہ مہینے پہلے سترہوین رمضان کو معراج ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ رجب[۳] مین آپ کو معراج ہوئی۔ ہم سے ابو الفرج محمد بن عبد الرحمن بن ابی العزؒ واسطی نے اور حسین بن صالح بن فتی خسرو تکریتی وغیرہما نے بیان کیا یہ لوگ اپنی اُس اسناد سے جو (امام) محمد بن اسمٰعیلؒ (بخاری) سے انھین حاصل ہو بیان کرتے تھے کہ امام بخاری نے (اپنی کتاب صحیح بخاری مین) کہا ہو کہ ہمسے ہُدبہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتادہ نے بواسطہ حضرت انس بن مالک کے حضرت مالک بن صعصعہ سے روایت کی کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے اُس شب کی کیفیت بیان کی جس مین آپ کو معراج ہوئی آپ نے فرمایا کہ مین حطیم[۴] مین تھا اور کبھی وہ کہتے تھے کہ (حضرت نے فرمایا) مین حجر مین لیٹا ہوا تھا کہ یکایک میرے پاس (خدا کے یہان سے) ایک آنے والا آیا اُسنے (میرا سینہ) چاک کیا مینے آپ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ یہان سے یہانتک چاک کیا {(قتادہ راوی کہتے ہین) مین نے جارود سے پوچھا وہ میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ یہان سے یہانتک کا کیا مطلب انھون نے کہا حلقوم سے زیر ناف تک} پھر اُسنے میرا قلب نکالا پھر میرے پاس سونے کا ایک طشت ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا اور میرا قلب (پہلے) دھویا گیا پھر (ایمان سے) بھر دیا گیا پھر وہ میرے سینے مین رکھدیا گیا پھر میرے پاس ایک (سواری کا) جانور لایا گیا جو خچر سے نیچا اور گدھے سے اُونچا تھا {جارود نے حضرت انس سے پوچھا کہ اے ابو حمزہ! یہ براق[۵] تھا حضرت انس نے کہا کہ ہان!} وہ (ایسا تیز رو تھا کہ) اپنا ایک قدم اپنی منتہاے نظر پر رکھتا تھا پس مین اُسپر سوار کیا گیا اور

---

[۱] یہانتک تو قرآن مجید سے ثابت ہو اور اسکے آگے آسمانون وغیرہ پر جانا احادیث صحیحہ سے ثابت ہو تمام اہل اسلام کا اتفاق ہو کہ آنحضرت صلعم کو ایکمرتبہ بحالت بیداری مع جسم کے معراج ہوئی اور روحانی معراج تو بارہا ہوئی ۱۲ [۲] یعنے اللہ تعالی نے جو فرمایا ہو کہ سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام اسمین مسجد حرام سے خاص کعبہ مراد نہین بلکہ مسجد حرام تمام مکہ کی زمین کو کہتے ہین ۱۲ [۳] علامہ عینی نے عمدۃ القاری مین بعض کا قول نقل کیا ہو ستائیسوین رجب کو ہوئی علامہ عینی نے یہ بھی لکھا ہو کہ لوگون کا اسمین اختلاف نہین ہو کہ یہ معراج حضرت خدیجہ کی حیات مین ہوئی اور بلاشبہ حضرت خدیجہ نے بعد فرضیت کے آپ کے ہمراہ نماز پڑھی ۱۲ [۵] براق بضم با چونکہ اسکا رنگ چمکدار اور تیزروی اسکی مثل برق یعنے بجلی کے ہوتی ہوا اسلیے اسکا نام براق ہے ۱۲ [۴] حطیم کعبہ کی بیرونی دیوار مغربی حصہ مین حجر بھی حطیم ہی کا دوسری حصہ کو کہتے ہین ۱۲

جبرئیل مجھے لیکے چلے یہانتک کہ مین قریب والے آسمان پر پہونچا جبرئیل نے دروازہ کھلوایا پوچھا گیا کہ یہ کون ہو انھون نے کہا جبرئیل پوچھا گیا کہ تمھارے ہمراہ کون ہو انھون نے کہا محمد صلعم پوچھا گیا کہ وہ بلائے گئے تھے جبرئیل نے کہا ہان (یہ سنکے) اُس (پوچھنے والے) نے کہا مرحبا بہ فنعم المجئ جاء اور اسکے بعد حضرت انس نے آپکا ساتوین آسمان تک اور سدرۃ المنتہیٰ تک جانیکا قصہ بیان کیا حضرت نے فرمایا پھر میرا گذر موسیٰ (پیغمبر علیہ السلام) کی طرف ہوا تو انھون نے مجھسے پوچھا کہ آپ کو کیا حکم دیا گیا ہو مینے کہا مجھے ہر روز پچاس نمازون کا حکم دیا گیا ہو موسیٰ نے کہا کہ آپ (کی اُمت کے لوگ) اسکی طاقت نہین رکھتے مین آپ سے پہلے بنی اسرائیل کا تجربہ کر چکا ہون لہذا آپ اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جائیے اور اُس سے اپنی اُمت کے لیے تخفیف کی درخواست کیجیے چنانچہ مین لوٹ گیا تو اللہ نے مجھسے دس نمازین معاف کر دین پھر مین موسیٰ کے پاس لوٹ کے آیا تو انھون نے ویسا ہی کہا پھر مین لوٹ کے گیا تو اللہ نے دس اور معاف کر دین پھر مین موسیٰ کے پاس لوٹ کے آیا اور اُنسے بیان کیا انھون نے کہا کہ آپ کی اُمت اسکی (بھی) طاقت نہین رکھتی پس برابر مین اپنے پروردگار اور موسیٰ کے درمیان مین آمد و رفت کرتا رہا یہانتک کہ اللہ نے پانچ نمازین رکھین موسیٰ نے کہا کہ آپ کی اُمت اسکی بھی طاقت نہین رکھتی لہذا آپ اللہ سے تخفیف کی درخواست کیجیے حضرت فرماتے ہین مینے کہا کہ مین اپنے پروردگار سے تخفیف کی درخواست کرتے کرتے شرما گیا۔ (لہذا اب مین نہ جاؤنگا) پس جب مین آگے بڑھا تو ایک مُنادی نے آواز دی کہ مینے اپنا فرض پورا کر دیا اور مینے اپنے بندون سے تخفیف کر دی۔

احمد بن یحییٰ بن جابر بلاذری کہتے ہین کہ علما نے بیان کیا ہو کہ (پہلے) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر دو ہی دو رکعتین فرض کی گئی تھین بعد اسکے مقیم کی نماز پوری چار رکعت کر دی گئی اور مسافر کی نماز اپنی حالت پر باقی رکھی گئی اور یہ (یعنے مقیم کے لیے پوری چار رکعت کا حکم) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ سے ایک مہینہ پہلے ہوا۔

مدینہ کی طرف ہجرت کا بیان

جب انصار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر چکے جیسا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ بیان کرینگے تو آپ نے اپنے صحابہ کو (ہجرت کا) حکم دیدیا اور انھون نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور صرف آپ اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ باقی رہگئے پس آپ اور حضرت ابوبکرؓ (کفار) قریش سے چھپ کے نکل گئے اور جبل ثور کے ایک غار (مین چھپنے) کا ارادہ کیا چنانچہ آپ اُسمین تیرہ دن رہے اور بعض کا قول ہو کہ اس سے زیادہ۔ بعد اسکے آپ دونون مدینہ کی طرف چلے آپ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کا غلام عامر بن فُہیرہ اور اِن لوگون کا رہبر عبداللہ بن اُریقط تھا۔ (نبوت کے بعد) آپ کا قیام مکہ مین دس برس رہا اور بعض لوگ کہتے ہین تیرہ برس اور بعض کا قول ہو کہ پندرہ برس اور زیادہ تر (لوگون کا قول) تیرہ برس ہو اور بقول ابن اسحاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری مدینہ مین بروز دوشنبہ بارھوین ربیع الاول کو ہوئی۔ اور کلبی کا قول ہو کہ آپ پہلی ربیع الاول کو غار سے نکلے اور

بارھوین ربیع الاول کو جمعہ کے دن مدینہ مین پہونچے - واللہ تعالیٰ اعلم -

ہجرت کے بعد کے واقعات

ہمین ابوالفرج بن ابی الرجا اصبہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ادیب ابوالطیب طلحہ بن ابی منصور حسین ابن ابی ذرہ صالحانی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا ابوذر محمد بن ابراہیم سبط صالحانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابوالشیخ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی حاتم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے فضل بن شاذان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عمر زنیج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو زہیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حجاج بن ابی عثمان صوّاف نے ابوالزبیر سے انھون نے حضرت جابر سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلعم نے اکیس غزوے بنفس نفیس کیے انمین سے انیس غزوونمین مین شریک ہوا اور دو مین شریک نہ تھا - ہمسے عبید اللہ بن احمد بن علی نے بواسطہ اپنے اسناد کے یونس سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس چھبیس غزوے کیے - اور سب سے پہلا غزوہ جو آپ نے کیا وَدّان تھا اسی کا نام اَبواء بھی ہو ابن اسحاق نے کہا ہو کہ اخیری غزوہ جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا کہ اسکے بعد اللہ نے آپکو (دنیا سے) اُٹھا لیا غزوہ تبوک تھا اور اسی اسناد سے ابن اسحاق سے مروی ہو کہ انھون نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سریّے اور بعوث جب سے آپ مدینہ تشریف لائے وفات کے وقت تک بعث اور سریّہ ملا کر پینتیس تھے -

سنہ ۱ ہجری مین مدینہ آنے سے ایک مہینے بعد نماز (ظہر عصر عشا) مین چار رکعتین کر دی گئین اور اس سے پہلے (انمین بھی) دو ہی دو رکعتین تھین - اسی سنہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز جمعہ پڑھی جب آپ قُباء سے مدینہ چلے تو آپ نے اثنائے راہ قبیلہ بنی سالم کے یہان جمعہ پڑھا اور یہ پہلا جمعہ تھا جو پڑھا گیا اور آپنے اُسوقت خطبہ بھی پڑھا اور یہ اسلام مین پہلا خطبہ تھا اور اسی سنہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مسجد (مقدس) بنائی اور اپنی ازواج کے مکانات تعمیر فرمائے اور مسجد قُبا کی تعمیر کی -

سنہ ۲ مین رمضان مین غزوہ بدر عظمیٰ ہوا اور اسی سنہ مین شعبان مین رمضان کا روزہ فرض کیا گیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا حکم دیا اور اسی سنہ مین شعبان ہی مین قبلہ بدلدیا گیا بجاے بیت المقدس کے کعبہ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ (تحویل قبلہ) رجب مین ہوئی اور اسی سنہ مین عید سے دو دن پہلے صدقہ فطر واجب کیا گیا اور اسی سنہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین قربانی کی اور آپ لوگون کو لے کے عید کی نماز پڑھنے گئے اور دو بکریان اپنے ہاتھ سے ذبح فرمائین اور بعض کا قول ہو کہ ایک بکری -

سنہ ۳ مین شوال مین غزوہ اُحد ہوا اور اسی سنہ مین اور بعض کا قول ہو کہ سنہ ۴ ربیع الاول مین شراب حرام کی گئی -

سنہ ۴ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ ذات الرِقاع مین نماز خوف پڑھی اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ اسی سنہ مین (مسافر کے لیے) نماز قصر کا حکم دیا گیا اور اسی سنہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی اور یہودیہ کو سنگسار کیا اور قصہ اوسکا

مشہور ہے اور اسی سنہ مین تیمم کی آیت نازل ہوئی۔

سنہ ۵ مین ذیقعدہ مین پردے کی آیت نازل ہوئی اور اسی سنہ مین مدینہ مین زلزلہ آیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل تکو متنبہ کرتا ہے پس تم متنبہ ہو جاؤ اور اسی سنہ مین غزوۂ خندق ہوا۔

سنہ ۶ مین غزوۂ بنی مُصطلق مین افک[۵۱] والون نے کہا جو کچھ کہا اور اسی سنہ مین منافقون کے سردار عبداللہ بن اُبی بن سلول نے کہا تھا کہ لئن[۵۲] رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منہا الاذل اور اسی سنہ مین آفتاب مین گرہن پڑا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑھی اور یہی پہلی نماز کسوف ہے جو پڑھی گئی اور اسی سنہ مین ذیقعدہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حُدیبیہ کا عُمرہ کیا اور درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی اور اسی سنہ مین لوگون پر قحط پڑا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی برسنے کی دعا کی چنانچہ پانی برسا اور لگاتار برسا پھر آپ سے ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ (پانی کی کثرت سے) راستے بند ہو گئے مکانات گر گئے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللّٰہم[۵۳] حوالینا ولا علینا چنانچہ ابر مدینہ سے ہٹ گیا اور اسی سنہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹون کے درمیان مین مسابقت[۵۴] کرائی تو ایک عرب کا اونٹ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اُونٹنی قَصواء (نامی) سے سبقت لے گیا اور اس سے پہلے کبھی کوئی اونٹ اُس سے سبقت نہ لے گیا تھا۔ یہ بات مسلمانون پر بہت شاق ہوئی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پر حق ہے کہ دنیا مین جس چیز کو بلند کرے اُسکو پست بھی کرے اور اسی سنہ مین آپنے گھوڑ دوڑ کرائی تو حضرت ابوبکر کا ایک گھوڑا سبقت لے گیا اور اُنھون نے انعام لے لیا اور یہ سب سے پہلی گھوڑ دوڑ تھی جو اسلام مین ہوئی۔

سنہ ۷ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عُمرۂ حُدیبیہ کی قضا کا عُمرہ کیا کیونکہ (حدیبیہ والے سال مین) مشرکین نے آپ کو (عُمرہ سے) روک لیا تھا پس اس عُمرے مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام مسلمانون نے اضطباع[۵۵] کیا اور رَمَل[۵۶] کیا اور یہ سب سے پہلا اضطباع اور رمل تھا جو اسلام مین ہوا اسی سنہ مین جنگ خیبر ہوئی اور اسی سنہ مین ایک (یہودی) عورت نے جس کا نام زینب تھا وہ سلام بن مشکم کی بی بی تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو زہر دیا تھا ایک بکری (کے گوشت) مین زہر ملا کے ہدیۃً آپکے پاس بھیجی تھی آپنے اُسے کھا لیا تھا اسی سنہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر اور نجاشی

---

[۵۱] افک کے معنی بہتان حضرت عائشہ صدیقہ پر کچھ منافقون نے تہمت لگائی اور وہ تہمت بہت آب وتاب سے بیان کی گئی کہ بعض مسلمانون کو بھی یقین آگیا پھر انکی پاکدامنی کی قرآن علیم نے شہادت دی یہی واقعہ تہمت افک سے مراد ہے ۱۲ [۵۲] ترجمہ اگر ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو جو ہم مین زیادہ عزت والا ہے وہ زیادہ ذلت والے کو مدینہ سے نکال دیگا مراد اسکی یہ تھی کہ منافق مسلمانون کو مدینہ سے نکالدینگے ۱۲ [۵۳] ترجمہ اے اللہ ہمارے آس پاس کے مقامات مین پانی برسا خاص ہمارے رہنے کے مقامات پر پانی نہ برسے ۱۲ [۵۴] جس طرح گھوڑون مین باہم گھوڑ دوڑ ہوتی ہے اس طرح اونٹون مین بھی ہوتا ہے اسی کو مسابقت کہتے ہین ۱۲ [۵۵] رمل شانہ ہلا ہلا کر کچھ تیزی کے ساتھ قریب قریب قدم رکھکر چلنا ۱۲ [۵۶] اضطباع چادر کا اس طرح اوڑھنا کہ اُسکا ایک سرا داہنے شانہ سے اُتار کر داہنی بغل کے نیچے سے لیکر بائین شانے پر ڈال لے ۱۲

اور بادشاہ غسّان (نام مقام) اور ہوذہ ابن علی کی طرف سفارت بھیجی اور اسی سنہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ نے اپنے لیے مُہر بنوائی اور جو خطوط بادشاہون کو بھیجے اُن پر وہ مُہر کی اسی سنہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پالے ہوے گدھون کے گوشت کو حرام فرمایا اور اسی سنہ مین خیبر کے دن عورتون سے متعہ کرنے کو بھی حرام[1] کر دیا۔

سنہ ۸ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا منبر بنایا گیا اور اُسپر آپ نے خطبہ پڑھا اور (اس سے پہلے) آپ ایک ستون سے تکیہ لگا کے خطبہ پڑھا کرتے تھے پس (جب آپ اُسے چھوڑ کے منبر پر تشریف لائے تو) وہ ستون رونے لگا یہانتک کہ لوگون نے اُس (کے رونے) کی آواز سنی پس آپ منبر سے اُتر کے اُس کے پاس گئے اور اُسپر آپ نے اپنا ہاتھ رکھدیا وہ چُپ ہوگیا۔ اور یہ پہلا منبر تھا جو اسلام مین بنایا گیا اسی سنہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا اور طائف کا محاصرہ کیا اور اُسپر منجنیق[2] نصب فرمایا اور یہ پہلا منجنیق تھا جو اسلام مین نصب کیا گیا۔

سنہ ۹ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے ایلا کیا یعنے قسم کھائی کہ ایک مہینہ تک اُنکے پاس نہ جائینگے اور یہ قصہ مشہور ہے اسی سنہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد ضرار کو جو مدینہ مین تھی گروادیا یہ مسجد منافقون نے بنائی تھی اسکا ہدم[3] رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تبوک سے واپس آنے کے بعد ہوا اور اسی سنہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہر طرف سے وفود[4] آئے اور اسی وجہ سے اس سنہ کا نام سنۃ الوفود رکھا گیا اور اسی سنہ مین شعبان مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عُویمر عجلانی کے اور اُنکی بی بی کے درمیان مین عصر (کی نماز کے) بعد اپنی مسجد مین لعان[5] کرایا اور (وجہ اسکی یہ ہوئی کہ) عویمر تبوک سے لوٹ کے آئے تو اُنھون نے اپنی بی بی کو حاملہ پایا اور اسی سنہ مین شوال مین عبد اللہ بن اُبی بن سلول منافق مرگیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے جنازے کی نماز پڑھی اور اسکے بعد کسی منافق کی نماز نہین پڑھی کیونکہ (اسکے بعد ہی) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی ولا تصل علی احد منھم مات ابدا[6] اور اسی سنہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رض کو امیر حج بنایا اُنھون نے لوگون کے ہمراہ حج کیا اور حضرت علیؓ بن ابی طالب کو حکم دیا کہ سورۂ برات مشرکون کو سنادین اور اُنکا عہد نقض

---

[1] تحقیق یہ ہے کہ متعہ کی تحلیل و تحریم کئی بار ہوئی۔ پہلے جنگ خیبر مین جو سنہ ۷ ہجری کا واقعہ ہے پھر فتح مکہ مین جو سنہ ۸ ہجری کا واقعہ ہے پھر جنگ اوطاس مین کہ وہ بھی سنہ ۸ ہجری کا واقعہ ہے اور اس جنگ اوطاس مین تین دن کے بعد ہمیشہ کے لیے حرام کر دیا گیا۔ تمام اہل اسلام کا متعہ کی حرمت پر اجماع ہے کیا صحابہ کیا تابعین کیا فقہا کیا محدثین صحابہ مین صرف ابن عباس پہلے بحالت اضطرار متعہ کو جائز سمجھتے تھے مگر جب حضرت علی مرتضیٰ نے اسپر انکو تہدید کی اور متعہ کی حرمت قطعی ابدی سے اُنکو واقف کیا تو اُنھون نے اپنے قول سے رجوع کیا ابن عباس کا رجوع کرنا حدیث و فقہ کی کتابون مین مذکور ہے۔ (علم الفقہ جلد ششم صفحہ ۲۶)

[2] منجنیق بفتح فوخن بزرگ (صراح) ایک رسّی ہوتی ہے جسکے سرے پر کچھ باندھکر اُسمین پتھر وغیرہ رکھکر کاشتکار لوگ چڑیون سے کھیت کی حفاظت کرتے ہین اسکو ہمارے یہان ڈھیلا کہتے ہین اسی وضع کا قدیم زمانہ مین لڑائی کا ایک اوزار ہوتا تھا جو قریب قریب توپ کا کام دیتا تھا بڑے بڑے پتھر اُسمین رکھکر پھینکدیے جاتے تھے مکانات وغیرہ اُسکے ذریعہ سے بآسانی گرادیے جاتے تھے ۱۲

[3] گرانا ۱۲

[4] وفود جمع ہے وفد کی وفد کے معنے قاصد۔ یہ لوگ اپنی اپنی قوم کی طرف سے انکے اسلام کی خبر دینے اور ضروریات دین کا علم حاصل کرنے آئے تھے ۱۲

[5] جب مرد اپنی عورت کو تہمت لگائے اور کوئی گواہ نہو تو یہ حکم ہے کہ اُن دونون سے خاص طریقہ پر قسم لیکر تفریق کرادی جائے اسی کو لعان کہتے ہین زیادہ تفصیل کتب فقہ مین ہے ۱۲

[6] ترجمہ اور اُنمین سے جو کوئی مرجائے اے نبی آپ اُسکے جنازے کی نماز نہ پڑھیے ۱۲

واپس کردین اور یہ (اعلان کردین) کہ اِس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی برہنہ[۵۱] ہوکر کعبے کا طواف نہ کرے اور یہی آخری حج تھا جو مشرکون نے کیا۔

سنہ میں آیۂ[۵۲] یستاذنکم الذین ملکت ایمانکم و الذین لم یبلغوا الحلم منکم ثلاث مرّات نازل ہوئی اِس (آیت کے نازل ہونے) سے پہلے وہ لوگ ایسا نہ کرتے تھے اور اسی سنہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کیا اور بعض[۵۳] لوگ کہتے ہین کہ آپ نے اِسی حج کے ساتھ عمرہ بھی کیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد سوا اسکے کوئی حج نہین کیا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیۂ شریف اور آپ کے بعض اخلاق[۵۴]

ہمین حسین بن توحن بن ابویہ بن نعمان بن باوری نے اور احمد بن عثمان بن باوری نے اور احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین ابوالفضل محمد بن عبدالواحد بن محمد نیلی اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم احمد بن خلیلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم علی بن احمد بن محمد خزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوسعید ہثیم بن کلیب شاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جمیع بن عمر بن عبدالرحمن عجلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو ہالہ کے ایک بیٹے نے جو حضرت خدیجہ کا شوہر تھا اسکی کنیت ابوعبداللہ تھی ابن ابی ہالہ سے اُنھون نے حضرت حسن بن علی رض سے نقل کیا وہ کہتے تھے مینے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ پوچھا اور مین یہ چاہتا تھا کہ کوئی بات آپکے حلیہ مین ایسی بیان کرین جس سے مجھے تعلق ہو (یعنی وہ بات مجھ مین ہو) تو اُنھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فخم مفخم [یعنی (حسین) جمیل اور رعب والے تھے چہرے مین جسقدر اچھے ہوتے ہین سب کامل تھے انمین نہ بھدا پن تھا اور نہ کمی] چہرہ مبارک آپکا ایسا چمکتا تھا جیسے شب بدر مین ماہتاب۔ قد آپکا بہ نسبت میانہ قد کے دراز تھا اور مشذب سے پست تھا [مشذب کے معنی بہت دراز چیز جسمین عرض (طول کے مناسب) نہو اور اصل مین مشذب چھوہارے کے درخت کو کہتے ہین جبکہ اُسپر سے اُسکا پوست اُتار لیا جاے (کیونکہ بعد پوست اُتر جانیکے) وہ طول مین بہت زیادہ ہو جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ آپکا طول آپکے عرض کے مناسب تھا] آپ عظیم الہامہ [یعنی سر مبارک آپکا بالکل گول تھا] بال آپکے رجل تھے [یعنی گھونگھر والے بالون کے بین بین تھے] کہ اگر آپکا عقیصہ کھلتا تھا تو وہ جُدا جُدا ہو جاتا تھا ورنہ نہین (یعنی اگر نہ کھلتا تھا تو بندھا ہوا رہتا تھا بہت پیچدار بال نہ تھے کہ اُنکی بندش دشوار ہوتی ہو) [عقیصہ

---

[۵۱] مشرکین عرب برہنہ ہوکر کعبے کا طواف کرنا افضل سمجھتے تھے ۱۲ [۵۲] ترجمہ چاہیے کہ تمھارے لونڈی غلام اور وہ بچے تمھارے جو بالغ ہوے ہون (تمھارے پاس آنے کے لیے) تین وقتون مین تم سے اجازت طلب کرین (جب تم اجازت دو تو آئین) ۱۲ [۵۳] علما نے اختلاف کیا ہے کہ آپ نے صرف حج کیا تھا یا قران کیا تھا یا تمتع محققین اِسی طرف ہین کہ آپ نے قران کیا تھا جیساکہ علم الفقہ کی پانچوین جلد مین ہم نے لکھا ہے ۱۲ [۵۴] مصنف نے اِس مقام پر یہ کیا ہے کہ پہلے پوری حدیث جس مین حلیۂ شریف کا بیان ہے لکھدی ہے اِسکے بعد جو الفاظ غریبہ اس حدیث مین آئے ہین اُنکی تفسیر کی ہے ہم نے بخیال آسانی و اختصار اُس تفسیر کو ہر لفظ کے [اِس قسم کے دو خطون کے درمیان مین نقل کر دیا ہے ۱۲

بالون کے مجموعے کو کہتے ہین جو سر کے پیچھے ہوتا ہے (یعنے جُوڑا) مطلب یہ ہے کہ آپ کے بال بعد اسکے کہ آپ اُنکو یکجا کر کے جوڑا بنالیں جب کُھلتے تھے تو (بآسانی) جُدا جُدا ہو جاتے تھے اور ہر بال اپنے مقام پر آجاتا تھا اور ابن قتیبہ نے کہا ہے کہ یہ بات (یعنے جوڑے کی بندش) اول اسلام مین تھی بعد اُسکے آپ نے مانگ نکالنا شروع کر دیا تھا] آپ کے بال آپ کے کانون کی لو سے نیچے ہو جاتے تھے جب آپ اُنکو بڑھا لیتے تھے (دیتے) تھے بلبرِ رنگ آپکا ازہر تھا [ازہر کے معنی روشن سپید چمکدار اور ایک دوسری حدیث مین (بجائے ازہر کے) سپید مائل بہ سرخی آیا ہے اور یہ کچھ اختلاف نہین ہے جس قدر جسم آپکا کُھلا ہوا دہوپ مین رہتا تھا وہ مائل بہ سرخی تھا اور جس قدر جسم آپکا کھلا ہوا نہ رہتا تھا وہ سپید چمکدار تھا] کشادہ پیشانی تھے ازج الحواجب فی غیر قرن تھے [یعنے آپکی دونون ابروئین لانبی اور گھنی تھین ملی ہوئی نہ تھین یعنے درمیان مین ناک کے اوپر ایک نہین ہو گئی تھین بلکہ آپ ابلج تھے بلج کے معنی دونون ابروون کے درمیان مین سپیدی (یعنے آپ کی دونون ابروون کے درمیان مین سپیدی تھی) حواجب کو جمع اسلیے لائے کہ دو اور دو سے زیادہ کا شمار جمع مین ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے كُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِيْنَ (ترجمہ ہم اُنکے حکم کو ملاحظہ کر رہے تھے ہم ضمیر جمع ہے حالانکہ اس سے) مراد داؤد اور سلیمان ہین اور اسکی مثالین بہت ہین] دونون ابروون کے درمیان مین ایک رگ تھی کہ غصہ اُسے اُبھار دیتا تھا [یعنے جب کبھی آپ کو غصہ آتا تھا تو وہ رگ خون سے بھر جاتی تھی اور اُبھر آتی تھی] اقنی العرنین تھے [عرنین کے معنی ناک اور قنا کے معنی ناک کی درازی اور نرمہ بینی کا پتلا ہونا] (یعنے آپ کی ناک لانبی تھی اور نرمہ بینی باریک اور پتلا تھا) اسپر ہر وقت ایک نور رہتا تھا جو شخص غور سے نہ دیکھے وہ آپ کو اشم سمجھتا تھا [اشم وہ شخص جسکی ناک پتلی اور بلند ہو مطلب یہ کہ آپ کے ناک کی بلندی حد سے زیادہ نہ تھی] ڈاڑھی آپکی گھنی تھی سہل الخدین تھے [یعنے آپ کے رخسارون مین پھولا پن اور بلندی نہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہین اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے رُخسارے لانبے تھے] ضلیع الفم تھے [یعنے مُنھ کا دہانہ چوڑا تھا عرب کے لوگ اسکو حُسن سمجھتے تھے] مفلج الاسنان تھے [یعنے دانت آپ کے علیحدہ علیحدہ تھے (ایک کے اوپر ایک نہ تھا)] دقیق المسربہ تھے [مسربہ وہ بال جو گردن سے ناف تک ہوتے ہین] (یعنے آپ کے گردن سے لیکے ناف تک ایک باریک خط ناف تک تھا) آپ کی گردن چاندی کی طرح صاف تھی آپ معتدل الخلق تھے [یعنے ہر چیز آپ کے بدن کی حُسن اور کمال کے مناسب تھی] آپ بادن تھے [یعنے تمام اعضا پر گوشت بھرا ہوا تھا] متماسک تھے [یعنے گوشت آپکا ڈھیلا نہ تھا] آپکا پیٹ اور سینہ برابر تھا] یعنے آپکا پیٹ اُبھرا ہوا نہ تھا آپ کے دونون شانون کے درمیان مین کچھ فصل تھا (یعنے سینہ آپکا چوڑا تھا) کرادیس آپکی بہت فربہ تھین [کرادیس ہڈیون کے سرون کو کہتے ہین جیسے گھٹنے اور کُہنیان وغیرہ] جو بدن آپکا لباس مین پوشیدہ رہتا تھا اور کبھی کبھی آپ اُسکو کھولتے تھے وہ بہت روشن تھا آپکے گردن اور ناف کے درمیان بالون کا ایک خط سا چلا گیا تھا اسکے علاوہ پستانون پر اور پیٹ پر بال نہ تھے ہاتھون پر کُہنیون تک اور شانون پر اور سینے کے اوپر والے حصہ مین بال تھے بہت کشادہ دست تھے [کنایہ ہے سخی اور کریم ہونے سے] ہتھیلیان اور تلوے بھرے تھے ہاتھ پیر آپ کے لانبے تھے خمصان الاخمصین تھے [اخمص تلوے کے بیچ والے حصے کو کہتے ہین مطلب یہ

آپ کے تلوے کا درمیانی حصہ زمین سے اُٹھا رہتا تھا] مسیح القدمین تھے [یعنے آپ کے پیرون کی پشت چکنی تھی] پانی آپ پر نہ ٹھہرتا تھا جب آپ چلتے تھے تو قلعا چلتے تھے [قلعا اگر بفتح قاف پڑھا جائے تو مصدر ہوگا - اسم فاعل کے معنی ہین یعنی آپ اپنے پیر کو زمین سے اُٹھا کے چلتے تھے اور بعض اہل لغت نے بضم قاف کہا ہو اور ابو عبید ہروی کا بیان ہو کہ انھون نے ازہری کے ہاتھ کا لکھا ہوا بفتح قاف و کسر لام دیکھا معنی ہر صورت مین وہی ہین جو ہم نے بیان کیے اور (وہ یہ کہ جیسا بعض لوگون کی عادت ہوتی ہو) آنحضرت علیہ السّلام اپنے پیر زمین پر پھسلاتے ہوے نہ چلتے تھے] (چلتے وقت) آپ قدم بڑھا بڑھا کے رکھتے تھے اور آہستہ آہستہ چلتے تھے (دوڑتے نہ تھے) تیز رو تھے [اور (باوجودیکہ) ٹھہر ٹھہر کے چلتے تھے اور آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتے تھے پھر بھی اورون سے آگے نکل جاتے تھے ایک دوسری حدیث مین آیا ہو کہ آپ آہستہ آہستہ چلتے تھے اور آپ کے صحابہ تیزی کے ساتھ چلتے تھے پھر بھی وہ آپ کو نپاتے تھے] جب آپ چلتے تھے (تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ) گویا آپ بلندی سے نیچے اُتر رہے ہین اور جب آپ (کسی طرف) ملتفت ہوتے تھے تو پوری طرح ملتفت ہو جاتے تھے نیچی نظر رکھا کرتے تھے آپ کی نظر زمین پر زیادہ رہتی تھی بہ نسبت آپ کی نظر کے آسمان کی طرف اکثر آپکا دیکھنا گوشۂ چشم سے ہوتا تھا - آپ اپنے صحابہ کو اپنے آگے چلایا کرتے تھے جو شخص آپ سے ملتا تھا پہلے آپ اُسے سلام کرتے تھے ۔

ابو سعید کہتے ہین ہم سے محمد بن عیسیٰ (ترمذی) نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے اور علی بن حجر نے اور ابو جعفر محمد بن حسین نے جو ابو حلیمہ کے بیٹے ہین بیان کیا ان سب لوگون کی روایت کا مضمون واحد تھا ان لوگون نے کہا کہ ہم سے عیسیٰ بن یونس نے غفرہ کے مولی عمر بن عبد اللہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن محمد بن نے جو حضرت علی بن ابی طالب کی اولاد مین سے یعنے اُنکے پوتے تھے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے تھے تو کہتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہ بہت لانبے تھے نہ بہت پستہ قد بلکہ باعتبار سب لوگون کے آپکا قد متوسط تھا بال آپ کے نہ زیادہ پیچدار تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ کچھ گھونگھر والے کچھ سیدھے تھے آپ نہ مطہم تھے نہ مکلثم [مطہم کے معنی بہت فربہ - مکلثم کے معنی گول چہرہ والا اور بعض لوگ کہتے ہین مکلثم اور سہل الخدین کا یہ مطلب ہو کہ آپکا چہرہ نہ بہت لانبا تھا نہ بہت گول بلکہ بین بین تھا یہی زیادہ عمدہ ہوتا ہو] آپکا چہرہ گول تھا سپید مائل بہ سرخی آنکھین آپ کی بڑی بڑی اور پتلی سیاہ تھی ابروئین آپ کی لانبی اور خوب گھنی تھین سب ہڈیون کے جوڑ اور خاصکر شانون کے جوڑ بڑے بڑے تھے - آپ کے جسم پر بال نہ تھے صرف ایک باریک خط سا بالون کا آپ کے سینہ پر ناف تک تھا آپ کی ہتھیلیان اور تلوے بھرے ہوے تھے جب آپ چلتے تھے تو پیر اُٹھا کے چلتے تھے (اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ) گویا آپ بلندی سے پستی مین اُتر رہے ہین جب آپ (کسی طرف) ملتفت ہوتے تھے تو پوری طرح ملتفت ہو جاتے تھے آپ کے دونون شانون کے درمیان مین مہر نبوت تھی آپ خاتم النبیین تھے آپ کا دل سب سے زیادہ جری تھا آپ سب سے زیادہ راست گفتار تھے اور سب سے زیادہ منکسر المزاج اور سب سے زیادہ خلیق تھے (باوجود اسکے آپ کے رعب کی یہ کیفیت تھی کہ) دفعۃً جو شخص آپ کو دیکھتا وہ ڈر جاتا

اور جو آپ کو پہلے سے جانتا تھا اور آپ سے ملتا تھا وہ آپ کو دوست رکھتا تھا آپ کی تعریف کرنے والا کہتا ہو مین نے نہ آپسے پہلے آپکا مثل دیکھا اور نہ آپ کے بعد صلے اللہ علیہ وسلم۔

ہم سے یحیی بن محمود بن سعد اصفہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو الطیب طلحہ بن ابی منصور حسین بن ابی ذر صالحانی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے داد ا ابوذر محمد بن ابراہیم سبط صالحانی واعظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر ابوالشیخ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عباس بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبید بن اسمٰعیل ہبار ی نے اپنی کتاب سے روایت کرکے بیان کیا اور نیز ابوالشیخ کہتے تھے کہ ہم سے اسحاق بن جمیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا یہ دونون (یعنی عبید بن اسماعیل اور سفیان ابن وکیع) کہتے تھے ہمسے جمیع بن عمر عجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے قبیلۂ بنی تمیم کے ایک شخص نے جو ابو ہالہ کی اولاد مین سے اور حضرت خدیجہؓ کا شوہر تھا ابن ابی ہالہ سے انھون نے حضرت حسن بن علی سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے اپنے ماموں (ہند بن ابی ہالہ) سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مین تشریف لیجانے کی کیفیت پوچھی تو اُنھون نے کہا کہ آپکا اپنے لیے تشریف لیجانا ماذون تھا (یعنے آپ کو اسکی اجازت تھی) پس جب آپ اپنے مکان تشریف لیجاتے تو اپنے وقت کے تین حصے کر دیتے ایک حصہ اللہ عزوجل (کے کامون) کے لیے اور ایک حصہ اپنے گھر والون کے لیے اور ایک حصہ اپنے لیے پھر آپ اپنا حصہ اپنے اور اپنے صحابہ کے درمیان مین تقسیم کر دیتے تھے اِسوقت کو آپ عام لوگون کے حوالے کر دیتے تھے بذریعہ خاص لوگون کے [یعنے خاص لوگ آپ کے پاس جاتے تھے اور وہ آپ سے فائدہ اُٹھاتے تھے پھر وہ اُس فائدے کو عام لوگون تک پہونچاتے تھے اِسی لیے آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو لوگ تم مین سے اہل عقل وخرد ہون وہ میرے قریب رہا کرین] یہ حصہ جو تمام لوگون کے لیے وقف ہوتا تھا اسمین آپ کی یہ عادت تھی کہ بزرگون کو بقدر اُنکی بزرگی کے ترجیح دیا کرتے تھے پھر اُنمین سے بعض لوگون کو ایک حاجت ہوتی تھی بعض کو دو حاجتین بعض کو بہت سی حاجتین پس آپ اُنکے کامون مین مشغول ہو جاتے تھے اور نیز اُن کامون مین مشغول ہو جاتے تھے جو اُنکی اور تمام اُمت کی اصلاح کے بارہ قسم مسائل اور اُن باتون کی تعلیم کے جو اُنکو مفید ہون اور آپ (اکثر) فرمایا کرتے تھے کہ حاضر کو چاہیے کہ غائب کو یہ خبر پہونچا دے اور (یہ بھی فرمایا کرتے تھے) جو شخص خود اپنی حاجت مجھ تک نہ پہونچا سکتا ہو تم لوگ اُسکی حاجت مجھ تک پہونچا دو کیونکہ جو شخص کسی بادشاہ تک ایسے شخص کی حاجت پہونچا دے جو خود اپنی حاجت اُس بادشاہ تک نہ پہونچا سکتا ہو قیامت کے دن اللہ اُسکو ثابت قدم رکھے گا آپکے سامنے اِسی قسم کے مذکور ہوتے تھے اور اسکے سوا اور کسی قسم کے ذکر کو آپ پسند نہ فرماتے تھے آپکے صحابہ آپکے پاس بھوکے (یعنی علم اور ہدایت کے خواہشمند ہوکے) آتے تھے اور کھاپی کے [اصل معنے تو اسکے یہی ہین کہ کھانا کھاپی کے جاتے تھے مگر مفسرین نے اسکو علم اور خیر کے حاصل کرنے پر حمل کیا ہے۔ کیونکہ ذوق کبھی اس معنی مین بھی آتا ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے فاذاقھا اللہ لباس الجوع والخوف (ترجمہ اللہ نے اُسے بھوک اور خوف کا لباس دیا) مطلب یہ ہے کہ صحابہ جب آپکے پاس سے اُٹھتے تھے تو علم اور خیر حاصل کر چکے ہوتے تھے] اور آپ کے پاس سے رہنما بنکے نکلتے تھے۔

(حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہین) پھر مین نے اپنے ماموں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر تشریف لیجانے کی کیفیت پوچھی کہ آپ وہان کیا کرتے تھے تو اُنھون نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی زبان نہ کھولتے تھے مگر اُس بات مین جو آپ کے یا آپ کے صحابہ کے لیے مفید ہوتی اور اپنے صحابہ سے اُلفت کی باتین کیا کرتے (اُن سے سخت کلامی اور کج خُلقی کر کے) اُنھین مُتنفر نہ کرتے تھے اور ہر قوم کے باعزت آدمی کی آپ عظمت کرتے تھے اور باعزت ہی آدمی کو اُسکی قوم پر حاکم بناتے تھے اور آپ (کبھی کبھی) لوگون سے (اپنی) حفاظت کرتے تھے اور اُنسے اپنی نگہداشت فرماتے تھے نہ اِس خیال سے کہ اُنمین سے کسی کی شرارت یا کج خلقی سے آپ کنارہ کشی کرین (یعنے ہر قسم کے آدمی سے آپ بے تکلف ملتے تھے) اور اپنے صحابہ کی آپ خبرگیری فرماتے تھے اور لوگون کے حالات پوچھا کرتے تھے جو بات اچھی ہوتی تھی اُسکی تعریف کر دیتے تھے اور اُسکی تائید کر دیتے تھے اور جو بات بُری ہوتی تھی اُسکی بُرائیان بیان کر دیتے تھے اور اُسکو کمزور کر دیتے تھے تمام کام آپ کے معتدل ہوتے تھے مختلف نہ ہوتے تھے آپ کبھی سُستی نہ کرتے تھے اِس خوف سے کہ پھر اور لوگ غافل ہو جائینگے اور سُستی کرنے لگین گے۔ حق کہنے مین کبھی آپ کمی نہ کرتے تھے اور اُس سے آگے نہ بڑھتے تھے جو لوگ سب سے اچھے ہوتے تھے وہ آپ کے قریب رہا کرتے تھے سب سے افضل آپ کے نزدیک وہ تھے جو مسلمانون کی خیر خواہی سب سے زیادہ کرتے تھے اور سب سے زیادہ بلند مرتبہ آپ کے نزدیک وہ لوگ تھے جو مصائب کے برداشت اور دین کی حمایت سب سے عمدہ کرتے (حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہین) پھر مینے اپنے ماموں سے آپ کے بیٹھنے کی کیفیت پوچھی تو اُنھون نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بغیر ذکر اللہ عزوجل کے نہ بیٹھتے تھے اور نہ کھڑے ہوتے تھے۔ کبھی اپنے لیے کوئی مقام مخصوص نہ فرماتے تھے (کہ جب بیٹھین تو وہین بیٹھین جیسا کہ اُمرا اور مُتکبرین کی عادت ہوتی ہو کہ اپنے بیٹھنے کی جگہ ممتاز رکھتے ہین) اور اِس سے اور ون کو بھی منع فرماتے تھے۔ اور جب آپ کچھ لوگون کے پاس جاتے تو جہان جگہ ہوتی وہین بیٹھ جاتے اور اسی کا آپ حکم دیا کرتے تھے اور اپنے تمام ہمنشینون سے اُسکے موافق برتاؤ کرتے ایسا کہ آپ کے ہمنشینون مین سے کوئی شخص یہ نہ سمجھتا تھا کہ اُس سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہان کسی کی عزت ہو جو شخص آپ کے پاس بیٹھتا تھا یا کسی اپنی ضرورت سے آپ کی خدمت مین آتا تو آپ اُسکے ساتھ رہتے یہانتک کہ وہ خود لوٹ جاتا (آپ بمقتضائے خُلق کبھی اپنی طرف سے اُٹھنے مین سبقت نہ فرماتے تھے) اور جو شخص آپ سے کسی حاجت کا سوال کرتا تو وہ اُس حاجت کو لے ہی کے جاتا۔ یا کوئی عُمدہ بات سُن کے جاتا (یعنے اگر آپ کے پاس نہوتا تو آپ بہت شیرین زبانی سے اُسپر اپنی معذوری ظاہر فرما دیتے) تمام لوگون پر آپ کا خلق عام تھا۔ آپ اُنکے باپ ہو گئے تھے اور وہ سب آپ کے ہان برابر حق رکھتے تھے۔ آپ کی مجلس حلم اور حیا اور صبر اور امانت اور سچائی کی مجلس ہوتی تھی اُسمین آوازین بلند نہ ہوتی تھین نہ حرام باتین مذکور ہوتی تھین نہ وہان کی لغزشین کہین باہر بیان کیجاتی تھین[1] سب لوگ بحالت اعتدال رہتے تھے باہم ایک دوسرے کو پرہیزگاری کی ترغیب دیتی تھی بہت تواضع سے رہتے تھے وہان لوگ بڑونکی تعظیم کرتے تھے اور چھوٹونکو پیار کرتے تھے اور حاجتمند کو اپنے اوپر ترجیح دیتے تھے اور مسافر کی نگہداشت کرتے تھے

[1] یعنے جو خطائین اور لوگون سے ہو جاتی تھین اُنکا چرچا وہان سے باہر جا کے نہ کیا جاتا تھا اور جس سے وہ خطا صادر ہوئی ہوتی تھی اُسکو طعنہ دیا جاتا تھا بلکہ اُس مجلس مین حضرت اُنکی اصلاح فرما دیتے تھے

(حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہین) مینے پوچھا کہ حضرت کی اپنے ہمنشینون (کے ساتھ برتاؤ) مین کیا حالت تھی میرے ماموں نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کشادہ پیشانی رہتے تھے خوش خلق نرم دل تھے۔ بدخلق اور سخت گو نہ تھے بازارون مین بلند آواز سے بات نہ کرتے تھے۔ فحش کلام نہ کرتے تھے کسی کا عیب نہ بیان کرتے تھے نہ کسی کی حد سے زیادہ تعریف کرتے تھے جو باتین آپ کو مرغوب نہوتی تھین اُنسے تغافل کرتے تھے نہ آپ سے کوئی مایوس ہوتا تھا اور نہ آپ (کے دیدار) سے کوئی سیر ہوتا تھا آپ نے اپنی ذات کو تین باتون سے علیحدہ رکھا تھا۔ جھگڑے سے۔ بہت کلام کرنے سے اور اُن باتون سے جو فضول ہون اور لوگون کے متعلق تین قسم کی باتین آپ نہ کرتے تھے۔ کسی کی بُرائی نہ کرتے تھے۔ کسی کو عار نہ دلاتے تھے اور وہی باتین کرتے تھے جنکے ثواب کی امید ہوتی تھی جب آپ کلام کرتے تھے تو آپ کے صحابہ سر جُھکا لیتے تھے (اور اس طرح بے حس وحرکت ہوکے آپ کے کلام پاک کیطرف متوجہ ہوتے تھے کہ) گویا اُنکے سرون پر پرند بیٹھا ہے (کہ سر ہلنے سے وہ اُڑ جائیگا) اور جب آپ سکوت کرتے تھے تو وہ لوگ بولتے تھے اور بات کرنے مین آپ کے سامنے باہم نزاع نکرتے تھے جب کوئی شخص بات کرنے لگتا تو اور لوگ چپ ہوکے اسکی بات سُنتے تھے یہانتک کہ وہ اپنی بات ختم کردیتا اُن سب کی بات آپکے سامنے انمین سے پہلے کی بات (کے موافق) ہوتی تھی (یعنی سب باہم طے کرکے اور کسی ایک بات پر اتفاق کرکے حضرت کے سامنے عرض کرتے تھے تاکہ حضرت کا وقت عزیز ضایع نہو اور آپ کی طبع گرامی اختلافات کو دیکھکر ملول نہو یہ اکثری بات تھی نہ کلی) اور لوگ جس بات مین ہنستے تھے حضرت بھی اُس بات مین ہنستے تھے اور جس بات مین اورونکو تعجب آتا تھا آپ کو بھی تعجب آتا تھا (یعنے ہر بات مین آپ اپنے اصحاب کی موافقت کرتے تھے) مسافر کے سخت کلامی اور اسکے (بے ادبی کے) سوالات پر آپ صبر کرتے تھے یہانتک کہ آپ کے صحابہ ایسے لوگون کو نکالدینا چاہتے تھے تو آپ فرماتے تھے کہ جب تم کسی صاحب حاجت کو دیکھو کہ وہ اپنی حاجت طلب کر رہا ہو تو اسکی مدد کرو (نہ یہ کہ اُس سے سختی کرو) اور آپ (اپنی) تعریف اُس شخص سے پسند فرماتے تھے جو ٹھیک ٹھیک تعریف کرے (مبالغہ بالکل نہ کرے) اور کبھی آپ کسی کی بات نکاٹتے تھے یہانتک کہ وہ حد (شریعت) سے نکل جائے تو آپ اُسے منع کرکے کاٹ دیتے تھے یا اُٹھ جاتے تھے (حضرت حسن بن علی فرماتے ہین) پھر مینے اپنے ماموں سے پوچھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سکوت کی کیا حالت تھی اُنھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سکوت چار وجہ سے ہوتا تھا یا تو بردباری کے سبب سے یا خوف کے سبب سے یا اندازہ کرنے کے سبب سے یا کسی فکر کے باعث سے آپ کا اندازہ کرنا صرف لوگون کے حالات کے دیکھنے اور سُننے مین ہوتا تھا اور آپ کی فکر اُس کے متعلق ہوتی تھی کہ کون چیز باقی رہیگی اور کون فنا ہو جائیگی اور آپ کو خوف چار[۵] باتون مین ہوتا تھا اچھی بات کے کرنے مین تاکہ لوگ اُسپر عمل کرین اور بری بات کے چھوڑ دینے مین تاکہ لوگ اُس سے باز آجائین اور اُمت کی اصلاح کے متعلق امور کے تجویز مین اور اُن اُمور کے رائج کرنے مین جو اُن کیلیے دنیا و آخرت مین مفید ہو

[۵] اِن چارون باتون مین خوف کی وجہ ظاہر ہے اچھی بات کے کرنے مین خوف اس امر کا ہوتا تھا کہ کہین ایسا نہو کہ لوگون پر شاق ہو اور وہ آپکی اقتدا نکرنے کے جرم مین ماخوذ ہوجائین بری بات کے ترک مین بھی یہی خوف تھا کہ شاید آپکی اقتدا نکرسکین۔ اور تجویز چونکہ آپ اپنی رائے سے کرتے تھے لہذا اسمین یہ بھی خوف ہوتا ہوگا کہ کہین خطا ہو گرچہ اجتہادی خطاؤن سے انبیا معصوم نہین رکھے گئے ۱۲

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعض اخلاق اور معجزات

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ عبادت کرنے والے تھے نماز مین اس قدر طویل قیام فرماتے تھے کہ آپ کے دونون پیرون مین (ورم آکے) شگاف پڑگیا تھا اور آپ سب سے زیادہ پرہیزگار تھے اکثر اوقات آپ کو کوئی ایسی چیز نہ ملتی تھی جو آپ کھا لیتے آپ کا فرش چھوہارے کی چھال سے بھرا ہوا تھا[1] اور اکثر آپ کی چادر بالون کی (بنی ہوئی ہوتی) تھی (یعنے آپ کمل اوڑھا کرتے تھے) اور آپ سب لوگون سے زیادہ بُردبار تھے (خطا کو) معاف کردینا اور پردہ پوشی کرنا آپ پسند فرماتے تھے اور دوسرون کو بھی آپ اس کا حکم دیتے تھے اور آپ سب سے زیادہ سخی تھے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (ایک دن) چھ اشرفیان تھین چار تو آپ نے خرچ کرڈالین اور دو باقی رکھین اُنکی وجہ سے آپ کو نیند نہ آتی تھی نیند نہ آنے کا سبب پوچھا تو آپ نے یہی سبب بیان کیا حضرت عائشہؓ (کہتی ہین مین) نے عرض کیا کہ جب صبح ہوجائے تو آپ اُنھین اُنکے مستحقین کو دیدیجیے گا آپ نے فرمایا کہ صبح (تک زندہ رہنے) کی کون مجھے ضمانت کرسکتا ہے پھر آپ ہی نے فرمایا کہ اسکی کوئی ضمانت نہین کرسکتا۔

اور آپ سب سے زیادہ شجاع تھے حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ جب جنگ (کی آگ) خوب بھڑکتی تھی تو ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پناہ لیتے تھے آپ ہم سب سے زیادہ دشمن کے قریب رہتے تھے۔ اور باوجود اپنی شرافت اور بلند مرتبہ ہونے کے بہت ہی منکسر تھے۔

ایک لونڈی مدینہ کی لونڈیون مین سے آپ کا ہاتھ پکڑ لیتی تھی (اور) اپنے کام کے لیے (جہان چاہتی تھی آپ کو بے تکلف لیجاتی تھی اور آپ اُسکے ہمراہ بے عذر چلے جاتے تھے) پھر آپ اُس کا ساتھ نہ چھوڑتے تھے یہانتک کہ وہ خود ہی لوٹتی اور جب آپ کو کوئی شخص پکارتا تو آپ فرماتے کہ مین حاضر ہون اور آپ اکثر ساکت رہتے تھے ہنسی آپ کی صرف تبسم (کے ساتھ) ہوتی تھی (قہقہہ سے کبھی آپ نہ ہنستے تھے) اور آپ کے صحابہ جب باتین کرنے لگتے تھے تو آپ بھی اُنکے ہمراہ (باتون مین) مصروف ہوجاتے تھے وہ اگر دنیا[2] کا ذکر کرتے تو آپ بھی اُنکے ساتھ دنیا کا ذکر کرنے لگتے تھے اور وہ اگر آخرت کا ذکر کرتے تو آپ بھی اُنکے ہمراہ آخرت کا ذکر کرتے اور آپ فحش گو نہ تھے اور بُرائی کا جواب بُرائی کے ساتھ نہ دیتے تھے بلکہ آپ معاف کردیتے تھے اور درگزر کرتے تھے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جب (کبھی خدا کی طرف سے) دو باتون مین اختیار دیا جاتا تھا تو جو بات اُنمین آسان ہوتی تھی اُسی کو آپ اختیار[3] فرماتے تھے بشرطیکہ وہ بات گناہ کی یا قطع رحم کی نہوتی (یعنے اُس سے کوئی خدا کی یا مخلوق کی حق تلفی

---

[1] جس طرح ہمارے یہان فرشون مین نرمی کے لیے روئی بھردیتے ہین اُس طرح چھوہارے کی چھال چمڑے کے اندر بھردیتے تھے ۲ [2] یعنے دنیاوی امور کے متعلق بھی آپ اُنکے اصلاح و درستی کا فکر رکھتے تھے اگرچہ دنیاوی ذکر بھی آپکی زبان فیض ترجمان سے دینی حیثیت حاصل کرکے نکلتا تھا ۱۲ [3] یعنے اُمت کے خیال سے ہی ... الدین یسر کا مصداق ...

نہوتی ہو) اگر گناہ کی بات ہوتی تھی تو آپ اُس سے بہت دُور رہتے تھے اور کبھی آپ نے کسی عورت کو یا کسی خادم کو نہین مارا اور نہ کسی اور کو مارا مگر جہاد مین۔ اور حضرت انس کہتے ہین کہ مینے دس برس تک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی مگر آپ نے نہ کبھی مجھے کوئی سخت کلمہ کہا نہ مجھے مارا نہ مجھے جھڑکا نہ کبھی آپ مجھسے ترش رو ہوے اور جب کبھی آپ نے مجھے کسی بات کا حکم دیا اور مین نے اُسکی تعمیل مین دیر کی تو آپ نے مجھپر غصہ نہین کیا اگر آپ کے گھر والون مین سے کوئی غصہ ہوتا تو آپ فرماتے کہ اسپر غصہ نکرو کیونکہ اگر قادر ہوتا تو (جلد تعمیل) کر دیتا۔

اور آپ سب سے زیادہ مہربان تھے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہین کہ آپ (اپنے) کپڑے سمیٹ کے جھاڑ دیدیا کرتے تھے اور جوتی ٹانک لیا کرتے تھے اپنے خادم کی طرف سے جب وہ تھک جاتا تھا آٹا پیس دیا کرتے تھے۔ صرف اسی قدر (آپ کے اخلاق کا بیان کر دینا یہان) کافی ہے ہمنے بغرض اختصار انکی سندین چھوڑ دی ہین۔

آپ کے معجزات اِس سے زیادہ ہین کہ (تحریر یا تقریر مین) اُنکا احاطہ کر لیا جائے منجملہ اُنکے آپ کا خبر دینا قریش کے قافلے کی جس شب کو کہ آپ کو معراج ہوئی کہ وہ فلان وقت مین آجائیگا اور ایسا ہی ہوا جیسا آپؐ نے فرمایا تھا۔

اور منجملہ اُنکے یہ کہ آپ نے بدر مین کفار قریش کے قتل ہونے اور اُنکے مقامات کی (کہ فلان فلان جگہ مقتول ہوگا فلان فلان جگہ) خبر دی اور ویسا ہی ہوا۔

اور جب آپنے منبر بنایا تو وہ ستون جسکے پاس آپ خطبہ پڑھا کرتے تھے باواز رونے لگا یہانتک کہ آپ نے اُسے لپٹا لیا تو وہ چُپ ہوگیا۔

اور منجملہ اُنکے یہ کہ آپ کی اُنگلیون کے درمیان سے کئی مرتبہ پانی نے جوش کیا اور آپ کو تھوڑے سے کھانے مین برکت دی گئی یہانتک اُس سے بہت لوگ کھا لیتے تھے اور ایسا آپ نے کئی مرتبہ کیا۔

اور ایک مرتبہ آپ نے ایک درخت کو اپنے پاس آنے کا حکم دیا چنانچہ وہ آگیا اور آپنے اُسے پھر اپنی جگہ واپس جانیکا حکم دیا تو وہ واپس چلا گیا اور (ایک مرتبہ) کنکریون نے آپ کے ہاتھ مین تسبیح پڑھی۔

اور منجملہ اُنکے وہ غیب کی باتین ہین جنکی آپ نے خبر دی اور وہ بعد آپ کے جیسا آپ نے فرمایا ظہور مین آئین جیسا کہ آپ نے اپنے دین کے (تمام اطراف عالم مین) پھیلنے کی خبر دی اور فتح (ملک) شام اور (ملک) مصر اور بلاد فارس کی (آپ نے خبر دی) اور خلفا کے شمار کی (آپ نے خبر دی) اور یہ کہ بعد اُن (خلفائے راشدین) کے بادشاہت ہو جائیگی۔ خلافت نبوت نہ رہیگی۔

اور آپ کے بعد ابوبکرؓ وعمرؓ خلیفہ ہونگے اور حضرت عثمانؓ کی بابت یہ فرمانا کہ یہ جنت مین داخل ہونگے اس مصیبت کے بدلے مین جو انھین پیش آئیگی (چنانچہ وہ مصیبت انپر واقع ہوئی) اور حضرت عثمانؓ سے آپ کا یہ فرمانا کہ اللہ تھین ایک لباس (مراد لباس خلافت) پہنانے والا ہے پس اگر لوگ تم سے اُس لباس کو اُتارنا چاہین تو اُنکے کہنے سے تم وہ لباس نہ اُتارنا۔

اور حضرت علیؓ سے آپ کا یہ فرمانا کہ (ایک دن) تمھارے اِسپر یعنے تمھارے سر پر زخم لگایا جائے گا اور یہ یعنے تمھاری ڈاڑھی (خون سے) رنگین ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

اور آپ کا اپنے (صاحبزادی کے) صاحبزادے حضرت حسنؓ کی نسبت فرمانا کہ اللہ اسکے ذریعے سے مسلمانون کے دو بڑے گروہون مین صُلح کرادیگا۔ (چنانچہ انکی وجہ سے دو بڑے گروہون مین یعنی اہل شام و اہل حجاز کے درمیان مین صُلح ہوگئی جبکہ انھون نے حضرت معاویہ سے صلح کرلی)

اور آپ کا حضرت عمار کی نسبت فرمانا کہ تمکو ایک باغی گروہ قتل کریگا۔

اور آپ کا علامتون کو بیان کرکے مختار اور حجاج وغیرہ بیشمار امور کی طرف اشارہ کرنا۔

اور آپ کی ولادت کے وقت جو معجزات ظاہر ہوے منجملہ اُنکے واقعہ فیل ہے اور یہ ایک اتفاقی[سلہ] بات ہے اور کسریٰ کے محل کا ہل جانا اور اہل کتاب کا آپ کے ظہور سے پہلے آپ کی نبوت کی خبر دینا اسکے علاوہ اور بھی بہت سی باتین ہین جنکو ہم طول نہین دیتے کیونکہ اسیقدر کافی ہین۔ (اور سب سے بڑا اور دائمی معجزہ آپ کا قرآن مجید ہے)۔

آپ کے لباس اور ہتھیارون اور آپ کے جانورون کا ذکر صلی اللہ علیہ وسلم

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ہر چیز کا نام رکھدیا کرتے تھے چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عمامہ تھا جس کا نام سحاب تھا اور آپ عمامہ کے نیچے مندھی ہوئی[سلہ] ٹوپیان دیا کرتے تھے اور آپ کے پاس ایک چادر تھی اُسکا نام فتح تھا۔ آپکے پاس کئی تلوارین تھین منجملہ اُنکے ایک تلوار وہ تھی جو آپنے اپنے والد سے میراث مین پائی تھی اور منجملہ اُنکے ذوالفقار اور مخذم اور رسوب اور قضیب (نامے تلوارین) تھین اور آپ کے پاس کئی زِرہ تھین (جنکے نام یہ تھے) ذات الفضول فات الوشاح تبراء ذات الحواشی خرنق اور آپ کے پاس دو پٹکے تھے خوش رنگ چمڑے کے اُنمین تین حلقہ چاندی کے تھے اور آپ کے نیزہ کا نام مُثنوی تھا اور آپ کے حربے کا نام عَنزہ تھا اور عَنزہ اُس چھوٹے نیزہ کو کہتے ہین جو اُس لاٹھی کے مشابہ ہوتا ہے جسکے نیچے لوہے کی نوک دار شام لگی ہو یہ حربہ عید مین آپ کے ہمراہ جایا کرتا تھا اور آپ کے سامنے گاڑدیا جاتا تھا آپ اُسکو سامنے کرکے نماز پڑھتے تھے اور آپ کے پاس ایک بڑا حربہ تھا جس کا نام بیضا تھا اور آپ کے پاس ایک ڈنڈا تھا گز بھر کا لانبا اور آپ کے پاس ایک خمدار لاٹھی تھی جس کا نام عُرجون تھا اور آپ کی کمان کا نام کتوم تھا اور آپ کے ترکش کا نام کافور تھا اور آپ کے تیر کا نام موتصلہ تھا اور آپ کی ڈھال کا نام زلوق تھا اور آپ کے خُود کا نام ذوالسبوع تھا اور

سلہ یعنی اس واقعہ کے وقوع پر سب مورخین کا اتفاق ہے اور چونکہ یہ واقعہ از قبیل خرق عادت ہے لہذا جس نبی کے وقت مین یا اُسکے تعلق والے مقام مین یہ واقعہ ہوا اُسیکا معجزہ ہے

سلہ یعنے اُونچی دیوار کی ٹوپیان آپ استعمال نہ فرماتے تھے۔ ایک حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ ٹوپیان گول ہوتی تھین ۱۲

آپ کے پاس کئی گھوڑے تھے (ایک کا نام تھا) مرتجز اور یہ سپید تھا اِسے آپنے ایک اعرابی سے مول لیا تھا اور اسی پر سوار ہوکر آپ خزیمہ بن ثابت کے مقابلہ مین گئے تھے اور بعض کا قول ہے کہ وہ کوئی اور گھوڑا تھا واللہ اعلم اور (ایک کا نام تھا) ذو العقال اور (ایک کا نام تھا) سکب اور یہ سیاہ رنگ کا تھا (اور ایک کا نام تھا) شحاء اور (ایک کا نام تھا) بحر اور یہ کمیت تھا اور (ایک کا نام تھا) لحیف یہ ربیعہ بن ملاعب الاسنہ نے آپ کو ہدیہ مین دیا تھا اور (ایک کا نام تھا) لزاز اور یہ مقوقس (شاہ اسکندریہ) نے آپ کو ہدیۃً بھیجا تھا اور (ایک کا نام تھا) ظرب اور یہ فروہ جذامی نے آپ کو ہدیہ مین دیا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اُسپر گھوڑ دوڑ کی تو وہ آگے نکل گیا اس بات پر آپ خوش ہوے۔ اور آپ کے پاس ایک خچر تھا سبزہ اُسکا نام دُلدُل تھا اسکو بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت علیؓ نے لے لیا تھا وہ اُسپر سوار ہوا کرتے تھے اُنکے بعد حضرت حسنؓ اُنکے بعد حضرت حسینؓ اُنکے بعد حضرت محمد بن حنفیہ نے اُسکو لیا دلدل نے بڑی عمر پائی تھی اور نابینا ہو گیا تھا۔ ایک دن وہ (کسی کے) مطبخ مین چلا گیا تو کسی نے اُسکو تیر[1] مار دیا اور وہ مر گیا اور آپ کا ایک خچر اور تھا اس کا نام ایلیہ تھا اور وہ سیاہ رنگ کا تھا اور لانبا تھا اسلیے وہ آپکو بہت اچھا معلوم ہوتا تھا (ایک مرتبہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت علیؓ نے کہا کہ ایسا ہی خچر مین آپ کے لیے تیار کیے دیتا ہون کیونکہ اسکا باپ گدھا ہوا اور اسکی مان گھوڑی ہو (انھین دونون کے جفت کر دینے سے ایسا خچر پیدا ہو سکتا ہے مطلب اُنکا یہ تھا کہ حضرت جو اسقدر اِس سے خوش ہین تو یہ کوئی نایاب چیز نہین ہو) مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنھین اس بات سے منع فرمایا کہ گدھے کو گھوڑی سے جُفت کرین۔ اور آپ کے پاس ایک گدھا تھا سبز رنگ کہ اُس کا نام عفور تھا اور بعض لوگ کہتے کہ یعفور۔ اور آپ کے پاس ایک اونٹنی تھی جس کا نام عضباء تھا اور ایک دوسری اونٹنی تھی جسکا نام قصواء تھا۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ دونون نام ایک ہی اونٹنی کے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ نہین وہ دو اور اونٹنی تھی اور آپ کی ایک بکری تھی کہ جسکا نام غوثہ تھا اور بعض لوگ کہتے ہین غیثہ اور ایک بکری اور تھی جس کا نام یمن تھا اور آپ کے پاس دو پیالے تھے انمین سے ایک کا نام ریّان اور دوسرے کا نام مغیث تھا اور آپ کے پاس پتھر کی ایک لگن تھی جسکو مخضب کہتے ہین اُس سے وضو کیا کرتے تھے اور آپ کے پاس ایک طشت پیتل کا تھا اور آپ کے پاس ایک آبخورہ تھا جسکا نام صادر تھا اور آپکے پاس ایک خیمہ تھا جس کا نام رکی تھا اور آپ کے پاس ایک آئینہ تھا جس کا نام مدلہ تھا اور ایک مقراض تھی جسکا نام جامع تھا۔ اور آپ کے پاس ایک سونٹا شوحط (ایک پہاڑی درخت جس کی لکڑی کی کمانین بنتی تھین) کا تھا جس کا نام ممشوق تھا اور ایک جوتی تھی جس کا نام صفرا تھا۔

یہ تمام نام یا توصفات ہین یا بغرض فال نیک یہ نام رکھے گئے تھے۔ (اور ان کے معانی حسب ذیل ہین قضیب جمع تلوارون کے

[1] مجھے معلوم نہین کہ کسنے مارا اور کیون مارا بظاہر تو یہ فعل بہت بُرا معلوم ہوتا ہو جو مبارک سواری ایسے مقدس حضرات سے مشرف ہوئی ہو اُسکو اسطرح مار ڈالنا عجب سنگدلی بلکہ بے ایمانی کا نتیجہ معلوم ہوتا ہو مگر قاتل کا نام اور اصل سبب معلوم ہو تو کچھ کہا جا سکتا ہو غالباً مروانیون مین سے کسی نے ایسا کیا ہو جو اُس زمانے مین اُنھین کا تماشا تھا واللہ اعلم۱۲

نام مین یہ ایک نام ہی بروزن فیعل بمعنی فاعل یعنی جسپر پڑتی تھی اُسے کاٹ دیتی تھی اور ذوالفقار نام تلوار کا اس سبب سے رکھا گیا کہ اسکی پشت پر چند نشان بہت خوبصورت تھے ور تیرا تلوار کا نام چھوٹے ہونے کے سبب سے رکھا گیا تھا مرتجز (گھوڑے کا نام) بوجہ اسکی خوش آوازی کے رکھا گیا اور عقال ایک مرض ہی جو جانورون کے پیر مین ہوا کرتا ہی اسکا قاف مشدد بھی پڑھا جاتا ہی اور مخفف بھی اور سکب (کی نسبت لوگون کا اختلاف ہی کہ یہ کس گھوڑے کا نام تھا) بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ وہ گھوڑا تھا جسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فزاری سے دس اوقیہ کے عوض مین مول لیا تھا اور سب سے پہلا جہاد آپ کا اس گھوڑے پر جنگ احد تھا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ فزاری سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مول لیا تھا وہ مرتجز تھا اور سکب کے معنی تیز رو اور اسی طرح بحر (کے معنی بھی تیز رو) اور یہ ابوطلحہ انصاری کا گھوڑا تھا انھون نے ہدیۃً آپ کو دیدیا تھا) اور شحا اگر صحیح ہو تو اسکے معنی تیز قدم اور لحیف بروزن فعیل بمعنی فاعل (یعنے لپیٹنے والا) وہ اپنی دُم سے زمین کو مس کرتا ہوا چلتا تھا بوجہ اُسکی درازی کے اور لزاز (مشتق ہی) لز سے اور اُسکا نام لزاز بوجہ اسکے جفاکش اور محنتی ہونے کے رکھا گیا اور ظرب گھوڑے کا نام اسکے ظرب یعنے بلند زمین سے مشابہ ہونے کے سبب سے رکھا گیا اس تشبیہ سے اُسے بوجہ اُسکے کلان قامت اور فربہ ہونے کے نامزد کیا گیا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ بوجہ اُسکے ٹاپ کے سخت ہونے کے مُثوی (اسم فاعل ہی (ماخوذ) ثوی سے (یعنے مجرد اس کا ثونی ہی ورنہ مصدر اسکا اثواء ہی جسکے معنی) ٹھیرا دینا یعنے جسے وہ نیزہ مارا جاتا تھا وہ اپنی جگہ پر ٹھیر جاتا تھا یعنے مرجاتا تھا اور کتوم نام کمان کا اس وجہ سے رکھا گیا کہ اُسکی آواز پست ہوتی تھی جب اُس سے تیر پھینکا جاتا تھا اور کافور انگور کے شگوفہ کے غلاف اور چھوہارے کے شگوفہ کے غلاف کو کہتے ہین ترکش کا نام کافور اس وجہ سے رکھا گیا کہ وہ تیرون کا غلاف تھا (یعنے تیر اُسمین رہتے تھے) اور موتصل لغت قریش کی ہی وہ اسمین واو باقی رکھتے ہین اور قریش کے علاوہ اور لوگ واو کو حذف کردیتے ہین اور متصل کہتے ہین یعنے وہ تیر اپنے نشانے پر پہونچ جاتا تھا۔ اور ذلوق (ڈھال) کا نام اس وجہ سے رکھا گیا کہ ہتھیار اُس سے پھسل جاتا تھا۔ اور دلدل کا نام دلدل بوجہ اُسکی تیز روی کے رکھا گیا۔ اور عُفیر تصغیر ہی اعفر کی اور قاعدہ کے موافق تو اُعیفر ہونا چاہیے تھا (عفیر کے معنے سپید) اور عضباء وہ اونٹنی جسکے کان پھٹے ہوے ہون اور بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ اونٹنی جسکے کانون مین سوراخ کیے گئے ہون۔ بعض لوگون کا بیان ہی کہ عضباء وہی اونٹنی ہی جسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مول لیا تھا اور آپ نے اُسی پر (سوار ہوکے) ہجرت کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ کوئی اور تھی اور قصواء اُس اونٹنی کو کہتے ہین جس کے کان کٹے ہوے ہون۔ بعض لوگون نے کہا ہی کہ اِن دونون اونٹنیون مین یہ صفت نہ تھی بلکہ صرف نام رکھدیا گیا تھا اور آبخورہ کا نام صادر اس وجہ سے رکھا گیا کہ آدمی اُس سے سیراب ہوجاتا تھا۔

آپ کے چچاؤن اور پھوپھیون کا ذکر صلے اللہ علیہ وسلم

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دس چچا تھے اور پانچ پھوپھیان آپ کے چچا (ایک) زبیر تھے اور (ایک) ابوطالب اُنکا نام

عبد مناف تھا اور (ایک چچا کا نام) عبد الکعبہ وہ بچپن ہی میں انتقال کر گئے تھے اور (پھوپھی آپ کی) ام حکیم تھیں (جنکا نام) بیضاء (تھا) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبد اللہ کے ساتھ توام پیدا ہوئی تھیں۔ اُنسے کُریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس نے نکاح کیا تھا اور اُن سے عثمان اور عامر بن کُریز کی والدہ اروی پیدا ہوئی تھیں۔ اور (ایک پھوپھی آپکی) عاتکہ بنت عبد المطلب تھیں جنسے ابوامیہ بن مغیرہ مخزومی نے نکاح کیا تھا اور اُنسے ابوامیہ کے دونوں بیٹے زہیر اور عبد اللہ پیدا ہوے تھے اور یہ دونوں حضرت ام سلمہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ کے بیٹے بھائی ہیں اور (ایک پھوپھی آپ کی بُرّہ بنت عبد المطلب ہیں اُنسے عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ مخزومی نے نکاح کیا اور اُنسے ابوسلمہ بن عبد الاسد پیدا ہوے پھر عبد الاسد کے بعد اُنسے ابورہم بن عبد العُزّیٰ حُوَیطب بن عبد العُزّیٰ بن ابی قیس بن عبد ودّ نے جو قبیلہ بنی عامر بن لُوَیّ میں سے تھے نکاح کیا اور اُنسے ابوسبرہ پیدا ہوے اور (ایک پھوپھی آپ کی) اُمیمہ بنت عبد المطلب ہیں جنسے عمیر بن وہب بن عبد بن قصی نے نکاح کیا اور اُنسے طلیب بن عمیر پیدا ہوے اور ان تمام چچاؤں اور پھوپھیوں کی والدہ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھیں اور یہ عبد اللہ بن عبد المطلب کے سگے بھائی (اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سگے چچا) تھے اور (ایک چچا آپ کے) حمزہ بن عبد المطلب تھے (جو اس لقب سے ملقب تھے) شیر خدا اور شیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور (ایک چچا آپ کے) مُقوم اور (ایک چچا آپکے) حجل تھے اور حجل کا (اصلی) نام مغیرہ تھا اور (ایک پھوپھی آپ کی) صفیہ جنسے حارث بن حرب بن امیہ نے نکاح کیا اور حارث کے بعد عوام بن خویلد نے اُنسے نکاح کیا تو اُنسے زبیر اور سائب اور عبد الکعبہ پیدا ہوے جو بچپن میں انتقال کر گئے اور ان سب کی والدہ ہالہ بنت اُہیب بن عبد مناف بن زہرہ تھیں اور وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ حضرت آمنہ بنت وہب بن عبد مناف کی چچازاد بہن ہیں اور (ایک چچا آپ کے) عباس بن عبد المطلب تھے اور ان کی والدہ نتیلہ بنت جناب بن کلیب بن مالک تھیں جو قبیلہ نمر بن قاسط میں سے تھیں اور (ایک چچا آپ کے) ضرار بن عبد المطلب ہیں اور وہ اسلام سے پہلے یکایک انتقال کر چکے تھے ماں انکی بھی نُتیلہ ہیں۔ اور (ایک چچا آپ کے) حارث بن عبد المطلب ہیں اور حضرت عبد المطلب کی اولاد میں سب سے بڑے ہی تھے اور انھیں کے ساتھ حضرت عبد المطلب کی کنیت تھی (یعنے انکی کنیت ابوالحارث تھی) والدہ انکی صفیہ بنت جندب بن حجیر بن رباب بن حبیب بن سواۃ بن عامر بن صعصعہ تھیں اور (ایک چچا آپ کے) قثم بن عبد المطلب ہیں جو بچپن ہی میں انتقال کر چکے والدہ انکی بھی صفیہ ہیں اور (ایک چچا آپ کے) عبد العُزّیٰ ابن عبد المطلب ہیں اور انھیں کی کنیت ابولہب تھی اور یہ بڑے سخی تھے یہ کنیت انکی رکھی تھی بوجہ انکی خوبصورتی کے لہب آگ کے شعلہ کو کہتے ہیں یعنے ان کا رنگ نہایت روشن اور سرخ وسپید تھا اور انکی والدہ لبنی بنت ہاجر بن عبد مناف بن ضاطر بن حبشیہ ابن سلول خزاعیہ تھیں اور (ایک چچا آپ کے) غَیداق بن عبد المطلب تھے انکا (اصلی) نام نوفل ہے اور ان کی والدہ مُمنعہ بنت عمرو بن مالک بن مُؤَمّل بن سُوَید بن سعد بن مشنوء بن عبد جن تحبتر تھیں

جو قبیلہ خزاعہ کی ایک خاتون تھین اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ قثم غیداق کی مان بیٹے تھے اور حارث کی مان کے بیٹے نہ تھے۔ آپکے
چچاؤن مین سے سوا حضرت حمزہؓ اور عباس کے کوئی اسلام نہین لایا اور آپ کی پھوپھی حضرت صفیہ تو بالاتفاق اسلام لائین اور
اروٰی اور عاتکہ کے بارے مین لوگون نے اختلاف کیا ہے جیسا کہ ہم نے اِن دونون کے نامون مین ذکر کیا ہے۔

آپ کی بی بیون اور حرمون کا ذکر صلے اللہ علیہ وسلم

سب سے پہلی خاتون جنسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا حضرت خدیجہؓ ہین اور انکی موجودگی مین آپ نے کسی سے نکاح
نہین کیا یہانتک کہ انکی وفات ہوگئی پھر آپ نے اُنکے بعد حضرت سودہؓ بنت زمعہ سے نکاح کیا۔ (امام) زُہری کہتے ہین کہ آپنے
حضرت عائشہؓ (کے نکاح) سے پہلے مکہ مین اُنسے نکاح کیا تھا اور مکہ ہی مین آپ نے اُنسے خلوت فرمائی اور (امام) زُہری کے علاوہ
اور لوگ کہتے ہین کہ آپ نے پہلے حضرت عائشہؓ سے نکاح کیا تھا ہان خلوت آپ نے حضرت سودہؓ کے ساتھ حضرت عائشہؓ سے پہلے
فرمائی کیونکہ حضرت عائشہؓ (اسوقت) صغیرۃ السن تھین اور آپ نے حضرت عائشہؓ بنت ابی بکر (صدیق) سے مکہ مین نکاح کیا اور
مدینہ مین سلہ ہجری مین اُنکے ساتھ خلوت فرمائی اور آپ نے حضرت حفصہؓ بنت عمر بن خطاب سے شعبان سلہ ہجری مین نکاح
کیا اور حضرت زینبؓ بنت خزیمہ ہلالیہ (جنکا لقب بباعث غریب پروری کے) اُمّ المساکین (تھا) سے سلہ ہجری مین نکاح
کیا وہ آپ کی خدمت مین دو مہینے یا تین مہینے رہین۔ آپ کی بی بیون مین سے سوا اُنکے اور سوا حضرت خدیجہؓ کے آپ سے پہلے
کسی کا انتقال نہین ہوا اور آپ نے حضرت ام سلمہؓ بنت ابی امیہ سے شعبان سلہ مین نکاح کیا اور آپ نے حضرت زینبؓ
بنت جحش اسدیہ سے سلہ مین نکاح کیا اور آپ نے حضرت ام حبیبہؓ بنت ابی سفیان سے سلہ مین نکاح کیا اور آپ نے
اُنسے خلوت سلہ مین کی اور آپ نے حضرت جویریہؓ بنت حارث سے سلہ مین نکاح کیا اور ہم نے انمین سے ہر ایک کو
اسکے تذکرے مین پوری طرح ذکر کیا ہے۔ یہ وہ بی بیان ہین جنکے بارے مین کسی نے اختلاف نہین کیا اور آپ انھین سے نو کو چھوڑ
گئے تھے اور یہ وہی بی بیان ہین جنکو اللہ سبحانہ نے اختیار[1] دیا تھا مگر انھون نے اللہ اور اُسکے رسول کو اختیار کیا۔
اور وہ عورتین جنسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور اُنسے صحبت نہین فرمائی یا صرف آپ نے انکی درخواست کی اور
نکاح نہین کیا یا بعد نکاح کے کسی نے آپ سے پناہ مانگی اور آپ نے اُسکو طلاق دیدی اُن عورتون کے بارے مین اور اُنکے طلاق
دینے کے اسباب مین بہت سخت اختلاف ہے اور اُنکے ذکر کرنے سے کوئی فائدہ نہین ہے۔ منجملہ ان عورتون کے عالیہ بنت ظبیان ہین

[1] اشارہ ہے اس آیت کریمہ کی طرف یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتہا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا ۝ وان کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الآخرۃ فان اللہ اعد للمحسنٰت منکن اجرا عظیما ۝ ترجمہ اے نبی اپنی بی بیون سے کہدو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اسکی آرایش چاہتی ہو تو آؤ مین تمھین کچھ مال دیدون اور تمھین بھلی طرح رخصت کیدون اور اگر تم اللہ کو اور اسکے رسول کو اور پچھلے گھر کو چاہتی ہو تو ... [illegible]

اور اسماء بنت نعمان ابن ابی الجون اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ اُنکا نام اُمیمہ تھا اور وہ عورت جسنے پناہ مانگی تھی بعض لوگ کہتے ہین کہ اُس کا نام اُمیمہ تھا اور بعض لوگ کہتے ہین فاطمہ بنت ضحاک اور بعض لوگ کہتے ہین مُلیکہ۔ اور منجملہ ان عورتون کے عفاریہ ہین حضرت نے انہین سپید داغ دیکھا لہذا انکو طلاق دیدی اور منجملہ ان عورتون کے اُم شریک ہین کہ اُنھون نے اپنی ذات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کی تھی (مگر حضرت نے منظور نہین فرمایا) اور اسماء بنت صلت سلمیہ تھین اور لیلیٰ ابنت خطیم الضاریہ تھین اور ان سب کا ذکر اُنکے نامون مین ہوا ہے۔

رہین آپ کی حرمین تو منجملہ اُنکے حضرت ماریہ قبطیہ ہین اور وہ آپ کے فرزند حضرت ابراہیم کی والدہ ہین اور منجملہ اُنکے ریحانہ بنت عمرو قرظیہ ہین

آپ کی وفات اور آپ کی عمر کا ذکر صلے اللہ علیہ وسلم

ہم سے حسن بن ابو حسن نعمان باوردی یمنی نے اور احمد بن علی نے بیان کیا ان دونون نے کہا کہ ہمین محمد بن عبد الواحد اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو القاسم احمد بن منصور خلیلی بلخی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم علی بن احمد خزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو سعید شاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے (امام) ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ (ترمذی) نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عمار نے اور قتیبہ نے اور اُنکے علاوہ اور لوگون نے بیان کیا یہ لوگ کہتے تھے کہ ہم سے سُفیان بن عُیینہ ہلالی نے زُہری سے نقل کرکے بیان کیا وہ حضرت انس سے روایت کرتے تھے کہ اُنھون نے کہا سب سے آخری دیدار جو مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ملا (وہ اس طرح پر ہوا کہ) دوشنبے کے دن (آپ کے حجرے کا) پردہ ہٹایا گیا تو مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کو دیکھا کہ وہ ورق مصحف کے مثل (پیارا پیارا) تھا۔ اور لوگ حضرت ابو بکرؓ کے پیچھے (نماز پڑھ رہے) تھے تو آپ نے لوگون کیطرف اشارہ کیا کہ تم اپنی جگہ پر رہو اور ابو بکرؓ اُنکی امامت کرتے رہے اور (بعد اسکے) آپ نے پردہ ڈالدیا اور اُسی دن کے اخیر مین آپ نے وفات پائی۔

ابو عُمر (حافظ ابن عبد البر) نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مرض جس مین آپ نے وفات پائی چہار شنبہ کے دن ۲۹۔ صفر سلہ ہجری مین حضرت میمونہ کے گھر مین شروع ہوا پھر جب آپ کا مرض بڑھ گیا تو آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین اُٹھ آئے اور دوشنبہ کے دن بوقت چاشت جس وقت کہ آپ مدینہ تشریف لائے تھے ۱۲۔ ربیع الاول کو وفات پائی اور سہ شنبہ کے دن آفتاب ڈھل جانے کے بعد آپ مدفون ہوے اور بعض لوگون کا قول ہے کہ آپ شب چہار شنبہ کو مدفون ہوے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے کہ ہمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کا علم نہین ہوا یہانتک کہ ہم نے پھاوڑون کے چلنے کی آواز نصف شب مین سُنی شب چہار شنبہ کو اور (سب سے پہلے) آپ کی نماز حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے اور آپکے اہلبیت نے

پڑھی بعد اُسکے یہ لوگ ہٹ گئے اور مہاجرین آئے اُنھون نے آپ کی نماز پڑھی بعد اُسکے انصار آئے پھر صحابیہ عورتین آئین پھر غلام آئے سب لوگ یکے بعد دیگرے آپ کی نماز پڑھتے رہے کوئی اُنکا امام نہ تھا اور آپ کو حضرت علیؓ نے اور فضل بن عباس اور حضرت عباسؓ اور اُنکے غلام صالح نے اور شقران نے اور اوس بن خولی انصاری نے غسل دیا اور ایک روایت مین ہے کہ اُسامہ بن زید اور عبد الرحمن بن عوف نے (بھی) آپ کو غسل دیا اور حضرت علیؓ آپ کے غسل کا کام کرتے تھے اور حضرت عباسؓ اور فضل اور قثم اور اُسامہ اور صالح آپ (کے جسم اقدس) پر پانی ڈالتے جاتے تھے حضرت علیؓ کہتے ہین کہ ہم آپ کا جو عضو غسل دینے کے لیے اُٹھانا چاہتے تھے وہ خود بخود اُٹھ جاتا تھا اور ان لوگون نے (غسل دیتے وقت) آپ کا لباس نہین اُتارا۔ اور آپ کو تین سپید سحولی[۵۱] کپڑون مین کفن دیا گیا کفن مین کرتہ نہ تھا اور عمامہ نہ تھا۔ اور آپ کی قبر مین حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ اور حضرت فضل اور قثم اور شقران اور اُسامہ اور اوس بن خولی اُترے اور قثم کی ملازمت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے اخیر مین ختم ہوئی (یعنی وہ سب کے بعد قبر سے باہر آئے) یہ حضرت علیؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے۔ اور حضرت مغیرہ یہ دعوی کیا کرتے تھے کہ اُنھون نے اپنی انگشتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین ڈالدی تھی وہ اسکے لینے کے لیے قبر مین اُترے لہذا انکی ملازمت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے آخر مین ختم ہوئی حالانکہ یہ صحیح[۵۲] نہین ہے وہ آپ کے دفن مین بھی شریک نہین تھے چہ جائیکہ اُنکی ملازمت سب سے اخیر مین ختم ہوئی ہو اور حضرت علیؓ سے مغیرہ کے اِس قول کی بابت پوچھا گیا تو اُنھون نے فرمایا کہ وہ جھوٹ[۵۳] کہتے ہین ہم سب سے اخیر مین قثم کی ملازمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ختم ہوئی۔ لوگون نے آپ کے لیے لحد[۵۴] کھودی تھی اور شقران نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے ایک چادر بچھادی تھی جسپر آپ بیٹھا کرتے تھے اور حضرت ابوبکرؓ (صدیق) نے کہا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سُنا کہ جس نبی کو اللہ نے موت دی وہ وہین مدفون ہوا جہان اسکی موت آئی لہذا آپ کا بستر اُٹھا لیا گیا اور اسی کے نیچے لوگون نے قبر کھودی اور حضرت ابوطلحہ نے آپ کی قبر مین کچی اینٹین رکھدین اور اُنھون نے آپ کی قبر کو مسنّم بنا لیا اور سب لوگون نے (دفن کرنے کے بعد) قبر پر پانی چھڑک دیا حضرت انسؓ کہتے ہین کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین داخل ہوے تو (آپ کی تشریف آوری سے) مدینہ کی ہر چیز روشن ہو گئی اور جب آپ کی وفات ہوئی تو ہر چیز تاریک ہو گئی۔ اور آپ کی عمر ترسٹھ[۵۵] برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین پینسٹھ[۵۶] برس اور بعض لوگ کہتے ہین ساٹھ[۵۷] برس اور پہلا قول صحیح ہے۔

اسی قدر (آپکا ذکر) کافی ہے اور اگر ہم پورے طور پر آپکے حالات بیان کرنا چاہین تو کئی مجلد بنین اور اسیقدر یاد کرنے کیلیے کافی ہے لہذا ہم اسمین طول نہین دیتے

[۵۱] سحول ایک مقام ہے یمن مین یعنی وہ کپڑے وہان کے بنے ہوے تھے ۱۲ [۵۲] یعنی حضرت مغیرہ کا اِس امر کا دعوی کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہین ۔ [۵۳] اگر یہ روایت صحیح مان لی جائے کہ حضرت علی مرتضی نے مغیرہ کے اِس قول کو جھوٹ کہا تو یہ کہان سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ کو مغیرہ کا یہ قول صحیح سند سے پہونچا ۔ بالفرض یہ بھی تسلیم کر لیا جائے تو صحابہ کا سچا ہونا ہمارے یہان دلائل قطعیہ سے ثابت ہے جب تک اسکے خلاف کوئی قطعی دلیل اسی درجہ کی نہ ملے ہم اپنا عقیدہ نہیں بدل سکتے اس کی پوری بحث مع اور نفیس مباحث کے ترجمۂ اسد الغابہ کے مقدمہ مین ہم انشاء اللہ لکھین گے ۱۲ [۵۴] لحد بغلی قبر کو کہتے ہین ۱۲

(باب الہمزۃ مع الالف) (حرف الہمزۃ)

(سیدنا) آبی اللحم (رضی اللہ عنہ)

قبیلۂ غفار کے ہین قدیم الصحبت ہین یہ عمیر کے غلام ہین اوپر سے (یعنے انکے باپ دادا کے وقت سے یہ غلامی چلی آرہی ہو) انکے نام مین لوگون کا اختلاف ہو باوجود اس امر پر اتفاق کے کہ وہ قبیلۂ غفار سے ہین خلیفہ بن خیاط نے کہا ہو کہ انکا نام عبد اللہ بن عبد الملک ہو اور کلبی نے کہا ہو کہ آبی اللحم کا نام خلف بن مالک بن عبد اللہ بن حارثہ بن غفار ہو انکی اولاد مین سے حویرث بن عبد اللہ بن آبی اللحم ہین کلبی نے حویرث کو آبی اللحم کی اولاد مین قرار دیا۔ اور ہیثم کہتے ہین کہ انکا نام خلف بن عبد الملک تھا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ انکا نام حویرث بن عبد اللہ بن مالک بن عبد اللہ بن ثعلبہ بن غفار تھا۔

اور انکو آبی اللحم اس وجہ سے کہتے ہین کہ (آبی اللحم کے معنی ہین گوشت سے انکار کرنے والا اور وہ) جو جانور بتون کے نام پر ذبح کیا جاتا تھا اسکا گوشت نہ کھاتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ بالکل گوشت نہ کھاتے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر مین شریک ہوے تھے اور ان سے انکے مولی عُمیر نے روایت کی ہو۔

ہم سے ابو اسحاق ابراہیم بن محمد مہران نے اور اسمعیل بن عبید اللہ بن علی نے اور ابو جعفر عبید اللہ بن علی بن علی بغدادی نے بیان کیا یہ سب لوگ کہتے تھے کہ ہمین ابو الفتح عبد الملک بن ابی القاسم بن ابی سہل کروخی نے اپنی اسناد سے (امام) ابو عیسیٰ بن محمد عیسیٰ بن سورۃ ترمذی سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے ہمین قتیبہ بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین لیث نے خالد بن یزید سے اُنھون نے سعید بن ابی ہلال سے انھون نے یزید بن عبد اللہ سے اُنھون نے عُمیر مولی آبی اللحم سے اُنھون نے حضرت آبی اللحم سے نقل کر کے خبر دی کہ حضرت آبی اللحم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (مقام) احجار زیت مین استسقا[1] کرتے ہوے دیکھا اور آپ اپنے دونون ہاتھ پھیلائے ہوے دعا مانگ رہے تھے حضرت آبی اللحم جنگ خیبر مین شہید ہوے۔ انکو تینون (یعنی حافظ ابن مندہ اور حافظ ابو نعیم اور امام ابن عبد البر) نے لکھا ہو۔ [1] استسقا پانی برسنے کی دعا مانگنا

(سیدنا) اَبان (رضی اللہ عنہ)

سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مُرّہ بن کعب بن لوی قرشی اموی کے فرزند ہین انکی والدہ ہند بنت مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ صفیہ بنت مغیرہ جو حضرت خالد بن ولید بن مغیرہ کی

پھوپھی تھین حضرت اَبان اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبد مناف مین جا کے ملتے ہین۔

یہ اپنے دونون بھائیون خالد اور عمرو کے بعد اسلام لائے اور جب وہ اسلام لائے تو اُنھون نے کہا (ترجمہ اشعار) کاش[۵۱] (مقام ظریبہ مین (جو) مردہ (مدفون ہی) وہ دیکھتا + اُن باتون کو جو عمرو اور خالد دین مین افترا کر رہے ہین + اِن دونون نے عورتون کی اطاعت کر لی۔ اسلیے + یہ دونون ہمارے جگری دشمنون کی مدد کرتے ہین۔

حضرت عمرو نے اسکا یہ جواب دیا۔ (ترجمہ اشعار)

میرا بھائی جسکی مین آبرو ریزی نہین کرتا + اگرچہ وہ اپنی گفتگو سے باز نہین آتا + جب اسپر اسکے بعض معاملات مشتبہ[۵۲] ہو جاتے ہین تو وہ کہتا ہی کہ کاش (وہ) مردہ (جو) ظریبہ مین (مدفون ہی) زندہ ہو جاتا + (مگر مین اس سے کہتا ہون کہ) تو اس مردہ (کے ذکر) کو چھوڑ دے جو اپنی راہ چلا گیا + اور اس زندہ کے پاس آ جو قابل اتباع ہی + ابان کی مراد مردے سے اُنکے والد ابو اُحیحہ سعید بن عاص بن اُمیہ ہین جو ظریبہ مین مدفون ہوے تھے ظریبہ ایک پہاڑ ہی طائف مین۔

(حافظ) ابو عمر بن عبد البر کہتے ہین کہ حضرت اَبان حُدَیبیہ اور خیبر کے درمیان مین اسلام لائے اور غزوہ حُدَیبیہ ۶ھ مین ہوا تھا اور غزوہ خیبر محرم ۷ھ مین۔ (حافظ) ابو نعیم کا بیان ہی کہ وہ خیبر سے پہلے اسلام لائے اور اسمین شریک ہوے اور یہی صحیح ہی کیونکہ حضرت ابو ہریرہ سے منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَبان ابن سعید بن عاص کو ایک لشکر مین مدینہ سے بھیجا تھا تو اَبان اور انکے ساتھی فتح خیبر کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ کے آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت خیبر ہی مین تھے اور ابن مُندہ نے کہا کہ پہلے ابان کے بھائی عمرو اسلام لائے اور اَبان بن سعید اُنکے بعد اسلام لائے تھے پھر یہ دونون ہجرت کر کے حبش گئے یہ ابن مندہ کا قول تھا حالانکہ یہ متناقض ہی اور یہ وہم ہی کیونکہ حبش کی طرف ہجرت کرنے والے وہ لوگ ہین جو سب سے پہلے اسلام لائے اور اَبان (اُن سابقین مین نہین ہین اور اُنھون نے) حبش کی طرف ہجرت نہین کی۔

اَبان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانون کے سخت دشمن تھے انکے اسلام کا یہ سبب ہوا کہ وہ (حسب عادت ایک مرتبہ) بغرض تجارت شام گئے تو اُنسے ایک راہب (نصرانی درویش) سے ملاقات ہوئی تو انھون نے اُس راہب سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت پوچھا کہا کہ مین ایک قریشی آدمی ہون ایک شخص ہم مین پیدا ہوا ہی وہ یہ دعوی کرتا ہی کہ مین خدا کا رسول ہون مجھے اللہ نے رسول کیا ہی جس طرح موسیٰ اور عیسیٰ کو کیا تھا راہب نے پوچھا کہ اُس شخص کا نام کیا ہی اُنھون نے کہا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم)

---

[۵۱] یہ اشعار اس زمانے کے ہین جس زمانہ مین حضرت اَبان خود دو سا ضلال کا فر تھے وہ اپنے نو مسلم بھائیون کی ان اشعار مین ہجو کرتے ہین کہ کاش میرے (باپ جو مر چکے ہین اور ظریبہ مین مدفون ہین زندہ ہوتے اور) عمرو و خالد کی افترا پردازیان (یعنی یہ کہ وہ ایک جیسے بشر کو نبی کہتے ہین اور بتون کی پرستش وغیرہ کی ممانعت خدا کی طرف منسوب کرتے ہین دیکھتے (تو ان دونون کو مزا بتاتے) ۱۲ [۵۲] یعنے جب اسے کوئی بات معلوم نہین ہوتی اسکی عقل وہان تک رسائی نہین کرتی مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نبی ہونا اسکی فہم مین نہین آتا تو وہ اپنے مردہ باپ کو پکارنے لگتا ہی۔ حالانکہ اُسے زندہ رہبر یعنے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا چاہیے ۱۲

راہب نے کہا کہ ایک نبی پیدا ہونیوالے ہین مین اُنکے علامات وصفات تم سے بیان کرتا ہون چنانچہ اُسنے (وہ) حالتین بیان کی (جو) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی (تھی) اور آپ کا سن اور نسب بیان کیا اَبان نے کہا کہ وہ ایسے ہی ہین راہب نے کہا خدا کی قسم وہ عرب پر غالب آجائینگے پھر تمام دنیا پر غالب آجائینگے اور اُسنے اَبان سے کہا کہ اُس مرد صالح سے میرا اسلام کہنا چنانچہ جب یہ مکہ لوٹ کے آئے تو اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت پوچھی اور آپ کے اور آپ کے صحابہ کی نسبت کوئی ناشایستہ کلمہ جیسے پہلے کہتے تھے نہین کہا اور یہ واقعہ حُدَیبیّہ سے پہلے کا ہی - پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب حُدَیبیّہ تشریف لے گئے اور وہان سے لوٹے تو یہ آپ کے ساتھ ہوگئے اور اسلام لے آئے اور اِنکا اسلام اچھا ہوا - بعض لوگ کہتے ہین کہ اِنھین نے حضرت عثمانؓ (امیرالمومنین) کو امن دیا تھا جبکہ اُنھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیّہ کے دن مکہ بھیجا تھا اُنھون نے حضرت عثمانؓ کو اپنا گھوڑا اسواری کے لیے دیا اور کہا کہ آپ بےخوف وخطر مکہ مین جہان چاہین جائین -

ہمین ابواحمد نے ابوداؤد سے نقل کرکے خبردی وہ کہتے تھے ہمین سعید بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسمٰعیل ابن عباس نے محمد بن الولید زبیدی سے نقل کرکے خبردی کہ عبداللہ بن سعید بن عاص نے اُنھین خبر دی کہ اُنھون نے حضرت ابوہریرہ سے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَبان بن سعید بن عاص کو مدینہ سے نجد کی طرف ایک لشکر کا سردار بناکے بھیجا چنانچہ (وہ گئے اور) وہ اور اُنکے ساتھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خیبر مین لوٹ کے آئے بعد اسکے کہ آپ خیبر کو فتح کرچکے تھے اور اِن لوگون کی سواریون کی نکیلین چھوہارے کی چھالون کی تھین - اَبان نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہمین بھی خیبر کی غنیمت مین حصہ دیجیے - حضرت ابوہریرہ کہتے ہین مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ اِن لوگون کو ندیجیے (ان کا خیبر کی غنیمت مین کیا حق ہی) اَبان نے (حضرت ابوہریرہ سے) کہا کہ اے وَبر[۵۱] جو ابھی پہاڑ سے اُتر کے آیا ہی تو یہ بات کہتا ہی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اِس بات کو ٹالدیا اور) فرمایا کہ اے اَبان بیٹھو مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنھین (خیبر کی غنیمت مین) حصہ نہین دیا - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنھین بحرین کا حاکم مقرر کردیا تھا جبکہ علاء بن حضرمی کو وہان سے معزول کردیا چنانچہ وہان کے حاکم رہے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اسکے بعد وہ مدینہ لوٹ آئے - حضرت ابوبکرؓ نے چاہا کہ اِنھین پھر وہان واپس کرین مگر اُنھون نے کہا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کا کام نہ کرونگا - اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ اُنھون نے حضرت ابوبکرؓ کیطرف سے یمن کے بعض اضلاع کی حکومت قبول کرلی تھی واللہ اعلم - اُنکے والد کی کنیت ابواُحیحہ تھی اُنکا ایک لڑکا تھا اُحیحہ جو جنگ فجار مین مقتول ہوا اور (ایک بیٹا اُنکا) عاص جنگ بدر مین بحالت کفر مقتول ہوا اُسے حضرت علی نے قتل کیا تھا اور (دوسرا بیٹا اُنکا) عُبیدہ بھی جنگ بدر مین بحالت کفر مقتول ہوا اُسے حضرت زبیر نے قتل کیا تھا اور پانچ بیٹے اُنکے اسلام لائے اور اِن پانچون نے

[۵۱] وَبر ایک جانور کو کہتے ہین جو قد وقامت مین بلی کے مشابہ ہوتا ہے مطلب اُنکا یہ تھا کہ تم ایک جنگلی پہاڑی آدمی ہو تم اِن امور کو کیا سمجھ سکتے ہو اور ایسی باتون مین تم کیون مشورہ دیتے ہو؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اُٹھائی اور ان مین سے کسی کی اولاد نہین سوا عاص ابن سعید کے صرف انھین سے اولاد ہی اور انھین عاص کی اولاد مین سے ہین سعید بن عاص بن سعید بن عاص بن اُمیہ جنکو حضرت معاویہؓ نے مدینہ کا عامل بنایا تھا اور عنقریب اسکا ذکر انشاء اللہ آئیگا اور یہ سعید والد ہین عمرو اشدق کے جنکو عبد الملک بن مروان نے قتل کیا تھا۔ اور ابان بھی انھین لوگون مین سے ایک شخص تھے جنھون نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت مین توقف کیا تھا کہ دیکھین بنی ہاشم کیا کرتے ہین پھر جب بنی ہاشم نے حضرت ابوبکرؓ سے بیعت کر لی تو انھون نے بھی بیعت کر لی۔ اِنکے وفات کے وقت مین اختلاف ہی۔ ابن اسحاق کہتے ہین کہ حضرت ابان اور عمرو دونون سعید کے بیٹے ہین جنگ یرموک مین شہید ہوے مگر کسی اور مورخ نے اسکی موافقت نہین کی اور جنگ یرموک ملک شام مین پانچوین رجب ۱۵ھ ہجری کو حضرت عمرؓ کی خلافت مین ہوئی تھی۔ اور موسی بن عقبہ کہتے ہین کہ حضرت ابان جنگ اجنادین مین شہید ہوئے اور یہی قول ہی مصعب کا اور زبیر کا اور اکثر اہل نسب کا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ جنگ مرج الصفر مین دمشق کے پاس شہید ہوے اور واقعہ اجنادین جمادی الاولی ۱۳ھ ہجری مین حضرت ابوبکرؓ کی خلافت مین انکی وفات سے کچھ پہلے ہوا تھا اور واقعہ مرج الصفر ۱۴ھ ہجری شروع خلافت حضرت عمرؓ مین ہوا تھا۔ اور بعض لوگ کہتے ہین پہلے واقعہ مرج الصفر ہوا تھا پھر جنگ یرموک ہوئی اسکے بعد اجنادین ہوئی اور اِس اختلاف کا سبب یہ ہی کہ یہ اوقات باہم ایک دوسرے سے قریب ہین۔ اور زہری کہتے ہین کہ ابان بن عاص نے حضرت عثمانؓ کو مصحف زید بن ثابت پر بحکم حضرت عثمانؓ املا کیا تھا اور اسی کی تائید کرتا ہے اُن لوگون کا قول جو کہتے ہین کہ انکی وفات ۲۹ھ ہجری مین ہوئی۔

حضرت ابان کے حالات مین مروی ہی کہ انھون نے (ایک روز) خطبہ پڑھا اسمین بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کے تمام خون معاف کر دیے ہین۔ اس نام کو تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) اَبَان (رضی اللہ عنہ)

عبدی (یعنی قبیلۂ عبد القیس کے) اِنکا تذکرہ صرف ابن مندہ نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ یہ اپنی قوم کی طرف سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اور یہی محمد بن سعد واقدی سے مروی ہی حالانکہ یہ وہم ہی اور اُس تذکرہ مین جو اسکے بعد ہی اسکی بحث آئیگی۔

(سیدنا) اَبَان (رضی اللہ عنہ)

محاربی۔ یہ منجملہ اُن لوگون کے ہین جو قبیلۂ عبد القیس کی طرف سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے۔ انکو تینون نے لکھا ہی

سلہ اَملا کے معنی یہ ہین کہ ایک شخص بیٹھے تاکرادر لوگ لکھین یہ مطلب ہوا کہ حضرت ابان بیٹھے ہوے تھے اور حضرت زیدؓ لکھتے جاتے تھے ۱۲

حکم بن حبّان محاربی نے حضرت ابان محاربی سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین بھی منجملہ وفود کے تھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بغل کی سپیدی دیکھی جب آپ نے (تکبیر تحریمہ کے لیے) اپنے دونون ہاتھ قبلہ کی طرف اُنکا رُخ کر کے اُٹھائے تھے۔

مین کہتا ہون کہ ابونعیم اور ابوعمر (ابن عبد البر) نے ابان عبدی کو ذکر نہین کیا اور انکو صرف ابن مندہ نے ذکر کیا ہو اور یہ اُنکا وہم ہو کیونکہ ابان عبدی اور ابان محاربی دونون ایک ہین۔ محارب قبیلہ عبد القیس کی ایک شاخ ہو اور یہ شاخ جنکی طرف منسوب ہو وہ محارب بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبد القیس ہین پس یہی ابان عبدی بھی ہین اور محاربی بھی ہین۔ اور شاید ابن مندہ نے اِنکو محاربی (لکھا ہوا) دیکھا تو انھون نے انکو محارب بن خصفہ بن قیس غیلان (کے خاندان) سے سمجھا اِسی سبب سے انھون نے دو ابان بنا دیے حالانکہ یہ دونون ایک ہین۔

(سیدنا) ابجر (رضی اللہ عنہ)

مُزنی (یعنے قبیلۂ مُزینہ کے) انکو ابن مندہ نے اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہی۔ انکی بابت اختلاف ہو بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ ابجر کے بیٹے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ خود انھین کا نام ابجر تھا اور صحیح یہ ہو کہ انکا نام غالب ابن ابجر تھا۔

ہمین خطیب ابو الفضل عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے اپنی اسناد سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے شعبہ نے عبید بن حسن سے روایت کی وہ کہتے تھے مینے عبد اللہ بن معقل سے سُنا وہ عبد اللہ بن بُسر سے وہ مُزینہ کے کچھ لوگون سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا ہمارے سردار ابجر یا ابن ابجر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ میرے مال مین صرف میرے گدھے باقی رہگئے ہین تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے فربہ گدھے (ذبح کر کر کے) اپنے گھر والون کو کھلا دو کیونکہ صرف وہی گدھے حرام ہین جو غلیظ کھاتے ہون۔

ایسا ہی ابو داؤد نے روایت کیا ہو اور غُندر نے اُسکی مخالفت کی ہو وہ کہتے ہین کہ ہمین ابو یاسر عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی اسناد سے عبد اللہ بن (امام) احمد بن حنبل سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے شعبہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے عبید ابو الحسن سے سنا وہ کہتے تھے مینے عبد اللہ بن معقل سے انھون نے عبد الرحمن بن بسر سے سنا کہ بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ قبیلۂ مُزینہ کے سردار ابجر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہا کہ میرے مال مین اب صرف میرے گدھے باقی رہگئے ہین کچھ نہین ہے جو اپنے گھر والون کو کھلاؤن پھر آگے اسکے انھون نے ویسا ہی بیان کیا اور اِس حدیث کو اِن دونون کے علاوہ اور لوگون نے روایت کیا ہو تو انھون نے غالب ابن ابجر بیان کیا ہو انکا تذکرہ انشاء اللہ غالب کی لفظ مین عنقریب آئیگا۔ انکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہو۔

(سیدنا وابن سیدنا) **ابراہیم** (روحی فداہ)

فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

انکی والدہ حضرت ماریہ قبطیہ ہین جنھین مقوقس بادشاہ اسکندریہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدیۃً بھیجا تھا یہ اور انکی بہن سیرین (دونون ہدیہ مین آئی تھین) سیرین کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان ابن ثابت کے حوالے کر دیا تھا اُن سے عبدالرحمن بن حسان پیدا ہوے پس یہ عبدالرحمن اور حضرت ابراہیم فرزند نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونون خالہ زاد بھائی ہین۔

حضرت ابراہیم کی ولادت ذیحجہ ۸ھ ہجری مین ہوئی انکی ولادت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوے تھے۔ یہ عالیہ[۵۱] مین پیدا ہوے تھے انکی قابلہ[۵۲] حضرت سلمی زوجہ ابو رافع تھین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کی ہوئی لونڈی تھین (اس خدمت کے صلے مین) آپنے انھین ایک غلام دیدیا تھا اور حضرت ابراہیم کا عقیقہ[۵۳] آپ نے انکی پیدایش کے ساتوین دن کیا تھا اور اُنکا نام (بھی ساتوین دن) رکھا تھا انکے بالون کے ہم وزن چاندی آپ نے خیرات کی تھی اور لوگون نے اُنکے بال دفن کر دیے تھے زُبیر نے (جو علم نسب کے بڑے عالم تھے) ایسا ہی کہا ہو۔

پھر حضرت ابراہیم کو دودھ پلانے کے لیے آپ نے اُم سیف کے حوالہ کر دیا جو مدینہ کے ایک لوہار کی بی بی تھین جنکا نام ابو سیف تھا۔

ہمین ابو الفضل منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ طری مخزومی معروف بہ دینی نے اپنی اسناد سے ابو یعلی تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شیبان نے اور ہدبہ بن خالد نے بیان کیا تھا یہ دونون کہتے تھے ہم سے سلیمان بن مغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ثابت نے حضرت انس رضی سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ اپنے صحابہ سے) فرمایا کہ آج شب کو میرے یہان ایک بچہ پیدا ہوا ہو اُسکا نام مینے اپنے باپ ابراہیم (پیغمبر) علیہ السّلام کے نام پر رکھا ہو پھر آپ نے حضرت ابراہیم کو ام سیف کے حوالہ کر دیا وہ مدینہ کے ایک لوہار کی بی بی تھین اور شیبان کی حدیث مین ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صاحبزادے کو دیکھنے چلے اور ابو سیف کے پاس پہونچے مین بھی آپ کے ہمراہ تھا وہ اپنی بھٹی مین آگ دہکا رہے تھے اُنکا مکان دھوین سے بھرا ہوا تھا لہذا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے آگے چلا گیا (اور مینے حضرت کے تشریف آوری کی اطلاع کی) تو وہ اپنے کام سے رُک گئے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحبزادے کو بُلوایا اور اُنھین لپٹا لیا اور جو کچھ

---

[۵۱] مدینہ کی آبادی کچھ تو بلندی پر تھی اسی کو عالیہ کہتے ہین اور کچھ نشیب مین تھی ۱۲ [۵۲] قابلہ اُس عورت کو کہتے ہین جو بچہ جنانے کا کام کرتی ہو ۱۲ [۵۳] عقیقہ ساتوین روز کر دینا مسنون ہو اگر ساتوین روز کسی وجہ سے نوبت نہ آئے تو پھر جب چاہے کر دے ۱۲

اللہ نے چاہا وہ آپ نے فرمایا شیبانی کہتے ہین کہ پھر اسکے بعد مین ایک مرتبہ اور حضرت کے ساتھ ابو سیف کے یہان گیا تو) مین نے حضرت ابراہیم کو دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے قبض روح کی حالت مین تھے۔ زہری کی حدیث مین ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ آنسو بہا رہی تھی اور شیبان کی حدیث مین ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ کی دونون آنکھین آنسو بہا رہی تھین پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آنکھ سے آنسو بہ رہے ہین اور دل رنجیدہ ہو مگر ہم زبان سے وہی باتین کہتے ہین جن سے ہمارا پروردگار راضی ہو۔ اور شیبان کی حدیث مین (یہ بھی) ہو کہ (رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اے ابراہیم ہم تمھاری جدائی سے رنجیدہ ہین۔ اور زبیر نے کہا ہو کہ انصار مین باہم یہ جھگڑا ہوا تھا کہ حضرت ابراہیم کو دودھ کون پلائے وہ چاہتے تھے کہ حضرت ماریہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لیے رہنے دین (اُنسے دودھ پلانے کا کام نہ لین) بوجہ اسکے کہ حضرت کو اُن سے محبت تھی پھر اُم بردہ آئین جنکا نام خولہ بنت منذر بن زید بن لبید بن خداش بن عامر بن غنم بن عدی بن بخار تھا جو زوجہ تھین برا بن اوس بن خالد ابن جعد بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن بخار کی تو اُنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنکے دودھ پلانے کے لیے کہا چنانچہ وہ حضرت ابراہیم کو دودھ پلایا کین اپنے ایک بیٹے کے دودھ سے (دُودھ پلانے کے لیے قبیلۂ) بنی مازن بن بخار مین (لیجاتی تھین) اور پھر انکو انکی والدہ کے پاس (یعنی حضرت ماریہ) کے پاس واپس کر جاتی تھین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُم بُردہ کو (اسکے صلے مین) کچھ درخت چھوہارے کے دیے تھے۔

حضرت ابراہیم کی وفات جس وقت ہوئی وہ اٹھارہ مہینے کے تھے یہ قول واقدی کا ہو اور محمد بن موسیٰ مخزومی کہتے ہین کہ وہ اس وقت سولہ مہینے اور آٹھ دن کے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی نماز پڑھی اور فرمایا کہ ہم انکو اپنے فرط[1] عثمان بن مظعون کے پاس دفن کرینگے اور یہ (کہکے) آپ نے انکو بقیع مین دفن کیا۔

حضرت جابر روایت کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) عبدالرحمن بن عوف کا ہاتھ پکڑ لیا اور انکو باغ مین لے گئے تو حضرت ابراہیم اپنی والدہ کی گود مین نزع کی حالت مین تھے پھر آپ نے فرمایا کہ اے ابراہیم ہم تمھین خدا کی کسی بات سے نہین بچا سکتے بعد اسکے آپ کی دونون آنکھین بھر آئین اور آپ نے فرمایا کہ اے ابراہیم اگر یہ سچی بات نہوتی اور یہ سچا وعدہ نہوتا کہ ہمارے پچھلے ہمارے اگلون سے مل جائینگے (یعنے جو پہلے مرا اور جو پیچھے مرا سب ایک دن مل جائینگے) تو ہم اس سے بھی زیادہ تمھارا غم کرتے اور اے ابراہیم ہم تمھاری جدائی سے بہت رنجیدہ ہین آنکھ رو رہی ہو اور دل رنجیدہ ہو مگر ہم زبان سے کوئی ایسی بات نہین کہتے جس سے پروردگار ناخوش ہو۔

[1] فرط اُس جماعت کو کہتے ہین جو قافلے سے پہلے منزل پر پہونچکر قافلے کی آسایش کا سامان کر رکھے حضرت عثمان بن مظعون مہاجرین مین سے تھے جب انکی وفات ہوئی تو حضرت نے انکو دفن کرکے فرمایا کہ ہمارا جو فرزند مریگا اُسکو ہم اِنھین کے قریب دفن کرینگے ۱۲

ہمین عبداللہ بن احمد بن عبد القادر طوسی نے اپنی اسناد سے ابو داؤد طیالسی سے اُنھون نے شعبہ سے اُنھون نے عدی بن ثابت سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مینے حضرت براءؓ کو یہ کہتے ہوے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ابراہیم کی وفات ہوئی تو اُنکے لیے جنت مین ایک دودھ پلانے والی (مقرر کی گئی) ہو اور جب حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی تو اتفاق سے اُسی دن آفتاب مین گرہن لگ گیا تو کچھ لوگون نے کہا کہ آفتاب مین اِنھین کی وفات کی وجہ سے گرہن لگا ہو لہذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ[1] پڑھا اور فرمایا کہ آفتاب اور ماہتاب دونون خدا کی (قدرت کی) نشانیون مین سے دو نشانیان ہین نہ کسی کی موت سے انمین گرہن لگتا ہو نہ کسی کی زندگی سے لہذا جب تم ایسا دیکھو تو خدا کے ذکر کی طرف اور نماز کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

حضرت براءؓ روایت کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم کی نماز مین چار تکبیرین کہین یہی قول جمہور[2] علما کا ہو اور یہی صحیح ہو۔

ہمین ابو احمد یعنے عبد الوہاب بن علی بن عبید اللہ امین نے اپنی اسناد سے ابو داؤد سجستانی تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے ہناد بن سری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبید نے وائل بن داؤد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مین نے بہی سنا وہ کہتے تھے جب حضرت ابراہیم فرزند نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کے بیٹھنے کے مقامات مین اُنکی نماز پڑھی اور اسی اسناد سے ابو داؤد سے روایت ہو کہ ہمنے سعید بن یعقوب طالقانی سے کہا کہ تم سے ابن مبارک نے یعقوب بن قعقاع سے اُنھون نے عطاء سے نقل کرکے بیان کیا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم کے جنازے کی نماز پڑہی اور ابن اسحاق عبداللہ بن ابی بکر سے وہ عمرہ سے وہ حضرت عائشہ سے راوی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم کے جنازے کی نماز نہین پڑھی ابو عمر (ابن عبد البر) کہتے ہین کہ یہ صحیح نہین ہو واللہ اعلم کیونکہ اکثر علما نے بچون کے جنازے کی نماز پڑہنے پر اجماع کیا ہو بشرطیکہ (کم از کم) وہ روئین[3] اسی پر عمل جاری ہو سلف اور خلف کا۔

بیان کیا گیا ہو کہ فضل بن عباس نے حضرت ابراہیم کو غسل دیا اور وہ اُسامہ بن زید اُنکی قبر مین اُترے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے کنارے بیٹھے رہے۔

زبیر کہتے ہین کہ حضرت ابراہیم کی قبر پر (بعد دفن کرنے کے) پانی چھڑکا گیا اور انکی قبر پر (پہچان کے لیے) علامت بنائی گئی اور یہ

---

[1] یہ تھی خیرخواہی اُمت اور یہ تھی اِحکام الٰہی کی اطاعت ایسے نازک وقت مین بھی جب آپکو معلوم ہوا کہ اُمت مین ایک غلط خیال پیدا ہو رہا ہو فوراً اُسکا اصلاح کی کرم محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو [2] حنفیہ کے نزدیک بھی نماز جنازہ مین چار ہی تکبیرین ہین ۱۲ [3] یعنی نماز جنازہ کیلیے جو مقام مخصوص کر دیا گیا تھا وہان نہین بلکہ جہان لوگ بیٹھا کرتے تھے وہین آپنے انکی نماز پڑھی ۱۲ [4] مقصود یہ ہو کہ جو بچہ زندہ پیدا ہو کے مرجائے اُسکی نماز ضرور پڑھی جائیگی۔ اب زندہ پیدا ہونیکی علامت یہ رکھی گئی ہو کہ پیدا ہونے کے بعد وہ روئے جس طرح سب بچے روتے ہین بغیر روئے صرف ہاتھ پیر کی حرکت سے اُسکی زندگی کا حکم نہ دیا جائیگا ۱۲۔

سب سے پہلی قبر ہی جسپر پانی چھڑ کا گیا۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ اگر ابراہیم زندہ رہتے تو مین اُنکے ماموون کو آزاد کر دیتا اور تمام قبطیون سے جزیہ معاف کر دیتا۔
حضرت انس بن مالک سے مروی ہو کہ انھون نے کہا اگر حضرت ابراہیم زندہ رہتے تو یقیناً وہ صدیق اور نبی ہوتے۔
ابو عمر (ابن عبد البر) کہتے ہین مین نہین جانتا کہ یہ کیسی بات ہی حضرت نوحؑ کے بیٹے بعضے نبی نہین ہوئے اور اگر یہ کلیہ ہوتا[1] کہ نبی کی اولاد بھی نبی ہو تو یقیناً ہر شخص نبی ہوتا کیونکہ سب حضرت نوح علیہ السّلام کی اولاد ہین۔
حضرت ابراہیم کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ابراہیم (رضی اللہ عنہ)

(کنیت انکی) ابو اسمٰعیل قبیلۂ اشہل کے ہین انکی حدیث اسحاق فروی نے ابو غُصن یعنے ثابت سے اُنھون نے اسمٰعیل بن ابراہیم اشہلی سے اُنھون نے اپنے والد سے روایت کی کہ اُنھون نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی سلمہ گئے یہان تشریف لے گئے۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ وہم ہی (یعنے ابراہیم اشہلی کوئی صحابی نہین ہین) اِنکا تذکرہ ابن مندہ نے اور ابو نعیم نے لکھا ہی فروہ کی رے ساکن ہی اور سلمہ کا لام مکسور ہے۔

(سیدنا) ابراہیم (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن خالد بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ تیمی قریشی۔
(امام) بخاری کہتے ہین کہ یہ اُن لوگون مین ہین جنھون نے اپنے والد کے ہمراہ ہجرت کی اور (امام) احمد بن حنبل سے منقول ہی کہ انھون نے محمد بن ابراہیم بن حارث کا ذکر کیا اور کہا کہ اِنکے والد مہاجرین مین سے تھے ابن عیینہ نے محمد بن منکدر سے اُنھون نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے اُنھون نے اپنے والد سے روایت کی کہ اُنھون نے کہا ہمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر مین بھیجا اور ہمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہر شام اور صبح کو ہم یہ پڑھ لیا کرین اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّاَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ چنانچہ ہم اسکو پڑھتے رہے اور مال غنیمت لیکر واپس آئے اِنکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ابراہیم (رضی اللہ عنہ)

ابن خلاد بن سُوَید۔ قبیلۂ خزرج کے ہین۔ یہ چھوٹی عمر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے تھے۔

[1] بیشک یہ کلیہ تو نہین ہی مگر یہ کیسے معلوم ہوا کہ حضرت انسؓ نے اس کلیہ کی بنا پر کہا تھا ممکن ہی کہ حضرت ابراہیم کے آثار [illegible] ایسا تھا۔ کیا ہو یا نبی صلعم سے کوئی ایسی بات [illegible]

محمد بن اسحاق نے روایت کی ہو عبداللہ بن ابی لبید سے اُنھون نے مطلب بن عبداللہ بن حنطب سے اُنھون نے ابراہیم بن خلاد بن سُوید اشہلی سے کہ اُنھون نے کہا جبرئیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اُنھون نے کہا کہ اے محمد آپ بکثرت حج اور قربانی کیا کیجیے مین کہتا ہون کہ حافظ ابونعیم نے بیان کیا ہو کہ یہ خزرجی (یعنے قبیلۂ خزرج کے) ہین اور ابن مندہ نے اس حدیث کی اسناد مین اُنکو اشہلی قرار دیا ہو حالانکہ یہ دونون متناقض ہین کیونکہ اشہل جب بولا جاتا ہو تو عبدالاشہل کی طرف منسوب ہوتا ہو جو اُسکا ایک مشہور قبیلہ ہو وہ خزرج مین سے نہین ہو ہان اگر انھون نے انکی نسبت عبدالاشہل بن دینار بن حارثہ بن دینار بن نجّار کی طرف مراد لی ہو تو یہ درست ہو کیونکہ نجّار خزرج کا ایک قبیلہ ہو مگر جب اشہلی بولا جاتا ہو تو اُس سے پہلا ہی سمجھا جاتا ہو واللہ اعلم اور صحیح یہی ہو کہ وہ خزرجی ہین اور انکا نسب خلاد بن سائب بن خلاد بن سُوید کے بیان مین آئے گا۔ اسکو یاد رکھو۔

(سیدنا) ابراہیم (رضی اللہ عنہ)

(انکی کنیت) ابو رافع ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔

ابن مُعین کہتے ہین کہ انکا نام ابراہیم تھا اور بعض لوگ کہتے ہین ہُرمز۔ اور علی بن مدینی اور مُصعب کہتے ہین کہ انکا نام اسلم تھا علی بن مثنی نے کہا ہم کہ بعض کا بیان ہو کہ انکا نام ہُرمز تھا اور بعض کا قول ہو کہ انکا نام ثابت تھا اور یہ قبطی تھے۔ پہلے حضرت عباس کے غلام تھے اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا تھا۔

یہ مکہ مین (قبل از ہجرت) اُم فضل کے ساتھ اسلام لائے تھے اور ان لوگون نے اپنا اسلام مخفی رکھا تھا جنگ احد اور خندق مین شریک ہوے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسباب کی حفاظت کرتے رہے جب انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عباس کے مسلمان ہو جانے کی خوشخبری سنائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین آزاد کر دیا اور اُنکے ساتھ اپنی آزاد کردہ لونڈی حضرت سلمیٰ کا نکاح کر دیا حضرت ابو رافع فتح مصر مین بھی شریک تھے ۳۵ھ مین وفات پائی۔ یہ قول ابن ماکولا کا ہو اور بعض لوگون نے اسکے خلاف بھی کہا ہو۔

ہمین ابوالفرج یحییٰ بن محمود بن سعد اصفہانی ثقفی نے اجازۃً اپنی اسناد کے ساتھ ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم ضحاک بن مخلد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہُدبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے عبدالرحمن بن ابی رافع سے انھون نے اپنی پھوپھی سلمیٰ سے اُنھون نے حضرت ابو رافع سے روایت کی کہ (ایک شب کو) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی سب بی بیون کے پاس تشریف لے گئے اور ہر ایک کے یہان آپنے علیحدہ علیحدہ غسل کیا مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ ایک ہی غسل (سب کے بعد) کرتے (تو کچھ حرج تھا) حضرت نے فرمایا کہ یہی زیادہ پسندیدہ اور زیادہ مرغوب (ہو کہ ہر بار غسل کر لیا جائے)۔

حضرت ابو رافع کی وفات حضرت عثمان کی خلافت مین ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ حضرت علیؓ کی خلافت مین اور یہی صحیح ہو

انکے بیٹے عُبید اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے میر منشی تھے۔
اِنکا تذکرہ ابو عمر (ابن عبد البّر) نے اسلم کے نام مین کیا ہی اور ابن مُندہ اور ابو نعیم نے اسی جگہہ (یعنے ابراہیم کے نام مین) کیا ہی۔

(سیّدنا) ابراہیم (رضی اللہ عنہ)

ابن عبّاد ابن نہید بن اُساف بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک ابن اوس انصاری اوسی حارثی جنگ اُحد مین شریک ہوے تھے۔ اِنکا تذکرہ ابو عمر نے اور ابو موسیٰ نے لکھا ہی حارثہ ثای مثلثہ کے ساتھ ہی اور انھین کیطرف انکی نسبت ہی

(سیّدنا) ابراہیم (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن عذری۔ اِن سے معان بن رفاعہ نے روایت کی ہی۔ اِس روایت کو حسن بن عرفہ نے اسماعیل بن عیاش سے اُنھون نے معان سے اُنھون نے ابراہیم سے نقل کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ صحابہ مین شمار کئے گئے ہین مگر کسی اور نے اِنکی موافقت نہین کی۔
ابن مُندہ نے کہا ہی کہ ہمین محمد بن عبید اللہ بن ابی رجا نے خبر دی وہ کہتے ہین ہمین موسیٰ بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے ہین ہمیں سلیمان بن داوٗد زہرانی نے خبر دی وہ کہتے ہین ہم سے حماد بن زید نے بقیۃ بن ولید سے انھون نے معان بن رفاعہ سے انھون نے حضرت ابراہیم بن عبد الرحمن عذری سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس علم کو (یعنے علم دین کو) ہر زمانے کے عادل (یعنی پرہیزگار) لوگ حاصل کرینگے اور دغابازونکی تحریف اور غلط کارونکی افترا اور جاہلونکی تاویل کو شریعت سے دور کرتے رہینگے۔ اور ولید بن مسلم نے معان سے اسی کے مثل روایت کی ہی۔ اور محمد بن سلیمان بن ابی کریمہ نے معان سے اُنھون نے ابو عثمان ہندی سے اُنھون نے اُسامہ بن زید سے بھی اس حدیث کی روایت کی ہی۔ اور بقیۃ (بن ولید) نے بھی مسلمہ بن علی سے اُنھون نے ابو محمد سلامی سے اُنھون نے عطاء بن یسار سے اُنھون نے حضرت ابو ہریرہؓ سے اس حدیث کو روایت کیا ہی مگر یہ سب حدیثین مضطرب[۵۱] ہین۔ ابراہیم بن عبد الرحمن عذری کا تذکرہ ابن مُندہ اور ابو نعیم نے کیا ہی (ابو عمر نے نہین کیا) عیاش مین یے ہی اور اسکے اخیر مین شین معجمہ ہی۔

(سیّدنا) ابراہیم (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن بن عوف زُہری۔ ان کا (پورا) نسب اُنکے والد کے تذکرہ مین لکھین گے انکی کنیت ابو اسحاق ہی اور بعض

[۵۱] مضطرب اُن حدیثون کو کہتے ہین جنمین باہم اسناد مین یا متن مین اختلاف ہو مثلاً ایک سند مین کوئی راوی زیادہ ہو دوسری مین کم ہو یا مضمون کی کمی زیادتی ہو ۱۲۔

لوگ کہتے ہین ابو محمد اور انکی والدہ ام کلثوم بنت عُقبہ بن ابی مُعَیط ہین۔
محمد بن سعد واقدی نے ذکر کیا ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو - ابو نُعیم کہتے ہین اور اس بات کی دلیل کہ یہ رسول خُدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات مین پیدا ہو چکے تھے وہ روایت ہو جو ابراہیم بن منذر سے منقول ہو کہ ابراہیم بن عبد الرحمن نے ۷۵ھ مین وفات پائی اور عمر انکی اس وقت (۷۶) سال کی تھی اور یہ حضرت عمرؓ بن خطاب سے اور اپنے والد (حضرت عبد الرحمن بن عوف) سے روایت کرتے ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو (ابو عمر نے نہین لکھا) **مین** کہتا ہون کہ میرے نزدیک ابو نُعیم کے قول پر اعتراض ہو کیونکہ انھون نے ابراہیم بن عبد الرحمن کے صحابی ہونے پر استدلال کیا ہو ابن مُنذر کے اِس قول سے کہ انھون نے ۷۵ھ مین وفات پائی اور انکی عمر اسوقت (۷۶) برس کی تھی - اس روایت کے بموجب انکی ولادت ہجرت سے ایک برس پہلے ثابت ہوتی ہو حالانکہ مفسرین نے اور سیر اور نسب اور اسماء صحابہ کی کتابون کے مصنفین نے ذکر کیا ہو کہ ام کلثوم بنت عُقبہ جو (انکی والدہ ہین) مکہ ہی مین رہین یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار قریش سے ۶ھ مین مقام حُدیبیہ پر صلح کی اسکے بعد یہ ہجرت کرکے آئین تو انکے دونون بھائی انکی تلاش مین آئے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی یاایھا النبی[1] اذا جاءک المومنات مُہاجرات الایۃ لہذا آپ نے انکو اُنکے دونون بھائیون کے حوالے نہین کیا اور اُن سے حضرت زید بن حارثہ نے نکاح کرلیا جب وہ غزوہ موتہ واقع ۸ھ ہجری مین شہید ہوگئے تو ام کلثوم سے حضرت زبیر بن عوام نے نکاح کرلیا حضرت زبیر سے زینب پیدا ہوئین بعد اسکے حضرت زبیر نے انکو طلاق دی اسکے بعد حضرت عبد الرحمن بن عوف نے اُن سے نکاح کیا اُن سے یہ ابراہیم او حُمید وغیرہ پیدا ہوے پس اگر یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے ہونگے تو آپ کی آخر عمر مین پیدا ہوے ہونگے کیونکہ حضرت زید جمادی الاولی ۸ھ ہجری مین شہید ہوے تھے پھر اُنکے بعد حضرت زبیر نے ام کلثوم سے نکاح کیا تھا اور اُن سے بھی اولاد پیدا ہوئی اور دو عدتین بھی انپر گذرین ایک حضرت زید کی وجہ سے دوسری حضرت زبیر کے سبب سے اِن سب واقعات کے بعد حضرت عبد الرحمن (ابن عوف) نے اُنسے نکاح کیا اور ان سے یہ ابراہیم پیدا ہوئے پس یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخیر زمانے مین پیدا ہوے ہونگے - واللہ اعلم۔

(سیدنا) ابراہیم (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن قیس - یہ ابراہیم حضرت ابو موسی اشعری (جنکا نام عبد اللہ بن قیس ہو) کے بیٹے اور انکے نسب کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ انکے والد کے تذکرے مین آئیگا - یہ ابراہیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے اور آپ ہی نے انکا نام ابراہیم رکھا تھا اور انکی تحنیک فرمائی تھی - (صحابہؓ کی عادت تھی کہ سب سے پہلے وہ بچے کو حضور نبوی مین لیجاتے حضرتؐ اُس بچے کو گود مین لیکر چھوہارہ چبا کر اسکے منھ مین رکھتے اسکو تحنیک کہتے ہین)

[1] اِس آیت مین حضرت کو یہ حکم دیا گیا ہو کہ مسلمان عورتین جو ہجرت کرکے آئین انکو پھر کافرون کے پاس واپس نہ بھیجے ۱۲

ہمین ابوعبداللہ محمد بن محمد بن سرایا بن علی بلدی نے اور ابوالفرج محمد بن عبدالرحمن بن ابی العز واسطی نے اور ابوبکر مسمار بن عمر بن عویس نیار بغدادی نے اور ابوعبداللہ حسین بن ابی صالح بن فنا خسرو دیلمی تکریتی نے خبر دی یہ سب لوگ کہتے تھے ہمین ابوالوقت نے اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن اسمعیل بخاری سے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسحاق بن نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابواُسامہ نے برید بن عبداللہ ابن ابی بردہ سے اُنھون نے حضرت ابوموسی اشعری سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین میرے یہان ایک بچہ پیدا ہوا مین اُسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپ نے اُسکا نام ابراہیم رکھا اور ایک چھوہارے سے اسکی تحنیک فرمائی اور آپ نے برکت کی دعا دی اور مجھے دیدیا یہ ابراہیم حضرت ابوموسی اشعری کی اولاد مین سب سے بڑے تھے۔ اِنکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

(سیدنا) ابراہیم (رضی اللہ عنہ)

ابن عُبید بن رفاعہ انصاری زُرقی ابوموسی نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابوموسی (ابن ابراہیم کو صحابی نہین کہتے چنانچہ انھون) نے کہا ہے کہ عبدان نے انکو صحابہ مین شمار کیا ہے اور بواسطہ اپنی اسناد کے محمد بن منکدر سے اُنھون نے ابراہیم بن عُبید بن رفاعہ انصاری سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا حضرت ابوسعید خدری نے کچھ کھانا تیار کیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ کے صحابہ کی دعوت کی اُنمین سے ایک شخص نے کہا کہ مین روزہ سے ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارے بھائی (ابوسعید خدری) نے تمھارے لیے تکلیف اُٹھائی اور کھانا تیار کیا لہٰذا تم (اسوقت چل کے) کھا لو اور اس روزے کے عوض مین اور روزہ رکھ لینا ابوموسی نے اسکے بعد بیان کیا ہے کہ یہ ابراہیم تابعی ہین وہ اس حدیث کو حضرت ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہین مگر اس سند مین انھون نے حضرت ابوسعید کو چھوڑ دیا اور دوسری سند مین ابراہیم سے بواسطہ ابوسعید خدری کے مروی ہے کہ انھون نے کھانا تیار کیا۔

(سیدنا) ابراہیم (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن معدیکرب کندی حضرت اشعث بن قیس کے بھائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی قوم کی طرف سے آئے تھے یہ ہشام کلبی کا مقولہ ہے اور اِنکا تذکرہ ابوموسی نے کیا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ سے اِنکا تذکرہ چھوٹ گیا ہے۔

(سیدنا) ابراہیم (رضی اللہ عنہ)

نجار (بڑھئی) جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے منبر بنایا تھا۔ ابونضرہ نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم ایک چھوہارے کے ستون سے تکیہ لگا کے خطبہ پڑھا کرتے تھے آپ سے عرض کیا گیا کہ (اب) لوگ بہت مسلمان ہوگئے ہین اور اطراف وجوانب سے قاصد آپ کے پاس آتے ہین پس کاش آپ کوئی ایسی چیز بنوا لیتے جسپر آپ بیٹھا کرتے تو آپ نے پوچھا کہ تمھارا نام کیا ہے اُسنے اپنا نام بتایا تو آپ نے فرمایا کہ تم اس کام کے نہین ہو[۱] پھر آپ نے دوسرے شخص کو بُلوایا اور اُس سے بھی ایسی ہی گفتگو کی پھر تیسرے شخص کو بُلوایا اور اُس سے پوچھا کہ تمھارا نام کیا ہے اُسنے کہا ابراہیم آپ نے فرمایا کہ تم منبر بناؤ چنانچہ جب وہ بنا کے لائے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُسپر بیٹھے تو وہ ستون رونے لگا جس طرح اُونٹنی آواز کرتی ہے پس آپ اُتر کے اُسکے پاس گئے اور اُسے لپٹا لیا تو وہ چپ ہوگیا اور ایمن نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا ہے کہ انھون نے کہا منبر ایک عورت کے غلام نے بنایا تھا اور حضرت ابو سعیدؓ کی روایت مین ہے کہ منبر ایک رومی آدمی نے بنایا تھا اور ایک روایت مین ہے کہ اُسکا نام باقوم تھا اور بعض لوگ کہتے ہین باقول رومی (نے بنایا تھا) جو سعید بن عاص کا غلام تھا۔ ابراہیم نجّار کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) ابراہیم (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم ابن نحّام عَدَوی انکو ابو عبد اللہ ابن مندہ نے صحابہ مین ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انسے حضرت جابرؓ نے روایت کی ہے بشرطیکہ وہ روایت صحیح ہو اور ابن مندہ نے اپنی اسناد کیساتھ (امام) ابو یوسف سے انھون نے (امام) ابو حنیفہ سے انھون نے عطاء سے انھون نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ ابراہیم بن نحّام کا ایک غلام تھا اُسکو انھون نے مُدبّر[۲] کردیا تھا پھر اُنھین اسکی قیمت کی ضرورت پیش آئی تو اُنھون نے اُسکو آٹھ سو درہم مین بیچ ڈالا۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض وہم کرنے والون نے (مراد انکی ابن مندہ) (امام) ابو حنیفہ سے اُنھون نے عطا سے اُنھون نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ ابراہیم ابن نحّام کا ایک غلام تھا اُنھون نے اُسکو مُدبّر کیا تھا حالانکہ یہ وہم ہے اور یہ تصحیف[۳] ہے یہ غلام ابراہیم ابن نعیم بن نحّام کا تھا ابن مندہ نے اسکی تصحیف کردی اور اُنھون نے کہا کہ ابراہیم ابن نحّام کا غلام تھا کیونکہ ثابت قدم لوگون نے اس حدیث کو عطاء سے اُنھون نے جابر سے روایت کیا ہے کہ نعیم بن عبد اللہ بن نحّام۔ اسکے روایت کرنے والے حسین معلم اور سلمہ بن کہیل وغیرہ ہین اور منجملہ اُن لوگون کے جنھون نے اس حدیث کی حضرت جابرؓ سے روایت کی عمرو بن دینار اور محمد بن منکدر اور ابو الزبیر ہین مگر ان لوگون مین سے کسی نے بھی ابراہیم ابن نحّام کا ذکر نہین کیا۔ ان ابراہیم کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔ مین کہتا ہون کہ ابو نعیم ہی کا قول صحیح ہے اور بخاری نے ابراہیم بن نُعیم بن نحّام کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ عَدوی ہین جنگ

---

[۱] شاید حضرت کو بذریعہ وحی منبر بنانے والے کا نام معلوم ہوگیا ہو اس وجہ سے آپ نے نام سنکر فرمایا کہ تم اس کام کے نہین ہو ۱۲ [۲] مُدبّر اُس غلام کو کہتے ہین جس سے اُسکا مالک کہدے کہ میرے بعد تو آزاد ہے ایسے غلام کا شریعت مین یہ حکم ہے کہ مالک کی زندگی بھر غلام رہتا ہے اور بعد مالک کے آزاد ہو جاتا ہے ۱۲ [۳] تصحیف کہتے ہین حرفون کے بدلجانے یا کسی لفظ کے چھوٹ جانے کو ۱۲

حرہ مین شہید ہوے ابوبکر بن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمثانی مین انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابراہیم بن نعیم نحام اور کہا ہے کہ یہ عَدَوی ہین اور زبیر بن ابی بکر نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے اپنی صاحبزادی رُقیہ کا ابراہیم بن نعیم نحام سے نکاح کردیا تھا۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) اَبْرَہَہ (رضی اللہ عنہ)

ہمین ابوموسی نے اجازۃً خبردی وہ کہتے تھے ہمین عباد بن محمد بن محسن نے اپنی کتاب سے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابواحمد مکفوف نے خبردی وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد بن حیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن ابان نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یونس بن حبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عامر نے یعقوب قمّی سے اُنھون نے جعفر سے اُنھون نے سعید سے الّذین اٰتینٰھم الکتاب من قبلہ ھم بہ یؤمنون[1] (کی تفسیر مین) روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفرؓ کو ستّر سوارون کے ساتھ نجاشی کے پاس بھیجا تھا پھر جب اُن لوگون کو یہ خبر ملی کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر مین (کفار پر) غالب ہوگئے تو وہ لوگ نجاشی کے پاس گئے پھر نجاشی کے اصحاب مین سے جو لوگ ایمان لے آئے تھے اُنھون نے نجاشی سے کہا کہ ہمین اجازت دیجیے تو ہم اُس نبی کے پاس جائین جنکا ذکر ہم (اپنی آسمانی) کتاب مین دیکھتے تھے (نجاشی نے اُنھین اجازت دیدی) چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کے ہمراہ جنگ احد مین شریک ہوے اور مُقاتل وغیرہ سے منقول ہے کہ یہ چالیس آدمی تھے بتیس تو حضرت جعفرؓ طیار کے ہمراہ حبش سے آئے تھے اور آٹھ آدمی شام سے آئے تھے بُحیرا ابرہہ اشرف تمام ادریس ایمن نافع تمیم یہ ابوموسی نے بیان کیا ہے ابرہہ کا ذکر اور کسی نے نہین کیا اور میرے نزدیک اسمین اعتراض ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب کے ہمراہ بچپن مین بحیرا کو دیکھا تھا اور اسکا قصہ مشہور ہے ابن مندہ نے بھی انکا تذکرہ کیا ہے پس اگر ابوموسی نے کوئی اور بحیرا مراد لیا ہے تو ممکن ہے اور اگر انھون نے وہی مراد لیا ہے تو انکو ابن مندہ لکھ چکے ہین پس کوئی وجہ انپر استدراک کرنے کی نہین ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے کیا ہے۔

(سیدنا) اَبْزٰی (رضی اللہ عنہ)

حضرت عبدالرحمن بن خزاعی کے والد ہین انکا تذکرہ محمد بن اسماعیل نے وحدان مین کیا ہے اور انکے لیے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی) صحبت اور آپ کا دیدار ثابت نہین ہے۔ ہان انکے بیٹے عبدالرحمن کے لیے صحبت اور رویت ثابت ہے اور ابن مندہ نے

[1] ترجمہ۔ جن لوگون کو ہم نے محمدؐ سے پہلے کتاب دی ہے وہ محمدؐ پر ایمان لاتے ہین ۱۲ [2] چھوٹی ہوئی بات کا بیان کردینا ۱۲

اپنی اسناد کے ساتھ ہشام بن عبیداللہ رازی سے اُنھون نے بکیر بن معروف سے اُنھون نے مقاتل بن حیان سے اُنھون نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے اُنھون نے عبدالرحمن بن ابزی سے اُنھون نے اپنے والد سے اُنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ نے ایک دن لوگون کے سامنے کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد وثنا بیان فرمائی پھر آپ نے کچھ مسلمانون کا ذکر کیا کہ وہ اپنے پروسیون کی تعلیم نہین کرتے اور اُنھین علم دین نہین سکھاتے اور اُنھین عقلمند نہین بناتے اور انھین (عمدہ باتون کا) حکم نہین دیتے اور (بری باتون سے) اُنھین منع نہین کرتے اور اُن لوگون کا کیا حال ہو کہ وہ اپنے پروسیون سے علم نہین حاصل کرتے اور اُنسے دین کی باتین نہین سیکھتے اور عقل نہین حاصل کرتے قسم ہو اُسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہو کہ یا تو وہ لوگ اپنے پروسیون کو تعلیم کرین اور علم دین سکھائین اور اُنھین عقلمند بنائین اور اُنھین (عمدہ باتون کا) حکم دین اور اُنھین (بری باتون سے) روکین اور وہ لوگ اپنے پروسیون سے علم حاصل کرین اور دین کی باتین سیکھین اور سمجھ حاصل کرین یا مین اُنکے لیے دنیا ہی مین عذاب کی جلدی کرونگا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اُتر آئے اور اپنے گھر مین تشریف لے گئے۔ اِس حدیث کو اسحاق بن راہویہ نے اپنے مسند مین محمد بن ابی سہل سے اُنھون نے بکیر بن معروف سے اُنھون نے مقاتل سے اُنھون نے علقمہ بن عبدالرحمن بن ابزی سے اُنھون نے اپنے والد سے اُنھون نے اُنکے دادا سے اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو اور یہ محمد بن سہل ابو وہب محمد بن مزاحم ہین وہی صرف اِس حدیث کو روایت کرتے ہین۔ یہانتک ابن مندہ کا کلام تھا (اس سے معلوم ہوتا ہو کہ ابزی بھی صحابی ہین) مگر ابونعیم نے اِسکو رد کیا ہو اور کہا ہو کہ ابن مندہ نے جو یہ ذکر کیا ہو کہ بخاری نے انکو کتاب الوحدان مین ذکر کیا ہو اور انکی ایک حدیث ابوسلمہ سے اُنھون نے ابن ابزی سے اُنھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو بخاری نے یہ حدیث ہشام سے اُنھون نے بکیر بن معروف سے اُنھون نے مقاتل سے اُنھون نے ابوسلمہ اور ہشام سے روایت کی ہو اور بخاری نے اِس حدیث کو ابن ابزی سے اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو اور اِسمین یہ نہین کہا کہ ابن ابزی اپنے والد سے روایت کرتے ہین ابونعیم نے کہا ہو کہ ابن مندہ نے اِس حدیث کو ابو وہب محمد بن مزاحم سے اُنھون نے بکیر سے اُنھون نے مقاتل سے اُنھون نے علقمہ بن عبدالرحمن سے اُنھون نے اپنے والد سے اُنھون نے اُنکے دادا سے اُنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اِسی مضمون کو نقل کیا ہو اور ابن مندہ نے یہ بھی کہا ہو کہ اسحاق بن راہویہ نے بھی اِس حدیث کو محمد بن ابی سہل سے جنکا نام محمد بن مزاحم ہو بکیر سے اسی مضمون کی روایت کی ہو حالانکہ اسحاق ابن راہویہ نے اِس حدیث کو صرف عبدالرحمن بن ابزی سے روایت کیا ہو بخلاف اسکے جو ابن مندہ نے روایت کیا ہو۔ پھر ابونعیم نے کہا ہو کہ ہم سے سلیمان ابن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن ابی سہل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکیر بن معروف نے مقاتل بن حیان سے اُنھون نے

علقمہ بن سعید بن عبد الرحمن بن ابزیٰ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کیا ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا پھر پوری حدیث بیان کی پس انھوں نے اس حدیث کو بواسطۂ عبد الرحمن بن ابزیٰ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا اور ابزیٰ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کوئی روایت صحیح ہے نہ رویت یہ کلام ابو نعیم کا تھا۔

بیشک ابو نعیم نے جو کچھ کہا بہت اچھا کہا اور بہت ٹھیک کہا اللہ کی رحمت اُنپر ہو اور ابو عمر (ابن عبد البر) نے بھی ابزیٰ کا ذکر نہیں کیا بلکہ صرف عبد الرحمن کا ذکر کیا ہو کیونکہ انکے نزدیک بھی ابزیٰ کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہو واللہ اعلم عبد الرحمن کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو عمر نے کیا ہو۔

(سیدنا) اَبیَض (رضی اللہ عنہ)

ابن حمال بن مرثد بن ذوی لحیان عامر بن ذبی العتیر بن معاذ بن شرحبیل بن معدان بن مالک بن زید بن سدد بن سعد بن عوف ابن عدی بن مالک بن زید بن سدد بن تورعہ بن سبا اصغر بن کعب ابن ادروح بن شدد اسی طرح انکا نسب نسابہ ہمدانی نے بیان کیا ہو اور یہ ابیض مآربی سبائی ہیں۔

ہمیں ابراہیم بن محمد اور اسماعیل بن علی اور عبید اللہ ابو جعفر نے اپنی اسناد سے ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن یحییٰ بن قیس مآربی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے باپ نے ثمامہ بن شراحیل سے انھوں نے سمی بن قیس سے انھوں نے شمیر سے انھوں نے ابیض ابن حمال سے روایت کی ہو کہ وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تھے اور آپسے وہ شور یانی معافی میں مانگا جو مآرب (ایک مقام ہو یمن میں) میں پیدا ہوا تھا چنانچہ آپ نے انھیں معافی میں دیدیا پھر جب لوٹ کر چلے تو ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ کو معلوم ہو کہ آپ نے انھیں کیا دیدیا آپ نے انھیں ایک چشمہ جاری دیدیا لہذا آپ نے وہ معافی انسے لے لی[۱] اور انکی ایک حدیث یہ بھی ہو کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ پیلو کے کون کون سے درخت حمی[۲] بنائے جا سکتے ہیں آپ نے فرمایا وہ درخت جہاں اونٹوں کی رسائی نہو۔

ابو عمر (ابن عبد البر) کہتے ہیں کہ واقدی نے ابن لہیعہ سے انھوں نے بکر بن سوادہ سے انھوں نے سہل بن سعد سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا نام بدل دیا تھا اس کا نام اسود تھا آپ نے اُس کا نام ابیض رکھا پس میں

[۱] چونکہ اس معافی میں عامہ خلائق کی حق تلفی تھی اسوجہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس لے لی اگر وہ حضرت کی خود مملوک ہوتی تو کبھی واپس نہ لیتے ۱۲ [۲] حمی چراگاہ کو کہتے ہیں اُس زمانے میں دستور تھا کہ امیر لوگ کچھ حصہ جنگل کا اپنے مواشی کے لیے خاص کر لیتے تھے اسی کو حمی کہتے تھے وہاں دوسرے کے مواشی نہ چرنے پاتے تھے ۱۲

نہین جانتا کہ آیا یہ وہی ابیض ہین یا کوئی اور۔ اِنکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔
مین کہتا ہون کہ وہ ابیض جسکا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کے رکھا تھا یہ نہین ہو کیونکہ (یہ ابیض ابن حمال ہین اور) ابیض بن حمال تو یمن سے مارب مین آکے رہے تھے اور وہ ابیض جنکا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کے رکھا تھا مصر مین جاکے رہے تھے جیسا کہ ہم انشاء اللہ آیندہ بیان کرینگے اور اِن دونون کو بخاری نے دو ترجمون مین (علیحدہ علیحدہ) ذکر کیا ہو۔

(سیدنا) ابیض (رضی اللہ عنہ)

یہ وہ شخص ہین جنکا نام اسود تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنکا نام ابیض رکھا یہ مصر مین جاکے رہے تھے ابن لہیعہ نے بکر بن سوادہ سے اُنھون نے سہل بن سعد سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین ایک شخص تھے جنکا نام اسود تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکا نام ابیض رکھا اسکو ابن وہب نے ابن لہیعہ سے روایت کیا ہو اور ایسا ہی ابن مندہ نے بھی کہا ہو۔ اور مینے ابو سعید بن یونس بن عبد الاعلی سے سنا وہ کہتے تھے اِن ابیض کا ذکر اُن لوگون مین ہو جو مصر مین جاکے رہتے تھے اِنکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہو

(سیدنا) ابیض (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن ابن شاہین کہتے ہین ہم سے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد نے بذریعہ اپنی راویونکے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کینت انکی ابو عزیز ہو اور نام انکا ابیض بن عبد الرحمن بن نعمان بن حارث بن عوف بن کنانہ بن بارق ہو اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ابیض (رضی اللہ عنہ)

ابن ہنی بن معاویہ۔ اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہو اور فتح مصر مین شریک ہوے ہین۔ اِن سے انکے بیٹے ہُبیرہ نے روایت کی ہو اسکو حافظ عبد اللہ ابن مندہ نے اپنی تاریخ مین ابو سعید بن یونس سے نقل کیا ہو ابن کلبی نے جمہرہ مین ایسا ہی کہا ہو۔ اِنکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ابیض (رضی اللہ عنہ)

ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ عبدان بن محمد مروزی نے انکا ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ مین انکو انصار سے سمجھتا ہون اور انھون نے یہ بھی کہا ہو

کہ ہم سے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حرملہ بن یحیی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن لہیعہ نے اور عمرو بن حارث نے بکیر بن سوادہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ موسی بن اشعث نے اُنسے بیان کیا کہ ولید نے اُن سے کہا کہ ہم اور ابیض جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے ایک شخص تھے ایک آدمی کی عیادت کو گئے وہ کہتے ہین ہم دونون مسجد مین پہونچے تو ہم نے لوگون کو نماز پڑھتے دیکھا مینے کہا خدا کا شکر ہے جس نے اسلام کے ذریعے سے سرخ اور سپید (یعنے ہر قسم کے لوگون) کو جمع کردیا تو ابیض نے فرمایا کہ قسم اسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ ہر مذہب کو تھوڑا کچھ نہ کچھ حصہ ملے گا مین نے کہا کیا (اسکا یہ مطلب ہے کہ) لوگ اسلام سے نکل جائینگے اُنھون نے کہا (ہان) وہ تمھاری ایسی نماز پڑھینگے اور تمھاری مجلسون مین بیٹھینگے اور تمھاری جماعتون مین تمھارے ہمراہ رہینگے مگر ہر مذہب کو اُنسے حصہ ملے گا (یعنے جس طرح وہ تمھارے سامنے تمھاری جیسی کہتے ہین اسی طرح دوسرون کے سامنے جاکے اُنکی جیسی کہینگے) اِنکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اُبَیّ (رضی اللہ عنہ)

بن امیہ شاعر بن حرثان بن اشکر بن سربال الموت اور سربال الموت کا نام عبداللہ بن زہرہ بن ذئیبہ بن جندع بن لیث کنانی لیثی ہے یہ اُبی اور اُنکے بھائی کلاب دونون اسلام لے آئے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تھی اُسوقت اُنکے باپ اُمیہ نے اُنکے فراق مین یہ شعر کہا ترجمہ شعر جب کبوتری وَج (شہر طائف کبوتر وہان زیادہ ہوتے ہین) مین روتی ہے اپنے انڈون (کے تلف ہوجانے) پر تو مین کلاب کو بُلاتا ہون اور (اخیر مین) اُنکے والد بھی مسلمان ہوگئے تھے یہ کلبی نے ذکر کیا ہے۔[1]

(سیدنا) اُبَیّ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن مُنذِر بن حَرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری خزرجی حضرت حسان بن ثابت اور حضرت اوس بن ثابت کے بھائی کنیت انکی ابو شیخ ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ انکے بیٹے کی کنیت ابو شیخ ہے واللہ اعلم ابن مندہ نے محمد بن یعقوب سے اُنھون نے احمد بن عبدالجبار سے اُنھون نے یونس بن بکیر سے اُنھون نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا اوس بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ جو قبیلۂ بنی عدی بن عمرو انصاری سے ہین کنیت انکی ابو شداد ہے بدر مین شریک ہوے تھے اور اُحد مین شہید ہوے یہ حضرت حسان بن ثابت انصاری کے بھائی ہین۔ مین کہتا ہون کہ ابن مندہ نے اُبی کا تذکرہ کا بھی اسیطرح کیا ہے حالانکہ ابن اسحاق تک سند صرف اُسکی پہونچتی ہے اور اس آ

[1] مطلب یہ ہے کہ جسوقت کبوتری اپنے انڈون کے فراق مین روتی ہے تو مجھے اپنے بیٹے کلاب کی مفارقت یاد آجاتی ہے اور مین اُسے پکارنے لگتا ہون ۱۲

کی لیل کہ وہ اوس ہین (ابی نہین ہین) یہ کہ کنیت انکی ابو شیلہ بیان کی اور کنیت سلمہ بن ثابت کی ہے انکی بیٹی شیلہ تھیں اسلیے انکی کنیت ابو شیلہ ہوئی [illegible] انکا ذکر [illegible]
ابونعیم کہتے ہین کہ بعض وہمی لوگون نے یعنے ابن مندہ نے اُبی بن ثابت ابن منذر کا ذکر کیا ہو اور نہ انکی کوئی حدیث روایت کی نہ کچھ ذکر نسب اور یہ کہدیا کہ یہ حضرت حسان اور اوس کے بھائی ہین - ابونعیم نے کہا ہو کہ یہ تصحیف ہو اور اُنھون نے اپنی سند ابن اسحاق تک پہونچائی کہ حضرت اوس بدر مین شریک ہوے اور احد مین شہید ہوے -
اِنکا تذکرہ ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنیکے لیے لکھا ہو اور کہا ہو کہ اُبی بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار بدر مین اور احد مین شریک ہوے اور جنگ بئر معونہ مین باہ صفر ہجرت کے چھتیسوین مہینے شہید ہوے یہ ابن شاہین کا قول ہو - اور اس استدراک کی کوئی وجہ نہین کیونکہ ابن مندہ نے بھی اُنکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہو صرف یہ کہ ابن مُندہ نے جنگ احد مین اُنکا شہید ہونا بیان کیا ہو پس اگر ابو موسی نے صرف اس وجہ سے کہ وہ خود اُنکا شہید ہونا بئر معونہ مین سمجھتے ہین اور ابن مندہ نے اُحد کے دن اُنکا شہید ہونا بیان کیا انکو کوئی اور سمجھا ہو تو یہ انکا وہم ہو کیونکہ یہ وہی ہین ہان ابن مندہ سے اسکی نقل مین بواسطہ یونس کے ابن اسحاق سے نقل کرنے مین وہم ہوگیا واللہ اعلم اور ہم نے یونس کی سند سے ابن اسحاق سے جو روایت کی ہو اُسمین یہ نہین ہو کہ حضرت ابی احد مین شہید ہوے وہ اُنکے بھائی حضرت اوس ہین جو احد مین شہید ہوے اور جسقدر وہم اُنکی کتاب مین ہین نہ اُن سب کو ابو موسی نے بیان کیا ہو اور نہ ابونعیم نے اور نہ جس قدر احوال صحابہ کے اُن سے رہگئے ہین اُن سب کو ابو موسی نے بیان کر دیا ہو اسکے لیے دوسرے لوگ ہین -

(سیدنا) اُبَی (رضی اللہ عنہ)

ابن شُرَیق - اور یہ مشہور ہین اس نام سے اَخنَس بن شریق بن عمرو بن وہب بن علاج بن ابی سلمہ بن عبد العزی بن غیرۃ بن عوف بن ثقیف ثقفی کنیت انکی ابو ثعلبہ ہو -
ہمین ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے اجازۃً ابو احمد کی کتاب سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عمر ابن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن یزید نے بواسطہ اپنے راویوں کو نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے اخنس بن شریق کا نام ابی بن شریق بن عمرو بن وہب بن علاج ہو (دراصل) انکا نام اُبی تھا مگر جب اُنھون نے جنگ بدر مین بنی زہرہ کو مکہ لوٹ جانے کا مشورہ دیا اور اُنھون نے اِنکے مشورے کو مان لیا اور لوٹ گئے تو یہ چرچا ہونے لگا کہ ابی بن شریق نے اُن لوگون کو لوٹا دیا لہذا اِنکا نام اخنس رکھدیا گیا (اخنس کے معنی زیادہ لوٹانے والا یہ بنی زہرہ کے حلیف [1]

[1] زمانہ جاہلیت مین دستور تھا کہ چند لوگ باہم ایک دوسرے کی دوستی کی قسم کھا لیتے تھے اُن لوگون کو باہم حلیف کہتے تھے ۱۲

تھے اور انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ دنون) مولفۃ القلوب[۱] کے ساتھ دیا تھا۔ اِنکی وفات حضرت عمر بن خطاب کی خلافت مین ہوئی۔ مین کہتا ہون کہ اخنس بنی زُہرہ کے حلیف اور انھین ذی وجاہت تھے پھر جب قریش (کے کافر) جنگ بدر مین گئے اور بنی زہرہ کو ابوسفیان بن حرب کے متعلق یہ خبر ملی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بچ گئے اور قریش کا ارادہ جنگ بدر مین جانیکا ہے تو اخنس نے بنی زہرہ کو انکے لوٹ جانیکا شورہ دیا اور اُنسے کہا کہ اللہ نے تمھارے اُس قافلے کو جو ابوسفیان کے ساتھ تھا بچا دیا اب تمکو اور کس بات کی ضرورت ہے لہٰذا وہ لوگ لوٹ گئے اور بدر مین اُنمین کا کوئی مقتول نہین ہوا اُسیوقت سے انکا لقب اخنس رکھا گیا۔ اِنکا تذکرہ ابوموسی نے کیا ہے۔

(سیدنا) اُبیّ (رضی اللہ عنہ)

ابن عجلان اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (حدیث کی) روایت کی ہے اور یہ ابو اُمامہ صدی بن عجلان باہلی کے بھائی ہین ابن شاہین نے بیان کیا ہے کہ مینے عبداللہ بن سلیمان بن اشعث کو ایسا ہی کہتے ہوے سنا۔ اِنکا تذکرہ ابوموسی نے کیا ہے۔

(سیدنا) اُبیّ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمارہ انصاری۔ اِنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اپنے گھر مین دونون قبلون[۲] کی طرف نماز پڑھی ہے۔ سعید بن عُفیر نے یحیی بن ایوب سے اُنھون نے عبدالرحمن بن رزین سے اُنھون نے محمد بن یزید سے اُنھون نے ایوب بن قطن سے اُنھون نے عبادہ بن نسی سے اُنھون نے اُبی بن عمارہ انصاری سے روایت کی کہ انھون نے کہا میرے گھر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو مینے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا مین موزون پر مسح کرون آپ نے فرمایا ہان مینے عرض کیا کہ ایک دن تک آپ نے فرمایا ہان مینے کہا اور دو دن آپ نے فرمایا ہان مینے کہا اور تین دن آپ نے فرمایا ہان جب تک[۳] تمھارا جی چاہے۔ اِس حدیث کو عمرو بن رُبیع بن طارق نے یحیی بن ایوب سے روایت کیا ہے اور اُنھون نے عبادہ بن نسی کو (درمیان سند مین) نہین ذکر کیا۔ ابوعمر ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند مین اضطراب ہے اور بخاری نے تاریخ کبیر مین اسکو نہین ذکر کیا کیونکہ لوگ کہتے ہین کہ یہ غلطی ہے یہ واقعہ اُبی بن ام حرام کا ہے ابن عبلہ نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور اُنھون نے ذکر کیا ہے کہ مینے انکو دیکھا ہے اور انسے حدیث سنی ہے ابی بن ام حرام کا نام عبداللہ ہے انشاء اللہ وہ اپنے باب مین مذکور ہوگا۔ اِنکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

---

[۱] کچھ لوگ اُس زمانے مین بخوف مسلمان ہوگئے تھے اُنکے دل مین اسلام کی جڑ مضبوط نہ ہوئی تھی انکو مولفۃ القلوب کہتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بغرض تالیف انکو اکثر مال دیدیا کرتے تھے ۱۲

[۲] یعنے بیت المقدس کیطرف اور بعد بیت المقدس کے منسوخ ہو جانے کے کعبہ کی طرف ۱۲

[۳] اس حدیث پر عمل نہین ہے کیونکہ صحیح احادیث مین مقیم کے لیے ایک شب و روز اور مسافر کے لیے تین شب و روز تک مسح کی اجازت ہے ۱۲

(سیدنا) اُبَیّ (رضی اللہ عنہ)

ابن قشب۔ ابن مندہ کہتے ہین کہ (انکا نام) ابی بن قشب ہی بشرطیکہ صحیح ہو اور انھون نے ابن جریج کی اُس حدیث کو ذکر کیا ہی جو بواسطہ عطاء کے حضرت ابن عباس سے منقول ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) مسجد مین بعد تکبیر ہوجانے کے تشریف لائے اور (اُسوقت) اُبی بن قشب دو رکعت نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے انکے شانے پر ہاتھ ٹھوکا اور فرمایا کہ اے ابن قشب کیا تم چار رکعت نماز پڑھتے ہو۔ ابو نعیم نے کہا ہی کہ اِس حدیث مین بعض راویون سے وہم ہوگیا ہی اور انھون نے (حدیث مین) اُبی کا نام لیا ہی حالانکہ (حدیث مین صرف) ابن قشب ہی۔

(سیدنا) اُبَیّ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن عبد ثور۔ ہمین ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ابو علی نے اجازۃً ابو احمد کی کتاب سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمر بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمر بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین منذر بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن محمد نے علی بن محمد مدائنی سے انھون نے اپنے راویون کے ذریعہ سے نقل کیا کہ وہ لوگ کہتے تھے کہ قبیلۂ خزاعہ کا ایک شخص اپنی قوم کے کچھ لوگون کے ہمراہ آیا انھین اُبی بن کعب بن عبد ثور بھی تھے اِن لوگون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور مسلمان ہوگئے۔ اِنکا تذکرہ ابو موسیٰ نے کیا ہی اور یہ وفد[51] جنکا ذکر اس ترجمے مین ہی قبیلۂ مزینہ کے ہین۔

(سیدنا امام القراء) اُبَیّ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن قیس بن عبید ابن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار جنکا نام تیم اللات ہی اور بعض لوگ کہتے ہین تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج اکبر انصاری خزرجی معاوی ہیں انکا نام نجار اسوجہ سے رکھا گیا کہ انھون نے بسولے سے اپنا ختنہ کرلیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ انھون نے ایک شخص کے مُنھ پر بسولا مار دیا تھا اور اُسکا مُنھ کٹ گیا تھا لہذا انکو لوگ نجار (بڑھئی) کہنے لگے۔ اور معاویہ[52] بن عمرو کی اولاد بنی حُدَیلہ کے نام سے مشہور ہے حُدَیلہ معاویہ کی ماں ہین معاویہ کی اولاد سب انھین کی طرف منسوب ہی اور یہ حُدیلہ مالک بن زید بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن عضب بن جشم بن خزرج کی بیٹی ہین اور صہیلہ بنت اسود بن حرام بن عمرو

[51] وفد اُن لوگون کو کہتے ہین جو کسی کی طرف سے قاصد بن کے کہین جائین یہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی قوم کی طرف سے آئے تھے اسلئے انکو وفد کہا جاتا ہی ۱۲

[52] یہ معاویہ نہین ہین جو ملک شام کے بادشاہ تھے وہ حضرت ابو سفیان کے بیٹے ہین ۱۲

ابن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار کی دادی ہین یہ صہیلہ اور حضرت اُبی کے والد عمرو بن مالک بن نجار مین جا کے ملجاتے ہین اور یہ صہیلہ ابوطلحہ زید بن سہل بن اسود بن حرام انصاری ام سلیم کے شوہر کی پھوپھی ہین۔

ان اُبی بن کعب کی دو کنیتین ہین (ایک) ابوالمنذر یہ کنیت انکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی (دوسری) ابوالطفیل یہ کنیت انکی حضرت عمرؓ ابن خطاب نے رکھی تھی اسوجہ سے کہ اسکے بیٹے کا نام طفیل تھا۔ یہ بیعت عقبہ مین اور جنگ بدر مین شریک تھے حضرت عمرؓ (انکی نسبت) فرمایا کرتے تھے کہ اُبی تمام مسلمانون کے سردار ہین اِنسے عُبادہ بن صامت اور حضرت ابن عباسؓ اور عبداللہ بن خطاب اور انکے بیٹے طفیل بن اُبی نے روایت کی ہے۔

ہمین ابراہیم بن محمد نے اور اسماعیل بن عبید نے اور ابوجعفر نے اپنی اسناد سے ترمذی سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے محمد بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خالد حذّاء (جوتی سینے والے) نے ابوقلابہ سے انھون نے حضرت انس بن مالک سے نقل کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) حضرت اُبی بن کعب سے فرمایا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین تمھین (سورۂ) لم یکن الذین سناؤن اُبی نے عرض کیا کہ کیا اللہ نے میرا نام لیا ہے آپ نے فرمایا ہان تو اُبی (فرط مسرت سے) رونے لگے۔ اور عبدالرحمن ابن ابزیٰ نے حضرت اُبی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا۔ عبدالرحمن کہتے ہین مین نے حضرت اُبی سے پوچھا کہ آپ کیا اِس بات سے خوش ہوے تو حضرت اُبی نے جواب دیا کہ مین کیون خوش نہوتا اللہ تعالے فرماتا ہے قل بفضل اللہ و رحمتہ فبذلک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون (ترجمہ (اے نبی) کہدو کہ خدا کے فضل و رحمت سے (مین خوش ہوتا ہون) اسی پر خوش ہونا چاہیے یہ اُس چیز سے بہتر ہے جسکو لوگ جمع کرتے ہین۔

ترمذی کہتے ہین اِسی سند کے ساتھ ہم سے ابن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حمید بن عبدالرحمن نے داود عطار سے انھون نے معمر سے انھون نے قتادہ سے انھون نے حضرت انسؓ سے نقل کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت مین سب سے زیادہ مہربان میری امت پر ابوبکرؓ ہین اور خدا کی دین کی بابت سب سے زیادہ سخت عمرؓ ہین اور حیا مین سب سے زیادہ کامل عثمانؓ ہین اور حلال و حرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے مُعاذ بن جبل ہین اور فرائض (میراث کے مسائل) کے سب سے زیادہ جاننے والے زید بن ثابت ہین اور قراءت کے سب سے زیادہ ماہر اُبی بن کعب ہین اور ہر اُمت کا ایک امین ہوتا ہے اِس امت کے امین ابوعبیدہ ہین اس حدیث کو ابوقلابہ نے بھی حضرت انسؓ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے اور انھون نے اسمین اتنا جملہ زیادہ روایت کیا ہے کہ سب سے عمدہ فیصلہ کرنے والے علیؓ ہین۔

زر بن حُبیش سے روایت ہے کہ وہ بالالتزام اُبی بن کعب کے ساتھ رہتے تھے (وہ کہتے ہین کہ) حضرت اُبی بن کعب (کے مزاج) مین کچھ سختی تھی تو مین نے اُنسے کہا کہ آپ مجھسے نرمی کیا کیجیے خدا آپ پر رحم کرے۔

ہمین ابومنصور بن یحیٰ معدل نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابونصر بن طوق نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابن المرجی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن علی بن مثنیٰ نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوعبداللہ یعنے محمد بن عبدہ بن حرب نے خبردی وہ کہتے تھے ہمسے ابوعلی حسن بن قرعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سفیان بن حبیب نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین سعید نے ثویر بن ابی فاختہ سے اُنھون نے اپنے والد سے اُنھون نے طفیل سے اُنھون نے اپنے والد یعنے حضرت اُبی بن کعب سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت پڑھتے ہوے سنی والزمھم کلمۃ التقوی (ترجمہ خدا نے اُنھین تقوی کی بات لازم کردی ہو۔ وہ کہتے تھے حضرت نے) فرمایا کہ (تقوی کی بات سے مراد) لاالہ الااللہ کی شہادت۔

حسن بن صالح نے مطرف سے انھون نے شعبی سے اُنھون نے مسروق سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے (عہدہ) قضا کی زیادہ قابلیت رکھنے والے چھ آدمی تھے عمرؓ اور علیؓ اور عبداللہؓ (بن مسعود) اور اُبیؓ اور زیدؓ (بن ثابت) اور ابوموسیؓ (اشعری)۔

ابوعمر (ابن عبدالبر) نے بیان کیا ہو کہ محمد بن سعد نے واقدی سے نقل کیا ہو کہ سب سے پہلے جنے رسول اللہ صلعم کیلیے لکھا آپکی مدینہ مین تشریف آوری کیوقت وہ اُبی بن کعب ہین اور اخیر زمانے مین جن لوگون نے لکھا انمین بھی سب سے پہلے یہی ہین اور درمیان مین اور لوگون نے بھی لکھا جب اُبی بن کعب نہوتے تو زید بن ثابت لکھتے اور قریش مین جس نے سب سے پہلے آپ کے لیے لکھا وہ عبداللہ ابن سعد بن ابی سرح ہو بعد اسکے وہ مرتد ہوگیا تھا اور مکے لوٹ گیا تھا اُسی کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی ومن[۵۱] اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شیٔ اور خطوط کے لکھنے کا کام عبداللہ بن ارقم زہری کے سپرد تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدنامون کی کتابت اور صلحنامون کی جب آپ صلح کرتے تھے حضرت علیؓ ابن ابیطالب کرتے تھے اور جن لوگون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کتابت کی تھی انمین سے ابوبکر صدیقؓ ہین اور عمرؓ بن خطاب اور عثمانؓ ابن عفان اور زبیر بن عوام اور خالد اور ابان جو دونون سعید بن عاص کے بیٹے ہین اور حنظلہ اُسیدی اور علاء بن حضرمی اور خالد بن ولید اور عبداللہ بن رواحہ اور محمد بن مسلمہ اور عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن سلول اور مغیرہ بن شعبہ اور عمرو بن عاص اور معاویہ بن ابی سفیان اور جہم بن صلت اور معیقیب بن ابی فاطمہ اور شرحبیل بن حسنہ۔

ابونعیم نے کہا ہو کہ اُبی کی وفات مین لوگون نے اختلاف کیا ہو بعض لوگ کہتے ہین ۲۲ھ ہجری مین بعہد خلافت حضرت عمرؓ وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہین ۳۰ھ مین بعہد خلافت حضرت عثمانؓ ابونعیم نے بیان کیا ہو کہ یہی صحیح ہو کیونکہ زر بن حبیش اُن سے حضرت عثمانؓ کی خلافت مین ملے تھے۔

---

[۵۱] ترجمہ۔ اور اُس سے زیادہ ظالم کون ہو جو خدا پر جھوٹ افترا کرے یا یہ کہے کہ میرے اوپر وحی نازل کی گئی ہو حالانکہ اُسپر کچھ بھی نازل نہین کیا گیا۔

ابوعمر (ابن عبدالبر) نے کہا ہو کہ اُنھون نے سنہ ۱۹ھ مین وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ سنہ ۲۰ھ مین اور بعض کہتے ہین سنہ ۲۲ھ مین اور بعض کہتے ہین کہ سنہ ۳۲ھ مین بعہد خلافت حضرت عثمان رضؓ اور اکثر لوگ اسی طرف ہین کہ اُنھون نے حضرت عمرؓ کی خلافت مین وفات پائی (یہانتک ابن عبدالبر کا قول تھا مگر صحیح وہی ہو جو ابونعیم نے بیان کیا)۔
حضرت اُبی کے سر اور ڈاڑھی کے بال سپید تھے وہ اپنے بالون کی سپیدی کو بدلتے نتھے (یعنی خضاب نہ لگاتے تھے) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) اُبیؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک حُرَشی اور بعض لوگ کہتے ہین عامری یہ ابوعمر (ابن عبدالبر) کا قول ہو اور ابن مندہ اور ابونعیم کہتے ہین کہ قُشیری عامری پس یہ سب لوگ اس بات پر متفق ہین کہ وہ عامر بن صَعصَعہ کے قبیلہ سے ہین اب انکے بعد اختلاف ہو کیونکہ (اگر انکو حُرَشی کہا جائے تو یہ حُرَیش کی اولاد سے ہونگے اور اگر قشیری کہا جائے تو قشیر کی اولاد سے ہونگے اور) حریش اور قشیر دونون بھائی ہین اور دونون کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس غیلان بن مُضَر کے بیٹے ہین۔
یہ اُبی بصری ہین انکی ایک حدیث وہ ہو جو ہم سے ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے نقل کرکے بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے قتادہ سے اُنھون نے زرارہ بن اوفی سے اُنھون نے اُبی بن مالک سے نقل کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے مان باپ کو یا انمین سے ایک کو پایا پھر بھی وہ دوزخ مین گیا اُسپر خدا لعنت کرے اور اسی کے مثل غندر نے اور علی بن جعد نے اور عاصم بن علی نے شعبہ سے روایت کی ہو اور اسکو ابوداؤد نے بھی شعبہ سے اُنھون نے علی بن زید سے اُنھون نے زرارہ سے اُنھون نے اپنی قوم کے کسی آدمی سے جس کا نام مالک یا ابومالک یا ابن مالک تھا انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو اور اس حدیث کو ثوری نے اور ہشیم نے علی بن زید سے اُنھون نے زرارہ سے اُنھون نے عمرو بن مالک سے روایت کیا ہو اور اسکو حماد نے علی بن زید سے اُنھون نے زرارہ سے انھون نے مالک قشیری سے روایت کیا ہو اور اسکو اشعث بن سوار نے زرارہ سے انھون نے اپنی قوم کے کسی آدمی سے جس کا نام مالک یا ابومالک یا عامر بن مالک تھا روایت کیا ہو۔ امام بخاری کہتے ہین کہ یہ حدیث مالک بن عمرو قشیری کی ہو یحیی بن معین کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین اُبی بن مالک کوئی نہین ہو وہ عمرو بن مالک ہین (جنکو لوگون نے اُبی بن مالک سمجھا ہو) مگر (امام) بخاری نے ان ابی بن مالک کو اپنی کتاب (تاریخ)

کبیہ تین ابی کے باب مین ذکر کیا ہو اور انھون نے اُنکے بارے مین اختلاف بھی ذکر کیا ہو۔
بخاری کے علاوہ اور لوگ بھی ابی بن مالک کو صحیح کہتے ہین واللہ اعلم۔ اور اسکی بحث عمرو بن مالک کے بیان مین آئیگی
اِنکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) اُبَی (رضی اللہ عنہ)

ابن مُعاذ بن انس بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری خزرجی نجاری ہیں آپنے
بھائی انس بن مُعاذ کے ہمراہ بدر اور احد مین شریک ہوے اور یہ دونون بیر معونہ مین شہید ہوے یہ کیفیت
ابن شاہین نے واقدی سے نقل کی ہو۔ اِنکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

باب الہمزہ مع الثاء

(سیدنا) اُثَال (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان حنفی۔ اِنکا تذکرہ عبدان بن محمد مروزی نے لکھا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ ہم سے محمد بن مرزوق نے بیان کیا
وہ کہتے تھے مجھسے غالب بن حلبس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حارث بن عبید ایادی نے اپنے والد سے انھون نے
اُثال بن نعمان حنفی سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم اور فُرات بن حیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔
ہم نے آپ کو سلام کیا آپ نے ہمارے سلام کا جواب دیا ہم اُس وقت تک اسلام نہ لائے تھے۔ پھر آپ نے فرات
بن حیان کو کچھ زمین بھی معافی مین دی تھی۔ فُرات بن حیان کو حضرت حسان بن ثابت کا یہ شعر پہونچ چکا تھا۔
ترجمہ شعر اگر ہم کہین ادہر اُدہر ڈہونڈہنے سے فرات بن حیان کو پاجائین تو وہ رہن ہالک[1] ہوجائین۔
عبدان نے اِس سے زیادہ ذکر نہین کیا اِنکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) اُثوب (رضی اللہ عنہ)

ابن عُتبہ۔ انکو ابن قانع نے صحابہ مین ذکر کیا ہو۔

---

[1] ایک قبیلہ ہو جو اسکی طرف منسوب ہو۔ ۵۲ رہن ہالک کے معنی وہ گروی ہوئی چیز جو چھڑانے والے کے قبضہ سے باہر نکل گئی ہو یعنی ہم اُنکو قید کرلین پھر کبھی نہ چھوڑین۔

ہمین ابوسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے ہین ہمین ابوعبداللہ محمد بن عمر بن ہارون نے احمد ابن ابی الحسن کی کتاب کو انسے پڑھکر بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین علی بن احمد مقری نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبدالباقی بن قانع نے نیز احمد کہتے تھے کہ ہمین زُہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن قانع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن بحر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ملازم بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہارون بن بجید نے جابر سے اُنھون نے حضرت اثوب بن عُتبہ سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سپید مرغ میرا اور میرے ستر پر دسیون کا دوست ہے۔

امام احمد کہتے ہین کہ یہ حدیث منکر ہے اسکی اسناد صحیح نہین ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

باب الہمزہ مع الجیم ومع الحاء

(سیدنا) اَجْمَد (رضی اللہ عنہ)

جیم کے ساتھ۔ دارقطنی نے کہا ہے کہ اجمد بن عجیان ہمدانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اور حضرت عمرؓ بن خطاب کے زمانے مین فتح مصر مین شریک تھے اور انکا مقام جیزہٗ مصر کے نام سے مشہور ہے۔ دارقطنی کہتے تھے مجھے اسکی خبر عبدالواحد بن سلمی نے دی وہ کہتے تھے مینے ابوسعید عبدالرحمن بن یونس بن عبدالاعلی صدفی کو کہتے ہوے سنا مگر مجھے کوئی روایت حضرت اجمد کی نہین ملی۔

(سیدنا) اَحَبّ (رضی اللہ عنہ)

حاے مہملہ کے ساتھ۔ یہ مالک بن سعد اللہ کے بیٹے ہین بعض لوگون نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے۔ یہ قول ابن دَبّاغ کا ہے۔

(سیدنا) اَحْزاب (رضی اللہ عنہ)

ابن اُسید (کنیت انکی) ابورُہم سمعی ظہری اور یہ سماعی (کے لقب سے بھی یاد کیے جاتے ہین۔ انکا نسب سمع بن مالک بن زید بن سہل بن عمرو بن قیس بن معاویہ بن جشم بن عبد شمس سے ہے۔

انکا ذکر محمد بن سعد کاتب واقدی نے ان صحابہ مین کیا ہے جو شام مین جا کے رہے تھے۔

امام بخاری کہتے ہین کہ یہ (صحابی نہین ہین) تابعی ہین اور ابن خیثمہ نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہو۔
علی بن عیاش نے اور ہشام بن عمار نے معاویہ بن یحیی طرابلسی اور معاویہ بن سعید تجیبی سے انھون نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے مرثد بن عبد اللہ یزنی سے انھون نے حضرت ابورہم سے نقل کیا ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا چور وہ ہو جو امیر[۵۱] کی زبان چرائے اور سب سے بڑا خطاکار وہ ہو جو ناحق کسی مرد مسلمان کا مال مار لے اور منجملہ نیکیون کے بیمار کی عیادت ہو اور پوری عیادت یہ ہو کہ تم اپنا دست شفقت اُس مریض پر پھیر دو اور اُس سے پوچھو کہ وہ کیسا ہو اور سب سے بڑی سفارش یہ ہو کہ تم دو آدمیون کے درمیان مین نکاح کی سفارش کرو یہانتک کہ اُن دونون کے درمیان مین نکاح کرا دو اور انبیا کی پوشش کا طریقہ یہ تھا کہ وہ پائجامہ سے پہلے کرتہ پہنتے تھے اور مقبولیت دعا کی علامتون سے ایک یہ ہو کہ چھینک آجائے ابو سعد عبد الکریم بن ابی بکر سمعانی کہتے ہین کہ ابورہم کا نام احزاب بن اسید ہو اور بعض لوگ کہتے ہین کہ انکا نام اسید ہی ہو یہ تابعی ہین (صحابی نہین ہین) حضرت ابوایوب انصاری سے روایت کرتے ہین اِن سے مکحول اور خالد بن معدان نے روایت کی ہو اِنکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) احمد (رضی اللہ عنہ)

ابن حفص بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم۔ کنیت انکی ابو عمرو مخزومی۔
یہ چچازاد بھائی ہین حضرت خالد بن ولید کے اور ابو جہل بن ہشام کے اور خیثمہ بنت ہاشم بن مغیرہ کے جو حضرت عمرؓ بن خطاب کی والدہ ہین۔ (اِس رشتے سے یہ حضرت عمرؓ کے چچیرے ماموں ہوے)۔
ابو عبد الرحمن نسائی نے ابراہیم بن یعقوب جوزجانی سے نقل کیا ہو کہ انھون نے ابوہشام مخزومی سے جو بنی مخزوم کے نسب کے بڑے عالم تھے ابو عمرو بن حفص کا نام پوچھا اُنھون نے کہا احمد اور انکی والدہ دُرّہ بنت خزاعی بن حارث بن حویرث ثقفی ہین علی بن رباح نے ناشرہ بن سمی یزنی سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین نے حضرت عمرؓ بن خطاب کو جابیہ[۵۲] والے دن خطبے مین یہ فرماتے ہوے سنا کہ (اے مسلمانو) مین تم سے خالد بن ولید کی بابت عذرخواہی کرتا ہون مینے انھین حکم دیا تھا کہ وہ یہ مال صرف مہاجرین کو دین مگر اُنھون نے جاہ اور شرف والے لوگون کو اور باتونی آدمیون[۵۳] کو بھی دیا لہذا مین نے انھین معزول کر دیا اور ابو عبیدہ بن جراح کو انکی جگہ پر مقرر کیا پس ابو عمرو بن حفص کھڑے ہو گئے اور اُنھون نے کہا

---

۵۱ امیر کی زبان چرانے کا یہ مطلب ہو کہ امیر کی طرف سے لوگون کو جھوٹ پیغام دے ۱۲ ۵۲ جابیہ ایک شہر ہو ملک شام مین اضلاع دمشق سے
۵۳ یہ اشارہ ہو اس امر کی طرف کہ حضرت خالد نے ایک شاعر کو کچھ روپیہ دیدیا تھا ۱۲

خدا کی قسم[۱] اے عمر تم نے انصاف نہین کیا تم نے ایک ایسے عامل کو موقوف کر دیا جسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل بنایا تھا اور تم نے ایک ایسی تلوار میان مین کر لی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (کفار قریش کے لیے) میان سے نکالی تھی اور تم نے ایک ایسے جھنڈے کو جھکا دیا جسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند کیا تھا اور بے شک تم نے حق قرابت کا لحاظ نکیا اور تم نے اپنے چچا کے بیٹے پر حسد کیا حضرت عمرؓ نے (ان سخت و درشت الفاظ کے جواب مین نہایت نرمی سے) فرمایا کہ تم چونکہ خالد کے قریب رشتہ دار ہو اور ابھی نوجوان ہو اس لیے تم کو اپنے چچا کے بیٹے کی حمایت مین غصہ آگیا۔

(سیدنا) اَحْمَر (رضی اللہ عنہ)

ابن جزی بن شہاب بن جزء بن ثعلبہ بن زید بن مالک بن سنان ربعی سدوسی اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بخاری سے نقل کیا ہے۔ اور ابن عبد البر کہتے ہین کہ (انکا نسب یون ہے) احمر بن جزی بن معاویہ بن سلیمان حارث سدوسی کے مولی ابن عبد البر نے کہا ہے کہ دارقطنی نے بیان کیا جزی میں جیم اور زے کو کسرہ ہے۔

مین کہتا ہون انسے صرف حسن بصری نے روایت کی ہے۔ ہمین ابو الفضل منصور بن ابو الحسن مخزومی نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلی احمد بن علی مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عباد بن راشد نے خبر دی وہ کہتے تھے مینے حسن بصری سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی احمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کے لیے اس قدر جگہ چھوڑ دیا کرتے تھے جس مین آپ کے دونون کہنیان دونون پہلوون سے جدا رہین (یعنے فراغت بیٹھ سکین) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اَحْمَر (رضی اللہ عنہ)

حضرت (ام المومنین) ام سلمہ کے غلام ہین۔ جنادہ بن مغلس نے شریک سے انھون نے عمران نخلی سے انھون نے احمر مولی ام سلمہ سے روایت کی وہ کہتے ہین مین ایک جہاد مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا (اس سفر مین) ہم لوگون کا گذر ایک وادی پر یا (یہ کہا کہ) ایک نہر پر ہوا تو مین لوگون کو (اپنی پشت پر سوار کر کرکے) پار اُتارنے لگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھسے) فرمایا کہ

---

[۱] حضرت عمرؓ کا حلم اور انکی بردباری اور تثبت قابل ذکر ہے ورنہ کسکی مجال تھی کہ اتنے بڑے شہنشاہ کے سامنے ایسی سخت گفتگو کیا ساتھ ہی اسکے حضرت ابو عمرؓ کی حق گوئی بھی قابل تعریف ہے۔ اس مقام پر اگر کوئی ناسمجھ یہ اعتراض کرے کہ حضرت ابو عمرو نے قسم کھا کر حضرت عمرؓ کی ناانصافی وغیرہ کو بیان کیا ہے پس اگر حضرت عمرؓ مین یہ باتین نہ تھین تو حضرت ابو عمرو کا جھوٹا ہونا اور جھوٹی قسم کھانا لازم آیگا تو جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ حضرت ابو عمرو نے جو کچھ کہا اپنی سمجھ کے موافق کہا اسوقت انکی سمجھ مین حضرت عمرؓ کا یہ فعل خلاف انصاف ہوگا۔ یہان سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرات خلفائے راشدین نے کس قدر اختیارات نکتہ چینی کے عام طور پر دے رکھے تھے ۱۲

تم نے تو آج کشتی[۱] کا کام دیا یہ حدیث جبارہ کی روایت سے مشہور ہے اور دوسرے لوگوں نے شریک سے روایت کرکے اسکی تقویت کی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے

(سیدنا) احمر (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم اور بعض لوگ کہتے ہیں سلیم بن احمر انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور ان سے یزید بن شخیر نے روایت کی ہے اسکو ابن مندہ نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے انکا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) احمر (رضی اللہ عنہ)

ابن سوا ابن عدی ابن مرہ ابن حمران بن عوف بن عمرو بن حارث سدوسی سدوسی۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے ان سے صرف ایاد بن لقیط روایت کرتے ہیں۔ ابن مندہ نے اپنی اسناد کے ساتھ حسن بن محمد بن علی ازدی سے روایت کی ہے انھوں نے کہا مجھسے میرے والد نے بیان کیا انھوں نے کہا ہم سے علاء بن منہال نے ایاد بن لقیط سے انھوں نے حضرت احمر بن سوا سدوسی سے نقل کرکے بیان کیا کہ انکے پاس ایک بت تھا جسکی پرستش کیا کرتے تھے پھر اسے لے کے انھوں نے کنوین میں ڈالدیا بعد اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے بیعت کرلی۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ انکی حدیث اس سند سے غریب ہے اور علاء بن منہال کوفی ہیں وہی انکی حدیثوں کو جمع کرتے ہیں انھوں نے اس حدیث کو اسی سند سے لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

(سیدنا) احمر (رضی اللہ عنہ)

(انکی کنیت) ابوعسیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔ ان سے عمران جونی اور حازم بن قاسم نے روایت کی ہے۔ انکے نام میں لوگوں کا اختلاف ہے۔ یزید بن ہارون نے ابونصیرہ مسلم بن عبید سے انھوں نے ابوعسیب مولی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جبریل میرے پاس بخار اور طاعون لے کے آئے تو میں نے بخار کو مدینہ میں روک لیا اور طاعون کو شام بھیجدیا اور وہ میری امت کے لیے رحمت ہے اور کافروں کے لیے عذاب ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

---

[۱] یعنے جس طرح کشتی کے ذریعے سے لوگ دریا کے پار اتر جاتے ہیں اسیطرح تمھارے ذریعے سے لوگ پار پہونچ گئے ۱۲

(سیدنا) احمر (رضی اللہ عنہ)

ابن قطن ہمدانی۔ فتح مصر مین شریک تھے بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہین اسکو امیر ابو نصر ابن ماکولا نے ابن یونس سے نقل کیا ہی

(سیدنا) احمر (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ بن سلیم بن لای بن صریم بن حارث۔ اور حارث کا نام مقاعس بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم۔ کنیت انکی ابو شعبل۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے اور انکے بیٹے کے لیے ایک پروانہ امان کا لکھدیا تھا اور یہ قبیلہ بنی تمیم کے وفد تھے انکے نام مین اختلاف ہی۔ ابو الفتح ازدی کہتے ہین انکا نام مرہ ہی انکا شمار کوفیون مین ہی انکی حدیث انکی اولاد کے پاس ہی اسکی روایت محمد بن عمر بن حفص بن سکن بن سوار بن شعبل بن احمر بن معاویہ اپنے والد سے وہ انکے دادا سے نقل کرتے ہین کہ احمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور وہ بنی تمیم کے وفد تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے اور اُنکے بیٹے شعبل کے لیے پروانہ لکھدیا تھا۔ انکی کنیت ابو شعبل (زیادہ مشہور) ہی (آپ نے اُس پروانے مین یہ لکھدیا تھا کہ) یہ تحریر ہی احمر بن معاویہ کے لیے اور شعبل بن احمر کے لیے اُنکے مکانات اور مالون کی حفاظت کے بابت جو شخص انکو تکلیف دے اللہ کا ذمہ اُس سے بری ہی بشرطیکہ یہ سچے ہون یہ تحریر حضرت علیؓ بن ابی طالب نے لکھی تھی اور اسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر کی تھی۔ ابو نعیم کہتے ہین کہ محمد بن عمر نے ایسا ہی بیان کیا ہی مگر مین اِس حدیث مین ارسال سمجھتا ہون (یعنی کوئی راوی درمیان سے چھوٹ گیا ہی) اور انہون نے یہ بھی بیان کیا ہی کہ یہ حدیث غریب ہی اسکی کوئی سند سوا اسکے نہین ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہی۔

(سیدنا) احمری (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگون کا بیان ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی۔ انکا شمار مدینہ والون مین ہی۔ انکی حدیث اسماعیل بن ابراہیم بن ابی حبیبہ نے عبد اللہ بن ابی سفیان سے انھون نے اپنے والد سے اُنھون نے حضرت احمری سے نقل کی ہی کہ اُنھون نے کہا مین نے اپنی بی بی سے (زمانہ حج مین) عمرہ کرانیکا وعدہ کیا تھا مگر مین (اُس زمانے مین) جہاد پر چلا گیا (اور اس اثنا مین حج کا زمانہ گذر گیا) تو مجھے اسکا بہت رنج ہوا اور مینے یہ کیفیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی آپ نے فرمایا کہ تم اپنی بی بی سے کہدو کہ رمضان مین عمرہ ادا کرلین کیونکہ رمضان مین عمرہ کرنا حج کے برابر (ثواب رکھتا) ہی انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابن مندہ نے کیا ہی۔

(سیدنا) احنف (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس ۔احنف انکا لقب ہے احنف کے معنی وہ شخص جسکے پیر مین کجی ہو) انکے پیر مین کچھ کجی تھی۔
انکا نام ضحاک ہے اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام صخر بن معاویہ بن حصین بن عبادہ بن نزال بن مرہ بن عبید بن حارث بن عمرو بن کعب بن زید مناۃ بن تمیم ہے ۔کنیت انکی ابو بحر۔ تیمی سعدی ۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر آپکو دیکھا نہین ۔اور چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین دعا دی تھی اِس وجہ سے لوگون نے انکا تذکرہ (صحابہ مین) کیا ہے انکی والدہ قبیلہ باہلہ کی ایک خاتون ہین ۔ ہم سے ابو الفرج یحیی بن محمود بن سعد ثقفی نے اجازۃً اپنی اسناد سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حجاج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن سلمہ نے علی بن زید سے اُنھون نے حسن (بصری) سے اُنھون نے حضرت احنف بن قیس سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے اِس حالت مین کہ مین حضرت عثمان کے زمانہ خلافت مین کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ قبیلہ بنی لیث کے ایک شخص نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور (مجھسے) کہا کہ کیا مین تمھین بشارت نہ دون مین نے کہا ہان (ضرور دو) اُس شخص نے کہا کیا تمکو یاد ہے جب مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھاری قوم کے پاس بھیجا تھا مین (جب اُن لوگون کے پاس پہونچا تو) اسلام کی خوبیان اُن سے بیان کرنے لگا اور اُنھین اسلام کی ترغیب دینے لگا تو تم نے (مجھسے) کہا تھا کہ بیشک تم اچھی بات کی ترغیب دیتے ہو اور اچھی بات کا حکم کرتے ہو اور بیشک وہ (یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) بھی اچھی بات کی ترغیب دیتے ہین یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپنے فرمایا کہ اے اللہ احنف کو بخشدے ۔ احنف (یہ روح افزا بشارت سن کے بہت خوش ہوے اور) اکثر کہا کرتے تھے کہ میرے نزدیک میرا کوئی عمل اِس سے یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے زیادہ قابل امید نہین ہے۔ حضرت احنف بڑے ذکی اور دانشمند اور عقیل تھے بصرہ کے لوگون کے ہمراہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے تھے حضرت عمرؓ نے انکی عقلمندی اور دینداری اور نیک روی ملاحظہ فرما کر ایک سال تک انکو روک لیا پھر انکو (ایک روز) اپنے سامنے بلایا اور فرمایا کہ اے احنف تم جانتے ہو کہ مین نے تمھین کیون اپنے پاس روکا انھون نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین (مین) نہین جانتا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین عقلمند منافقون سے پرہیز کرنے کا حکم دیا ہے لہذا مجھے خوف ہوا کہ کہین تم اُنھین سے تو نہین ہو پھر حضرت عمرؓ نے اُنھین ایک خط لکھدیا حاکم بصرہ کے نام اُسمین اُنھین یہ لکھدیا کہ احنف اہل بصرہ کے سردار ہین اُسوقت سے انکی عزت بڑھتی گئی۔
یہ اُن لوگون مین تھے جنھون نے حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ کے درمیان مین جو جمل مین لڑائی ہوئی تھی اُس سے کنارہ کشی کی

اور جنگ صفین[1] مین حضرت علی مرتضی کے ساتھ تھے۔ مصعب بن زبیر جس وقت عراق کے حاکم ہوے اُسوقت تک زندہ رہے کوفہ مین سنہ ہجری مین وفات پائی مصعب بن زبیر جو اپنے بھائی عبداللہ (بن زبیر) کی طرف سے حاکم عراق تھے انکے جنازہ کی ہمراہی ابوالحسن مداینی نے ذکر کیا ہے کہ انھون نے ایک بیٹا چھوڑا تھا بحر نام اور انھین کے ساتھ انکی کنیت تھی (یعنے ابوالبحر) بحر کی جب وفات ہوئی تو انکی کوئی نرینہ اولاد باقی نہ تھی۔ واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینون نے کیا ہے۔

(سیدنا) احوص (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود انصاری۔ محیصہ اور حویصہ فرزندان مسعود انصاری کے بیٹے ہین انکا نسب انکے بھائیون کے بیان مین آئیگا۔ یہ اُحد مین اور تمام اُن غزوات مین جو احد کے بعد ہوے شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے عدوی سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) اُحَیحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اُمیّہ بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جُمح جُمحی صفوان بن اُمیّہ کے بھائی ہین۔ مولفۃ القلوب مین سے تھے۔ یہ ابن عبدالبر کا قول ہے۔ اور ابوموسی نے جو ابن مندہ کے چھوڑے ہوے نامون کا ذکر کیا ہے اُسمین بیان کیا ہے کہ عبدان نے کہا ہے کہ ہمکو انکی روایت نہین ملی صرف انکا نام انھون نے لکھ دیا ہے اور عبدان نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم سے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحیی بن سلیمان جعفی یعنی ابوسعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن اجلح نے اپنے والد سے اُنھون نے بشیر بن تیم وغیرہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مولفۃ القلوب کے نامون مین انکا بھی نام ہے۔

(سیدنا) اخرم (رضی اللہ عنہ)

نے کے ساتھ۔ یہ اسدی ہین یعنے قبیلہ اسد بن خزیمہ کے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سوار کہتے تھے۔ جس طرح حضرت ابوقتادہ کو کہتے تھے۔ حضرت اخرم سنہ ہجری مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین شہید ہو گئے تھے جبکہ عبدالرحمن بن عُیینہ بن حصن حذیفہ بن بدر فزاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مواشی پر شبخون مارا۔ انکی شہادت کا واقعہ حضرت سلمہ بن اکوع نے ایک طویل حدیث مین نقل کیا ہے جو صحیحین مین منقول ہے۔ اخرم انکا لقب ہے اور نام انکا محرز بن نضلہ ہے عنقریب انکا ذکر محرز کے نام مین پورے طور پر ہوگا۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے کیا ہے۔

[1] جنگ صفین ایک لڑائی کا نام ہے جو حضرت علی مرتضی اور حضرت معاویہ مین ہوئی تھی جنگ جمل اُس لڑائی کا نام ہے جو حضرت علی اور حضرت عائشہ کے درمیان مین ہوئی تھی۔

(سیدنا) اخرم (رضی اللہ عنہ)

انکا نام اور قبیلہ معلوم نہیں مگر انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکو بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے۔ انکی حدیث یحیی بن یمان عجلی نے قبیلہ تیم اللات کے ایک شخص سے انھون نے عبد اللہ بن اخرم سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قار کے دن فرمایا آج پہلا دن ہے جسمین عرب نے عجم سے اپنا حق لیلیا اور میری وجہ سے سب کو مدد ملی۔ انکا تذکرہ تینون نے کیا ہے اور صرف اسی حدیث کو روایت کیا ہے۔

(سیدنا) اخرم (رضی اللہ عنہ)

ہجیمی۔ انکا شمار صحابہ مین یحیی بن یمان کی حدیث کے سبب سے ہے جو انھون نے عبد اللہ تیمی سے نقل کی ہے یہ بیان ابو موسی نے کیا ہے انکا نسب انکے بیٹے عبد اللہ بن اخرم کے بیان مین آئیگا۔

مین کہتا ہون کہ میرے خیال مین یہ ہجیمی وہی اخرم ہین جنکا بیان اس سے پہلے ہوچکا ہے کہ انکا نام اور قبیلہ معلوم نہین کیونکہ راوی ان دونون سے دونون تذکرون مین عبد اللہ ہین اور عبد اللہ سے یحیی اور مینے ان دونون کا تذکرہ علحدہ علحدہ صرف امیر ابو نصر ماکولا کی پیروی کرکے لکھا کیونکہ انھون نے اپنی کتاب مین انکا تذکرہ اسی طرح یکے بعد دیگرے کیا ہے۔ بیشک انھون نے دو شخص علحدہ علحدہ سمجھے ہین۔

(سیدنا) اخنس (رضی اللہ عنہ)

ابن شریق ثقفی ہے۔ انکا نسب ابی بن شریق کے بیان مین گذرچکا ہے یہ بنی زہرہ کے حلیف[۱] ہین۔

(سیدنا) اخنس (رضی اللہ عنہ)

ابن جناب سلمی۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے معن بن یزید کے نام مین کیا ہے۔ ہم نے بھی معن کے بیان مین انکا ذکر اس سے زیادہ کیا ہے۔ یہ اُن لوگون مین ہین جو جنگ بدر مین شریک تھے۔

---

[۱] ذی قار ایک خاص دن کا نام ہے[۲] یعنے عجم والے جو اہل عرب پر غلبہ کر رہے تھے اور عرب کو [illegible] مین سمجھتے تھے وہ بات اب جاتی رہی ۱۲

[۲] حلیف اس شخص کو کہتے ہین جس سے قسم کی دوستی ہو اہل عرب مین باہم قسم کہا کے دوستی کے عہد کرنے کا دستور تھا ۱۲

باب الہمزہ مع الدال ومع الذال

(سیدنا) آدرع (رضی اللہ عنہ)

اسلمی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاسبانی مین رہتے تھے۔ ان سے صرف سعید بن ابی سعید مقبری نے فقط ایک حدیث روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ہو ایک شبکو مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاسبانی کے لیے گیا تو کوئی شخص مرگیا تھا لوگون نے کہا کہ یہ عبداللہ ذوالبجادین ہین۔ مدینہ مین انکی وفات ہوئی لوگ جب انکی تجہیز وتکفین سے فارغ ہوے اور انکے جنازے کو اُٹھایا تو نبی صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ انکے ساتھ نرمی کرو اللہ تمھارے ساتھ نرمی کریگا کیونکہ یہ اللہ اور اُسکے رسول کو دوست رکھتے تھے یہ حدیث غریب ہو صرف اسی سند سے مروی ہو۔

(سیدنا) ادرع (رضی اللہ عنہ)

ضمری۔ کنیت انکی ابوالجعد ہو اور یہ کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہین۔ قاضی ابواحمد نے انکا نام اسی طرح بتایا ہو۔ اور انھون نے کہا ہو کہ مینے انکا نام صرف علی بن سعید عسکری کی کتاب مین دیکھا ہو۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ انکا نام عمرو ہو۔ چنانچہ اِنکا ذکر عمرو کے بیان مین بھی انشاء اللہ ہوگا۔ اور عبیدہ بن سفیان حضرمی سے روایت ہو اُنھون نے ابوالجعد ضمری سے روایت کی اور (کہا ہو کہ) ابوالجعد ضمری صحابی تھے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین جمعہ بغیر عذر کے ترک کردے اللہ اسکے دل پر مہر کردیتا ہو۔ یہ حدیث محمد بن عمرو سے اور عبیدہ سے مشہور ہو اور اس حدیث کو صالح بن کیسان نے عبیدہ بن سفیان سے روایت کیا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ عمرو بن امیہ ضمری سے یہ حدیث مروی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے کیا ہو۔

(سیدنا) ادریس (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ ابرہہ کیساتھ گذر چکا ہو یہ اُن لوگون مین ہین جو شام چلے گئے تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) اُدَیم (رضی اللہ عنہ)

تغلبی۔ اِن سے صبی بن معبد نے روایت کی ہو۔ ہمین ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یہ علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین

ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر طلحی نے عبید بن غنام سے انھون نے علی بن حکیم سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسرائیل نے منصور سے انھون نے ابووائل سے انھون نے صبی بن معبد سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین پہلے نصرانی تھا پھر مسلمان ہوا بعد اسکے مین نے حج کرنے کا ارادہ کیا تو مین نے اپنی قوم کے ایک شخص سے جنکا نام اُدیم تھا پوچھا تو انھون نے کہا کہ تم قران کرو یعنی حج و عمرہ کا احرام ایک ساتھ باندھو اور انھون نے مجھسے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قران کیا تھا۔ اِسی حدیث کو جریر نے منصور سے انھون نے ابووائل سے انھون نے صبی سے روایت کیا ہو مگر انھون نے (اُدیم کی جگہ) ہدیم بن عبداللہ کہا ہو۔ ابوموسی کہتے ہین کسی نے اِس حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہین کیا آپ کا ذکر صرف ابن ماکولا نے کیا ہو۔ ہُدیم ہا اور دال مہملہ کے ساتھ ہو ابوموسی کہتے ہین مشہور ہذیم ہا اور ذال معجمہ کے ساتھ اور انکو ابونعیم نے اور جن لوگون نے ابونعیم کی پیروی کی ہو ثعلبی ثاے مثلثہ اور عین مہملہ کے ساتھ لکھا ہو حالانکہ یہ تغلبی ہین تاے مثناۃ اور غین معجمہ کے ساتھ کیونکہ قبیلۂ بنی تغلب کے لوگ عیسائی تھے (اور یہ بھی عیسائی تھے) اور قبیلۂ بنی ثعلبہ کے لوگ (عیسائی نہ تھے بلکہ) دین عرب پر تھے (یعنے مشرک تھے) ادیم مین ہمزہ کو پیش اور دال کو زبر ہو اور بعض لوگ کہتے ہین ہمزے کو زبر اور دال کو زیر۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسی نے کیا ہو۔

(سیدنا) اُذینہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن یعمر۔ اِنکا نام شداخ بن کعب بن مالک بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ ابن کنانہ بن خزیمہ کنانی لیثی۔ کنیت انکی ابوعبدالرحمن۔ یہ نسب ابن مندہ اور ابونعیم نے بخاری سے نقل کیا ہو۔ اور ابن عبدالبر کہتے ہین کہ اِنکا نام اذینہ بن یعمر ہو پھر ابن عبدالبر نے اِنکا نسب کنانہ تک پہونچایا ہو جیسا کہ گذر چکا اور اسکے بعد انھون نے کہا ہو کہ پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہو۔ ابن عبدالبر نے کہا ہو کہ بعض لوگون نے اِنکو قبیلۂ شنوءہ سے بیان کیا ہے حالانکہ یہ صحیح نہین۔

ابوداؤد طیالسی نے اپنے مسند مین سلام سے انھون نے ابوالاحوص سے انھون نے ابواسحاق سے انھون نے عبدالرحمن بن اذینہ سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھائے مگر اُس قسم کا جانب خلاف اُس سے بہتر ہو تو اُسے چاہیے کہ اُسی بات کو کرے جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دیدے۔ اِس حدیث کو سوا ابوالاحوص یعنے سلام بن سلیم کے اور کسی نے ابواسحاق سے روایت نہین کیا۔ اِنکا تذکرہ تینون نے کیا ہو۔ مین کہتا ہون کہ جن لوگون نے انکو عبدی کہا ہو اُنھین کا قول صحیح ہو۔ انکو ابواحمد عسکری نے قبیلۂ عبدالقیس کے لوگون مین ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ اذینہ عبدی جنکی کنیت ابوعبدالرحمن بن اذینہ ہو حجاج کی طرف سے بصرہ کے قاضی تھے اور یہ حجاج سلمہ بن حارث بن خالد بن عائذ بن سعد بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن بہثہ کے بیٹے ہین۔

اذینہ حضرت عثمانؓ کے زمانے مین قبیلۂ عبدالقیس کے سردار تھے۔ انھون نے جنگ جمل کا زمانہ پایا تھا لہذا اِنکا تذکرہ ہمین بھی

ہے- بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا ثابت نہین ابوحاتم کہتے ہین کہ جو حدیثین انھون نے روایت کی ہین وہ مرسل ہین (یعنے درمیان سے انھون نے صحابی کا نام چھوڑ دیا ہے) فضل بن دُکین نے کہا ہے کہ یہ تابعی ہین کوفہ کے رہنے والے ابن دُکین بھی کوفی ہین اور وہ بہ نسبت اور لوگون کے اپنے شہر کے رہنے والون سے زیادہ واقف ہین واللہ اعلم-

اور شاید جو لوگ انکو کنانی کہتے ہین انکو شبہہ ہوگیا اِس وجہ سے کہ اُنھون نے دیکھا کہ ابن اذینہ شاعر کنانی کا تذکرہ مشہور ہے تو اُن لوگون نے انکو اُس شاعر کا باپ سمجھا حالانکہ ایسا نہین ہے- ابن مندہ اور ابونعیم نے اِنکے نسب کے بیان مین اِنکو عنبری بھی لکھدیا ہے نون اور بے اور رے کے ساتھ حالانکہ یہ سب سے زیادہ عجیب ہے ابھی تو وہ انکو لیثی کہہ چکے تھے قبیلۂ کنانہ سے اور اب عنبری کہنے لگے قبیلۂ تمیم سے اور بلاشبہہ اُن لوگون نے انکی تصحیف کردی اور عبدی کو عنبری لکھدیا اِنکا تذکرہ بخاری نے بھی کیا ہے اور اُنھون نے کہا ہے کہ اذینہ عبدی حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہین اِنسے اِنکے بیٹے عبدالرحمن روایت کرتے ہین اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مُرسلاً (یعنے صحابی کو درمیان سے حذف کرکے) روایت کرتے ہین اِنکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے-

باب الہمزہ مع الراء

(سیدنا) اَرْبَدْ (رضی اللہ عنہ)

ابن حُمَیِّر اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ابن حمزہ- وہب بن جریر نے اپنے والد سے اُنھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا ہے کہ اُنھون نے کہا جن لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی انمین اربد بن حمیر بھی ہین- اور ابن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ جن لوگون نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور جنگ بدر مین شریک ہوے اُنمین اربد بن حمیر بھی ہین حمیر کے حا کو پیش اور میم کو زبر اور یے کو تشدید ہے اور اخیر مین رے ہے- یہ امیر ابونصر بن ماکولا کا قول ہے- اِنکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے-

(سیدنا) اَرْبَدْ (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ وسلم کے خادم ہین- ہمین ابوموسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے کہ اربد رسول خدا صلی اللہ وسلم کے خادم ہین اِنکا تذکرہ ابوعبداللہ بن مندہ نے (اپنی) تاریخ مین کیا ہے اور کہا ہے کہ انکی حدیث اصبغ بن زید نے سعید بن راشد سے اُنھون نے (حضرت امام) زید (شہید) سے اُنھون نے حضرت علیؓ (یعنے امام زین العابدین) سے اُنھون نے

اپنی دادی حضرت فاطمہ زہرا سے روایت کی ہے اس حدیث مین کچھ ان کا ذکر ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) اَرْبَدْ (رضی اللہ عنہ)

ابن مخشی اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام سوید بن مخشی ہے۔ یہ صحابی ہین قبیلۂ طے کے انکا ذکر ابو معشر وغیرہ نے اُن لوگون مین کیا ہے جو بدر مین شریک تھے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ سوید کے بیان مین کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو احمد عسکری نے بھی کیا ہے۔

(سیدنا) اَرْطَاۃ (رضی اللہ)

قبیلۂ طے کے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ ارطاۃ کے والد تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (مقام) ذی الخلصہ کے فتح کی بشارت لے کے آئے تھے اُسوقت آپنے انکا نام بشیر رکھا تھا۔ قیس بن ربیع نے اسماعیل بن ابی خالد سے انھون نے قیس بن ابی حازم سے اُنھون نے حضرت جریر بن عبداللہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنھین ذی الخلصہ[1] کے گرادینے کے لیے بھیجا تھا (چنانچہ حسب ارشاد اُسکو منہدم کرچکے) تو اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ایک قاصد بھیجا جنکا نام ارطاۃ تھا چنانچہ وہ آئے اور اُنھون نے حضرت کو بشارت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم (اُس بشارت کو سُنکے) سجدے مین گرگئے اس حدیث کو محمد بن عبداللہ بن نمیر نے اُنھون نے اسماعیل سے روایت کیا ہے اور اُنھون نے انھین ابو ارطاۃ کہا ہے۔ اور اسماعیل کے اکثر شاگردون نے کہا ہے کہ حضرت جریر نے ایک شخص کو بھیجا جنکا نام حصین بن ربیعہ طائی تھا اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے حصین کے بیان مین کیا ہے اور انشاء اللہ (ہماری کتاب مین بھی) انکا تذکرہ حصین کے بیان مین آئیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

(سیدنا) اَرْطَاۃ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن شراحیل بن کعب بن سلامان بن عامر بن حارثہ بن سعد بن مالک بن نخع بن عمرو بن علۃ بن جلد بن مالک بن ادد یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تو آپ نے اِنھین ایک جھنڈا دیا اُس جھنڈے کو لے کے یہ جنگ قادسیہ مین شریک ہوئے اور شہید ہوے پھر اُس جھنڈے کو قیس بن کعب نے لیا وہ بھی شہید ہوگئے۔

یہ ارطاۃ اور حجاج بن ارطاۃ بن ثور بن ہبیرہ بن شراحیل شراحیل مین جاکے ملجاتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اوس بن جُبَیش کے

[1] ذو الخلصہ۔ ایک شیو الرتعائین مین اُسمین ایک بت تھا جسکا نام خلصہ تھا مشرک اُسکی پرستش کیا کرتے تھے اور اسکو الکعبہ الیمانیہ کہتے تھے ۱۲ (خیر جاری تیسیر صحیح بخاری)

بیان مین کیا ہی علٰحدہ انکا ذکر نہین کیا۔

(سیدنا) ارطاۃ (رضی اللہ عنہ)

ابن مُنذر۔ ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے کہ عبدان بن مروزی نے کہا ہی کہ (یہ) ارطاۃ بن منذر سکونی (ہین) اور یہ صحابی ہین اور انھون نے یہ بھی کہا ہی کہ ہم سے ہشام بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسلمہ بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نصر بن علقمہ نے اپنے بھائی سے اُنھون نے ابن عائذ سے اُنھون نے ارطاۃ بن منذر سکونی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ننانوے مشرکون کو قتل کیا ہی اور مین اس بات کو نہین پسند کرتا کہ اتنے ہی مشرک اور قتل کر دون اور کسی ایک مسلمان کا راز فاش کر دون (یعنے ایک مسلمان کے راز فاش کرنیکا اسقدر گناہ ہی اسکی تلافی مشرکون کی اس کثیر تعداد کے قتل کرنے کا ثواب نہین کر سکتا)۔ عبدان نے کہا ہی کہ محمد بن علی بن رافع کہتے ہین کہ صحیح یہ (ہی کہ انکا نام) لقیط بن ارطاۃ سکونی ہی ارطاۃ بن منذر تو ہو ہی نہین سکتا۔ ابو موسی کہتے ہین کہ اسی شخص کا کہنا ٹھیک ہی ابو موسی نے کہا ہی کہ اسی کی تائید کرتی ہی وہ حدیث جو ہم سے ابو غالب کشودی نے بیان کی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن ربدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن معلّی دمشقی نے اور حسین بن اسحاق تستری نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمسے ہشام بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسلمہ بن عُلَیّ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نصر بن علقمہ نے اپنے بھائی یعنے محفوظ سے اُنھون نے ابن عائذ سے نقل کر کے بیان کیا اور ابن عائذ کا نام عبد الرحمن بن لقیط بن ارطاۃ سکونی ہی کہ ایک شخص نے اِن سے کہا کہ ایک ہمارا پڑوسی شراب پیتا ہی اور بری باتین کرتا ہی آپ اُنکی کیفیت سلطان سے بیان کر دیجیے حضرت لقیط بن ارطاۃ نے جواب دیا کہ مینے ننانوے کافرون کو قتل کیا ہی اور (اسکے بعد راوی نے) اسی کے مثل بیان کیا (یعنے اسکے آگے انھون نے یہ کہا کہ مین باوجود اسکے کسی مسلمان کی پردہ دری کو نہین پسند کرتا) ابو موسی نے کہا ہی کہ مین نہین سمجھتا کہ پہلی روایت (جسمین انکا نام ارطاۃ ظاہر کیا گیا ہی) کی سند کس طرح واقع ہوئی ہی کیونکہ عبدان نے اُس روایت کے بعد ہی ہشام ابن عمار سے یہ دوسری روایت بھی نقل کی ہی جسمین اُنھون نے انکا نام لقیط بن ارطاۃ بیان کیا ہی شاید اُنسے ایک جگہ غلطی ہو گئی ارطاۃ تابعین سے اور تبع تابعین سے روایت کرتے ہین اور اسی روایت مین یہ بھی ہے کہ ارطاۃ شام کے معتبر لوگون مین سے ہین کسی صحابی سے بھی انکی ملاقات نہین ہوئی چہ جائیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات۔

لہ مسلمانون کو چاہیے کہ اس واقعہ سے سبق دیکھین کہ مسلمانون کی پردہ دری اور انکی آبرو ریزی کس قدر گناہ ہی!!

(سیدنا) ارقم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی الارقم۔ ابی الارقم کا نام عبد مناف بن اسد بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم قرشی مخزومی۔ انکی والدہ امیمہ بنت حارث ہین اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام تماضر بنت حذیم ہو قبیلۂ بنی سہم سے ہین اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ انکا نام صفیہ بنت حارث بن خالد بن عمیر بن غبشان خزاعیہ ہو۔ حضرت ارقم کی کنیت ابو عبد اللہ ہو۔

اسلام کی طرف سب سے پہلے سبقت کرنے والون مین ہین قدیم الاسلام ہین بعض لوگ کہتے ہین یہ بارہوین تھے (یعنی ان سے پہلے صرف گیارہ آدمی مسلمان ہوے تھے) اور یہ مہاجرین اولین مین سے ہین۔ جنگ بدر مین شریک تھے انھین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مال غنیمت سے ایک تلوار دی تھی۔ انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) صدقات کے تحصیل کرنے کے لیے بھی مقرر فرمایا تھا۔

یہ وہی شخص ہین جنکے گھر مین (ہجرت سے پہلے) مکہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان چھپے تھے جب کہ مشرکون کا خوف تھا [انکا گھر کوہ صفا کے نیچے تھا] یہانتک کہ پورے چالیس آدمی مسلمان ہوگئے ان چالیس کے آخری شخص حضرت عمر بن خطاب تھے پس جب حضرت عمرؓ سے چالیس کی تعداد پوری ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سب مسلمان) انکے گھر سے باہر نکلے۔

ابو عمر (ابن عبد البر) نے کہا ہو کہ ابن ابی خیثمہ نے ذکر کیا ہو کہ ابو الارقم یعنے حضرت ارقم کے والد بھی مسلمان ہو گئے تھے اور انھون نے بنی مخزوم سے روایت کی حالانکہ یہ غلط ہو۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ ابو حاتم رازی نے اور انکے بیٹے نے بھی ایک غلطی کی ہو ان دونون نے ان ارقم کو عبد اللہ بن ارقم کا والد قرار دیا ہو حالانکہ ایسا نہین ہو کیونکہ عبد اللہ بن ارقم زہری ہین کیونکہ انکا نسب یہ ہو عبد اللہ بن ارقم بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ (اور یہ ارقم زہری نہین ہین) عبد اللہ بن ارقم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانے مین بیت المال کے سردار تھے۔

یحیی بن عثمان بن عفان بن ارقم ارقمی اپنے چچا عبد اللہ بن عثمان سے اور انکے گھر والون سے وہ انکے دادا عثمان بن ارقم سے وہ حضرت ارقم سے روایت کرتے ہین کہ حضرت ارقم نے (ایک مرتبہ) بیت المقدس جانے کا سامان کیا جب سامان سے فراغت پائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین رخصت ہونے کو آئے آپ نے فرمایا تم کیون جاتے ہو کوئی ضرورت ہو کوئی تجارت ہو انھون نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائین نہ کوئی ضرورت ہو نہ تجارت بلکہ مین بیت المقدس مین نماز پڑھنا چاہتا ہون رسول خدا علیہ السلام نے فرمایا کہ میری اس مسجد مین ایک نماز اور مسجدون کی ہزار نمازون سے بہتر ہو سوا کعبہ کے عثمان بن ارقم کہتے ہین پھر حضرت ارقم بیٹھ گئے (اور اپنا ارادہ فسخ کر دیا)

ہمین ابویاسر عبدالوہاب بن ہبتہ اللہ بن ابی حبۃ نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن احمد ابن حنبل تک خبر دی وہ کہتے ہین مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عباد بن عباد مہلبی نے ہشام بن زیاد سے انھون نے عثمان بن ارقم بن ابی الارقم مخزومی سے انھون نے اپنے والد سے نقل کیا [اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تھے] کہ جو شخص جمعہ کے دن لوگون کے اوپر سے پھاندتا ہوا جاتا ہو اور امام کے نکل آنے کے بعد دو آدمیون کے درمیان مین تفریق کردیتا ہو (یعنے انکو ہٹا کے خود اُنکے بیچ مین بیٹھ جاتا ہو) وہ مثل اُس شخص کے ہو جو اپنی آنتون کو آتش جہنم مین کھینچے گا۔

عثمان بن ارقم کہتے ہین میرے والد حضرت ارقم کی وفات ۵۳ھ ہجری مین بعمر (۸۳) سال ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہین انکی وفات ۵۵ھ مین ہوئی اور انکی عمر اسّی سے کچھ اوپر تھی۔ حضرت ارقم نے وصیت کی تھی کہ انکے جنازے کی نماز حضرت سعد بن ابی وقاص پڑھائین اُس وقت حضرت سعد (مقام) عقیق مین تھے مروان نے کہا کہ کیا رسول خدا کا صحابی ایک غیر حاضر شخص کے انتظار مین دفن نکیا جائیگا اور (یہ کہکے) اُسنے چاہا کہ انکی نماز پڑھادے مگر عبیداللہ بن ارقم نے مروان کی یہ بات نہین مانی اور اُنکے ساتھ تمام بنی مخزوم اُٹھ کھڑے ہوے اور اُنمین باہم گفتگو ہوئی پھر حضرت سعد آگئے اور اُنھون نے انکے جنازے کی نماز پڑھائی۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہو کہ انکی وفات بھی اُسی روز ہوئی تھی جس روز ابوبکر صدیق رضی کی وفات ہوئی تھی مگر پہلا قول صحیح ہو۔ حضرت ارقم جنۃ البقیع مین مدفون ہوے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکہا ہو۔

(سیدنا) ارقم (رضی اللہ عنہ)

بن جفینہ تجیبی۔ قبیلہ بنی نصر بن معاویہ سے ہین۔ فتح مصر مین شریک تھے انکا تذکرہ اور انکی اولاد مصر مین ہو۔ یہ ابن مندہ کا قول ہو اور ابن مندہ نے اسکو ابوسعید بن یونس سے روایت کیا ہو۔ انکا شمار صحابہ مین ہو۔ انکی حدیث ابن لہیعہ نے یزید بن حبیب سے انھون نے عبداللہ بن ارقم بن جفینہ سے اُنھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ اُنھون نے حضرت عمر رضی کے سامنے اپنا کوئی مقدمہ پیش کیا تھا۔ ابونعیم کہتے ہین کہ انکو متقدمین مین سے کسی نے ذکر نہین کیا بعض متاخرین نے یعنے ابن مندہ نے انکا تذکرہ کیا ہو مگر انکا کچھ حال انھون نے نہین بیان کیا اور اسکا حوالہ ابوسعد بن عبدالاعلی پر کردیا ہو اور یہ بیان کیا ہو کہ یہ فتح مصر مین شریک تھے۔ نہ انکا نام معلوم ہو اور نہ کسی حدیث مین ان کا ذکر ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہو۔

(سیدنا) ارقم (رضی اللہ عنہ)

نخعی۔ نام انکا اوس بن جہیش بن یزید نخعی ہو۔

ہمین ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوعلی حداد نے اجازۃً ابواحمد عطار کی کتاب سے نقل کرکے بیان کیا اور نھینے عمر بن احمد بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عمر بن حسن بن مالک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے منذر قابوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحیی بن زکریا ابن ابراہیم بن سوید نخعی نے حسن بن حکم نخعی سے اُنھون نے عبدالرحمن بن عابس نخعی سے اُنھون نے قیس بن کعب سے روایت کرکے بیان کیا کہ قبیلۂ نخع سے انکے بھائی ارطاۃ بن کعب بن شراحیل اور ارقم جنکا نام اوس بن جُہیش بن یزید ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے تھے۔ یہ دونون اپنے زمانہ مین بڑے حسین اور بہت ہی خوش وضع تھے حضرت نے اِن دونون کو اسلام کی ترغیب دی چنانچہ یہ دونون مسلمان ہوگئے اور انکے حسن وغیرہ سے آپ بہت خوش ہوے آپ نے (اُن سے) پوچھا کہ کیا تم نے اپنے پیچھے اپنا جیسا اور بھی کوئی چھوڑا ہے اِن دونون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم اپنی قوم کے ستر آدمی ایسے چھوڑ آئے ہین جو ہر بات مین ہمارے شریک ہین پھر آپ نے اِن دونون کو دعاے خیر دی اور آپ نے حضرت ارطاۃ کو ایک تحریر لکھدی اور ایک دونون کو ایک جھنڈا دیا حضرت ارطاۃ اس جھنڈے کو لے کے جنگ قادسیہ مین شریک ہوے۔ اور وہ شہید ہوگئے پھر اُنکے بھائی زید نے اُس جھنڈے کو لیا وہ بھی شہید ہوگئے پھر اُنکے بھائی قیس بن کعب نے اُس جھنڈے کو لیا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے اللہ قبیلۂ نخع مین برکت دے اور اُن لوگون کے لیے آپ نے دعاے خیر کی تھی۔ ابن عابس کہتے ہین مجھسے میرے والد نے زرارہ سے اُنھون نے قیس بن عمرو سے نقل کرکے بیان کیا کہ حضرت ارقم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تھے اور اسلام لائے تھے آپ نے اُنھین ایک تحریر لکھدی تھی اور اُنھین اپنی دعا بھی دی تھی انکا تذکرہ ابوموسی نے اُن لوگون مین اسی طرح کیا ہے جنکا ذکر ابن مندہ سے چھوٹ گیا ہے۔ انکا نسب ابن حبیب نے ابن کلبی سے نقل کیا ہے مگر انھون نے حضرت ارقم کا نام اوس نہین بتایا اُنھون نے یہ کہا ہے کہ بکر یعنے ابن عوف بن نخع کے اولاد سے یہ نام تھے مالک اور شیطان اور مرسوعا انھین کے خاندان سے حضرت ارقم بھی ہین انکا نام جُہیش ابن یزید بن مالک بن عبداللہ بن بشر بن یاسر بن جشم بن مالک بن بکر ہے۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے۔ اسی قول کی تائید کرتی ہے یہ بات ابن مندہ نے جہیش بن اوس نخعی کو بھی ذکر کیا ہے اور عنقریب انشاء اللہ تعالے انکا بھی بیان ہوگا۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

(سیدنا) اَرْمیٰ (رضی اللہ عنہ)

ابن اصحم نجاشی[1] بن بحر۔ ہمین ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے محمد بن اسحاق بن یسار نے بیان کیا کہ (نام انکے والد کا)

[1] یہ حضرت نجاشی حبش کے بادشاہ تھے پہلے مذہب عیسوی رکھتے تھے پھر مشرف باسلام ہوے اور بہت اچھی حالت رہی ۱۲

نجاشی اصحمہ (ہی) اصحمہ کے معنی عربی مین بخشش نجاشی بادشاہ (حبش) کا لقب تھا جیسے کسری (شاہ فارس کا لقب تھا) وہ کہتے ہین کہ امام ابوالقاسم اسماعیل یعنے ابن محمد بن فضل رحمۃ اللہ علیہ نے جو اُنکے شیخ تھے، مغازی مین انھین راویون سے نقل کیا ہے کہ ۶ھ ہجری مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہان روے زمین کو خط لکھے اور اُنکے پاس قاصد بھیجے آپ نے اُنھین اللہ عزوجل (کی اطاعت) کی طرف بلایا کسی نے کہا کہ بادشاہ کسی ایسی تحریر کو جسپر مُہر نہو نہین پڑھتے تو آپ نے چاندی کی ایک مُہر بنوائی جس مین محمد رسول اللہ کندہ تھا آپ نے وہ مُہر تمام خطوط پر کردی اور حضرت عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی اصحمہ بن بحر کے پاس بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنھین اُس خط مین لکھا تھا کہ تم مسلمان ہوجاؤ مین تمھارے سامنے اللہ کی تعریف کرتا ہون جسکے یہ اوصاف ہین الملک القدوس السّلام المومن المھیمن العزیز الجبار المتکبر[۱] اور مین اس بات کی شہادت دیتا ہون کہ عیسی خدا کی روح[۲] اور اسکے کلمہ ہین جسکو خدا نے مریم بتول طیبہ حصینہ کے طرف بھیجا تھا اللہ نے انھین اپنی روح سے پیدا کیا اور اُنھین اُسی طرح پیدا کیا جس طرح آدم کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا تھا اور انمین اپنی روح پھونکی تھی اور (اے بادشاہ) مین تجھے اللہ تعالی کے اطاعت کی ترغیب دیتا ہون اور مینے تیرے پاس اپنے چچا کے بیٹے جعفر کو اور اُنکے ہمراہ اور مسلمانون کو بھیجا ہے پس تو تکبر کو چھوڑدے اور میری نصیحتین مان لے اور سلام ہو اُس شخص پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ نجاشی (بادشاہ) نے اس خط کو پڑھا اور اسکا یہ جواب لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم سلام ہو آپ پر اے خدا کے نبی اور اسکی رحمت وہ خدا جسکے سوا کوئی معبود نہین اُسی نے مجھے اسلام کی طرف ہدایت کی اما بعد میرے پاس خط آپ کا پہونچا جس مین آپ نے عیسی علیہ السّلام کی حالت بیان فرمائی ہے قسم ہے آسمان اور زمین کے پروردگار کی کہ جو کچھ حال عیسی کا آپ نے ذکر فرمایا ہے اُس سے ایک تفروق[۳] کی برابر بھی زیادہ نہین ہے وہ ایسے ہی ہین جیسا کہ آپ نے فرمایا اور بے شک ہم نے اس پیغام کو سمجھ لیا جو آپ نے ہمین بھیجا تھا اور ہم نے آپ نے چچا کے بیٹے اور اُنکے ساتھیون کو (اپنا) مقرب بنایا ہے اور مین گواہی دیتا ہون کہ آپ خدا کے صادق ومصدق رسول ہین اور مین نے آپ سے بیعت کی اور آپ کے چچا کے بیٹے سے بیعت کی اور مین اُنکے ہاتھ پر محض اللہ کی خوشنودی کے لیے مسلمان ہوگیا جو سارے جہان کا پروردگار ہے اور مینے آپ کی خدمت مین اپنے بیٹے ارحی بن اصحم کو بھیجا ہے مین صرف اپنی ہی جان پر اختیار رکھتا ہون یارسول اللہ اگر آپ چاہین تو مین آپ کے پاس حاضر ہوجاؤن مین اس بات کی شہادت دیتا ہون کہ جو کچھ آپ فرماتے ہین حق ہے والسّلام علیک یارسول اللہ۔

پھر اُنکے بیٹے (حضرت ارحی) ساٹھ آدمیون کے ہمراہ حبش سے چلے دریا مین کشتی پر سوار ہوے جب بیچ دریا مین کشتی پہونچی

---

[۱] ان الفاظ کا ترجمہ یہ ہے بادشاہ پاک سلامت رہنے والا ایمن کرنیوالا باعزت غالب جو بدبہ والا بڑائی والا ۱۲ [۲] یعنی خدا کی پیدا کی ہوئی روح اور کلمہ سے مراد اُسکا حکم یعنی محض اسکے حکم سے پیدا ہوئے تھے بغیر توسط اسباب ظاہر کے ۱۲ [۳] تفروق چھوہارے کے اوپر کے چھلکا کو کہتے ہین یعنی آپکے فرمانے مین ذرا بھی فرق نہین ۱۲

توسب لوگ غرق ہوگئے - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

باب الہمزہ مع الزاء

(سیدنا) اَزَاذمرد (رضی اللہ عنہ)

بعد الف کے زے ہی ہرمز فارسی کے بیٹے ہین کسریٰ (شاہ فارس) کے مقربین مین سے تھے انھون نے نبی صلعم کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہین انکی حدیث عکرمہ ابن ابراہیم ازدی نے جریر بن یزید بن جریر بجلی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا حضرت جریر بن عبد اللہ سے انھون نے ازاذمرد سے روایت کی ہو وہ کہتے ہین اس حال مین کہ ہم کسریٰ کے دروازے پر کھڑے ہوے (اسکی) اجازت کے منتظر تھے (اجازت ملنے مین دیر ہوئی اور گرمی سخت تھی اُس سے بہت تکلیف ہوئی حاضرین مین سے ایک شخص نے کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ ماشاء اللہ کان ومالم یشاء لم یکن پھر اُس نے (ازاذمرد) پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ مینے کیا کہا ازاذمرد نے کہا ہان (مین جانتا ہون) اللہ عزوجل اس کلمہ کے کہنے والے سے مصیبت کو دور کردیتا ہی پھر اُنھون نے ایک طویل قصہ بیان کیا کہ ایک جن انکی بی بی کے پاس انھین کی شکل بنکر آتا تھا وہ ایک مرتبہ انکو آسمان کی طرف چڑھا لے گیا تاکہ وہان کی باتین چھپ کے سُنے چنانچہ جب وہ آسمان دنیا پر پہونچے تو ایک آواز وہان سے سنی لاحول ولاقوۃ الا باللہ ماشاء اللہ کان ومالم یشاء لم یکن پس یہ دونون گر پڑے پھر انکو وہ جن اِنکے گھر پہونچا آیا اسکے بعد وہ جن پھر جب انکی بی بی کے پاس آیا تو اُنھون نے کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ ماشاء اللہ کان ومالم یشاء لم یکن پس وہ جن جلنے لگا یہانتک کہ خاک ہوگیا - اِس حدیث کو سلیمان بن ابراہیم بن جریر نے اپنے والد سے انھون نے اِنکے دادا حضرت جریر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہو وہ کہتے تھے مین قادسیہ مین تھا مجھے ایک فارسی نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ پڑھتے سنا تو اُس نے کہا کہ مینے یہی کلام آسمان سے سنا ہی پھر انھون نے یہی قصہ طول کے ساتھ بیان کیا ہو اور ازاذمرد کا نام نہین لیا - اِنکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ازداز (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ کہتے ہین (انکا نام) یزداد بن عیسیٰ ہو - امام بخاری کہتے ہین یہ اپنی روایت مین صحابی کو درمیان سے

ف ترجمہ - طاقت اور قدرت اللہ ہی کی مدد سے ہوتی ہو جو وہ چاہتا ہو ہوتا ہو اور جو وہ نہین چاہتا نہین ہوتا ۱۲

چھوڑ دیتے ہین یہ خود صحابی نہین ہین بخاری کے سوا اور لوگون نے بیان کیا ہو کہ یہ صحابی ہین - زکریا بن اسحاق نے عیسی بن ازداذ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد پیشاب کر چکنے کے اپنے جسم خاص[1] کو تین مرتبہ ہل دیتے تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہو -

(سیدنا) اَزْہَر (رضی اللہ عنہ)

ابن حمیضہ انکے صحابی ہونے مین کلام ہو - انھون نے حضرت ابوبکر صدیق سے روایت کی ہو - ابوعمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو

(سیدنا) اَزْہَر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدعوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قرشی - حضرت عبدالرحمن بن عوف کے چچا اور عبدالرحمن بن ازہر کے والد ہین جنسے ابن شہاب روایت کرتے ہین -

ابوالطفیل حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ انھون نے کہا مینے اور محمد بن حنفیہ نے سقایہ[2] کی بابت اختلاف کیا تو طلحہ بن عبیداللہ نے اور عامر بن ربیعہ نے اور ازہر بن عبدعوف نے اسکی شہادت دی کہ سقایہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن حضرت عباس کے سپرد کیا تھا - اور عبید اللہ بن عبداللہ نے روایت کی ہو کہ حضرت عمر بن خطاب نے قریش کے چار آدمیون کو بھیجا تھا انھون نے حرم[3] کے نشانات قائم کیے وہ چار یہ تھے - مخرمہ بن نوفل اور ازہر بن عبدعوف اور سعید بن یربوع اور حویطب بن عبدالعزی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) اَزْہَر (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس - کنیت انکی ابوالولید - اِن سے حریز بن عثمان نے روایت کی ہو [کسی اور نے اُن سے روایت نہین کی یہ ابن عبدالبر کا قول ہے] کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے فتنے سے پناہ مانگا کرتے تھے - اِنکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے کیا ہو -

---

[1] مقصود اس سے یہ ہوتا تھا کہ پیشاب کا کوئی قطرہ جسم خاص مین باقی نہ رہجائے یہ حدیث صحت کو نہین پہونچی واللہ اعلم ۱۲ [2] سقایہ کے معنی پانی پلانا یہان مراد حاجیون کو پانی پلانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خدمت حضرت عباس کے متعلق فرمائی تھی چنانچہ ابتک انکے خاندان مین ہو ۱۲ [3] یعنے ہر طرف سے حرم کی حدبندی کردی حرم کے حدود ہر جانب سے مختلف ہین ۱۲

(سیدنا) **ازہر** (رضی اللہ عنہ)

ابن منقر۔ بصرہ کے اعراب مین سے ہین انکی حدیث یہ ہی کہ انھون نے کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی تو مین نے آپ کو سنا آپ الحمد للہ رب العالمین سے نماز شروع کرتے تھے اور (نماز ختم ہو جانے پر) دونون طرف سلام پھیرتے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

باب الھمزہ مع السین

(سیدنا) **اساف** (رضی اللہ عنہ)

ابن انار اور اُساف بن نہیک اِن دونون کا ذکر رافع بن خدیج کی مزارعت والی حدیث مین ہی جسکو ایوب بن جبہ نے ابو نجاشی سے انھون نے رافع سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مجھسے میرے چچا ظہیر نے بیان کیا کہا کہ اے میرے بھتیجے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمین اس بات سے منع فرمایا ہی کہ ہم اپنے کھیت کرایہ پر دین اس حدیث کو قبیلہ بنی سلیم کے ایک شخص نے سنا جن کا نام اُساف بن انار تھا تو انھون نے کہا۔ شعر

لعل[۱] ضرارا ان تبید ببارہا ... وتسمع بالریان اقوی لغالبہ

ہمارے شاعر اساف بن نہیک نے یا نہیک بن اساف نے (انکے جواب مین یہ شعر) کہا۔ شعر

لعل[۲] ضرارا ان تعیش ببارہا ... وتسمع بالریان تبنی مشاربہ

(سیدنا) **اساف بن نہیک یا نہیک بن اساف** (رضی اللہ عنہ)

ان کا تذکرہ اسی حدیث مین ہے جو اوپر بیان ہو چکی۔ انکا تذکرہ ابن منده اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

---

[۱] ترجمہ۔ شاید ضرار (نامی زمین) کے کنوین اب خشک ہو جائین اور ریان (نامی مقام) مین تم شور کرو گے ریان والی بھی جو بنی جبہ نے نزاع کر کے پیدا موقوف ہو جائیگا تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ بوجہ زراعت نہونے کے کنوین خشک ہو جائینگے اور آبادی کے مقامات ایسے ویران ہو جائینگے کہ دزن اور ریان بولیگی۔ [۲] ترجمہ۔ امید ہی کہ ضرار کے کنوین باقی رہینگے ریان مین پانی پینے کے گھاٹ بنائے جائینگے یعنے جب ہم حدیث کے موافق عمل کرینگے تو اسے ترقی وفلاح ہوگی نہ تنزل و بربادی۔

(سیدنا) اُسامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اخدری شقری۔ شقرہ کا نام حارث بن تمیم بن مُرّ ہو ایسا ہی ابن عبد البر نے بیان کیا ہو۔ ہشام کلبی کہتے ہین کہ شقرہ کا نام معاویہ بن حارث بن تمیم ہو انکو شقرہ صرف اُنکے ایک شعر کے سبب سے کہنے لگے شعر

وقد احمل الرمح الاصم کعوبہ   بہ من دماء الحی کالشقرات[۱]

شقرات شقائق نعمان کو کہتے ہین[۲] نعمان نے ایک زمین محدود کر لی تھی اور اس مین اُنھون نے شقرات بوئے تھے لہذا شقرات انھین کی طرف منسوب ہین۔

ہمین ابو الفضل عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو جعفر محمد جعفر بن احمد بن حسین سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد ابن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عثمان بن احمد وقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین علی بن عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین بشیر بن میمون نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے حضرت اُسامہ بن اخدری نے بیان کیا وہ کہتے تھے قبیلۂ شقرہ کے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انمین ایک شخص تھا فربہ اُسکا نام تھا اصرم اُس نے ایک حبشی غلام مول لیا تھا اُس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ اس کا نام رکھہ دیجیے اور اسکے لیے دعا کیجیے آپ نے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہو اُس نے کہا اصرم آپ نے فرمایا (اصرم نہین) بلکہ زرعہ آپ نے فرمایا تم اِس غلام سے کیا کام لینا چاہتے ہو اُس نے کہا مین اِسے چروا ہا بنانا چاہتا ہون تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیون کو اُٹھایا اور پھر اُنکو بند کر لیا اور فرمایا کہ اس غلام کا نام عاصم ہو۔ حضرت اسامہ اخدری بصرہ مین جاکے رہے تھے سوا اس حدیث کے اور کوئی روایت اِن سے نہین ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے کیا ہو۔

(سیدنا) اُسامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خُزیم۔ اُنھون نے حضرت مُرّہ سے روایت کی ہو اور ان سے عبد اللہ بن شقیق روایت کرتے ہین۔ اِنکا صحابی ہونا ثابت نہین ہوا۔ اِنکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

---

[۱] ترجمہ تیز نیزے نے اپنی نوکین اِس حالت مین اُٹھائین کہ قبیلہ کا خون اُنپر مثل شقرات کے تھا۔ مقصود اپنی شجاعت اور دلیری کا بیان کرنا ہو کہ مینے اتنے آدمی نیزے سے مارے کہ میرا نیزہ خون سے سرخ ہو گیا تھا ۱۲

[۲] شقائق نعمان گل لالہ کو کہتے ہین ۱۲

(سیدنا) اُسامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن حارثہ بن شراحیل بن حارثہ بن شراحیل بن کعب بن عبد العزی بن زید بن امرء القیس بن عامر بن نعمان بن عامر بن عبدود بن عوف بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب ابن وبرہ کلبی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکے نسب میں ابن رفیدہ بن لوی بن کلب کو ذکر کیا ہے یہ غلطی ہے وہ ثور بن کلب ہیں اسمین کچھ شک نہیں انکی والدہ اُم ایمن ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلائی تھیں پس یہ اور ایمن علاتی بھائی ہیں۔ حضرت اُسامہ کی کنیت ابو محمد اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوزید اور بعض کہتے ہیں ابویزید اور بعض کہتے ہیں ابوخارجہ اور یہ اپنے والدین کے وقت سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی (آزاد کردہ غلام) ہیں۔ یہ حِبّ رسول اللہ کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ حضرت ابن عمر نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُسامہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہیں یا یہ فرمایا کہ منجملہ میرے محبوب لوگوں کے ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ تمھارے نیکوکار لوگوں میں سے ہوں پس تم لوگ انکے ساتھ اچھا برتاؤ کیا کرو۔

انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھارہ برس کی عمر میں عامل بنایا تھا۔

ہم سے منصور بن مکارم بن احمد بن سعد مودب موصل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نصر بن احمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن عبد اللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوجابر یزید ابن عبد العزیز بن حبان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معافی بن عمران نے شریک سے انھوں نے ابن عباس بن ذریح سے اُنھوں نے بہی سے انھوں نے حضرت عائشہ رض سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتی تھیں (ایک مرتبہ) اُسامہ دروازے کی چوکھٹ پر گر پڑے اور اُنکے چہرے میں خراش آگیا تو مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اِنکا خون دور کردو مجھے اِس سے نفرت معلوم ہوئی لہذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خود اُسے چوس چوس[1] کے تھوکنے لگے۔ اور فرمایا کہ مجھے اُسامہ سے (اس قدر محبت ہے کہ) اگر اُسامہ لڑکی ہوتا تو میں اُسے (بہت عمدہ عمدہ) کپڑے پہناتا اور اُسے زیور پہناتا تاکہ وہ خوبصورت معلوم ہو۔

ہمیں ابوالفضل عبد اللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوخطاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن احمد بن

[1] خون کے نکال ڈالنے سے زخم جلد اچھا ہو جاتا ہے اسواسطے یہ تدبیر حضرت نے کی ۔ غایت درجہ کی محبت اس حدیث سے ظاہر ہوتی ہے ۱۲

بطرقاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسن بن زرقویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسماعیل بن محمد صفار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین رمادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُنھون نے زہری سے انھون نے عروہ سے اُنھون نے حضرت اسامہ بن زید سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) ایک گدھے پر سوار ہوے اسکی پشت پر ایک چادر ڈالدی گئی تھی اور آپ نے اپنے پیچھے اُسامہ کو سوار کر لیا اور آپ (اس وقت) حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لیے تشریف لیے جاتے تھے۔ یہ قصہ جنگ بدر سے پہلے کا ہے جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صحابہ کے وظیفے مقرر کیے تو حضرت اُسامہ بن زید کا وظیفہ پانچہزار مقرر کیا اور اپنے صاحبزادہ حضرت عبد اللہ بن عمر کا دوہزار حضرت ابن عمر نے کہا کہ آپ نے اُسامہ کو مجھپر ترجیح دی حالانکہ مین اُن کامون مین شریک ہوا ہون جنمین اُسامہ شریک نہین ہوے حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ اُسامہ رسولؐ خدا کو تجھسے زیادہ محبوب تھے اور اُنکے باپ رسولؐ خدا کو تیرے باپ سے زیادہ محبوب تھے۔

حضرت اُسامہ نے حضرت علیؓ سے (اُنکی خلافت کے وقت) بیعت نہین کی نہ اُنکے ساتھ اُنکی کسی جنگ مین شریک ہوے حضرت اُسامہ نے اُنسے کہا کہ (اے علی) اگر آپ اپنا ہاتھ کسی اژدہے کے مُنھ مین ڈالدین تو مین بھی اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ کے ساتھ ڈالدونگا مگر آپ سن چکے ہین کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا جب مینے اُس شخص کو قتل کیا جو لاالٰہ الا اللہ کہہ رہا تھا لہذا مین آپ کے ہمراہ لڑنے سے مجبور ہون (کیونکہ آپ کی لڑائی مسلمانون کے ساتھ ہو رہی ہے) اور یہ واقعہ (جسکی طرف حضرت اُسامہ نے اشارہ کیا) اِس طرح پر ہے کہ ہمین ابو جعفر عبید اللہ ابن احمد بن علی بن سمین بغدادی نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکیر سے اُنھون نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن اسامہ بن محمد بن اُسامہ بن زید نے اپنے والد سے اُنھون نے اُنکے دادا حضرت اسامہ بن سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے ایک جہاد مین ایک کافر کو پایا مین تھا اور انصار مین سے ایک شخص تھے ہم دونون نے اُسپر تلوار کھینچی اُس نے کہا اشہد ان لاالٰہ الا اللہ مگر ہم نے اُسے نہین چھوڑا یہانتک کہ اُسے قتل کر دیا پھر جب ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور آپ سے یہ واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اے اُسامہ لاالٰہ الا اللہ کا کیا جواب دوگے مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ اُس نے صرف جان بچانے کے لیے لاالٰہ الا اللہ کہدیا تھا آپ نے فرمایا اے اسامہ لاالٰہ الا اللہ کا کیا جواب دوگے پس قسم ہے اُسکی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا تھا کہ آپ برابر یہی فرماتے رہے یہانتک کہ مجھے یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میرا گذشتہ اسلام کالعدم[1] ہو جاتا اور مین آج مسلمان ہوا ہوتا پھر مین نے کہا کہ مین اللہ سے عہد کرتا ہون کہ

---

[1] یعنے یہ قتل جھسے حالت کفر مین صادر ہوا ہوتا حالت کفر کے گناہ بعد اسلام لانے کے معاف ہو جاتے ہین ۱۲

اب کسی ایسے شخص کو جو لاالٰہ الا اللہ کہتا ہو قتل نہ کرونگا۔
محمد بن اسحاق صالح بن کیسان سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہین کہ انھون نے کہا مینے حضرت اسامہ بن زید کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس نماز پڑھتے دیکھا اسی اثنا مین مروان ایک جنازے کی نماز پڑھنے کے لیے بلایا گیا چنانچہ جب وہ اسکی نماز پڑھکے لوٹا اور حضرت اسامہ حضرت کے مکان کے دروازہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے تو انسے مروان نے کہا کہ تم چاہتے ہو کہ تمھارا مرتبہ لوگون کو ظاہر ہو خدا تمھارے ساتھ (برا معاملہ) کرے اور ایک بری بات انھین کہی پھر وہ لوٹ کے چلا اتنے مین حضرت اسامہ فارغ ہوگئے اور انھون نے کہا کہ اے مروان تو نے مجھے ایذا دی اور تو بدگو اور فحش بکنے والا ہی اور مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہی کہ اللہ تعالیٰ بدگو اور فحش بکنے والے سے ناخوش رہتا ہی۔ حضرت اسامہ کا رنگ سیاہ تھا اور ناک انکی چپٹی تھی۔ حضرت معاویہ کے اخیر زمانے مین ۵۸ھ یا ۵۹ھ ہجری مین وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہین ۵۴ھ ہجری مین وفات پائی۔ ابو عمر (ابن عبد البر) نے کہا ہی کہ یہی میرے نزدیک زیادہ صحیح ہی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد مقام جُرُف مین وفات پائی اور انکی نعش مدینہ منورہ مین لائی گئی۔ انسے ابو عثمان نہدی نے اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عُتبہ وغیرہ نے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔
مین کہتا ہون ابن مندہ نے بیان کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ کو اُس لشکر کا سردار بنایا تھا جسے آپنے غزوہ مُوتہ کی طرف بھیجا تھا اپنے اُس مرض مین جس مین آپ نے وفات پائی حالانکہ یہ صحیح نہین ہی اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لشکر پر جسے آپ نے موتہ کی طرف بھیجا تھا انکے والد حضرت زید بن حارثہ کو سردار بنایا تھا اور فرمایا تھا کہ اگر زید شہید ہوجائین تو جعفر بن ابی طالب سردار لشکر بنین اور اگر وہ بھی شہید ہوجائین تو عبد اللہ بن رواحہ۔ ہان اُسامہ کو بھی آپ نے ایک لشکر کا سردار بنایا تھا اور اس لشکر کو حکم دیا تھا کہ شام کی طرف جائے اس لشکر مین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض بڑھ گیا تو آپ نے وصیت فرمائی کہ اُسامہ کا لشکر روانہ ہوجائے چنانچہ آپ کی وفات کے بعد وہ لشکر روانہ ہوا یہ واقعہ غزوہ موتہ کا نہین ہی۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) اُسامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شریک تعلبی۔ قبیلۂ بنی ثعلبہ بن یربوع سے یہ ابو نعیم کا قول ہی۔ اور ابو عمر کہتے ہین کہ قبیلۂ بنی ثعلبہ سے ابن مندہ کہتے ہین کہ ذبیانی غطفانی ہین قبیلۂ بنی ثعلبہ بن بکر سے ہمین ابو الفضل خطیب نے اپنی اسناد کے ساتھ ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ

کہتے تھے ہم سے شعبہ اور مسعودی نے زیاد بن علاقہ سے نقل کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت اُسامہ بن شریک کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا تو (میں نے دیکھا کہ) آپ کے صحابہ (اس طرح باادب سر جھکائے ہوئے ہیں کہ) گویا اُنکے سروں پر پرند بیٹھے ہیں پھر آپ کے پاس اِدہر اُدہر سے اعراب (بدوی) آگئے اور اُنھوں نے بے دھڑک آپ سے مسائل دریافت کرنا شروع کیے کہ یارسول اللہ فلاں بات کے کرنے میں ہمارے اوپر کچھ گناہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے خدا کے بندو اللہ نے تنگی (شریعت سے) اُٹھادی ہے مگر جو شخص کوئی بڑی (گناہ کی) بات کرے تو اُسی نے تنگی پیدا کی اور وہ ہلاک ہو گیا اور ایک روایت میں یوں وارد ہوا ہے کہ جو کوئی اپنے بھائی کی آبروریزی کرے اُسی نے تنگی پیدا کی۔ اور اُن لوگوں نے آپ سے دوا کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اے خدا کے بندو دوا کرو اس لیے کہ خدا نے ہر بیماری کے لیے دوا پیدا کی ہے سوا بڑھاپے کے۔ اور آپ سے یہ بھی پوچھا گیا کہ سب سے عمدہ وصف کون ہے جو انسان کو ملتا ہے آپ نے فرمایا کہ خوش خلقی۔ اس حدیث کی روایت اعمش اور ثوری اور مسعر اور ابن عیینہ نے اور مالک بن مغول نے کی ہے یہ سب لوگ زیاد سے وہ حضرت اسامہ سے روایت کرتے ہیں اور وہب بن اسماعیل اسدی کوفی نے البتہ اسکے خلاف کیا ہے اُنھوں نے اس حدیث کو محمد بن قیس اسدی سے روایت کیا ہے اور اُنھوں نے زیاد سے اُنھوں نے قطبہ بن مالک سے روایت کی ہے مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کے قول میں اعتراض ہے کیونکہ اگر یہ غطفانی ہیں تو قبیلۂ ثعلبہ بن سعد بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان سے ہونگے پھر ثعلبہ بن بکر بن وائل کے قبیلہ سے کیونکر ہونگے کیونکہ وہ لوگ قبیلۂ قیس غیلان سے ہیں جو قبیلۂ مضر کی ایک شاخ ہے اور بکر بن وائل قبیلۂ ربیعہ کی ایک شاخ ہے پس یہ دونوں قول باہم متناقض ہیں صحیح وہی ہے جو ابو عمر نے بیان کیا کیونکہ انکی نسبت یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ قبیلۂ ذبیان سے ہیں اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ قبیلۂ بکر سے ہیں اور اسپر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اور ابو نعیم کا یہ کہنا کہ قبیلۂ ثعلبہ بن یربوع سے ہیں کچھ نہیں ہے۔ صحیح یہی ہے کہ یہ قبیلۂ ثعلبہ بن سعد سے ہیں واللہ اعلم

(سیدنا) اُسامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عُمَیر بن اُقیشر۔ اقیشر کا نام عمیر بن عبد اللہ بن حبیب بن یسار بن ناجیہ بن عمرو بن حارث ابن کبیر بن ہند بن طابخہ بن ہذیل بن مدرکہ بن الیاس بن مضر۔ ہُذَلی۔ یہ کلبی نے بیان کیا ہے۔ یہ اُسامہ ابو الملیح ہذلی کے والد ہیں۔ ہمیں ابو یاسر نے اپنی اسناد کے ساتھ عبد اللہ بن امام احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہمام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتادہ نے ابو الملیح سے اُنھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ

حنین کے دن پانی بہت برس رہا تھا لہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو حکم دیا کہ (اُس نے یہ اعلان کیا کہ اے لوگو) اپنے اپنے فرودگاہون مین نماز پڑھ لو اس حدیث کو ابن مندہ نے حسن بن علی بن عفان عامری سے اُنھون نے ابو اُسامہ یعنے حماد بن اُسامہ سے اُنھون نے ولید سے اُنھون نے عبدہ باہلی سے اُنھون نے ابو الملیح سے اُنھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ اور ابو نعیم نے اس حدیث کو عبداللہ بن عمر بن ابان سے اُنھون نے ابو اسامہ سے اُنھون نے عامر بن عبدہ باہلی سے اُنھون نے ابو الملیح سے اُنھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہے ابو نعیم نے کہا ہے کہ اِس حدیث مین بعض وہم کرنے والون سے یعنے ابن مندہ سے وہم ہو گیا ہے کہ یہ حدیث ابو اسامہ کی ولید بن عبدہ سے مروی ہے۔ ہمین یحیی بن محمود اصفہانی نے اپنی اسناد کے ساتھ ابن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن حمران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خالد حذاء نے ابو تمیمہ سے انھون نے ابو الملیح سے اُنھون نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مین (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (اونٹ پر) سوار تھا کہ یکایک ہمارے اونٹ نے ٹھوکر لی مینے کہا کہ شیطان ہلاک ہو جائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نہ کہو کہ شیطان ہلاک ہو جائے اسلیے کہ وہ (اسکے کہنے سے اور) بڑھ جاتا ہے یہانتک کہ مکان کے برابر ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میری قوت کے برابر کون ہے بلکہ بسم اللہ کہا کرو (اسکی وجہ سے) شیطان گھٹ جاتا ہے یہانتک کہ مکھی کے برابر ہو جاتا ہے۔ اِنکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اُسامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ کنیت انکی ابو العشراء دارمی۔ حافظ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان بن محمد مروزی نے انکو صحابہ مین شمار کیا ہے اور انھین اس بات مین وہم ہو گیا ہے کیونکہ ابو العشراء کا نام اسامہ بہت اختلاف کے ساتھ بیان کیا گیا ہے ہان انکے والد صحابی ہین یہ خود صحابی نہین ہین۔ عبدان اگرچہ قوت حافظہ کے ساتھ موصوف تھے خطیب نے تاریخ بغداد مین اِنکا ذکر کیا ہے اور انکی تعریف کی ہے اور طبرانی کے سوا بہت سے حفاظ نے اِنسے روایتین لکھی ہین مگر کوئی شخص غلطی اور خطا سے نہین بچا اور کون شخص بچنے کا دعویٰ کر سکتا ہے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ فرمانے کے کہ مین ایک بشر ہون (کبھی اجتھاد مین) مجھسے غلطی ہو جاتی ہے اور (کبھی) صواب اور مین بھی بھول جاتا ہون جس طرح تم بھول جاتے ہو۔
عبدان نے اس تذکرہ مین ایک حدیث بھی ابو العشراء سے نقل کی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین عبدان نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ہم نے انکی حدیثین اور جو اختلافات اُن حدیثون مین ہین سب ایک مستقل مقام مین لکھدیے ہین۔

ہمنے انکا نام اِس مقام مین صرف اسلیے لکھدیا کہ بے علم آدمی عبدان کی کتاب مین انکا نام دیکھکر یہ نہ گمان کرے کہ انکا نام ہم سے چھوٹ گیا۔ انکا ذکر ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

(سیدنا) اسحاق (رضی اللہ عنہ)

غنوی۔ ہمین ابوموسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسماعیل بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے موسی بن اسماعیل نے خبر دی نیز ابوموسی کہتے ہین ہمین اسماعیل بن فضل بن اخشید نے خبر دی اور روایت مین الفاظ بھی انھین کے ہین وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر بن عبدالرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن ابراہیم بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن علی بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوخیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یونس بن محمد نے خبر دی (اسکے بعد دونون کہتے تھے کہ ہمین بشار بن عبدالملک مزنی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میری دادی ام حکیم بنت دینار مزنیہ نے اپنی مولی ام اسحاق غنویہ سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے خبر دی کہ ام اسحاق نے بقصد مدینہ مکہ سے ہجرت کی وہ اور انکے بھائی (دونون چلے) یہانتک کہ اثناے راہ مین انسے انکے بھائی نے کہا کہ اے ام اسحاق تم بیٹھ جاؤ مین مکہ جاکے اپنا ناشتہ لے آؤن وہین بھول آیا ہون ام اسحاق نے کہا مجھے خوف ہوتا ہی کہ وہ فاسق (یعنے میرا شوہر) تمھین قتل کر دیگا مگر انکے بھائی (نے نہ مانا اور وہ) انکو وہین چھوڑکے مکہ چلے گئے اتنے مین ایک سوار تین روز کے بعد مکہ سے آیا اور اس نے کہا کہ اے ام اسحاق تم یہان کیون بیٹھی ہوئی ہو انھون نے کہا کہ مین اپنے بھائی اسحاق کا انتظار کر رہی ہون اس سوار نے کہا کہ اسحاق تمھارا اب کہان وہ جب مکہ سے نکلا تو اسے تمھارا شوہر مل گیا اور اس نے اسے قتل کر دیا ام اسحاق کہتی ہین مین اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھتی ہوئی وہان سے اٹھ کھڑی ہوئی یہانتک کہ مدینہ پہونچی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بی حفصہ بنت عمر کے یہان تشریف رکھتے تھے بیٹھے ہوئے وضو کر رہے تھے مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرا بھائی اسحاق قتل کر دیا گیا اور (اسوقت) مین آپ کی طرف بہت تیز نظر سے دیکھ رہی تھی اور آپ وضو کر رہے تھے پھر ایک تھوڑی سی دیر کے لیے میری نظر آپ کی طرف سے ہٹی تو آپ نے اپنے ہاتھ مین پانی لے کے میرے اوپر چھڑک دیا۔ (بشار بن عبدالملک راوی کہتے ہین) میری دادی کہتی تھین کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ کی وفات کے جہین بڑی بڑی مصیبتین پہونچتی تھین اور ہم دیکھتے تھے کہ ام اسحاق کے آنکھ ان مین آنسو بھرے ہوے ہین مگر انکے چہرے تک نہین آتے تھے یہ حدیث بشار کی روایت سے مشہور ہی۔ اسکو ابو عاصم اور عبدالصمد بن عبدالوارث وغیرہ نے بشار سے روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

لہ یعنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پانی چھڑک دینے کی برکت سے پھر کبھی کسی مصیبت پر انھین بے قراری نہین ہوئی ۱۲

(سیدنا) اسحاق (رضی اللہ عنہ)

یہ ایک دوسرے اسحاق ہیں۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ انکو بھی عبدان نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم سے محمد بن حسین نے جنکا لقب بنان بغدادی تھا بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو بن جبلہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن خالد مخزومی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن عبدالرحمن نے اسحاق سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے چھوہارے کے کھولنے اور رُطب کے چھیلنے سے منع فرمایا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اسد (رضی اللہ عنہ)

حضرت (ام المومنین) خدیجہ کے بھائی کے بیٹے ہیں یہ ابو عمر کا بیان ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ اسد بن خویلد ہیں اس صورت میں وہ حضرت خدیجہ کے بھائی ہونگے۔

ابن مندہ کہتے ہیں انکی حدیث سماک نے بعض اُن لوگوں سے روایت کی ہے جنھوں نے اسد بن خویلد سے سنا ہے انکی حدیث یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص ایسی چیز کو بیچے جو اُسکے پاس نہو۔ عقیلی نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکی اسناد میں کچھ کلام ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اسد (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ علیمی کلبی۔ قبیلۂ بنی علیم بن جناب سے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ اور اُنکے بھائی قطن بن حارثہ اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ہمراہ آئے تھے اور اُنھوں نے آپ سے اپنی قوم کے لیے پانی برسنے کی دعا کی درخواست کی تھی۔ اپنی قوم کی طرف سے بولنے والے اور اُنکے وکیل یہی قطن بن حارثہ تھے اُنھوں نے ایک فصیح حدیث بیان کی ہے جسمیں اجنبی لغات بہت ہیں اس حدیث کو ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کیا ہے۔ ابن عبدالبر نے بھی انکا تذکرہ اسی طور پر کیا ہے جس طرح ہم نے انکا تذکرہ کیا ہے۔

ہشام کلبی نے کہا ہے کہ حارثہ اور حصن دونوں قطن بن زائر بن حصن بن کعب بن علیم بن جناب کے بیٹے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے۔ عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ انکا تذکرہ حارثہ کے بیان میں آئیگا مگر کلبی نے اسد بن حارثہ کا ذکر نہیں کیا اور ابن عبدالبر نے انکا تذکرہ بنابر روایت صحیح حارثہ کے بیان میں کیا ہے۔

(سیدنا) اسد (رضی اللہ عنہ)

ابن زُرارہ انصاری - ہمین ابوموسی نے اجازۃً خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر احمد بن علی فارسی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوعبداللہ حافظ نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابواحمد اسحاق بن محمد بن علی ہاشمی نے کوفہ مین خبردی وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن محمد احمسی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین انصر بن مزاحم نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن زیاد احمر نے غالب بن مقلاص سے اُنھون نے عبداللہ بن اسد بن زرارہ انصاری سے اُنھون نے اپنے والد سے نقل کرکے خبردی کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مین معراج مین آسمان پر اُٹھایا گیا تو فرشتے مجھے ایک موتی کے محل کے پاس لے گئے جس مین سونے کی زمین تھی وہ محل چمک رہا تھا پھر اللہ نے مجھپر وحی بھیجی یا یہ فرمایا کہ مجھے خبردی کہ علی مین تین اوصاف ہین وہ مسلمانون کے سردار اور پرہیزگارون کے پیشوا ہین اور غر محجّلین[۱] کے پیشرو ہین - حاکم ابوعبداللہ نے کہا ہو کہ یہ حدیث متن اور اسناد دونون کے لحاظ سے غریب ہو مجھے اسد بن زرارہ کی کوئی حدیث مسند سوا اسکے نہین ملی - ابوموسی کہتے ہین کہ حاکم ابوعبداللہ سے اِس روایت مین اور اِس اعتراض مین وہم ہوگیا کیونکہ یہ (دراصل) اسعد بن زرارہ انصاری ہین - صحابہ مین کوئی شخص اسدنام کا نہین ہو سوا اسد بن خالد کے - ابوموسی نے کہا ہو کہ یہ حدیث ہم سے ابوسعد بن ابی عبداللہ نے بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے ابویعلی طہرانی نے اسی طرح کی اسناد کے ساتھ بیان کی صرف فرق اسقدر تھا کہ اُنھون نے غالب بن مقلاص کی جگہ پر ہلال بن مقلاص کہا اور (بجاے عبداللہ بن اسد بن زرارہ کے) عبداللہ بن اسعد بن زرارہ بیان کیا اور یہی صحیح ہو -

(سیدنا) اسد (رضی اللہ عنہ)

ابن سعیہ قرظی - بعض لوگ انھین اسد کہتے ہین اور بعض لوگ اُسید اور یہی صحیح ہو ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہو کہ صحیح یہ ہو کہ اُسید ہو ساتھ ضمہ ہمزہ اور فتح سین کے - ابن اسحاق نے کہا ہو کہ ثعلبہ بن سعیہ اور اسید بن سعیہ اور اسد بن عبید یہ سب لوگ قبیلۂ بنی ہدل کے ہین نہ قبیلۂ بنی قریضہ کے ہین نہ بنی نضیر کے اُنکا نسب بنی قریضہ و بنی نضیر سے اوپر ہی ہان یہ اُنکے چچازاد بھائی ہین - یہ سب لوگ اُسی شب کو اسلام لائے تھے جسکی صبح کو قریضہ (کے قبیلے والے) حضرت سعد بن معاذ کے حکم سے قلعہ سے باہر آئے تھے لہذا اُنکے جان اور اُنکے مال محفوظ رہے - اِنکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہو - اور ابوعمر نے انکو اسید مین لکھا ہو -

[۱] قیامت کے دن مومنون کے اعضاے وضو برکت وضو سے چمکین گے اسی لیے انکو غُرِّ محجلون کا خطاب ملا ہو ۱۲

(سیدنا) اسد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید۔ پہلے یہودی تھے۔ سعید بن جُبَیر نے یا عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہو کہ جب عبد اللہ بن سلام اور ثعلبہ بن اسید اور اسد بن عبید اسلام لائے اور انکے ہمراہ اور یہودی بھی مسلمان ہوے یہ سب لوگ ایمان لائے اور انھون نے آپ کی تصدیق کی اور آپ کی طرف مائل ہوے تو یہود کے علما نے اور نیز اور کافرون نے کہا کہ محمد پر ایمان وہی لوگ لائے ہین اور انکی پیروی اُنھین لوگون نے کی ہے جو ہم سب مین بدتر تھے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لیسوا سواء من اھل الکتاب اُمۃ قائمۃ الآیہ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اسد (رضی اللہ عنہ)

ابن کرز بن عامر بن عبد اللہ بن عبد شمس بن غمغمہ بن جریر بن شق بن صعب بن یشکر بن رہم بن افرک ابن نذیر بن قسر ابن عبقر بن انمار بن اراش بن عمرو بن غوث بن نبت بن مالک بن زید بن کہلان بن سبا بجلی قسری۔ خالد بن عبد اللہ بن یزید بن اسد قسری امیر عراق کے دادا ہین۔ انکا شمار اہل شام مین ہے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل کی ہے اور انکے بیٹے یزید بھی صحابی ہین۔ ان سے مہاصر بن حبیب نے اور ضمرہ بن حبیب نے اور انکے پوتے خالد بن عبد اللہ نے روایت کی ہے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کمان ہدیہ مین دی تھی وہ کمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قتادہ بن نعمان کو دیدی تھی۔ ہمین ابو یاسر نے اپنی اسناد کے ساتھ عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ابو معمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سیار نے خالد قسری سے اُنھون نے اپنے والد عبد اللہ نقل کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے دادا یزید بن اسد سے فرمایا کہ جو بات تم اپنے لیے پسند کرو وہی سب کے لیے پسند کرو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اسعد (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ بن لوذان انصاری ساعدی۔ ابو نعیم نے ان (کے نسب) کو اسیطح بیان کیا ہے اور مین انکو بن لوذان بن عبد ود بن زید ابن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج اکبر سمجھتا ہون۔ ہمین ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین علی بن طباطبا علوی نے اور ابو بکر محمد بن ابو القاسم فرانی نے اور ابو غالب کوشیدی نے خبر دی یہ لوگ

سلہ ترجمہ۔ سب اہل کتاب یکسان نہین ہین انمین سے کچھ لوگ حق پر قائم ہین ۱۲

کہتے تھے ہمین ابوبکر بن ریذہ نے خبر دی نیز ابوموسی کہتے تھے ہمین ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونعیم نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن اسحاق مسیبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن فلیح نے موسیٰ بن عقبہ سے انھون نے ابن شہاب سے نقل کرکے اُن لوگون کے نام بتائے جو انصار مین سے (واقعہ) جسر کے دن شہید ہوے تھے پھر قبیلۂ بنی ساعدہ مین سے حارثہ بن لوذان (کا نام لیا کہ یہ بھی اس واقعہ مین شہید ہوے) اور واقعہ جسر حضرت عمر بن خطاب کے زمانے مین ہوا تھا۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے کیا ہے۔

(سیدنا) اسعد الخیر (رضی اللہ عنہ)

انھون نے ملک شام مین سکونت اختیار کی تھی۔ بخاری نے انکا ذکر وحدان مین کیا ہے۔ اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ یہ (اسعد الخیر نہین ہین بلکہ) ابوسعد الخیر ہین۔ اور صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ انکا نام احمد ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) اسعد (رضی اللہ عنہ)

ابن زرارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار۔ نجار کا نام تیم اللہ ہے انکو نجار اس وجہ سے کہتے ہین کہ انھون نے ایک آدمی کو بسولے سے مارا تھا اور اُسے لکڑی کی طرح چھیل دیا تھا اور بعض لوگون نے اور کچھ بھی بیان کیا ہے نجار بیٹے ہین ثعلبہ بن عمرو بن خزرج کے یہ اسعد انصاری خزرجی نجاری ہین۔ بعض لوگ انکو اسعد الخیر بھی کہتے ہین کنیت انکی ابو اُمامہ۔ انصار مین سب سے پہلے یہی اسلام لائے تھے اِنکے اسلام کا سبب جیسا کہ واقدی نے ذکر کیا یہ ہوا کہ اسعد بن زرارہ مکہ گئے ہوے تھے وہ اور ذکوان بن عبد قیس دونون کسی کام سے عُتبہ بن ربیعہ کے پاس گئے وہان انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سنا پس یہ دونون آپ کے پاس گئے آپ نے انھین اسلام کی ترغیب دی اور انھین قرآن پڑھ کے سنایا چنانچہ یہ دونون مسلمان ہو گئے پھر عتبہ کے پاس نہین گئے اور مدینہ لوٹ آئے اور یہی دونون سب سے پہلے مدینہ مین اسلام لے کے آئے ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ اسعد بن زرارہ اُن لوگون کے ساتھ اسلام لائے تھے جنھون نے اپنی اپنی قوم سے پہلے اسلام کی طرف عقبۂ اولی مین بیعت کی تھی اور یہ عُقبی تھی عقبہ اولی اور عقبہ ثانیہ اور عقبہ ثالثہ مین شریک ہوے تھے عقبہ اولی کی بیعت مین صرف چھ یا سات آدمی تھے اور عقبہ ثانیہ کی بیعت مین بارہ آدمی تھے اور عقبہ ثالثہ کی بیعت مین ستر آدمی تھے۔ اور بعض لوگ چھ آدمیون کی بیعت کو بیعت عقبہ نہین کہتے وہ صرف دو ہی مرتبہ بیعت عقبہ کو قرار دیتے ہین اور ابو امامہ

سوا جابر بن عبد اللہ کے اور تمام شرکائے بیعت سے چھوٹے تھے۔ یہ اسعد بنی نجار کے نقیب تھے ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہو کہ بنی ساعدہ کے نقیب تھے اور نقیب صرف بارہ آدمی تھے۔ سعد بن عبادہ۔ اسعد بن زرارہ۔ سعد بن ربیع۔ سعد بن خیثمہ۔ منذر بن عمرو۔ عبد اللہ بن رواحہ۔ براء بن معرور۔ ابوالہیثم بن تیہان۔ اُسید بن حضیر۔ عبد اللہ بن عمرو بن حرام عبادہ بن صامت۔ رافع بن مالک۔

بعض لوگون کا بیان ہو کہ ابوامامہ سب سے پہلے وہ شخص ہین جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شب عقبہ مین بیعت کی تھی اور بعض لوگون نے اسکے خلاف بھی بیان کیا ہو جیسا کہ اپنے مقام مین مذکور ہوگا۔

یہ سب سے پہلے شخص ہین جنھون نے مدینہ مین قبیلہ بنی بیاضہ کے سنگستان کے نشیب مین جسکو بقیع الخضمات بھی کہتے ہین جمعہ کی نماز پڑھی اور اُس وقت چالیس آدمی تھے اسعد بن زرارہ کی وفات ہجرت کے پہلے سال شوال مین بدر سے پہلے ہوئی تھی کیونکہ جنگ بدر رمضان ۲ھ ہجری مین ہوئی تھی۔ انکی وفات اُس مرض مین ہوئی تھی جسکو ذبحہ کہتے ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین اپنے ہاتھ سے داغ دیا تھا انکی وفات جس وقت ہوئی اُس وقت مسجد نبوی کی تعمیر ہو رہی تھی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود کیا بُری گفتگو کہتے ہین کہ اُس نے اپنے دوست کو موت سے کیون نہ بچایا حالانکہ مین نہ اسکے لیے کسی بات کا اختیار رکھتا ہون نہ اپنے لیے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون ابن مندہ اور ابونعیم کا یہ کہنا کہ اسعد بن زرارہ قبیلۂ بنی ساعدہ کے نقیب تھے انکا وہم ہو یہ قبیلۂ بنی نجار کے نقیب تھے جب انکی وفات ہوگئی تو بنی نجار کے لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ اسعد کی وفات ہوگئی اور وہ ہمارے نقیب تھے پس اب آپ ہمارے لیے کوئی اور نقیب مقرر کر دیجیے آپ نے فرمایا تم لوگ میرے ماموں ہو اور مین تمہارا نقیب ہون یہ فضیلت خاصکر بنی نجار کو ملی۔ بنی ساعدہ کے نقیب حضرت سعد بن عبادہ تھے کیونکہ آپ ہر قبیلہ کا نقیب اُسی قبیلہ سے مقرر کرتے تھے۔ بے شک ابونعیم نے اس وہم مین ابن مندہ کی پیروی کر لی واللہ اعلم

(سیدنا) اسعد (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ اشہلی انصاری۔ واقعہ جسر کے دن شہید ہوئے انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کیا ہو۔ اور ان دونون نے اُس اسناد کے ساتھ جو اسعد بن حارثہ کے بیان مین گذر چکی ابن شہاب سے نقل کیا ہو کہ یہ اسعد بھی جسر کے دن شہید ہوئے اور ہشام بن کلبی نے انکو سعد بغیر الف کے لکھا ہو (اور) انکا نسب اس طرح بیان کیا ہی ابن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعورا

لہ: ذبحہ گلے کی ایک بیماری کا نام ہو کبھی کبھی اس بیماری سے خناق بھی پیدا ہو جاتا ہو ۱۲

عبد الاشہل اور کہا ہے کہ یہ جسر کے دن شہید ہوے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوعمر نے حرف سین مین سعد کے بیان مین کیا ہے - یہ بھی ابن کلبی کے قول کی تائید کرتا ہے - واللہ اعلم -

(سیدنا) اسعد (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن حنیف - انکا باقی نسب انکے والد کے ذکر مین انشاء اللہ بیان کیا جائیگا - یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین آپ کی وفات سے دو برس پہلے پیدا ہوے تھے انکے والد انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لائے آپ نے انکی تحنیک فرمائی اور انکے نانا اسعد بن زرارہ کے نام پر انکا نام رکھا اور انھین کی کنیت پر انکی کنیت تجویز فرمائی (یعنے ابوامامہ) - پیشواؤن اور علما مین سے ایک یہ بھی ہین - انسے انکے دونون بیٹے محمد اور سہل اور زہری اور یحیی بن سعید انصاری اور سعد بن ابراہیم روایت کرتے ہین - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث بھی روایت نہین کی - ابن ابی داؤد نے کہا ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اُٹھائی ہے اور آپ سے بیعت کی ہے آپ نے انکے لیے برکت کی دعا کی تھی اور انکی تحنیک فرمائی تھی مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے -

سفیان بن عُیَینہ نے اور یونس نے اور معمر نے زہری سے اُنھون نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت کی ہے کہ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو غسل کرتے ہوے دیکھا تو کہا کہ مینے آج کا جیسا (حسن) کبھی نہین دیکھا کسی پردہ نشین عورت کا جسم بھی (ایسا حسین) نہین دیکھا وہ کہتے ہین کہ اُنکو (نذر لگ گئی اور) صرع کا دورہ ہوگیا تو لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ آپ سہل کی خبر لیجیے اسکے بعد اُنھون نے پوری حدیث ذکر کی ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) اسعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ خُزَاعی - ہمین ابوموسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونعیم یعنی عبید اللہ بن حسن حداد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسمٰعیل بن عبد الغفار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن حسین بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبد اللہ حاکم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے جعفر بن لاہز بن قریط نے سلیمان بن کثیر خزاعی سے [یہ جعفر کے نانا ہین] اپنے والد کثیر سے انھون نے اپنے والد اسعد بن عبد اللہ بن مالک بن افصی خزاعی سے نقل کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب دینون سے زیادہ پسند اللہ کو دین ابراہیمی ہے جو نہایت سہل دین ہے اور جب تم میری امت کو دیکھو کہ وہ ظالم کو یہ نہ کہین کہ تو ظالم ہے تو (سمجھ لو کہ) بے شک یہ دین انسے رخصت ہوگیا - انکا تذکرہ ابوموسی اور ابونعیم نے لکھا ہے - مین کہتا ہون

کہ اس اسناد مین میرے نزدیک اعتراض ہے کیونکہ سلیمان بن کثیر بنی عباس کے نقیبون مین سے تھے اُنھین ابومسلم خراسانی نے ۱۲۲ھ ہجری مین قتل کر دیا تھا پس حاکم سے اور اُنکے بیٹے جعفر سے ملاقات کیونکر ہو سکتی ہے تاکہ وہ اُنسے روایت کرین۔

(سیدنا) اسعد (رضی اللہ عنہ)

ابن عطیہ بن عبید بن بجالہ بن عوف بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ذہیل بن ہنی بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ قضاعی بلوی۔ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی انکا ذکر (روایتون مین) ہے مگر انکی کوئی حدیث مروی نہین ہے ابن مندہ نے ابوسعید بن یونس سے روایت کی ہے کہ وہ فتح مصر مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

(سیدنا) اسعد (رضی اللہ عنہ)

ابن یربوع انصاری خزرجی ساعدی۔ جنگ یمامہ مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے اُسید بن یربوع کے بیان مین بھی لکھا ہے کہ وہ جنگ یمامہ مین شہید ہوے تھے پس اگر دونون بھائی ہین تو ٹھیک ہے ورنہ ان دونون مین سے ایک نام غلط ہے سیف بن عمر نے انکا نام اسعد لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) اسعد (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن فاکہ بن یزید بن خلدہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج یہ ابوعمر اور ہشام کلبی کا قول ہے۔ کلبی نے اور موسی بن عقبہ نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر مین شریک تھے مگر ابن اسحاق نے انکا تذکرہ بدریون مین نہین کیا ابونعیم نے (انکا نام اس طرح) بیان کیا ہے اسعد بن یزید انصاری اور بعض لوگ کہتے ہین (اسعد) بن زید اور ابن شہاب سے اُن لوگون کے نام مین جو انصار کے قبیلۂ بنی نجار کی شاخ بنی زریق سے جنگ بدر مین شریک ہوے اسعد بن یزید بن فاکہ کا نام بھی مروی ہے انکا تذکرہ ابونعیم نے اور ابوعمر نے اور ابوموسی نے کیا ہے۔ مین کہتا ہون کہ ابونعیم کے قول مین اعتراض ہے کیونکہ زریق نجار کی شاخ نہین ہے کیونکہ نجار ثعلبہ بن عمرو بن خزرج کی اولاد مین ہین پس انکے اور نجار کے درمیان علاقہ ولدیت کا نہین ہے اور بعض لوگون نے انکا نام سعد بن زید بن فاکہ بتایا ہے اور بعض نے سعد بن یزید بن فاکہ اور سب اپنے اپنے مقام مین انشاء اللہ آئیگا۔

(سیدنا) اَسعر (رضی اللہ عنہ)

اخیر مین رے ہی۔ بعض لوگ انکو ابن اسعر کہتے ہین اور بعض لوگ سعر کہتے ہین۔ اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی۔ ابو مرارہ جہنی نے ابن اسعر سے اُنھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے ہین کہ مکہ کے کسی جانب مین اپنی بکریون کو چرا رہا تھا یکایک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مین نے کہا مرحبا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیا چاہتے ہین حضرت نے فرمایا تمھارے مال کا صدقہ (وصول کرنے آیا ہون) اسعر کہتے ہین مین ایک گابھن بکری نہایت عمدہ لے آیا جب آپ نے اُسے دیکھا تو فرمایا کہ اس مین ہمارا حق نہین ہی ہمارا حق تو سال بھر یا چھ مہینے کی بکری مین ہی۔ ابن مندہ نے تو انکا تذکرہ یہین (یعنے اسعر کے بیان مین) کیا ہی مگر ابو نعیم نے اور ابو عمر نے انکا تذکرہ سعر کے بیان مین لکھا ہی۔

(سیدنا) اَسقع (رضی اللہ عنہ)

بکری (یعنے قبیلہ بکر کے ہین) ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عبد اللہ نے خبر دی۔ نیز ابو موسی کہتے تھے ہمین ابن طباطبا اور کوشیدی اور قرانی نے خبر دی یہ لوگ کہتے تھے ہمین ابن ریذہ نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین طبرانی یعنی سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یزید قراطیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یعقوب بن ابی عباد مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن جریج نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عمر ابن عطا نے جو ابن اسقع کے غلام تھے اور ایک سچے آدمی تھے حضرت اسقع بکری سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کرکے تشریف لائے تو آپ سے کسی شخص نے پوچھا کہ قرآن مین سب سے بزرگ ترکون آیت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم یہانتک کہ آپ نے پوری آیت ختم کر دی۔ انکا تذکرہ طبرانی اور ابو نعیم نے اور ابو زکریا ابن مندہ نے اسی طرح کیا ہی اور ابو عبد اللہ بن مندہ نے اپنی تاریخ مین بھی ایسا ہی لکھا ہی اور انکی حدیث بھی روایت کی ہی صرف فرق اسقدر ہی کہ انھون نے (بجائے اسکے کہ حضرت جب ہجرت کرکے تشریف لائے یہ) کہا ہی کہ مہاجرین کے ساتھ تشریف لائے۔ اور عبدان نے اس حدیث کو روح بن عبادہ سے انھون نے ابن جریج سے انھون نے اسقع کے غلام سے انھون نے ابن اسقع سے روایت کیا ہی اور انھون نے بھی یہی کہا ہی کہ جب ہجرت کرکے تشریف لائے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے بھی کیا ہی۔ امیر ابو نصر نے کہا ہی کہ اسقع ف کے ساتھ ہی انکے بارے مین لوگون کا اختلاف ہی بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہین اور بعض لوگ انکو ابن اسقع کہتے ہین۔

(سیدنا) أُشَيْمَ (رضی اللہ عنہ)

ابن شریح بن صریم بن عمرو بن ریاح بن عوف بن عمیرہ بن ہون بن اعجب بن قدامہ بن حرم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوے تھے اور اسلام لائے تھے۔ یہ طبری کا قول ہے اور ابن ماکولا نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے اور انھوں نے رباح کے نام میں بھی انکا ذکر کیا ہے۔

اسقف

نجران۔ ابو موسی کہتے ہیں میں نہیں جانتا یہ اسلام لائے تھے یا نہیں۔ صلہ بن زفر نے عبداللہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا اسقف نجران نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوے اور آپ سے عرض کیا کہ میرے ساتھ کسی ایسے شخص کو بھیجئے جو اعلی درجہ کا امین ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ایسے ہی شخص کو بھیجونگا جو اعلی درجہ کا امین ہے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب منتظر ہوے (کہ یہ فضیلت کس کو نصیب ہوتی ہے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح سے کہا کہ تم انکے ساتھ جاؤ۔ میں کہتا ہوں کہ ابو موسی نے جو اسقف نجران کو نام قرار دیا یہ نہایت عجیب بات ہے اسقف نام نہیں ہے بلکہ وہ نصاری کے (دینی) عہدوں میں ایک عہدہ ہے جیسے شماس اور قس اور مطران اور بطرک اور اسقف نام انکا ابو حارث بن علقمہ ہے یہ قبیلہ بنی بکر بن وائل کے ایک شخص ہیں اسلام نہیں لائے۔ یہ ابن اسحاق کا بیان ہے۔

(سیدنا) أَسْلَعُ (رضی اللہ عنہ)

بن اسقع اعرابی۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمم کے بارے میں روایت کی ہے کہ ایک ضرب منہ پر مسح کرنے کے لیے چاہیے اور ایک ضرب دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک مسح کرنے کے لیے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ مجھے سوا اس حدیث کے اور کوئی حدیث انکی معلوم نہیں انسے صرف ربیع بن بدر معروف بہ علیلہ بن بدر نے بذریعہ اپنے بھائی کے روایت کی ہے اور اس میں اعتراض ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) أَسْلَعُ (رضی اللہ عنہ)

ابن شریک بن عوف اعوجی تمیمی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم اور آپ کی سواری کے منتظم تھے (آخر عمر میں بصرہ میں)

جارسے تھے۔ ان سے زریق۔ الکی مدلجی نے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ اس مین کچھ اعتراض ہے۔ انسے اور ابو موسی سے مواخات تھی۔ علاء بن ابی سریہ نے ہشیم بن زریق مالکی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اسلع بن شریک سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا ایک مرتبہ سردی کے زمانے مین رات کو مجھے احتلام ہوا اور مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ اگر مین ٹھنڈے پانی سے نہاؤنگا تو مرجاؤنگا یا بیمار ہو جاؤنگا اور مجھے یہ بھی گوارا نہوا کہ مین جنابت کی حالت مین حضرت کی سواری کسوں لہذا مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے احتلام ہوگیا ہے آپ نے فرمایا اے اسلع تیمم کرلو مینے عرض کیا کہ کس طرح تو آپ نے اپنا ہاتھ دو مرتبہ زمین پر مارا ایک مرتبہ منھ کے مسح کرنے کے لیے اور ایک مرتبہ دونون ہاتھون کو کہنیون تک مسح کرنے کے لیے۔ یہ ابو احمد عسکری کا قول ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اسلم (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن بجرہ بن حارث بن غیان بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج بن حارثہ بن ثعلبہ انصاری خزرجی ساعدی۔ ابن دباغ نے بیان کیا ہے کہ یہ جنگ احد مین شریک تھے۔ ہشام کلبی نے لکھا ہے کہ انھون نے حضرت عثمان کو بقیع مین دفن ہونے سے روکا تھا لہذا لوگون نے انھین حش کوکب مین دفن کیا حش چھوہارے کے درخت کو کہتے ہین۔

(سیدنا) اسلم (رضی اللہ عنہ)

ابن بجرہ انصاری خزرجی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (قبیلہ) قریظہ کے قیدی انھین کے سپرد کیے تھے۔ اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ نے ابراہیم بن محمد بن اسلم بن بجرہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی قریظہ کے قیدیون کی حفاظت کے لیے مقرر فرمایا تھا مین لڑکون کو برہنہ کرکے دیکھتا تھا جسکے موے زہار نکل آئے ہوتے تھے اُسے مین قتل کر دیتا تھا[1]۔ ابو عمر نے لکھا ہے کہ اس حدیث کی اسناد اسحاق بن ابی فروہ پر دائر ہے اور میرے نزدیک اسلم بن بجرہ کا یہ نسب صحیح نہین ہے اس حدیث کی صحت مین اعتراض ہے مین کہتا ہون کہ اسحاق کے سوا اور لوگون نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اس حدیث کو زبیر بن بکار نے عبداللہ بن عمرو فہری سے انھون نے محمد بن ابراہیم بن محمد بن اسلم سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کیا ہے انھون نے اسکی سند مین محمد بن اسحاق کے بجاے محمد بن ابراہیم کو ذکر کیا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

---

[1] چونکہ شریعت کا حکم ہے کہ لڑائی مین نابالغ بچے اور عورتین قتل نہ کیجائین لہذا بلوغ معلوم کرنے کے لیے ایسا کیا جاتا تھا ۱۲

مین نہین جانتا کہ یہ اسلم اور وہ اسلم جنکا ذکر پیشتر ہوا ایک ہی ہین یا دو ہین اور اس تذکرہ مین شاید اُنھین اسلم کی نسبت اُنکے دادا کی طرف کردی گئی ہو زیادہ خیال یہی ہوتا ہو کہ یہ دونون ایک ہونگے کیونکہ اہل عرب اکثر دادا کی طرف بھی منسوب کردیتے ہین ہم نے انکا ذکر محض اس لیے کردیا کہ کوئی شخص انکا تذکرہ دیکھے تو انھین اُن اسلم کے علاوہ نہ سمجھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) اسلم (رضی اللہ عنہ)

ابن جُبیرہ بن حصین بن جبیرہ بن حصین بن نعمان بن سنان بن عبد الاشہل انصاری اوسی اشہلی یہ ابن کلبی کا قول ہے اور بخاری نے اسلم بن حصین بن جبیرہ کہا ہو اور عنقریب انکا ذکر بھی آئیگا مین ان دونون کو ایک سمجھتا ہون۔

(سیدنا) اسلم (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حدا[۱] پڑہنے والے تھے۔ یہ اسلم رافع کے ساتھی ہین۔ ابن وہب نے عبد الرحمن بن زید ابن اسلم سے اُنھون نے اپنے والد سے اُنھون نے اُنکے دادا سے روایت کی ہو کہ اُنھون نے کہا ایک شب کو ہم بیدار ہوے اور (اُس وقت ہم سفر مین) عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے تو کیا دیکھتے ہین کہ حضرت عمرؓ نے ہماری سواریان کس دی ہین اور اپنی سواری بھی کس لی ہو پس جب ہم لوگ بیدار ہوے تو اُنھون نے بطور رجز کے یہ دو شعر پڑھے ؎

لایاخذ[۲] اللیل علیک بالہم　　والبسن لہ القمیص واعتم
وکن شریک رافع واسلم　　واخدم القوم لکیما تخدم

ہم سب لوگ اُنکے پاس جلدی جلدی گئے تو وہ اپنی سواری کو کس چکے تھے اور ہماری سواریان بھی کس چکے تھے اور اُنھون نے یہ نہین چاہا کہ ہم لوگون کو سوتے سے جگائین۔

سعید بن عبد الرحمن مدنی کہتے ہین کہ رافع اور اسلم دونون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حدا پڑہنے والے تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہو۔

(سیدنا) اسلم (رضی اللہ عنہ)

حبش کے رہنے والے اسود لقب۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے کیا ہو اور کہا ہو کہ اسلم حبشی اسود ایک یہودی کے چرواہے تھے اُسکی بکریان چرایا کرتے تھے انکی کیفیت یہ ہو کہ ہم سے ابو جعفر عبید اللہ ابن احمد بن علی بن سمین نے اپنی سند سے ابن اسحاق تک

---

[۱] شتربان عادۃً سفر مین کچھ اشعار پڑھتے ہین انکو حدا کہتے ہین ۔ [۲] ترجمہ: رات کی وجہ سے تمکو خوف نہونا چاہیے بلکہ پیرہن پہنو اور عمامہ باندھو اور رافع واسلم کے شریک ہوجاؤ، لوگون کی خدمت کرو تاکہ تمھاری بھی خدمت ہو۔

بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے اسحاق نے بیان کیا کہ ایک چرواہا اسود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور
آپ اُس وقت خیبر کے قلعون کا محاصرہ کیے ہوے تھے اور اُس چرواہے کے ہمراہ کچھ بکریان ایک یہودی کی تھین وہ انکو
اُجرت پر چراتا تھا اُس چرواہے نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے اسلام کی تعلیم دیجیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اُسے تعلیم دی وہ مسلمان ہوگیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کو جو آپ سے اسلام کی خواہش کرتا تھا حقیر نہ سمجھتے تھے
الغرض آپ نے اُسے اسلام کی تعلیم دی اسود نے عرض کیا کہ مین ان بکریون کے مالک کا مزدور ہون اور یہ بکریان میرے
پاس امانت ہین مین انھین کیا کرون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِنکے مُنھ پر مار دو یہ اپنے مالک کے پاس لوٹ
جائینگی پس اسود کھڑے ہوگئے اور انھون نے ایک مٹھی مٹی لے کے اُنکے مُنھ پر مار دی اور کہا کہ (اے بکریو) اپنے مالک کے
پاس لوٹ جاؤ اب مین خدا کی قسم تمھارے ساتھ نہ جاؤنگا پس وہ بکریان لوٹ گئین (ایسا معلوم ہوتا تھا کہ) گویا کوئی ہانکنے والا
انھین ہانک رہا ہی یہانتک کہ وہ قلعہ مین داخل ہوگئین پھر اسود قلعہ کی طرف بڑھے تاکہ مسلمانون کے ساتھ ہوکے لڑین کہ
ایک پتھر اُنکے لگ گیا اور وہ شہید ہوگئے اسود نے ابتک کوئی نماز نہین پڑھی تھی پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس لائے گئے اور آپ کے پیچھے رکھدیے گئے اور ایک چادر انھین اُڑھادی گئی جو وہ اوڑھے ہوے تھے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم انکی طرف دیکھنے لگے اور آپ کے ساتھ آپ کے کچھ اصحاب تھے پھر آپ نے جلدی سے منھ پھیر لیا
لوگون نے پوچھا کہ یارسول اللہ آپ نے کیون منھ پھیر لیا فرمایا کہ اِنکے ہمراہ ایک حورعین ہے جو انکی بی بی ہے۔

ابوموسی نے اسود چرواہے کا تذکرہ ابو عبداللہ (ابن مندہ) پر استدراک کرکے لکھا ہے (یعنے یہ بیان کیا ہے کہ ابن مندہ سے
انکا تذکرہ رہگیا تھا) ابوموسی نے کہا ہے کہ اسود کا تذکرہ عبدان نے کیا ہے اور اسلم کے نام مین پھر دوبارہ انکا ذکر کیا ہے اسود
انکا لقب ہے اور اسلم انکا نام ہے ابوموسی نے عبدان کی سند محمد بن اسحاق تک پہونچائی ہے وہ اپنے والد اسحاق بن یسار سے
روایت کرتے ہین کہ اسود چرواہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور اُس وقت آپ کے خیبر کے بعض قلعونکا
محاصرہ کیے ہوے تھے اور اسکے آگے اُنھون نے وہی قصہ نقل کیا ہے جو گذر چکا۔ مگر ابوموسی کے ابن مندہ پر استدراک
کرنے کی کوئی وجہ نہین کیونکہ ابن مندہ نے اِن کا تذکرہ لکھا ہے اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ خیبر مین شہید ہوے اگرچہ اس بات
مین اُنھین وہم ہوگیا ہے کہ اُنھون نے اسود کی کنیت ابوسلمی بیان کی ہے اور اُنسے ایک حدیث روایت کی ہے۔ مین سمجھتا ہون
کہ ابوموسی نے چونکہ دیکھا کہ ابونعیم نے ابن مندہ کا وہم بیان کیا ہے اس سے اُنھون نے یہ سمجھا کہ یہ پورا تذکرہ غلط ہے
حالانکہ صرف بعض باتون مین اُنسے غلطی ہوگئی ہے باقی باتین صحیح ہین جیسا کہ ہم اسکے بعد کے تذکرہ مین بیان کرینگے واللہ اعلم
اِنکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اسلم (رضی اللہ عنہ)

چرواہے جنکا لقب اسود ہے۔ ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ اسلم چرواہے جنکی کنیت ابوسلمیٰ ہے خیبر مین شہید ہوئے انکی حدیث ابوسلام نے بواسطہ ابوسلمیٰ چرواہے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا پانچ چیزین بہت مبارک ہین ترازوے اعمال مین انکا وزن بہت بھاری ہے۔ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ ابوسلمیٰ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے تھے بعض وہم کرنے والون نے گمان کیا ہے کہ انکا نام اسلم ہے حالانکہ انکا نام حُرَیث ہے اور انھون نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ وہ خیبر مین شہید ہوے حالانکہ یہ ایک دوسرا وہم ہے اور ابونعیم نے وہ حدیث بھی بیان کی ہے جو ابن مندہ نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزین بہت مبارک مین ترازوے اعمال مین انکا وزن بہت بھاری ہے (وہ پانچ چیزین یہ ہین) لاالٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اولاد صالح جو کسی مرد مسلمان کی فوت ہو جائے اور وہ اسپر صبر کرے ابونعیم نے کہا ہے کہ خیبر مین جو ابوسلمیٰ شہید ہوے انسے ابوسلام نہین روایت کرتے اور حدثنا نہین کہتے پس اگر انھون نے عن ابی سلمیٰ کہا ہے تو یہ حدیث مرسل ہوگی (یعنے درمیان سے کوئی راوی چھوٹ گیا) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

(سیدنا) اسلم (رضی اللہ عنہ)

ابن حُصَین بن جبیرہ بن نعمان بن سنان۔ بخاری نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہے مگر انکی کوئی حدیث نہین بیان کی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔ ایک اسلم بن جبیرہ کا بیان اوپر ہو چکا ہے مین ان دونون کو ایک سمجھتا ہون۔

(سیدنا) اسلم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو رافع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے کنیت انکی زیادہ مشہور ہے انکے نام مین لوگون نے اختلاف کیا ہے ابن مدینی نے بیان کیا ہے کہ انکا نام اسلم ہے اور ابن نمیر نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے اور بعض لوگون نے انکا نام ہرمز بیان کیا ہے اور بعض لوگون نے ابراہیم۔ ابراہیم کے نام مین اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

یہ ایک قبطی غلام تھے حضرت عباسؓ کی ملک مین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا تھا۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ سعید بن عاص کے غلام تھے سعید بن عاص کے بعد انکی تین وارث ہوے انکے آٹھ بیٹے تھے سبھون نے انکو آزاد کر دیا سوا خالد کے کہ انھون نے اپنا حصہ آزاد نہین کیا تو انسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بھی اپنا حصہ یا تو آزاد کر دین یا آپ کے ہاتھ بیچ ڈالین

یا آپ کو ہبہ کر دین مگر اُنھون نے نہین مانا چندروز کے بعد اُنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا آپ نے اُنھین آزاد کر دیا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ سعید بن عاص کے صرف تین بیٹون نے اِنھین آزاد کیا تھا تو ابو رافع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تاکہ جن لوگون نے انھین آزاد نہین کیا اُنسے کچھ سفارش کرائین چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگون سے اِنکے بارے مین کہا اُن لوگون نے آپ کو ہبہ کر دیا آپ نے اِنھین آزاد کر دیا یہ اختلاف (صحیح نہین ہو) صحیح یہ ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباسؓ کے غلام تھے اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا تھا اور آپ نے اِنھین آزاد کیا اسی واسطے ابو رافع کہا کرتے تھے کہ مین رسول خدا کا آزاد کردہ غلام ہون۔ اِنکی اولاد مین مدینہ کے اشراف لوگ تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنسے اپنی لونڈی سلمی کا نکاح کر دیا تھا انسے عبید اللہ بن ابی رافع پیدا ہوے۔

سلمی۔ حضرت ابراہیم فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قابلہ تھین آپ کے ساتھ جنگ خیبر مین شریک ہوئی تھین۔ عبید اللہ حضرت علی بن ابی طالب کے عہد مین اُنکی خلافت بھر خزانچی اور منشی رہے۔

حضرت ابو رافع جنگ احد اور خندق مین اور انکے بعد کے غزوات مین شریک ہوے۔ بدر مین شریک نہین ہوے اِسلیے کہ یہ اُس زمانے مین مکہ مین تھے۔ اِنکا واقعہ ابو لہب کے ساتھ جبکہ اُسے بدر کی خبر مکہ مین پہونچی مشہور ہو۔ اِنسے انکے دونون بیٹے عبید اللہ اور حسن نے اور عطاء بن یسار نے روایت کی ہو اِنکی وفات کے وقت مین لوگون نے اختلاف کیا ہو۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ حضرت عثمانؓ سے پہلے اِنکی وفات ہوگئی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ حضرت علیؓ کی خلافت مین انکی وفات ہوئی اِنکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور اِنکا کچھ حال انشاء اللہ کنیت کے باب مین بھی آئیگا۔

(سیدنا) اسلم (رضی اللہ عنہ)

ابن سُلیم خنساء بنت معاویہ بن سلیم صریمیۃ کے چچا ہین۔ یہ تین بھائی تھے۔ حارث اور معاویہ اور اسلم یہ ابن مندہ کا بیان ہے ابو نعیم نے بیان کیا ہو کہ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے یہ گمان کیا ہو کہ اِنکا نام اسلم ہو حالانکہ یہ صحیح نہین اور اِنھون نے انکی ایک حدیث عوف اعرابی سے روایت کی ہو وہ خنساء بنت معاویہ سے روایت کرتے ہین وہ اپنے چچا سے روایت کرتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نبی جنّتی ہین اور شہید جنّتی ہین اور چھوٹے بچے جنتی ہین اور زندہ درگور کی ہوئی لڑکی جنتی ہو[۱] اور بعض راویون نے اِس حدیث مین خُنساء بنت معاویہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مجھسے میری پھوپھی نے یہ حدیث بیان کی اِنکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

[۱] عرب مین اسلام سے پہلے دختر کی ولادت بہت ناگوار تھی جہان کسی کے ہان لڑکی پیدا ہوئی وہ مارے شرم کے اپنی قوم کو منہ نہ دکھا سکتا تھا اس شرمندگی کے دفع کرنیکے لیے اکثر لڑکیان زندہ گاڑ دیجاتی تھین

(سیدنا) اسلم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیرہ بن امیہ بن عامر بن جشم بن حارثہ انصاری حارثی۔ جنگ احد میں شریک ہوے تھے یہ قول طبرانی کا ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) اسلم (رضی اللہ عنہ)

یہ ایک دوسرے ہین انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی انھون نے کہا ہو کہ عبدان مروزی نے بیان کیا ہو کہ مجھے ان اسلم کا نہ کچھ حال معلوم ہو اور نہ انکا نسب مین جانتا ہون سوا اِس حدیث کے (کہ اسمین البتہ انکا تذکرہ ہی) اور ممکن ہو کہ اسلم سے مراد (اس حدیث مین) قبیلہ اسلم ہو اور یہی قرین قیاس ہے۔ عبدان نے کہا ہو کہ ہمین بندار نے اور ابو موسی نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے کہ ہمین محمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شعبہ نے قتادہ سے انھون نے عبد الرحمن بن منہال بن مسلمہ خزاعی سے انھون نے اپنے چچا سے نقل کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم سے فرمایا کہ تم لوگ آج کے دن (یعنے عاشورا) کا روزہ رکھو ان لوگون نے کہا کہ ہم تو کھا چکے ہین آپ نے فرمایا اب جس قدر دن باقی ہو اس مین کچھ نہ کھاؤ ابو موسی کہتے ہین کہ یہ حدیث اسی سند سے محفوظ ہو اِس حدیث سے سمجھا جاتا ہو کہ اسلم سے مراد قبیلۂ اسلم ہو اسکی دلیل یہ ہو کہ اِس حدیث مین ہو کہ ان لوگون نے کہا کہ ہم لوگ کھا چکے۔ اور اسماء بن حارثہ وغیرہ کی روایت مین ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین اسلم کے پاس بھیجا تا کہ انھین عاشورا کے روزے کا حکم دین۔ مین کہتا ہون کہ ابو موسی کا قول صحیح ہو۔ تعجب ہو کہ عبدان پر ایسی کھلی ہوئی بات مشتبہ ہو گئی اور اگر ہم نے یہ شرط نہ کر لی ہوتی کہ کوئی تذکرہ ہم ترک نہ کرینگے تو یقیناً ہم اِس تذکرہ کو اور اسکے مثل اور تذکرون کو ترک کر دیتے۔

(سیدنا) اسماء (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ بن ہند بن عبد اللہ بن غیاث بن سعد بن عمرو بن عامر بن ثعلبہ بن مالک بن افصی یہ ابو عمر کا قول ہو اور اسکے نسب مین اسکے علاوہ اور اقوال بھی ہین۔ ابن کلبی کہتے ہین کہ (انکا یہ نسب ہو) اسماء بن حارثہ بن سعید بن عبد اللہ بن غیاث ابن سعد بن عمرو بن عامر بن ثعلبہ بن مالک۔ اور مالک بن افصی اسلم کے بھائی ہین اور مالک کے دونون بیٹے لکثر قبیلۂ اسلم کی طرف منسوب کر دیے جاتے ہین اور لوگ انھین اسلمی کہتے ہین اسماء کی کنیت ابو ہند ہو انکا صحابی ہونا ثابت ہے

یہ اور انکے بھائی ہند اہل صُفّہ[۵] مین سے تھے - حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہین کہ مین حارثہ کے دونون بیٹون اسماء اور ہند کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا خادم سمجھا کرتا تھا بوجہ اسکے کہ یہ دونون حضرت کے دروازے پر اکثر رہا کرتے تھے اور آپ کی خدمت بہت کیا کرتے تھے -

یہ اسماء وہی شخص ہین جنھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورا کے دن بھیجا تھا کہ اپنی قوم کو عاشورا کے روزے کا حکم دو - اسماء نے عرض کیا کہ اگر وہ لوگ کھا چکے ہون آپ نے فرمایا تو (کہدینا) باقی دن کچھ نہ کھائین پیئین - انکی وفات ۶۶ھ ہجری مین بعمر (۸۰) سال بصرہ مین ہوئی یہ محمد بن سعد نے واقدی سے نقل کیا ہے محمد بن سعد کہتے ہین مینے واقدی کے علاوہ اور لوگون سے سنا کہ انکی وفات بصرہ مین حضرت معاویہ کے زمانہ خلافت اور زیاد کی حکومت مین ہوئی - اور زیاد کی وفات ۵۳ھ ہجری مین ہوئی تھی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) اسماء (رضی اللہ عنہ)

ابن ریان بن معاویہ بن مالک بن سلمی - سلمی کا نام حارث بن رفاعہ بن عذرہ بن عدی بن شمیس بن طرود بن قدامہ بن جرم بن ریان یہ قبیلہ جرم کے ہین -

یہ وہ شخص ہین جنھون نے بنی عقیل کے مقابلہ پر عقیق (نامی وادی) کے بارے مین دعوی کیا تھا وہ عقیق جو قبیلہ بنی عامر بن صعصعہ کے زمین مین ہے نہ وہ عقیق جو مدینہ مین ہے - تو حضرت نے وہ وادی قبیلہ جرم کے لوگون کو دلادی - انھین کے یہ دونون شعر ہین[۵]

وانی اخو جرم کما قد علمتم ... اذا اجتمعت عند النبی المجامع

فان انتم لم تقنعوا بقضائہ ... فانی بما قال النبی لقانع

انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) اسمٰعیل (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حکیم مُزَنی - قبیلہ بنی فضیل مین سے ایک شخص ہین - عبداللہ بن سلمہ نے ابن شہاب سے اُنھون نے اسماعیل بن ابی حکیم مزنی سے جو بنی فضیل کے ایک شخص ہین روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

صُفّہ مسجد نبوی مین ایک سائبان تھا اسی کو صُفّہ کہتے ہین کچھ غربا وہان رہا کرتے تھے ۱۲ [۵] لوگون نے جب ان سے اُس وادی کے بارے مین جھگڑا کیا تو انھون نے یہ شعر کہے تھے ترجمہ ان شعرون کا یہ ہے - مین قبیلہ جرم کا بھائی ہون جیسا کہ تم جانتے ہو جب نبی کے پاس لوگ جمع ہوتے تھے پس اگر تم نبی کے فیصلہ پر راضی نہین ہوتے تو نہو مگر مین تو نبی کے فیصلہ پر قناعت کرتا ہون ۱۲

سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل جب سورۂ لم یکن الذین کفروا کو پڑہتے ہوے سنتا ہو تو فرماتا ہو کہ میرے بندے کو بشارت دیدو کہ قسم ہو اپنے عزت کی مین تجھے جنت مین جگہ دونگا یہانتک کہ تو خوش ہو جائیگا۔ ابونعیم کہتے ہین کہ محمد بن اسمٰعیل جعفی نے عبید بن سلمی سے اسی طرح روایت کیا ہو مگر میرے نزدیک یہ اسناد منقطع ہو اس لیے کہ کسی امام نے اسمٰعیل کا ذکر صحابہ مین نہین کیا ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ حدیث منکر ہو اسکو بخاری نے افراد مین ذکر کیا ہو اور مجھے معلوم نہین کہ انھون نے حضرت کو دیکھا ہو یا آپ کی صحبت اٹھائی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) اسمٰعیل (رضی اللہ عنہ)

صحابہ مین سے ایک شخص ہین بصرہ مین آکے رہے تھے۔ بشرطیکہ یہ روایت محفوظ ہو۔ ہمین ابوالفرج یحیی بن محمود اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ابو علی حسین بن احمد نے بیان کیا اس وقت مین موجود تھا وہ کہتے تھے ہم سے حافظ ابونعیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن جعفر بن اسحاق موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین جعفر ابن عون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے ابوبکر بن عمارہ بن رویبہ سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے بصرہ کے رہنے والے ایک بوڑھے میرے والد کے پاس آئے اور انھون نے کہا کہ جو کچھ آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو مجھسے بیان کیجیے میرے والد نے کہا مینے حضرت کو یہ فرماتے ہوے سنا ہو کہ وہ شخص دوزخ مین نہ جائیگا جو طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے[1] (یعنی فجر اور عصر کی نماز) پڑھا کرتا ہو اُس بوڑھے آدمی نے کہ کیا تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو میرے والد نے کہا ہان میرے دونون کانون نے آپ سے سنا ہو اور میرے دل نے یاد کیا ہو اُس بڑھے نے کہا جو کچھ تم نے بیان کیا مین نے بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو سنا تھا مگر کسی اور نے اس حدیث مین میری موافقت نہین کی۔ اس حدیث کو شعبہ نے اور ثوری نے اور زائدہ نے اسماعیل بن ابی خالد سے روایت کیا ہو۔ اور عبدالملک بن عمیر نے اسکو ابوبکر سے روایت کیا ہو اور انمین سے کسی نے اُس بصرہ والے آدمی کا نام نہین بتایا اور اس حدیث کو یزید بن ہارون نے ابن ابی خالد سے روایت کیا ہو اس مین انھون نے بیان کیا ہو کہ بصرہ کے رہنے والون مین ایک شخص نے جنکا نام اسماعیل تھا یہ پوچھا مگر اور کسی نے یزید بن ہارون کی موافقت نہین کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

[1] تخصیص نماز فجر و عصر کی اسوجہ سے ہو کہ ان دونون وقتون کی نماز بہ نسبت اور اوقات کے مشکل ہو فجر کا وقت خواب شیرین مین مشغول ہوتا ہو عصر کے وقت کاروباری آدمی اپنے کاروبار مین مصروف ہوتے ہین لہذا جو شخص ان دو مشکل اوقات مین نماز کا پابند ہوگا وہ اور اوقات مین بدرجۂ اولی پابندی کریگا ۱۲

(سیدنا) اسمٰعیل (رضی اللہ عنہ)

زیدی ۔ اِنکا تذکرہ ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو اور کہا ہو بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو ۔ ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو سعید محمد بن ابی اللہ معدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن احمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن عبد اللہ بن حسین نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے احمد بن عمرو دیبقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن شبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے ہارون بن یحیی بن ہارون نے جو حاطب بن ابی بلتعہ کی اولاد سے تھے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے زکریا بن اسمعیل زیدی نے جو زید بن ثابت کی اولاد سے تھے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا کہ انھون نے کہا ایک دن صبح کو ہم چند صحابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلے یہانتک کہ ایک چوراہے پر جاکے کھڑے ہوگئے اتنے مین ایک اعرابی لاجواونٹ کی ہڑیان کھینچے ہوے لیے جارہا تھا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکے کھڑا ہوگیا اور اُس نے آپ سے پوچھا کہ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوجائین آپ کا مزاج کیسا ہو حضرت نے فرمایا مین اللہ تعالی کا شکر کرتا ہون ۔ اسکے بعد انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کی فضیلت مین ایک حدیث بیان کی ۔ ابو موسی نے کہا ہو کہ اسمٰعیل بن زید اپنے والد سے روایت کرتے ہین مین نہین جانتا کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو ۔ اور یہ حدیث ثوری سے بھی مروی ہو وہ عمرو بن دینار سے وہ نافع سے وہ حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہین ۔ مین کہتا ہون کہ یہ اسماعیل بن زید بن ثابت اپنے والد سے روایت کرتے ہین اور خود تابعی ہین اور اُن کا درمیان سے راوی کو حذف کردینا کوئی تعجب کی بات نہین ہو تابعین اکثر درمیان سے راویون کو حذف کرکے روایت کرتے ہین انکے صحابی نہونے کی تائید اس واقعہ سے بھی ہوتی ہو کہ انکے والد زید بن ثابت جنگ احد مین چھوٹے ہونے کے باعث سے شریک نہین کیے گئے یہ واقعہ ۳ھ ہجری کا ہو پس جس شخص کی عمر اتنی کم ہو اسکا بیٹا کیسے کہہ سکتا ہو کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گئے تھے بلکہ یہ کوئی اور شخص کہہ رہا ہو اور حضرت ابن مسعود سے منقول ہو کہ جب حضرت زید نے مصحف[1] لکھا تو انھون نے کہا کہ مین مسلمان ہوچکا تھا اور وہ ایک کافر کی پشت مین تھا یہ بھی بوقت وفات نبی صلعم حضرت زید کی کمسنی پر دلالت کرتا ہو ۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) اسمر (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعد بن ہلوات مازنی ۔ ایک مجہول شخص ہین جو حدیث انسے مروی ہو اسکی سند مین کلام ہو ۔ [illegible]

[1] حضرات شیخین نے اور حضرت عثمان نے اپنے عہد مین جمع قرآن کا کام حضرت زید کے سپرد کیا تھا اور حضرت ابن مسعود نے بھی اپنے طور پر قرآن جمع کیا تھا حضرت ابن مسعود اپنے قرآن کو ترجیح دیتے تھے کہتے تھے مین قدیم الاسلام ہون جب مسلمان ہوا [illegible]

روایت ہی کہ اسمون ساعد بن ہلواث نے کہا ہم اور ہمارے والد ساعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے میرے والد نے آپ سے عرض کیا کہ میرے والد یعنے ہلواث ایک بوڑھے آدمی ہین انھون نے آپ کی خبر سُنی تو وہ آپ پر ایمان لائے مگر وہ آنیکی قوت نہین رکھتے انھون نے کچھ تھوڑا سا ہدیہ بھی آپ کے لیے بھیجا ہی آپ نے ہدیہ اُنسے لے لیا اور آپ نے اُنکے لیے اور اُنکے والد کے لیے دعا کی۔ یہ حدیث غریب ہی صرف اِسی سند سے مروی ہی۔ اِنکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) اسمر (رضی اللہ عنہ)

ابن مُضَرِّس۔ قبیلۂ طے کے ہین۔ ہمین ابواحمد بن علی بن علی امین نے اپنی اسناد سے ابوداؤد سجستانی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبدالحمید بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے ام جنوب بنت نمیلہ نے اپنی والدہ سویدہ بنت جابر سے انھون نے اپنی والدہ عقیلہ بنت اسمر بن مضرس سے انھون نے اسمر بن مضرس سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور مینے آپ سے بیعت کی تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص کوئی ایسی بات کرے جو کسی مسلمان نے نہ کی ہو تو وہ بات اسی کے لیے ہی۔ بیان کیا جاتا ہی کہ یہ اسمر عروہ ابن مُضَرِّس کے بھائی ہین۔ ابونعیم نے کہا ہی کہ یہ بصرہ کے اعراب مین سے ہین۔ اِنکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) اسود (رضی اللہ عنہ)

ابیض کے بیٹے ہین۔ انکا تذکرہ صرف ابوموسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہی۔ اِنھون نے عبدان سے روایت کی ہی وہ موسیٰ بن عقبہ سے وہ ابن شہاب سے وہ عبدالرحمن بن کعب بن مالک انصاری سلمی سے اور اُنکے گھر کے چند لوگون سے روایت کرتے ہین کہ اِن لوگون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عتیک کو اور عبداللہ بن انیس کو اور مسعود بن سنان بن اسود کو اور ابوقتادہ بن ربعی بن بلدمہ کو جو قبیلہ بنی سلمہ کے تھے اور اسود بن خزاعی کو جو اُنکے حلیف تھے اور اسود بن حرام کو جو بنی سواد کے حلیف تھے بھیجا اور عبداللہ بن عتیک کو اُنپر سردار کیا یہ لوگ ابورافع بن ابی حقیق کے پاس گئے (اور اُسے جا کے قتل کر دیا) ابن شہاب کہتے ہین کہ یہ لوگ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ کے آئے تو آپ منبر پر تھے آپ نے فرمایا کہ تم لوگون کے منھ مبارک ہین اِن لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ کا منھ مبارک ہو پھر آپ نے پوچھا کہ کیا تم نے اُسے قتل کر دیا اِن لوگون نے عرض کیا کہ ہان آپ نے فرمایا مجھے تلوار دکھاؤ ابن شہاب کہتے ہین انھون نے تلوار کھینچ لی اور کہا کہ تلوار کی نوک مین یہ اُسکا کھانا لگا ہوا ہی۔ عبدان کہتے ہین کہ حماد بن سلمہ نے اسود بن حرام کے

بدلے اسود بن یعیش کا نام لیا ہے۔

(سیدنا) اسود (رضی اللہ عنہ)

ابوالاسود نہدی کے بیٹے ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ یہ ایک مجہول شخص ہین۔ یونس نے ابن بکیر سے انھون نے عنبسہ بن ازہر سے انھون نے ابوالاسود نہدی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب غار کی طرف تشریف لے گئے تو آپ کے پیر کی انگلی زخمی ہوگئی تو آپ نے فرمایا[۱]

هل انت الا اصبع دميت وفي سبيل الله ما لقيت

ابن مندہ نے اسکو بیان کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض وہم کرنے والون نے یونس بن بکیر سے یہ واقعہ نقل کیا ہے اور حدیث بیان کی ہے مگر صحیح وہی ہے جو ثوری نے اور شعبہ نے اور ابن عینیہ نے اور ابوعوانہ نے اور اسرائیل نے اور حسن اور علی نے جو دونون صالح کے بیٹے ہین اسود بن قیس سے انھون نے جندب بجلی سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے مین غار مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا کہ آپ کی انگلی سے خون نکلنے لگا تو آپ نے یہ شعر فرمایا۔ مین کہتا ہون یہ بھی وہم ہے کیونکہ جندب بجلی غار مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہ تھے بلکہ وہ اُس وقت تک مسلمان بھی نہ ہوے تھے اگر وہ یہ نہ کہتے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا تو پھر کچھ مشکل نہ تھی ہان اگر انھون نے کوئی دوسرا غار مراد لیا ہو تو اس واقعہ کی صحت ممکن ہے مگر جب مطلق غار بولا جاتا ہے تو اُس سے وہی غار مراد ہوتا ہے جس مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوقت ہجرت چھپے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اسود (رضی اللہ عنہ)

ابن اصرم محاربی۔ انکا شمار اہل شام مین ہے۔ انسے صرف سلیمان بن حبیب روایت کرتے ہین۔ ہمین ابو یاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسن علی بن محمد بن حسین بن جسنون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد احمد بن علی بن حسن بن محمد بن ابی عثمان دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قاضی ابوالقاسم حسن بن علی بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یونس بن عبدالرحیم عسقلانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمرو بن ابی سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین صدقہ بن عبداللہ نے عبیداللہ بن علی قرشی سے انھون نے سلیمان بن حبیب محاربی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے اسود بن اصرم محاربی نے بیان کیا وہ کہتے تھے

[۱] ترجمہ۔ تو ایک انگلی ہے جو خون آلود ہوگئی حالانکہ ابھی خدا کی راہ مین تو نے جنگ نہین کی ۱۲

مینے کہا کہ یارسول اللہ مجھے کچھ نصیحت کیجیے آپ نے فرمایا کیا تم اپنے ہاتھ پر قابو رکھتے ہو مینے عرض کیا کہ اگر مجھے اپنے ہاتھ پر قابو نہو گا تو پھر کس چیز پر قابو ہو گا حضرت نے فرمایا کیا تم اپنی زبان پر قابو رکھتے ہو مینے عرض کیا کہ اگر اپنی زبان پر بھی مجھے قابو نہو گا تو کس چیز پر قابو ہو گا آپ نے فرمایا تم اپنا ہاتھ نہ بڑھاؤ مگر اچھی چیز کی طرف اور زبان سے نہ کہو مگر اچھی بات۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) اسود (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی البختری۔ ابوالبختری کا نام عاص بن ہاشم بن حارث بن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب قرشی اسدی انکی والدہ عاتکہ بنت امیہ بن حارث بن اسد ہین۔ یہ اسود فتح مکہ کے دن مسلمان ہوے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہے انکے والد ابوالبختری بدر کے دن بحالت کفر قتل کر دیے گئے مجذر بن زیاد بلوی نے انکو قتل کیا تھا۔ انکے بیٹے سعید بن اسود نہایت حسین تھے انپر ایک عورت نے یہ شعر کہا تھا [۱]

الا لیتنی اشری وشاحی ودملجی بنظرة عین من سعید بن اسود

سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا جب حضرت معاویہ نے بشر بن ابی ارطاة کو مدینہ بھیجا تاکہ شیعیان [۲] علی کو قتل کر دین تو حضرت معاویہ نے انھین یہ حکم دیا تھا کہ حضرت اسود سے مشورہ کر لین چنانچہ جب بشر مسجد نبوی مین پہونچے اور دروازہ بند کر کے چاہا کہ اُن لوگون کو قتل کر دین تو اسود بن ابی البختری نے انھین اس سے منع کیا لوگون نے حضرت علی اور معاویہ کے زمانے مین انھین کے سبب سے صلح کی تھی۔ یہ بیان ابو عمر کا تھا۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ اسود بختری بن خویلد کے بیٹے ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (کچھ مال بھی) مانگا تھا بخاری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے اور ان دونون نے ابو حازم کی یہ حدیث بیان کی ہے کہ اسود بن بختری نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے کچھ مال زیادہ دیجیے تاکہ مین اپنی قوم کا محتاج نہ رہون۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ایسا ہی روایت کیا ہے اور بختری بغیر لفظ اب کے بیان کیا ہے اور ان دونون نے کہا ہے کہ بختری خویلد کے بیٹے ہین۔ مگر صحیح وہی ہے جو ابو عمر نے بیان کیا قبیلۂ بنی اسد مین اسود بن بختری بن خویلد میرے علم مین کوئی نہین ہے اور اگر کوئی ہو اور مین نہ جانتا ہون تو یہ دو آدمی ہونگے ورنہ ابو عمر ہی کا قول صحیح ہے اور اسکے صحیح ہونے کی تائید

---

[۱] ترجمہ۔ اے کاش مین اپنی حمائل اور اپنا بازوبند سعید بن اسود کی ایک نگاہ (ناز) کے عوض مین بیچ ڈالتی ۱۲ [۲] شیعیان علی سے مراد وہ لوگ ہین جنھون نے حضرت علی کا ساتھ دیا تھا اور انکے ساتھ ہو کے انکے مخالفین سے لڑتے تھے یہ لوگ تمام اہلسنت کے عقائد رکھتے تھے گو لفظ یعنی شیعہ اب بلا قید مخالفین اہلسنت پر اطلاق پاتا ہے مگر زمانہ قدیم مین اہلسنت ہی کیلیے لفظ مستعمل ہوتا تھا اور باعتبار لغت کے یہ لفظ بالکل عام ہے جو شخص کسی گروہ مین ہو اسکو اسکا شیعہ کہتے ہین اسی معنی کی رعایت سے قرآن مجید مین حضرت ابراہیم کو نوح علیہ السلام کا شیعہ فرمایا ہے ۱۲

اس سے بھی ہوتی ہو کہ ابو عمر نے بیان کیا ہو کہ زبیر نے (جو علم نسب کے بڑے ماہر تھے) خویلد کی اولاد مین انکا تذکرہ نہین کیا اور انھون نے بھی اسود بن ابی البختری بیان کیا ہو جس طرح ہم نے بیان کیا ہو۔ پس اگر ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر اسود بن ابی البختری کا استدراک کیا ہو تو اگر اس مین انکو وہم نہوگیا ہوتا اور وہ انکو کوئی دوسرا اسود نہ سمجھ لیتے تو کبھی استدراک نہ کرتے۔ ابن کلبی نے بھی انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو جس طرح ابو عمر نے بیان کیا ہو۔

(سیدنا) اسود (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ۔ یربوعی۔ حجۃ الوداع مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے۔ تھے جب آپ فرما رہے تھے کہ آگاہ ہوجاؤ جو شخص گناہ کرتا ہو وہ اپنی ہی جان پر (ظلم) کرتا ہو۔ محمد بن سعد نے اِنکا تذکرہ اُن صحابہ مین کیا ہو جو کوفہ مین آکے رہے تھے ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر اِنکا استدراک کیا ہو حالانکہ اِنکا تذکرہ ابن مندہ کی کتاب مین موجود ہو معلوم نہین پھر کیون انھون نے استدراک کیا۔

(سیدنا) اسود (رضی اللہ عنہ)

ابن حازم بن صفوان بن عزاز۔ بخارا مین آکے رہے تھے۔ ابو احمد یعنی یحیی بن نصر نے ابو جمیل عباد بن ہشام شامی سے روایت کی ہو وہ محلت مین جو بخارا کی ایک بستی ہو موذن تھے کہ انھون نے کہا مین نے نبی صلعم کے صحابہ مین سے ایک شخص کو دیکھا جنکا نام اسود بن حازم بن صفوان بن عزاز تھا مین آپ کی خدمت مین اپنے والد کے ہمراہ جایا کرتا تھا اُس وقت میری عمر چھ یا سات سال کی تھی وہ فرماتے تھے کہ مین حدیبیہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اُس وقت میری عمر تیس سال کی تھی اُنسے پوچھا گیا کہ اب آپ کی عمر کس قدر ہو انھون نے فرمایا ایکسو پچپن برس اِنکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہو۔

(سیدنا) اسود (رضی اللہ عنہ)

حبشی۔ جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صورتون اور رنگون کی بابت دریافت کیا تھا۔ ابو القاسم طبرانی نے علی بن عبد العزیز سے انھون نے محمد بن عمار موصلی سے اُنھون نے عفیف بن سالم سے اُنھون نے ایوب بن عتبہ سے اُنھون نے عطاء سے اُنھون نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا حبش کا ایک شخص رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کچھ پوچھنے کے لیے آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ پوچھ اور سمجھ اُس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ لوگوں کو ہمارے اوپر صورت اور رنگ اور نبوت کے اعتبار سے فضیلت دی گئی ہے۔ بھلا اگر میں بھی اس چیز پر ایمان لاؤں جس طرح آپ اُس پر ایمان لائے ہیں اور میں بھی ویسے ہی کام کروں جیسے آپ کرتے ہیں تو کیا میں جنت میں آپ کے ہمراہ ہونگا آپ نے فرمایا ہاں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسود کے (چہرہ کی) چمک جنت میں ہزار سال کی مسافت سے معلوم ہوگی اور راوی نے پوری حدیث بیان کی جسکے آخر میں یہ تھا کہ اسود رونے لگے اور (روتے روتے اُسی وقت) مرگئے پھر انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دفن کیا اور خود آپ نے اُنھیں قبر میں رکھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

سیدنا **اسود** بن حرام۔ انکا تذکرہ اسود بن ابیض کے بیان میں ہو چکا ہے وہاں دیکھا جائے۔

(سیدنا) اسود (رضی اللہ عنہ)

ابن خزاعی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں خزاعی بن اسود اسلمی۔ انصار کے قبیلہ بنی سلمہ کے حلیف تھے جن لوگوں نے ابو حقیق کو قتل کیا تھا انمیں سے ایک یہ بھی تھے۔ ہمیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد نے اپنی اسناد سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا مجھسے زہری نے اُنسے عبد اللہ بن کعب بن مالک نے ابو رافع یہودی کے قتل کے قصہ میں بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب قبیلہ اوس کے لوگوں نے کعب بن اشرف کو قتل کر دیا تو قبیلۂ خزرج کے لوگوں نے ایک اور شخص کا ذکر کیا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں کعب بن اشرف کے مثل تھا یعنے ابو رافع بن ابی حقیق جو خیبر کا رہنے والا تھا پس اُن لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکے قتل کی اجازت طلب کی آپ نے اُنھیں اجازت دیدی تو عبد اللہ بن عتیک اور عبد اللہ بن انیس اور مسعود بن سنان اور اسود بن خزاعی جو خود قبیلۂ اسلم کے تھے اور اِن لوگوں کے حلیف تھے اس کام کے لیے نکلے۔ اور عطا بن یسار نے حضرت ابو رافع سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر کا محاصرہ کیا اور حضرت علیؓ کو انسے لڑنے کا حکم دیا تو خیبر سے ایک شخص قبیلۂ مذحج کا نکلا اور اسکے مقابلے کے لیے اسود بن خزاعی گئے اور انھوں نے اُسے قتل کر دیا اور اسکا سب سامان لے لیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

ف حضرت اسود کے خلوص اور صفائی نیت کو ملاحظہ فرمائیے کہ آنحضرت صلعم نے یہ بشارت عظمٰی انکے لیے بیان فرمائی چنانچہ اسکا اثر بھی علی الفور ظاہر ہو گیا یعنی اسی حالت ذوق شوق میں انتقال فرمایا۔ ابن جوزی رحمہ اللہ علیہ نے ... فرمایا ایسی خوش قسمتی پر رشک آتا ہے تمنا بھی نہیں کر سکتے کہ کاش انکی جگہ ہم ہوتے کیونکہ ہمارے لیے ایسی تمنا کرنا چھوٹا منہ اور بڑی بات ہے۔ ۱۲

(سیدنا) اسود (رضی اللہ عنہ)

ابن خطامہ کنانی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہے۔ زہیر بن خطامہ کے بھائی ہین۔ انکی حدیث اسمٰعیل ابن نصر بن اسود بن خطامہ نے اپنے والد سے اُنھون نے اُنکے دادا سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا زہیر بن خطامہ اپنے گھر سے چلے یہانتک کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پہونچے تو اللہ و رسول پر ایمان لائے پھر اُنھون نے اسود بن خطامہ کے اسلام کا قصہ پورا نقل کیا۔ اِنکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح مختصر کیا ہے۔

(سیدنا) اسود (رضی اللہ عنہ)

ابن خلف بن عبد یغوث قرشی زہری۔ اِنکو لوگ جمحی بھی کہتے ہین ابو عمر نے کہا ہو کہ یہی صحیح ہو ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ زہری ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے۔ ہمین ابو یاسر ابن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبد الرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن جریج نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے خبر دی کہ محمد بن اسود بن خلف نے اُنسے بیان کیا کہ انکے والد اسود نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ قرن مصقلہ کے پاس لوگونسے اسلام و شہادت پر بیعت لے رہے تھے عثمان بن خیثم کہتے ہین مینے کہا کہ شہادت کیا چیز تو محمد بن اسود بن خلف نے مجھسے بیان کیا کہ اللہ پر ایمان لانے اور اِس بات کی شہادت دینے پر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور محمد اسکے بندے اور اسکے رسول ہین آپ بیعت لے رہے تھے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بھی روایت کی ہو کہ اولاد آدمی کو بخیل اور نامرد بنا دیتی ہے۔ اِنکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون ابو عمر کا یہ کہنا کہ صحیح یہ ہو کہ وہ قبیلۂ جمح سے ہین محض اِس وجہ سے ہو کہ ابو عمر نے چونکہ دیکھا کہ یہ خلف کے بیٹے ہین تو انھون نے یہ سمجھا کہ یہ قبیلۂ جمح سے ہین جیسا امیہ اور ابی بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح حالانکہ ایسا نہین ہو کیونکہ اِس خلف کے باپ کا نام عبد یغوث نہین ہو اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے جو انکو صرف زہری لکھا اس مین بھی اعتراض ہو کیونکہ عبد مناف بن زہرہ کا صرف ایک بیٹا تھا وہب نام اور وہب کا بیٹا تھا عبد یغوث اور عبد یغوث کا بیٹا تھا اسود اور یہ اسود مسخرا پن کرنے والون مین سے تھا اسلام نہین لایا اسود صحابی جو قبیلہ زہرہ کے ہین وہ عوف کے بیٹے ہین اور عنقریب اُنکا ذکر آئیگا اُنکے نسب مین خلف نام کا کوئی شخص نہین ہے عبد یغوث کسی کا نام ہو اور ان اسود کے نسب مین خلف تک

سب کا اتفاق ہے اور شاید انکے متعلق کوئی ایسی بات ہو جو ہم نے نہ دیکھی ہو۔ ابو احمد عسکری نے اِنکا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے کہ اسود بن خلف بن عبد یغوث بن وہب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں تھے حضرت آمنہ والدہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی انھوں نے آپ کی نبوت کا زمانہ نہیں پایا۔ اُنکے بیٹے اسود نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے ساتھ مسخرا پن کیا کرتے تھے وہ اپنے کفر پر قائم رہے انھوں نے کہا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ خلف بن عبد یغوث اِن اسود صحابی کے بھائی ہیں۔ یہ بیان ہمارے بیان سے قریب ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) اسود (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن اسود یشکری۔ اِنکا شمار بصرہ کے اعراب میں ہے۔ عبایہ نے یا ابن عبایہ نے جو قبیلہ بنی ثعلبہ کے ہیں اسود بن ربیعہ بن اسود یشکری سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ کو فتح کیا تو خطبہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ آگاہ رہو زمانہ جاہلیت کے خون وغیرہ سب میرے قدم کے نیچے ہیں مگر سقایہ[1] اور سدانہ۔ انکا تذکرہ ابن منذہ و ابونعیم نے کیا ہے۔

(سیدنا) اسود (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ۔ اِنکا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے انھوں نے کہا ہے کہ سیف بن عمر نے ورقاء ابن عبد الرحمن حنظلی سے روایت کی ہے کہ اُنھوں نے کہا اسود بن ربیعہ جو قبیلہ ربیعہ بن مالک بن حنظلہ میں سے ایک شخص تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو انھوں نے جواب دیا کہ میں اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ آپ کی صحبت میں خدا کا تقرب حاصل کروں اِس وقت اِن کا نام اسود متروک ہو گیا اور اِنکا نام مقترب (تقرب حاصل کرنے والا) رکھا گیا پس یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور حضرت علیؓ کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک ہوئے ابن شاہین نے بھی اِنکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔ مگر میرے نزدیک اِن دونوں تذکروں میں سے ایک وہم ہے۔ یہاں تک ابوموسیٰ کا کلام تھا۔

ابوموسیٰ نے اِنکا تذکرہ لکھا ہے اور انھیں اسود کو انھوں نے مقترب قرار دیا ہے اور اسود بن عبس کا بھی انھوں نے تذکرہ لکھا ہے۔

---

[1] یعنی جو قتل وغیرہ زمانہ جاہلیت میں واقع ہوئے تھے وہ سب میں نے معاف کیے ۱۲ سقایہ حاجیوں کے پانی پلانے کو کہتے ہیں اور سدانہ خانہ کعبہ کی خدمت کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ان دونوں کام میں نے بدستور باقی رکھے ہیں یہ دونوں خدمتیں زمانہ جاہلیت سے جس خاندان میں چلی آتی تھیں اب بھی اسی خاندان میں رہیں گی ۱۲

اور انشاء اللہ عنقریب اُنکا تذکرہ (اس کتاب مین بھی) ہوگا ابوموسی نے وہان انکو بھی مقترب لکھا ہی۔ اور طبری نے لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے اسود بن ربیعہ کو جو قبیلۂ بنی ربیعہ بن مالک کے تھے بصرہ کے لشکر پر عامل بنایا تھا وہ صحابی تھے اور مہاجر تھے اُنھین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ مین آپ کے پاس اس لیے آیا ہون کہ آپ کی صحبت سے اللہ کا تقرب حاصل کرون لہذا آپ نے اُنکا نام مقترب رکھدیا تھا۔

(سیدنا) اسود (رضی اللہ عنہ)

ابن زید انصاری۔ موسی بن عقبہ نے کہا ہی کہ یہ اُن لوگون مین ہین جو جنگ بدر مین شریک ہوے تھے پہلے انصار مین سے تھے پھر قبیلۂ خزرج مین ہوے پھر قبیلۂ بنی سلمہ مین ہوے (نسب انکا یہ ہی) اسود بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن غنم یہ ابونعیم کا بیان ہی اور ابوعمر نے کہا ہی کہ اسود بن زید بن قطبہ انھین لوگ اسود بن رزم بن زید بن قطبہ بن غنم انصاری بھی کہتے ہین قبیلۂ بنی عبید بن عدی سے انکا تذکرہ ابوموسی بن عقبہ نے اُن لوگون مین کیا ہی جو جنگ بدر مین شریک تھے۔ ابوموسی نے ابن مندہ پر استدراک کرکے ابونعیم کی جیسی تقریر لکھی ہی اور انھون نے یہ بھی کہا ہی کہ ہمین ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین فاروق خطابی نے زیاد بن خلیل سے انھون نے ابراہیم بن منذر سے انھون نے فلیح سے انھون نے موسی بن عقبہ سے انھون نے ابن شہاب سے ایسا ہی نقل کیا جیسا کہ ابونعیم نے کہا۔ اور انھون نے کہا ہی کہ یہ اسود زید بن ثعلبہ بن عبید بن غنم کے بیٹے ہین ابوموسی کہتے ہین کہ ابونعیم اور ابوعمر کے سوا اور لوگون نے کہا ہی کہ یہ عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن تزید بن جشم بن خزرج بن ثعلبہ کے بیٹے ہین۔ پس ابونعیم اور ابوموسی کے لکھنے کے بنا پر یہ احتمال ہی کہ شاید ان دونون نے عبید اور غنم کے درمیان سے عدی کو حذف کردیا اور علماے نسب کی یہ عادت ہی وہ اکثر ایسا کیا کرتے ہین اور اس صورت مین نسب ٹھیک ہو جائیگا اور یہ اسود زید بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کے بیٹے ہونگے۔ ابن کلبی نے انکا نسب اسیطرح بیان کیا ہی ہان ابوعمر کے لکھنے کے موافق البتہ اختلاف باقی رہیگا۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) اسود (رضی اللہ عنہ)

ابن سریع بن حمیر بن عبادہ بن نزال بن مرہ بن عبیدہ بن مقاعس۔ مقاعس کا نام حارث بن عمرو بن کعب ابن سعد بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی سعدی۔ اسود کی کنیت ابوعبداللہ ہی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کیا ہی۔ اور مرہ بن عبید نفع

بن عبید کے بھائی ہین - اسود بن سریع اور احنف بن قیس دونون عبادہ مین جا کے ملتے ہین - یہ سب سے پہلے شخص ہین جنھون نے بصرہ کی جامع مسجد مین وعظ بیان کیا انسے حسن بصری اور عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے روایت کی ہو ابن مندہ نے کہا ہو کہ حسن بصری اور عبدالرحمن کا سننا انسے ثابت نہین ہو - احنف بن قیس نے بھی انسے روایت کی ہو ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی اسناد کے ساتھ عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن زید نے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے انھون نے اسود بن سریع سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مینے اپنے پروردگار کی اور حضور کی کچھ تعریف کی ہو آپ نے فرمایا سناؤ جو کچھ تم نے اپنے پروردگار کی مدح مین کہا ہو یہ کہتے ہین کہ مین اشعار پڑھنے لگا اتنے مین ایک شخص گندمی رنگ کا آیا اور اُس نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ چپ رہو دو مرتبہ یا تین مرتبہ آپ نے ایسا ہی کیا یہ کہتے ہین کہ مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کون شخص ہین جنکی وجہ سے آپ نے مجھے چپ کر دیا حضرت نے فرمایا کہ یہ عمر بن خطاب ہین یہ ایک ایسے شخص ہین کہ فضول[1] باتون کو پسند نہین کرتے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) اسود (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی - ہبار بن سفیان بن عبدالاسد کے بھائی ہین اور ابو سلمہ کے بھتیجے ہین انکے صحابی ہونے مین کلام ہو - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے کیا ہے مگر ابو موسی نے انکو اسود بن عبدالاسد لکھا ہے سفیان کا تذکرہ نہین کیا اور کہا ہو کہ عبدان نے کہا ہو کہ انکی کوئی روایت مشہور نہین ہو صرف ابن عباس نے انکا نام ذکر کیا ہو حالانکہ یہ صحیح نہین ہو ابن کلبی نے اور زبیر بن بکار نے کہا ہو کہ اسود بن عبدالاسد جنگ بدر مین بحالت کفر مقتول ہو گئے تھے اور زبیر نے سفیان بن عبدالاسد کا اور انکے بیٹے اسود دونون کا ذکر ہو -

(سیدنا) اسود (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن حجر بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ کندی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اپنی قوم کی طرف سے حاضر ہوئے تھے اور انکے ہمراہ انکے بیٹے بھی تھے حضرت نے انھین دعا دی تھی - ابن کلبی نے انکا تذکرہ اُن لوگون مین کیا ہو جو نبی

[1] شاید ان اشعار مدحیہ مین کچھ شاعرانہ مبالغون کی آمیزش ہوگی ورنہ جیسا سچی تعریف خدا و رسول کی فضول باتون مین داخل نہین ہو سکتی۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے آئے تھے۔

(سیدنا) اسود (رضی اللہ عنہ)

عامر بن اسود کے والد ہیں ہشیم نے اور ابو عوانہ نے یعلی بن عطار سے انہوں نے عامر بن اسود سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد خیف میں صبح کی نماز میں شریک تھے پھر جب حضرت نے نماز ختم کی تو آپ نے سب لوگوں کے پیچھے دو آدمیوں کو دیکھا جنہوں نے جماعت میں نماز نہ پڑھی تھی وہ دونوں آدمی (حسب الحکم) آپ کے سامنے لائے گئے اُن دونوں کے بدن پر لرزہ پڑا ہوا تھا حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں نے ہمارے ہمراہ نماز کیوں نہیں پڑھی الی آخر الحدیث۔ شعبہ نے ہشیم اور ابو عوانہ کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے اسی مضمون کی روایت یعلی بن عطار سے انہوں نے جابر بن یزید بن اسود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔
اسود بن عبد الاسد انکا تذکرہ اسود بن سفیان کے بیان میں ہو چکا ہے۔

(سیدنا) اسود (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ سدوسی یمامی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ (یہ) عبد اللہ بن اسود (ہیں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بشیر ابن خصاصیہ کے ہمراہ وفد بنکے گئے تھے۔ صعق بن حزن نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا قبیلۂ ربیعہ کے چار آدمیوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تھی۔ سدوس سے بشیر بن خصاصیہ نے اور یمامہ سے اسود ابن عامر نے اور نمر بن قاسط سے عمرو بن تغلب نے اور بنی عجل سے فرات بن حیان نے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اسود (رضی اللہ عنہ)

ابن عبس بن اسماء بن وہب بن رباح بن عوف بن ثقیف بن کعب بن ربیعہ بن مالک بن زید مناۃ ابن تمیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوے تھے اور (جب بڑے ہوے اور حضرت کی خدمت میں گئے تو) کہا کہ میں آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں کہ آپ سے تقرب حاصل کروں اسی وجہ سے انکا نام مقترب رکھا گیا ہمیں ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو احمد عطار نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یزید نے ہشام

کلبی کے راویوں سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کرکے اِس واقعہ کی خبر دی۔ اِنکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور پیشتر بیان ہو چکا ہے کہ مقترب اسود بن ربیعہ کا نام ہے۔ اور وہ سیف بن عمر کی روایت ہے جو اوپر بیان ہو چکی واللہ اعلم

(سیدنا) اسود (رضی اللہ عنہ)

ابن عمران بکری۔ قبیلۂ بکر بن وائل سے جو قبیلۂ ربیعہ کی ایک شاخ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ (یہ) عمران بن اسود (ہیں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے آئے تھے۔ انکی حدیث حکام بن سلیم کے پاس ہے وہ عمرہ بن ابی قیس سے وہ میسرہ نہدی سے وہ ابو مجلز سے وہ عمران بن اسود بن عمران سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی قوم کا قاصد بنکے گیا تھا جبکہ میری قوم کے لوگ اسلام میں داخل ہو گئے تھے اور انہوں نے (توحید و رسالت کا) اقرار کر لیا تھا۔ اِنکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ اِس روایت کی سند میں کلام ہے۔

(سیدنا) اسود (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قرشی زہری عبد الرحمن بن عوف بن عبد الحارث کے بھائی اِنکی والدہ شفا بنت عوف بن عبد الحارث بن زہرہ ہیں۔ یہ صحابی ہیں قبل فتح مکہ کے انہوں نے ہجرت کی تھی یہ جابر بن اسود کے والد ہیں جو ابن زبیر کی طرف سے حاکم مدینہ تھے اور جابر یہ وہی ہیں جنہوں نے سعید بن مسیب کو ابن زبیر سے بیعت کر لینے پر دُرّے مارے تھے یہ ابو عمر کا بیان۔ اور محمد بن سعد واقدی کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے اور مدینہ میں وفات پائی مدینہ میں اِنکا ایک گھر بھی تھا۔

(سیدنا) اسود (رضی اللہ عنہ)

ابن عویم سدوسی۔ اِنسے حبیب بن حبیب بن عامر بن مسلم سدوسی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول خدا صلعم سے لونڈی اور آزاد عورت دونوں سے نکاح کرنیکی بابت سنا کہ آزاد عورت کے پاس دو دن رہے اور لونڈی کے پاس ایک دن۔ اِنکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اسود (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک اسدی یمامی۔ حدرجان ابن مالک کے بھائی ہیں ان دونوں کا صحابی ہونا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں

وفد بنکے جاناثابت ہو۔ اسحاق بن ابراہیم رملی نے ہاشم بن محمد بن ہاشم بن جزء بن عبدالرحمن بن جزء بن حدرجان بن مالک ت روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مجھسے میرے والد نے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اسکے دادا سے روایت کی کہ انھون نے کہا مجھے ابن جزء بن حدرجان نے اپنے والد سے نقل کیا کہ وہ کہتے تھے مین اور میرے بھائی اسود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے ہم دونون آپ پر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کی جزء اور اسود دونون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اور آپ کی صحبت مین رہتے تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہو کہ یہ تذکرہ صرف اسحاق رملی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) اسود (رضی اللہ عنہ)

ابن نوفل بن خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی بن کلاب بن مرہ قرشی اسدی حبش کے مہاجرین میں سے ہین (ام المومنین) خدیجہ بنت خویلد کے بھتیجے ہین اور ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزی کے چچازاد بھائی ہین انکی والدہ فریعہ بنت عدی بن نوفل بن عبدمناف بن قصی ہین۔ یہ اسود ابوالاسود یعنے محمد بن عبدالرحمن ابن اسود بن نوفل کے جو عروہ بن زبیر مالک بن انس کے شیخ کے یتیم تھے دادا ہین۔ محمد بن اسحاق نے اُن مہاجرین کے ذکر مین جنھون نے نجاشی کی طرف ہجرت کی تھی اسود بن نوفل بن خویلد بن اسد بن عبدالعزی کا نام بھی لیا ہو۔ اور زبیر بن بکار نے کہا ہو کہ نوفل مسلمانون کے ساتھ بہت سختی کیا کرتے تھے اور یہی تھے جنھون نے ابوبکر اور طلحہ کو محض مسلمان ہوجانے کے سبب سے مکہ کے ایک پہاڑ مین قید کر دیا تھا اسی وجہ سے حضرت ابوبکر و طلحہ کو لوگ قرینین کہتے تھے۔ نوفل بدر کے دن بحالت کفر قتل کر دیے گئے تھے زبیر بن بکار نے یہ بھی بیان کیا ہو کہ نوفل بن خویلد کے کوئی اولاد زندہ نہ تھی۔

(سیدنا) اسود (رضی اللہ عنہ)

ابن ہلال محاربی کوفی (مقام) جماجم مین ۸۲ھ کے بعد شہید کیے گئے بعض لوگ کہتے ہین کہ انھون نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا۔ اِنکا تذکرہ ابوموسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کی غرض سے لکھا ہو۔

(سیدنا) اسود (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب بن عبدمناف بن زہرہ۔ بعض لوگ انکو وہب بن اسود کہتے ہین۔ صدقہ بن عبداللہ نے ابومعبد یعنے حفص بن غیلان سے انھون نے زید بن اسلم سے انھون نے وہب بن اسود سے انھون نے اپنے والد اسود بن وہب سے

روایت کی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمھیں ایسی بات نہ بتاؤں جو امید ہے کہ تمکو نفع دیگی انھوں نے عرض کیا کہ ہاں بتائیے آپ نے فرمایا سب سے بڑا سود یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کی آبرو پر ناحق دست درازی کرے اس حدیث کو ابو بکر اعین نے عمرو بن ابی سلمہ سے انھوں نے ابو جعد سے انھوں نے حکم ایلی سے انھوں نے زید ابن اسلم سے انھوں نے وہب بن اسود سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ اسود بن وہب نے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت مانگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ماموں چلے آؤ چنانچہ جب وہ آئے تو آپ نے اپنی چادر انکے لیے بچھادی اور فرمایا کہ اسپر بیٹھ جاؤ انھوں نے کہا نہیں مجھے یہی جگہ کافی ہے آپ نے فرمایا اسی پر بیٹھو پھر آپ نے فرمایا کہ ماموں باپ کے برابر ہوتا ہے۔ اسے ماموں جسکے ساتھ کچھ احسان کیا جائے اور وہ شکر گزاری نہ کرے تو اُسے چاہیے کہ اُس احسان کا ذکر کرے جب وہ اُس احسان کا ذکر کریگا تو اسکی شکر گذاری ہو جائیگی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) اسود (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن قیس بن عبداللہ بن مالک بن علقمہ بن سلامان بن کہل بن بکر بن عوف بن نخع نخعی۔ انھوں نے بحالت اسلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے مگر آپ کو دیکھا نہیں انسے روایت ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں معاذ نے ایک شخص کے بارے میں جس نے ایک بیٹی اور ایک بہن چھوڑی تھی یہ فیصلہ کیا کہ نصف بیٹی کو دیا جائے اور نصف بہن کو دیا جائے۔

یہ اسود حضرت ابن مسعود کے دوست ہیں اور عبدالرحمن بن یزید کے بھائی ہیں اور علقمہ بن قیس کے بھتیجے ہیں علقمہ سے عمر میں بڑے تھے اور ابراہیم بن یزید کے ماموں ہیں۔ انکی والدہ ملیکہ بنت یزید نخعی ہیں۔ حضرت عمر اور ابن مسعود اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ کوفہ کے فقہا اور وہاں کے مشاہیر میں سے تھے ۷۵ھ میں انکی وفات ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

اسود انکا نام پہلے اسود تھا پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا نام ابیض رکھا۔ بکر بن سوادہ نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ایک شخص تھے جنکا نام اسود تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام ابیض رکھا۔ انکا تذکرہ ابیض کے نام میں ہو چکا ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اُسید (رضی اللہ عنہ)

یہ اُسید ابو اُسید کے بیٹے ہین - ابو اُسید کا نام مالک بن ربیعہ بن بدن ہو اور بعض لوگ بجاے بدن کے بدی کہتے ہین مگر بدن زیادہ مشہور ہو اور وہ بیٹے ہین عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج خزرجی ساعدی کے اِنکا تذکرہ عبدان مروزی نے صحابہ مین کیا ہو اور اپنی اسناد سے عمر بن حکم سے انھون نے اُسید بن ابی اُسید سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلجون کی ایک عورت سے نکاح کیا تھا مجھے اسکے لینے کے لیے بھیجا چنانچہ مین نے اُسے اُجم (نامی قلعہ) کی سیدھین لاکے اُتارا پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور مینے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپ کی بی بی کو لے آیا ہون وہ کہتے ہین کہ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہان تشریف لے گئے اور آپ نے اسکا بوسہ لینا چاہا تو اُس نے کہا کہ مین آپ سے خدا کی پناہ مانگتی ہون حضرت نے فرمایا کہ تو نے بہت بڑی پناہ مانگی (غرض یہ کلمہ آپ کو ناگوار گذرا) اور آپ نے اُسے اُسکے مکان واپس کر دیا یہی مشہور ہو-

اِس عورت کے نام مین جس نے پناہ مانگی تھی اختلاف ہو بعض لوگ کہتے ہین امیمہ اور بعض لوگ کہتے ہین ملیکہ لبیدہ اور بعض لوگ کہتے ہین عزہ اور بعض لوگ کہتے ہین فاطمہ بنت ضحاک - اِنکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو-

(سیدنا) اُسید (رضی اللہ عنہ)

یہ اُسید بیٹے ہین ابو اناس بن زنیم بن عمرو بن عبد اللہ بن جابر بن محمیہ بن عدی بن علی بن دیل بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر کنانی دُؤلی عدوی کے - یہ ساریہ بن زنیم کے بھائی ہین جنکو حضرت عمر بن خطاب نے منبر پر آواز[۱] دی تھی - ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہو کہ اُسید کے سین کو کسرہ ہو یہی نام ہو اسید بن اُناس کا اور یہ اسید زنیم کے بیٹے ہین اس بنا پر وہ ساریہ کے بھائی ہو جائینگے - یہ اسید شاعر تھے نبی صلی اللہ علیہ نے اِنکا خون معاف کر دیا تھا (سبب اسکا) حضرت ابن عباس نے بیان کیا ہو کہ بنی عدی بن دیل کے لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اُنھین مین حارث بن وہب اور عویمر بن اخرم اور حبیب اور ربیعہ جو دونون مسلمہ کے بیٹے تھے موجود تھے اور اُنکے ہمراہ اُنکے قوم کی ایک جماعت تھی اِن لوگون نے حضرت سے یہ عرض کیا کہ نہ ہم آپ سے لڑینگے اور نہ آپ کے ساتھ ہو کے قریش سے لڑینگے اور اِن لوگون نے اسید بن اُناس سے اپنی بیزاری بیان کی اور کہا کہ وہ آپکی بہت برائی بیان

[۱] حضرت عمر نے ایک جمعہ خطبہ پڑھتے مین بطور مکاشفہ کے اپنے لشکر کو دیکھا کہ دشمن کی گھات مین آگیا ہو تو اُسیوقت وہ پکار اُٹھے کہ اے ساریہ پہاڑ پر چڑھ جاؤ ۱۲

کیا کرتا ہی لہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنکا خون معاف کر دیا یہ خبر اَسید کو پہونچی تو وہ طائف چلے گئے پھر فتح مکہ کے سال سارہ بن زنیم طائف گئے اور اُنھون نے اسید سے فتح مکہ کی خبر بیان کی اور اُنھین لے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر کر دیا اسید حضرت کے سامنے بیٹھ گئے اور اسلام لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنھین امان دیا اور اُنکے چہرہ اور سینے پر آپنے اپنا ہاتھ پھیرا اسید نے یہ اشعار اُس وقت موزون کیے ؎

وانت[1] الفتی تھدی معد الدھنا بل اللہ یھدیھا وقال لک اشھد فما حملت من ناقة فوق کورھا

ابرّ واوفی ذمة من محمد واکسی لبرد الحال قبل ابتذالہ واعطے لراس السائق المتجرد

تعلم رسول اللہ انک قادر علے کل حی متھمین ومنجد تعلم بان الرکب رکب عویمر

ھم الکاذبون المخلفو کل موعد انبوا رسول اللہ ان قد ھجوتہ فلا رفعت سوطے الی اذن یدی

سوی انی قد قلت ویل ام فتیة اصیبوا بنحس لا یطاق واسعد

اس قصیدہ مین اس سے زیادہ اشعار ہین جب انھون نے پہلا مصرعہ پڑھا وانت الفتی تھدی معد الدھنا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بل اللہ یھدیھا لہذا دوسرے مصرعہ مین انھون نے اُسی کو نظم کر دیا بل اللہ یھدیھا وقال لک اشھد امیر ابو نصر نے کہا ہی کہ اسید بن ابی اناس بن زنیم بن محمیہ بن عبید وہ کہتے تھے ہمین عمر بن ابراہیم ہاشمی نے عبد الملک ابن عمیر سے انھون نے اسید بن سفیان سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور مدینہ رونے کی آواز سے گونج اُٹھا اور لوگ ویسے ہی از خود رفتہ ہو گئے جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دن تھے تو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تیز قدم روتے ہوے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوے آئے اور کہنے لگے کہ آج خلافت نبوت ختم ہو گئی یہانتک کہ وہ اس گھر کے دروازے پر کھڑے ہو گئے جس مین حضرت ابوبکرؓ تھے پھر انھون نے کہا کہ اے ابوبکر اللہ آپ پر رحم کرے آپ سب لوگون سے پہلے اسلام لائے اور آپ کا ایمان سب سے زیادہ خالص تھا اور آپ کا یقین سب سے زیادہ تھا اور آپ سب سے زیادہ بے پروا تھے اور آپ سب سے زیادہ اسلام کے پشت پناہ تھے اور سب سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین محتاط تھے اور سب سے زیادہ اُنکے اصحاب کو

[1] ترجمہ (اے نبی) آپ ایسے جوان ہین کہ عرب کو دین کی ہدایت کرتے ہین ؛ بلکہ اللہ انھین ہدایت کرتا ہی اور اُسنے آپ سے فرمایا ہی کہ آپ گواہ رہیے ؛ پس کسی اونٹنی نے اپنی پشت پر محمد سے زیادہ نیکوکار اور وفائے عہد کرنیوالا سوار نہین کیا (یعنے عرب مین آپکے مثل کوئی نہین ہی) ؛ آپ حالت کی چادر کو قبل اُسکے کہنہ ہونیکے پہنا دیتے ہین (یعنے لوگون کی بہت جلد خبر گیری کرتے ہین) اور برہنہ شترِبان کے سر کو بلند کرتے ہین (یعنے بیرادنی سے ادنی کی حاجت روائی مین آپ سرگرم ہین) ؛ اے رسول خدا آپ کو واضح ہو کہ آپ ہر جانثار پر خواہ وضیع ہو یا شریف قدرت رکھتے ہین ؛ آپ کو یہ بھی واضح ہو کہ قبیلۂ عویمر کے لوگ بڑے جھوٹے اور وعدہ خلاف ہین ؛ کیا اِن لوگون نے رسول خدا کو یہ خبر دی کہ مینے اُنکی ہجو کی ہی ؛ اگر مینے ایسا کیا ہو تو میرا ہاتھ میرے کوڑے کو نہ اُٹھائے یعنے بیکار ہو جائے ؛ صرف مینے یہ کہا تھا کہ اُن جوانون کی خرابی ہو اُنھین ایسی نحوست پہونچے جسکی برداشت نہو سکے اور وہ سعد نہو ؛

امن دینے والے تھے اور سب سے زیادہ آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حق صحبت ادا کیا اور آپ کے مناقب سب سے افضل تھے اور اسلامی خدمتون مین آپ سب سے زیادہ اور مرتبہ مین سب سے بلند تھے اور بہ نسبت سب کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب بیٹھا کرتے تھے اور عادت مین روش مین طریقہ مین اخلاق مین سب آپکے مشابہ تھے اور آپ کی منزلت سب سے زیادہ تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آپ سب سے زیادہ بزرگ تھے اور معتبر تھے خدا آپ کو اسلام کی طرف سے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عمدہ جزا دے آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسے وقت تصدیق کی جب لوگ انکی تکذیب کر رہے تھے اسی وجہ سے اللہ نے آپ کا نام اپنی کتاب مین صدیق رکھا یہ حدیث اسی طول کے ساتھ انھون نے بیان کی ہے اس حدیث کو ابوعمر ضریر نے عمران بن قطان یعنے ابوالعوام سے انھون نے ابوحفص عمر بن ابراہیم عدوی سے اپنی سند کے ساتھ روایت کی ہے اور اسکو بعض مرو کے باشندون نے عمر بن ابراہیم سے انھون نے اسمٰعیل بن عیاش سے انھون نے عبدالملک بن عمیر سے انھون نے اسید بن صفوان سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اسید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن محصن بن عمرو قبیلۂ بنی عمرو بن مبذول سے تھے پھر بنی نجار سے ہوئے جنگ بدر مین شریک ہوئے تھے۔ انکے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہین بشر اور بعض کہتے ہین بشیر اور بعض لوگ کہتے ہین ثعلبہ۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور ابوموسی نے یہ بھی کہا ہے کہ اور لوگون نے انکا تذکرہ الف کے باب کے علاوہ اور باب مین کیا ہے لہذا جو شخص الف کے باب مین انکی تلاش کرتا ہے وہ نہین پاتا اور یہ بھی بعض لوگون کو معلوم نہوگا کہ انکے نام مین اختلاف ہے۔

(سیدنا) اسید (رضی اللہ عنہ)

ابن کرز قسری۔ انکا تذکرہ ابن منیع نے کیا ہے اور انکا نسب اسد کے بیان مین ہو چکا۔ یہ خالد بن عبداللہ قسری کے دادا ہین اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام اسد ہے اور یہی صحیح ہے۔ خالد بن عبداللہ بن یزید بن اسید نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا اسد بن کرز سے روایت کی ہے خالد بڑے سخی اور مدح پسند تھے مگر حضرت علیؓ کے برا کہنے مین مبالغہ کیا کرتے تھے بعض لوگ کہتے ہین کہ بنی امیہ[1] کے خوف سے ایسا کرتے تھے اور بعض لوگون نے اسکے اور وجوہ بھی بیان کیے ہین ہشام ابن عبدالملک کی طرف سے عراق کے حاکم تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

[1] بنی امیہ کے بعض سلاطین حضرت علی مرتضی سے بغض رکھتے تھے اور آنسے محبت رکھنے والون کو تکلیف پہونچایا کرتے تھے ۱۲

(سیدنا) اَسید (رضی اللہ عنہ)

قبیلۂ مزینہ کے ہین مگر انکا کچھ حال معلوم نہین - انکی حدیث یحییٰ بن سعید انصاری قطان نے عبداللہ بن ابی سلمہ سے انھون نے اسید مزنی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا تاکہ آپ سے کچھ مانگون مینے آپ کے پاس ایک شخص کو اور دیکھا وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ آپ سے کچھ سوال کرے تو آپنے اُس سے دو مرتبہ یا تین مرتبہ اعراض کیا بعد اسکے فرمایا کہ جسکے پاس بقدر ایک اوقیہ کے موجود ہو پھر وہ سوال کرے تو اُسنے الحاف[1] کا سوال کیا - یہ حدیث غریب ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے -

(سیدنا) اُسید (رضی اللہ عنہ)

یہ اُسید ثعلبہ انصاری کے بیٹے ہین جنگ بدر مین شریک تھے اور حضرت علیؓ ابن ابی طالب کے ساتھ جنگ صفین مین بھی شریک تھے - انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے -

(سیدنا) اُسید (رضی اللہ عنہ)

یہ اسید ابو الجدعا کے بیٹے ہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابی ہین - انسے عبداللہ بن شقیق نے ایسا ہی روایت کیا ہے - ابن ماکولا نے انکا تذکرہ کیا ہے اور جنسے ابن شقیق نے روایت کی ہے مشہور یہ ہے کہ وہ عبداللہ بن ابی الجدعا ہین -

(سیدنا) اُسید (رضی اللہ عنہ)

یہ اُسید حضیر بن سماک بن عتیک بن امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی اشہلی کے بیٹے ہین - کنیت انکی ابو یحییٰ ہے انکے بیٹے کا نام یحییٰ تھا اور بعض لوگ کہتے ہین انکی کنیت ابو عیسیٰ ہے یہ کنیت آپ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین انکی کنیت ابو عتیک تھی اور بعض لوگ کہتے ہین ابو حضیر اور بعض لوگ کہتے ہین ابو عمر - انکے والد حضیر نے قبیلۂ اوس کی طرف سے اُنکی لڑائیون مین جو خزرج

[1] الحاف کہتے ہین کسی سے پیچھے پڑ کے سوال کرنے کو اس قسم کے سوال نکرنے والون کی تعریف قرآن عظیم مین آئی ہے ۱۲

کے ساتھ ہوئین بڑی مردانگی کی۔ اُنکا ایک قلعہ تھا واقم نام جنگ بعاث کے دن بھی قبیلۂ اوس کے سردار یہی تھے۔
یہ اسید سعد بن معاذ سے پہلے مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر مدینہ مین اسلام لائے تھے اِنکا اسلام عقبۂ اولی اور ثانیہ کے بعد ہوا ہے۔
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اِنکی بڑی عزت کرتے تھے اور کسی کو انپر ترجیح نہ دیتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ اِنکے پاس جھگڑے کی
باتین نہین ہین انکی والدہ ام اسید بنت سکن ہین۔ عقبہ ثانیہ کی بیعت مین شریک ہوے تھے اور بنی عبد الاشہل کے
نقیب تھے۔ انکی شرکت بدر مین اختلاف ہو ابن اسحاق اور ابن کلبی کہتے ہین کہ نہین شریک ہوے اور اور لوگ کہتے ہین
کہ شریک ہوے اور احد مین اور اسکے بعد کے تمام غزوات مین شریک ہوے اور حضرت عمرؓ کے ہمراہ فتح بیت المقدس
مین شریک تھے۔ اِنسے کعب بن مالک اور ابو سعید خدری اور انس بن مالک نے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
نے روایت کی ہو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور زید بن حارثہ کے درمیان مین اخوت کرا دی تھی یہ قرآن بہت
خوش آوازی سے پڑھتے تھے اور بڑے کامل العقل لوگون مین سے تھے اور اہل الرائے تھے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی
بیعت مین انھون نے بہت کارنمایان کیا ہو انسے حضرت انس بن مالک نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے انصار سے فرمایا تھا کہ تم میرے بعد دیکھو گے کہ لوگ دوسرون کو تمپر ترجیح دیتے ہین انصار نے عرض کیا کہ اُسوقت
کے لیے آپ ہمین کیا حکم دیتے ہین حضرت نے فرمایا صبر کرنا یہانتک کہ حوض کوثر پر مجھسے ملجاؤ۔ ہمین ابو محمد قاسم بن علی
ابن ہبۃ اللہ بن عساکر نے ابو المظفر قشیری سے نقل کر کے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم عبد الکریم نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمین ابو نعیم عبد الملک بن حسن ازہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عوانہ یعنی یعقوب بن اسحاق حافظ نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد اللہ ابن عبد الحکم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے باپ اور شعیب بن لیث نے
لیث سے انھون نے خالد بن یزید سے انھون نے ابو ہلال یعنی سعید سے انھون نے یزید بن ہاد سے انھون نے عبد اللہ
ابن خباب سے انھون نے ابو سعید خدری سے انھون نے اسید بن حضیر سے روایت کی ہو اور وہ قرآن بہت خوش
آوازی کے ساتھ پڑھتے تھے کہتے تھے کہ مین ایک شب کو سورۂ بقرہ پڑھ رہا تھا اور میرا ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا اور
میرا لڑکا یحیی میرے پاس ہی لیٹا ہوا تھا وہ کم سن تھا پس یکایک گھوڑا بھڑکنے لگا یہ حال دیکھ کے مین کھڑا ہو گیا
مجھے صرف اپنے بیٹے (کے کچل جانے) کا خیال تھا پھر مینے پڑھنا شروع کیا گھوڑا پھر بھڑکنے لگا پھر مین اپنے بیٹے کے
خیال سے اُٹھ کھڑا ہوا پھر مینے پڑھنا شروع کیا تو پھر گھوڑا بھڑکنے لگا مینے اپنا سر اُٹھا کے دیکھا تو ایک چیز مثل سائبان کے
آسمان سے اُتر رہی تھی اُسمین چراغون کے مثل کچھ چیزین روشن تھین مجھے خوف معلوم ہوا اور مینے سکوت کر لیا صبح کو
مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گیا اور مینے یہ واقعہ حضرت سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اے

ابو یحیی پڑھے جاؤ مینے عرض کیا کہ مین تو پڑھ رہا تھا مگر گھوڑا بھڑکنے لگا مجھے صرف اپنے بیٹے کا خیال تھا حضرت نے مجھے فرمایا کہ اے ابو یحیی پڑھے جاؤ مینے عرض کیا کہ مین تو پڑھ رہا تھا مگر گھوڑا بھڑکنے لگا (اس سبب سے مینے سکوت کرلیا) پھر حضرت نے فرمایا کہ اے ابو یحیی پڑھے جاؤ مینے عرض کیا کہ مین تو پڑھ رہا تھا مگر مینے سر اُٹھا کے دیکھا تو ایک چیز مثل سایبان کے تھی اُسمین چراغ روشن تھے اس سے مجھے خوف معلوم ہوا۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ فرشتے تھے تمھاری آواز سننے کے لیے آئے تھے اور اگر تم پڑھے جاتے تو صبح کو سب لوگ اُن فرشتون کو دیکھتے۔ ہمین ابو منصور بن مکارم بن احمد مودب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم نصر بن احمد بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خطیب ابو الحسن علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو الحسن علی بن عبید اللہ ابن طوق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو جابر عبد العزیز ابن حیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد اللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معافی بن عمران نے سلیمان بن بلال سے انھون نے سہیل سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے حضرت ابو ہریرہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو عبیدہ بن جراح کیا اچھے آدمی ہین معاذ بن جبل کیا اچھے آدمی ہین اسید بن حضیر کیا اچھے آدمی ہین معاذ بن عمرو بن جموح کیا اچھے آدمی ہین۔

اسید بن حضیر نے شعبان ۲۰ھ ہجری مین وفات پائی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اِنکا جنازہ اُٹھایا یہانتک کہ انھین بقیع مین دفن کیا اور انکی نماز پڑھی حضرت عمرؓ سے یہ کچھ وصیت کر گئے تھے حضرت عمرؓ نے اُس وصیت کے موافق اِنکے قرض کو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ چار ہزار قرض اِنپر ہے لہذا حضرت عمرؓ نے اِنکے باغ کی فصل چار سال تک فروخت کر کے اِنکا قرضہ ادا کر دیا۔ اِنکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اُسید (رضی اللہ عنہ)

یہ رافع بن خدیج کے بھائی ہین اِنسے عکرمہ نے اور مجاہد نے روایت کی ہے ابو مسعود نے حماد بن مسعدہ سے انھون نے ابن جریج سے انھون نے عکرمہ بن خالد سے روایت کی ہے کہ اسید نے اُن سے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنا چوری گیا ہوا مال کسی کے پاس دیکھے اور جسکے پاس وہ مال ہو وہ مشتبہ نہو تو اِس کو اختیار ہے چاہے قیمت دے کے اُس مال کو لے لے اور چاہے تو چور کی جستجو کرے اسی کے موافق ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم نے فیصلہ کیا ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابو نعیم نے اِنکے تذکرہ مین لکھا ہے کہ بعض وہم کرنے والون یعنی ابن مندہ نے اِنکا تذکرہ لکھا ہے اور ایک حدیث بھی اِنسے روایت کی ہے حالانکہ وہ اسید بن ظہیر ہین اور یہی حدیث بعینہ ابن

جریج سے مروی ہے وہ عکرمہ بن خالد مخزومی سے روایت کرتے ہین کہ اسید بن ظہیر انصاری جو قبیلہ بنی حارثہ مین سے ایک شخص تھے یمامہ کے حاکم تھے مروان نے انھین لکھ کے بھیجا کہ حضرت معاویہ کا خط میرے پاس اس مضمون کا آیا ہے کہ جس شخص کی کوئی چیز چوری جائے تو وہ اُس چیز کا زیادہ حقدار ہے جہان کہین کہ اُسے پائے (یعنے وہ اپنا مال جسکے پاس دیکھے لے اُس سے لے سکتا ہے) تو اُنھون نے مروان کو یہ جواب لکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اگر چور سے کسی دوسرے شخص نے جو مشتبہ نہو اُس مال کو خرید لیا ہو تو مالک کو اختیار دیا جائیگا چاہے تو اپنے مال کو قیمت دے کے مول لے لے اور چاہے تو چور کی تلاش کرے پھر اسی کے موافق ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ نے بھی فیصلہ کیا ہے مروان نے یہ مضمون حضرت معاویہ کو لکھ بھیجا حضرت معاویہ نے مروان کو لکھا کہ نہ تم میرے حاکم ہو نہ اُسید بلکہ ہینے تمکو اپنی طرف سے یہ حکم دیا ہے۔ مروان نے حضرت معاویہ کا یہ خط اُسید کے پاس بھیجدیا اسید نے کہا کہ جب تک مین حاکم ہون ہرگز معاویہ کے کہنے کے موافق فیصلہ[۱] نکرونگا ابونعیم نے اس حدیث کو لکھکر کہا ہے کہ اس وہمی (یعنے ابن مندہ) نے ابومسعود کی یہ حدیث روایت کی ہے اور اسید کا نسب نہین بیان کیا اور اسکا ایک تذکرہ علیحدہ بنا دیا ہے۔ ابومسعود نے اس حدیث کو کم روایت کرنے والوں کے مسند مین حماد سے اسید بن ظہیر کے تذکرہ مین ذکر کیا ہے اگرچہ انھون نے اُسید کا نسب نہین بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور صحیح ابونعیم ہی کا بیان ہے۔

(سیدنا) اُسید (رضی اللہ عنہ)

بیٹے اسید ساعدہ بن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث کے بیٹے ہین۔ انصاری ہین اوسی ہین حارثی ہین جنگ احد مین یہ اور اُنکے بھائی ابوخیثمہ اور انکے بیٹے یزید بن اسید شریک ہوے تھے۔ یہ اُسید سہل بن ابی خیثمہ کے چچا ہین۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے کیا ہے۔

(سیدنا) اُسید (رضی اللہ عنہ)

انکے نام مین ہمزہ کو پیش ہے۔ سعیہ کے بیٹے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین ہمزہ کو زبر ہے اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام اسد ہے۔ انکا ذکر ان دونون نامون مین ہو چکا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ اسید کے ہمزہ کو پیش ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے ہمزہ کو زبر نقل کیا ہے دارقطنی نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے کیا ہے۔

[۱] اس مقام سے صحابہ کی حق پرستی کا اندازہ ہو سکتا ہے جو بات وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سن لیتے تھے پھر اسکو کسیطرح ترک نہ کرتے تھے چاہے کچھ ہو جائے۔

(سیدنا) اُسید (رضی اللہ عنہ)

ظُہیر کے بیٹے ہین اور ظہیر رافع بن عدی بن زید بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس کے بیٹے ہین۔ انصاری ہین اوسی ہین انکا صحابی ہونا ثابت ہو اور انسے روایت بھی ہو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہو جیسا ہم نے لکھا صرف فرق اسقدر ہو کہ ان دونون نے کہا ہو عدی بن زید بن جشم زید کو اور عمرو کو انھون نے درمیان سے نکالڈالا ہو اور ابن کلبی نے اور ابوعمر نے اور انکے سوا اور لوگون نے انکو بیان کیا ہو اور یہی صحیح ہو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو کہ یہ رافع بن خدیج کے چچا ہین حالانکہ ایسا نہین ہو بلکہ اُنکے چچا کے بیٹے ہین کیونکہ رافع بیٹے ہین خدیج بن رافع بن عدی پس ظہیر اُنکے چچا ہوے۔ یہ انس بن ظہیر کے حقیقی بھائی ہین اور عباد بن بشر کے اخیافی[1] بھائی ہین ماں انکی فاطمہ بنت بشر بن عدی بن غنم بن عوف ہین۔

ان اسید کی کنیت ابوثابت ہو انکا شمار اہل مدینہ مین ہو جنگ احد مین کم سن ہونے کے سبب سے شریک نہین کیے گئے اور جنگ خندق مین شریک ہوے۔ ہمین اسماعیل بن عبیداللہ اور ابوجعفر بن سمین نے اور ابراہیم بن محمد نے خبر دی ان لوگون نے اپنی اسناد سے ابوعیسی ترمذی سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ہم سے ابوکریب نے اور ابن وکیع نے بیان کیا یہ دونون کہتے تھے ہمین ابواُسامہ نے عبدالحمید بن جعفر سے انھون نے ابن ابی الابرد سے نقل کرکے بیان کیا کہ انھون نے اسید بن ظُہیر سے سنا اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا مسجد قبا مین ایک نماز پڑھنے کا ثواب عمرہ کے برابر ہو۔ ابن ابی الابرد کا نام زیاد ہو بنی خطمہ کے غلام تھے۔ اور ابن مندہ نے خیثمہ بن سلیمان سے انھون نے محمد بن موسی سے اُنھون نے عمیر بن عبدالمجید سے اُنھون نے عبدالحمید بن جعفر سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے رافع بن خدیج سے انھون نے اُسید بن ظہیر سے روایت کی ہو کہ وہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوٹ کے آئے تو اُنھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہو۔ ابونعیم نے کہا ہو کہ بعض لوگون کو وہم ہوگیا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ رافع بن خدیج اسید سے روایت کرتے ہین حالانکہ وہ رافع بن اسید ہین انکی روایت خالد بن حارث ہجیمی نے کی ہو جو بڑے ثابت قدم قوی الحافظہ لوگون مین سے تھے انھون نے کہا ہو کہ رافع بن اسید بن ظہیر اپنے والد سے روایت کرتے ہین۔ اسید بن ظہیر کی وفات عبدالملک بن مروان کی خلافت مین ہوئی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

[1] اخیافی اُن بھائی بھنو کو کہتے ہین جنکے ماں ایک ہو اور باپ علحدہ علحدہ ہون اور جنکا باپ ایک ہو اور ماں علحدہ علحدہ ہون انکو علاتی کہتے ہین اور جنکے ماں باپ ایک ہون انکو حقیقی کہتے ہین ۱۲

(سیدنا) اسید (رضی اللہ عنہ)

یربوع بن بدی بن عمرو بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج کے بیٹے ہین۔ انصاری ہین خزرجی ہین ساعدی ہین۔ یہ اسید ابو اسید یعنے مالک بن ربیعہ ساعدی کے چچا ہین۔ جنگ احد مین شریک ہوے تھے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اُسَیر (رضی اللہ عنہ)

جابر کے بیٹے ہین۔ انکا شمار بصرہ والون مین ہے انکے صحابی ہونے مین کلام ہے عمران قطان نے قتادہ سے انھون نے ابو العالیہ سے انھون نے اُسیر بن جابر سے روایت کی ہے کہ ایک ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین چلی اسکو کسی نے لعنت کی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو لعنت کرو کیونکہ یہ مامور ہے اور جو کوئی کسی ایسی چیز کو لعنت کرتا ہے کہ وہ چیز لعنت کے قابل نہو تو وہ لعنت اُسی لعنت کرنے والے پر لوٹ آتی ہے۔ اس حدیث کو ابان نے قتادہ سے انھون نے ابو العالیہ سے انھون نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے۔ اور اسیر کی ایک حدیث وہ بھی ہے جو حمید بن عبد الرحمن نے انسے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا کا نتیجہ ہمیشہ عمدہ ہوتا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

(سیدنا) اسیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عروہ اور بعض لوگ کہتے ہین ابن عمرو بن سواد بن ہشیم بن ظفر بن سواد انصاری ظفری اوسی۔ واقدی نے اپنی اسناد کے ساتھ محمود بن لبید سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا اسیر بن عروہ ایک بڑے گویا اور بلیغ آدمی تھے جب انھون نے وہ باتین سنین جو قتادہ بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد نے (انکے جد امجد) ظفر کے حق مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحاب کی ایک جماعت کے سامنے کہی تھین تو انھون نے اپنی قوم کے لوگون کو جمع کیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ قتادہ نے اور انکے چچا نے ہمارے خاندان کے کچھ لوگون کو جو بڑے معزز اور نیکنام تھے بغیر کسی ثبوت اور گواہ کے برا کہتے ہین یہ کہکے چلے گئے پھر قتادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس حرکت پر) ڈانٹا تو قتادہ آپکے پاس سے اُٹھ گئے پس اللہ تعالی نے انھین لوگون کے حق مین یہ آیت نازل فرمائی ہے انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک اللہ ولاتکن للخائنین خصیما[1]

[1] ترجمہ بیشک ہمنے (اے نبی) تمپر کتاب سچائی کیساتھ نازل کی ہے تاکہ تم لوگون کے درمیان اُس چیز کے موافق حکم کرو جسکی تمھین اللہ نے تعلیم دی ہے اور خیانت کرنیوالون کے طرفدار نبنو۔

انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے مگر ابو موسی نے انکو اسیر بن عمرو لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگون کا بیان ہے کہ یہ اسیر بن عروہ ہین اور ابو عمر نے انکو صرف اسیر بن عروہ لکھا ہے یہ دونون ایک ہی ہین۔

(سیدنا) اُسیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو درکی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے مگر آپ سے کوئی حدیث نہین سنی علی بن مدینی نے کہا ہے کہ یہ اسیر بن عمرو ہی اسیر بن جابر ہین یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابن مندہ نے اور ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ محتاج کثیر العیال بعقل ہو جاتا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ (انکا نام) اسیر بن عمرو بن جابر ہے اور انکو لوگ یسیر محاربی بھی کہتے ہین اور بعض لوگ انھین اسیر بن جابر اور یسیر بن جابر بھی کہتے ہین یعنی دادا کی طرف منسوب کر دیتے ہین بعض لوگون کا بیان ہے کہ یہ قبیلہ کندہ کے ہین۔ انکی کنیت ابو الخیار ہے یہ قول عباس نے ابن معین سے نقل کیا ہے اور علی بن مدینی نے کہا ہے کہ کوفے والے انھین اسیر بن عمرو کہتے ہین اور بصرہ والے انھین اسیر بن جابر کہتے ہین انکا شمار عبداللہ بن مسعود کے بڑے شاگردون مین ہے اور انھون نے حضرت ابو بکر و عمر وغیرہم سے بھی روایت کی ہے۔ اور انسے کوفہ والون مین سے زرارہ بن اوفی نے اور ابو نضرہ نے اور ابن سیرین نے اور بصرہ والون مین سے سلب بن رافع نے اور ابو اسحاق شیبانی نے روایت کی ہے۔ انکی ولادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کے وقت ہوئی اور ۸۵ھ ہجری مین وفات پائی اور جاہلیت کا زمانہ بھی پایا ہے یہ ابو اسحاق شیبانی کا قول ہے۔ اور حمید بن عبد الرحمن نے ان سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاکا نتیجہ ہمیشہ تمھین اچھا ملے گا اور عمرو قیس بن اسیر نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محتاج کثیر العیال بعقل ہو جاتا ہے اور شہاب بن خراش نے اپنے والد سے انھون نے اسیر بن عمرو سے موقوفاً روایت کی ہے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے انکو اور اسیر بن جابر کو ایک کر دیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو ذکر کے لکھا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) اُسیر (رضی اللہ عنہ)

یہ اسیر عمرو بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو ابن خزرج کے بیٹے ہین کنیت انکی ابو سلیط بن ابی خارجہ ہے انصاری ہین خزرجی ہین نجاری ہین قبیلۂ بنی عدی بن نجار سے ہین جنگ بدر مین شریک ہوئے انکے بیٹے عبداللہ نے ان سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پالے ہوئے گدھون کے گوشت کھانے سے منع

فرمادیا تھا اور اسوقت دیگین چڑھی ہوئی تھین انمین گدھے کا گوشت پک رہا تھا ہم لوگون نے اُن دیگون کو اُلٹ دیا اور
انکا نام بعض لوگون نے اُسیرہ بھی نقل کیا ہی یہ ابن ماکولا اور ابو عمر نے بیان کیا ہی اور محمد بن اسحاق نے سلمہ سے روایت کرکے
انکا نام اسیرہ لکھا ہی اور یونس سے روایت کرکے انکا نام انس لکھا ہی ہم انشاء اللہ انس کے بیان مین انکا ذکر کرینگے انکا تذکرہ
تینون نے لکھا ہی اور انشاء اللہ کنیت کے باب مین بھی انکا ذکر ہوگا۔

باب الهمزة مع الشين المعجمة

(سیدنا) اشج (رضی اللہ عنہ)

قبیلہ عبد القیس کے ہین انکا نام منذر بن حارث بن زیاد بن عصر بن عوف ابن عمرو بن عوف بن خزیمہ بن عوف بن بکر
ابن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبد القیس بن افصیٰ بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار
ابن معد بن عدنان عبدی ہین عصری ہین یہ ابن کلبی نے بیان کیا ہی۔ اور انکے نسب مین اسکے علاوہ اور اقوال بھی
ہین انکا تذکرہ انشاء اللہ منذر بن عامر کے بیان مین بھی آئیگا۔ عبد القیس کے وفد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آئے تھے۔ ہمین ابو الفضل منصور بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ طبری دینی مخزومی فقیہ شافعی اپنی اسناد کے ساتھ ابو یعلی
یعنے احمد بن علی مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے بکرہ نے قبیلہ عبد القیس کے اشج سے روایت کی ہی کہ مجھسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ تم مین دو خصلتین ایسی ہین کہ اللہ انکو دوست رکھتا ہی انھون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ وہ دونون خصلتین کون
ہین حضرت نے فرمایا کہ بردباری اور عاقبت اندیشی یا یہ فرمایا کہ بردباری اور حیا یہ کہتے ہین کہ مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ
یہ دونون باتین مجھمین اب پیدا ہوگئی ہین یا پہلے ہی سے تھین حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ سے ہین اشج کہتے ہین مینے کہا کہ اللہ
کا شکر ہی جس نے مجھے ایسی دو خصلتون کے ساتھ پیدا کیا جنکو وہ دوست رکھتا ہی۔ اِنکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) اشرس (رضی اللہ عنہ)

بن غاضرہ انکا صحابی ہونا ثابت ہی۔ کتابون مین انکا ذکر بھی ہی اسحاق ابن حارث قرشی سے روایت ہے
کہ انھون نے کہا مینے عمیر بن جابر اور اشرس بن غاضرہ کندی کو دیکھا ہی یہ دونون صحابی تھے مہندی اور نیل کا خضاب
لگاتے تھے۔ اِنکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہی۔

(سیدنا) اشرف (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا انکا تذکرہ ابن یاسین نے اُن صحابہ مین کیا ہو جو ہرات مین چلے آئے تھے۔ ہمین ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو زکریا یعنے ابن مندہ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے چچا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو سعید نفروی نے نیشاپور مین خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عبداللہ محمد بن عباس بن احمد بن عصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحاق احمد بن محمد بن یاسین حافظ نے اسکی خبر دی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

سیدنا **اشرف** رضی اللہ عنہ۔ یہ ایک دوسرے شخص ہین ابو موسی نے کہا ہو کہ یہ شام سے آئے تھے ہم نے انکا تذکرہ ابرہہ کے نام مین لکھا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) اشعث (رضی اللہ عنہ)

ابن جودان۔ قبیلہ عبد القیس کے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے بعض لوگ کہتے ہین انکا نام عمیر ابن جودان ہو اور یہی صحیح ہو۔ ابو حمزہ نے عطاء بن سائب سے انھون نے عمیر بن اشعث بن جودان سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عبد القیس کے وفد کے ہمراہ حاضر ہوے تھے۔ ابو حمزہ کے علاوہ اور لوگون نے جو اسکو روایت کیا ہو تو انھون نے اشعث بن عمیر بن جودان کہا ہو۔ ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہی صحیح ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ صحیح اشعث بن عمیر عن ابیہ ہو بعض لوگون نے اسکو ابن شقیق سے انھون نے عطاء سے روایت کر کے اسکو الٹ دیا ہے اور کہا ہے عمیر بن اشعث یہ غلط ہے۔ جو کچھ ہم نے ابن مندہ سے نقل کیا ہے وہ ابو نعیم کے قول سے ملتا ہے۔ پھر ابو نعیم کو ابن مندہ پر اعتراض کرنے کی کوئی وجہ نہین ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

(سیدنا) اشعث (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن معدیکرب بن معاویہ بن ثعلبہ بن عدی بن ربیعہ بن حارث بن معاویہ بن ثور کندی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو اور ہشام کلبی نے انکا ذکر اس طرح کیا ہو۔ اشعث انکا نام معدیکرب بن قیس ہو اور قیس کا نام اشج بن معدیکرب بن معاویہ بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ

اکرمین بن حارث اصغر بن معاویہ بن حارث اکبر ابن معاویہ بن ثور بن مرتع اور مرتع کا نام عمرو بن معاویہ بن
ثور بن عفیر ہو ثور بن عفیر کو کندہ بھی کہتے ہین کندہ انکو اس وجہ سے کہتے ہین کہ انھون نے اپنے باپ کو چھوڑ دیا تھا انکا ذکر
ابو عمر نے بھی اسی طرح کیا ہو اور یہی صحیح ہو - انکی کنیت ابو محمد ہو نبی صلی اللہ وعلیہ وسلم کے حضور مین سنہ ۱۰ ہجری مین قبیلہ کندہ
کے وفد کے ہمراہ آئے تھے یہ لوگ کل ساٹھ سوار تھے سب اسلام لائے اشعث نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
کہ حضور ہمارے قبیلہ مین سے ہین حضرت نے فرمایا (نہین) ہم نضر بن کنانہ کے اولاد مین سے ہین نہ ہم اپنی مان کو گالی دیتے ہین
اور نہ ہم اپنے باپ سے علیحدہ ہوتے ہین لہذا اشعث کہا کرتے تھے کہ اگر میرے پاس کوئی ایسا شخص آئیگا جو قریش کو نضر بن
کنانہ کی اولاد سے خارج کہیگا تو مین اسے درہ مارونگا - جب یہ مسلمان ہوے تو انھون نے ام فروہ سے جو حضرت ابوبکر صدیق
کی بہن تھین نکاح کا پیغام دیا اور وہ منظور کر لیا گیا اور یہ یمن لوٹ گئے - ہمین خطیب ابوالفضل عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے
اپنی اسناد سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن طلحہ نے عبد اللہ بن شریک عامری سے انھون نے
عبد الرحمن بن علی کندی سے انھون نے اشعث بن قیس سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی
جو شخص آدمیون کے زیادہ شکر گزاری کریگا وہ خدا کی بھی زیادہ شکر گزاری کریگا - یہ اشعث اُن لوگون مین سے تھے جو رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتد ہو گئے تھے جب حضرت ابوبکرؓ نے یمن کی طرف لشکر بھیجے تو لوگون نے اشعث کو قید کر لیا اور
یہ حضرت ابوبکرؓ صدیق کے سامنے حاضر کیے گئے تو انھون نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہا کہ مجھے اپنی لڑائی کے لیے
مہلت دیجیے اور اپنی بہن کا نکاح مجھ سے کر دیجیے پس حضرت ابوبکرؓ نے انھین چھوڑ دیا اور انسے اپنی بہن کا نکاح کر دیا
یہی محمد بن اشعث کی مان تھین جب انھون نے نکاح کیا تو تلوار کھینچ کے اونٹون کے بازار مین چلے گئے اور جس اونٹ یا
اونٹنی کو دیکھا اُسکے پیر کاٹنے شروع کر دیے لوگ چلا اُٹھے کہ اشعث کافر ہو گیا پس جب یہ فارغ ہوے تو انھون نے تلوار
رکھدی اور کہا کہ خدا کی قسم مین کافر نہین ہوا بلکہ حضرت ابوبکر نے اپنی بہن سے میرا نکاح کر دیا ہو اگر ہم اپنے شہر مین ہوتے تو
ہمارا ولیمہ اور کچھ ہوتا (مگر اب یہان اسکے سوا کیا ممکن ہی) لہذا اے اہل مدینہ قربانی کرو اور کھاؤ اور اے اونٹون
کے مالک آؤ اور انکی قیمت لو ایسا ولیمہ کبھی نہین دیکھا گیا - اشعث شام مین جنگ یرموک مین شریک تھے وہین
انکی ایک آنکھ پھوٹ گئی تھی عراق گئے اور وہان جنگ قادسیہ اور مدائن اور جلولا اور نہاوند مین شریک ہوے - کوفہ مین
سکونت اختیار کر لی تھی وہین ایک گھر بنا لیا تھا جنگ صفین مین حضرت علیؓ کے ہمراہ تھے یہ اُن لوگون مین تھے جنھون نے
تحکیم مین حضرت علی مرتضی کو اختیار کیا تھا اور دونون حکمون سے دومۃ الجندل مین انھون نے ملاقات کی تھی - حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ نے انکو آذربیجان کا عامل بنایا تھا - حضرت حسن بن علی نے انکی بیٹی سے نکاح کیا تھا بعض لوگون کا بیان ہو

کہ اُسی نے حضرت حسن کو زہر دیا تھا جس سے انکی وفات ہوئی تھی۔

انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثین روایت کی ہین۔ اِنسے قیس بن ابی حازم اور ابو وائل وغیرہ نے روایت کی ہے ایک جنازہ کی نماز مین یہ بھی تھے اور جریر بن عبداللہ بجلی بھی تھے تو انھون نے جریر کو امام بنایا اور کہا کہ یہ کبھی اسلام سے مرتد نہین ہوے اور مین ایک مرتبہ اسلام سے مرتد ہو گیا تھا۔ انھین کے حق مین اللہ تعالی کا یہ قول نازل ہوا تھا ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمنا قلیلا الآیہ وجہ اسکی یہ ہوئی کہ انھون نے ایک کنوین کی بابت ایک شخص سے جھگڑا کیا تھا۔

انکی وفات سنہ۴۰ھ مین ہوئی حضرت حسن بن علی نے انکی نماز پڑھائی۔ یہ ابن مندہ کا بیان ہے۔ اور یہ وہم ہے کیونکہ سنہ۴۲ھ مین حضرت حسن کوفہ مین نہ تھے حضرت معاویہ کو خلافت سپرد کر کے مدینہ چلے آئے تھے۔ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی کے وفات کے چالیس دن بعد انکی وفات ہوئی اور حضرت حسن بن علی نے انکی نماز پڑھائی۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ سنہ۴۰ھ مین اور بعض لوگ کہتے ہین سنہ۴۱ھ مین انکی وفات ہوئی اور حضرت حسن بن علی نے انکی نماز پڑھائی اِس قول مین ابو عمر پر کوئی اعتراض نہین ہوسکتا اِنکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اشیم (رضی اللہ عنہ)

ضُبابی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین مقتول ہوگئے تھے۔ ہمین اسمٰعیل بن عبید نے اور بہت سے لوگون نے اپنی سند سے ابوعیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے اور کئی آدمیون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے انھون نے سعید بن مسیب سے نقل کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ دیت عاقلہ پر واجب ہوتی ہے اور عورت اپنے شوہر کی دیت مین میراث نہین پاتی یہانتک کہ انھین ضحاک بن سفیان کلابی نے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین لکھ کے بھیجا تھا کہ اشیم ضبابی کی بی بی کو انکے شوہر کی دیت مین میراث دو۔ ترمذی کہتے ہین کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ہمین ابو موسی اصفہانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالفتح اسماعیل بن فضل نے اور ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین ابو طاہر محمد بن احمد بن محمد ابن عبدالرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد عبداللہ بن عمر بن ایاس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن مبارک نے مالک سے انھون نے زہری سے انھون نے حضرت انس سے نقل کر کے خبر دی کہ حضرت اشیم دھوکے مین مقتول ہوگئے تھے۔ اِنکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

۱؎ ترجمہ بے شک وہ لوگ جو خدا کے عہد اور اپنی قسمون کے عوض مین تھوڑے دام مول لیتے ہین ۔

باب الہمزۃ مع الصاد

(سیدنا) اصبغ (رضی اللہ عنہ)

ابن غیاث یا عتاب ۔ بعض راویون نے اِنکو صحابہ مین ذکر کیا ہو حماد بن بحر نے محمد بن یُسَیْر سے انھون نے عمر بن سلیمان سے انھون نے جابر سے اُنھون نے شعبی سے انھون نے اصبغ بن غیاث یا عتاب سے (یہ شک حماد نے کیا ہو) روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو آپ فرماتے تھے کہ اے (میری) امت تم مین دو باتین ایسی ہین جو تم سے پہلے کی امتون مین نہ تھین الی آخر الحدیث ۔ اِنکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہو۔

(سیدنا) اصحمہ (رضی اللہ عنہ)

(جنکا لقب) نجاشی (ہو) بادشاہ حبش ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اسلام لائے اور جو مسلمان اُنکے ملک مین ہجرت کر کے گئے تھے اُنکے ساتھ اچھا برتاؤ کیا ۔ نجاشی کے واقعات مسلمانون کے ساتھ اور نیز کفار قریش کے ساتھ جنھون نے نجاشی سے یہ درخواست کی تھی کہ مسلمانون کو انکے حوالہ کردے مشہور ہین ۔ نجاشی نے فتح مکہ سے پہلے اپنی ہی ملک مین وفات پائی ۔ اور مدینہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے جنازے کی نماز پڑھی اِس نماز مین چار تکبیرین آپنے کہین ۔ اصحمہ اِنکا نام ہو اور نجاشی اِنکا اور تمام بادشاہان حبش کا لقب ہو جس طرح کسری بادشاہان فارس کا اور قیصر بادشاہان روم کا ۔ اِنکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو ۔ یہ اور انکے مثل اور وہ لوگ جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا صحابہ مین اِنکا ذکر لکھنے کی کوئی وجہ نہین ہو مگر ہم نے متقدمین کی پیروی کر کے لکھدیا ۔

(سیدنا) اصرم (رضی اللہ عنہ)

شقری ۔ قبیلہ شقرہ سے ہین جو بنی تمیم کی ایک شاخ ہو ۔ شقرہ کا نام معاویہ بن حارث بن تمیم بن مر ہُ انکا نام شقرہ صرف ایک بیت کی وجہ سے رکھا گیا جو انھون نے موزون کیا تھا ۔

وقد احمل الرمح الاصم کعوبہ ۔۔۔ بہ من دماء الحی کالشقرات

ترجمہ ۔ تیز نیزے نے اپنی نوکین اس حالت مین اٹھائین کہ قبیلہ کا خون اُس پر مثل گل لالہ کے لگا ہوا تھا ۱۲

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے تھے حضرت نے اِنکے لیے دعا فرمائی اور اِنکا نام زرعہ رکھا۔ بشر بن مفضل نے بشیر ابن میمون سے انھون نے اپنے چچا اسامہ بن اخدری سے انھون نے اصرم سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اسود نامی ایک غلام کے ساتھ گیا تھا حضرت نے مجھسے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہو مینے عرض کیا کہ اصرم حضرت نے فرمایا نہین بلکہ تمھارا نام زرعہ ہو حضرت نے فرمایا کہ اِس غلام سے تم کیا کام لینا چاہتے ہو مینے عرض کیا کہ مین اِسکو چرواہا بنانا چاہتا ہون حضرت نے فرمایا تو اس کا نام عاصم[۱] ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ازراہ شفقت) اِنکا ہاتھ بھی پکڑا تھا۔

(سیدنا) اصرم (رضی اللہ عنہ)

اِنکو لوگ اصیرم بھی کہتے ہین اِنکا نام عمرو بن ثابت بن وقش بن زغبہ بن زعورا ابن عبد الاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس ہو انصاری ہین اوسی ہین اشہلی ہین۔ جنگ احد مین شہید ہوے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنکے جنتی ہونیکی گواہی دی۔ اِنکا تذکرہ انشاء اللہ عمرو کے بیان مین اِس سے زیادہ ہوگا ابن مندہ اور ابونعیم نے اِنکا ذکر کیا ہے

(سیدنا) اصید (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ سلمی۔ ہمین ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو زکریا یعنے ابن مندہ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے چچا اور باپ نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین ابو طاہر یعنے عبد الواحد بن احمد شیرازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین احمد بن محمد بن محمود بزاز نے تستر مین خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد بن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن علی خزار کوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عمران بن ابی لیلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سعید بن عبید اللہ بن ولید رصافی نے اپنے والد سے انھون نے ابو جعفر محمد بن علی سے انھون نے اپنے والد حسین سے انھون نے اپنے والد علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تھا اُس لشکر کے لوگ قبیلۂ بنی سلیم کے ایک شخص اصید بن سلمہ کو گرفتار کر لائے جب اُنھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو حضرت کو اُنپر رحم آیا اور حضرت نے اُنھین اسلام کی ترغیب دی وہ مسلمان ہوگئے یہ خبر اُنکے والد کو پہونچی وہ بوڑھے تھے تو انھون نے انکو ایک خط لکھکر بھیجا۔ جسمین یہ اشعار تھے ؎

[۱] اوپر بھی یہ حدیث آچکی ہو عاصم کے معنی حفاظت کرنیوالا چرواہے کے لیے چونکہ یہ وصف ضروری ہو اسلیے حضرت نے یہی نام تجویز فرمایا

من[۵۱] راکب نحو المدینۃ سالما　حتی یبلغ ما اقول الاصیدا　ان البنین شرارہم امثالہم　من عق والدہ وبر الابعدا
اترکت دین ابیک والشیم العلی　اودوا وتابعت الغداۃ محمدا　فلأی امریا بنی عققتنی　وترکتنی شیخا کبیرا مفندا
اما النہار فدمع عینی ساکب　وابیت لیلی کالسلیم مسہدا　فلعل ربا قد ہداک لدینہ　فاشکر ایادیہ علی ان ترشدا
واکتب الی بما اصبت من الہدی　وبدینہ لا تترکنی موحدا　واعلم بانک ان قطعت قرابتی　وعققتنی لم الف الا للعدی

جب (یہ خط حضرت اصید کے پاس پہونچا اور) انھون نے اپنے والد کی تحریر پڑھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور آپ سے بیان کیا اور آپ سے اُسکے جواب کی اجازت طلب کی آپ نے اجازت دیدی تو انھون نے اپنے والد کو یہ لکھ کے بھیجا اشعار

ان[۵۲] الذی سمک السماء بقدرۃ　حتی علا فی ملکہ فتوحدا　بعث الذی لا مثلہ فیما مضی　یدعو لرحمتہ النبی محمدا
ضخم الدسیعۃ کالغزالۃ وجہہ　قرنا تازر بالمکارم وارتدی　فدعا العباد لدینہ فتتابعوا　طوعا وکرہا مقبلین علی الہدی
وتخوفوا النار التی من اجلہا　کان الشقی الخاسر المتلددا　واعلم بانک میت ومحاسب　فالی من ہذی الضلالۃ والردی

اِنکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اصیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ قبیلۂ ہذیلہ کے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ قبیلہ غفار کے ہین۔ ابن شہاب زہری نے کہا ہے کہ اصیل غفاری جب آئے ہین اُسوقت تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج پر پردہ فرض نہ ہوا تھا لہذا یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے حضرت عائشہ نے اِنسے پوچھا کہ اے اصیل تم نے مکہ کو کس حال مین چھوڑا انھون نے کہا کہ مینے مکہ کو اِس حال مین

---

[۵۱] ترجمہ۔ کیا کوئی سوار ہے جو مدینہ کیطرف جائے تاکہ میرا پیغام اصید کو پہونچادے کہ وہ بیٹے بہت برے ہوتے ہین جو اپنے باپ کی نافرمانی کرین اور ایک دور کے رشتہ دار سے میل پیدا کرین اے بیٹے کیا تونے اپنے باپ کے دین اور عمدہ طریقون کو چھوڑدیا۔ وہ سب ہلاک ہوگئے اور کل سے تمنے محمد کی پیروی کرلی اے میرے بیٹے تونے مجھے کیون چھوڑدیا ہے۔ تونے مجھے بڑھاپے اور کم عمری کی حالت مین چھوڑدیا۔ دن بھر میری آنکھون سے آنسو جاری رہتے ہین + اور رات بھر مثل عقرب گزیدہ کے تڑپتا ہون شاید پروردگار نے تجھے اپنی دین کی ہدایت کی ہو۔ تو تو اسکا شکر کر کہ تو نے ہدایت پائی۔ اور جو کچھ ہدایت تجھے حاصل ہوئی ہے اس سے مجھے بھی اطلاع دے + اور اُنکے دین سے مجھے بھی خبردار کر مجھے تنہا نہ چھوڑ۔ اور تو سمجھ لے کہ اگر تو میری قرابت کو قطع کردیگا + اور مجھے چھوڑ دیگا تو مین سفر اختیار کرلونگا ۱۲ [۵۲] ترجمہ۔ بیشک جسنے قدرت سے آسمان کو بلند کیا ہے۔ یہانتک کہ وہ اپنی بادشاہت مین یکتا ہے۔ اُسنے ایک ایسے شخص کو نبی بناکے بھیجا ہے جسکا مثل اگلون مین بھی کوئی نہین ہے + وہ خدا کی رحمت کی طرف لوگونکو بلاتے ہین یعنی نبی محمد کو۔ بڑے عالی طبیعت ہین صبح کیطرح انکا چہرہ چمک رہا ہے۔ ایک بزرگ ہین جو عمدہ اخلاق سے تو ی اور آراستہ ہین + انھون نے خدا کے بندونکو دین کیطرف بلایا اور انھون نے انکی پیروی کی خواہ مخواہ سب ہدایت کیطرف آگئے۔ اور اُس آگ سے ڈر گئے جسکے لیے + بدبخت نقصان والے ادہر اودہر بھٹکتے پھرتے ہین۔ اے باپ تو یقین کرلے کہ تو مریگا اور تجھسے حساب لیا جائیگا۔ لہذا تو مجھے اِس گمراہی اور ہلاکت سے باز رکھ ۱۲

چھوڑا ہو کہ خدا کی قسم اسکے اطراف و جوانب تروتازہ ہین اور اسکے سنگستان سپید ہو رہے ہین حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ٹھیرو تاکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئین چنانچہ تھوڑی ہی دیر کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے پوچھا کہ اے اصیل تمنے مکہ کو کس حال مین چھوڑا[۱] انھون نے عرض کیا کہ مینے مکہ کو اس حال مین چھوڑا ہو کہ اسکے اطراف و جوانب تروتازہ ہین اور اسکے سنگستان سپید ہین اور اسکے اذخر مین خوشہ نکل آئے ہین اور ثمام مین پتے نکل آئے ہین حضرت نے فرمایا کہ اے اصیل بس یہی چاہیے اب تم رنج نہ کرو اس حدیث کو محمد بن عبد الرحمن قرشی نے بدیح سے جو سلمی کے بیٹے ہین روایت کیا ہو کہ انھون نے کہا اصیل ہذلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین مکہ سے آئے پھر آگے اُسیطرح بیان کیا۔ اور اس حدیث کو حسن نے ابان بن سعید بن عاص سے روایت کیا ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو اُنسے حضرت نے پوچھا کہ اے ابان تم نے مکہ والون کو کس حال مین چھوڑا انھون نے کہا مینے اُنھین اچھے حال مین چھوڑا ہو وہان خوب پانی برسا ہو۔

باب الھمزہ مع الضاد

(سیدنا) اضبط (رضی اللہ عنہ)

ابن یحییٰ بن زعل اکبر۔ انکی حدیث عبد المہیمن بن اضبط بن زعل اکبر نے اپنے والد اضبط سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے چھوٹون پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑون کی تعظیم نہ کرے وہ ہمارے گروہ سے نہین۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے کیا ہو۔

(سیدنا) اضبط (رضی اللہ عنہ)

سلمی انکی کنیت ابو حارثہ ہو انکی حدیث عبد الرحمن بن حارثہ بن اضبط نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا اضبط سلمی سے روایت کی ہو یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے کہتے تھے مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مینے دوزخ کو دیکھا تو وہان زیادہ تر عورتون کو پایا۔ اِنکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

[۱] مکہ مین اُس زمانے مین حضرت کی دعا سے قحط عظیم پڑگیا تھا لوگ تباہ حال ہو گئے تھے بعد اسکے آپنے اس قحط کے دور ہونیکی دعا فرمائی تھی اسکے متعلق آپنے اصیل سے دریافت فرمایا تو انھون نے کہا کہ اسکے اطراف و جوانب تروتازہ ہین یعنے پانی خوب برسا ہو سبزہ نکل آیا ہو پتھر دُہل کے صاف ہو گئے ہین۔ اذخر اور ثمام دو مشہور گھاسین ہین مکہ مین پیدا ہوتی ہین اور وہان کے لوگ بہت کام اُنسے لیتے ہین ۱۲

باب الہمزہ مع العین

(سیدنا) اعرس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو یشکری۔ انکا شمار بصرہ والون مین ہے انکی حدیث عبداللہ بن یزید بن اوس نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ ہدیہ لے کے گیا آپ نے قبول فرمالیا اور ہمارے لیے چراگاہ مین برکت کی دعا مانگی اور اسی سند سے انکی کئی حدیثین مروی ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اعشی (رضی اللہ عنہ)

مازنی۔ مازن بن عمرو بن تمیم کی اولاد مین سے ہین۔ انکا نام عبداللہ بن اعور ہے اور بعض لوگ اور کچھ بھی بیان کرتے ہین۔ بصرہ مین سکونت اختیار کر لی تھی۔ ہمین ابوالفضل منصور بن ابی عبداللہ طبری نے اپنی اسناد سے ابویعلی یعنی احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مقدمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومعشر یوسف ابن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صدقہ بن طیلسہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے معن بن ثعلبہ مازنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے اعشی مازنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گیا اور مین نے آپ کے سامنے یہ اشعار پڑھے ؎

یا مالک الناس و دیان العرب　　انی لقیت ذربة من الذرب　　غدوت ابغیها الطعام فی رجب　　فخلفتنی فی نزاع و ہرب

اخلفت العہد ولطت بالذنب　　وہن شر غالب لمن غلب

اعشی کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کو یہ مصرعہ پسند آیا اور آپ بار بار اسکی تکرار) فرمانے لگے وہن شر غالب لمن غلب ان اشعار کا سبب یہ تھا کہ اعشی کے پاس ایک عورت تھی اُسکا نام معاذہ تھا اعشی اپنے گھر والون کے لیے مقام ہجر سے غلہ مول لینے گئے انکے بعد انکی بی بی لڑکے چلی گئی اور ایک شخص کے پاس جا کے پناہ گزین ہوئی جسکا نام مطرف بن بہصل تھا اُس نے اُس عورت کو پناہ دی۔ جب اعشی لوٹ کر آئے اور انھون نے اُس عورت کو اپنے گھر مین نپایا اور انسے یہ بیان کیا گیا کہ وہ لڑکے چلی گئی ہے اور مطرف کے یہان پناہ گزین ہوئی ہے تو وہ مطرف کے پاس گئے اور انسے کہا کہ اے

؎ ترجمہ۔ اے لوگون کے مالک اور عرب کے حاکم ۱ مجھے ایک لڑنے والی عورت سے سابقہ پڑا ۲ مین اسکے لیے ماہ رجب مین غلہ خریدنے گیا ۳ میرے پیچھے وہ لڑنے اور بھاگنے مین مصروف ہوئی ۴ اُسنے خلاف عہد کیا اور گناہ مین آلودہ ہوگئی ۵ اور یہ عورتین ایک شر ہین کہ جو دب جائے اسکو اور بھی دبا لیتی ہین ۶ ۱۲

میرے چچا کے بیٹے تمھارے یہان میری بی بی معاذہ ہو اُسے میرے حوالہ کردو مطرف نے کہا وہ میرے پاس نہین ہو اور اگر وہ میرے پاس ہوتی بھی تو مین تمھارے حوالہ نکرتا مطرف اِنسے زیادہ زورآور تھے لہذا اعشی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکے پناہ گزین ہوے اور یہ اشعار موزون کیے اور اپنی عورت اور اسکی حرکات کی آپ سے شکایت کی اور بیان کیا کہ وہ مطرف بن بہصل کے پاس ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مطرف کو ایک خط لکھدیا کہ دیکھو اعشی کی بی بی معاذہ کو اِنکے حوالہ کردو جب مطرف کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پہونچا اور اُنھین پڑھ کے سنایا گیا تو انھون نے معاذہ سے کہا کہ اے معاذہ یہ نبی صلعم کا خط تمھاری بابت آیا ہو اب مین تمھین اعشی کے حوالہ کردونگا معاذہ نے کہا تو اچھا تم میرے لیے اعشی سے قول قرار لیلو اور نبی صلعم ذمہ داری کرالو کہ جو حرکت مینے کی ہو اسپر اعشی مجھے تنبیہ نکرین مطرف نے عہد لیکے معاذہ کو اعشی کے حوالہ کردیا اسوقت اعشی نے یہ شعر پڑھے [۵]

لعمرک ماحبی معاذۃ بالذی یغیرہ الواشی ولا قدم العہد ولا سوء ماجاءت بہ اذازلہا غواۃ رجال اذ ینادونہا بعدی

اِنکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو - اور عبد اللہ بن اعور کے نام مین انکو بیان کیا ہو - مگر ابو عمر نے انکو حرمازی مازنی لکھا ہو حالانکہ حرماز کے نسب مین تمیم تک مازن نام کا کوئی شخص نہین ہو - ہان ابو عمر نے اور ابن مندہ نے اور ابو نعیم نے مازن بن عمرو ابن تمیم کو بیان کیا ہو اس صورت مین حرماز مازن کی ایک شاخ ہو جائیگی اور یہ حرماز ابن مالک بن عمرو بن تمیم ہو نگے - اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ حرماز حارث بن عمرو بن تمیم کے بیٹے ہین اور یہ سب مازن بن مالک بن عمرو ابن تمیم کے بھائی ہین اور علمائے نسب کی عادت ہو کہ وہ چھوٹی شاخ کی اولاد کو اسکے بھائی کی طرف منسوب کردیتے ہین جبکہ وہ مشہور ہو جیسے نعیلہ بن ملیک کی اولاد ہو کہ یہ لوگ غفار بن ملیک کے بھائی ہین انکو بھی لوگ غفاری کہتے ہین - اِنھین مین سے حکم بن عمرو غفاری ہین حالانکہ وہ قبیلہ غفار مین سے نہین ہین بلکہ بنی نعیلہ مین سے ہین لوگون نے کہا کہ یہ اس وجہ سے کہ غفار ایک بڑا قبیلہ ہو اور مشہور ہو - اور جیسے مالک بن اقصی کی اولاد کہ وہ اسلم بن اقصی کے بھائی ہین انکی اولاد اکثر قبیلہ اسلم کی طرف منسوب کردیجاتی ہو بوجہ مشہور ہونے قبیلہ اسلم کے علاوہ اسکے ابو عمر وہ باتین جانتے ہین جو دوسرا نہین جانتا کیونکہ وہ نسب کے عالم ہین - واللہ اعلم -

(سیدنا) اعور (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشامہ عنبری - ابو موسی نے بیان کیا ہو کہ عبدان بن محمد نے اِنکا تذکرہ کیا ہو اور کہا ہو کہ ہم سے محمد بن مرزوق بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سالم بن عدی بن سعید بن جاؤ وہ بن شعثم نے اپنے دادا بکر بن مرداس سے انھون نے

[۵] ترجمہ - قسم تیری جان کی معاذہ کی محبت ایسی نہین ہے جسکو کوئی چغلخور یا زمانہ بدل سکے - اور نہ وہ بری حرکت جو معاذہ سے ہوئی اسلیئے کہ اسکو چند فریب دینے والون نے میرے بعد بہکا دیا تھا

اعور بن بشامہ اور وردان بن مخرمہ اور ربیع بن رفیع عنبری سے نقل کرکے خبر دی کہ یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اور اُسوقت آپ اپنے حجرے میں سورہے تھے ہم نے آپ کا انتظار کیا اتنے میں عیینہ بن حصن فزاری قبیلہ عنبر کے کچھ قیدیوں کو لے کے آئے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ کیا وجہ ہو کہ ہمارے لوگ قید کرلیے گئے حالانکہ ہم مسلمان ہوکے آگئے ہین۔ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ قسم کھاؤ کہ تم مسلمان ہوکے آگئے ہو تو مین اور وردان قسم کھانے سے رکا اور ربیعہ نے کہا کہ یارسول اللہ مین قسم کھاتا ہون کہ ہم آپ کے پاس اسوقت آئے ہین جبکہ ہم نے اپنی مسجدین قبلہ رو کرلین اور اپنے مالون کا عشر نکال لیا اور ہم مسلمان ہوکے آئے ہین آپ نے فرمایا اچھا جاؤ خدا تمھین معاف کرے اور ربیعہ سے فرمایا کہ تم پتلی گردن والے اور بڑے قسم کھانے والے ہو عبدان نے بیان کیا ہو کہ مین اور کچھ نہین جانتا صرف یہ حدیث ہم نے اِس شیخ سے روایت کی ہو۔

مین کہتا ہون کہ ہشام کلبی نے اعور کا ذکر کیا ہو اور اُنکا نسب بیان کیا ہو اور انکا نام ناشب لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ اعور بیٹے ہین بشامہ بن فضلہ بن سنان بن جندب بن حارث بن جہمہ بن عدی بن جندب بن عنبر بن عمرو بن تمیم کے مگر انکا صحابی ہونا نہین بیان کیا کہا ہو کہ یہ شریف تھے رئیس تھے مگر انکی عادت یہ ہو کہ شریف یا رئیس اسی کو لکھتے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا ہو یا آپ کی صحبت مین رہا ہو اور چونکہ اُنکے نزدیک اِنکا صحابی ہونا ثابت نہین ہوا اس لیے انھون نے انکے صحابی ہونیکی تصریح نہین کی۔ ابوموسی نے اِنکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنیکی غرض سے لکھا ہو اور کہا ہو (کہ انکا نام وردان بن مخرمہ (ہو) اور یہ نام واو کے باب مین انشاء اللہ لکھا جائیگا۔

(سیدنا) اعین (رضی اللہ عنہ)

ابن ضبیعہ بن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم۔ دارمی ہین پھر مجاشعی ہین۔ یہ اور فرزدق شاعر ناجیہ مین جاکے ملجاتے ہین کیونکہ فرزدق کا نام ہمام بن غالب بن صعصعہ ابن ناجیہ ہو اور یہ اور اقرع بن حابس بن عقال عقال مین جاکے ملجاتے ہین۔ یہی تھے جنھون نے جنگ جمل مین اُس اونٹ کے پیر کاٹے تھے جسپر عائشہ رضی اللہ عنہا سوار تھین۔ اِنکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو۔ اور جب حضرت معاویہ نے عبداللہ بن حضرمی کو بصرہ بھیجا تاکہ بصرہ پر قبضہ کرلین اور یہ خبر حضرت علیؓ کو ہوئی تو انھون نے اعین بن ضبیعہ کو اُنسے لڑنے کے لیے بھیجا تاکہ وہ انکو بصرہ سے نکالدین مگر دفعۃً اعین قتل کردیے گئے یہ واقعہ ۳۸ھ کا ہو۔ ہم نے اِس حادثہ کو تاریخ کامل مین بیان کیا ہو پھر علی رضی اللہ عنہ نے انکے بعد حارثہ بن قدامہ تمیمی سعدی کو بھیجا تو انھون نے ابن حضرمی کی

جماعت کو متفرق کر دیا اور جس گھر مین وہ چھپ کے بیٹھے تھے اُس گھر کو جلا دیا اُسی مین وہ جل گئے۔

باب الہمزۃ مع الغین

(سیدنا) اغر (رضی اللہ عنہ)

غفاری۔ اِنکا نسب ابو عمر نے تو غفاری بیان کیا ہو اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ اغر صحابہ مین ایک شخص تھے اور انھون نے اِنسے وہ حدیث روایت کی ہو جو شبیب بن روح نے اغر سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو آپ نے سورۂ روم پڑھی تھی اور ابو نعیم کا بیان اغر بن یسار کے تذکرہ مین انشاء اللہ آئیگا۔ اِنکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) اغر (رضی اللہ عنہ)

مُزنی۔ ابن مندہ نے کہا ہو کہ اِنسے عبد اللہ بن عمر نے اور معاویہ بن قرہ مزنی نے روایت کی ہو۔ خالد بن ابی کریمہ نے معاویہ بن قرہ سے انھون نے اغر مزنی سے روایت کی ہو کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا اور اُسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آج شب کو مجھے وتر پڑھنے کی نوبت نہین آئی یہانتک کہ صبح ہوگئی حضرت نے فرمایا کہ وتر تو رات ہی کو پڑہی جاتی ہو تین مرتبہ آپنے یہی فرمایا۔ ہمین ابو الفرج یحیی بن محمود بن سعد اصفہانی نے اپنی اسناد سے مسلم بن حجاج سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے یحیی بن یحیی اور قتیبہ بن سعید اور ابو الربیع عتکی نے حماد سے نقل کرکے بیان کیا یحیی کہتے تھے ہمین حماد بن زید نے ثابت سے انھون نے ابو بردہ سے انھون نے اغر مزنی سے نقل کرکے خبر دی اور وہ صحابی تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے قلب پر کبھی حجاب آجاتا ہو اور بے شک مین ہر روز سو مرتبہ اللہ سے استغفار کرتا ہون۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) اغر (رضی اللہ عنہ)

ابن یسار جہنی۔ یہ صحابی ہین۔ اِنسے ابو بُردہ بن ابی موسی وغیرہ نے روایت کی ہو انکا شمار اہل کوفہ مین ہو اِنسے عمرو بن مرہ نے انھون نے ابی بردہ سے انھون نے اغر سے انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ نے فرمایا ہمین

ہر روز ستر مرتبہ اللہ سے استغفار کیا کرتا ہون - یہ ابن مندہ کی تقریر کا ماحصل ہے - اور ابو عمر نے انکو اور اغر مزنی کو ایک کر دیا ہے انسے اہل بصرہ مین ابو بردہ وغیرہ نے روایت کی ہے اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ انسے ابن عمر نے بھی روایت کی ہے ابو عمر نے یہ بھی کہا ہے کہ بعض لوگون کا بیان ہے کہ سلیمان بن یسار نے بھی انسے روایت کی ہے حالانکہ یہ صحیح نہین ہے - ابو عمر نے انکو اور اُن اغر کو جنکا ذکر اِنسے پہلے ہوا ایک کر دیا ہے - اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ اغر بن یسار مزنی اور بعض لوگ انکو جُہنی بھی کہتے ہین انکا شمار اہل کوفہ مین ہے - اِنسے ابو بردہ وغیرہ نے روایت کی ہے اور اِنھون نے اِنسے وہ حدیث بھی روایت کی ہے جو ہم سے ابو الفضل یعنے عبد اللہ بن احمد نے بیان کی وہ کہتے تھے ہمین ابو سعد مطرز نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم یعنے احمد بن عبد اللہ حافظ نے اور ابو عبد اللہ حسین ابن ابراہیم جمال نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو داؤد طیالسی نے شعبہ سے انھون نے ابو بردہ سے انھون نے اغر مزنی سے نقل کر کے خبر دی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ اے لوگون اپنے پروردگار سے توبہ کرو مین ہر روز اُس سے سو مرتبہ توبہ کیا کرتا ہون - ابو نعیم کہتے ہین کہ نافع نے حضرت ابن عمر سے انھون نے اغر سے جو قبیلہ مزینہ کے ایک شخص تھے اور وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے روایت کی ہے کہ اُنکے کچھ وسق چھوہارے قبیلۂ بنی عمرو بن عوف کے ایک شخص پر قرض تھے پھر انھون نے بیع سلم کے متعلق ایک حدیث نقل کی - بعد اسکے ابو نعیم نے کہا ہے کہ اغر سے عبد اللہ بن عمر اور معاویہ بن قرہ مزنی نے روایت کی ہے ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگون نے یعنے ابن مندہ نے اِنکو ایک دوسرے تذکرہ مین بیان کیا ہے اور انھون نے گمان کیا ہے کہ یہ کوئی اور ہین حالانکہ یہ دونون ایک ہی ہین اور انھون نے معاویہ بن قرہ کی حدیث اغر مزنی سے جو وتر کے بارے مین ہے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگون نے اِنکا بھی ذکر کیا ہے اور اسے ایک دوسرا تذکرہ بنا دیا ہے حالانکہ یہ وہی تذکرہ ہے جو اوپر گذر چکا - اور ابو نعیم نے شبیب بن روح کی حدیث جو اغر مزنی سے منقول ہے وہ بھی روایت کی ہے کہ اغر مزنی صحابی تھے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز مین سورۂ روم پڑھی - ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ تینون حدیثین ابو بردہ اور معاویہ بن قرہ اور شبیب بن روح سے مروی ہین یعنے ان تینون کو ایک ہی تذکرہ مین جمع کر دیا ہے اور بعض لوگون نے انکو علٰحدہ علٰحدہ بیان کیا ہے اور انکے تین تذکرے بنا لئے ہین مگر میرے نزدیک یہ ایک ہی شخص ہین یہانتک ابو نعیم کا قول تھا -

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ نے اغر کے تین تذکرہ لکھے ہین ایک مزنی اور دوسرے جُہنی اور تیسرے وہ جنکا

نسب نہین بیان کیا اور یہ وہی ہین جنکو ابوعمر نے غفاری لکھا ہو - اور ابو عمر نے اغر کے دو تذکرہ لکھے ہین ایک غفاری جنکا نسب ابن مندہ نے نہین بیان کیا اور یہ وہی ہین جنھون نے سورۂ روم کا پڑھنا روایت کیا ہو اور دوسرے مزنی انھین کو ابوعمر نے جھنی بھی کہا ہو اور انکی دلیل یہ ہو کہ ان دونون سے راوی ایک ہی شخص ہین یعنے ابن عمر اور معاویہ بن قرہ - مگر ابو نعیم کا یہ کہنا کہ یہ تینون تذکرے ایک ہین نہایت بعید ہو کیونکہ جو شخص کئی تذکرون کو ایک کہتا ہو وہ یا تو نسب کے اتحاد کے سبب سے یا حدیث یا راوی کے ایک ہونیکی وجہ سے کیونکہ ان سب باتون کا اتحاد اکثر ایک ہی شخص مین ہوتا ہو اور ان تینون تذکرون مین یہ بات نہین ہو کیونکہ غفاری نہ نسب مین کسی کے شریک ہین نہ راوی مین اور نہ حدیث مین پس بلاشبہہ غفاری کا تذکرہ صحیح ہو - باقی رہے او دوسو انمین البتہ راوی کے ایک ہونے سے شک ہوتا ہو کہ وہ دونون ایک ہونگے - ابو احمد عسکری نے اغر مزنی کا تذکرہ لکھا ہو اور اسمین یہ حدیث بھی لکھی ہو کہ حضرت نے فرمایا مین اللہ سے ستر مرتبہ ہر روز استغفار کیا کرتا ہون اور چھوہارون کے قرض ہونیکے بھی حدیث انھون نے لکھی ہو - واللہ اعلم -

(سیدنا) اَغْلَب (رضی اللہ عنہ)

ماجز عجلی - یہ اغلب جشم بن عمرو بن عبیدہ بن حارثہ بن دلف بن جشم بن قیس بن سعد بن عجل بن لخم کے بیٹے ہین ابن قتیبہ نے کہا ہو کہ انھون نے اسلام کا زمانہ پایا ہو اور یہ اسلام لائے اور بہت اچھے مسلمان ہوے انھون نے ہجرت بھی کی تھی پھر بعد اسکے سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ عراق گئے پھر کوفہ مین سکونت اختیار کی اور جنگ نہاوند مین شہید ہوے انکی قبر وہین ہو - انکا تذکرہ اشیری نے کیا ہو -

باب الہمزۃ مع الفاء

(سیدنا) افطس (رضی اللہ عنہ)

نہ انکا نام معلوم ہو نہ قبیلہ - شام مین رہتے تھے - ابو نعیم نے کہا ہو کہ متقدمین مین سے کسی نے انکا تذکرہ صحابہ مین نہین کیا انکو بعض متاخرین نے ابن ابی عبلہ کی حدیث کی وجہ سے ذکر کیا ہو وہ کہتے تھے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین ایک شخص کو دیکھا جنکو لوگ افطس کہتے تھے ایک ریشمی لباس پہنے ہوے تھے - مین کہتا ہون کہ انکے تذکرہ مین ابوعمر نے بھی ابن مندہ کی موافقت کی ہو انھون نے بھی انکا ذکر اسی طرح کیا ہو اور ابن ابی عاصم نے بھی احاد و مثانی مین انکو اسی طرح ذکر کیا ہو

اِن دونون نے کہا ہو کہ ابن ابی عبلہ نے اِنسے روایت کی ہو انھون نے کہا ہو کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین ایک شخص کو دیکھا جو ریشمی لباس پہنے ہوے تھے - پس معلوم ہوا کہ ابن مندہ انکے ذکر مین متفرد نہین ہین واللہ اعلم -

(سیدنا) افلح (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی القعیس - اور بعض لوگ کہتے ہین افلح کی کنیت ابوالقعیس ہو اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ ابوالقعیس کے بھائی ہین ہمین ابوالمکارم فتیان بن احمد بن محمد بن سینہ جوہری نے اپنی سند کے ساتھ قعنبی سے انھون نے امام مالک سے انھون نے ابن شہاب سے انھون نے عروہ سے انھون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرکے خبر دی کہ افلح جو ابوالقعیس کے بھائی تھے حضرت عائشہؓ کے پاس آنے کے لیے اجازت مانگنے لگے اور وہ اُنکے رضاعی چچا تھے پردہ فرض ہو چکا تھا لہذا حضرت عائشہ کہتی ہین کہ مینے اُنھین اجازت نہین دی پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو مینے یہ واقعہ آپ سے بیان کیا آپنے مجھے حکم دیا کہ اُنھین اجازت دیدون - اِس حدیث کو اسی طرح سفیان بن عیینہ نے اور یونس نے اور معمر نے زہری سے روایت کیا ہو اور اس حدیث کو ابن نمیر نے اور حماد بن زید نے ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو انھون نے بھی کہا ہو کہ افلح ابوالقعیس کے بھائی تھے اور عطاء نے بھی عروہ سے اسی طرح روایت کیا ہو - اور عباد بن منصور نے قاسم بن محمد سے روایت کیا ہو وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابوالقعیس نے بیان کیا کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جانے کی اجازت مانگنے گئے پھر انھون نے اسی طرح حدیث بیان کی اور صحیح یہ ہو کہ یہ ابوالقعیس کے بھائی ہین - اِنکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) افلح (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہین - ابن مندہ نے کہا ہو مین انکو وہی شخص سمجھتا ہون جنھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تمھارا چہرہ خاک آلود ہو جائے اور ابونعیم نے اِنکے متعلق حضرت ام سلمہ کی حدیث روایت کی ہو کہ انھون نے کہا نبی صلعم نے ہمارے ایک غلام کو دیکھا جسکا نام افلح تھا وہ سجدے مین پھونکتا تھا تو حضرت نے اُس سے فرمایا کہ تیرا منھ خاک آلود ہو جائے - اور حبیب مکی نے افلح سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے روایت کیا ہو کہ حضرت نے فرمایا مجھے اپنی امت پر اپنے بعد اس بات کا خوف ہو کہ وہ اپنے خواہش نفسانی[۱] کی پیروی کرنے لگین گے اور بعد علم کے غفلت اختیار کرلینگے اِنکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

---

[۱] اِس حدیث کا ظہور اِس زمانے مین بوجہ احسن ہو رہا ہو خواہش نفسانی کی پیروی بھی خوب ہو رہی ہو اور غفلت کی بھی کچھ انتہا نہین رہی ۱۲

(سیدنا) افلح (رضی اللہ عنہ)

حضرت ام سلمہ کے غلام ہین - ابن مندہ نے کہا ہو کہ حضرت ام سلمہ کی حدیث مین اِنکا ذکر ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ایک غلام کو دیکھا جسکا نام افلح تھا جب وہ سجدہ کرتا تھا تو زمین کو پھونکتا[1] تھا تو حضرت نے فرمایا کہ تیرا چہرہ خاک آلودہ ہو جائے ابو نعیم نے اِن افلح کو اور اُن افلح کو جو اِنسے پہلے مذکور ہوے ایک کر دیا ہو اور کہا ہو کہ افلح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے اور انھین ہو حضرت ام سلمہ کا بھی غلام کہا جاتا ہو - ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض لوگون نے انکو علیحدہ علیحدہ کرکے دو کر دیا ہو اور پہلے کی نسبت کہا ہو کہ یہ وہی شخص ہین جنکی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تیرا منھ خاک آلودہ ہو جائے اور دوسرے کے متعلق بعینہ یہی حدیث نقل کی ہو تو گویا انھون نے خود ہی اقرار کر لیا کہ یہ دونون ایک ہین پھر معلوم نہین کہ انھون نے اِن دونون کو علیحدہ علیحدہ کیون لکھا - اور ابو عمر نے صرف پہلے ہی کا ذکر کیا ہو - ہمین اسماعیل بن عبید اللہ نے اور ابو جعفر بن سمین نے اور ابراہیم بن محمد فقیہ نے اپنی سند سے ابو عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن منیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عباد بن عوام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین میمون یعنی ابو حمزہ نے ابو صالح سے انھون نے حضرت ابو صالح سے انھون نے حضرت ام سلمہ سے نقل کرکے خبر دی کہ حضرت ام سلمہ کہتی تھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ایک غلام کو جس کا نام افلح تھا دیکھا کہ جب وہ سجدہ کرتا تھا تو زمین کو پھونکتا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اے افلح تیرا منھ خاک آلودہ ہو جائے پس یہ ابو عیسے ترمذی ہین جنھون نے اِس شخص کو جسکی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تیرا منھ خاک آلودہ ہو جائے حضرت ام سلمہ کا غلام قرار دیا پس ابن مندہ کے لیے کوئی وجہ نہین ہو کہ انھون نے پہلے افلح کی نسبت کہدیا کہ مین انکو وہی شخص سمجھتا ہون جسکی نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تیرا منھ خاک آلودہ ہو جائے - ترمذی نے کہا ہو کہ بعض لوگون نے اس حدیث کو ابو حمزہ سے روایت کیا ہو کہ حضرت ام سلمہ نے کہا ہمارا ایک غلام تھا جس کا نام رباح تھا اور انکا ذکر انشاء اللہ اُنکے مقام مین آئیگا -

(سیدنا) افلح (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو فکیہہ - قبیلۂ بنی عبد الدار کے غلام تھے اور بعض لوگ کہتے ہین صفوان ابن امیہ کے غلام تھے بہت پہلے مکہ مین اسلام لے آئے تھے اور منجملہ اُن لوگون کے ہین جنکو خدا کی راہ مین سخت تکلیف[2] دیجاتی تھی - یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہین اور انشاء اللہ کنیت کے باب مین ان کا ذکر ہوگا - بعض لوگ کہتے ہین اِنکا نام یسار ہو - اِنکا ذکر طبری نے کیا ہو -

---

[1] چونکہ اس زمانہ مین مساجد وغیرہ کی زمین کچی ہوتی تھی لہذا سجدہ کے مقام پر چھوٹے سنگریزہ وغیرہ آجاتے ہونگے انکے دور کرنے کے واسطے یہ پھونکتے ہونگے ۱۲ [1] یہ کلمہ بد دعا کا نہین ہو بلکہ اکثر مقام تہدید مین اسکا استعمال ہوا کرتا ہو ۱۲ [2] مکہ مین جو لوگ ابتدائے رسالت مین اسلام لائے تھے انھین کفار نہایت سخت سخت ایذائین دیتے تھے جنکو سنکر رونگٹے کھڑے ہوتے ہین کسیکو گرم ریگ پر لٹا کر سینے پر گرم پتھر رکھدیتے تھے کسی کے ساتھ یہانتک نوبت پہونچ جاتی تھی کہ انکی شرمگاہ مین نیزہ وغیرہ داخل کر دیتے تھے مگر یہ لوگ اسی استقلال کے ساتھ اسلام پر قائم رہتے تھے ۱۲

باب الہمزۃ مع القاف

(سیدنا) اقرع (رضی اللہ عنہ)

ابن حابس بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم سب لوگون نے انکا نسب اسی طور پر بیان کیا ہو مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے حنظلہ کے بدلے جندلہ لکھا ہو اور یہ غلط ہو صحیح حنظلہ ہو۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عطارد بن حاجب بن زرارہ اور زبرقان بن بدر اور قیس بن عاصم وغیرہ چند اشراف قبیلۂ تمیم کے ساتھ بعد فتح مکہ کے حاضر ہوے تھے اور اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن فزاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح مکہ مین اور حنین مین شریک تھے اور جنگ طائف مین بھی حاضر تھے پھر جب قبیلۂ تمیم کے لوگ آئے تو یہ بھی انکے ساتھ آئے جب مدینہ پہونچے تو اقرع بن حابس نے جب پکارا کہ اے محمد تو یہ کہا کہ میری تعریف باعث زینت ہو اور میری مذمت باعث نقص ہو تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ تمھین ذلیل کرے۔ بعض لوگون کا بیان ہو کہ صرف اقرع بن حابس نے نہین بلکہ تمام لوگون نے اسی طرح کہا تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ تمکو ذلیل کرے تم کیا چاہتے ہو اُن لوگون نے کہا کہ ہم قبیلۂ تمیم کے لوگ ہین اپنے شاعر اور اپنے خطیب کو لائے ہین تاکہ آپ سے شعر مین اور فخر (یعنی فضائل حسب ونسب) مین مقابلہ کرین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم شعر کے لیے نہین بھیجے گئے نہ فخر کرنے کا ہمین حکم ملا ہو مگر ہان تم بیان کرو تو اقرع بن حابس نے انہین سے ایک جوان سے کہا کہ اے فلان اُٹھ اور اپنے فضائل اور اپنی قوم کے فضائل بیان کر پس اُسنے کہا کہ ہر طرح کی تعریف اللہ کے لیے ہو جس نے ہمین اپنی مخلوقات مین بہتر بنایا اور ہمین مال دیے کہ ہم اُسمین جو چاہین کرین سو ہم تمام دنیا مین سب سے بہتر ہین سب سے زیادہ ہین باعتبار جمعیت کے اور سب سے بڑھے ہوے ہین ہتھیارون مین جو شخص ہماری اس بات کا انکار کرے وہ ہمارے اِس بات سے بہتر کوئی بات بیان کرے یا ہمارے کامون سے بڑھ کے کوئی کام دکھادے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس بن شماس انصاری سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب تھے فرمایا کہ اُٹھو اور اس کا جواب دو انھون نے کہا کہ ہر طرح کی تعریف اللہ کے لیے ہو مین اُسکی تعریف کرتا ہون اور اُس سے مدد مانگتا ہون اور اُسپر ایمان رکھتا ہون اور اُسی پر توکل کرتا ہون اور مین اس بات کی شہادت دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین وہ ایک ہو اُس کا کوئی شریک نہین اور اس بات کی گواہی دیتا ہون کہ محمد اُسکے رسول ہین انھون نے اپنے چند اعزہ کو جو مہاجرین ہین اپنے دین کی طرف بلایا انکے چہرے سب سے اچھے اور اُنکی عقلین سب سے زیادہ اُنھون نے نبی کی اطاعت کی اور اللہ کا شکر ہو جس نے ہمین اپنے نبی کا انصار بنایا اور اپنے رسول کا

وزیر کیا اور اپنے دین کے لیے باعث عزت بنایا پس ہم لوگون سے لڑتے ہین تاکہ وہ لاالٰہ الا اللہ کی شہادت دین جو شخص یہ کہدیگا وہ ہم سے اپنی جان اور اپنا مال بچالیگا اور جو اسکے کہنے سے انکار کریگا ہم اُس سے لڑینگے اور خدا کی راہ مین اُسکا ذلیل کرنا ہمپر بہت آسان ہوگا یہ مین کہتا ہون اور تمام مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کے لیے خدا سے استغفار کرتا ہون زبرقان بن بدر نے اُنہین سے ایک شخص سے کہا کہ اے فلان اُٹھ اور کچھ اشعار پڑھ جنمین اپنی فضیلت اور اپنے قوم کی فضیلت بیان کر اُس نے یہ اشعار پڑھے۔

۵۱ نحن الکرام فلاحی یعادلنا — نحن الروس و فینا یقسم الربع
ونطعم الناس عند المحل کلھم — من السدیف اذا لم یونس القزع
اذا ابینا فلا یاتی لنا احد — انا کذلک عند الفخر نرتفع

تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسان بن ثابت کو میرے سامنے بلاؤ چنانچہ حسان حاضر ہوکے تو زبرقان نے کہا کہ اب یہ نوبت آگئی کہ تم نے اِس بوڑھے اونٹ کو بلایا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان سے فرمایا کہ اُٹھو اور اسکا جواب دو حسان نے زبرقان سے کہا کہ جو کچھ تم نے کہا ہو مجھے سناؤ اُس نے سنایا تو حسان نے کہا۔

۵۲ نصرنا رسول اللہ والدین عنوۃ علی — رغم عات من معد وحاضر
بضرب کا بزاغ المخاض مشاشہ — وطعن کافواہ اللقاح الصوادر
وسل احدا یوم استقلت شعابہ — بضرب لنا مثل اللیوث الخوادر
الستا نخوض الموت فی حومۃ الوغی — اذا طاف زد الموت بین العساکر
ونضرب ہام الدارعین ونتتمی — الی حسب من جذم غسان قاہر
فاحیاء نامن خیر من وطی الحصی — واموا تنامن خیر اہل المقابر
فلولا حیاء اللہ قلنا تکرما — علی الناس بالخیفین ہل من منافر

پھر اقرع بن حابس کھڑے ہوے اور انھون نے کہا کہ اے محمد خدا کی قسم مین جس کام کے لیے آیا ہون اسکے لیے یہ لوگ نہین آئے مینے ایک شعر کہا ہو آپ اُسکو سن لیجیے حضرت نے فرمایا سناؤ تو اُنھون نے کہا۔

۵۳ اتیناک کیما یعرف الناس فضلنا — اذا خالفونا عند ذکر المکارم
وانا روس الناس من کل معشر — وان لیس فی ارض الحجاز کدارم

تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے حسان اسکا جواب دو حسان نے کہا۔

---

۵۱ ترجمہ ہم باعزت لوگ ہین کوئی قبیلہ ہماری برابری نہین کرسکتا ہم لوگ سردار ہین اور ہمین مین سارے کی تقسیم ہوتی ہے (مطلب یہ ہے کہ ہمارے یہان سردار ہین جو جہان نوازی پر دلالت کرتی ہین) ہم لوگونکو قحط سالی کے وقت اونٹ کا کوہان کھلاتے ہین جبکہ ابر بھی نہین آتا یعنے سخت خشک سالی ہوتی ہے جب ہم سامنے نکلتے ہین تو ہمارے سامنے کوئی نہین آتا فخر کے وقت ہم ایسے ہی بلند مرتبہ ہین ۵۲ ترجمہ ہم نے رسول خدا کی اور دین کی زور کے ساتھ مدد کی باوجود کہ سرکش اور دلاور لوگون کو زیر کرکے انکو ایسی مار ماری جیسے حاملہ اونٹنی اپنی نرم ہڈی چباتی ہے اور ایسے (گہرے) زخم لگائے جیسے پیاسی اونٹنیون کے منہ پھیلے ہوتے ہین احد پہاڑ سے پوچھو جب کہ اسکے درے بھرے ہوے تھے ہماری مار ایسی تھی جیسے جنگل کے شیرون کی کیا ہم معرکہ جنگ مین موت کے اندر نہین گھس پڑتے جبکہ موت کا قاصد لشکر کے درمیان مین گشت لگاتا ہو ہم قبیلہ دارم کے لوگون کا سر توڑ ڈالتے ہین ہمارا نسب بہت غسان سے جاکے ملتا ہے ہمارے زندہ لوگ تمام زندون سے بہتر ہین اور ہمارے مردے تمام اہل قبور سے افضل ہین اگر خدا سے ہکو حیا نہوتی تو ہم ابطح پر ہر ایک کو کسی بلند مقام پر چڑھ کے کہتے کہ کیا کوئی ہے جو ہمکو ہٹا سکتا ہے ۵۳ ہم آپکے پاس اس واسطے آئے ہین کہ جسمین لوگ ہماری بزرگی سے واقف ہو جائین جب وہ فضائل کے ذکر کرنے مین ہماری مخالفت کرتے ہین ہم تمام لوگون کے سردار ہین اور ملک حجاز مین قبیلہ دارم کے برابر کوئی نہین ترجمہ ۱۲

بنی دارم لاتفخروا ان فخرکم　یعود وبالاً عند ذکر المکارم　ہبلتم علینا تفخرون وانتم　لنا خول من بین ظئر وخادم

پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے قبیلۂ بنی دارم کے بھائی تجھے اسکی ضرورت نہ تھی کہ تیری طرف سے وہ باتین بیان کیجائین جنکی نسبت تو جانتا ہو کہ لوگ انکو بھول گئے ہین۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہنا اُن لوگون پر حسان کے اشعار سے بھی زیادہ سخت گذرا بعد اسکے حسان نے پھر یہ شعر کہے

وافضل مانلتم من المجد والعلی　ردافتنا من بعد ذکر المکارم　فان کنتم جئتم لحقن دمائکم　واموالکم ان تقسموا فی المقاسم

فلا تجعلوا اللہ ندا واسلموا　ولا تفخروا عند النبی بدارم　والّا ورب البیت مالت اکفنا　علی روسکم بالمرہفات الصوارم

پس اقرع بن حابس کھڑے ہوگئے اور انھون نے (اپنے لوگون سے) کہا کہ اے لوگو یہ کیا بات ہو ہمارے خطیب نے گفتگو کی تو انھین کا خطیب آواز مین بلند نکلا اور ہمارے شاعر نے کہا تو انھین کا شاعر آواز مین بلند اور شعر مین اچھا رہا پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آگئے اور انھون نے کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے پیشتر جس قدر گناہ تم سے ہوچکے ہین اب وہ تمھین ضرر نہ کرینگے۔ نبی تمیم ہی کے وفد کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرہم لا یعقلون اِس طویل حدیث کی روایت مین مع ان اشعار کے علی بن عبد الرحمن بن حکم واسطی متفرد ہین۔

ہمین اسمٰعیل بن عبید اللہ بن علی اور ابراہیم بن محمد بن مہران نے اور ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ تک خبردی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمر اور سعید بن عبد الرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے زہری سے انھون نے ابوسلمہ سے انھون نے حضرت ابوہریرہ سے نقل کرکے بیان کیا کہ انھون نے کہا اقرع بن حابس نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضرت حسن کو [اور ابن ابی عمر کہتے تھے] یا حضرت حسین کو پیار کرتے دیکھا تو کہا کہ میرے دس لڑکے ہین مگر مین کسی کو پیار نہین کرتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رحم نہین کرتا اسپر رحم نہین کیا جاتا۔ اور ہمین یحییٰ بن محمود بن سعد اصفہانی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبردی وہ کہتے تھے ہم سے عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین وہیب نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین موسیٰ بن عقبہ نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن اقرع بن حابس سے نقل کرکے خبردی کہ اقرع بن حابس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حجرون کے پیچھے سے آواز دی کہ اے محمد میری تعریف باعث زینت ہو اور میری مذمت باعث نقص ہو پھر انھون نے کہا کہ اسی پر اللہ عزوجل نے وہ آیت نازل فرمائی جیساکہ ابوسلمہ نے نبی صلعم سے روایت کیا

ف۱ اے قبیلۂ دارم کے لوگون فخر نکرو تمھارا فخر فضائل کے تذکرہ کے وقت تمھارے لیے وبال ہوجائیگا (خدا کرے) تم بے اولاد ہوجاؤ ہمارے سامنے فخر کرتے ہو حالانکہ تم ہمارے غلام ہو کوئی دودھ پلانیوالا ہے اور کوئی خدمتگار ۱۲ ف۲ سب سے زیادہ بزرگی جو تمھین حاصل ہوگی وہ یہ ہو کہ ان فخریہ مضامین کے بعد اب تم ہمارے پیرو ہوجاؤ پس اگر تم اسلئے آئے ہو کہ اپنی جانون کو بچالو اور اپنے مالون کو تقسیم سے محفوظ رکھو تو خدا کیساتھ کسیکو شریک نکرو اور اسلام لے آؤ اور نبی کے سامنے قبیلۂ دارم پر فخر نکرو ورنہ قسم رب کعبہ کی کہ ہمارے ہاتھ تیز تلوارین لیکر تمھارے سرون پر جھک پڑینگے ۱۲ ف۳ ترجمہ (اے نبی) جو لوگ تمھین حجرون کے پیچھے سے پکارتے ہین انمین کے اکثر لوگ یقیناً بے عقل ہین ۱۲

اقرع بن حابس خالد بن ولید کے ساتھ اہل عراق کی لڑائی میں شریک تھے اور فتح انبار میں بھی انکے ہمراہ شریک تھے اور وہ خالد بن ولید کے آگے رہتے تھے۔ ابن درید نے کہا ہے کہ اقرع کا نام فراس تھا اور اقرع لقب تھا بوجہ اسکے کہ انکے سر میں کچھ گنجاپن تھا۔ جاہلیت میں بھی باعزت تھے اور اسلام میں بھی باعزت رہے اور عبداللہ بن عامر نے انکو ایک لشکر کا سردار بنایا تھا جسکو انھوں نے خراسان کی طرف بھیجا تھا جوزجان میں یہ اور تمام لشکر شہید ہوگیا۔

(سیدنا) **اقرع** (رضی اللہ عنہ)

ابن شفی عکی۔ مقام رملہ میں آکے رہے تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی یہ ضمرہ بن ربیعہ کا قول ہے۔ انکی حدیث مفضل بن ابی کریم بن لفاف نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا لفاف سے انھوں نے اقرع بن شفی عکی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری بیماری کی حالت میں میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ میں سمجھتا ہوں کہ میں مر جاؤنگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز نہیں تم ابھی زندہ رہوگے اور ملک شام کی طرف ہجرت کروگے اور وہیں مروگے اور فلسطین کے علاقہ میں ایک مقام ربوہ ہے وہاں مدفون ہوگے۔ اس حدیث کو ضمرہ بن ربیعہ نے قادم بن میسور قرشی سے انھوں نے قبیلۂ عک کے کچھ لوگوں سے انھوں نے اقرع سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **اقرع** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ حمیری۔ انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی مران کی طرف اور یمن کے ایک گروہ کے پاس بھیجا تھا۔ ابوعمر نے انکا تذکرہ اسی طرح اختصار کے ساتھ لکھا ہے۔

(سیدنا) **اقرع** (رضی اللہ عنہ)

غفاری۔ انکے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ انکی حدیث عاصم احول نے ابوحاجب سے انھوں نے اقرع غفاری سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ عورت کے وضو سے بچے ہوے پانی سے مرد وضو کرے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **اقرم** (رضی اللہ عنہ)

آخر میں میم ہے۔ یہ اقرم زید کے بیٹے ہیں کنیت انکی ابوعبداللہ۔ قبیلۂ خزاعہ کے ہیں۔ انکی حدیث داؤد بن قیس نے عبیداللہ بن عبداللہ بن اقرم خزاعی سے انھوں نے اپنے والد عبداللہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں اپنے والد کے ہمراہ نمرہ کے جنگل میں تھا کچھ سوار ہماری طرف سے گذرے اور انھوں نے اپنے اونٹوں کو راستہ کے کنارے پر بٹھلایا میرے والد نے

مجھسے کہا کہ تم اپنے اسباب کے پاس بیٹھو تاکہ ہمین ان لوگون کے پاس جاؤن اور انسے کچھ پوچھون وہ کہتے ہین کہ پھر وہ گئے اور مین بھی اُنکے پیچھے پیچھے چلا گیا تو وہان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا - ہمین ابو القاسم یعنے یعیش بن صدقہ بن علی بن حجر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسماعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین داؤد نے قیس سے انھون نے عبید اللہ بن اقرم سے انھون نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی تو مینے دیکھا کہ جب آپ سجدہ کرتے تو (ہاتھون کو بغل سے اس قدر علیحدہ رکھتے تھکہ) بغل کی سپیدی دکھائی دیتی تھی - اِس حدیث کو ولید بن مسلم نے اور ابن مہدی نے اور فضل بن وکین نے اور طیالسی نے اور قعنبی نے بھی روایت کیا ہے ان لوگون نے بھی عبید اللہ سے روایت کی ہے اور وکیع نے بھی اِس حدیث کو روایت کیا ہے اور انھون نے (بجاے عبید اللہ کے) عبد اللہ بن عبد اللہ کہا ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگون نے انکا نام ارقم بیان کیا ہے اور یہ صحیح نہین صحیح اقرم ہے - اِنکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) اقعش (رضی اللہ عنہ)

سلمہ کے بیٹے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین مسلمہ کے بیٹے ہین - حنفی سحیمی ہین - اِنکا شمار اہل یمامہ مین ہے - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین یہ اور طلق بن علی اور سلم بن حنظلہ اور علی بن شیبان وفد بنکے آئے تھے یہ سب لوگ قبیلۂ بنی سحیم ابن مرہ بن حنیفہ بن لجیم بن صعب بن علی بن بکر بن وائل کے ہین جو بنی حنیفہ کی ایک شاخ ہے انکی حدیث مہال بن عبد اللہ بن صبرہ بن ہوذہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ اقعش بن سلمہ ہی اُس پیالہ کو لائے تھے جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد قران کے چھڑکنے کے لیے بھیجا تھا اِس حدیث کو اور لوگون نے بھی لکھا ہے اور انھون نے (بجاے اقعش کے) اقیصر بن سلمہ لکھا ہے مگر یہ صحیح نہین - اِنکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) اقمر (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو علی اور ابو کلثوم - وداعی کوفی - ابن شاہین نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو بن حارث بن معاویہ بن عمرو بن ربیعہ ابن عبد اللہ بن وداعہ - وداعہ ایک شاخ قبیلۂ ہمدان کی ہے - ابن شاہین نے کہا ہے کہ اگر یہ سلسلہ صحیح ہے تو فبہا ورنہ انکی حدیث مرسل ہوگی - ہمین ابو موسی محمد بن ابی بکر بن ابی عیسی اصفہانی حافظ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہشام بن احمد بن ہشام قاری نے دمشق مین خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو سلمہ یعنے عبد الرحمن بن محمد الہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد العظیم بن حبیب بن زغبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو حنیفہ نے علی بن اقمر سے انھون نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جو شخص طاعون سے مرے وہ شہید ہے اور جو عورت نفاس مین مرے وہ شہید ہے اور جو شخص بحالت سفر مرے وہ شہید ہے

اور جو شخص لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہوا مرے وہ بھی شہید ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الہمزۃ مع الکاف

(سیدنا) اکبر (رضی اللہ عنہ)

حارثی۔ انکا نام اکبر تھا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام بشیر رکھا یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

(سیدنا) اکثل (رضی اللہ عنہ)

ابن شماخ بن یزید بن شداد بن صخر بن مالک بن لابی بن ثعلب بن سعد بن کنانہ بن حارث بن عوف بن وائل بن قیس بن عوف بن عبد مناۃ بن ادبن طابخہ عکلی۔ ہشام کلبی نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب جب اکثل کو دیکھتے تھے تو فرماتے تھے کہ جو شخص صبیح فصیح کو دیکھنا چاہے تو وہ اکثل کو دیکھے ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ اکثل جنگ حرین شریک تھے اور یہ مختار کے والد ابو عبید کے ہمراہ قس ناطف جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ فرخان شاہ کو انھون نے قید کیا اور اسکی گردن ماری۔ جنگ قادسیہ مین بھی شریک ہوے جنگ قادسیہ مین انھون نے بڑے بڑے کارنمایان کیے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اکثم (رضی اللہ عنہ)

ابن جون۔ اور بعض لوگ انکو ابن ابی الجون کہتے ہین نام انکا عبد العزی بن منقذ بن ربیعہ بن اصرم بن ضبیس بن حرام بن حبشیہ بن کعب بن عمرو بن ربیعہ۔ ربیعہ کا نام لحی بن عمرو مزیقیا اور عمرو بن ابی ربیعہ جو قبیلۂ خزاعہ کے والد ہین انھین کی طرف سب لوگ منسوب ہین۔ ہشام نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے بعض لوگون کا بیان ہے کہ یہ ابو معبد خزاعی ہین ام معبد کے شوہر اور یہی ہین جنکی نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مینے دجال کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ سب سے زیادہ اسکے مشابہ اکثم بن عبد العزی ہین تو اکثم کھڑے ہو گئے اور انھون نے عرض کیا کہ اسکی مشابہت مجھے کچھ مضر ہے حضرت نے فرمایا نہین تم مومن ہو وہ کافر ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا تھا کہ اے اکثم بن جون مینے عمرو بن لحی کو دیکھا کہ وہ اپنی آنتین آگ مین گھسیٹ رہا تھا مینے تم سے زیادہ اُس سے مشابہ کسی کو نہین دیکھا اکثم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسکی مشابہت میرے لیے کچھ مضر ہے حضرت نے فرمایا نہین تم مومن ہو اور وہ کافر ہے وہ پہلا شخص ہے جسنے دین اسمٰعیل کو بدلا اور بُت قائم کیے اور سائبہ اور بحیرا اور حامی بنائے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ وہ حدیث جس مین دجال کا ذکر ہے صحیح نہین ہے صحیح وہی ہے جو عمرو بن لحی کے بارے مین

[illegible]

منقول ہے۔ یہ اکثم سلیمان بن صرد خزاعی رئیس التوابین کے چچا ہیں وہ سلیمان جو حضرت حسین بن علی کا انتقام لینے کے لیے نکلے تھے اور چشمہ وردہ کے پاس شہید ہوگئے تھے عنقریب انکا ذکر آئیگا۔ اکثم کی ایک حدیث وہ ہے جو ضمرہ بن ربیعہ نے عبداللہ بن شوذب سے انھون نے ابوشبل سے انھون نے نشل بن ثعلبہ مزنی سے انھون نے اکثم بن ابی الجون سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا ہم لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فلان شخص لڑائی میں بہت جری ہے حضرت نے فرمایا وہ دوزخی ہے اکثم کہتے ہین کہ ہم لوگون نے عرض کیا کہ وہ شخص باوجود کثرت عبادت واجتہاد وخوش خلقی کے دوزخی ہے تو ہم لوگون کا کیا ٹھکانا حضرت نے فرمایا کہ وہ منافق ہے اس سبب سے دوزخی ہے اکثم کہتے ہین کہ ہم لوگ لڑائی مین اسکو دیکھتے رہے جو سوار یا پیادہ کافرون کا اسکی طرف سے گزرتا تھا وہ اسکو قتل کر ڈالتا تھا یہانتک کہ جب وہ بہت زخمی ہوا تو ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ شخص تو شہید ہوگیا حضرت نے فرمایا کہ وہ دوزخی ہے پھر جب زخم کی تکلیف اسکے زیادہ ہوئی تو اُسنے اپنی تلوار لے کے اپنے سینہ پر رکھ لی اور اُسپر جھک پڑا یہانتک کہ وہ تلوار اسکی پشت کی طرف سے نکل گئی تو مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مینے عرض کیا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ آپ خدا کے رسول ہین حضرت نے فرمایا کہ کوئی شخص جنتیون کے کام کرتا ہے حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے اور کوئی شخص دوزخیون کے کام کرتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے جان نکلتے وقت شقاوت یا سعادت ظاہر ہوجاتی ہے اور اُسی پر اسکا خاتمہ ہوتا ہے۔

(سیدنا) اکثم (رضی اللہ عنہ)

ابن صیفی۔ بن عبدالعزی بن سعد بن ربیعہ بن اصرم بن حبیت بن عمر کی اولاد مین ہین۔ انکا شمار اہل حجاز مین ہے یہ نسب ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے۔ جب اکثم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کی خبر ملی تو انھون نے دو آدمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بھیجے تاکہ وہ آپ کا نسب اور آپکے احکام دریافت کرین حضرت نے اُن دونون کو اپنا نسب بتادیا اور یہ آیت اُنکے سامنے پڑھ دی ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی وینہی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون[1] پس وہ دونون اکثم کے پاس لوٹ کے آئے اور اکثم سے بیان کیا یہ آیت بھی اکثم کو سنادی جب اکثم نے اِس آیت کو سنا تو کہا کہ اے میری قوم کے لوگو مین اس شخص کو دیکھتا ہون کہ یہ عمدہ باتون کا حکم کرتا ہے اور بری باتون سے روکتا ہے لہذا تم لوگ اِس کام مین سب سے پیشقدمی کرو پیچھے نہ رہو۔ پھر تھوڑے ہی دن کے بعد انکی وفات ہوگئی تو انھون نے اپنے گھر کے لوگون کو وصیت کی کہ مین تمھین اللہ سے ڈرنے کی اور صلہ رحم کی وصیت کرتا ہون۔

(سیدنا) اکثم (رضی اللہ عنہ)

ابن صیفی۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے اور انکا ذکر ہوچکا۔ عبدالملک بن عمیر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا

---

[1] ترجمہ بیشک اللہ حکم دیتا ہے انصاف کرنے اور نیکی کرنیکا اور عزیز دیکو دینے کا اور منع کرتا ہے بےحیائی سے اور بری باتون سے اور سرکشی سے وہ تمھین نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ۱۲

اکثم بن ابی الجون رسول خدا صلی اللہ علیہ کے نبوت کی خبر پہونچی تو انھون نے ارادہ کیا کہ آپ کی خدمت مین حاضر ہون مگر انکی قوم نے انھین نہ آنے دیا تب اُنھون نے کہا کہ کوئی شخص اُنکے پاس جائے جو انکی خبر مجھے پہونچائے اور میری خبر انکو پہونچائے لہذا دو آدمیونکو انھون نے بھیجا وہ دونون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور دونون نے کہا کہ ہم اکثم کے قاصد ہین یہ ایک بہت طویل حدیث ہے۔ انکا تذکرہ صرف ابن مندہ نے لکھا ہے۔ مین کہتا ہون کہ اکثم کے تین تذکرے ابن مندہ نے لکھے ہین اور ابونعیم نے صرف پہلے دو تذکرے لکھے ہین تیسرا تذکرہ نہین لکھا اور ان دونون تذکرون مین نسب ویسا ہی لکھا ہے جیسا ہم نے بیان کیا۔ یہ ایک عجیب بات ہے اسلیے کہ ابن مندہ اور ابونعیم دونون نے پہلے اور دوسرے تذکرہ مین نسب ایک ہی بیان کیا ہے اور اسمین شک نہین کہ انھون نے چونکہ پہلے تذکرے مین نسب کو حارثہ بن عمرو مزیقیا تک متصل دیکھا اور دوسرے تذکرے مین متصل نہین پایا لہذا انھون نے اس تذکرہ کو پہلے تذکرہ سے مغائر سمجھ لیا حالانکہ یہ وہی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اتنی بات اور بڑھا دی ہے کہ پہلے تذکرے مین اکثم سے یہ روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے فرمایا کہ اے اکثم تم اپنے اغیار کے ساتھ معاشرت رکھو تاکہ تمھارے اخلاق اچھے ہو جائین پھر ابن مندہ اور ابونعیم نے اکثم کو حنظلہ بن ربیع کاتب اسدی کے نام مین بھی ذکر کیا ہے اور انکو قبیلۂ اسید بن عمرو بن تمیم سے قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اکثم بن صیفی کے بھتیجے ہین پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اکثم بن صیفی اس تذکرہ مین تو خزاعی ہون اور حنظلہ کے ترجمہ مین تمیمی ہو جائین اور صحیح یہ ہے کہ یہ اکثم بیٹے ہین صیفی ابن رباح بن حارث بن مخاشن بن معاویہ بن شریف ابن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم کے انکا نسب بہت سے علما نے اسی طرح لکھا ہے منجملہ اُنکے ابن حبیب اور ابن کلبی اور ابونصر بن ماکولا وغیرہ ہین انمین باہم اس بات مین اختلاف نہین کہ یہ اکثم قبیلۂ تمیم سے پھر بنی اسید سے ہین اور اگر ابن مندہ اور ابونعیم اُن اکثم تمیمی کا نسب اکثم بن ابی الجون کی طرح نہ بیان کرتے تو بہتر ہوتا۔ پھر ابن مندہ اور ابونعیم دونون نے اکثم بن صیفی کے نسب مین بیان کیا ہے کہ یہ کعب بن عمرو یعنے خزاعہ کی اولاد مین ہین پھر انھون نے انکو اہل حجاز مین قرار دیا کیونکہ انھون نے انکو خزاعی سمجھا ہے ورنہ اگر وہ انکو تمیمی سمجھتے تو انکو اہل حجاز مین نہ قرار دیتے اور ایسی بات اُس شخص پر پوشیدہ نہین رہ سکتی جو ابن مندہ اور ابونعیم سے کم درجہ کا ہو چہ جائیکہ یہ دونون مگر سوار ہی گرتا ہے اور تلوار ہی پھسلتی ہے۔

اکیدر

ابن عبد الملک صاحب دومۃ الجندل۔ اُنھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خط لکھا تھا آپ نے اکیدر کی طرف ایک لشکر بھی بہمراہی خالد بن ولید بھیجا تھا اور اُنسے فرمایا تھا کہ اکیدر کو قلعہ سے باہر پاؤ گے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے کہ یہ اکیدر مسلمان ہو گئے تھے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی حلہ بھیجا تھا حضرت نے وہ حلہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیدیا تھا انکا تذکرہ

ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ مین کہتا ہون کہ خالد بن ولید کے ساتھ لشکر بھیجا تو صحیح ہے مگر انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خفض بغرض صلح کرنے کے بھیجا تھا مسلمان نہین ہوے تھے علماے سیر کا اسمین اختلاف نہین ہے اور جس نے لکھا ہے کہ یہ مسلمان ہوگئے تھے اُسنے خطا کی ہے۔ اکیدر نصرانی تھے جب اِنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کر لی تو یہ پھر اپنے قلعہ لوٹ گئے اور وہین رہے پھر حضرت خالد نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین جب دومۃ الجندل کا محاصرہ کیا ہے تو انکو گرفتار کر لیا اور انھین بحالت شرک و نصرانیت قتل کر دیا۔ بلاذری نے لکھا ہے کہ اکیدر جب حضرت خالد کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تو مسلمان ہوگئے پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو یہ مرتد ہوگئے اور اپنے پہلے طریقہ سے پھر گئے پھر جب حضرت خالد عراق سے شام گئے تو انھون نے انکو قتل کر دیا۔ اِس قول کی بنا پر بھی اِنکا تذکرہ صحابہ مین زیبا نہین ورنہ چاہیے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات مین جس قدر لوگ مسلمان تھے پھر مرتد ہوگئے سب کا ذکر کیا جائے۔

(سیدنا) اُکیمہ (رضی اللہ عنہ)

لیثی۔ بعض لوگ انکو زہری بھی لکھتے ہین انکا تذکرہ حافظ ابوموسی نے لکھا ہے ہمین ابوموسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوطاہر محمد بن ابی نصر تاجر نے خبر دی مینے انکے سامنے عبدالرحمن بن محمد حافظ کی کتاب سے دیکھکر یہ روایت پڑھی تھی اس مین لکھا تھا کہ ہمین ابوبکر احمد بن موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد ابن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبدان مروزی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن مصعب مروزی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمر بن ابراہیم ہاشمی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن اسحاق بن سلیمان بن اکیمہ نے اپنے والد سے اُنھون نے اُنکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھون نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم آپ سے حدیث سُنتے ہین مگر اُسکے بالفاظہ ادا کرنے پر ہمین قدرت نہین ہوتی حضرت نے فرمایا کچھ حرج نہین اگر الفاظ کی کمی بیشی ہو جائے بشرطیکہ کسی حرام چیز کی حلت اور کسی حلال چیز کی حرمت نہونے پائے اور معنی ادا ہو جائین۔ ابونعیم کی کتاب مین اِنکا ذکر سلیمان بن اکیمہ کے بیان مین ہے اور عامر بن اکیمہ کا ذکر بھی ایک حدیث مین کیا ہے۔

باب الھمزۃ مع المیم

(سیدنا) امانا ہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن حارث بن شیبان بن فاتک کندی قبیلۂ بنی معاویہ اکرمین سے ہین جو کندہ کی ایک شاخ ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے بہت بڑی عمر پائی تھی انھین کی نسبت بعضے شاعر کہتا ہے ؎

الالیتنی عمرت یا ام خالد   کعمر اماناہ بن قیس بن شیبان   لقد عاش حتی قیل لیس بمیت   وافنی فئاما من کھول وشیبا
انکے ہمراہ انکا بیٹا یزید بھی آیا تھا اور اسلام لایا تھا مگر پھر مرتد ہوگیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین بحیرہ والے دن قتل کیا گیا

(سیدنا) اَمَد (رضی اللہ عنہ)

ابن اباد حضرمی - ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو سعید احمد بن نصر بن احمد بن عثمان واعظ سے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو العلا محمد بن عبد الجبار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن علی بن یحیی بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین علی بن عبد العزیز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عبید قاسم ابن سلام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عبیدہ معمر بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے بھائی یزید بن مثنی نے سلمہ بن سعید سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم حضرت معاویہ کے پاس تھے تو انھون نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ اسوقت میرے پاس کوئی ایسا شخص ہوتا جو زمانہ گذشتہ کے حالات ہم سے بیان کرتا تاکہ دیکھیں کہ وہ زمانہ ہمارے زمانے سے مشابہ ہے یا نہین اُنسے بیان کیا گیا کہ حضرموت مین ایک شخص ہے جسکی عمر تین سو سال کی ہے حضرت معاویہ نے اسکو بلوا بھیجا جب وہ آیا تو حضرت معاویہ نے اس سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے اُسنے کہا امد بن ابد حضرت معاویہ نے پوچھا کہ تمھاری عمر کس قدر ہے اُسنے کہا تین سو برس حضرت معاویہ نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو پھر حضرت معاویہ اپنے ہم نشینون کی طرف متوجہ ہوے اور تھوڑی دیر انسے باتین کین بعد اسکے پھر اُس شخص کی طرف متوجہ ہوے اور کہا کہ اے شیخ ہم سے کوئی حدیث بیان کرو اُسنے کہا کہ آپ جھوٹے کی حدیث سنکر کیا کرینگے حضرت معاویہ نے کہا خدا کی قسم مینے تمھاری تکذیب نہین کی نہین تمھارا جھوٹا ہونا جانتا ہون بلکہ مین نے تمھاری عقل کا امتحان لینا چاہتا تھا تو مین تمھین عاقل سمجھتا ہون لہذا اب ہم سے زمانہ گذشتہ کے حالات بیان کرو کہ آیا وہ زمانہ ایسا ہی تھا جیسا اب ہے اُس شخص نے کہا ہان وہ زمانہ ایسا قریب معلوم ہوتا ہے کہ گویا ایک رات گذری حضرت معاویہ نے کہا اچھا کوئی عجیب بات تم نے دیکھی ہو وہ بیان کرو اُسنے کہا مینے دیکھا کہ ایک بڑھیا ملک شام سے مکہ آتی تھی نہ اُسے کھانا ساتھ رکھنے کی ضرورت ہوتی تھی نہ پانی پھل کھاتی تھی اور چشمون کا پانی پیتی تھی اور اب یہ حالت ہے جو تم دیکھتے ہو (کہ لوگ ناشتہ لے لے کے آتے جاتے ہین) حضرت معاویہ نے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے اُسنے کہا کہ اللہ کی دولت پہلے بہت تھی پھر حضرت معاویہ نے اُس سے عبد المطلب اور امیہ بن عبد شمس کی حالت پوچھی بعد اسکے اُس سے کہا کہ کیا تم نے محمد کو دیکھا ہے اُسنے پوچھا کہ کون محمد حضرت معاویہ نے کہا کہ رسول خدا تو اُس شخص نے کہا کہ سبحان اللہ تم نے اُنکی وہ صفت کیون نہ بیان کی جسکے ساتھ اللہ سبحانہ نے اُنھین شرف بخشا ہے تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیون نہ کہا ہان مینے اُنھین دیکھا ہے حضرت معاویہ نے کہا

ے ترجمہ - اے ام خالد کاش مین ایسی عمر پاتا جیسی اماناہ بن قیس بن شیبان نے پائی وہ اتنے دنون رہے کہ لوگ کہتے تھے اب کبھی نہ مریگا اور اُسکی صحبت کے ادھیڑ اور بوڑھے گذرگئے

اچھا کچھ آپ کی صفت مجھسے بیان کرو اُس شخص نے کہا مینے اُنھین دیکھا ہو میرے مان باپ اُنپر فدا ہوجائین مینے اُنکا مثل اُنسے پہلے کوئی دیکھا نہ اُنکے بعد۔ اور پھر انھون نے حدیث ذکر کی۔ اُنکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) اِمرؤُ القیس (رضی اللہ عنہ)

ابن اصبغ کلبی۔ عبداللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ کی اولاد مین سے ہین انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ کلب پر عامل بنا کے بھیجا تھا جبکہ آپ نے اپنے عمال قبیلہ قضاعہ پر بھیجے تھے بعض لوگ انمین سے مرتد ہوگئے تھے مگر امرؤ القیس اپنے دین پر قائم رہے۔ یہ امرؤ القیس میرے خیال مین ابوسلمہ بن عبدالرحمن ابن عوف کے ماموں ہین واللہ اعلم کیونکہ ابوسلمہ کی مان تماضر بنت اصبغ بن ثعلبہ بن ضمام کلبی ہین اصبغ اپنی قوم کے سربرآوردہ اور اُنکے سردار تھے یہ کلام ابو عمر کا ہو انکا تذکرہ صرف انھین نے لکھا ہو۔

(سیدنا) امرؤ القیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عابس بن منذر بن امرؤ القیس بن سمط بن عمرو بن معاویہ بن حارث اکبر بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن معاویہ بن حارث کندہ۔ قبیلۂ کندہ کے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بنکے آئے تھے اسلام لائے اور اسلام پر ثابت قدم رہے جو لوگ قبیلہ کندہ کے مرتد ہوگئے تھے اُنمین یہ نہ تھے۔ یہ شاعر تھے کوفہ مین آکے رہے تھے۔ یہی تھے جنھون نے حضرمی سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مخاصمت کی تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے فرمایا تھا کہ تم ثبوت پیش کرو ورنہ امرؤ القیس سے قسم لیکر فیصلہ کردیا جائیگا حضرمی نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر وہ قسم کھا لیگا تو میری زمین لیجائیگا۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال مارے تو وہ اللہ سے اس حال مین ملیگا کہ اللہ اُس سے غضبناک ہوگا امرؤ القیس نے کہا کہ یا رسول اللہ جو شخص اپنا حق چھوڑ دے اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ میرا حق ہو تو اسکا کیا ثواب ہو آپ نے فرمایا کہ جنت۔ امرؤ القیس نے کہا تو یا رسول اللہ مین آپکو گواہ بناتا ہون کہ مینے اپنی زمین اسکے لیے چھوڑ دی جس شخص نے انسے مخاصمت کی تھی اسکا نام ربیعہ بن عبدان ہو عنقریب انکا ذکر انشاء اللہ ربیعہ کے بیان مین ہوگا امرؤ القیس کے اشعار مین سے چند شعر یہ ہین[۵]

قف بالدیار وقوف حابس	وتان انک غیر آیس
لعبت بهن العاصفات	الرائحات من الروامس
ماذا علیک من الوقوف	بهالک الطللین دارس
یارب باکیة علے	ومنشد لی فے المجالس
او قائل یا فارسا	ماذا رزئت من الفوارس
لاتعجبوا ان تسمعوا	هلک امرؤ القیس بن عابس

[۵] ترجمہ۔ دنیا مین با سطرح رہو جیسے کوئی قیدی رہتا ہو + اور رو و تم نا امید نہین ہو + دنیا کے شہرون کو تیز ہواؤن نے اور برباد کرنے والی ہواؤن نے پراگندہ کر دیا ہو + تم کیون نہین ٹھیرتے اس اجڑے ہوے دیارمین + میری بہت سی رونے والیان ہین جو مجلسون مین میرا بیان کرینگی + یا یہ کہینگی کہ اے شہسوار تجھے او شہسوارون سے کیا مصیبت پہونچی + کچھ تعجب نہ کرو اگر سنو کہ امرؤ القیس بن عابس مر گیا ۱۲

اِنکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) امرؤ القیس (رضی اللہ عنہ)

بن فاخر بن طماح بن شرحبیل خولانی۔ فتح مصر میں شریک تھے اِنکا ذکر ابو سعید بن یونس نے لکھا ہے۔ انکی کوئی روایت نہیں معلوم انھوں نے انکا صحابی ہونا بھی بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

(سیدنا) امیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اشکر جندعی۔ انھوں نے بہت بڑھاپے کی عمر میں اسلام کا زمانہ پایا یہ علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔ اِنکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ لوگوں نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے یہ امیہ بیٹے ہیں حرثان بن اشکر بن عبد اللہ یعنے سربال الموت بن زہرہ بن زبینہ بن جندع بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ بن خزیمہ کے۔ کنانی ہیں لیثی ہیں جندعی ہیں۔ شاعر تھے۔ اِنکے دو بیٹے تھے کلاب اور ابی یہ دونوں ہجرت کر آئے تھے اُنکے فراق میں امیہ نے چند اشعار کہے تھے جنمیں کا ایک شعر یہ ہے ؎

اذا ہتفت الحمامۃ بطن وج — علی بیضاتہا ادعوا کلابا

لہذا حضرت عمر بن خطاب نے اِن دونوں کو واپس کر دیا تھا اور انھیں قسم دلا دی تھی کہ جب تک امیہ مر نہ جائیں اُسوقت تک انکو نہ چھوڑیں۔ ابو عمر نے لکھا ہے کہ انکا قصہ مشہور ہے۔ اِس واقعہ کو زہری اور ہشام بن عروہ نے عروہ سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) امیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ۔ انکی دو حدیثیں ابن المفرح کے مسند میں قاسم بن اصبغ کی روایت سے مذکور ہیں انکا ذکر اشیری نے لکھا ہے۔

(سیدنا) امیہ بن خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن اسید اُموی۔ انکے صحابی ہونے میں کلام ہے انکا شمار تابعین میں ہے ابن ابی شیبہ نے اور قواریری نے اور ابن قانع نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ انکی حدیث قیس بن ربیع نے مہلب بن ابی صفرہ سے انھوں نے امیہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقرائے مہاجرین کے ذریعہ سے دعائے فتح مانگا کرتے تھے۔ اِس حدیث کو یونس بن ابی اسحاق نے اپنے والد سے انھوں نے امیہ سے روایت کیا ہے اور مہلب نے ایسا نہیں لکھا۔ اِنکا نسب ابن مندہ نے اسی طرح بیان کیا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ امیہ بن خالد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فقرائے مہاجرین کے ذریعہ سے دعائے فتح

ترجمہ۔ جب کبوتری تمام بج میں اپنے انڈوں (کے تلف ہو جانے) پر روتی ہے تو میں کلاب کو یاد کرتا ہوں ۱۲

مانگا کرتے تھے ابو عمر نے کہا ہے کہ میرے نزدیک انکا صحابی ہونا ثابت نہین ہے اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ یہ امیہ بن عبد اللہ ابن خالد بن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس اموی ہین یہ ثوری اور قیس بن ربیع کا بیان ہے۔ اور ابو نعیم نے بہت تصحیح کے ساتھ لکھا ہے کہ امیہ بن عبد اللہ بن خالد بن اسید بن ابی العیص انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہے اور انھون نے امیہ بن عبد اللہ کی حدیث بھی ذکر کی ہے اور اسکو ایک دوسری سند سے امیہ بن خالد بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے۔ مین کہتا ہون کہ صحیح یہ ہے کہ یہ امیہ بن عبد اللہ بن خالد بن اسید بن ابی العیص ہین۔ عتاب بن اسید انکے والد عبد اللہ کے چچا تھے انکے بھائی زیاد نے عبد اللہ کو فارس کا حاکم کیا تھا اور اپنی جگہ پر اپنے بعد انھین مقرر کیا تھا حضرت معاویہ نے بھی اُنھین قائم رکھا اور امیہ بن عبد اللہ کو عبد الملک نے خراسان کا حاکم بنایا تھا اور صحیح یہ ہے کہ یہ صحابی نہین ہین اور انکی حدیث مرسل ہے۔ تواریخ وسیر کے مصنفین نے امیہ کا اور انکی حکومت خراسان کا ذکر کیا ہے۔ اور انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہمنے بیان کیا۔ اور ابو احمد عسکری نے عتاب ابن اسید بن ابی العیص کا ذکر کیا ہے بعد اسکے کہا ہے کہ انکے بھائی خالد بن اسید اور انکے بیٹے امیہ بن خالد تھے۔ پھر ایک مستقل عنوان سے امیہ بن خالد بن اسید کا ذکر کیا۔ اور لکھا ہے کہ بعض لوگونکا بیان ہے کہ انھون نے حدیث روایت کی ہے اور حضرت ابن عمر سے بھی انھون نے روایت کی ہے اور انھین کی یہ روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غرباے مہاجرین کے ذریعہ سے دعاے فتح مانگا کرتے تھے زبیر بن ابی بکر نے بھی انکا ذکر لکھا ہے۔ اور انکا نسب بیان کرنے کے بعد کہا ہے کہ عبد الملک نے امیہ بن خالد ابن اسید کو خراسان کا حاکم بنایا تھا اور خالد اور امیہ اور عبد الرحمن جو عبد اللہ بن خالد بن اسید کے بیٹے ہین ان سب کی والدہ ام حجیر بنت عثمان بن شیبہ عبدریہ ہین زبیر نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اسید کے دو بیٹے ہین خالد اور عتاب زبیر نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ خالد بن اسید کی وفات مکہ مین ہوئی اور انھون نے اپنے بیٹے عبد اللہ بن خالد کو چھوڑا زیاد نے انھین فارس کا حاکم بنایا تھا باقی رہے عثمان بن خالد اور امیہ بن خالد تو غالباً جس شخص نے امیہ کو اس تذکرہ مین خالد بن عبد اللہ کا بیٹا لکھا ہے اُس سے یہ غلطی ہوگئی ہے کہ اُس نے خالد کو جو عبد اللہ بن اسید کے والد ہین اس نسب سے ساقط کر دیا ہے حالانکہ یہ صحیح نہین ہے کیونکہ امیہ بن عبد اللہ بن خالد بن اسید جو اس تذکرہ مین مذکور ہین انھین کے متعلق وہم ہوگیا بعض لوگون نے خالد کو عبد اللہ پر مقدم کر دیا ہے حالانکہ صحیح عبد اللہ بن خالد بن اسید ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اُمیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خویلد ضمری۔ بعض لوگ انکو امیہ بن عمرو بھی کہتے ہین۔ عمرو بن امیہ حجازی کے والد ہین یہ بھی صحابی ہین اور اُنکے بیٹے بھی صحابی ہین انکے بیٹے اپنے باپ سے زیادہ مشہور ہین۔ انکی حدیث جعفر بن عمرو بن امیہ نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو تنہا جاسوس بنا کے بھیجا تھا یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکا

نام امیہ بن عمرو ہو اور بعض لوگ انکو ابن ابی امیہ ضمری بھی کہتے ہین انکا شمار اہل حجاز مین ہو انسے انکے بیٹے عمر نے روایت کی ہ وہ حدیث ابراہیم بن اسمعیل بن مجمع سے مروی ہو وہ جعفر بن عمرو بن امیہ سے وہ اپنے والد سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو قریش کی طرف جاسوس بناکے بھیجا تھا وہ کہتے تھے کہ مین اُس پہاڑ کی طرف گیا جہان خُبیب قید تھے مین اُسپر چڑھ گیا اور مینے خبیب کو کھولدیا خبیب زمین پر گر پڑے پھر مین ایک تھوڑی دور جاکے لوٹا تو مینے خبیب کو نہ دیکھا گویا کہ زمین انکو نگل گئی پھر اسوقت تک خبیب کا کوئی ذکر نہین سنا گیا اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہو۔ اور زہری نے اسکو جعفر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا پھر انھون نے یہی حدیث ذکر کی اور یہی صحیح ہو۔ لوگون نے ابوامیہ کے نام مین اختلاف کیا ہو جیسا کہ ہمنے ذکر کیا ہو ہشام کلبی نے کہا ہو کہ انکا نام امیہ بن خویلد بن خویلد بن عبد اللہ بن اناس بن عبد بن ناشر بن کعب بن جدی بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ ہو کنانی ہین ضمری ہین انکا صحابی ہونا انھون نے ذکر نہین کیا صرف یہ کہا ہو کہ یہ اپنے باپ عمرو سے روایت کرتے ہین اور وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) امیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ضیادہ۔ قبیلہ بنی خنیب سے ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین رفاعہ بن زید جذامی کے ہمراہ قبیلہ جذام کے وفد مین آئے تھے۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہو۔ انکا تذکرہ ابن دبّاغ اندلسی نے کیا ہو۔

امیہ

ابن سعد قرشی۔ انکا تذکرہ حافظ ابوموسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنیکی غرض سے لکھا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ اُن ستر آدمیون مین سے ہین جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ یہ سلیمان بن کثیر کے دادا ہین۔ انکا تذکرہ محمد ابن حمدویہ نے تاریخ مرو مین اُن صحابہ کے ذیل مین کیا ہو جو مرو مین آکے فروکش ہوے تھے ابوموسی نے کہا ہو کہ ہمین ابوزکریا نے اپنی کتاب مین خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے چچا امام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی محمد بن احمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعصمہ محمد بن احمد بن عباد بن عصمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابورجار محمد بن حمدویہ سنجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ حاجی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین خلف بن عامر نے فضل بن سہل سے انھون نے نصر بن عطار واسطی سے انھون نے ہمام سے انھون نے قتادہ سے انھون نے عطار سے انھون نے امیہ قرشی سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میرے قاصد تمھارے پاس پہونچین تو انھین اسقدر زرہین یا اونٹ

دیدینا مینے عرض کیا کہ بطور عاریت کے حضرت نے فرمایا کہ ہان - ابوموسی نے کہا ہی کہ انکا تذکرہ اسی طور پر کیا گیا ہی اور ایسی ہی روایت کی گئی ہی ہمسے یہ حدیث ابومنصور محمود بن اسمعیل صیرفی نے ۵۱۸ھ مین بیان کی تھی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر محمد بن عبداللہ بن شاذان ادیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر عبداللہ محمد قباب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے فضل بن سہیل نے سند سابق کے ساتھ عطار سے روایت کرکے بیان کیا اور عطار یعلی بن صفوان بن امیہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا - ابوموسی نے کہا ہی کہ اس حدیث کو حبان بن ہلال نے ہمام سے اسی طرح روایت کیا ہی یہ حدیث صفوان بن امیہ سے محفوظ ہی اور بواسطہ امیہ بن صفوان کے انکے والد سے بھی مروی ہی یہانتک ابوموسی کا کلام تھا -

مین کہتا ہون کہ یہ حدیث صفوان بن امیہ بن خلف جمحی سے منقول ہی - اور ابوزکریا کا لکھنا اور انکا امیہ بن سعد کہنا تو ابوموسی شاید اس سے واقف نہین ہوے اور مین نہین سمجھتا کہ یہ غیر معروف نسب انھون نے کہان سے بیان کیا - اس قسم کی باتون کا تو نہ لکھنا ہی بہتر ہی مگر ہمین صرف اس خیال سے لکھنا پڑا کہ ناواقف لوگ دیکھین گے تو سمجھین گے کہ ہمنے اس تذکرہ کو چھوڑ دیا یا یہ کہ اس تذکرہ کا علم ہمین نہین ہوا - باقی رہا ابوزکریا کا یہ کہنا کہ یہ اُن ستر لوگون مین تھے جنھون نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی (یہ بالکل غلط ہی کیونکہ) درخت کے نیچے بیعت تو بیعۃ الرضوان ہوئی تھی اور اُس بیعت مین ستر آدمی نہ تھے وہ تو ہزار سے بھی زیادہ تھے ہان اس زیادتی مین اختلاف ہی - اور وہ ستر لوگ جنھون نے بیعت کی تھی وہ بیعت العقبہ تھی اِس بیعت مین انصار اور اُنکے خلفا کے سوا کوئی نہ تھا - اِس بیعت مین کوئی قریشی شریک نہ تھا سوا عباس عم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو وہ اُسوقت کافر تھے -

(سیدنا) امیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن عمرو بن عثمان - ابوموسی نے کہا ہی کہ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہی اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ عبدالملک بن قدامہ جمحی سے انھون نے عبداللہ بن نیار سے انھون نے امیہ بن عبداللہ بن عمرو سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا تو خطبہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوے اور فرمایا کہ خدا نے تم لوگون کو زمانہ جاہلیت کے تکبر اور باپ دادا پر فخر کرنے سے منع فرمایا ہی - لوگ دو قسم کے ہوتے ہین ایک نیک پرہیزگار جو خدا کے سامنے باعزت ہو - دوسرے بدکار بدبخت جو خدا کے سامنے بیعزت ہو - آدم کی اولاد اور آدم سب مٹی سے بنے ہین اللہ نے فرمایا ہی انا خلقناکم من ذکر وانثی وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ان اللہ علیم خبیر[۱]

[۱] ترجمہ بیشک ہمنے تمھین ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمھارے خاندان اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو بیشک تم مین اللہ کے نزدیک [illegible]

ہین یہ بات کہتا ہون اور خدا سے اپنے لیے اور تمھارے لیے مغفرت طلب کرتا ہون۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث بواسطہ عبداللہ بن دینار کے عبداللہ بن عمر بن خطاب سے منقول ہے اور عبدالملک بن قدامہ ابن دینار سے روایت کرنے مین زیادہ مشہور ہین مین نہین سمجھتا کہ اس روایت مین کس طرح واقع ہوا۔

(سیدنا) امیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ قرشی۔ ابوموسی کہتے ہین کہ یہ امیہ عبداللہ بن خالد بن اسید کے بیٹے ہین۔ ابن مندہ نے انکو بیان کیا ہے مگر انھون نے کہا ہے کہ امیہ بن خالد بن عبداللہ اور انھون نے کہا ہے کہ جن صحابہ کا نام امیہ ہے انکے نامون مین بہت سے وہم ہوے ہین انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور ہم امیہ بن خالد مین انکو بیان کر چکے ہین اور وہان ہم نے انکو اچھی طرح بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے ترک نہین کیا کہ ابوموسی ان پر استدراک کرین ہان ابن مندہ سے اس مین وہم ہو گیا ہے مگر ابوموسی نے انکے اوہام کو بیان نہین کیا پھر ابوموسی نے کیون انکا ذکر کیا۔

(سیدنا) امیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عبیدہ بن ہمام بن حارث بن بکر بن زید بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی حنظلی بنی نوفل بن عبد مناف کے حلیف ہین انکا نسب ابوعمر نے بیان کیا ہے۔ یہ والد ہین یعلی بن امیہ کے جنکو یعلی بن منیہ بھی کہتے ہین منیہ انکی مان کا نام ہے انکے والد امیہ بھی صحابی ہین اور امیہ کے بیٹے یعلی بھی صحابی ہین۔ یعلی اپنے باپ سے زیادہ مشہور ہین۔ امیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تھے اور آپ سے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ ہجرت پر ہم سے بیعت لے لیجیے حضرت نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد اب ہجرت نہین رہی ہان جہاد اور نیت (نیک کا ثواب اب بھی باقی) ہے۔ ہمین یحیی بن محمود بن سعد ثقفی نے اپنی اسناد سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالربیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین فلیح بن سلیمان نے زہری سے انھون نے عمرو بن عبدالرحمن بن یعلی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے یعلی بن منیہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مین اپنے والد امیہ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس فتح مکہ کے دن لے گیا اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے والد سے ہجرت کے اوپر بیعت لیجیے رسول خدا نے فرمایا کہ مین انسے جہاد کے اوپر بیعت لیتا ہون کیونکہ ہجرت تو اب باقی نہین رہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) امیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن علی۔ ابن مندہ کہتے ہین کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے مگر یہ وہم ہے یحیی بن زیاد فراء ابن عیینہ

انھون نے عمرو بن دینار سے انھون نے امیہ بن علی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ پڑھتے ہوے سنا یامالکُ ابن مندہ نے لکھا ہو مگر صحیح وہی ہو جو ابن عیینہ کے اصحاب نے ابن عیینہ سے انھون نے عمرو سے انھون نے صفوان بن یعلی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یامال پڑھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) امیہ (رضی اللہ عنہ)

عمرو بن عثمان ثقفی مدنی کے دادا ہین۔ انکی حدیث یہ ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایکمرتبہ) کیچڑ کی وجہ سے اپنی سواری پر اشارہ سے نماز پڑھی سجدہ آپ کا آپ کے رکوع سے زیادہ پست ہوتا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے انکا تذکرہ اسی طرح پر لکھا ہو مگر ہمین اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحیی بن موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شبابہ بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عمر بن رباح نے کثیر بن زیاد سے انھون نے عمرو بن عثمان سے انھون نے یعلی بن مُرّہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کرکے خبر دی کہ سب لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اتفاقاً ایک تنگ رہگذر مین پہونچے اور نماز کا وقت آگیا اوپر سے پانی برس رہا تھا اور نیچے کیچڑ تھی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر اذان دی اور اپنی سواری ہی پر آگے بڑھ گئے اور اشارہ سے نماز پڑھائی آپ اپنا سجدہ رکوع سے زیادہ پست کرتے تھے۔ پس ترمذی نے انکا نام یعلی بن مرہ بتایا اس بنا پر یہ حدیث یعلی کی ہوگی نہ امیہ کی۔

(سیدنا) امیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن لوذان بن سالم بن مالک۔ قبیلۂ بنی غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج سے ہین انصاری ہین خزرجی ہین پھر قبیلۂ بنی عوف بن خزرج مین داخل ہوے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر مین شریک تھے۔ انکی کوئی حدیث معلوم نہین ابن اسحاق نے کہا ہو کہ قبیلۂ بنی غنم بن مالک سے امیہ بن لوذان بن سالم بن مالک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ بدر مین شریک تھے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہو۔

اور ابو نعیم نے اپنی سند کے ساتھ عروہ بن زبیر سے اُن لوگون کے ذیل مین جو انصار کے قبیلۂ بنی قریوس بن غنم بن سالم سے جنگ بدر مین شریک تھے اُمیہ بن لوذان بن سالم بن ثابت بن ہزال بن عمرو بن قریوس بن غنم کا نام لیا ہو اور ابن اسحاق نے بھی بواسطہ سلمہ کے ابو نعیم سے ایسا ہی نقل کیا ہو اور جو کچھ ابن مندہ نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو وہ بواسطہ یونس بن بکیر کے ابن اسحاق سے منقول ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) امیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مخشی خزاعی بصری۔ جنکی کنیت ابو عبداللہ ہی۔ یہ ابونعیم اور ابوعمر کا قول ہی۔ اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ امیہ خزاعی قبیلہ ازد سے ہین۔ ہمین ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن علی امین نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مومل بن فضل حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جابر بن صبیح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مثنی بن عبدالرحمن بن مخشی خزاعی نے اپنے چچا امیہ بن مخشی سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تھے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایکروز) بیٹھے ہوے تھے ایک شخص کھانا کھا رہا تھا اُس نے بسم اللہ نہ کہی تھی یہانتک کہ جب ایک لقمہ رہگیا اور اسکو اُسنے اُٹھایا تو کہا بسم اللہ اولہ و آخرہ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا کہ شیطان اسکے ساتھ کھا رہا تھا یہانتک کہ جب اس نے اللہ کا نام لیا تو اُسے قے ہوگئی اس حدیث کو احمد بن حنبل نے ابن مدینی سے انھون نے یحیی بن سعید سے روایت کیا ہو اس حدیث کے سوا اور کوئی حدیث انکی مشہور نہین ہو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

باب الہمزة مع النون

(سیدنا) انجشہ (رضی اللہ عنہ)

ایک حبشی غلام تھے انکی آواز حدا[۱] مین بہت اچھی تھی حجۃ الوداع مین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کی سواریون کے لیے حدا پڑھی تو اونٹ بہت تیز چلنے لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انجشہ آہستہ چلاؤ کمزور مخلوق (یعنے عورتون پر) نرمی کرو۔ ہمین ابوالفضل عبداللہ بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد جعفر بن احمد بن حسین سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ بن عمر بن احمد مروزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن ماسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن عبداللہ بصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے انصاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حمید نے حضرت انس سے نقل کرکے خبر دی کہ ایک شخص اونٹون کو ہالکا کرتے تھے انکا نام انجشہ تھا ایک مرتبہ انھون نے امہات المومنین کے اونٹون کو ہانکا تو وہ بہت تیز چلنے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انجشہ کمزور مخلوق (یعنے عورتون) پر نرمی کرو اور ہمین ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے اپنی اسناد سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ حماد بن سلمہ سے وہ ثابت سے وہ حضرت انس سے

[۱] شتربانون کی عادت ہو کہ کچھ اشعار خوش الحانی سے پڑھتے ہین اونٹ اس آواز کو سنکر مستی مین آجاتا ہو اور تیز چلنے لگتا ہو اسی چیز کو حدا کہتے ہین

روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا کہ انجشہ عورتون کے لیے حدا پڑہتے اور براء بن مالک مردون کے لیے انجشہ کی آواز بہت عمدہ تھی جب وہ حدا پڑہتے تھے تو اونٹ بہت تیز ہو جاتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انجشہ آہستہ چلاؤ کمزور مخلوق کے ساتھ نرمی کرو۔

(سیدنا) انس (رضی اللہ عنہ)

ابن ارقم انصاری۔ ابوموسی نے بیان کیا ہے کہ عبدان کہتے تھے کہ یہ انس جنگ احد واقع سلمہ ہجری مین شہید ہوے انکی کوئی حدیث مذکور نہین ہے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے شہید ہونے کی گواہی دی ہے۔ اور عمارہ بن حسن سے مروی ہے وہ سلمہ بن فضل سے وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے ہین کہ انھون نے کہا جو مسلمان انصار کے قبیلۂ خزرج اور بنی حارث بن خزرج مین سے جنگ احد مین شہید ہوے انہین سے انس بن ارقم بن زید ہین یا یہ کہا کہ ابن یزید بن قیس بن نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے

(سیدنا) انس (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی انس قبیلۂ بنی عدی بن نجار مین سے ہین انصاری ہین کنیت انکی ابوسلیط ہے بدر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ بعض لوگ کہتے ہین انکا نام اسیر ہے یا انیس۔ ہمین ابوجعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی اسناد سے یونس ابن بکیر سے خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے راوی ہین کہ انھون نے اُن لوگون کے ذیل مین جو انصار سے اور بنی عدی بن نجار سے جنگ بدر مین شریک تھے ابوسلیط کا ذکر کیا ہے اور انکا نام انس بتایا ہے سلمہ بن فضل نے بھی محمد بن اسحاق سے شرکاے بدر مین انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ بنی عدی بن نجار مین ابوسلیط تھے انکا نام اسیرہ بن عمرو ہے اور عمرو خارجہ بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار کے والد تھے بعض لوگ انکا نام انیس اور اسیرہ بتاتے ہین۔ انکا ذکر اسیرہ کے بیان مین ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) انس (رضی اللہ عنہ)

ابن ام انس۔ ابوموسی نے کہا ہے کہ بغوی وغیرہ نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہے۔ ہمین ابوموسی اصفہانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد نے اجازۃً ابواحمد کی کتاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمر بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے عبد الملک بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یونس ابن عمران بن ابی انس نے وہ اپنی دادی ام انس سے روایت کرتے ہین کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ

کی خدمت مین گئی اور مین نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو رفیق اعلی کے ساتھ جنت مین داخل فرمائے اور مین بھی آپ کے ساتھ ہون اور مینے یہ بھی عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کوئی نیک کام تعلیم کیجیے جسکو مین کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھا کرو کیونکہ یہ سب سے بڑا جہاد ہے ابو موسی نے بیان کیا ہے کہ طبرانی نے ام انس انصاریہ کے نام مین انکو ذکر کیا اور کہا ہے کہ یہ انس بن مالک کی ماں نہین ہین اور طبرانی نے انس بن مالک کے ماں کے نام مین انکو ذکر کیا ہے۔ اور ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن معلی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہشام بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسحاق بن ابراہیم بن نسطار نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے مراع نے ام انس سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کچھ وصیت فرمائیے آپ نے فرمایا کہ گناہون کو چھوڑ دو۔ ابو موسی کہتے ہین کہ ان دونون حدیثون سے معلوم ہو گیا کہ اس حدیث مین انس کے ذکر کرنے کی کوئی وجہ نہین۔

(سیدنا) انس (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس انصاری اوسی۔ یہ بیٹے ہین اوس بن عتیک بن عمرو بن عبد الاعلم بن عامر بن زعورا بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس کے۔ یہ زعورا عبد الاشہل کے بھائی ہین۔ ابن کلبی نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے یہ انس مالک بن اوس اور عمیر بن اوس اور حارث بن اوس کے بھائی ہین۔ جنگ احد مین شریک ہوئے تھے اور جنگ خندق مین شہادت پائی۔ موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ خالد بن ولید نے (جب وہ کافر تھے) انکو ایک تیر مارا تھا اسی سے یہ شہید ہو گئے۔ اور یہ جنگ بدر مین شریک نہین ہوئے۔ مگر موسی بن عقبہ کے علاوہ اور لوگون نے بیان کیا ہے کہ انکی شہادت جنگ احد مین ہوئی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) انس (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس انصاری۔ قبیلۂ بنی عبد الاشہل سے ہین جو بنی زعورا کی ایک شاخ ہے حضرت عمر بن خطاب کی خلافت مین جسر کے دن شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ صرف ابو نعیم نے کیا ہے ابو نعیم نے انکو ان انس کے علاوہ بیان کیا ہے جو ان سے پہلے گذر چکے اور اپنی سند کے ساتھ موسی بن عقبہ سے بھی روایت کی ہے انھون نے زہری سے نقل کیا ہے کہ جو لوگ جسر کے دن انصار سے بنی عبد الاشہل سے شہید ہوئے انمین انس بن اوس بھی تھے۔ مین کہتا ہون کہ کلبی نے انس بن اوس انصاری کا نسب بھی ایسا ہی بیان کیا ہے جنکا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے اور کلبی نے انھین بھی زعورا بن جشم بن حارث کے قبیلہ سے قرار دیا ہے جو عبد الاشہل کے بھائی ہین۔ ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھ کے لکھا ہے کہ یہ اشہلی ہین زعورا کی اولاد سے عبد الاشہل

ایک بیٹا تھا اسکا نام بھی زعورا تھا اور انکا ایک بھائی تھا اسکا نام بھی زعورا تھا پس اگر یہ عبد الاشہل کے بیٹے کی اولاد مین
ہین تو یہ پہلے انس کے علاوہ ہونگے اور اگر عبد الاشہل کے بھائی کے اولاد مین ہین اور نسب صرف عبد الاشہل تک بیان
کیا جاتا ہو تو یہ اور وہ ایک ہونگے - اسمین غور کرنا چاہیے اور تحقیق کرنی چاہیے - ابن ہشام نے بنی عبد الاشہل کے قبیلہ سے
جو لوگ جنگ خندق مین شہید ہوے تھے انمین سعد بن معاذ کا اور انس بن اوس بن عمرو کا نام بھی لیا ہو اور یونس بن بکیر
نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو کہ جنگ خندق مین صرف چھ مسلمان شہید ہوے تھے جنمین تین یہ تھے سعد بن معاذ و انس
بن اوس ابن عتیک پس ان دونون نے انکو قبیلہ عبد الاشہل سے قرار دیا ہو واللہ اعلم

(سیدنا) **انس** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث انکا شمار اہل کوفہ مین ہو - انکی حدیث اشعث بن سحیم نے اپنے والد سے اور انکے والد نے انسے روایت کی ہو
کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ یہ میرا بیٹا (یعنی حسین) سرزمین عراق مین شہید ہوگا پس جو شخص
انکو پائے وہ انکی مدد کرے - چنانچہ یہ انس بھی حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو - مگر
ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے انکو صحابہ مین شمار کیا ہو حالانکہ یہ تابعین مین سے ہین - ابن مندہ کی
ابو عمر نے اور ابو احمد عسکری نے بھی موافقت کی ہو ان دونون نے بھی کہا ہو کہ انکا صحابی ہونا ثابت ہو ابو احمد
نے کہا ہو کہ بعض لوگون کا بیان ہو کہ یہ انس ہرلہ کے بیٹے ہین - واللہ اعلم -

(سیدنا) **انس** (رضی اللہ عنہ)

ابن حذیفہ بحرانی - انکی حدیث حکم بن عتیبہ نے انسے مرسلاً روایت کی ہو مکحول نے انس بن حذیفہ حاکم البحرین سے روایت
کی ہو کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھ کے بھیجا کہ شراب کے بعد اب لوگون نے کچھ ایسے
مشروبات ایجاد کیے ہین کہ وہ بھی نشہ پیدا کرتے ہین جس طرح شراب نشہ پیدا کرتی ہو چھوہارے اور انگور سے بناتے ہین
دُبّا[1] اور نقیر اور مزفت حنتم مین بناتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز نشہ پیدا کرے وہ حرام ہو اور مزفت
(کا استعمال) حرام ہو اور نقیر (کا بھی) حرام ہو اور حنتم (کا بھی) حرام ہو لہذا تم لوگ مشکون مین رکھنے پیو اور انکی بندش مضبوط
باندھ دیا کرو پھر لوگون نے مشکون مین نشی چیزین رکھ رکھ کے پینا شروع کر دین یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپ
لوگون کے درمیان مین کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ یہ کام وہی لوگ کرتے مین جو دوزخی ہین - ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہو اور ہر مسکر
حرام ہو اور ہر مخدر حرام ہو اور جس چیز کی مقدار کثیر نشہ پیدا کرے اسکی مقدار قلیل بھی حرام ہو اور جو چیز قلب کو بیخود کرے وہ

[1] دبا کدو کو کہتے ہین اسکا جوف خالی کرکے اسمین شراب رکھتے تھے نقیر درخت کی جڑ کو کہتے ہین جسکا جوف خالی کر لیا جائے مزفت اس ظرف کو کہتے ہین جسپر روغن قیر چڑھا ہو حنتم سبز خم کو

حرام ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) انس (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل۔ کنیت انکی ابو الحیسر۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین معہ چند نوجوانان بنی عبد الاشہل کے آئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف لائے اور انکو اسلام کی ترغیب دی۔ انھین لوگون مین ایاس بن معاذ بھی تھے۔ یہ لوگ مکہ مین اپنی قوم کے لیے قریش سے حلف لینے آئے تھے۔ یہ بیان ابن اسحاق نے حصین بن عبد الرحمن بن عمرو بن سعد بن معاذ سے انھوان نے محمود بن لبید سے نقل کیا ہو عنقریب انکا ذکر ایاس بن معاذ کے بیان مین آئیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) انس (رضی اللہ عنہ)

ابن زنیم۔ ساریہ بن زنیم کے بھائی ہین۔ ابوموسی نے بیان کیا ہو کہ عبدان مروزی نے اور ابن شاہین نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہی اور ہم نے اسید بن ابی ایاس کے تذکرہ مین انکو ذکر کیا ہی۔ انکی حدیث حزام بن ہشام بن خالد کعبی نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا جب قبیلہ خزاعہ کے سوار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین مدد مانگنے کے لیے آئے تو جب وہ اپنی گفتگو سے فارغ ہوے تو انھون نے کہا کہ یا رسول اللہ انس بن زنیم دیلی نے آپ کی ہجو کی ہی لہذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا خون بحل کر دیا پھر جب فتح مکہ کا دن آیا تو انس مسلمان ہوگئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور اُس خبر کی کہ جو آپ کو پہونچی تھی معذرت کرنے لگے اور نوفل بن معاویہ دیلی نے انکی سفارش کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ سب سے زیادہ معاف کر دینے کے سزاوار ہین چنانچہ آپ نے معاف کر دیا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔ ہشام کلبی نے بھی انکا نام اسی طرح لیا ہو اور انکا نسب بھی بیان کیا ہو اور کہا ہو کہ انس بن ابی ایاس بن زنیم۔ انھون نے انکو ساریہ بن زنیم کا بھائی قرار دیا ہو اور کہا ہو کہ یہی ہین جنھون نے جنگ احد مین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے قتل پر لوگون کو ترغیب دی تھی (یہ شعر انس کا ہی) ے[1]

فی کل مجمع غایۃ اخزاکم ‏ ‏ جذع ابر علی المذاکی القرح

(سیدنا) انس (رضی اللہ عنہ)

ابن صرمہ۔ ابن مندہ نے صرمہ بن انس کے تذکرہ مین لکھا ہی کہ بعض لوگ انکو انس بن صرمہ بن انس کہتے ہین اور بعض لوگ صرمہ بن انس کہتے ہین۔ واللہ اعلم۔

[1] ترجمہ۔ ہر مجمع مین تمھین نہایت رسوا کیا ہو اُس بہادر نے جو جوان گھوڑون پر سوار ہوتا ہی (اشارہ ہی حضرت علی مرتضی کی طرف) ۱۲

(سیدنا) **انس** (رضی اللہ عنہ)

ابن ضبیع بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ جنگ احد مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے اسیطرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **انس** (رضی اللہ عنہ)

ابن ظہیر انصاری حارثی۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ اسید بن ظہیر کے بھائی ہین اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ رافع بن خدیج کے چچا ہین۔ اور ابو نعیم نے کہاہے کہ بعض وہم کرنے والون یعنے ابن مندہ نے انکے نام مین غلطی کی ہے صحیح نام انکا اسید بن ظہیر ہے۔ مگر ابو عمر کا قول ابن مندہ کے قول کی تصدیق کرتا ہے کہ انکے نام مین غلطی نہین ہوئی۔ اور ابو احمد عسکری نے اسید ابن ظہیر کو بیان کیا ہے پھر کہا ہے کہ انکے بھائی انس بن ظہیر ہین جو جنگ احد مین شریک ہوے تھے یہ بھی ابن مندہ کے قول کی تصدیق کرتا ہے۔ بخاری نے بھی ابن مندہ کی طرح انس بن ظہیر کا ذکر کیا ہے واللہ اعلم۔ انکی حدیث ابراہیم حزامی نے محمد بن طلحہ سے انھون نے جسر بن ثابت بن انس بن ظہیر سے جو انس کے نواسے ہین روایت کی ہے وہ اپنی بہن سعدی بنت ثابت سے وہ اپنے والد سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہین کہ انھون نے کہا جب جنگ احد ہوئی تو رافع بن خدیج رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہوے حضرت نے انکو کمسن فرمایا اور فرمایا کہ یہ ابھی بچے ہین اور آپ نے اُنکے واپس کرنیکا ارادہ فرمایا تو میرے چچا رافع بن ظہیر بن رافع نے آپ سے عرض کیا کہ یہ میرا بھتیجا بڑا تیر انداز ہے لہذا آپ نے انھین اجازت (جنگ کی) دی۔ اس حدیث کو یوسف بن یعقوب صفار نے اور ابن کاسب نے بھی روایت کیا ہے مگر انھون نے انس کا نام نہین لیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **انس** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ ابن ابی ذُباب۔ ابو موسی نے کہا ہے کہ ابو زکریا یعنے ابن مندہ نے انکا تذکرہ اپنے دادا ابو عبد اللہ پر استدراک کرنیکی غرض سے لکھا ہے اور علی بن سعید عسکری کا اسمین حوالہ دیا ہے۔ انھون نے انکا ذکر افراد مین کیا ہے اور شاید انھون نے ایاس بن عبد اللہ بن ابی ذباب کو مراد لیا ہے وہ معروف شخص ہین اور انکا تذکرہ لوگون نے لکھا ہے اگر وہ کوئی حدیث انکی بیان کرتے تو معلوم ہو جاتا کہ یہ وہی ہین یا کوئی اور ہین۔ مین کہتا ہون کہ ابن ابی عاصم نے ان انس کا تذکرہ ایاس بن عبد اللہ بن ابی ذباب کے بعد کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انھون نے ان دونون کو علحدہ علحدہ سمجھا ہے واللہ اعلم۔ ہمین یحیی بن محمود یعنی ابو الفرج نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو الولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن کثیر نے زہری سے انھون نے عبید اللہ سے انھون نے انس بن عبد اللہ ابن ابی ذباب سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کی بندیون کو نہ مارو۔

حضرت عمر متوجہ ہوئے اور انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ عورتین اپنے شوہرون پر بہت دلیر ہوگئی ہین آپ نے فرمایا
تو انھین مارو انس کہتے ہین پھر صبح کے وقت ستر عورتین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے شوہرون کی شکایت
لے کے آئین تو رسول خدا صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ آج میرے یہان ستر آدمی آئے ہین جو لوگ اپنی بی بیون کو مارتے ہین
انھین تم اچھا نہ سمجھو۔ یہی حدیث ہے جسکو ایاس بن عبداللہ بن ابی ذباب کے تذکرے مین روایت کیا ہے پھر مین نہین سمجھتا
کہ ابن ابی عاصم نے ان دونون کے درمیان مین کیون فرق کر دیا انھون نے خود بھی اس حدیث کو دونون تذکرون مین روایت
کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) انس (رضی اللہ عنہ)

ابن فضالہ۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ فضالہ بیٹے ہین عدی بن حرام بن ہیثم بن ظفر انصاری ظفری کے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے انکو اور انکے بھائی مونس کو بھیجا تھا جب آپ کو قریش کے جنگ احد مین آنیکی خبر ملی چنانچہ یہ دونون گئے اور مقام
عقیق مین کفار قریش سے ملے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور آپ سے سب کیفیت انکی اور انکی تعداد
اور انکے فروکش ہونے کا حال بیان کیا۔ یہ دونون جنگ احد مین حضرت کے ساتھ شریک ہوئے۔ انس بن فضالہ کی
اولاد مین یونس بن محمد ظفری ہین جو مقام صفرا مین رہتے تھے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اپنی اسناد سے محمد بن انس سے
انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی ذبیان کے درے مین تشریف لے گئے۔ اور ان دونون نے
یعقوب ابن محمد زہری کی حدیث بھی ذکر کی ہے جو ادریس بن محمد بن یونس بن محمد بن انس بن فضالہ ظفری سے مروی ہے وہ
کہتے تھے مجھے میرے دادا یونس بن محمد نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم جب مدینہ مین تشریف لائے تو مین دو ہفتہ کا تھا مجھے لوگ آپ کے پاس لے گئے آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور
میرے لیے برکت کی دعا مانگی اور فرمایا کہ میرے نام پر اسکا نام رکھو مگر میری کنیت پر اسکی کنیت نہ رکھنا۔ وہ کہتے تھے کہ
حجۃ الوداع مین مجھے بھی لوگ حضرت کے ساتھ حج مین لے گئے تھے اس وقت مین دس برس کا تھا اور میرے بال بڑھے
ہوئے تھے۔ انکی عمر بہت ہوئی کہ انکے سر اور ڈاڑھی کے بال سپید ہوگئے تھے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مقام پر
ہاتھ پھیرا تھا وہ مقام سپید نہین ہوا۔ ابو نعیم نے لکھا ہے کہ بعض وہم کرنے والون یعنے ابن مندہ نے انس بن فضالہ کے تذکرے
مین اس حدیث کو بروایت یعقوب زہری روایت کیا ہے بعد اسکے کہ وہ اسی حدیث کو محمد بن انس بن فضالہ کے تذکرے
مین لکھ چکے تھے۔ ابو نعیم نے صحیح لکھا ہے بے شک ابن مندہ نے اس حدیث کو انس کے تذکرے مین بھی لکھا ہے اور پھر اسی
حدیث کو محمد بن انس کے تذکرے مین بھی لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ اور ابن مندہ نے لکھا ہے کہ انس

ابن فضالہ جنگ احد مین شہید ہوے پھر انکے بیٹے محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے تو آپ نے انھین کچھ درخت چھوہارے کے اس شرط پر دیے کہ وہ بیچے نہ جائین اور نہ کسی کو ہبہ کیے جائین۔

(سیدنا) انس (رضی اللہ عنہ)

ابن قتادہ بن ربیعہ بن مطرف۔ یہ انکا لقب ہے اور نام انکا خالد بن حارث بن زید بن عبید بن زید مناۃ بن مالک بن عوف ابن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی عبید بن زید بن مالک کی اولاد سے ہین انکا ذکر انیس بن قتادہ کے بیان مین بھی آئیگا موسی بن عقبہ اور زہری نے کہا ہے کہ جنگ بدر مین قبیلہ انصار سے پھر بنی عبید بن زید سے انس بن قتادہ شریک ہوے تھے اور انکے علاوہ اور لوگون نے کہا ہے کہ انکا نام اُنیس ابن قتادہ ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ جس شخص نے انکا نام انس بتایا ہے وہ کچھ نہین ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انس اور اُنیس دونون کے بیان مین لکھا ہے اور ابو عمر نے صرف اُنیس کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگون نے انکو انس بھی لکھا ہے اور اسی کو یونس بن بکیر وغیرہ نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے واللہ اعلم

(سیدنا) انس (رضی اللہ عنہ)

ابن قتادہ باہلی۔ بعض لوگ انکو انیس کہتے ہین۔ اُنیس کے بیان مین انشاء اللہ انکا پورا ذکر ہوگا ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگون نے انکو اُنیس کے بیان مین ذکر کیا ہے اور بعض لوگ انکو انس کہتے ہین مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے ابو موسی پر واجب تھا کہ اس جگہ ابن مندہ پر استدراک کرتے کیونکہ ایسے ہی مواقع مین وہ استدراک کیا کرتے ہین۔ انکا تذکرہ اس نام مین کسی نے نہین کیا۔

(سیدنا) انس (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ کنیت انکی ابو مالک قشیری اور بعض لوگ کعبی کہتے ہین۔ لوگون نے بیان کیا ہے کہ کعب قشیر کے بھائی تھے انکا صحابی ہونا ثابت ہے۔ بصرہ مین آکے رہے تھے۔ انسے ابو قلابہ نے روایت کی ہے۔ انکا نسب ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انس ابن مالک کعبی۔ کعب بیٹے ہین ربیعہ بن عامر بن صعصعہ قشیری کے۔ کعب بھائی ہین قشیر کے ہمین ابو احمد عبدالوہاب بن علی امین صوفی نے اپنی سند سے ابو داؤد سجستانی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شیبان بن فروخ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو ہلال راسبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن سوادہ قشیری نے انس بن مالک سے روایت کرکے خبر دی جو بنی عبداللہ بن کعب مین سے تھے جنکے بھائی قشیر تھے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سوارون نے ہم پر تاخت کی تو مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کھانا کھا رہے تھے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور ہمارے ساتھ کھاؤ۔ مینے عرض کیا کہ مین روزہ دار ہون۔ حضرت نے فرمایا بیٹھ جاؤ مین تم سے نماز اور روزہ کی

بابت کچھ بیان کرون اللہ عزوجل نے مسافر سے اور مرضعہ سے اور حاملہ سے کچھ نمازین اور کچھ روزے معاف کردیے ہین قسم اللہ کی آپ نے یا تو یہ دونون باتین بیان فرمائی تھین یاان مین سے ایک بات فرمائی تھی۔ وہ کہتے تھے کہ مجھے بڑا افسوس ہوا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیون نہ کھایا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ مین کہتا ہون کہ اُن لوگون نے کعب کو قشیر کا بھائی لکھا ہے (یہ غلط ہے) کعب قشیر کے والد ہین کیونکہ قشیر بیٹے ہین کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کے۔ پھر وہ شروع ترجمہ مین یہ کیون کہتے ہین کہ کعب قشیر کے بھائی ہین اس سند مین تو صرف یہ بیان ہوا ہے کہ یہ انس عبداللہ بن کعب کی اولاد مین ہین اور انکے بھائی قشیر ہین یہ صحیح ہے کیونکہ قشیر اور عبداللہ دونون بھائی ہین اور کعب قشیر کے والد ہین پس انکا یہ کہنا کہ قشیری کعبی ایسا ہے جیسے انکا کہنا کہ عباسی ہاشمی اور جیسے اُنکا یہ کہنا کہ سعدی تیمی کیونکہ ہاشم عباس کے دادا ہین اور تیم سعد کے دادا ہین۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) انس (رضی اللہ عنہ)

خادم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

ابن مالک بن نضر بن ضمضم بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ نجار کا نام تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج بن حارثہ ہے۔ انصاری ہین خزرجی ہین نجاری ہین قبیلۂ بنی عدی بن نجار سے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہین اور اسی نام سے اپنے کو نامزد کرتے تھے اور اسپر فخر کیا کرتے تھے۔ یہ انس اور عبدالمطلب کی والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پردادی تھین جنکا نام سلمی بنت عمرو بن زید بن اسد بن خداش بن عامر ہے عامر بن غنم مین جاکے ملجاتے ہین۔ کنیت انکی ابو حمزہ تھی یہ کنیت انکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی حمزہ نام ایک ترکاری کا ہے یہ اسکو نکالتے تھے۔ انکی والدہ اُم سلیم بنت ملحان ہین انکا نسب اُنکے نام مین بیان ہوگا۔ حضرت انس زرد خضاب لگایا کرتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ مہندی کا خضاب لگاتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین ورس[1] کا۔ اور اپنی دونون کہنیون مین خلوق[2] لگایا کرتے تھے اس سبب سے کہ انکی کہنیون مین کچھ سپیدی تھی۔ حضرت انس کے گیسو بڑھے ہوے رہتے تھے ایکمرتبہ انھون نے ارادہ کیا کہ اُنکو کاٹ ڈالین تو انکی والدہ نے اُنھین منع کیا اور کہا کہ ان بالون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پکڑا کرتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس سے کبھی مذاق بھی کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا تھا کہ اے دو کان والے۔ محمد بن عبداللہ انصاری کہتے ہین مجھسے میرے والد نے حضرت انس بن مالک کے غلام سے نقل کرکے بیان کیا کہ انھون نے حضرت انس سے پوچھا کہ کیا آپ بدر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے

[1] ورس ایک قسم کی خوشبودار گھاس ہے [2] خلوق ایک قسم کا اوبٹن ہوتا ہو سپیدی کا عیب چھپانے کے لیے اُنکو لگاتے تھے ۱۲

حضرت انس نے کہا کہ تیری ماں نہ ہے میں بدر کو چھوڑ کے کہاں چلا جاتا۔ محمد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت انس بدر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گئے تھے یہ اُس زمانے میں بچے تھے حضرت کی خدمت کیا کرتے تھے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ہجرت کر کے تشریف لائے اُس وقت انکی عمر نو برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں آٹھ برس کی۔ اور زہری نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو میں دس برس کا تھا اور جب آپ کی وفات ہوئی تو میں بیس برس کا تھا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انھوں نے دس برس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور بعض لوگ کہتے ہیں آٹھ برس آپ کی خدمت کی اور بعض لوگ کہتے ہیں سات برس۔ ہمیں اسماعیل بن عبید اللہ اور ابو جعفر اور ابراہیم بن محمد نے اپنی اسناد سے ابو عیسیٰ (ترمذی) تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو داؤد نے ابو خلدہ سے نقل کر کے خبر دی کہ انھوں نے کہا میں نے ابو العالیہ سے پوچھا کہ کیا انس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی ہے انھوں نے کہا کہ انس نے دس برس حضرت کی خدمت کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دعا دی تھی اور (اس دعا کا یہ اثر تھا کہ) انکا ایک باغ تھا جو سال میں دو مرتبہ پھلتا تھا اور اسکے پھلوں میں مشک کی سی خوشبو آتی تھی۔ ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے انھوں نے حضرت انس بن مالک کو دیکھا ہے۔ اور ہمیں ابو حفص عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد بغدادی وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابو القاسم ہبۃ اللہ بن عبد الواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طالب محمد بن محمد بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبید اللہ بن مسلمہ بن قعنب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلمہ بن وردان نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے حضرت انس بن مالک کو یہ کہتے ہوے سنا کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر کے ایک زینہ پر چڑھے اور فرمایا کہ آمین۔ عرض کیا گیا کہ حضرت کس بات پر آمین کہہ رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل آئے اور انھوں نے کہا کہ اُس شخص کی ناک خاک میں رگڑ دی جائے جسکو رمضان کا مہینہ ملے اور اسکے گناہ نہ بخشدیے جائیں آپ بھی آمین کہیے (لہذا میں نے آمین کہی) اور ابن ابی ذیب نے اسحاق ابن یزید سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے حضرت انس بن مالک کو دیکھا کہ انکے گلے میں مہر دی ہوئی تھی یہ مہر حجاج نے بغرض توہین دی تھی۔ حجاج نے تمام صحابہ کے گردنوں پر مہر دیدی تھی اسکا سبب ہم نے سہل بن سعد ساعدی کے تذکرے میں بیان کیا ہے حضرت انس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت روایت کی ہے۔ ان سے ابن سیرین اور حمید طویل اور ثابت بنانی اور قتادہ اور حسن بصری اور زہری اور بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ انکے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عصا تھا جب انکا انتقال ہوا تو انھوں نے وصیت کی کہ وہ عصا بھی انکے ہمراہ دفن کر دیا جائے چنانچہ وہ عصا انکے پہلو اور کرتہ کے درمیان میں رکھدیا گیا

ہمین ابو یاسر عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی اسناد سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حمید طویل نے حضرت انس بن مالک سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ (میری والدہ) ام سلیم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئین اور کہا کہ یا رسول اللہ یہ میرا بیٹا ہے اور یہ لکھنا بھی جانتا ہے (اسے آپ اپنی خدمت مین رکھیے) حضرت انس کہتے تھے کہ پھر مین آپکی خدمت مین نو برس رہا جو کام مینے کر دیا آپنے کبھی مجھسے نہین فرمایا کہ تم نے برا کام کیا۔ انکین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کثرت مال و اولاد کی دعا دی تھی چنانچہ انکی پشت سے اسی بیٹے اور دو بیٹیان تھین جنمین سے ایک حفصہ تھین اور دوسری ام عمرو جب انکی وفات ہوئی تو انکے لڑکے اور لڑکون کے لڑکے ایکسو بیس تھے اور بعض لوگ کہتے ہین قریب سو کے۔ انکی انگوٹھی مین ایک بیٹھے ہوے شیر کی تصویر تھی یہ اپنے دانتون کو سونے کے تارون سے باندھتے تھے اور بڑے قادر تیرانداز تھے اپنے بیٹون کو بھی حکم دیتے تھے کہ میرے سامنے تیراندازی کرو کبھی خود بھی انکے ساتھ تیراندازی کرتے تھے اور انکا تیر اکثر نشانہ پر لگتا تھا اس وجہ سے غالب آجاتے تھے خز کا لباس پہنتے تھے اور اسی کا عمامہ باندھتے تھے۔ انکی وفات کے وقت مین اور انکی عمر مین لوگون کا اختلاف ہے بعض لوگ کہتے مین ۹۱ھ مین وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہین ۹۲ھ مین اور بعض لوگ کہتے ہین ۹۰ھ مین بعض لوگ کہتے ہین انکی عمر ایکسو ترسٹھ برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین ایکسو دس برس کی اور بعض لوگ کہتے ہین ایکسو سات برس اور بعض لوگ کہتے ہین نوسے سے کچھ اوپر حمید کہتے ہین کہ حضرت انس کی جب وفات ہوئی تو انکی عمر ننانوے برس کی تھی اور بعض لوگون نے جو کہا ہے کہ ایکسو دس برس یا ایکسو سات برس میرے نزدیک اسمین اعتراض ہے کیونکہ ہجرت کے وقت زیادہ سے زیادہ انکی عمر دس برس بتائی گئی ہے اور انکی وفات زیادہ سے زیادہ ۹۳ھ مین بتائی جاتی ہے اس حساب سے انکی عمر ایکسو تین برس ہوتی ہے اور جن لوگون نے ہجرت کے وقت انکی عمر سات یا آٹھ برس بتائی ہے اسکے نزدیک انکی عمر بہت کم ہو جائیگی واللہ اعلم۔ بصرہ مین تمام صحابہ کے آخر مین انکی وفات ہوئی۔ انھون نے اپنے محل مین جو مقام طف مین تھا وفات پائی اور بصرہ سے دو فرسخ پر وہین مدفون ہوے انکی نماز قطن بن مدرک نے پڑھائی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) انس (رضی اللہ عنہ)

ابن مدرک سے ابو موسی نے کہا ہے کہ ابن شاہین نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہے ہمین محمد بن ابی بکر بن عیسی اصفہانی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد نے اجازۃً ابو احمد عطار کی کتاب سے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمین عمر بن احمد بن عثمان نے

سلہ غالباً یہ واقعہ اس سے پہلے کا ہوگا کہ تصویر کی حرمت شریعت مین وارد ہو ۱۲

خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم نے محمد بن یزید سے انھوں نے اپنے راویوں سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے انس
بیٹے ہیں مدرک بن کعب بن عمرو ابن سعد بن عوف بن عتیک بن حارثہ بن عامر بن تیم اللہ بن مبشر بن کلب بن ربیعہ بن
عفرس بن خلف بن افتل کے افتل کا نام خثعم بن انمار ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ خثعم بجیلہ کے اخیافی بھائی تھے انکا نام خثعم ایک
پہاڑ خثعم نامی کی وجہ سے رکھا گیا کہا جاتا ہے کہ یہ بوجہ اٹھا کے چلے تھے اور خثعم کے پاس اترے تھے۔ ان انس کی کنیت
ابوسفیان ہے یہ شاعر تھے اور اپنی قوم کے سردار تھے مجھے انکی کوئی حدیث معلوم نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ کلام ابوموسیٰ کا ہے
انھوں نے خثعم کو پہاڑ کہا ہے مگر جو میں جانتا ہوں وہ یہ ہے کہ لفظ جمل بجیم کے ساتھ یعنے خثعم اونٹ کا نام تھا بیان کیا جاتا ہے کہ اس اونٹنے
تمام قبیلہ خثعم کی اولاد کو اٹھا لیا تھا۔ ابن حبیب کہتے ہیں کہ یہ ابن کلبی کا قول ہے اور انکے علاوہ اور لوگوں نے کہا ہے کہ افتل بیٹے
ہیں انمار کے جب انکے لڑکوں نے باہم ایک دوسرے کے خلاف قسم کھائی تو انھوں نے ایک اونٹ ذبح کیا اور اسکا
خون میں تخثعم کیا یعنے اسکے خون کو اپنے بدن میں لگایا اسی وقت سے انکو خثعم کہنے لگے۔ ابن کلبی نے انس کو اور انکے نسب
ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا اوپر مذکور ہوا اور انھوں نے کہا ہے کہ انکی کنیت ابوسفیان ہے اور یہ شاعر ہیں نبی ہیں اور انکا صحابی
ہونا نہیں بیان کیا۔

(سیدنا) انس (رضی اللہ عنہ)

بن ابی مرثد غنوی انصاری۔ کنیت انکی ابویزید۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ایسا ہی لکھا ہے۔ مگر یہ انصاری نہیں ہیں غنوی
ہیں حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے اور انسے حلف کی دوستی تھی۔ ابومرثد کا نام کناز بن حصین بن یربوع بن طریف
بن خرشہ بن عبید بن سعد بن عوف بن کعب بن جلان بن غنم بن غنی بن اعصر بن سعد بن قیس غیلان بن مضر ہے۔ اور اعصر کا
نام منبہ ہے انکا لقب دخان ہے لوگ کہتے ہیں کہ باہلہ اور غنی یہ دونوں دخان کے بیٹے تھے۔ انکو دخان اس سبب سے
کہتے ہیں کہ زمانہ قدیم میں عرب کے کسی بادشاہ نے انپر تاخت کی پھر وہ اپنے لشکر کو لے کے پہاڑ کے ایک کھوہ میں جاکے
ٹھیرا تو قبیلہ بنی معد کے لوگ اسکے پیچھے پیچھے گئے اور منبہ نے انکی طرف دھواں کرنا شروع کیا یہانتک کہ وہ مرگئے اسی سبب
انکو دخان کہتے ہیں۔ اور اعصر انکے ایک شعر کے سبب سے کہتے ہیں وہ شعر یہ ہے ؎

لہ قالت عمیرة ما لراسک بعد ما فقد الشباب اتی بلون منکر
اعمیر ان اباک غیر راسہ مر اللیالی واختلاف الاعصر

یہ انس اور انکے والد دونوں صحابی ہیں ان دونوں کے عمر میں بیس برس کا اختلاف تھا۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب ابن علی
امین نے اپنی سند سے ابوداؤد سجستانی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوتوبہ ربیع بن نافع نے بیان کیا وہ کہتے تھے

لہ ترجمہ عمیرہ (میری لڑکی) کہتی ہے کہ تیرے سر کی کیا کیفیت ہے شباب کے جاتے کے بعد کیا برا رنگ اسنے پیدا کیا ہے اے عمیرہ تیرے باپ کے سر کو شب و روز کے گذرنے اور اختلاف زمانہ نے متغیر کر دیا ہے ۱۲

ہمین معاویہ بن سلام نے یزید بن سلام سے نقل کرکے خبر دی کہ انھون نے ابو سلام سے سنا وہ کہتے تھے مجھسے سلولی یعنی ابکبشہ نے بیان کیا انسے سہل بن حنظلہ نے بیان کیا کہ صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین کے دن جا رہے تھے بہت دیر تک چلتے رہے یہانتک کہ دوپہر ہوگئی اور نماز ظہر کا وقت آگیا اتنے مین ایک شخص گھوڑے پر سوار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ مین نے آگے جا کر فلان پہاڑ پر چڑھ کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ قبیلۂ ہوازن کے لوگ اپنے باپ دادا کے اونٹون پر سوار اور تمام اپنی مال متاع اور بکریان لیے ہوے مقام حنین مین آگئے ہین یہ سنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا کہ انشاء اللہ تعالی یہ سب چیزین کل مسلمانون کو غنیمت مین ملینگی۔ بعد اسکے آپ نے فرمایا کہ آج شب کو ہماری پاسبانی کون کریگا انس بن ابی مرثد غنوی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین۔ آپ نے فرمایا تو سوار ہو کے آجاؤ چنانچہ وہ اپنے ایک گھوڑے پہ سوار ہو کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اُنسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِس دَرہ کے سامنے چلے جاؤ یہانتک کہ اسکے اوپر چڑھ جانا اور رات کی وجہ سے دھوکہ نہ کھانا جب صبح ہوئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھی بعد اسکے فرمایا کہ تمھین اپنے سوار کی کچھ حالت معلوم ہے صحابہ نے عرض کیا کہ ہمین انکی حالت کچھ بھی نہین معلوم پھر نماز کی تکبیر کہی گئی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے لگے اور اُس درے کی طرف دیکھتے جاتے تھے یہانتک کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ خوش ہو جاؤ تمھارا سوار آگیا (صحابہ کہتے ہین کہ) ہملوگ اُس درے کے درختون کی طرف دیکھنے لگے تو دیکھا کہ وہ آرہے ہین یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکے کھڑے ہوگئے اور کہا کہ مین اس درے کے اوپر جہان مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا چڑھ گیا تھا صبح کو مینے دونون درون کو دیکھا مینے کسی کو نہین پایا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ آج شب کو تم اپنی سواری سے اُترے تھے یا نہین انس نے کہا کہ نہین لیکن نماز پڑھنے کے لیے یا قضاے حاجت کے واسطے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے فرمایا کہ تم نے (جنت اپنے اوپر) واجب کر لی اب اسکے بعد اگر تم کوئی عبادت نہ کرو تو کچھ حرج نہین اس حدیث کو احمد بن خلید حلبی نے اور ابو حاتم رازی ابو توبہ سے اسی کے مثل نقل کیا ہے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ انیس کے بیان مین کیا ہے اور انھون نے انکو مرثد بن ابی مرثد غنوی لکھا ہے اور کہا ہے کہ لوگ انکو انس بھی کہتے ہین مگر انیس ہی زیادہ مشہور ہے مگر حدیث مذکور ابو عمر کے اس قول کی تردید کرتی ہے اور اسکی بحث انشاء اللہ ہم انیس کے نام مین کرینگے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) انس (رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ بن انس بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج انصاری خزرجی نجاری۔ بدر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ انکے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہین انس اور بعض لوگ

کہتے ہین اُنیس ابن اسحاق کہتے ہین کہ انکا نام انس ہی اور واقدی نے بھی کہا ہی کہ انکا نام انس بن معاذ ہی اور انکا نسب
بھی ایسا ہی بیان کیا ہی جیسا ہمنے ذکر کیا اور انھون نے کہا ہی کہ یہ جنگ بدر مین اور مین خندق مین شریک ہوے اور
حضرت عثمان کی خلافت مین وفات پائی۔ یہ کلام ابو عمر کا تھا اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اپنی سند سے زہری سے روایت
کیا ہی کہ انھون نے کہا انس بن معاذ بن انس قبیلۂ بنی عمرو بن مالک بن نجار سے ہین۔ انکی کوئی اولاد نہین رہی بدر مین
شریک ہوے تھے۔ اِنکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) انس (رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ جہنی انصاری۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہی۔ انکی حدیث سہل بن معاذ بن انس نے اپنے والد سے انھون نے
اُنکے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کی ہی۔ ابن مندہ نے کہا ہی کہ ہمین احمد بن حسن بن عتبہ نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن عثمان بن صالح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے نعیم بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین
رشدین بن سعد نے زبان بن فائد سے انھون نے سہل بن معاذ بن انس سے اُنھون نے اپنے والد سے انھون نے
اُنکے دادا سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالی کے قول والارض ذات الصدع[1] کی تفسیر مین نقل
کیا ہی کہ زمین خدا کے حکم سے مال اور گھاس ظاہر کرتی ہے اور نیز ایک دوسری حدیث عبد الرحمن بن ثابت
ابن ثوبان سے مروی ہی انھون نے سہل بن معاذ بن انس سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا
سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فی سبیل اللہ پاسبانی کے فضائل مین روایت کی ہی۔ ابو نعیم نے اور ابو عمر
نے اِن انس کا ذکر نہین کیا کیونکہ سہل بن معاذ بن انس کی سب حدیثین اُنکے باپ ہی سے مروی ہین لہذا اگر ابو عبد اللہ
(یعنے ابن مندہ) اسکو بیان کر دیتے تو اچھا ہوتا۔ ابو نعیم اور ابو عمر کے خیال کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہی جو ابو الفضل
منصور بن ابی الحسن طبری فقیہ شامی نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلی احمد بن علی تک ہم سے بیان کی وہ کہتے تھے ہمین محرز نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین رشدین بن سعد نے زبان بن فائد سے انھون نے سہل بن مُعاذ سے انھون نے اپنے والد سے
انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا جو شخص خدا کی راہ مین مسلمانون کی پاسبانی
کرے محض تبرعاً نہ کسی کے دباو سے وہ آگ کی صورت بھی نہ دیکھے گا مگر صرف قسم پوری کرنے کے لیے کیونکہ اللہ تعالی
فرماتا ہی وان منکم الا واردہا[2] اور ہمین ابو یاسر عبد الوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے
مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حسن نے ابن لہیعہ سے نقل کر کے خبر دی نیز وہ کہتے تھے مجھسے میرے

[1] ترجمہ قسم ہی زمین کی جو پھٹنے والی ہی۔ [2] ترجمہ تم مین سے کوئی نہین ہی جو جہنم پر نہ اترے۔ مقصد یہ ہی کہ اس قول کو پورا کرنیکے لیے جہنم کی پشت پر پل صراط قائم کیا جائیگا اور سب نبی ولی اسپر ہو کر گذرینگے

والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین رشدین بن سعد نے زبان بن فائد سے انھون نے سہل بن معاذ بن انس سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فی سبیل اللہ جہاد کرنیکی فضیلت مین حدیث نقل کر کے خبر دی پس یہ دونون حدیثین ابونعیم اور ابوعمر کی تائید کرتی ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) انس (رضی اللہ عنہ)

ابن نضر بن ضمضم۔ انکا نسب انس بن مالک کے بیان مین گذر چکا ہے۔ یہ انس انس بن مالک خادم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہین۔ جنگ احد مین شہید ہوے۔ ہمین ابوعبد اللہ محمد بن محمد بن سرایا بن علی بلدی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن اسمعیل بخاری سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زیاد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حُمید طویل نے انس ابن مالک سے انھون نے اپنے چچا انس بن نضر سے نقل کر کے خبر دی کہ میرے چچا جنگ بدر مین حاضر نہ تھے تو انھون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ سب سے پہلا جہاد جو آپ نے کیا اُس مین مین حاضر نہ تھا واللہ اب اگر اللہ تعالے مجھے مشرکین کے ساتھ لڑنے کا کوئی موقع دکھائیگا تو دیکھیے گا کہ مین کیا کرتا ہون چنانچہ جب جنگ احد ہوئی اور مسلمانون کے قدم ہٹ گئے تو انس بن نضر نے کہا کہ یا اللہ مین تیرے سامنے عذر خواہی کرتا ہون اُس فعل سے جو مسلمانون نے کیا اور تیرے سامنے بیزاری ظاہر کرتا ہون اُس حرکت سے جو مشرکون نے کی بعد اسکے وہ آگے بڑھے تو سعد بن معاذ انکو ملے انھون نے کہا اے سعد یہ جنت ہے قسم ہے انس کے پروردگار کی کہ مین جنت کی خوشبو احد کے پیچھے سے محسوس کر رہا ہون سعد بن معاذ کہتے ہین مجھ مین اس کام کی قوت نہین ہے جو انس نے کیا وہ خوب لڑے حضرت انس بن مالک کہتے تھے کہ ہم نے انکے جسم پر اسّی سے کچھ اوپر زخم تلوار اور نیزہ اور تیر کے دیکھے اور ہم نے دیکھا کہ بعد شہادت کے مشرکون نے انکے ساتھ مُثلہ[1] کیا تھا یہانتک کہ انکی بہن ربیع بنت نضر نے انکو صرف انگلیون کے سبب سے پہچانا حضرت انس بن مالک کہتے ہین کہ ہم یہی سمجھتے تھے کہ یہ آیت انکے اور نیز اُن جیسے اور لوگون کے حق مین نازل ہوئی من المومنین رجال[2] صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ الآیہ۔ محمد بن علی کہتے ہین کہ ہمین محمد بن اسمعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن سلام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین فزاری نے حمید سے انھون نے انس سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ رُبیع نے جو انس بن مالک کی پھوپھی تھین انصار کے ایک لڑکی کے دانت توڑ ڈالے اسکے اعزہ نے قصاص کی خواہش کی اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم دیدیا انس بن نضر نے جو انس ابن مالک کے چچا تھے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہرگز نہین خدا کی قسم ربیع کے دانت نہ توڑے جائینگے رسول خدا

[1] کان ناک کے کاٹ ڈالنے کو مثلہ کہتے ہین ۱۲ [2] ترجمہ مسلمانون مین بعضے مرد مین جنھون نے اس کام کو پورا کر دیا جسکا انھون نے اللہ سے عہد کیا تھا۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی کتاب مین تو قصاص ہی کا حکم ہو اسکے بعد اس لڑکی کے اعزہ راضی ہو گئے اور انھون نے دیت قبول کر لی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے بندون مین بعضے ایسے ہین کہ اگر وہ اللہ کی قسم کھا لین تو اللہ اسکو پوری کرتا ہو۔

(سیدنا) انس (رضی اللہ عنہ)

ابن ہزلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے۔ اِن سے انکے بیٹے عمرو بن انس روایت کرتے ہین انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو۔ اور ابو احمد عسکری نے کہا ہو کہ انس بن ہزلہ کو لوگ انس بن حارث بھی کہتے ہین انکا صحابی ہونا ثابت ہو حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے ہمراہ یہ بھی شہید ہوے تھے۔ انس بن حارث کا ذکر تو اوپر ہو چکا ہو مگر یہ مین نہین جانتا کہ یہ دونون ایک ہین یا دو ہین۔ ابو احمد ایک عالم فاضل شخص ہین اگر انھین یہ نہ معلوم ہوتا کہ یہ دونون ایک ہین تو وہ ایسا نہ کہتے اور خیال بھی یہی ہوتا ہو کہ یہ دونون ایک ہین کیونکہ انس بن حارث کے بیان مین بھی یہ مذکور ہو چکا ہو کہ وہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شہید ہوے واللہ اعلم۔

(سیدنا) انسہ (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہین۔ غلامون کی اولاد سے تھے کنیت انکی ابو مسروح ہو۔ اور بعض لوگ ابو مسرح کہتے ہین۔ جب یہ بیٹھتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کے بیٹھتے تھے (اس درجہ فرمانبردار تھے) آپ کے ساتھ جنگ بدر مین شریک ہوے یہ عروہ اور زہری اور ابن اسحاق کا قول ہو۔ حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت مین انھون نے وفات پائی۔ داود بن حصین عکرمہ سے وہ حضرت ابن عباس سے راوی ہین کہ یہ جنگ بدر مین شہید ہوے۔ واقدی نے لکھا ہو کہ یہ ہمارے نزدیک صحیح نہین انھون نے کہا ہو کہ مینے اہل علم کو دیکھا ہو کہ وہ اس بات کو ثابت کرتے ہین کہ یہ جنگ احد مین بھی شریک ہوے تھے اور جنگ احد کے بعد بھی بہت دنون تک زندہ رہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر کی خلافت مین انھون نے وفات پائی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) اُنَیس (رضی اللہ عنہ)

انس کی تصغیر ہو۔ یہ انیس انصاری ہین شامی ہین انسے شہر بن حوشب نے روایت کی ہو۔ عباد بن راشد نے میمون بن سیاہ سے انھون نے شہر بن حوشب سے انھون نے انیس انصاری سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہین قیامت کے دن اس سے بہت زیادہ لوگون کی شفاعت کرونگا جتنے پتھر اور مٹی زمین پر ہین۔ ان انیس سے سوا شہر کے اور کوئی راوی نہین ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور ابو موسی نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرکے

لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ میرے نزدیک انیس بیاضی ہین - واللہ اعلم -

(سیدنا) اُنیس (رضی اللہ عنہ)

ابن جُنادہ غفاری - حضرت ابوذر کے بھائی ہین - انکے نسب مین بہت اختلاف ہو جوانکے بھائی ابوذر کے تذکرہ مین بیان کیا جائیگا - جب ابوذر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر پہونچی تو انھون نے اپنے انھین بھائی کو حضرت کے پاس بھیجا تھا چنانچہ یہ حضرت کی خدمت مین آئے اور پھر لوٹ کر ابوذر کے پاس گئے اور انسے سب حال بیان کیا - ہم اس قصہ کو ابوذر کے اسلام مین بیان کرینگے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) اُنیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ضحاک اسلمی - یہ وہی ہین جنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ اسلم کی عورت کے پاس بھیجا تھا کہ اگر وہ زنا کا اقرار کرلے تو اسکو سنگسار کردین -

ہمین ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی ذیب نے اور زمعہ بن صالح نے زہری سے انھون نے عبیداللہ بن عبداللہ ابن عتبہ سے انھون نے زید بن خالد اور ابوہریرہ سے نقل کرکے بیان کیا کہ یہ دونون کہتے تھے دو شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑتے ہوے آئے انمین سے ایک نے کہا کہ حضرت کتاب اللہ کے موافق ہمارے درمیان مین فیصلہ کر دیجیے اور اُسنے سب حال اپنا بیان کیا تو اس معاملہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انیس اس شخص کی عورت کے پاس جاؤ اگر وہ زنا کا اقرار کرلے تو اُسے سنگسار کردینا چنانچہ انیس اسکے پاس گئے اور اس سے پوچھا اُسنے اقرار کرلیا لہذا انھون نے اسکو سنگسار کردیا - اس حدیث کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بھی ذکر کیا ہو - ابوعمر نے کہا ہو کہ اس حدیث کو انیس سے عمرو بن سلیم نے بھی روایت کیا ہو اور بعض لوگ کہتے ہین کہ عمرو بن مسلم نے - انیس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بھی روایت کی ہو کہ آپنے ابوذر سے فرمایا کہ سخت اور تنگ کپڑا پہنا کرو - انکا تذکرہ تینون نے کیا ہو -

(سیدنا) اُنیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عتیک انصاری - بعض لوگ انکو اوس کہتے ہین - ہمین ابوموسی محمد بن عمر اصفہانی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوغالب کوشیدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انھون نے عروہ سے نقل کرکے خبر دی کہ جسر مدائن کے دن جو لوگ انصار سے پھر بنی عبدالاشہل سے پھر بنی زعورا سے شہید ہوے انمین انیس بن عتیک بن عامر بھی ہین - محمد بن

اسحاق نے انکا تذکرہ کیا ہے اور انکا نام اوس بتایا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔
جسر مدائن کو بعض لوگ سمجھتے ہین کہ مسلمانون کی اور فارس کی کسی لڑائی کا نام ہے حالانکہ ایسا نہین ہے یہ وہ جسر ہے جسمین ابو عبید ثقفی والد مختار قتل کیا گیا ہے اس دن کو قس ناطف بھی کہتے ہین اور اسکو جسر ابی عبید بھی کہتے ہین کیونکہ وہ سردار لشکر تھے اور وہ بھی اسمین شہید ہوے تھے۔

(سیدنا) اُنیس (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو فاطمہ ضمری۔ انکا شمار اہل مصر مین ہے۔ بعض لوگ کہتے ہین انکا نام ایاس ہے انکی حدیث کی اسناد مین اختلاف ہے ابن مندہ نے اپنی سند سے ابو طاہر احمد بن عمرو سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین ہمین رشدین بن سعد نے زہرہ بن معبد سے انھون نے عبد اللہ بن انیس یعنی ابو فاطمہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے (ایک روز صحابہ سے) فرمایا کہ کیا تم مین سے کوئی شخص اس بات کو چاہتا ہے کہ وہ ہمیشہ صحیح تندرست رہے کبھی بیمار نہو صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم سب لوگ اس بات کو چاہتے ہین آپ نے فرمایا کیا تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ موٹے گدھون کی طرح بن جاؤ یہ نہین چاہتے کہ آزمایش والے اور کفارے والے بنو قسم اسکی جس نے مجھے حق کیساتھ بھیجا ہے کسی بندہ کے لیے کوئی درجہ جنت مین مقرر ہوتا ہے مگر وہ اپنے اعمال کی وجہ سے اس درجہ پر نہین پہونچ سکتا لہذا اللہ تعالی اسکو کسی مصیبت مین مبتلا کر دیتا ہے تاکہ وہ اس درجہ پر پہونچ جائے۔ اس حدیث کو محمد بن ابی حمید نے ابی عقیل زرقی سے جنکا نام زہرہ بن معبد ہے اور انھون نے ابن ابی فاطمہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔ اور حجاج بن ابی حجاج نے اس حدیث کو اپنے والد سے انھون نے عبد اللہ بن انیس ابن ابی فاطمہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے انھون نے یہ نہین ذکر کیا کہ عبد اللہ اس حدیث کو اپنے والد سے روایت کرتے ہین انکا ذکر ایاس بن ابی فاطمہ کے بیان مین انشاء اللہ آئیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اُنیس (رضی اللہ عنہ)

ابن قتادہ باہلی۔ انکا شمار بصریون مین ہے۔ انسے اسیر بن جابر اور شہر بن حوشب نے روایت کی ہے۔ انکی حدیث عباد بن راشد کے پاس ہے وہ میمون بن سیاہ سے وہ شہر بن حوشب سے روایت کرتے ہین کہ انھون نے کہا چند لوگ خطبہ پڑھنے کھڑے ہوے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وارضاہ کو برا کہنے لگے اور انکی برائی بیان کرنے لگے یہانتک کہ آخر مین ایک شخص قبیلۂ انصار کے یا اور کسی قبیلہ کے کھڑے انکا نام انیس تھا انھون نے خدا کی حمد و ثنا بیان کی

بعد اسکے کہا کہ تم لوگون نے آج حضرت علی کو بہت برا کہا اور مین اللہ کی قسم کھاتا ہون کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا ہو کہ مین قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ شفاعت کرونگا جتنے کہ پتھر اور مٹی کے ٹکڑے زمین پر ہین اور مین خدا کی قسم کھاتا ہون کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر کوئی اپنے قرابت کا لحاظ کرنیوالا نہ تھا پس کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ آپکی سفاعت تم تک پہونچ جائیگی اور آپکے اہل بیت اس سے محروم رہینگے - اس حدیث کے روایت کرنے مین میمون ابن سیاہ تنہا ہین وہ بصرہ کے رہنے والے اور معتبر ہین وہی انکی حدیثون کے حافظ ہین ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا ذکر اسی طرح لکھا ہو - مگر ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ اُنیس صحابہ مین سے ایک شخص ہین اور انصاری ہین انکا نسب انھون نے نہین بیان کیا - ان سے شہر بن حوشب نے روایت کی ہو انکی حدیث یہ ہو کہ حضرت نے فرمایا مین قیامت کے دن اس سے زیادہ شفاعت کرونگا جسقدر پتھر اور مٹی کے ڈھیلے زمین پر ہین ابو عمر نے لکھا ہو کہ اس حدیث کی سند قوی نہین ہو انھون نے یہ بھی کہا ہو کہ انیس بن قتادہ باہلی بصرہ کے رہنے والے ہین انسے ابو نضرہ نے روایت کی ہو وہ کہتے ہین مین بنی ضبیعہ کے ایک جماعت کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گیا بعض لوگ انکو انس بھی کہتے ہین مگر انیس زیادہ مشہور ہو - ابونعیم نے شفاعت والی حدیث انیس انصاری بیاضی کے تذکرہ مین روایت کی ہو اور انکا تذکرہ انھون نے مستقل طور پر لکھا ہو - ابوموسی نے اِنکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو - ابن مندہ نے اس حدیث کو اسی اسناد کے ساتھ لکھا ہو مگر انھون نے اِن انیس کو باہلی لکھدیا ہو - پس جب راوی بھی ایک ہی ہین یعنے عباد بن راشد میمون بن سیاہ اور شہر بن حوشب سے اور حدیث بھی ایک ہی ہو یعنے شفاعت والی اور ابن مندہ اور ابونعیم دونون کہتے ہین کہ انصار مین سے یا اُنکے علاوہ ایک شخص کھڑے ہو گئے پس اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ یہ دونون ایک ہین پھر مین نہین جانتا کہ اُن دونون نے انکو باہلی کیسے لکھدیا علاوہ اسکے ابونعیم اکثر ابن مندہ کی پیروی کیا کرتے ہین رگیا ابن مندہ کا ابوموسی کا استدراک کرنا اسکی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کیونکہ اگرچہ انھون نے اِنکو انصاری نہین لکھا مگر مطلب وہی انکی عبارت سے بھی نکلتا ہو جو ابوموسی نے باہلی کے تذکرہ مین بیان کیا ہو صرف بات اتنی ہو کہ اگر وہ انکو باہلی نہ لکھتے تو بہتر ہوتا کیونکہ حدیث مین کوئی ایسی بات نہین ہو جو اُنکے باہلی ہونے پر دلالت کرے حدیث مین صرف اسی قدر مضمون ہو جو اُنکے انصاری ہونے پر دلالت کرتا ہو واللہ اعلم - ابو عمر نے انیس باہلی کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہو جس طرح ہم نے بیان کیا اور وہ ایک دوسری حدیث اس تذکرہ مین لائے ہین وہ یہ کہ انیس نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین قبیلۂ ضبیعہ کے کچھ لوگون کے ہمراہ گیا تھا اور انھون نے اُنیس انصاری کا بھی تذکرہ لکھا ہو اور انکے تذکرہ مین شفاعت والی حدیث لائے ہین لہذا انپر طعن نہین ہوسکتا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) اُنیس (رضی اللہ عنہ)

ابن قتادہ بن ربیعہ بن مطرف بن خالد بن حارث بن زید بن عبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف ابن مالک انصاری اوسی۔ بدر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور جنگ احد مین شہید ہوے۔ اخنس بن شریک نے انکو قتل کیا تھا۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ انھون نے خنساء بنت خذام اسدیہ سے نکاح کیا تھا۔ اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ انکا نام انس ہو حالانکہ یہ صحیح نہین مگر ہم نے انکا ذکر انس کے بیان مین بھی کیا ہو۔ مجمع بن جاریہ نے روایت کی ہو کہ خنساء بنت خذام انیس بن قتادہ کے نکاح مین تھین جب وہ احد کے دن شہید ہوے تو خنساء کے والد نے خنساء کا نکاح قبیلۂ مزینہ کے ایک شخص سے کر دیا مگر خنساء اُس سے خوش نہین ہوئین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکا نکاح فسخ کر دیا پھر ابو لبابہ نے خنساء سے نکاح کیا اس نکاح سے سائب بن ابی لبابہ پیدا ہوے۔ انکا تذکرہ تینون نے کیا ہو۔ ابو عمر نے خنساء کو اسدیہ لکھا ہو حالانکہ وہ انصاریہ ہین۔

(سیدنا) اُنیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مرثد بن ابی مرثد غنوی۔ انکو لوگ انس بھی کہتے ہین مگر انیس ہی زیادہ مشہور ہو۔ یہ ابو عمر کا بیان ہو مگر ہم نے انکا ذکر انس ہی کے بیان مین کیا ہو ہم نے انکا نسب بھی وہان بیان کیا ہو ابو عمر نے کہا ہو کہ انکی کنیت ابو یزید ہو۔ اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ وہ انصاری ہین بوجہ اسکے کہ اُنکے گمان مین انصار سے اور انسے حلف کی دوستی تھی مگر یہ صحیح نہین انسے اور حمزہ ابن عبد المطلب سے حلف کی دوستی تھی انکا نسب غنی بن اعصر سے ہو۔ یہ اور انکے والد مرثد اور انکے دادا ابو مرثد سب صحابی ہین انکے والد رجیع کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین شہید ہوے اور انکے دادا نے حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت مین وفات پائی اور یہ اُنیس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح مکہ اور حنین مین شریک تھے اور جنگ حنین کے زمانہ مین مقام اوطاس مین یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جاسوس تھے۔ بعض لوگون کا بیان ہو کہ یہی ہین جنسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے اُنیس اس عورت کے پاس چلے جاؤ اگر وہ زنا کا اقرار کرلے تو اُسکو سنگسار کر دینا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہو کہ انمین اور انکے والد کی عمر مین صرف اکیس برس کا تفاوت تھا۔ حضرت اُنیس کی وفات ربیع الاول ۲۱ سنہ ہجری مین ہوئی حکم ابن مسعود نے بواسطہ انکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فتنہ کے متعلق ایک حدیث روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔ بعض لوگون کا بیان ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ اسلم کی عورت کے سنگسار کرنے کا جنکو حکم دیا تھا وہ انیس بن ضحاک ہین اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہو کیونکہ اسکے نقل کرنے والے زیادہ ہین اور اس وجہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی کام کسی قبیلہ کا کسی کے متعلق کرتے تھے تو ایسے ہی شخص کے متعلق کرتے تھے جو اس قبیلہ کا ہو کیونکہ اہل عرب کی طبیعتین اس بات سے متنفر تھین

کہ کسی غیر قبیلہ کا آدمی انپر حاکم بنایا جائے لہذا آپ اُنھین کی طبیعت کی موافقت کرتے تھے اور انکو ابو احمد عسکری نے انصار مین شمار کیا ہو اور کہا ہو کہ اُنیس بن ابی مرثد انصاری انسے فتنہ کے متعلق بھی ایک حدیث روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ایک فتنہ ہوگا اندھا[1] بہرا۔ گونگا۔ مگر یہ حدیث انصار سے منقول نہین ہو۔

(سیدنا) انیس (رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ بن انس بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری خزرجی بدری بعض لوگ کہتے ہین انکا نام انس ہو اور انکے والد کو بعض لوگون نے معاذ بن قیس کہا ہو۔ انکا تذکرہ صرف ابو نعیم نے لکھا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ عروہ بن زبیر نے ان انصار کے بیان مین جو بدر مین شریک تھے انیس بن معاذ بن قیس کا بھی نام لیا ہو اور ابو بکر نے ابن اسحاق سے شرکاے بدر مین قبیلۂ بنی عمرو بن مالک بن نجار یعنے بنی حدیلہ سے انس بن معاذ بن انس بن قیس کا بھی نام لیا ہو۔ انکا نسب یہی ہو جو ہم نے بیان کیا انکا ذکر اوپر ہو چکا ہو۔ ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہو مگر ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک نہین کیا حالانکہ اُنکی عادت اس قسم کے مقامات مین استدراک کرنیکی ہو۔

(سیدنا) انیف (رضی اللہ عنہ)

انکے نام کے آخر مین فے ہو۔ یہ بیٹے ہین جشم بن عوذ اللہ بن تاج بن اراشہ بن عامر بن عبیل بن قسمیل بن فران بن علی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ کے۔ انصار کے حلیف تھے بدر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ یہ محمد بن اسحاق کا بیان ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) انیف (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیب۔ طبری نے انکا ذکر اُن صحابہ مین کیا ہو جو خیبر کے دن شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ خیبر مین ۷ھ ہجری مین شہید ہوے۔ انکی کوئی حدیث نہین روایت کی گئی۔

(سیدنا) انیف (رضی اللہ عنہ)

ابن ملہ یمامی۔ جُبّان کے بھائی ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ اور انکے بھائی جبان جو ملہ کے بیٹے تھے اور رفاعہ اور ربعہ جو زید کے بیٹے تھے یمامہ کے بارہ آدمیون کے ہمراہ آئے تھے جب یہ لوٹ کے گئے تو انیف سے اُنکی قوم نے پوچھا کہ تمھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حکم دیا ہو انھون نے کہا کہ ہمین اس بات کا حکم دیا ہو کہ ہم بکری کو بائین پہلو پر گرائین اور اُسکو قبلہ رو کر کے ذبح کرین اور اسکا خون بہادین اور اسکو کھالین پھر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر کرین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

[1] یعنے وہ فتنہ کسی کے دفع کرنے سے دفع نہوگا ۱۲

(سیدنا) **انیف** (رضی اللہ عنہ)

ابن وائلہ۔ واقدی نے اسی طرح لکھا ہے یعنے یاے تحتانی کے ساتھ اور ابن اسحاق نے وائلہ لکھا ہے خیبر کے دن شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

باب الھمزۃ مع الھاء

(سیدنا) **اُھبان** (رضی اللہ عنہ)

ابو ذر کی بہن کے بیٹے ہین۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ محمد بن اسمعیل نے بیان کیا ہے کہ یہ صیفی کے بیٹے ہین مگر اور لوگون نے اسکے خلاف لکھا ہے۔ انسے حمید بن عبد الرحمن نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن سعد واقدی سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تھے جو صحابہ بصرہ مین سکونت پذیر ہوے تھے اُن مین سے اہبان بن صیفی غفاری بھی ہین کینت انکی ابو مسلم ہے انھون نے وصیت کی تھی کہ انکو کفن مین دو کپڑے دیے جائین مگر لوگون نے تین کپڑے دیے دفن کرنے کے بعد صبح کو دیکھا کہ وہ تیسرا کپڑا کھونٹی پر لٹکا ہوا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے اس تذکرہ مین محمد بن سعد واقدی کے موافق لکھا ہے اور کہا ہے کہ اہبان بن صیفی لہذا اسکا ذکر کرنا اہبان کے تذکرہ مین مناسب ہے۔ اور ابو عمر نے یہ کچھ نہین بیان کیا انھون نے صرف اسی قدر بیان کیا ہے کہ اہبان بن اخت ابی ذر انسے حمید بن عبد الرحمن حمیری بصری نے روایت کی ہے انکا صحابی ہونا ثابت نہین یہ (اپنے مامون) حضرت ابو ذر سے روایت کرتے ہین۔ اور اسمین کچھ اعتراض نہین ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) **اُھبان** (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس اسلمی انکا لقب مکلم الذئب (یعنے بھیڑیے سے کلام کرنیوالے) مشہور ہے کینت انکی ابو عقبہ ہے کوفہ مین رہتے تھے۔ بعض لوگون کا بیان ہے کہ مکلم الذئب (یہ نہین ہین بلکہ) اہبان بن عیاد خزاعی ہین ابن مندہ کہتے ہین کہ یہ سلمہ بن اکوع کے چچا ہین۔ ہمین محمد بن محمد بن سرایا بلدی وغیرہ نے خبر دی یہ کہتے تھے ہمین ابو الوقت نے اپنی سند سے محمد بن اسمعیل تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عامر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسرائیل نے مجزاۃ بن زاہر سے انھون نے اپنون مین سے ایک شخص سے روایت کرکے خبر دی جنکا نام اہبان بن اوس تھا اصحاب شجرہ[1] مین سے تھے اور انکے دونون گھٹنون مین درد رہتا تھا جب وہ سجدہ کرتے تھے تو اپنے دونون گھٹنون کے نیچے تکیہ رکھ لیتے تھے۔

[1] اصحاب شجرہ اُن صحابہ کو کہتے ہین جنھون نے مقام حدیبیہ مین درخت کے نیچے سرور انبیا صلعم سے بیعت کی تھی انھین کو اصحاب بیعۃ الرضوان بھی کہتے ہین (رضی اللہ عنہم و ارضاہم) ۱۲

انیس بن عمرو نے ان سے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ بھیڑیے نے ایک بکری پر حملہ کیا میں نے اُسے ڈانٹا تو بھیڑیا اپنی دم ہلانے لگا اور مجھسے مخاطب ہو کر بولا کہ (خیر آج تو تونے بچا لیا) جسدن لوگ اسطرف سے غافل ہونگے[1] اُسدن کون بچائیگا کیا تم میرا رزق جو خدا نے مجھے دیا تھا چھینے لیتے ہو یہ کہتے ہیں میں نے (تعجب سے) ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ آجکا جیسا تعجب انگیز واقعہ میں نے کبھی نہیں دیکھا بھیڑیے نے کہا تم اس بات پر کیا تعجب کرتے ہو اس سے بھی زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ رسول خدا سامنے کے باغات میں موجود ہیں اور اُسنے اپنے ہاتھ سے مدینہ کی طرف اشارہ کیا وہ لوگوں کو گذشتہ اور آیندہ کی خبریں بیان کرتے ہیں اور لوگوں کو خدا کیطرف اور اُسکی عبادت کی طرف بلاتے ہیں یہ سنکر اُہبان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت میں حاضر ہوے اور اپنا واقعہ آپ سے بیان کیا اور اسلام لائے۔ ابو نعیم نے یہ حدیث اسی تذکرہ میں لکھی ہے اور ابن مندہ نے یہ حدیث اہبان بن عیاذ کے تذکرہ میں لکھی ہے۔ اور ابو عمر نے انھیں کے تذکرہ میں کہا ہے کہ یہ اصحاب شجرہ میں سے تھے انکو لوگ مکلم الذئب کہتے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ مکلم الذئب اہبان بن عیاذ تھے فقط۔ کسی نے انکا نسب نہیں بیان کیا ہشام کلبی نے کہا ہے کہ یہ اہبان اکوع کے بیٹے تھے اکوع کا نام سنان بن عیاذ بن ربیعہ بن کعب بن امیہ بن یقظہ بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم بن افصی بن حارثہ اسلمی انھوں نے کہا ہے کہ محمد بن اشعث فلانکا اور اُنکے تمام خاندان کا نسب اسی طرح بیان کیا جاتا ہے اور محمد بن اشعث انہیں کی اولاد میں ہیں کیونکہ محمد بن اشعث بیٹے ہیں عقبہ بن اُہبان کے یہ نسب اُس قول کے مخالف نہیں ہے جو اوپر بیان ہوا یعنی یہ کہ اُہبان سلمہ بن اکوع کے چچا ہیں کیونکہ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سلمہ بیٹے ہیں عمرو کے اور وہ بیٹے ہیں اکوع کے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) اُہبان (رضی اللہ عنہ)

ابن صیفی غفاری۔ حرام بن غفار کی اولاد سے ہیں بصرہ میں رہتے تھے کنیت انکی ابو مسلم ہے اور بعض لوگ انکا نام وہبان کہتے ہیں واؤ کے بیان میں انشاء اللہ بیان ہوگا۔ ان سے انکی بیٹی عدیسہ روایت کرتی ہیں۔ ہمیں عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد حنبل تک خبر دی وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے ہمیں سریج بن نعمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد یعنی ابن زید نے عبد الکریم بن حکم غفاری اور عبد اللہ بن عبید سے انھوں نے عدیسہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے علی بن ابی طالب میرے پاس تشریف لائے اور دروازہ پر کھڑے ہو کر پوچھا کہ کیا یہاں ابو مسلم ہیں میں نے کہا کہ ہاں تو انھوں نے کہا کہ تم کو کیا چیز مانع ہو کہ تم اس کام میں کچھ حصہ نہیں لیتے اور کچھ ہاتھ نہیں بٹاتے میں نے کہا کہ ایک وصیت مجھے میرے خلیل اور آپ کے ابن عم نے کی تھی وہ وصیت یہ تھی

[1] مراد اس سے قرب قیامت کا زمانہ ہے کہ اس وقت درندہ آبادیوں میں پھرینگے اور مویشیوں کا کوئی نگہبان نہ ہوگا۔

اس بات سے مانع ہے مجھے حضرت نے یہ وصیت فرمائی تھی کہ جب فتنہ کا زمانہ ہو تو تم لکڑی کی تلوار بنا لینا چنانچہ میں نے لکڑی کی تلوار بنائی ہے وہ لٹکی ہوئی ہے۔

واقدی نے بیان کیا ہے کہ جو لوگ بصرہ میں آکے فروکش ہوئے تھے اُنہیں اُہبان بن صیفی غفاری بھی تھے اُنہوں نے وصیت کی تھی کہ صرف دو کپڑوں میں اُنھیں کفن دیا جائے مگر لوگوں نے انھیں تین کپڑوں میں کفنایا صبح کو وہ تیسرا کپڑا لوگوں نے کھونٹی پر دیکھا ابو عمر نے لکھا ہے کہ اس حدیث کو بصرہ کے بہت سے لوگوں کی ایک جماعت نے یعنی سلیمان بن تیمی اور اُنکے بیٹے معتمر نے اور یزید بن زریع نے اور محمد بن عبداللہ ابن مثنی نے معلی بن جابر بن مسلم سے اُنہوں نے عدلیسہ بنت وہبان سے روایت کیا ہے۔ اور ابن مندہ نے اس حدیث کو اُہبان بن اخت ابی ذر کے تذکرہ میں لکھا ہے جیسا کہ پیشتر گذر چکا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) اہبان (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاذ خزاعی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بھیڑیے سے کلام کرنے والے یہی ہیں۔ یہ اصحاب شجرہ میں سے ہیں انسے یزید بن معاویہ بکالی نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہی ہیں جنسے بھیڑیے نے کلام کیا تھا۔ اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ ہر سال اپنے گھر والوں کیطرف سے ایک بکری قربانی کیا کرتے تھے مگر صحیح یہ ہے کہ بھیڑیے سے کلام کرنے والے اُہبان بن اوس اسلمی ہیں۔ ابن مندہ نے ان اہبان بن عیاذ کا تذکرہ مستقل طور پر علیحدہ لکھا ہے اور ابو عمر اور ابو نعیم نے اہبان بن اوس کے تذکرہ میں ان کو بھی ذکر کر دیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بھیڑیے سے کلام کرنے اہبان عیاذ خزاعی ہیں واللہ اعلم

(سیدنا) اہود (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاض ازدی۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کی خبر قبیلہ حمیر کو پہونچائی تھی اُس وقت جو باتیں اُنہوں نے کی ہیں اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اُسوقت مسلمان تھے ان کا تذکرہ ابن دباغ نے محمد بن اسحاق سے نقل کیا ہے

باب الھمزۃ مع الواو

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن ارقم بن زید بن قیس بن نعمان بن مالک بن اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی۔ قبیلہ بنی حارث بن خزرج سے ہیں۔ زید بن ارقم کے بھائی ہیں۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ ہمیں ابو جعفر بن سمین نے اپنی اسناد سے یونس بن بکیر تک خبر دی اُنہوں نے ابن اسحاق سے شہدائے احد کا نام منجملہ قبیلہ بنی حارث بن خزرج سے زید بن ارقم کے بھائی کا نام بھی ذکر کیا ہے کہ وہ احد میں شہید ہوئے اُنہوں نے کہا ہے کہ اوس بن ارقم بن زید بن قیس بھی اسی جنگ میں شہید ہوئے تھے اور اُنہوں نے

ان کا نسب بھی بیان کیا ہے - ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن اعور بن جوشن بن عمرو بن مسعود - ان کو بخاری نے ذکر کیا ہے اور ان کا ذکر دو اے ناموں میں آئیگا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ یہ جوشن بن عمرو بن مسعود کے بیٹے ہیں مگر یہ نسب صحیح نہیں ہے - ابو عمر نے ان کا تذکرہ ردیف ذال میں ذی الجوشن کے بیان میں کیا ہے - لقب ان کا ذوالجوشن ہے اور نام انکا اوس بن اعور بن عمرو بن معاویہ ہے اور معاویہ کا مشہور نام ضباب بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے یہ والد ہیں شمر بن ذی الجوشن کے جسکا واقعہ حضرت حسین ابن علی رضی اللہ عنہما کے ساتھ مشہور ہے - انھوں نے کوفہ کی سکونت اختیار کرلی تھی انکا باقی حال ذی الجوشن کے بیان میں انشاء اللہ آئیگا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن انیس قرنی - اور بعض لوگ ان کو اویس بن عامر کہتے ہیں یہ بڑے مشہور زاہد ہیں اویس کے بیان میں انشاء اللہ انکا تذکرہ ہوگا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس ثقفی - ابن مندہ نے لکھا ہے کہ بخاری نے ان کو تین شخص کر کے لکھا ہے اور ابن مندہ نے ابن معین سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا اوس بن اوس اور اوس بن ابی اوس ایک شخص ہیں - عبدالرحمن بن یعلی طائفی نے عثمان بن عبداللہ بن اوس سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اُن کے دادا اوس بن حذیفہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اُس وفد میں تھا جو قبیلہ بنی مالک سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا یعنی وفد ثقیف بنی مالک قبیلہ ثقیف کی ایک شاخ ہے وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وفد کو اپنے ایک قبہ میں جو مسجد اقدس اور خانہ مقدس کے درمیان میں تھا اُتارا تھا اور آپ ان کے پاس بعد نماز عشاء کے جاکے باتیں کیا کرتے تھے - اس حدیث کو شعبہ نے نعمان بن سالم سے انھوں نے اوس بن اوس ثقفی سے روایت کیا ہے کہ وہ اس وفد میں تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں اس حدیث کو شعبہ نے اوس بن اوس سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے - ابن مندہ کا کلام ختم ہوگیا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے (اسقدر زیادہ) لکھا ہے کہ بعض لوگ انکو اوس بن ابی اوس بھی کہتے ہیں یہ والد ہیں عمرو بن اوس کے اور انھوں نے کہا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں منجملہ انکے یہ حدیث ہے کہ جو شخص نہلائے اور نہائے وہ حدیث جو ابن مندہ نے اسکے بعد والے تذکرہ میں نقل کی ہے انکو ابن مندہ نے قبیلہ ثقیف کیطرف منسوب نہیں کیا اور ابو نعیم نے

ان کا تذکرہ علٰحدہ نہیں لکھا بلکہ انکا تذکرہ اوس بن حذیفہ کے ذکر میں لکھدیا ہی جیساکہ انشاء اللہ ہم آیندہ ذکر کرینگے انھوں نے انکا نام انس بن ابی انس لکھا ہی اور انس کا نام حذیفہ ہی ابو عمر نے بھی ایسا ہی لکھا ہی

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام اوس بن ابی اوس ہی انکا شمار اہل شام میں ہی ان سے ابو الاشعث صنعانی نے اور عبداللہ بن محیریز نے روایت کی ہی ہمیں ابو احمد عبدالوہاب بن علی صوفی نے اپنی اسناد سے ابو داؤد سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن حاتم جرجانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن مبارک نے اوزاعی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے حسان بن عطیہ نے ابو الاشعث سے انھوں اوس بن اوس سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن نہلائے[1] اور نہائے پھر (جامع مسجد) سویرے جائے اور پیادہ پا جائے سوار ہو کر نہ جائے اور امام کے قریب بیٹھے اور خطبہ سنے اور اس درمیان میں کوئی لغو کام نہ کرے اسکو ہر قدم کے عوض میں ایک سال کا ثواب ملیگا ایکسال کے روزوں کا اور ایک سال کی شب بیداری کا۔ یہ ابن مندہ کا قول ہی اور اس حدیث کو احمد بن شعیب نے محمد بن خالد سے انھوں نے عمر بن عبدالواحد سے انھوں نے یحیی بن حارث سے انھوں نے ابو الاشعث سے روایت کی ہی انھوں نے کہا کہ اوس بن اوس ثقفی سے مروی ہی۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ اوس اور وہ اوس جنکا ذکر پہلے ہوا دونوں ایک ہیں مگر ابو نعیم نے کہا ہی کہ یہ اوس بن ابی اوس ہیں اور وہ حدیث روایت کی ہی جو ہمسے عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند سے ابو داؤد یعنی سلیمان بن داؤد تک بیان کی وہ شعبہ سے وہ نعمان بن سالم سے راوی ہیں کہ انھوں نے کہا میں نے ابن عمرو بن اوس کو اپنے دادا اوس بن ابی اوس سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ وضو کر رہے تھے تو آپ نے استیکاف کیا میں نے پوچھا کہ استیکاف کیا چیز ہے انھوں نے کہا کہ (اسکا مطلب یہ ہی کہ) آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے۔ اور نیز یعلی بن عطا سے مروی ہی کہ وہ اپنے والد سے وہ اوس بن ابی اوس سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور اپنے نعلین پر مسح فرمایا اور نماز کیلئے تشریف لیگئے۔ ابو نعیم نے ان اوس کو عمرو بن اوس ثقفی کا والد قرار دیا ہی اور ابو عمر کی مخالفت کی ہی ابو عمر نے ان کو ثقفی قرار دیا ہی اور انھوں نے علاوہ ثقفی کے نہ اوس بن اوس کا تذکرہ کیا ہی نہ اوس بن ابی اوس کا ذکر لکھا ہی اور عنقریب ان دونوں تذکروں کی بابت اوس بن حذیفہ کے تذکرہ میں انشاء اللہ کلام کیا جائیگا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

[1] جمعہ کے دن اپنی بی بی سے خلوت کرنیکی فضیلت اس حدیث سے نکلتی ہی جیساکہ اور احادیث میں بھی وارد ہوا ہی ۱۲

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن بشیر- یمن کے لوگون مین سے ہین بعض لوگ کہتے ہین یہ جیشان کے رہنے والے ہین یہ ابوعمر کا بیان ہے۔ ہمین حافظ محمد بن عمر بن ابی عیسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے اجازۃً بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو جعفر عمر بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر محمد بن احمد ہمدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالعاصی کے چچا یعنی ابومحمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ولید بن مسلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن صالح نے لیث بن سعد سے انھون نے عامر بن یحیی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اوس بن بشیر سے روایت کی ہے کہ ایک شخص یمن کا رہنے والا جو قبیلہ بنی خنسار کا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا اور اُس نے کہا کہ ہمارے یہان ایک پینے کی چیز کا رواج ہے جسکو مزر کہتے ہین جینا (ایک قسم کا غلہ) سے بنائی جاتی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسمین نشہ ہوتا ہے انھون نے کہا ہان آپ نے فرمایا تو اسکو نہ پیو اس شخص نے کہا کہ لوگ صبر نہ کر سکین گے حضرت نے فرمایا اگر صبر نہ کر سکین گے تو اُنکے سر توڑ دو۔ انکو قبیلہ بنی خنسار سے کہنا غلط ہے۔ یہ جیشان کے ہین جو یمن کا ایک قبیلہ ہے۔ یہ حدیث جابر بن عبداللہ سے اور دیلم جیشانی سے مروی ہے انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے۔ پس ابوموسی کی روایت کی بنا پر اوس اہل یمن سے نہین ہین ہان وہ اس وقت موجود تھے جب یمنی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو پوچھا۔

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج انصاری خزرجی۔ حضرت حسان بن ثابت شاعر کے بھائی ہین بیعت عقبہ اور جنگ بدر مین شریک ہوے تھے۔ ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ اوس بن ثابت بن منذر بن حرام قبیلہ بنی عمرو بن ثابت بن نجار سے ہین اور اور لوگون نے لکھا ہے کہ قبیلہ بنی عمرو ابن زید مناہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار سے ہین ابن مندہ نے سمجھا ہے کہ یہ اختلاف نسب مین ہے حالانکہ ایسا نہین ہے کیونکہ پہلے قول مین جو انکو قبیلہ بنی عمرو بن زید مناہ سے قرار دیا ہے وہ پہلے عمرو کا نسب ہے اور دوسرے قول مین جو بنی عمرو بن مالک بن نجار سے قرار دیا ہے وہ دوسرے عمرو کا حال ہے اور یہ پہلے عمرو کے دادا ہین جس نے اُس نسب کو دیکھا ہے جو ہمنے پہلے ذکر کیا وہ جانتا ہے کہ ان دونون قولون مین کچھ اختلاف نہین ہے۔ عبداللہ بن محمد بن عمارہ انصاری نے بیان کیا ہے کہ یہ اوس جنگ احد مین شہید ہوے۔ واقدی نے لکھا ہے کہ یہ جنگ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے تھے اور حضرت عثمان رض کی خلافت مین مدینہ مین وفات پائی۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ میرے نزدیک عبداللہ کا قول صحیح ہے واللہ اعلم اور ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ یہ جنگ بدر مین شریک تھے اور جنگ احد مین شہید

ہوے - کوئی اولاد نہین چھوڑی - انکے اور انکی بی بی کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون
انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی - مین کہتا ہون کہ یہ قصہ خالد بن عرفطہ کے بیان مین لکھا ہی اور وہین اسپر بحث کی ہی -

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ تیمی - حاکم ابو عبد اللہ نے انکا تذکرہ ان صحابہ کے ذیل مین لکھا ہی جو نیشاپور چلے آئے تھے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن جبیر انصاری - قبیلۂ بنی عمرو بن عوف سے ہین خیبر کے دن قلعہ ناعم پر شہید ہوے - انکا تذکرہ ابن شاہین نے کیا ہی
انکا تذکرہ ابو موسی اور ابو عمر نے لکھا ہی مگر ابو عمر نے انکا نام اوس بن حبیب لکھا ہی واللہ اعلم -

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن جہیش بن یزید نخعی مشہور نام انکا ارقم ہی قبیلۂ نخع کے وفد کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر
ہوے تھے ارقم کے نام مین انکا ذکر ہو چکا ہی - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو حاجب کلابی ہی - انکا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہی انسے انکے بیٹے حاجب نے روایت کی ہی کہ یہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی ابن ابی حاتم نے کہا ہی کہ اوس کلابی ضحاک بن سفیان کلابی
سے روایت کرتے ہین اور انسے انکے بیٹے حاجب روایت کرتے ہین - انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ بن لام بن عمرو بن ثمامہ بن عمرو بن طریف طائی انکا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہی اور انھون نے اپنی اسناد سے
حمید بن منہب سے انھون نے اپنے دادا اوس بن حارثہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین قبیلۂ طی کے ستر سوارون
کے ساتھ گیا اور مینے آپ سے اسلام کے اوپر بیعت کی اور انھون نے ایک طویل حدیث ذکر کی ہی - انکا تذکرہ ابن دباغ
نے لکھا ہی -

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیب انصاری - قبیلۂ بنی عمرو بن عوف سے ہین خیبر مین شہید ہوے اور بعض لوگ انکو اوس بن جبیر - ابو عمر نے انکا
ذکر یہان لکھا ہی - اور (ہماری کتاب مین) انکا تذکرہ اوس بن جبیر کے بیان مین گذر چکا -

ترجمہ - مردون کو بھی حصہ ہی اس مال مین جو ماں باپ اور اعزہ چھوڑ مرین سا اسکے بعد اسی آیت مین یہ مضمون ہی کہ عورتون کو بھی اس مال مین حصہ ہی جو ماں باپ اور اعزہ چھوڑ مرین

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن حدثان بن عوف بن ربیعہ ابن سعد بن یربوع بن واثلہ بن دہمان بن نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن۔ اِس نسب کو ابونعیم نے بیان کیا ہے۔ اُنکا صحابی ہونا ثابت ہے۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہے یہ وہی ہین جنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منی[۱] کے زمانے مین بھیجا تھا تاکہ اس امر کا اعلان کردین کہ جنت مین سوا مومن کے کوئی نجائیگا اور یہ منی کا زمانہ کھانے پینے کا زمانہ ہے۔ اِنکے انکے بیٹے مالک بن اوس نے صدقہ فطر کے بارے مین روایت کی ہے۔ ہم سے ابوالفرج یحیی بن محمود ثقفی نے اجازۃً اپنی اسناد سے ابن ابی عاصم تک روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بکار عیشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن بکر برسانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عمرو بن صہبان نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے زہری نے مالک بن اوس بن حدثان سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ فطر ایک صاع کھانا دو اور ہمارا کھانا اُس زمانے مین گیہون اور چھوہارے اور انگور اور پنیر تھا۔ اِس حدیث کو انسے سلمہ بن وردان نے بھی روایت کیا ہے انکے بیٹے مالک بن اوس کے صحابی ہونے مین اختلاف ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن حذیفہ بن ربیعہ بن ابی سلمہ بن غیرۃ بن عوف ثقفی یہ اوس ابن ابی اوس کے بیٹے ہین۔ بخاری نے کہا ہے کہ اوس بن حذیفہ بیٹے ہین ابوعمرو بن عمرو بن وہب بن عامر بن یسار بن مالک بن حطیط بن جشم ثقفی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے۔ اِنسے انکے بیٹے نے اور عثمان بن عبداللہ نے اور عبدالملک بن مغیرہ نے روایت کی ہے۔ محمد بن سعد واقدی نے بیان کیا ہے کہ جو صحابہ طائف مین آکے رہے تھے انمین اوس بن حذیفہ بھی تھے یہ ثقیف کے وفد مین تھے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے یہ تمام بیان ابن مندہ کا ہے۔ اور ابوعمر نے کہا ہے کہ اوس بن حذیفہ ثقفی انکو لوگ اوس ابن ابی اوس بھی کہتے ہین ابواوس کا نام حذیفہ تھا۔ اور خلیفہ بن خیاط نے کہا ہے کہ انکا نام اوس بن اوس بھی ہے اور اوس بن ابی اوس بھی ہے ابواوس کا نام حذیفہ ہے۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ یہ اوس عثمان بن عبداللہ بن اوس کے دادا ہین۔ اوس بن حذیفہ کی روایت کی ہوئی بہت سی حدیثین ہین منجملہ اُنکے پیرون پر مسح کرنیکی حدیث ہے مگر اسکی سند مین ضعف ہے۔ اور یہ قبیلہ بنی مالک کے اس وفد مین تھے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا تھا آپ نے اُن لوگون کو اُس قبہ مین اُتارا تھا جو مسجد مقدس اور آپ کے گھر کے درمیان مین تھا اور آپ بعد نماز عشا کے اُنکے پاس جایا کرتے تھے اور انسے باتین کیا کرتے تھے ابن معین نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی اسناد اچھی ہے اور تحزیب قرآن کے بارے مین انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

[۱] منی ایک مقام ہے حدود حرم مین مکہ معظمہ سے ایک فرسخ وہان حاجی لوگ جاکے ٹھہرتے ہین اسی بنا پر کومنی کا زمانہ کہتے ہین۔

صحیح نہین ہو یہ کلام ابو عمر کا تھا انھون نے اوس بن حذیفہ ہی کو اوس بن ابی اوس قرار دیا ہو پھر مین نہین جانتا کہ انھون نے
انکو دو تذکرون مین کیون لکھا جبکہ یہ دونون اُنکے نزدیک ایک ہین مگر ابو نعیم نے بیان کیا ہو جیسا شروع تذکرہ مین گذر چکا اور
انھون نے وہ حدیث بھی روایت کی ہو جو ہم سے ابو الفضل عبد اللہ خطیب نے اپنی اسناد سے ابو داؤد طیالسی تک بیان
کی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن عبد الرحمن طائفی نے عثمان بن عبد اللہ بن اوس ثقفی سے انھون نے اپنے دادا اوس بن
حذیفہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم قبیلۂ ثقیف کے لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے
تو احلافی لوگ تو مغیرہ بن شعبہ کے یہان اترے اور مالکی لوگون کو آپ نے اپنے قبہ مین اُتارا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
بعد نماز عشا کے ہمارے پاس تشریف لایا کرتے تھے اور ہم سے باتین کیا کرتے تھے زیادہ دیر تک کھڑے رہنے کے سبب سے
آپ اپنے پیرون کو بدلتے تھے یعنی کبھی اس پیر کے بل کھڑے ہوتے تھے کبھی اُس پیر کے بل پر۔ اکثر آپ ہم سے قریش کی
شکایت کیا کرتے تھے فرماتے تھے کہ ہم مکہ مین ذلیل اور کمزور تھے پھر جب ہم مدینہ مین آئے تو ہم نے لوگون سے انتقام لے لیا
اب لڑائی کا ڈول کبھی ہمارے موافق ہوتا ہو اور کبھی ہمارے خلاف۔ ایک شب کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت
تشریف لایا کرتے تھے اُس وقت نہین تشریف لائے بلکہ اسکے بعد تشریف لائے تو ہم لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
آج آپ کو اُس وقت سے دیر ہو گئی جس وقت آپ تشریف لایا کرتے تھے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسوقت
مجھے قرآن کا ورد جو میرا معمول ہو پڑھنا تھا لہذا مینے چاہا کہ اسکو تمام کرکے آؤن۔ پھر ہم نے صبح کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے اصحاب سے قرآن کے ورد کی بابت پوچھا کہ آپ لوگ کس کس قدر پڑھتے ہین انھون نے کہا کہ تین دن مین بھی ختم
کر دیتے ہین اور کبھی پانچ دن مین کبھی سات دن مین کبھی نو دن مین کبھی گیارہ دن مین کبھی تیرہ دن مین کبھی مفصل کی ایک ایک
سورت پڑھ لیتے ہین۔ ابو نعیم نے لکھا ہو کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے عثمان بن عبد اللہ سے انھون نے اپنے والد سے
انھون نے انکے دادا اوس بن حذافہ سے روایت کیا ہو اس مین انسے تین وہم ہو گئے ہین ایک یہ کہ انھون نے اسمین انکے
باپ کا واسطہ بڑھا دیا دوسرے یہ کہ حذیفہ نام کو حذافہ کر دیا تیسرے یہ کہ انھون نے تذکرہ قائم کیا تھا اوس بن عوف کا اور
حدیث روایت کی اوس بن حذافہ سے۔ متقدمین نے اِن اوس ثقفی کے بارے مین اختلاف کیا ہو بعض نے کہا ہو کہ انکا نام
اوس بن ابی اوس ہو انھون نے انکے باپ کی کنیت بیان کی اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ انکا نام اوس بن اوس ہو۔ مگر اوس
بن ابی اوس ثقفی اور بعض لوگ کہتے ہین اوس بن اوس تو انسے شامیون نے روایت کی ہو اور انکا شمار اُنھین لوگون مین ہو
انسے ابو اشعث صنعانی نے جو صنعاء دمشق کے رہنے والے ہین اور ابو اسماء رحبی نے اور عبادہ بن نسی نے اور ابن محیریز
نے اور محمد بن عبد اللہ یزنی نے اور عبد الملک بن مغیرہ طائفی نے روایت کی ہو۔ اِنسے ابو الاشعث نے نہلانے اور

نہانے کی حدیث روایت کی ہے۔ ابونعیم نے لکھا ہے کہ ۵۹ھ مین انکی وفات ہوئی۔ یہ ابونعیم کا بیان تھا۔ انھون نے اوس بن ابی اوس ثقفی کو اور اوس بن حذیفہ کو ایک کردیا ہے اور انسے راوی ابوالاشعث کو قرار دیا ہے اور انکو شامی لکھا ہے مگر محمد بن سعد نے بیان کیا کہ اوس بن حذیفہ ثقفی طائف مین رہتے تھے لہذا اس بنا پر یہ وہ نہونگے وہ شام مین رہتے تھے اور اُنسے شامیون نے روایت کی ہے ابونعیم نے محمد بن سعد سے روایت کی ہے کہ جو شخص طائف مین رہتے تھے وہ اوس بن عوف ثقفی ہین اور وہی اوس بن حذیفہ بھی ہین اگر دادا کی طرف منسوب کردیے جائین مگر ابن مندہ نے محمد بن سعد سے صرف اوس بن حذیفہ نقل کیا ہے اوس ابن عوف کو نقل نہین کیا ابونعیم کے پاس اس امر کی کوئی دلیل نہین ہے جو وہ تینون کو یعنے اوس بن حذیفہ کو اور اوس بن ابی اوس کو اور اوس بن عوف کو ایک سمجھتے ہین۔ ابوعمر نے انکو تین شخص قرار دیا ہے اور تینون کا تذکرہ علٰحدہ علٰحدہ لکھا ہے اور ابن مندہ نے تینون کو ثقفی قرار دیا ہے اوس بن اوس کو اور اوس بن حذیفہ کو اور اوس بن عوف کو اور اوس بن عوف کے تذکرہ مین لکھا ہے کہ ۵۹ھ مین انکی وفات ہوئی جیسا کہ ابونعیم نے اوس بن حذیفہ کے بیان مین لکھا ہے اس سے ابونعیم کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ وہ دونون ایک ہین اور بخاری نے بھی ان تینون کو ایک کردیا ہے اور کہا ہے کہ اوس بن حذیفہ ثقفی والد ہین عمرو بن اوس کے اور بعض لوگ انکو اوس بن ابی اوس بھی کہتے ہین اور بعض لوگ انکو اوس بن اوس بھی کہتے ہین یہ انھین کے الفاظ تھے اور انسے ابن مندہ نے اوس بن اوس کے تذکرہ مین نقل کیا ہے کہ انھون نے ان تینون کو ایک کردیا ہے مگر ہم نے تاریخ بخاری سے وہی نقل کیا ہے جو ہم بیان کرچکے پھر معلوم نہین کہ انھون نے یہ مضمون بخاری سے کس طرح نقل کیا۔ امام احمد بن حنبل نے اوس بن ابی اوس کو اور اوس بن حذیفہ کو ایک کردیا ہے اور اپنے مسند مین لکھا ہے کہ اوس بن ابی اوس ثقفی وہی اوس بن حذیفہ ہین ہم سے عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہُشَیم نے یعلیٰ بن عطار سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اوس بن ابی اوس ثقفی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ایک قوم کے چشمہ پر پہونچے اور آپ نے وضو فرمایا واللہ اعلم۔

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن حوشب انصاری۔ ہمین ابوعیسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد احمد بن علی بن محمد بن عبداللہ کی کتاب سے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر محمد بن عیسی عطار نے ۴۲۶ھ مین بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد جبدن ابن محمد بن عیسی فقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین احمد خلیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یزید بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جریری نے ابوالسلیل سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم نے نخلی استر

علیہ وسلم کے ہمراہ ایک انصاری کے مکان مین بیٹھا ہوا تھا جنکا نام اوس بن حوشب تھا کہ آپکے پاس ایک ظرف لایا گیا اور آپکے ہاتھ مین رکھدیا گیا آپ نے فرمایا کیا چیز ہو لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ دودھ اور شہد ہو حضرت نے اسکو اپنے ہاتھ سے رکھدیا اور فرمایا کہ یہ دونون چیزین ملا کر نہ ہم پیتے ہین اور نہ انکو حرام کہتے ہین جو شخص اللہ کے لیے انکسار اختیار کریگا اللہ اسکو بلند کر دیگا اور جو سرکشی کریگا اللہ اسکو توڑ دیگا اور جو شخص اپنے معاش کی تدبیر عمدہ کریگا اللہ اسکو رزق دیگا۔ ابوموسی نے لکھا ہو کہ یہ حدیث اس سند سے غریب ہو بعض روایتون مین ہو کہ یہ دودھ و شہد مکہ مین جسنے آپکو دیا تھا وہ طلحہ بن عبید اللہ تھے پھر آپنے فرمایا جو کچھ فرمایا واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **اوس** (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن عبید بن امیہ بن عامر بن خطمہ بن جشم بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ یہی ہین جنکے حق مین حسان بن ثابت نے جنگ یرموک مین کہا تھا ؎

وافیت[۱] یوم الروع اوس بن خالد یمج دما کالرعث مختضب النحر

انکا تذکرہ کلبی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **اوس** (رضی اللہ عنہ)

ابن خذام یہ اُن چھ آدمیون مین سے ہین جو غزوہ تبوک سے پیچھے رہگئے تھے پھر انھون نے (اسکی سزا مین) اپنے آپکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین ایک ستون سے باندھ دیا پس انکے اور نیز انکے اور ساتھیون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی واخرون[۲] اعترفوا بذنوبھم خلطوا عملا صالحا واخر سیئا اُن چھ آدمیون کے نام یہ ہین اوس بن خذام ابو لبابہ ثعلبہ بن ودیعہ کعب بن مالک مرارہ بن ربیع ہلال بن امیہ۔ بعض لوگون کا بیان ہو کہ صرف ابو لبابہ نے اپنے آپکو بنی قریضہ کی وجہ سے ستون سے باندھا تھا جنکا ذکر ابو لبابہ کے نام اور کنیت مین انشاء اللہ کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **اوس** (رضی اللہ عنہ)

ابن خولی بن عبد اللہ بن حارث بن عبید بن مالک بن سالم حبلی بن غنم بن عوف بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی سالمی۔ کنیت انکی ابولیلیٰ بدر مین اور احد مین اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے لوگون کا بیان ہو کہ وہ کاملین مین سے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور شجاع بن وہب اسدی کے درمیان مین

---

[۱] ترجمہ۔ بڑے خوف والے دن اوس بن خالد کو دیکھا کہ وہ مرغ کے تاج کے مثل (سرخ) خون تھوک رہے تھے اور تمام سینہ انکا رنگین تھا۔ [۲] ترجمہ کچھ اور لوگ ہین جنھون نے اپنے قصور کا اقرار کر لیا ہو انھون نے نیک کامون کے ساتھ بُرے کام کو مخلوط کر دیا ہو ۱۲

مواخات کرادی تھی۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اوس نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم آپ کو خدا کی قسم دلاتے ہین کہ ہمین بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین شریک کر لیجیے چنانچہ حضرت علی نے انھین اجازت دیدی اور یہ آنحضرت کے غسل مین شریک ہوے اور آپکی قبر شریف مین بھی اُترے اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ انصار دروازے پر جمع ہوے اور کہنے لگے کہ خدا کے لیے ہمین حضرت کے پاس آنے دو ہم حضرت کے ماموں ہین تو کہا گیا کہ تم اپنے کسی شخص پر اتفاق کرلو (اور اُس شخص کو اندر بھیجدو) چنانچہ ان لوگون نے اوس بن خولی پر اتفاق کر لیا اور وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل مین اور دفن مین شریک ہونے۔ حضرت ابن عباس نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین اتنے لوگ اُترے تھے فضل بن عباس اور انکے بھائی قثم اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام شقران اور اوس بن خولی۔ ان اوس کی وفات مدینہ مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ انصاری۔ ہمین محمد بن عمر بن ابی عیسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابو عبداللہ بن مرزوق بن عبداللہ ہروی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عمرو بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ایوب بن حبیب رقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن سلیمان نے حلب مین خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن حسان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سعید نے حکم سے انھون نے عکرمہ سے انھون نے حضرت ابن عباس سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے اوس بن ساعدہ انصاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے حضرت نے انکے چہرہ پر کچھ آثار ناخوشی کے دیکھے تو فرمایا کہ اے ابن ساعدہ یہ کیا بات ہے مین تمھارے چہرہ مین آثار ناخوشی کے دیکھتا ہون انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری کچھ لڑکیان ہین اور مین انکے موت کی دعا مانگتا ہون حضرت نے فرمایا اے ابن ساعدہ ایسی دعا نکرو کیونکہ لڑکیون مین برکت ہوتی ہے یہی لڑکیان نعمت کے وقت شکر کرنیوالی اور مصیبت کے وقت رونے والی ہین۔ اور ایک دوسری سند مین یہ عبارت بھی ہے کہ سختی کے وقت یہی تیمارداری کرنے والی ہین۔ انکا ثقل زمین پر ہوتا ہے اور انکی روزی اللہ عزوجل کے ذمہ ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد کنیت انکی ابو زید۔ انکا تذکرہ عبدان مروزی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اسوقت یہ اٹھاون برس کے تھے۔ یحیی بن بکیر نے اپنے والد سے انھون نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ اوس بن سعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے شام کے حاکم تھے قبیلۂ بنی امیہ بن زید مین سے تھے انکی کنیت ابو زید تھی ۱۶ھ ہجری مین بعمر ۶۴ سال انکی وفات ہوئی

انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید انصاری۔ انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ ابوالزبیر نے سعید بن اوس انصاری سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عید کے دن فرشتے راستون پر کھڑے ہو کر پکارتے ہین کہ اے مسلمانو اپنے بزرگ پروردگار کے پاس جاؤ جو نیکی کے ساتھ احسان کرتا ہے اور اسپر بڑا ثواب دیتا ہے تمھین رات کو عبادت کا کہا گیا تھا چنانچہ تمنے کی اور تمھین دن کو روزے کا حکم دیا گیا تھا چنانچہ تمنے روزہ رکھا اور اپنے پروردگار بزرگ برتر کی تمنے اطاعت کی لہذا اب تم اپنے انعام لو پھر جب لوگ نماز پڑھ چکتے ہین تو ایک منادی ندا کرتا ہے کہ آگاہ ہو جاؤ تمھارے پروردگار بزرگ برتر نے تمھین بخشدیا پس اب ہدایت یافتہ ہو کر اپنے مکانون کو لوٹ جاؤ یہ انعام کا دن ہے۔ آسمان مین عید کے دن کا نام انعام کا دن ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن سمعان۔ کنیت انکی ابوعبداللہ انصاری ہے۔ انکا تذکرہ انس بن مالک کی حدیث مین ہے۔ سعید بن ابی مریم نے ابراہیم بن سوید سے انھون نے ہلال بن زید بن یسار انھون نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے مجھے تمام لوگون کے لیے ہدایت اور رحمت بنا کے بھیجا ہے اور مجھے اسلیے بھیجا ہے کہ مین گانے بجانے کے آلات کو اور بتون کو اور جاہلیت کے کامون کو مٹا دون میرے پروردگار نے اپنی عزت کی قسم کھائی ہے کہ جو شخص دنیا مین شراب پیے گا مین قیامت کے دن اسپر شراب طہور حرام کر دونگا اور جو شخص اسکو دنیا مین ترک کر دیگا اللہ اُسے حظیرۃ القدس مین شراب پلائیگا اوس بن سمعان نے عرض کیا کہ قسم ہے اسکی جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ توراۃ مین یہ مضمون لکھا ہوا ہے کہ جو بندہ خدا کے بندون مین سے شراب پیے گا اللہ اسکو قیامت کے دن طینۃ الخبال پلائیگا لوگون نے پوچھا کہ اے ابوعبداللہ طینۃ الخبال کیا چیز ہے انھون نے کہا کہ دوزخیون کی پیپ۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اسکے راوی صرف سعید ابن ابی مریم ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل۔ بعض لوگ کہتے ہین انکا نام شرحبیل بن اوس ہے قبیلۂ بنی مجمع کے ایک شخص ہین۔ انکا شمار اہل شام مین ہے اِنسے نمران یعنے ابوالحسن رحبی نے روایت کی ہے کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ جو شخص کسی ظالم کے ساتھ جائیگا تاکہ اسکی مدد کرے اور وہ یہ جانتا ہو گا کہ یہ ظالم ہے تو وہ اسلام[1] سے نکل گیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

---

[1] مقصود یہ ہے کہ یہ کام اسلام کے خلاف ہے یہ مطلب نہین ہے کہ وہ شخص درحقیقت کافر ہو گیا ۱۲

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن صامت بن قیس بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم۔ غنم کا نام قوقل بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی۔ عبادہ بن صامت کے بھائی ہین بدر مین اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے یہی ہین جنھون نے اپنی بی بی سے ظہار[۱] کیا تھا پھر قبل کفارہ دینے کے انسے ہمبستری کی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین حکم دیا تھا کہ پندرہ صاع جو ساٹھ مسکینون کو دین۔ ہمین عبدالوہاب بن ابی منصور امین نے اپنی سند سے ابو داؤد یعنے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن ادریس نے محمد بن اسحاق سے انھون نے معمر بن عبداللہ بن حنظلہ سے انھون نے یوسف بن عبداللہ ابن سلام سے انھون نے خولہ بنت مالک بن ثعلبہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتی تھین مجھسے میرے شوہر اوس بن ثابت نے ظہار کیا اسکے بعد انھون نے پوری حدیث ذکر کی۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ سب سے پہلا ظہار جو اسلام مین ہوا وہ اوس بن صامت کا تھا اُنکے نکاح مین انکے چچا کی بیٹی ہین انسے انھون نے ظہار کیا تھا۔ یہ شاعر بھی تھے ایک شعر انکا یہ ہے؂

انا ابن مزیقیا عمرو وجدے ۔۔۔ ابوہ عامر ماء السماء[۲]

یہ اور شداد بن اوس انصاری بیت المقدس مین جا کے رہے تھے۔ انکی وفات سرزمین فلسطین کے مقام رملہ مین ۳۴ھ مین ہوئی اسوقت انکی عمر ۷۲ سال تھی۔ انکے بھائی عبادہ کی وفات بھی رملہ مین ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہین بیت المقدس مین۔ یہ ابو احمد عسکری کا قول ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن ضمعج حضرمی۔ اہل کوفہ مین ہین۔ انھون نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا۔ صحابہ سے روایت کرتے ہین ۷۴ھ مین انکی وفات ہوئی۔ ہمین ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ اور اسماعیل بن عبیدہ اور ابوجعفر عبیداللہ بن احمد نے خبر دی یہ لوگ کہتے تھے ہمین ابوالفتح عبدالملک بن ابی القاسم نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ بن سورۃ (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو معاویہ نے اعمش سے انھون نے اسماعیل بن رجاء سے انھون نے اوس بن ضمعج سے نقل کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کے گھر مین جا کر کوئی امام نہ بنے نہ اُسکی عزت کی جگہہ پر بغیر اُسکی اجازت کے بیٹھے یہ حدیث حسن ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

---

[۱] ظہار اسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص اپنی بی بی کے کسی عضو کو اُن عورتون کے کسی عضو سے تشبیہ دے جنسے نکاح کرنا حرام ہے مثلاً کہے کہ تیرا پیٹ ایسا ہے جیسے میری ماں کا پیٹ زمانہ جاہلیت مین اِس کلمہ کے کہنے سے طلاق ہو جاتی تھی مگر اسلام نے اس رسم کو مٹا دیا اور حکم دیا کہ اِس کلمہ کے کہنے سے طلاق نہین ہوتی ہان یہ بیہودہ بات ہے جسکی سزا مین اسلام نے کفارہ مقرر کیا ۱۲

[۲] ترجمہ اسکا اہل عرب مین بیٹا ہون عمرو مزیقیا کا اور میرے دادا عامر ہین جو عمرو مزیقیا کے باپ ہین ۱۲

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن عابد۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ خیبر مین شہید ہوے۔

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید اللہ بن حجر اسلمی۔ بعض لوگ کہتے ہین انکا نام اوس بن حجر تھا جس طرح ایک شاعر تمیمی جاہلی کا نام ہے۔ ابو عمر نے لکھا ہے کہ یہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین تشریف آوری کے اسلام لائے یہ اسوقت مقام عرج مین رہتے تھے۔ ایاس ابن مالک بن اوس بن عبید اللہ نے اپنے والد مالک سے انھون نے اپنے والد اوس بن عبید اللہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف سے گذرے اور آپ کے ہمراہ ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے مقام فخذا وان مین جو جحفہ اور ہرشی کے درمیان مین ہے۔ آنحضرت اور ابو بکر دونون ایک اونٹ پر سوار تھے مدینہ جارہے تھے مینے انکو اپنے نر اونٹ پر سوار کردیا اور انکے ہمراہ اپنے ایک غلام کو جسکا نام مسعود تھا بھیجدیا اور کہا کہ جہانتک تو راستہ جانتا ہے انکو پہونچادے چنانچہ وہ انکے ساتھ راستہ بتاتا ہوا گیا یہانتک کہ انکو مدینہ پہونچادیا بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسعود کو اسکے مالک کی طرف واپس کیا اور اسے حکم دیا کہ اوس سے کہدینا کہ وہ اپنے اونٹون کی گردنون مین دو حلقون کے نشان سے داغ دیدین تاکہ یہ انکی پہچان رہے (چنانچہ انھون نے داغ دیدیا) اور جب مشرک جنگ بدر مین آئے تو اوس نے اپنے غلام مسعود بن ہنید کو عرج سے پیادہ پا بھیجا تاکہ وہ حضرت کو مشرکین کے آنیکی خبر کردے۔ انکا تذکرہ ابن ماکولا نے طبری سے نقل کیا ہے۔ اس حدیث مین اسی طرح ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر ایک اونٹ پر سوار تھے مگر صحیح یہ ہے کہ دو اونٹون پر سوار تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن عرابہ انصاری۔ نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ جنگ احد مین جب حضرت ابن عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیے گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بوجہ کم سن ہونیکے انکو واپس کردیا اور انھین کے ہمراہ زید بن ثابت کو اور اوس بن عرابہ کو اور رافع بن خدیج کو بھی واپس کردیا تھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابو عمر نے انکو عرابہ بن اوس بن قیظی لکھا ہے اور کہا ہے کہ انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد مین کم سن ہونے کے سبب سے واپس کردیا تھا اور یہی صحیح ہے عرابہ کے بیان مین انشاء اللہ تعالی اسکا ذکر ہوگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف ثقفی۔ طائف مین سکونت اختیار کی تھی اور وفد کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے

۵۹ھ مین وفات پائی - یہ محمد بن سعد کاتب واقدی کا قول ہے اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے نقل کیا ہے - ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ اوس بیٹے ہین حذیفہ کے انھون نے انکو انکے دادا کی طرف منسوب کر دیا ہے سابق مین اسپر بحث ہو چکی ہے - اور ابو عمر نے کہا ہے کہ اوس ابن حذیفہ ثقفی قبیلۂ ثقیف کے اسلام کی خبر لیکر عبد یالیل کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور خود بھی مسلمان ہو گئے اور قبیلۂ ثقیف کے تمام لوگ مسلمان ہو گئے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) **اوس** (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف ثقفی ۵۹ھ مین وفات پائی ابن مندہ نے اس تذکرہ کو لکھا ہے حالانکہ یہ تذکرہ اور پہلا تذکرہ ایک ہے مین نہین سمجھتا کہ انھون نے کیون انکو دو جگہ لکھا - اسمین کوئی ایسی بات بھی نہین ہے جو مشتبہ ہو اور کسی پر پوشیدہ رہ سکے بلا شبہہ یہ سہو ہے اور اگر مینے یہ التزام نہ کیا ہوتا کہ کوئی تذکرہ ان لوگون کا لکھا ہوا ترک نکرونگا تو بیشک اس تذکرہ کو چھوڑ دیتا -

(سیدنا) **اوس** (رضی اللہ عنہ)

ابن فاتک - اور بعض لوگ کہتے ہین ابن فائد اور بعض لوگ کہتے ہین ابن فاکہ ابو موسی نے کہا ہے کہ عبدان نے انکو شک کیساتھ لکھا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن اسحاق کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین جو لوگ انصار سے پھر قبیلۂ بنی اوس سے پھر بنی عمرو بن عوف سے خیبر مین شہید ہوے انمین اوس ابن فائد بھی تھے - انھون نے اپنے اساتذہ سے روایت کی ہے کہ اوس بن فاتک جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین تھے خیبر کے دن شہید ہوے - ابو موسی نے ایسا ہی کہا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ اوس بن فاکہ انصاری جو قبیلۂ اوس مین سے تھے خیبر کے دن شہید ہوے پس یہ دونون انکے باپ کے نام مین مختلف ہین بعض لوگ فاکہ کہتے ہین بعض لوگ فاتک - اور بعض لوگ فائد واللہ اعلم - انکا تذکرہ ابو موسی اور ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) **اوس** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ انصاری حارثی - جنگ احد مین یہ اور انکے دونون بیٹے کنانہ اور عبد اللہ شریک ہوے تھے اور (انکے تیسرے بیٹے) عرابہ بن اوس احد مین اپنے باپ اور بھائیون کے ساتھ شریک نہین ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کم سنی کی وجہ سے واپس کر دیا تھا - یہ کلام ابو عمر کا تھا - ابو موسی نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے - ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر محمد بن احمد بن عبد الرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد بن حبان یعنی ابو الشیخ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عبد اللہ محمد بن حسین طبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عبد اللہ محمد بن عیسی دامغانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد ابن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ثقہ نے زید بن اسلم سے نقل کرکے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) شاس بن قیس کا گذر رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب پر ہوا جو قبیلۂ اوس وخزرج کے تھے کسی مقام پر بیٹھے ہوے باتین کررہے تھے شاس بن قیس ایک بوڑھا آدمی تھا اندھا ہو گیا تھا بہت بڑا کافر اور مسلمانون سے سخت بغض رکھنے والا اور حسد کرنے والا تھا۔ اُسے مسلمانون کا باہم اجتماع واتحاد اور اسلامی معاملات مین مشورہ کرنا بہت برا معلوم ہوا علاوہ اسکے زمانہ جاہلیت سے بھی اُسے اِن لوگون سے عداوت تھی لہذا اسنے کہا کہ دیکھو اوس اور خزرج کے لوگ باہم اس شہر مین متفق ہین اور جب یہ سب لوگ باہم متفق ہو جائینگے تو ہمارا رہنا یہان دشوار ہو پھر اُسنے ایک یہودی جوان کو جو اسکے ہمراہ تھا حکم دیا کہ تو جا کے انکے پاس بیٹھ اور انھین بعاث کا واقعہ یاد دلادے اور اُس واقعہ کے چند اشعار انکے سامنے پڑھدے بعاث کا دن وہ تھا جس مین اوس وخزرج نے باہم جنگ کی تھی چنانچہ اُس یہودی نے ایسا ہی کیا (اُس واقعہ کے یاد آنے سے سب لوگون کو جوش آگیا) اور سب لوگ باہم گفتگو کرنے لگے اور جھگڑنے لگے اور ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے یہانتک کہ دونون قبیلون کے دو آدمی اُٹھے ایک اوس بن قیظی جو قبیلۂ بنی حارثہ ابن حارث بن اوس سے تھے اور دوسرے جبار بن صخر جو قبیلۂ بنی سلمہ سے تھے اِن دونون نے باہم گفتگو کرنا شروع کی پھر انھین سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم چاہو تو خدا کی قسم ہم اُس جنگ کو آج پھر دکھا سکتے ہین اور دونون فریق کو غصہ آگیا اور کہنے لگے ہم ایسا ہی کرینگے ہتھیار لاؤ ہتھیار لاؤ اور مقام ظاہرہ مین چلو چنانچہ سب لوگ ظاہرہ گئے اور وہان جا کر وہی باتین ہونے لگین جو زمانہ جاہلیت مین ہوتی تھین پس یہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ وہان تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے مسلمانون خدا سے ڈرو خدا سے ڈرو کیا جاہلیت کی سی باتین تم پھر کرنے لگے حالانکہ مین تم مین موجود ہون اور اللہ تعالیٰ تمھین اسلام کی طرف ہدایت کر چکا اور اُسنے تمھین اسلام سے مشرف کیا اور امور جاہلیت کو تم سے جدا کر دیا اور تمھین کفر سے نجات دی اور تم مین باہم الفت پیدا کر دی اب پھر تم اپنے کفر کی طرف لوٹے جاتے ہو یہ سُنتے ہی لوگ سمجھ گئے کہ یہ شیطان کا فریب اور انکے دشمن کا مکر ہو فوراً انھون نے ہتھیار اپنے ہاتھون سے رکھدیے اور رونے لگے اور اوس وخزرج کے لوگ باہم ایک دوسرے سے بغل گیر ہوے بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہایت اطاعت شعاری کے ساتھ لوٹ آئے اور اللہ نے انکے دشمن اور دشمن خدا شاس بن قیس کا مکر رائگان کر دیا پھر اللہ نے شاس بن قیس اور اسکے حرکت کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی قل[1] یا اہل الکتاب لم تکفرون بآیات اللہ واللہ شہید علی ما تعملون یا اہل الکتاب لم تصدون عن سبیل اللہ من آمن الی آخر الآیہ اور اوس بن قیظی اور جبار بن صخر اور اُن لوگون کے حق مین جو اُنکے ہمراہ تھے جنھین شاس ابن قیس نے فریب دیا تھا یہ آیت نازل فرمائی[2] یا ایہا الذین آمنوا ان تطیعوا فریقا من الذین اوتوا الکتاب یردوکم بعد ایمانکم کافرین الآیہ الی قولہ لہم عذاب عظیم

[1] ترجمہ۔ اے نبی کہدو کہ اے اہل کتاب تم خدا کی نشانیون کا کیون انکار کرتے ہو اللہ دیکھ رہا ہے جو کچھ تم کرتے ہو اے اہل کتاب تم مسلمانون کو اللہ کی راہ سے کیون روکتے ہو ۱۲

[2] ترجمہ۔ اے مسلمانو بیشک کچھ لوگ اہل کتاب مین سے تمکو بعد مسلمان ہو چکنے کے پھر کافر بنادینگے ۱۲

انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو کبشہ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہین۔ بعض لوگ انکا نام سلیمان کہتے ہین۔ قبیلۂ دوس کے ہین انکا ذکر ابن اسحاق نے شرکاے بدر مین کیا ہے صرف ابو نعیم نے انکا ذکر اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک اشجعی۔ انکا ذکر اس حدیث مین ہے جسکو مکی بن ابراہیم نے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے اسیطرح لکھا ہے۔

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن قیس بن محرز بن حارث کنیت انکی ابو السائب جنگ احد مین شریک ہوے تھے جیسا کہ ابن شاہین نے لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن مُحَجن۔ کنیت انکی ابو تمیم اسلمی۔ یہ اسلام لائے ہین بعد اسکے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ تشریف لاچکے ابن شاہین نے ایسا ہی ذکر کیا ہے مگر دراصل وہ اوس بن حجر ہین جیسا کہ لوگون نے اپنی کتابون مین ذکر کیا ہے اور ابن شاہین نے بھی دوبارہ انکا تذکرہ صحیح کرکے لکھا ہے۔ یہ بحث اوس بن عبد اللہ بن حجر کے تذکرہ مین گذر چکی ہے۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

مُرائی۔ امرء القیس کی اولاد مین سے تھے۔ انکی بیٹی ام جمیل بنت اوس مرائیہ کہتی ہین کہ مین اپنے والد کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئی اور مین زمانہ جاہلیت مین لونڈی بنائی گئی تھی میرے بال کچھ تو لمبے لٹکے ہوے تھے اور جابجا سے کچھ کچھ منڈے ہوے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاہلیت[1] کی وضع اس سے دور کردو بعد اسکے اسے میرے پاس لاؤ چنانچہ میرے والد مجھے لے گئے اور جاہلیت کی وضع مجھسے دور کردی پھر مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تو آپ نے مجھے دعا دی اور مجھے برکت دی اور اپنا ہاتھ میرے سر پر پھیرا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور عبدان بن محمد بن عیسی نے ابو محمد سے نقل کیا ہے۔

---

[1] زمانہ جاہلیت مین لونڈیون کے بال منڈوادیا کرتے تھے اسلام نے اس سے منع کردیا اور عورتون کے لیے سر کے بال منڈوانے کی ممانعت فرمادی جس طرح مردون کے لیے ڈاڑھی کے بالون کو منڈوانا ممنوع ہے ۱۲

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ بن اوس انصاری بدری - بیر معونہ کے دن شہید ہوے یہ محمد بن اسحاق کا قول ہو - اور اسکو ابوالاسود نے عروہ سے روایت کیا ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن معلی بن لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناۃ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن جشم بن خزرج یہ اور انکے بھائی سب صحابی ہین اور بعض انمین سے جنگ بدر مین شریک تھے ہین انکے حالات اپنے مقامات مین انشاء اللہ تعالیٰ آئینگے - انکو کلبی نے ذکر کیا ہو -

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن معیر بن لوذان بن ربیعہ بن عریج بن سعد بن جمح کنیت انکی ابو محذورہ قرشی ہین جمحی ہین - مکہ مین بعد فتح کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے موذن تھے انکی کنیت ہی زیادہ مشہور ہو انکے نام مین اختلاف ہو بعض لوگون نے تو وہی کہا ہو جو ہمنے بیان کیا اور یہی ابن منیع نے زبیر بن بکار سے نقل کیا ہو اور بعض لوگون نے انکا نام سمرہ بیان کیا ہو جو آیندہ انشاء اللہ بیان ہوگا اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ اوس ابو محذورہ کے بھائی کا نام تھا اسمین اعتراض ہو پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہو اور صحیح یہ ہو کہ انکے بھائی کا نام اُنیس تھا جو بدر کے دن بحالت کفر قتل کیے گئے یہ قول زبیر اور ہشام کلبی وغیرہ کا ہو - ہشام نے ابوالزبیر کی طرح ابو محذورہ کا نام اوس بتایا ہو ان دونون بھائیون کے اولاد نہ تھی ابو محذورہ کے بعد مکہ مین انکے بھائی جو سلامان ابن ربیعہ بن سعد بن جمح کی اولاد سے تھے موذن ہوے - ابن محیریز نے کہا ہو کہ مینے ابو محذورہ کو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے دیکھا ہو انکے سر پر بال بہت بڑے بڑے تھے مینے کہا کہ اے چچا آپ اپنے بال کیون نہین کترواتے کہنے لگے کہ مین اُن بالون کو کبھی نہ کترواؤنگا جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مس کیا ہو اور ان مین برکت کی دعا دی ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن منذر - قبیلۂ بنی عمرو بن مالک بن نجار سے ہین - انصاری ہین نجاری ہین جنگ احد مین شہید ہوے - یہ ابن اسحاق اور عروہ بن زبیر کا قول ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن اصرم - انصاری - ابن شہاب نے بیان کیا ہو کہ بنی نجار مین سے جو لوگ بیعت عقبہ مین شریک ہوے تھے

انہین اوس بن یزید بن اصرم بھی تھے۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اوس (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ انکا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہے۔ اِنسے انکے بیٹے یعلیٰ نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ریا کو شرک اصغر سمجھتے تھے اسکو ابن دباغ اندلسی نے ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) اوسط (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بجلی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے مگر آپ کو دیکھا نہین۔ ہمین ابو یاسر نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبدالرحمن بن مہدی نے معاویہ بن صالح سے انھون نے سلیم بن عامر سے انھون نے اوسط بجلی سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مین مدینہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ایک سال بعد گیا تھا مینے دیکھا کہ حضرت ابوبکرؓ خطبہ پڑھ رہے تھے انھون نے خطبہ مین بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سال ہمارے درمیان مین کھڑے ہوے الی آخر الحدیث۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اوفیٰ (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفطہ۔ یہ اور انکے والد عرفطہ دونون صحابی ہین انکے والد غزوۂ طائف مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اوفیٰ (رضی اللہ عنہ)

ابن مولہ تیمی عنبری قبیلۂ بنی عنبر بن عمرو بن تمیم سے ہین انکا صحابی ہونا ثابت ہے۔ انکا شمار بصرہ والون مین ہے۔ انکی حدیث منقذ بن حصین بن جوان بن اوفی بن مولہ نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو آپ نے مجھے کچھ بکریان دین اور آپ نے مجھسے شرط کرلی کہ سب سے پہلے مین انکا دودھ مسافر کو پلاؤن اور ساعدہ کو اور ہم مین سے ایک اور شخص کو ایک کنوان دیا جو ایک جنگل مین تھا اور ایاس بن قتادہ عنبری کو موضع جابیہ دیا جو یمامہ کے قریب تھا ہم سب لوگ ایک ساتھ آپ کے حضور مین گئے تھے آپ نے ہم سب کے لیے یہ معافیان ایک چمڑے پر لکھوادی تھین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) اُویس قرنی (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن جزء بن مالک بن عمرو بن سعد بن عصوان بن قرن بن رومان بن ناجیہ بن مراد مرادی جو بعد کو قبیلۂ قرن مین داخل ہوگئے تھے۔ یہ بڑے مشہور زاہد ہین۔ ابن کلبی نے انکا نسب اسی طرح ذکر کیا ہے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ

پایا تھامگر آپ کو دیکھا نہین - کوفہ مین رہتے تھے وہان کے اعلی طبقہ کے تابعین مین سے تھے - ابونصر نے اُسیر بن جابر سے
روایت کی ہو کہ ایک محدث کوفہ مین حدیث بیان کیا کرتے تھے جب وہ اپنی حدیث سے فارغ ہوتے توسب لوگ چلے جاتے
صرف چند لوگ باقی رہجاتے تھے انمین ایک شخص ایسے تھے جو اس قسم کی باتین کرتے تھے کہ مین اس قسم کی باتین کرتے ہوے
کسی کو نہ سنتا تھا - مجھے انسے محبت ہو گئی چند روز کے بعد مینے اُنکو نہ دیکھا تو مینے اپنے دوستون سے کہا کہ تم فلان شخص کو جو ہمارے
پاس بیٹھتے تھے ایسے اور ایسے تھے جانتے ہو حاضرین مین سے ایک شخص نے کہا کہ ہان مین اُنھین جانتا ہون وہ اویس قرنی
ہین مینے پوچھا کہ تم اُنکا مکان بھی جانتے ہو اُسنے کہا ہان چنانچہ مین اُسکے ساتھ گیا یہانتک کہ مین انکے حجرہ مین پہونچا وہ باہر آئے
مینے انسے کہا کہ اے میرے بھائی تم اب کیون نہین آتے انھون نے کہا برہنہ ہونیکی وجہ سے لوگ انسے مذاق کیا کرتے
تھے اور ستاتے تھے مینے کہا کہ تم یہ میری چادر لے لو اور اوڑھ لو انھون نے کہا تم ایسا نکرو لوگ مجھے ستائینگے مگر مین نے
بہت اصرار کیا یہانتک کہ انھون نے اُسکو اوڑھ لیا اور باہر چلے لوگون نے (حسب عادت مذاق کرنا شروع کیا اور) کہا کہ دیکھو
اس شخص کی چادر کس نے چھین لی پس انھون نے وہ چادر اُتار دی اور کہا کہ تمنے دیکھا - مین اُن لوگون کے پاس گیا اور کہا
کہ تم اس شخص سے کیا چاہتے ہو تم اسکو ستاتے ہو آدمی کبھی برہنہ ہوتا ہو کبھی کپڑے پہنتا ہو (اسمین تمھارے مذاق کی کیا بات ہو)
اور مینے اُنھین سخت سُست کہا - پھر اتفاق سے اہل کوفہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انمین ایک شخص وہ بھی تھا
جو حضرت اویس سے مذاق کرتا تھا حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ یہان کوئی قرنی بھی ہو تو وہی شخص سامنے گیا حضرت عمرؓ نے کہا کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ یمن سے ایک شخص تمھارے پاس آئیگا جسکا نام اویس ہوگا اسکے صرف ایک مان ہوگی اسکے
جسم پر سپید داغ ہوگا وہ اللہ سے دعا کریگا تو اللہ اُسکو دور کر دیگا صرف بقدر دینار یا درہم کے باقی رہجائیگا جو شخص تم مین سے
اُس سے ملے تو اُسکو چاہیے کہ اُس سے کہے کہ تمھارے لیے استغفار کرے چنانچہ وہ شخص جب وہان سے لوٹ کر کوفہ آیا
تو قبل اسکے کہ اپنے گھر جائے اویس کے پاس گیا اویس نے کہا کہ آج خلاف عادت تم یہان کیسے آئے اس شخص نے کہا
کہ حضرت عمرؓ ایسا ایسا فرماتے تھے لہذا تم میرے لیے استغفار کرو اویس نے کہا مین نکرونگا تاوقتیکہ تم مجھسے دو باتون کا عہد
نہ کر لو ایک تو یہ کہ مجھسے مذاق کبھی نکرنا دوسرے یہ کہ حضرت عمرؓ کا یہ قول کسی اور سے نہ بیان کرنا (اُس شخص نے عہد کر لیا) بعد اسکے
اویس نے اسکے لیے استغفار کیا - ہمین ابوالفرج بن محمود بن سعد نے اپنی اسناد سے مسلم بن حجاج سے نقل کرکے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمسے اسحاق بن ابراہیم حنظلی اور محمد بن مثنی اور محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معاذ بن ہشام نے
بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد قتادہ سے وہ زرارہ بن ابی اوفی سے وہ اُسیر بن جابر سے نقل کرکے بیان کرتے تھے
کہ حضرت عمرؓ بن خطاب جب یمن کی جماعتون مین آتے تھے تو پوچھتے تھے کہ کیا تم مین اویس بن عامر ہین یہانتک کہ (باقی ترجمہ)

اویس کے پاس گئے انسے پوچھا کہ تمہیں اویس بن عامر ہو انھون نے کہا ہان کہا کہ تم قبیلۂ مراد سے ہو بعد اسکے قبیلۂ قرن مین داخل ہوے انھون نے کہا ہان حضرت عمرؓ نے کہا تمھارے سپید داغ تھا اب اچھا ہوگیا صرف بقدر ایک درہم کے باقی رہگیا ہو انھون نے کہا ہان حضرت عمرؓ نے کہا تمھاری مان ہین انھون نے کہا ہان - حضرت عمرؓ نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا ہو کہ اویس بن عامر یمن کی جماعت کے ہمراہ تمھارے پاس آوینگے وہ پہلے قبیلۂ مراد سے ہونگے پھر قبیلۂ قرن مین داخل ہو جائینگے انکے سپید داغ ہوگا وہ اچھا ہو جائیگا صرف ایک درہم کے برابر رہجائیگا - ایک انکی مان ہونگی وہ اپنی مان کی بہت خدمتگزاری[۵۱] کرینگے - (خدا کے نزدیک وہ ایسے پسندیدہ ہونگے کہ) اگر وہ (کسی بات پر) اللہ کی قسم کھالینگے تو اللہ انکی بات پوری کریگا لہذا اگر تم سے ہو سکے کہ تم انسے اپنے لیے استغفار کراؤ تو کرانا[۵۲] لہذا تم میرے لیے استغفار کرو انھون نے حضرت عمرؓ کے لیے استغفار کیا - پھر حضرت عمرؓ نے اُنسے کہا کہ تم کہان کا ارادہ رکھتے ہو انھون نے کہا کوفہ کا حضرت عمرؓ نے کہا کیا مین حاکم کوفہ کو تمھارے لیے کچھ لکھدون انھون نے کہا نہین مجھے کس مپرسی کی حالت مین رہنا زیادہ پسند ہو بعد اسکے یہ کوفہ واپس آگئے - پھر سال آیندہ مین کوفہ کے کچھ شرفا حج کرنے گئے اور وہ حضرت عمرؓ سے ملے حضرت عمرؓ نے اُنسے اویسؓ کی حالت پوچھی انھون نے کہا کہ ہم انکو اس حال مین چھوڑ آئے ہین کہ اُنکے رہنے کا مکان بوسیدہ ہو اور اُنکے پاس مال اسباب بہت کم ہو حضرت عمرؓ نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ (مجھسے) فرماتے تھے کہ تیرے پاس اویس بن عامر اہل یمن کے کچھ لوگون کے ہمراہ آئینگے وہ پہلے قبیلۂ مراد سے ہونگے پھر قرن مین داخل ہو جائینگے انکے سپید داغ ہوگا اور وہ اچھا ہو جائیگا صرف بقدر ایک درہم کے باقی رہجائیگا - اُنکی ایک والدہ ہونگی وہ اُنکی بہت اطاعت کرینگے وہ ایسے ہونگے کہ اگر وہ اللہ کی قسم کھالین تو اللہ اُسکو پوری کریگا پس اگر تجھسے ہو سکے کہ وہ تیرے لیے استغفار کرین تو کرانا یہ سنکے وہ لوگ اویس کے پاس گئے اور اُنسے کہا کہ تم میرے لیے استغفار کرو اویس نے کہا کہ تم ابھی سلف صالح کے پاس سے آتے ہو تم میرے لیے استغفار کرو حضرت اویس نے پوچھا کہ تم حضرت عمرؓ سے ملے تھے اُنھون نے کہا ہان پھر انھون نے اُن لوگون کے لیے استغفار کیا اب لوگ اُن (کے مرتبہ) کو پہچاننے لگے تو وہ روپوش ہوگئے اُسیر کہتے ہین مینے انھین ایک مرتبہ ایک چادر اوڑھنے کو دی تھی تو جب کوئی شخص انھین دیکھتا تو کہتا کہ یہ چادر اویس کے پاس کہان سے آئی - ہشام کلبی نے بیان کیا ہو کہ اویس قرنی جنگ صفین مین حضرت علیؓ کی طرف سے شہید ہوے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو

---

[۵۱] ماں کی اطاعت اس درجہ پر کرتے تھے کہ باوجودیکہ زمانہ مبارک حضرت سرور انبیا صلعم کا پایا تھا مگر محض اس خیال سے کہ ماں تنہا ہین انکی خدمت کون کریگا حضور کے جمال جہان آرا سے مشرف نہین ہوے - یہ ایک بہت بڑا کام تھا جو حضرت اویس نے کیا ورنہ کسی سے ایسا صبر باوجود غلبہ شوق کے ممکن نہین ہے

[۵۲] اس سے یہ نہین لازم آتا کہ انکا مرتبہ صحابہ سے زائد تھا ہان اتنا ضرور معلوم ہوتا ہو کہ وہ بڑے عالی مرتبہ بزرگ تھے

باب الہمزۃ مع الیاء

(سیدنا) ابو السمیح (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے - انکی کنیت ہی مذکور ہے - جہانتک مین جانتا ہون انسے سوا محل بن خلیفہ کے اور کسی نے روایت نہین کی ہم انکا تذکرہ کنیتون کے باب مین لکھینگے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) ایاس (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن عتیک بن عمرو انصاری اشہلی انکا نسب ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ ایاس ابن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبد الاعلم بن عامر بن زعورا بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو - عمرو کا مشہور نام نبیت بن مالک ابن اوس ہے اور زعورا بن جشم بھائی ہین عبد الاشہل کے ابو عمر نے کہا ہے کہ انکو لوگ انصاری اشہلی کہتے ہین اور یہی صحیح ہے ابن کلبی اور ابن حبیب نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ عبد الاعلی اور بعض لوگون نے کہا ہے عبد الاعلم اور صحیح عبد الاعلم ہے - یہ ایاس جنگ احد مین شہید ہوے - یہ ابن اسحاق کا قول ہے بروایت یونس اور بکائی اور سلمہ بن فضل ابن اسحاق نے انکو قبیلۂ بنی عبد الاشہل سے قرار دیا ہے اور خود اپنے ہی قول کے خلاف کیا ہے کیونکہ انھون نے شہداے احد کے نامون مین لکھا ہے کہ قبیلۂ بنی عبد الاشہل سے فلان فلان لوگ اس جنگ مین شہید ہوے بعد اسکے لکھا ہے کہ راتج کے رہنے والون مین سے (راتج مدینہ کے ایک قلعہ کا نام ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل راتج بنی عبد الاشہل کے علاوہ ہین) ایاس بن اوس ابن عتیک بن عمرو بن عبد الاعلم بن عامر بن زعورا بن جشم بن عبد الاشہل شہید ہوے پس انھون نے ایاس کو اہل راتج مین قرار دیا - اور تمام سب لوگون نے اہل راتج کو زعورا بن جشم کی اولاد سے لکھا ہے جو عبد الاشہل بن جشم کے بھائی ہین صرف ابن اسحاق نے انکو اپنے پہلے کلام مین اہل راتج سے اور آخر کلام مین بنی عبد الاشہل سے قرار دیا ہے اور انھون نے ان زعورا بن جشم بن عبد الاشہل کو زعورا ابن عبد الاشہل قرار دیا ہے جو انکے صلبی بیٹے ہین ان دونون کے درمیان مین نہ جشم ہین نہ اور کوئی اگر ان دونون کے درمیان مین کوئی اور ہوتا تو ہم کہتے کہ لوگون نے اسمین اختلاف کیا ہے جیسے اور اختلافات ہوے ہین یہ تناقض صریح ہے - صحیح یہ ہے کہ یہ زعورا کی اولاد سے ہین جو عبد الاشہل کے بھتیجے ہین - اور عروہ نے اور موسی بن عقبہ نے لکھا ہے کہ یہ احد مین شہید ہوے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ خندق مین شہید ہوے اول ہی زیادہ صحیح ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) ایاس (رضی اللہ عنہ)

ابن بکیر بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ ابن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس کنانی لیثی

جوبنی عدی بن کعب بن لوی کے حلیف ہین بدرمین اور احدمین اور خندق مین اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے سابقین اسلام سے ہین یہ اسوقت اسلام لائے ہین جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارقم کے گھر مین تھے۔ یہ مہاجرین اولین مین سے ہین یہ ایاس وہی ہین جو محمد بن ایاس بن بکیر کے والد ہین۔ حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ ایاس نے ۳۴ھ مین وفات پائی یہ چار بھائی تھے۔ ایاس۔ عاقل۔ عامر۔ خالد۔ یہ سب بکیر کے بیٹے تھے سب جنگ بدر مین شریک ہوے تھے۔ انکے نام انکے مقامات مین انشاء اللہ آئینگے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ایاس (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ۔ کنیت انکی ابوامامہ انصاری حارثی حارث بن خزرج کی اولاد مین ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بلوی ہین یہ حلیف ہین بنی حارثہ کے اور وہ ابوبردہ بن نیار کے بہن کے بیٹے ہین۔ انسے انکے بیٹے عبداللہ نے اور محمود بن لبید نے اور عبداللہ بن کعب بن مالک نے روایت کی ہی۔ معبد بن کعب نے اپنے بھائی عبداللہ بن کعب سے انھون نے ابوامامہ سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کھا کر مارلے اللہ اسپر جنت حرام کر دیتا ہی اور دوزخ اسپر واجب کر دیتا ہی صحابہ نے عرض کیا کہ اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو آپنے فرمایا ہان اگرچہ تھوڑی سی لکڑی پیلو کی ہو اور انسے انکے بیٹے عبداللہ اور محمود بن لبید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا پراگندہ حالی ایمان کی نشانی ہی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد سے لوٹنے لگے تو انکی وفات ہوگئی اور آنحضرت نے انکی نماز پڑھی۔

مین کہتا ہون کہ جس شخص نے انسے روایت کی ہی وہ مرسل ہی کیونکہ عبداللہ بن کعب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہین پایا اور محمود بن لبید تو ایاس کی وفات کے بعد پیدا ہوے ہین موافق اُن لوگون کے قول کے جو کہتے ہین کہ یہ احد مین شہید ہوے مگر صحیح یہ ہی کہ انکی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واپسی احد کے وقت نہین ہوئی بلکہ انکی مان کی وفات اسوقت ہوئی جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدر سے لوٹے اور وہ اُسوقت بیمار تھین جب رسول اللہ بدر جارہے تھے ایاس نے بھی حضرت کے ہمراہ جانیکا قصد کیا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے فرمایا کہ تم اپنی والدہ کے پاس رہو چنانچہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے تو انکی والدہ کی وفات ہوچکی تھی حضرت نے انکی نماز پڑھی پس انکی والدہ کی بیماری نے انکو بدر مین نہین شریک ہونے دیا۔ اور نیز اس امر کی کہ یہ احد مین شہید نہین ہوے وہ روایت بھی تائید کرتی ہی جو مسلم نے اپنی صحیح میں اپنی سند سے عبداللہ بن کعب سے انھون نے ابوامامہ بن ثعلبہ سے روایت کی ہی کہ جو شخص کسی مسلمان کا حق مارلیگا الخ پس اگر یہ حدیث منقطع ہوتی تو عبداللہ نے ابوامامہ سے اسکو نہ سنا ہوتا اور امام مسلم کبھی اسکو اپنی صحیح مین نہ درج کرتے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ایاس (رضی اللہ عنہ)

ابن رباب مزنی - معاویہ بن قرہ کے دادا ہیں - یوسف بن مبارک نے ابن ادریس سے انھون نے خالد بن ابی کریمہ سے انھون نے معاویہ بن قرہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے والد کو جو معاویہ کے دادا تھے ایک شخص کے پاس بھیجا جسنے اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کر لی تھی انھون نے اسکی گردن ماردی اور اسکے مال سے پانچوان حصہ لے لیا - ابن مندہ نے لکھا ہو کہ یہ حدیث اس سند سے غریب ہو اور کہا ہو کہ یحیی بن معین نے کہا ہو کہ یہ حدیث صحیح ہو ابن ادریس کچھ لوگون کے سامنے اسکو مع سند بیان کرتے تھے اور کچھ لوگون کے سامنے اسکو مرسل کر دیتے تھے - انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو - اور ابو نعیم نے ایاس بن معاویہ مزنی کے تذکرہ مین اپنی سند سے عبد اللہ بن وضاح سے انھون نے عبد اللہ بن ادریس سے انھون نے خالد سے انھون نے معاویہ بن قرہ سے اُنھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اس شخص کے پاس بھیجا جسنے اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کر لی تھی انھون نے اُسے قتل کر دیا اور اسکے مال کا پانچوان حصہ لے لیا - پس ابو نعیم نے بھی اس حدیث کو ایاس بن معاویہ بن قرہ کے تذکرہ مین لکھا ہو اور کہا ہو کہ بعض متاخرین نے یوسف بن مبارک سے انھون نے ابن ادریس سے انھون نے خالد سے انھون نے معاویہ بن قرہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے والد کو جو معاویہ کے دادا تھے اُس شخص کے پاس بھیجا جسنے اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کر لی تھی تو انھون نے اس حدیث کو ایاس بن رباب کے متعلق کر دیا جو معاویہ ابن قرہ کے دادا تھے حالانکہ وہ ایاس بن ہلال بن رباب ہین - معاویہ کا دادا ہونا اس حدیث مین کسی اور نے ذکر نہین کیا - مین کہتا ہون صحیح وہی ہو جو ابو نعیم نے کہا ہو کہ ایاس بیٹے ہین معاویہ بن قرہ بن ایاس بن ہلال بن رباب بن عبید بن سواہ بن ساریہ بن ذبیان بن محارب بن سلیم بن اوس بن عمرو بن ادکے جو لد الدین ہین عثمان اور اوس کے اور یہ لوگ قبیلۂ مزینہ کے ہین اپنی مان مزینہ بنت کلب بن وبرہ کی طرف منسوب ہین -

(سیدنا) ایاس (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل جہنی - انکا شمار مدینہ کے انصار مین ہو - ابن مندہ نے اپنی سند سے سعید بن سلمہ بن ابی حسام سے انھون نے موسی ابن جبیر سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے اس شخص سے سنا جسنے مجھے ایاس بن سہل جہنی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے (ایکمرتبہ) معاذ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون ایمان افضل ہو حضرت نے فرمایا یہ کہ اللہ کے لیے محبت کرے اور اللہ کے لیے بغض رکھے اور اپنی زبان کو اللہ ہی کے ذکر مین رکھے ابو نعیم نے کہا ہو کہ ابن مندہ نے انکو یعنے ایاس بن سہل کو صحابہ مین ذکر کیا ہو حالانکہ ہمارا شک مین خیال کرتا ہون وہ تابعین مین ہین اور معاذ سے انکا روایت کرنا انکے تابعی

ہونے پر دلالت کرتا ہی اور ابن مندہ اور ابونعیم دونون نے اس حدیث کو ابو حازم سے انھون نے ایاس بن سہل انصاری ساعدی سے روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ایاس (رضی اللہ عنہ)

ابن شراحیل بن قیس بن یزید فوائد انکا نام امرؤالقیس بن بکر بن حارث بن معاویہ ہی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے ابوبکر بن مفوز اندلسی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہی۔

(سیدنا) ایاس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الاسد۔ بنی زہرہ کے حلیف ہین۔ انکا ذکر صحابہ مین ہوتا ہی فتح مصر مین شریک تھے اور وہان ایک گھر بھی انھون نے بنایا تھا انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ایاس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ۔ کنیت انکی ابوعبد الرحمن فہری۔ انسے عبد اللہ بن یسار یعنی ابوہمام نے روایت کی ہو۔ ہمین خطیب ابوالفضل عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ حماد بن سلمہ سے وہ یعلی بن عطا سے وہ عبد اللہ بن یسار یعنی ابوہمام سے وہ ابوعبد الرحمن فہری سے راوی ہین کہ انھون نے کہا کہ ہم ایک مرتبہ گرمی کے زمانہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ایک درخت کے سایہ کے نیچے فروکش ہوے پھر جب آفتاب ڈھل گیا تو مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپکے خیمہ مین گیا مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ کوچ کا وقت آگیا اور انھون نے پوری حدیث ذکر کی ابراہیم بن منذر حزامی کہتے ہین کہ انکا نام ایاس بن عبد اللہ ہو۔ حنین مین شریک ہوے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو مگر ابوعمر نے ایاس بن عبد اللہ لکھا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) ایاس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ابی ذُباب دوسی اور بعض لوگ انکو مُزَنی کہتے ہین مگر پہلا قول زیادہ مشہور ہو۔ مکہ مین رہتے تھے ابوعمر نے کہا ہو کہ یہ مدنی تھے صحابی ہین اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہو کہ انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو۔ ہمین عبد الوہاب بن ابی منصور صوفی نے اپنی اسناد سے سلیمان بن اشعث سے انھون نے ابن ابی خلف اور احمد بن عمرو بن سرح سے روایت کی کہ یہ دونون کہتے تھے ہمین سفیان نے زہری سے انھون نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے انھون نے ایاس بن عبد اللہ بن ابی ذباب سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل کے بندیون کو مارا نہ کرو پس حضرت عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انھون نے کہا کہ یارسول اللہ عورتین اپنے شوہرون پر دلیر ہوگئی ہین پس آپنے

عورتون کے مارنے کی اجازت دیدی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرمین بہت سی عورتین اپنے شوہرون کی شکایت لے کے آئین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ دیکھو میرے یہان بہت سی عورتین اپنے شوہرون کی شکایتین لے کے آئی ہین وہ کچھ اچھے لوگ نہین ہین (جو اپنی عورتون کو مارتے ہین) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ایاس (رضی اللہ عنہ)

بن عبد۔ کنیت انکی ابو عوف مزنی اور بعض لوگ کہتے ہین ابو الفرات کوفی۔ انسے صرف ابو المنہال عبد الرحمن بن مطعم نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے ہمین اسماعیل اور ابراہیم اور ابو جعفر نے اپنی اسناد سے محمد بن عیسیٰ (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین داؤد بن عبد الرحمن عطار نے عمرو بن دینار سے انھون نے ابو المنہال سے انھون نے ایاس بن عبد مزنی سے روایت کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کے فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ علی بن مدینی نے کہا ہو کہ مینے سفیان سے پوچھا کہ کیا ایاس بن عبد مزنی جنسے ابو المنہال نے روایت کی کوئی مشہور شخص ہین انھون نے کہا ہان مینے عبد اللہ بن معقل بن مقرن سے انکی بابت پوچھا تھا تو انھون نے کہا کہ وہ میرے نانا تھے۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ حجازی ہین انسے ابو المنہال عبد الرحمن بن مطعم نے روایت کی ہو اور ابو المنہال نے یہی روایت ابن عباس اور براء سے بھی کی ہو اور کہا ہو کہ وہ ابو المنہال جنکا نام سیار بن سلامہ ہے انکی کوئی روایت کسی صحابی سے مجھے معلوم نہین صرف ابو برزہ اسلمی سے وہ روایت کرتے ہین اور زیادہ تر روایتین انکی ابو العالیہ ریاحی سے ہین۔ تینون نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہو یعنے ایاس ابن عبد۔ عبد کو اللہ تعالیٰ کے کسی نام کی طرف مضاف نہین کیا اور ترمذی نے عبد اللہ لکھا ہو اور سب نے اُنسے پانی کے فروخت کرنے کی ممانعت روایت کی ہو۔

(سیدنا) ایاس (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی انصاری نجاری۔ قبیلۂ بنی عمرو بن مالک بن نجار سے ہین احد کے دن شہید ہوے مگر ابن اسحاق نے (شہداے احد مین) انکا ذکر نہین کیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ایاس (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو فاطمہ اور بعض لوگ کہتے ہین ابن ابی فاطمہ اور ابو فاطمہ کا نام اُنیس ہو انکا ذکر ہو چکا ہو۔ ابن مندہ نے اپنی سند سے احمد بن عصام سے انھون نے ابو عامر عقدی سے انھون نے محمد بن ابی حمید سے اُنھون نے مسلم یعنے ابو عقیل سے جو زُرقیون کے غلام تھے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین عبد اللہ بن ایاس بن ابی فاطمہ کے پاس گیا تو اُنھون نے کہا کہ اے ابو عقیل مجھسے میرے والد بیان کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم مین سے چاہتا ہو کہ ہمیشہ

تندرست رہے کبھی بیمار نہو پھر انھون نے پوری حدیث ذکر کی اس حدیث کو ابن وہب سے ابن ابی حمید سے روایت کیا ہو وہ اپنے والد سے اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے تھے۔ اور ابن ابی حمید سے مروی ہو وہ عبداللہ بن ابی ایاس سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہین اور انھون نے محمد بن ابی حمید کی نسبت یہ اختلاف ذکر کیا ہو کہ کبھی تو وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین اور کبھی اپنے والد سے اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہین۔ ابونعیم نے کہا ہو کہ یہ ایاس تابعین مین ہین بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے انکو صحابہ مین شمار کیا ہو اور ابونعیم نے بھی وہ حدیث روایت کی ہو کہ ابن وہب بن ابی حمید سے وہ مسلم سے وہ عبداللہ بن ایاس بن ابی فاطمہ سے راوی ہین وہ اپنے والد سے اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے تھے ابونعیم نے کہا ہو کہ اس وہم کرنے والے (یعنے ابن مندہ) اس حدیث کو بواسطہ ابوعامر عقدی کے ابن ابی حمید سے روایت کیا ہو اور ابن ابی حمید مسلم سے وہ عبداللہ بن ابی ایاس سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین اور انکے دادا کا ذکر صحابہ سے نکال دیا ہو۔ انکا وہم اسحاق بن راہویہ کی روایت سے بھی ظاہر ہوتا ہو وہ ابوعامر سے وہ محمد بن ابی حمید سے وہ ابوعقیل سے روایت کرتے ہین کہ انھون نے کہا مین عبداللہ بن ایاس ابن ابی فاطمہ کے پاس گیا تو انھون نے کہا کہ مجھسے میرے والد نے اور اُنسے انکے والد نے بیان کیا کہ اس حال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوے تھے پھر انھون نے مثل ابن وہب کے یہی بیان کیا ہو کہ ایاس بن ابی فاطمہ اپنے والد سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ پر کوئی اعتراض نہین ہو سکتا کیونکہ جو اختلاف محمد بن ابی حمید کے بارے مین ابونعیم نے ذکر کیا ہو کہ وہ کبھی عن ابیہ کہتے ہین کبھی عن ابیہ عن جدہ کہتے ہین اسکو ابن مندہ نے بھی ذکر کیا ہو ابن مندہ نے صرف یہ کیا ہو کہ ابوعامر کی روایت بیان کر دی ہو جسکو احمد بن عصام نے روایت کیا ہو تاکہ بے علم لوگ اس روایت کو دیکھکر یہ نہ سمجھین کہ ایک صحابی کا تذکرہ چھوڑ دیا لہذا انھون نے اس روایت کو لکھکر اس اختلاف کو بھی بیان کر دیا اور ابن راہویہ کا ابوعامر سے عن ابیہ عن جدہ روایت کرنا ابن مندہ پر حجت نہین ہو سکتا کیونکہ ائمہ حدیث کی اکثر یہ حالت ہو کوئی شخص کسی راوی کو سند مین زیادہ کرکے روایت کرتا ہو اور کوئی اسکو گرا دیتا ہو انکی کتابین اس قسم کے تصرفات سے بھری ہوئی ہین ہان اب یہ اختلاف ابوعامر کی وجہ سے ہو جائیگا جیسے محمد بن ابی حمید کی وجہ سے ہوتا تھا۔ اگر خوف تطویل نہوتا تو ہم اسکی مثالین بیان کرتے۔ اور شاید ابوعمر نے اس نام کو جو نسا ایاس مین بیان کیا اور نہ اُنیس مین یہ محض اسی اختلاف کے سبب سے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) ایاس (رضی اللہ عنہ)

ابن قتادہ عنبری یا غبری۔ ابوموسی نے انکو اسی طرح شک کے ساتھ بیان کیا ہو اور اوفی بن مولہ کی حدیث بیان کی ہو کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو آپ نے مجھے کچھ بکریان دین اور مجھسے شرط کر لی کہ سب سے پہلے

ہین انکا دودھ مسافرون کو پلاؤن اور آپنے ساعدہ کو جو ایک شخص ہم ہین سے تھا ایک کنوان دیا جو ایک جنگل ہین تھا نام اسکا
بھونیہ تھا اور آپنے ایاس بن قتادہ عنبری کو موضع جابیہ دیا جو یمامہ کے قریب ہو ہم سب لوگ آپکے پاس ایکسا تھ گئے
تھے اور آپ نے ہم ہین سے ہر ایک کے لیے یہ معافیان چمڑے پر لکھدی تھین ابوموسی نے کہا ہے کہ
یہ نسب مختلف مقامات ہین مختلف خط سے وارد ہوا ہو بعض ہین عنبری ہو اور بعض ہین غبری ہو اور بعض ہین عنزی ہو اور
مجھے اسکی تحقیق نہین ہوئی اسی طرح ان مقامات کے نام بھی مختلف طور سے آئے ہین۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔
ہین کہتا ہون کہ صحیح عنبری ہو قبیلۂ بنی عنبر سے اور اسکی تائید کرتا ہو یہ کہ ابن اوفی ابن مولہ تمیمی عنبری ہین اور ساعدہ بھی عنبری ہین
یہ سب لوگ قبیلۂ بنی عنبر سے ہین دستور کے موافق ہر قبیلہ سے ایک جماعت بطور وفد کے آیا کرتی تھی پس اس جماعت ہین
غبر کا کوئی شخص نہ تھا۔ غبر ایک شاخ ہو یشکر کی اور یشکر ایک شاخ ہو قبیلۂ ربیعہ کی اسی طرح عنزی اگر اسکا نون مفتوح یا ساکن پڑھا
جائے تو وہ بھی قبیلۂ ربیعہ کی ایک شاخ ہو اور صحیح یہی ہو کہ یہ عنبری ہین۔

(سیدنا) ایاس (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن اوس بن عبداللہ بن حجر اسلمی۔ ابن مندہ نے لکھا ہو کہ ابن اسحاق سراج نے صحابہ ہین انکا ذکر لکھا ہو حالانکہ یہ تابعی
ہین انکے دادا اوس البتہ صحابی ہین اور انھون نے محمد بن اسحاق سراج سے انھون نے محمد بن عباد بن موسی عکلی سے انھون نے
اپنے بھائی موسی بن عباد سے انھون نے عبداللہ بن یسار سے انھون نے ایاس بن مالک بن اوس اسلمی سے روایت
کی ہو کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر نے ہجرت کی تو مقام جحفہ ہین ہمارے اونٹون کی طرف سے ہو گے گذرے
اور انھون نے پوری حدیث ذکر کی اس حدیث کو صخر بن مالک بن ایاس بن مالک بن اوس بن عبداللہ بن حجر نے اپنے
والد اوس بن حجر سے روایت کیا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی طرف سے ہو کے گذرے الخ اوس بن عبداللہ حجر کے بیان ہین
یہ حدیث گذر چکی ہو۔ ابونعیم نے ان ایاس کے تذکرہ ہین لکھا ہو کہ بعض وہم کرنے والون نے انکو صحابہ ہین ذکر کیا ہو حالانکہ
وہ تابعی ہین انکے دادا البتہ صحابی ہین اور انھون نے سراج کی حدیث جو انکی تاریخ ہین ہو محمد عکلی سے انھون نے اپنے بھائی
موسی سے انھون نے عبداللہ بن یسار سے انھون نے ایاس بن مالک بن اوس سے انھون نے اپنے والد سے روایت
کی ہو کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی الخ ابونعیم نے کہا ہو کہ اس وہم کرنے والے نے اپنی غلطی سراج کی طرف
منسوب کردی حالانکہ سراج اس غلطی سے بری ہین کیونکہ سراج نے اس حدیث کو ایاس بن مالک سے انھون نے اپنے
والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کیا ہو جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور ابونعیم نے صخر بن مالک کی حدیث اس بات کے
ثابت کرنے کے لیے بیان کی ہو کہ اوس صحابی ہین۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ نے بھی اس حدیث کو لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ تابعی ہین پس اب انپر کوئی اعتراض نہ رہا صرف انھون نے یہ کیا ہو کہ اسکو سراج کی طرف منسوب کر دیا ہو حالانکہ تاریخ سراج مین اسکے خلاف ہو اور کوئی غلطی نہین کیونکہ انھون نے خود کہدیا ہو کہ وہ تابعی ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ایاس (رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ انصاری اوسی اشہلی۔ ہمین ابوجعفر عبید اللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مجھسے حصین ابن عبد الرحمن بن عمرو بن سعد بن معاذ نے محمود بن لبید سے جو نبی عبد الاشہل کے بھائی تھے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا جب ابوالحیسر یعنے انس بن رافع مکہ مین آئے اور انکے ساتھ بنی عبد الاشہل کے چند جوان تھے انہین ایاس بن معاذ بھی تھے یہ لوگ قریش سے اپنی قوم خزرج کے لیے حلف کی دوستی کرانے آئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو انکے آنے کا حال سنا تو انکے پاس تشریف لے گئے اور انکے پاس جا کے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اے لوگو کیا تم اس بات کو پسند کروگے جو اس کام سے بھی بہتر ہو جسکے لیے تم آئے ہو ان لوگون نے پوچھا کہ وہ کیا بات ہو حضرت نے فرمایا (وہ یہ بات ہو کہ) مین خدا کا پیغمبر ہون مجھے اللہ نے اپنے بندون کی طرف بھیجا ہو تاکہ مین انھین اس بات کی ترغیب دون کہ وہ خدا کی پرستش کرین اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نکرین اور میرے اوپر خدا نے کتاب نازل فرمائی ہو بعد اسکے آپ نے اُنسے اسلام کا ذکر کیا اور انھین قرآن پڑھکے سنایا تو ایاس بن معاذ نے کہا اور یہ اس زمانے مین نوجوان تھے کہ اے میری قوم کے لوگو خدا کی قسم یہ بات اس سے بہتر ہو جسکے لیے تم آئے ہو تو ابوالحیسر نے (غصہ مین آکے) ایک مٹھی کنکری لیکر ایاس کے منھ پر مارین اور (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہا کہ ہمین ان باتون سے معاف رکھیے ہم دوسرے کام کے لیے آئے ہین اسکے بعد وہ چپ ہوگیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُن لوگون کے پاس سے اُٹھ آئے اور وہ لوگ مدینہ لوٹ گئے پھر اوس و خزرج کے درمیان مین واقعہ بعاث ہوا پھر ایاس بن معاذ تھوڑے ہی دن کے بعد انتقال کرگئے۔ محمود بن لبید کہتے تھے کہ انکی قوم کے جو لوگ اُنکے پاس بوقت موت موجود تھے وہ مجھسے کہتے تھے کہ اُن لوگون نے برابر انکو تہلیل اور تکبیر کہتے ہوے اور اللہ کی حمد اور پاکی بیان کرتے ہوے سنا یہانتک کہ انکا انتقال ہوگیا لہذا تمام سب لوگون کو یقین تھا کہ وہ مسلمان مرے انھون نے اسلام کی خوبی اُسی مجلس مین بیان کی جس مجلس مین انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر سنا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ایاس (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ مزنی۔ یزید بن ہارون نے محمد بن اسحاق سے انھون نے عبد الرحمن بن حارثہ سے انھون نے ایاس بن معاویہ مزنی سے

روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیام شب (یعنے نماز تہجد) بہت ضروری ہو اگرچہ صرف اتنی دیر تک ہو جتنی دیر مین اونٹنی کا دودھ دوہا جاتا ہو یا جتنی دیر مین بکری کا دودھ دوہا جاتا ہو۔ اور بعد نماز عشا کے جو نماز پڑھی جائے اسکا شمار قیام شب مین ہو انھون نے خالد بن ابی کریمہ کی بھی حدیث معاویہ بن قرہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین ایک شخص کے پاس بھیجا جسنے اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کر لی تھی انھون نے اسکو قتل کر دیا اور اسکے مال کا پانچوان حصہ لے لیا۔ ابو نعیم نے اس مقام پر ابن مندہ پر اعتراض کیا ہو جسکو ہم ایاس بن رباب کے بیان مین لکھ چکے ہین اب اسکے یہان بیان کرنیکی حاجت نہین اور ابو موسی نے ایاس بن معاویہ کو ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو اور قیام شب کی حدیث ذکر کی ہو اور کہا ہو کہ انکا تذکرہ طبرانی نے اور ابو نعیم نے صحابہ مین لکھا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ مین ان ایاس کو معاویہ بن قرہ کا بیٹا سمجھتا ہون اور وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہین تابعین سے ہین انکے دادا قرہ البتہ صحابی ہین انکے والد بھی صحابی نہین ہین۔

مین کہتا ہون یہی صحیح ہو جو ابو موسی نے بیان کیا یہ ایاس وہی ہین جو بصرہ کے قاضی تھے انکی ذکاوت کی بہت تعریف تھی ۱۲۱؁ھ ہجری مین وفات پائی واللہ اعلم۔

(سیدنا) ایاس (رضی اللہ عنہ)

ابن ودقہ انصاری۔ بنی سالم بن عوف بن خزرج سے ہین۔ موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے اُن لوگون کے نام مین جو جنگ یمامہ مین شہید ہوے قبیلۂ بنی سالم سے ایاس بن ودقہ کا نام بھی روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو اور ابو موسی نے کہا ہو کہ مینے ایک نسخہ مین جو ابو نعیم سے منقول تھا ودقہ کو فے کے ساتھ لکھا ہوا دیکھا ابو موسی نے کہا ہو مگر صحیح قاف ہو۔

مین کہتا ہون میرے نزدیک صحیح فے ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) ایفع (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد کلاعی شامی۔ انکو ابو بکر اسماعیلی نے اور عبدان بن محمد نے صحابہ مین ذکر کیا ہو عبدان نے کہا ہو کہ مینے محمد بن مثنی کو یہ کہتے ہوے سنا ہو کہ ایفع کی وفات ۱۱۰؁ھ مین ہوئی اور ابو الفتح ازدی موصلی نے کہا ہو کہ ایفع بن عبد کلاعی صحابی ہین انسے صفوان بن عمرو نے روایت کی ہو اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ خود عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہین انھون نے کہا اگر یہ صحیح ہو تو اس نام کے دو شخص ہو جائینگے۔ ہمین ابو موسی یعنے محمد بن عمر نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو زاہر طاہر علوی امام جامع مسجد بسطام نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد عامر بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے

ابو بکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ابو عبداللہ صوفی احمد بن حسن نے خبر دی انھون نے کہا ہیثم بن حکم ابن موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے مینے ایفع بن عبد کلاعی سے سنا وہ مقام حمص مین منبر پر کھڑے ہوے کہہ رہے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالی اہل جنت کو جنت مین اور اہل دوزخ کو دوزخ مین داخل فرمائیگا تو کہے گا کہ اے اہل جنت تم دنیا مین کے برس رہے وہ کہینگے کہ ہم ایک دن رہے یا ایک دن سے بھی کم اللہ فرمائیگا کہ تم نے ایک دن یا اس سے بھی کم مین بڑی عمدہ تجارت کی میری رضامندی اور جنت کو حاصل کیا اب تم جنت مین ہمیشہ ہمیش رہو پھر فرمائیگا کہ اے اہل دوزخ تم دنیا مین کتنے دنون رہے وہ کہینگے کہ ایک دن یا اس سے بھی کم اللہ تعالی فرمائیگا کہ تم نے ایک دن یا اس سے کم مین بہت بُری تجارت کی میرے غضب اور ناخوشی کو حاصل کیا اب تم دوزخ مین ہمیشہ ہمیش رہو پھر وہ کہینگے کہ اے ہمارے پروردگار ہمین دوزخ سے نکال لے پھر اگر ہم دوبارہ ایسے کام کرین تو بیشک ہم ظالم ہین اللہ تعالی فرمائیگا کہ اسی مین ذلت اُٹھاؤ اور مجھسے کلام نہ کرو پس یہ اُن لوگون کا آخری کلام ہوگا اپنے پروردگار عزوجل سے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ایماء (رضی اللہ عنہ)

ابن رحضہ بن حربہ بن خلاف بن حارثہ بن غفار۔ یہ اپنے زمانہ مین قبیلۂ غفار کے سردار اور انکے سفیر تھے یہ مقام سقیا کیطرف موضع غیقہ مین رہتے تھے پھر حدیبیہ سے کچھ پہلے مدینہ چلے آئے تھے اور وہین سکونت اختیار کر لی تھی۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ حدیبیہ سے پہلے اسلام لائے یہ اور انکے بیٹے دونون صحابی ہین۔ ہمین عبداللہ بن احمد نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ سلیمان بن مغیرہ سے وہ حمید بن ہلال سے وہ عبداللہ بن صامت سے وہ ابی ذر سے راوی ہین کہ انھون نے کہا ہم اپنی قوم غفار کے ہمراہ باہر نکلے اور ہماری قوم کے لوگ ماہ حرام مین قتال وغیرہ جائز سمجھتے تھے پس مین اور میرے بھائی انیس اور میری مان چلے پھر انھون نے اپنے اسلام کا حال بیان کیا اور اسی مین یہ بھی بیان کیا کہ جب ہم اپنی قوم غفار کے پاس لوٹ کے آئے تو انمین سے آدھے آدمی قبل اسکے مسلمان ہوگئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائین۔ نماز مین ان لوگون کے امام ایماء بن رحضہ بنتے تھے اور وہی اس قبیلہ کے سردار تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ایمن (رضی اللہ عنہ)

ابن خریم بن فاتک بن نعیم بن شداد بن عمرو بن فاتک بن قلیب بن عمرو بن اسد بن خزیمہ اسدی۔ انکی والدہ صما بنت ثعلبہ ابن عمرو بن حصین بن مالک اسدیہ ہین۔ یہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوے اس وقت نابالغ لڑکے تھے۔ انھون نے اپنے والد اور چچا سے حدیث کی روایت کی ہے وہ دونون بدری ہین۔ ایک گروہ نے کہا ہے کہ ایمن بن خریم اپنے والد کے ساتھ فتح مکہ کے دن اسلام لائے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ انکے والد جنگ بدر مین شریک تھے۔ یہ اصل مین شام کے

رہنے والے تھے اور آخر مین کوفہ کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ اِنسے شعبی نے اور فاتک بن نعیم نے اور ابو اسحاق سبیعی نے روایت کی ہو۔ ہمین اسماعیل بن عبید نے اور ابراہیم بن محمد نے اور عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مروان بن معاویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے زیاد اسدی سے انھون نے فاتک بن فضالہ سے انھون نے ایمن بن خریم سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو مین جھوٹی گواہی اور خدا کے ساتھ شرک کرنے کو برابر سمجھتا ہون بعد اسکے آپ نے یہ آیت پڑھی فاجتنبوا[1] الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور۔ اور ہمین ابو الفضل منصور بن ابی الحسن طبری نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی کہ انھون نے کہا ہم سے رحمویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین صالح بن عمر نے مطرف سے انھون نے عامر شعبی سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب مروان بن حکم نے ضحاک بن قیس سے جنگ کی ہو تو اُسنے ایمن بن خریم کے پاس کہلا بھیجا کہ ہم چاہتے ہین کہ آپ ہمارے ساتھ ہو کے لڑین انھون نے یہ جواب دیا کہ میرے والد اور میرے چچا جنگ بدر مین شریک تھے انھون نے مجھسے عہد لے لیا ہو کہ کسی ایسے شخص سے نہ لڑنا جو لا الہ الا اللہ کہتا ہو پس اگر اے مروان تو مجھے دوزخ سے نجات کا کوئی پروانہ دلا دے تو مین تیرے ساتھ لڑونگا مروان نے کہا یہان سے دور ہو اور اِنکی برائی کرنے لگا انھین گالی دینے لگا پھر ایمن نے یہ اشعار پڑھے۔

ولست[2] مقاتلا رجلا یصلی علی سلطان آخر من قریش
لہ سلطانہ وعلے اثمی معاذ اللہ من سفہ وطیش
اقتل مسلما من غیر جرم فلست بنافعی ماعشت عیشی

دارقطنی نے کہا ہو کہ ایمن نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو مگر مینے انکی روایت اُنکے باپ اور چچا ہی سے دیکھی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ایمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن عمرو بن بلال بن ابی الجربا بن قیس بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج۔ یہ بیٹے ہین ام ایمن کے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی کھلائی تھین انکا ذکر انکے نام مین آئیگا۔ یہ اسامہ بن زید بن حارثہ کے اخیافی بھائی ہین یعنے ماں دونون کی ایک ہین جنگ حنین مین شہید ہوے یہ ابن اسحاق کا قول ہو انھون نے کہا کہ یہی ہین جنھون نے اپنے اِن اشعار مین عباس

[1] ترجمہ۔ بچو تم بتون کی پرستش سے جو بالکل ناپاک ہین اور بچو جھوٹی گواہی سے ۱۲ [2] ترجمہ۔ مین ایسے شخص سے ہرگز نہ لڑونگا جو نماز پڑھتا ہو محض ایک قریشی شخص کی بادشاہت کے لیے تاکہ اُسے تو بادشاہت ملے اور مجھے گناہ ہو ایسی بیوقوفی اور حماقت سے خدا کی پناہ کیا مین ایک مسلمان کو بے جرم قتل کر دون تو اے مروان تو میری زندگی مین مجھے کیا نفع دیگا ۱۲

کی طرف اشارہ کیا ہے۔

نصرنا رسول اللہ فی الدین سبعۃ　وقد فر من قد فرعنہ فاقشعوا　وثامننا لاقی الحمام بنفسہ　بامسہ فی الدین لا یتوجع

یہ سات آدمی جنکا ذکر اس شعر میں ہے یہ تھے۔ عباس۔ علی۔ فضل ابن عباس۔ ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب۔ اسامہ بن زید یہ لوگ تو آپ کے اہل بیت میں سے تھے اور غیر لوگ یہ تھے۔ ابوبکر۔ عمر رضی اللہ عنہم اجمعین انسے مجاہد نے اور عطا نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال سے کم قیمت کی چیز کے چرانے میں ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں دیا۔ ایک ڈھال کی قیمت اُس زمانے میں ایک دینار تھی۔ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ مجاہد اور عطا نے ایمن سے ملاقات نہیں کی ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ ایمن کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طہارت کی خدمت تھی ضرورت کے وقت وہ پانی وغیرہ آپکو دیا کرتے تھے ایمن کا ایک بیٹا تھا جسکا نام حجاج ہے اسکا ایک واقعہ حضرت عبد اللہ بن عمر کے ساتھ ہوا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ایمن (رضی اللہ عنہ)

ابن یعلی کنیت انکی ابوثابت ثقفی۔ علاء بن ہلال نے عبید اللہ بن عمرو سے انھوں نے زید بن ابی انیسہ سے انھوں نے اسماعیل ابن ابی خالد سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے ایمن بن یعلی یعنی ابوثابت سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص ایک بالشت بھر زمین چرائے یا دبالے وہ قیامت کے دن اُس زمین کو نیچے کے طبقہ تک اپنی گردن پر لادکے آئیگا۔ عبید اللہ کہتے ہیں میں نے اس حدیث کو اسمعیل سے سنا ہے۔ اس حدیث کو عمرو بن زرارہ نے اور علی بن معبد نے اور چند لوگوں نے عبید اللہ بن عمرو سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے ایمن سے انھوں نے یعلی بن مرہ ثقفی سے روایت کیا ہے اور یہی حدیث بیان کی ہے۔

میں کہتا ہوں اس حدیث میں اعتراض ہے کیونکہ یہ ایمن صحابی نہیں ہیں یہ تابعی ہیں کوفہ کے رہنے والے انسے ابویعفور نے اور انھیں کے جیسے اور لوگوں نے روایت کی ہے۔ ابن ابی حاتم نے اور حاکم یعنے ابو احمد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ابویعفور نے ابوثابت سے انھوں نے یعلی بن مرہ سے روایت کیا ہے اور انھوں نے ثابت کو ابن کہدیا ہے اس قسم کی غلطیاں اکثر ہو جاتی ہیں انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ایمن (رضی اللہ عنہ)

(ملک) شام سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے ہم نے انکا ذکر ابرہہ کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

۱؎ ہم سات آدمیوں نے جنگ میں رسول خدا کی مدد کی ہے اور بعض لوگ ہرجائے وہ بھاگ گئے ہیں اور آٹھویں شخص نے موت سے ملاقات کی جو کچھ تکلیفیں انکو دین میں پہونچیں انسے وہ دردمند نہیں ہوئے ۱۲

(سیدنا) ایوب (رضی اللہ عنہ)

ابن بشیر انصاری - عبدان اور شاہین نے انکا تذکرہ صحابہ مین لکھا ہو - محمد بن یحییٰ بن حبان نے ایوب بن بشیر انصاری سے روایت کی ہو کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مین نے اپنی نماز کا تیسرا حصہ آپ کے لیے دعا کرنے اور آپ پر درود پڑھنے کے لیے خاص کر دیا ہو حضرت نے فرمایا ایسا کرنے مین کچھ حرج نہین پھر وہ تھوڑی دیر چپ رہے بعد اسکے کہا کہ یا رسول اللہ بلکہ مینے اپنی نماز کا نصف حصہ آپ کے لیے دعا کرنے اور آپ پر درود پڑھنے کے لیے خاص کر دیا ہو آپ نے فرمایا ایسا کرنے مین کچھ حرج نہین پھر وہ تھوڑی دیر چپ رہے بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مینے ارادہ کیا ہو کہ اپنی کل نماز آپ ہی کے درود پڑھنے اور دعا کرنے مین صرف کر دون آپ نے فرمایا اب اللہ تعالیٰ تمام اُن کامون سے تمھاری کفایت کریگا جو دنیا و آخرت مین تمھین مصیبت مین ڈالین - اور یحییٰ بن حمزہ اور فریج بن فضالہ نے محمد بن ولید زبیدی سے انھون نے زہری سے انھون نے ایوب ابن بشیر انصاری سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے افضل وہ صدقہ ہو جو کسی ایسے عزیز کو دیا جائے جو اس صدقہ دینے والے سے پہلوتہی کرتا ہو - ابو موسیٰ کہتے ہین کہ ابن ابی حاتم نے کہا ہو کہ ایوب بن بشیر انصاری کی کنیت ابو سلیمان معاوی ہو عباد بن عبداللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہین - ان سے زہری نے روایت کی اس صورت مین یہ ایوب صحابی نہونگے مگر اُن پہلے ایوب کا صحابی ہونا ظاہر ہو لیکن اُس حدیث کی نسبت بھی مروی ہو کہ انکے سوا اور کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا کہا تھا۔

مین کہتا ہون کہ اس حدیث کو ابی ابن کعب نے اور ابو ہریرہ نے بھی روایت کیا ہو - اور اس حدیث کو محمد بن یحییٰ بن حبان نے اپنے والد سے روایت کیا ہو کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا الخ - ہمین ابو الفرج یحییٰ بن محمود بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عدنان محمد بن ابی بکر بن احمد بن مطہر غشوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو سعید محمود بن عبداللہ بن احمد ابن زکریا نے نیز ابو الفرج کہتے تھے کہ ہمین ہمارے دادا کے چچا ابو الفضل جعفر بن عبد الواحد بن محمد بن محمود ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر بن عبد الرحیم نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمین ابو بکر محمد بن عبداللہ بن احمد بن شاذن اعرج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر عبداللہ بن محمد بن محمد بن فورک قباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عمرو بن ابی عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین وکیع نے سفیان سے انھون نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انھون نے طفیل بن ابی بن کعب سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ بتائیے اگر مین اپنی پوری نماز آپ پر درود پڑھنے کے لیے مخصوص کر دون (تو کیا ثواب ملیگا) آپ نے فرمایا اسوقت اللہ تیرے تمام دنیاوی اور اخروی مشکلات کی کارسازی کریگا۔

(سیدنا) ایوب (رضی اللہ عنہ)

ابن مکرز۔ انکا تذکرہ بھی ابن شاہین نے لکھا ہو اور انھوں نے محمد بن ابراہیم سے انھوں نے محمد بن یزید سے روایت کی ہو اور کہا ہو کہ جن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شمار کیا گیا ہو انمین ایوب بن مکرز بھی ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے انخیر حرف ہمزہ مین لکھا ہو۔

حرف الباء ٭ باب الباء والالف

(سیدنا) باقوم (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ انھین باقول رومی کہتے ہین سعید بن عاص کے غلام تھے۔ مدینہ کے بڑھئی تھے انسے صالح مولی توامہ نے روایت کی ہو کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیلیے جھاؤ کی لکڑیکا منبر بنایا تھا اُسمین تین درجے تھے ایک بیٹھنے کے لیے اور دو اور۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ اسکی سند صحیح نہین ہو۔

(سیدنا) باذان (رضی اللہ عنہ)

فارسی۔ یہ اُن فارسیون کی اولاد سے ہین جنکو نوشیروان نے سیف بن ذی یزن کے ہمراہ یمن کی طرف حبشیون سے لڑنے کے لیے بھیجا تھا اور وہ لوگ وہین یمن مین رہ گئے تھے باذان صنعاء مین رہتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین مسلمان ہو گئے تھے اسود عنسی کے قتل مین انھون نے بڑا کار نمایان کیا ہو ہمنے انکا حال تاریخ کامل مین لکھا ہو۔ انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے لکھا ہو۔

باب الباء والجیم

(سیدنا) بجاد (رضی اللہ عنہ)

اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام بجار بن سائب بن عویمر بن عائذ بن عمران بن مخزوم بن یقظہ بن مرہ بن کعب بن لوی قرشی مخزومی۔ جنگ یمامہ مین شہید ہوے۔ انکے صحابی ہونے مین کلام ہو انکے دو بھائی جابر اور عویمر بدر مین بحالت کفر مارے گئے ان دونون کا ذکر موسی بن عقبہ کی کتاب مین نہین ہے۔ ان کے ایک بھائی عائذ بن سائب بدر مین بحالت کفر گرفتار ہو گئے تھے اور انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اُٹھائی تھی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) بجراه (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر - انکی حدیث یہ ہو کہ یہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے اور اسلام لائے اور ہم نے آپ سے درخواست کی کہ نماز عشا ہم سے معاف کردین کیونکہ ہم اُسوقت اپنے اونٹون کے دوہنے مین مشغول رہتے ہین حضرت نے فرمایا تم انشاء اللہ اپنے اونٹون کو بھی دوھ لوگے اور نماز بھی پڑھ لوگے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس حدیث کو بجیرہ کے تذکرہ مین لکھا ہو اور کہا ہو کہ بعض لوگ انکو بجرہ بھی کہتے ہین ہم بھی انشاء اللہ بجرہ کے بیان مین ذکر کرینگے -

بجیر

ابن اوس بن حارثہ بن لام طائی - عروہ بن مضرس طائی کے چچا ہین - انکے اسلام مین کلام ہو - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو -

(سیدنا) بجیر (رضی اللہ عنہ)

ابن بجرہ طائی - ابو عمر نے کہا ہو کہ مین انکی کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین جانتا ہان حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت مین قتال مرتدین مین انسے بہت بڑے بڑے کام ہوے اور انھون نے کچھ اشعار بھی کہے تھے جنکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہو - ابن مندہ اور ابو نعیم نے ابو المعارک بن مرہ بن صخر بن بجیر طائی فیدی سے انھون نے اپنے والد معارک سے اُنھون نے اپنے والد صخر سے اُنھون نے اپنے والد بجیر بن بجرہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین اس لشکر مین تھا جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کے ہمراہ بھیجا تھا جب آپنے اکیدر بادشاہ دومۃ الجندل کے پاس بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تھا کہ تم اکیدر کو اس حال مین پاؤگے کہ وہ چاندنی رات مین گاے کا شکار کھیل رہا ہوگا یہ کہتے ہین کہ ہم نے اسی حالت مین اُسکو پایا جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا پس ہم نے اُسے گرفتار کرلیا اور اُسکے بھائی کو قتل کردیا وہ ہم سے لڑا تھا پھر جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچے تو مینے یہ اشعار آپکے سامنے پڑھے [۵]

تبارک سائق البقرات انی ۔ رایت اللہ یہدی کل ہاد
فمن یک عائدا عن ذی تبوک ۔ فانا قد امرنا بالجہاد

نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ان اشعار کو سنکے خوش ہوے اور آپ) نے انسے فرمایا کہ اللہ تمہارے منھ کو شکستہ نہ کرے راوی کہتا ہو کہ انکی عمر نوے برس کی ہوگئی تھی مگر انکا کوئی دانت ہلا تک نہ تھا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) بجیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بجیر عبسی عبس بن بغیض بن ریث بن غطفان کی اولاد سے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ قبیلۂ جہینہ کے ہین بنی دینار

---

[۵] بابرکت ہو چلانیوالا گایون کا بیشک مینے اللہ کو دیکھا کہ وہ ہدایت کرنے والون کو خود ہدایت کرتا ہو (مطلب یہ ہو کہ آپ چونکہ لوگون کو ہدایت کرتے ہین لہذا اللہ آپکو ہدایت کرتا ہو اور پوشیدہ باتین آپ کو بتاتا ہو) اب مقام ذی تبوک سے کون لوٹ سکتا ہو اسلیے کہ ہمین اب جہاد کا حکم ملگیا ہو"

ابن نجار کے حلیف تھے بدر اور احد میں شریک تھے مگر بنی دینار بن نجار کہتے ہیں کہ یہ لوگ ہمارے غلام تھے یہ قول ابوعمر کا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہو کہ زہری کہتے تھے کہ یہ بدر میں شریک تھے۔

(سیدنا) بحیر (رضی اللہ عنہ)

یہ ثقفی ہیں۔ ابن ماکولا نے کہا ہو کہ انکا صحابی ہونا ثابت ہو اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بھی کی ہو۔ ان سے حفصہ بنت سیرین نے روایت کی ہو اور کہا ہو کہ اسکو ابوبکر شافعی نے روایت کیا ہو اور انکا نام بحیر بتایا ہو اور اسکو اسماعیل نے روایت کیا ہو اور انھون نے انکا نام بشیر بتایا ہو۔

(سیدنا) بجیر (رضی اللہ عنہ)

یہ زہیر بن ابی سلمیٰ کے بیٹے ہیں۔ ابو سلمیٰ کا نام ربیعہ بن ریاح بن قرط بن حارث بن مازن بن حلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہرطمہ ابن لاطم بن عثمان بن مزینہ مزنی۔ کعب بن زہیر کے بھائی ہین اپنے بھائی کعب سے پہلے اسلام لائے تھے اور یہ دونون بھائی بڑے عمدہ شاعر تھے اور انکے والد بھی بڑے نامور شعرا مین تھے۔ حجاج بن ذی الرقیبہ بن عبدالرحمن بن کعب بن زہیر بن ابی سلمیٰ نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کی ہو کہ کعب اور بجیر جو دونون زہیر کے بیٹے تھے اپنے گھر سے نکلے یہانتک کہ مقام ابرق عذاف مین پہونچے تو بجیر نے کعب سے کہا کہ تم ہماری بکریون کو لیے ہوے اس مقام پر ٹھیرو مین ذرا اس شخص یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤن سنون کہ وہ کیا کہتا ہو راوی کہتا ہو کہ کعب وہین ٹھیر گئے اور بجیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے۔ حضرت نے انپر اسلام پیش کیا اور وہ مسلمان ہوگئے یہ خبر کعب کو پہونچی تو انھون نے کہا[1]

الا ابلغا عنی بجیرا رسالۃ   علی ای شیء ویب غیرک دلکا

اسکے علاوہ اور اشعار بھی جنکو کعب بن زہیر کے تذکرہ مین آئینگے یہ کعب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ طائف مین شریک ہوے پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے لوٹے تو بجیر نے کعب کو لکھا کہ اگر تجھے کچھ خوف ہو (تو خوف نہ کر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا آ کیونکہ وہ کسی ایسے شخص کو جو توبہ کرکے آجائے قتل نہین کرتے اور یہ اشعار بجیر نے انکو لکھے۔

من مبلغ کعبا فہل لک فی التی   تلوم علیہا باطلا وہی احزم
الی اللہ لا العزی ولا اللات وحدہ   فتنجو اذا کان النجاء وتسلم
لدی یوم لا ینجو ولیس بمفلت   من الناس الا طاہر القلب مسلم
فدین زہیر وہو لا شیء عندہ   ودین ابی سلمیٰ علی محرم

[1] ترجمہ۔ آگاہ ہو جاؤ بجیر کو میری طرف سے یہ پیغام پہونچا دو کہ کس چیز نے تجھے غیر کے دین کیطرف راہ دکھائی ۱۲ [2] ابن ہشام نے لکھا ہو کہ جب کعب کو یہ خبر پہونچی تو کہا ... کہ کیا تجھے اس دین کیطرف کچھ رغبت ہو جسپر تو (مجھے) ملامت کرتا ہو حالانکہ وہ دین نہایت مضبوط ہو اللہ کی طرف رجوع کر نہ لات وعزیٰ کی طرف تب تجھے اوس وقت نجات ملیگی جس وقت نہ تو بچیگا اور نہ کوئی شخص بچیگا سوا اُس شخص کے جسکا قلب سلیم ہو اور مسلمان ہو پس زہیر کا دین جو اس (دین اسلام) کے سامنے لاشئی ہو اور نیز ابو سلمیٰ کا دین مجھپر حرام ہو ۱۲

انھین بجیر نے غزوۂ طائف کے دن یہ اشعار کہے تھے ۵

کانت علالة یوم بطن حنینکم وغزاة اوطاس ویوم الابرق - جمعت ہوازن جمعہا فتبددوا کالطیر تجومن قطام ازرق

لم یمنعوا منا مقاما واحدا الاجدارہم وبطن الخندق ولقد تعرضنا لکی ما یخرجوا فتحصنوا منا بباب مغلق

اسکے علاوہ اور اشعار بھی ہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) بجیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن مرہ بن عبداللہ بن صعب بن اسد یہ وہی ہین جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گٹھری چرائی تھی - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو -

(سیدنا) بجیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عمران خزاعی - یہی ہین جنھون نے فتح مکہ کے دن یہ اشعار کہے تھے ۵

وقد انشأ اللہ السحاب بنصرنا رکام سحاب الہیدب المتراکب وہجرتنا فی ارضنا عندنا بہا کتاب لنا من خیر مملٍ وکاتب

ومن اجلنا حلت بمکة حرمة لندرک ثارا بالسیوف القواضب

باب الباء والحاء

(سیدنا) بحاث (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارہ بن مالک بن عمرو بن بثیرہ بن مشنو بن قشر بن تیم بن عوذ مناہ بن تاج بن تیم بن اراشہ بن عامر بن عبیلہ بن قسمیل بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ بلوی انصار کے حلیف ہین - یہ اور مجذر بن ذیاد عمرو ابن عمارہ مین جا کے ملجاتے ہین - ہشام نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو مگر ابو عمر نے انکو مالک کی طرف منسوب کیا ہو بعد اسکے کہا ہو کہ یہ بلوی ہین - بنی عوف بن خزرج کے حلیف ہین - ابو عمر نے کہا ہو کہ کلبی نے بیان کیا ہو کہ بحاث بے کے ساتھ ہو اور ابراہیم

---

۵ ترجمہ - جنگ حنین اور اوطاس اور ابرق کے دن تمھارے بڑے بڑے سردار تھے ؛ ہوازن مین انھون نے اپنی پوری جماعت فراہم کرلی تھی مثل اس پرندے کے جو ابلق باز سے نجات پاکے آئے ہون ؛ ہم سے وہ کسی مقام مین نہ بچ سکے ؛ سوا اپنی دیوارون کے اور خندقون کے ؛ اور ہم سامنے آگئے تاکہ وہ باہر نکلین ؛ مگر انھون نے قلعہ کے اندر جاکے دروازہ بند کرلیا ؛ ۱۲ ۵ ترجمہ - اللہ نے ہماری مدد کے لیے بادل پیدا کیا ؛ ایسا بادل جو تہ بر تہ مثل تودۂ ریگ کے تھا ؛ اور ہم نے اپنے ملک کی طرف ہجرت کی ؛ وہان ہمارے پاس ایک کتاب ہو جو عمدہ لکھنے والے کی لکھی ہوئی ہے (یعنے قرآن) ہماری وجہ سے کہ مین لڑائی جائز ہوئی ؛ تاکہ ہم چیف چلنیوالے کو شمشیر بران ہلاک کریں ؛ ۱۲

ابن سعد نے ابن اسحاق سے نحاث نون کے ساتھ روایت کیا ہو انکا تذکرہ نون کے باب مین آئیگا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر مین شریک ہوے تھے۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ میرے نزدیک ابن کلبی کا قول صحیح ہو۔ انکے دو بھائی تھے عبد اللہ اور یزید عبد اللہ جنگ بدر مین شریک تھے اور یزید عقبہ کی دونون بیعتون مین شریک تھے مگر بدر مین شریک نہین ہوے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو اور انھون نے انکا نام نجاب بن ثعلبہ بن خرمہ بن اصرم بتایا ہو قبیلۂ بنی عوف بن خزرج سے جو ایک شاخ ہو قبیلۂ بلجبلی کی اور بھائی ہین عبد اللہ بن ثعلبہ کے اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ یہ اصرم بن عمرو بن عمارہ کے بیٹے ہین۔ بدر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ یہ اور انکے بھائی عبد اللہ شریک ہوے تھے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نحات نون کے ساتھ روایت کیا ہو ابن موسیٰ کا کلام ختم ہوگیا۔

مین کہتا ہون کہ انھون نے بلجبلی جو کہا ہو تو انکا نام سالم بن غنم بن عوف بن خزرج ہو وہ عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق کے گروہ سے ہین لہذا اگر انھون نے یہ مراد لیا ہو کہ یہ اس قبیلہ کے نسب مین داخل ہین تو یہ غلط ہو اور اگر یہ مراد لیا ہو کہ یہ انکے حلیف ہین تو چاہیے تھا کہ اسکو بیان کر دیتے علاوہ اسکے انکا یہ کہنا کہ بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ اصرم بن عمرو بن عمارہ کے بیٹے ہین اس بات پر دلالت کرتا ہو کہ انھون نے انکے پہلے نسب کو اسکے مغایر سمجھا ہو کیونکہ انھون نے کہا ہو کہ بعض لوگون کا یہ بیان ہو۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) بحر (رضی اللہ عنہ)

ابن صبیح بن اتہ رعینی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تھے اور فتح مصر مین شریک ہوے تھے وہان انھون نے کچھ زمین بھی لی تھی انکا خطہ رعین کے نام سے مشہور ہو۔ ابو بکر سعید بن محمد بن بحر انکی اولاد مین ہین جو سلسلہ مین عمر بن عبد العزیز کی خلافت مین دمیاط کے حاکم تھے۔ مروان بن جعفر بن خلیفہ بن بحر بھی انکی اولاد مین ہین جو بڑے فصیح شاعر تھے انھون نے اپنے دادا کی مدح مین یہ اشعار کہے تھے[1]

وجدی الذی عاطی الرسول یمینہ ۔۔۔ وجت الیہ من بعید رواکبہ

ببدر لنا بیت اقامت اصولہ ۔۔۔ علی المجد یبنی علوہ واسافلہ

ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ سب بیان حفید یونس یعنے ابو سعید بن عبد الرحمن ابن احمد بن یونس بن عبد الاعلی کا ہو جو تاریخ مصر کے مصنف ہین۔ انکا نسب امیر ابو نصر ابن ماکولا نے اس طرح بیان کیا ہو۔ بحر بن ضبیع بن اتہ بن یحمد بن موہشل بن عقب بن لیشرح بن سعد بن بدر بن شرحبیل بن حجر بن زید بن مالک بن زید بن رعین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین یعفر بن عریب بن عبد کلال کے

[1] ترجمہ۔ میرے دادا وہ ہین جنھون نے (بیعت کے لیے) رسول اللہ کو اپنا داہنا ہاتھ دیا تھا وہ بہت دور سے انکی سواری کے جانور رسول کے پاس آئے تھے بدر مین ہمارا ایک گھر ہو جسکی بنیادین درست ہین اسکے اوپر اور نیچے کا تمام حصہ بزرگی پر بنا ہو"

ہمراہ آئے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) بُحَیرا (رضی اللہ عنہ)

راہب۔ اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قبل آپکی نبوت کے دیکھا تھا اور آپ پر ایمان لائے تھے۔ ابن عباس نے روایت کی ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھارہ برس کی عمر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہتے تھے اُسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر بیس برس کی تھی وہ دونون تجارت کی غرض سے شام جارہے تھے یہانتک کہ جب ایک منزل مین قیام کیا تو وہان ایک درخت بیری کا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے سایہ مین بیٹھ گئے اور ابوبکر صدیق اُس راہب کے پاس گئے اُس سے کچھ پوچھنا چاہتے تھے راہب نے اُنسے پوچھا کہ یہ کون شخص ہین جو بیری کے سایے مین بیٹھے ہین حضرت ابوبکر نے کہا کہ یہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہین راہب نے کہا خدا کی قسم یہ نبی ہین (ہمارے یہان لکھا ہوا ہو کہ) اس درخت کے سایہ مین عیسیٰ بن مریم کے بعد سوا محمد کے کوئی نہ بیٹھے گا اُسیوقت حضرت ابوبکر کے دل مین یقین اور تصدیق آگئی تھی چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (فوراً) آپکی پیروی کرلی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) بحیرا (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ ابوموسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو مقاتل وغیرہ سے نقل کیا ہو کہ جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ تبیتس آدمی حبش کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے اور آٹھ آدمی شام کے۔ بحیر۔ ابرہہ۔ اشرف۔ تمام۔ ادریس۔ ایمن۔ نافع۔ تمیم۔ پس معلوم ہوتا ہو کہ ابن مندہ کے نزدیک یہ اور کوئی شخص ہین ورنہ وہ انکا تذکرہ بطور استدراک کے کیون لکھتے کیونکہ بحیرا راہب کا تذکرہ ابن مندہ نے بھی لکھا ہو اور بحیرا راہب اُسوقت تک غالباً زندہ بھی نہین رہے۔

(سیدنا) بحیر (رضی اللہ عنہ)

بغیر الف کے۔ یہ انماری ہین۔ ابن ماکولا نے لکھا ہو کہ انکا صحابی ہونا ثابت ہو اور انکی روایت بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو کنیت انکی ابوسعید الخیر ہو انکا ذکر انشاء اللہ کنیت کے باب مین آئیگا۔ ابن سمیع نے انکا تذکرہ طبقات مین کیا ہو۔ اِنسے قیس بن حجر کندی نے اور ابن لہیعہ اور بکر بن مضر س نے روایت کی ہو۔

(سیدنا) بحیر (رضی اللہ عنہ)

ابو ربیعہ کے بیٹے ہین۔ انکا نام عمرو بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہو۔ قرشی ہین مخزومی ہین انکا نام بحیر تھا مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا۔ عمرو بن عبداللہ ابن ابی ربیعہ شاعر مشہور کے والد ہین اور خالد بن ولید اور ابوجہل بن ہشام کے چچازاد بھائی ہین۔ ابن مندہ نے انکا تذکرہ بحیر کے نام مین لکھا ہو اور اُن تینون نے انکا تذکرہ عبداللہ بن ابی ربیعہ مین لکھا ہو۔

(سیدنا) بحینہ (رضی اللہ عنہ)

حافظ ابوموسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنیکی غرض سے لکھا ہو کہ انکا تذکرہ عبدان نے لکھا ہو اور انھون نے اپنی سند سے عبدان بن محمد سے انھون نے عباس بن محمد سے انھون نے ابونعیم سے انھون نے عبدالسلام بن حرب سے انھون نے ابوخالد ابن یزید بن عبدالرحمن سے انھون نے محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان سے اُنھون نے بحینہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا میری طرف سے گذر ہوا طلوع فجر کے بعد مین کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا آپنے فرمایا کہ جس طرح ظہر سے پہلے (یعنے ٹھیک دوپہر کے وقت) اور بعد اسکے (یعنے غروب آفتاب کے وقت) نماز پڑھنا ممنوع ہو اسی طرح یہ نماز بھی نہ پڑھا کرو ان[1] دونون کے درمیان مین فصل کردیا کرو ابن مندہ نے کہا ہو کہ عبدان نے اسکا ذکر اسی طرح کیا ہو اور صحیح وہ ہو جو ہمین معلوم ہو سری بن یحیی سے وہ ابونعیم سے وہ عبدالسلام بن حرب سے وہ یزید بن عبدالرحمن سے وہ محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان سے وہ ابن بحینہ سے راوی ہین کہ انھون نے کہا الخ اسی طرح اسکو یحیی بن ابی کثیر نے محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان سے روایت کیا ہو اور انھون نے ابن بحینہ کا نام لیا ہو۔ ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ اپنے والد سے وہ عبدالرزاق سے وہ یحیی بن ابی کثیر سے وہ محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان سے وہ عبداللہ بن مالک بن بحینہ سے اسی مضمون کی حدیث روایت کرتے ہین۔ انھون نے کہا کہ بحینہ انکی مان کا نام ہو کبھی یہ اپنی مان کی طرف منسوب کیے جاتے ہین کبھی اپنے والد کی طرف یہان دونون کی طرف منسوب کردیے گئے ہین۔

مین کہتا ہون صحیح وہی ہو جو ابوموسی نے کہا اور وہی ظاہر اور مشہور ہو اور اس مین شک نہین کہ عبدان کی کتاب سے ابن کا لفظ رہگیا ہو اور انھون نے سمجھا ہو کہ بحینہ کوئی مرد ہین۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

باب الباء والدال

(سیدنا) بدر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ خطمی۔ بعض لوگ کہتے ہین انکا نام بریر ہو یہ دادا ہین ملیح بن عبداللہ بن بدر کے۔ ملیح نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ باتین پیغمبرون کی سنت ہین۔ حیا۔ بردباری۔ پچھنے لگانا۔ مسواک کرنا۔ عطر لگانا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو مگر ابن مندہ نے انکو سعدی لکھا ہو اور ابونعیم نے انکو خطمی لکھا ہو اور ابن مندہ کو وہم ہو گیا ہو انھون نے ملیح بن عبداللہ کو سعدی لکھا ہوا دیکھا اور انھون نے

[1] معلوم ہوا کہ طلوع فجر کے بعد سوا دو رکعت سنت فجر اور دو رکعت فرض فجر کے اور کوئی نماز نہ پڑھنا چاہیے یہی مذہب حنفیہ کا ہے ۱۲

سمجھا کہ یہ بدر کے پوتے ہین لہذا انھون نے بدر کو سعدی لکھدیا مگر حق وہی ہی جو ابونعیم نے لکھا ہی ان دونون کو ابونصر بن ماکولا نے لکھا ہی

(سیدنا) **بدر** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ مزنی - انسے بکر بن عبداللہ مزنی نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین ایک پیشہ ور شخص ہون میرے مال مین ترقی نہین ہوتی حضرت نے فرمایا کہ اے بدر بن عبداللہ صبح کو تم یہ کہہ لیا کرو بسم اللہ علی نفسی بسم اللہ علی اہلی ومالی اللہم رضنی بما قضیت لی و عافنی فیما ابقیت حتی لا احب تعجیل ما اخرت ولا تاخیر ما عجلت چنانچہ مین ان الفاظ کو کہہ لیا کرتا تھا اللہ نے میرے مال مین برکت دی اور میرا قرض ادا کرا دیا اور نیز اور میرے گھر والون کو مالدار کر دیا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) **بدر** (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبداللہ - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے - ہمین محمد بن ابی بکر بن ابی عیسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن فضل بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے مینے اسے جعفر بن عبدالواحد کے سامنے پڑھا یہ دونون کہتے تھے ہمین ابو طاہر بن عبدالرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن محمد یعنی حافظ ابوالشیخ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن اعین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسحاق بن ابی اسرائیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن جابر نے عبداللہ بن بدر سے انھون نے اپنے والد سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت سے پہلے قرض کے ادا کرنیکا حکم دیا ہی اور یہ فرمایا ہی کہ حقیقی بھائی وارث ہوتے ہین نہ علاتی - اس حدیث کو اسحاق بن طباع نے روایت کیا ہی اور نیز اسکو ابن جراح نے محمد بن جابر سے انھون نے عبداللہ بن بدر سے انھون نے ابن عمر سے روایت کیا ہی - انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہی -

(سیدنا) **بُدَیل** (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن خلف بن عمرو بن احب بن مقیاس بن جتر بن عدی بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ - ربیعہ کا نام لحی بن حارثہ خزاعی سلولی - ان بدیل کی والدہ کا نام ام اصرم ہی جو بیٹی ہین اجحم بن دندنہ بن عمرو بن قین بن رزاح بن عمرو ابن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ کے وہ بھی خزاعی ہین اور انکے والدہ کی والدہ حیہ بنت ہاشم بن عبد مناف بن قصی ہین - بدیل اپنی والدہ کے نسب سے زیادہ مشہور ہین - انکا نسب ہشام بن کلبی نے اسی طرح بیان کیا ہی - یہ بدیل اور انکی والدہ کعب بن عمرو مین جا کے ملجاتے ہین - بدیل کی والدہ ابومالک یعنے اسید بن عبداللہ بن اجحم کی پھوپھی ہین یہ بدیل اور عمرو بن حمق بن کاہن

۱؎ ترجمہ مین اپنی جان پر اور اپنی گھر والون پر اور اپنی مال پر بسم اللہ پڑھتا ہون اے اللہ جو کچھ تو نے میرے لیے مقدر کیا ہی اسپر مجھے راضی کر دے اور جو کچھ تو نے میرے پاس باقی رکھے اسمین مجھے عافیت دے تاکہ جو کچھ تو دیر مین دینے

بن حبیب بن عمرو بن قین عمرو مین جا کے لمجاتے ہین ۔

یہ بدیل وہی ہین جنھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ بنی کعب کی طرف بھیجا تھا اور انکے ہمراہ بشر بن سفیان کو بھیجا تھا تاکہ انھین جہاد کے لیے طلب کرین ۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے اور انھون نے لکھا ہے کہ بدیل بن عبد مناف بن سلمہ بن خلف بن عمرو بن احب بن مقالیس بن حنین ۔ اور باقی نسب انھون نے ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے ذکر کیا پھر آخر مین کہا ہے کہ یہ نام مینے لکھ تو دیے مگر مجھے انکی تحقیق نہین ہے ۔ یہ بات ایسے امام سے بہت تعجب انگیز ہے کیونکہ ان نامون کو ابن کلبی نے اور ابن عبد البر نے اور امیر ابو نصر نے ذکر کیا ہے (پھر تحقیق نہونے کے کیا معنی) ۔

انھون نے جو لکھا ہے مقالیس یہ غلط ہے صحیح لفظ مقیاس ہے اور حنین جو انھون نے لکھا ہے یہ بھی غلط ہے صحیح جستر ہے ۔

(سیدنا) بُدَیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انصاری خطمی ۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہے ۔ حلبس بن عمرو نے اپنی مان فارعہ سے انھون نے اپنے دادا بدیل بن عمرو خطمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ مینے ایک منتر سانپ کے کاٹنے کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو آپ نے مجھے اسکی اجازت دیدی اور اس مین برکت کی دعا فرمائی ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے سوا اس سند کے اور کسی سند سے مشہور نہین ہے ۔

(سیدنا) بُدَیل (رضی اللہ عنہ)

ابن کلثوم خزاعی ۔ بعض لوگ کہتے ہین انکا نام عمرو بن کلثوم ہے جب قبیلۂ خزاعہ سے قریش نے غدر کیا تو یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپکے سامنے چند اشعار پڑھے (جنکا پہلا مصرعہ یہ ہے) لاہم[1] انی ناشد محمدا ۔ انکا تذکرہ صرف ابن مندہ نے لکھا ہے مگر یہ جو انھون نے کہا ہے کہ بعض لوگ انکو عمرو بن کلثوم کہتے ہین اسکو مین نہین جانتا اور انھین واجب تھا کہ انکو عمرو بن کلثوم کے بیان مین ذکر کرتے مگر انھون نے انکو نہین ذکر کیا بلکہ عمرو بن سالم بن کلثوم کو ذکر کیا ہے شاید یہان باپ کا نام ساقط کر دیا ہے ۔

(سیدنا) بُدَیل (رضی اللہ عنہ)

ماریہ غلام عمرو بن عاص سہمی کے بیٹے ہین ۔ انسے مُطّلب بن ابی وداعہ نے اور ابن عباس نے جام کا قصہ روایت کیا ہے جب انھون نے اور تمیم داری نے اور عدی بن بدا نے سفر کیا تھا ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ اسیطرح لکھا ہے مگر اور ائمہ نے انکو بزیل لکھا ہے ہم بھی اُس مقام پر انشاء اللہ لکھینگے

(سیدنا) بُدَیل (رضی اللہ عنہ)

ابن ورقا بن عمرو بن ربیعہ بن عبد العزیٰ بن ربیعہ بن جزی بن عامر بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ ۔ ربیعہ وہی لحی خزاعی ہین

[1] ترجمہ (ہمین قریش کی بیوفائی کا) کچھ غم نہین مین محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اسکی فریاد کرتا ہون ۱۲

انکا نسب ابن کلبی نے اسی طرح لکھا ہے اور ابو عمر نے انکو لکھا ہے بدیل بن ورقاء بن عبد العزی بن ربیعہ خزاعی اور ابن ماکولا نے ہشام کی طرح انکا نسب جزی تک پہونچایا ہے جزی کے بعد انکا نسب متفق علیہ ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ قدیم الاسلام ہین اور ابو عمر نے لکھا ہے کہ یہ اور انکے بیٹے عبد اللہ اور حکیم بن حزام فتح مکہ کے دن مقام مرالظہران مین اسلام لائے تھے جیسا کہ ابن شہاب نے بیان کیا ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ فتح مکہ کے دن کفار قریش نے بدیل بن ورقاء اور انکے غلام برافع کے مکان مین پناہ لی تھی بدیل اور انکے بیٹے عبد اللہ حنین مین اور طائف مین اور تبوک مین شریک تھے اور فتح کے دن مسلمانون مین انکا مرتبہ سب سے زیادہ ہے انھون نے کہا ہے کہ بعض لوگون کا بیان ہے کہ یہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے۔ ہمین یحیی بن محمود ثقفی نے اجازۃً اپنی اسناد سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن بشر بن عبد اللہ بن سلمہ بن بدیل بن ورقاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد محمد بن عبد الرحمن سے وہ اپنے والد عبد اللہ بن سلمہ سے وہ اپنے والد محمد بن بشر سے وہ اپنے والد بشر بن عبد اللہ سے وہ اپنے والد عبد اللہ بن سلمہ سے وہ اپنے والد سلمہ سے نقل کر کے بیان کرتے تھے کہ انھون نے کہا مجھے میرے والد بدیل بن ورقاء نے ایک خط دیا اور کہا کہ اے میرے بیٹے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خط ہے تم اسے حفاظت سے رکھنا کیونکہ جب تک یہ خط تم لوگون کے پاس رہیگا (عبارت اُس خط کی تھی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی بدیل بن ورقاء و سروات بنی عمرو فانی احمد الیکم اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد فانی لم اثم بالکم ولم اضع فی جنبکم واکرم اہل تہامۃ علی انتم واقربہم لی رحما و من معکم من المطیبین وانی قد اخذت لمن ہاجر منکم مثل ما اخذت لنفسی ولو ہاجر بارضہ غیر ساکن مکۃ الا معتمرا او حاجا وانی لم اضع فیکم اذا سلمت وانکم غیر خائفین من قبلی ولا محصرین یہ حدیث غریب ہے۔ یہ خط علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔ بدیل بن ورقاء کی وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہو گئی تھی۔ انھین (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ حنین کے مال غنیمت کو اور عورتون کو مقام جعرانہ مین آپکے پہونچنے تک روک رکھین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) بدیل (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ شمار انکا اہل مصر مین ہے۔ انکی حدیث موسی بن علی بن رباح نے اپنے والد بدیل سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزون پر مسح کرتے ہوے دیکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

سلہ ترجمہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی طرف بدیل بن ورقاء اور سرداران قبیلۂ بنی عمرو کو۔ مین تمھارے سامنے اللہ کی حمد بیان کرتا ہون جسکے سوا کوئی معبود نہیں اما بعد واضح ہو کہ مینے تمھارے دلون کو ستایا نہین اور تمھارے ضائع نہین کیے۔ تہامہ کے رہنے والون مین تم اور تمھارے ساتھی مجھے بہت عزیز ہین اور تم لوگ سب زیادہ میرے قریب ہو تم لوگ پاکیزہ لوگون مین سے ہو جس شخص نے تم مین سے ہجرت کی ہے اُسکا مین ویسا ہی حق رکھتا ہون جیسا اپنا حق اگرچہ وہ پھر اپنے وطن کو واپس آگیا مگر مکہ کا رہنے والا ہو کر واپس نہ جائے مگر بغرض عمرہ کرنے یا حج کرنے کے مین تمھاری حق تلفی نکرونگا جبکہ مینے تمھین پناہ دی اور تم میری طرف سے کسی قسم کا خوف نہ کرو نہ یہ خیال کرو کہ تم قید کر لیے جاؤگے ۱۲

(سیدنا) **بدیل** (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب بھی نہین بیان کیا گیا صرف ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ بعض لوگون نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو مگر طبری نے انکا تذکرہ تابعین مین لکھا ہو انسے مروی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آستین گٹے تک رہتی تھی۔

باب الباء والذال

(سیدنا) **بذیمہ** (رضی اللہ عنہ)

علی (بن بذیمہ) کے والد ہین۔ انکا تذکرہ یحیی بن محمود بن صاعد نے اُن لوگون مین کیا ہو جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثین سنی ہین اور انھون نے احمد بن منیع سے انھون نے اشعث بن عبد الرحمن سے انھون نے ولید بن ثعلبہ سے انھون نے علی بن بذیمہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے اسکے بعد اس حدیث کو بیان کیا۔ صرف ابن مندہ نے انکا تذکرہ اسیطرح مختصر لکھا ہو۔

باب الباء والراء

(سیدنا) **بر** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ۔ کنیت انکی ابوہند داری۔ انکا صحابی ہونا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنا ثابت ہو انکا پورا بیان آئیگا۔ یہ امیر ابونصر کا قول تھا۔

(سیدنا) **براء** (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن خالد۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے کسی غزوہ مین شریک ہوے تھے اور اپنے ساتھ دو گھوڑے لے گئے تھے تو انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت سے پانچ حصہ دیے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا بیان ہو اور ابو عمر نے کہا ہو براء ابن اوس بن خالد بن جعد بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن عدی بن نجار۔ یہ حضرت ابراہیم فرزند رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے رضاعی باپ تھے کیونکہ انکی بی بی ام بردہ تھین جنھون نے انکو دودھ پلایا تھا پس ظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ براء وہی ہین اور شاید وہ کوئی اور ہون واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **براء** (رضی اللہ عنہ)

ابن عازب بن حارث بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی حارثی

انکی کنیت ابو عمرو ہی اور بعض لوگ کہتے ہین ابو عمارہ ہی اور یہی صحیح ہی۔ انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر سے بوجہ کم سن
ہونے کے واپس کر دیا تھا۔ سب سے پہلا غزوہ جسمین یہ شریک ہوے احد تھا اور بعض لوگ کہتے ہین خندق۔ انھون نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چودہ جہاد کیے۔ یہی ہین جنھون نے ۲۴ھ ہجری مین ملک ری صلحاً فتح کیا یا بقول ابی عمرو انکر فتح کیا۔ اور ابو عبیدہ
نے کہا ہی کہ ملک ری کو ۲۲ھ ہجری مین حضرت حذیفہ نے فتح کیا تھا اور مداینی نے کہا ہی کہ کچھ حصہ اسکا حضرت ابو موسی نے
فتح کیا تھا اور کچھ حصہ اُسکا قرظہ ابن کعب نے فتح کیا۔ یہ براء جنگ تستر مین حضرت ابو موسی کے ساتھ تھے۔ حضرت براء اور انکے
بھائی عبید بن عازب جنگ جمل و صفین و نہروان مین حضرت علی بن ابی طالب کے ہمراہ رہے بالآخر کوفہ مین رہ گئے تھے اور وہین
گھر بنا لیا تھا اور حضرت مصعب بن زبیر کے زمانے مین وفات پائی۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک
خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین شریک بن عبد اللہ نے
ابو اسحاق سے انھون نے براء سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جنگ بدر مین مجھے اور ابن عمر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کمسن ہونے کے سبب سے نہین لیا واپس کر دیا تھا اس سبب سے ہم اُس جنگ مین شریک نہین ہوے۔ اس حدیث کو عمار
ابن زریق نے ابو اسحاق سے نقل کیا ہی اور انھون نے عبد الرحمن بن عوسجہ سے انھون نے حضرت براء سے اسی کے مثل نقل
نقل کیا ہی اور اتنی روایت زیادہ کی ہی کہ ہم اُحد مین شریک ہوے۔ عبد الرحمن بن عوسجہ کے ذکر کرنے مین عمار تنہا ہین
اور اس روایت کو شعبہ نے اور ثوری نے اور زہیر نے اور ابن نمیر نے اعمش سے اُنھون نے ابن اسحاق سے اُنھون نے براء سے
نقل کیا ہی وہ کہتے تھے ہمین عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن یحیی مزنی نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن اسحاق سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو معمر یعنی اسمعیل بن ابراہیم ہذلی نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمین عبثر نے برد سے جو یزید بن زیاد کے بھائی تھے اور انھون نے مسیب بن رافع سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مینے
حضرت براء ابن عازب سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی جنازے کی نماز پڑھے اُسے ایک
قیراط ثواب ملیگا اور جو شخص جنازے کے ہمراہ رہے یہانتک کہ وہ دفن کر لیا جائے تو اُسے دو قیراط ثواب ملیگا ایک قیراط اتنا بڑا ہوگا
جیسے احد (پہاڑ) حضرت براء (اکثر) فرمایا کرتے ہین وہ شخص ہون جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے کنوین مین تیر لیکے بھیجا تھا اور وہ تیر کی
پانی کی تری لے آئے تھے بعض لوگون کا بیان ہی کہ تیر لیکر جو شخص گئے تھے وہ ناجیہ بن جندب تھے اور یہی زیادہ مشہور ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) براء (رضی اللہ عنہ)

ابن قبیصہ۔ ابو موسی نے لکھا ہی کہ عبدان مروزی نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ یہ (صحابہ کے) تذکرہ مین انکا نام دیکھا مگر مجھے
انکا صحابی ہونا معلوم نہین۔ ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کی غرض سے انکا ذکر لکھا ہی مگر کوئی دلیل نہین پیش کی اور نہ دلیل

انھون نے پیش کی ہو انس سے انکا صحابی ہونا معلوم نہین ہوتا اور مین سمجھتا ہون کہ براء بن قبیصہ بن ابی عقیل بن مسعود بن عامر بن معتب ثقفی ہین واللہ اعلم - قبیصہ کا صحابی ہونا بھی معلوم نہین ہے۔

(سیدنا) براء (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن نضر انصاری - انکا نسب پیشتر انکے بھائی انس بن مالک کے بیان مین گذر چکا ہو - یہ حضرت انس بن مالک (خادم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم) کے حقیقی بھائی ہین - سوا بدر کے احد اور خندق اور تمام غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے بڑے بہادر اور دلیر تھے - حضرت عمر رضی اللہ عنہ (اپنے عمّال کو) لکھا کرتے تھے کہ براء کو مسلمانون کے کسی لشکر کا سردار نہ بنانا کیونکہ یہ بھی مسلمانون کو ہلاکت مین ڈالدینگے - جب جنگ یمامہ ہوئی اور قبیلۂ بنی حنیفہ نے اُس باغ پر سخت جنگ کی جسمین مسیلمہ تھا تو براء نے کہا اے مسلمانو مجھے تم اس باغ کے اندر ڈالدو چنانچہ لوگون نے انکو اُٹھایا یہانتک کہ باغ کی دیوار پر پہونچ گئے وہین سے انھون نے لڑنا شروع کیا اور خوب لڑے یہانتک کہ اُس باغ کا دروازہ مسلمانون کے لیے کھولدیا اور مسلمان باغ کے اندر پہونچ گئے اور اللہ نے مسیلمہ کو قتل کروادیا - اِس جنگ مین اَسّی سے کچھ اوپر زخم تیر اور تلوار کے حضرت براء کے جسم مین لگے تھے حضرت خالد بن ولید نے ایک مہینہ تک انکا علاج کیا تب جاکے اچھے ہوے ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی اور ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن ابی زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ثابت نے اور علی بن زید نے انس بن مالک سے نقل کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکثر پراگندہ موے غبار آلودہ لوگ ایسے ہوتے ہین کہ انھین کوئی اپنے یہان جگہہ نہین دیتا (لیکن عند اللہ انکا ایسا مرتبہ ہوتا ہو کہ) اگر وہ اللہ عزوجل کو کسی بات کی قسم دلائین تو اللہ انکی قسم کو پورا کرے - براء بن مالک بھی انھین لوگون مین ہین چنانچہ جب جنگ تستر ہوتی اور مسلمانون کو تنگی کی حالت پیش آئی تو لوگون نے انسے کہا کہ اے براء اب تم اپنے پروردگار کو قسم دلاؤ پس اُنھون نے کہا کہ اے میرے پروردگار مین تجھے قسم دلاتا ہون کہ اِن کافرون کے مال ہمین دلادے اور مجھے (درجہ شہادت پر فائز کرکے) اپنے نبی سے ملادے یہ کہکے انھون نے حملہ کیا اور مسلمانون نے بھی انکے ساتھ حملہ کیا پس اُس بہادر شیر نے بڑے بڑے سرداران فارس کو قتل کیا اور انکا سارا سامان لے لیا اہل فارس کو ہزیمت ہوگئی اور حضرت براء اس جنگ مین شہید ہوگئے بقول واقدی یہ جنگ کا واقعہ ۲۰ھ کا ہو اور بعض لوگ کہتے ہین ۱۹ھ کا اور بعض لوگ کہتے ہین ۲۳ھ کا - انکو ہرمزان نے قتل کیا تھا - حضرت براء بڑے خوش آواز تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر مین مردون کی سواری کے لیے یہ حدا پڑھتے تھے اور عورتون کی سواری کے لیے حضرت انجشہ

ف [1] مطلب یہ ہو کہ فرط شجاعت کے سبب سے یہ میدان جنگ سے ہٹنا پسند نہ کرینگے اور بے سوچے اپنے لشکر کو لڑا کر کٹا دینگے ۱۲

حضرت براء نے تستر مین بذات خود ایک سو جنگی آدمیون کو قتل کیا علاوہ اسکے اور لوگون کے قتل مین بھی شریک ہوے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) براء (رضی اللہ عنہ)

ابن معرور بن صخر بن خنسا بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن سارده بن تزید بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی سلمی کنیت انکی ابو بشر والدہ انکی رباب بنت نعمان بن امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل ہین جو حضرت سعد بن معاذ کی پھوپھی تھین۔ یہ براء نقباے صحابہ مین تھے بنی سلمہ کے نقیب تھے بقول بعض عقبہ اولی کی شب مین سب سے پہلے جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی وہی تھے اور سب سے پہلے جس نے کعبہ کی طرف منھ پھیرا وہی تھے انھون نے اپنے تہائی مال کی وصیت کی تھی۔ شروع اسلام مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین وفات پائی۔

کعب بن مالک نے [جو ان لوگون مین تھے جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے شب عقبہ مین بیعت کی] روایت کی ہو کہ ہم اپنی قوم کے مشرکین کے ہمراہ حج کے لیے نکلے اور ہم لوگ نماز پڑھا کرتے تھے اور دینی مسائل سے واقف تھے ہمارے ہمراہ براء بن معرور بھی تھے وہ ہم سب مین بڑے اور ہمارے سردار تھے براء نے ہم سے کہا کہ اے لوگو میرے دل مین یہ آتا ہو کہ مین اس عمارت یعنے کعبہ کو (نماز مین) پس پشت نکرون اور اُسیکی طرف (منھ کرکے) نماز پڑھون کعب بن مالک کہتے ہین کہ ہم لوگون نے کہا واللہ ہمین یہی خبر پہونچی ہو کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شام (یعنے بیت المقدس) ہی کی طرف نماز پڑھتے ہین اور ہم نہین چاہتے کہ (کسی بات مین) اُنکے خلاف کرین براء نے کہا کہ مین تو کعبہ ہی کی طرف نماز پڑھونگا ہم لوگون نے کہا کہ ہم تو ایسا نہ کرینگے کعب بن مالک کہتے ہین کہ جب نماز کا وقت آتا تو ہم لوگ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے اور براء کعبہ کی طرف نماز پڑھتے یہانتک کہ ہم لوگ مکہ پہونچے تو براء نے مجھسے کہا کہ اے میرے بھتیجے ہمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیچلو تاکہ مین آپ سے اُس فعل کی نسبت دریافت کرون جو مینے اپنے اس سفر مین کیا ہو کیونکہ خدا کی قسم میرے دل مین اسکی طرف سے تردد ہو چونکہ تم لوگ اسکے مخالف ہو کعب بن مالک کہتے ہین کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے کے لیے چلے ہم آپ کو پہچانتے نہ تھے اور نہ ہم نے اس سے پہلے آپ کو دیکھا تھا کعب بن مالک کہتے ہین کہ ہم مسجد مین داخل ہوے اور حضرت کے پاس جاکے بیٹھ گئے براء بن معرور نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ مین اپنے اس سفر مین جو چلا اور مجھے اللہ عز و جل نے اسلام کی ہدایت کردی ہو تو میرے دل مین یہ آیا کہ مین اس عمارت کعبہ کیطرف (نماز مین) پشت نکرون لہذا مین نے کعبہ ہی کی طرف نماز پڑھی مگر میرے اصحاب اس بات مین میرے مخالف ہوے یہانتک کہ میرے دل مین

---

[۱] یعنی قبل از تحویل قبلہ انھون نے کعبہ کی طرف نماز پڑھنا شروع کردی تھی جیسا کہ آگے آئیگا ۔ [۲] معلوم ہوا کہ اسوقت تک میراث کی آیت نازل نہوئی تھی اور وصیت کا حکم تھا۔

انکی بابت شک پڑ گیا پس یا رسول خدا آپ اسمین کیا فرماتے ہین حضرت نے فرمایا کہ تم (جب شام کی طرف نماز پڑھتے تھے تو) ٹھیک قبلہ کی طرف تھے کاش تم چند روز اسپر صبر کرتے چنانچہ وہ پھر بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے لگے کعب بن مالک کہتے ہین کہ پھر برا نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلہ کی طرف رجوع کیا اور ہم لوگون کے ہمراہ وہ شام کی طرف نماز پڑھنے لگے انکے گھر والے بیان کرتے ہین کہ نہین وہ اپنے اخیر وقت تک کعبہ ہی کی طرف نماز پڑھا کیے لیکن یہ غلط ہو ہم انکے حال سے زیادہ واقف ہین کعب بن مالک کہتے ہین پھر ہم حج کے لیے چلے گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کر گئے کہ وسط ایام تشریق مین مقام عقبہ پر حاضر ہو جائینگے چنانچہ جب ہم حج سے فارغ ہوے تو شب کو شعب مین جمع ہو کے آپکا انتظار کرنے لگے پس آپ تشریف لائے اور آپکے ہمراہ آپکے چچا عباس بھی تھے کعب بن مالک کہتے ہین کہ عباس نے گفتگو شروع کی ہم لوگون نے عباس سے کہا کہ جو کچھ تم نے کہا وہ ہمنے سن لیا اب اے رسول خدا آپ گفتگو فرمائیے اور اپنے لیے اور اپنے پروردگار عز وجل کے لیے ہم سے عہد لے لیجیے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گفتگو شروع کی آپنے قرآن کی تلاوت فرمائی اور اللہ عز وجل کی طرف بلایا اور اسلام کی ترغیب دی اور فرمایا کہ مین تم سے اس شرط پر بیعت لیتا ہون کہ تم جن باتون سے اپنے بال بچون کی حفاظت کرتے ہو انسے میری بھی حفاظت کرنا کعب بن مالک کہتے ہین کہ برا بن معرور نے حضرت کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ قسم اُسکی جسنے حق کے ساتھ آپ کو بھیجا کہ ہم ضرور ضرور اُن باتون سے آپکی بھی محافظت کرینگے جنسے اپنے بال بچون کی حفاظت کرتے ہین لہذا اے رسول خدا ہم آپ سے بیعت کرتے ہین اور خدا کی قسم ہم لوگ بڑی جمعیت و اتفاق والے ہین یہ بات ہم مین باپ دادا کے وقت سے چلی آرہی ہو برا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کر رہی تھے کہ درمیان مین ابو الہیثم بن تیہان جو بنی عبد الاشہل کے حلیف تھے بولنے لگے پس برا پہلے وہ شخص ہین جسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر (اُسوقت) بیعت کی انکے بعد پھر اور لوگون نے یکے بعد دیگرے بیعت شروع کی برا کی وفات ماہ صفر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے ایک ماہ پیشتر ہوئی پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے تشریف لائے تو معہ اپنے صحابہ کے انکی قبر پر تشریف لے گئے اور قبر پر آپ نے تکبیر کہکے نماز پڑھی اس نماز مین آپنے چار مرتبہ تکبیر کہی۔ جب انکی موت کا وقت قریب ہوا تو انھون نے وصیت کی کہ قبر مین قبلہ رو رکھکر دفن کیے جائین چنانچہ لوگون نے ایسا ہی کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) برح (رضی اللہ عنہ)

ابن عسکر بن وتار۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہو ان دونون نے بیان کیا ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے آئے تھے اور فتح مصر مین شریک تھے یہ ابن یونس سے منقول ہو اور ابن ماکولا نے بیان کیا ہو کہ برح بکسر بائے موحدہ

دسکون راء وحاء مہملہ بیٹے ہیں عُسکر بن وتار بن کرع بن حضرمی بن نعمان بن مہری بن حیدان بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے وہاں کچھ زمین انھیں بطور معافی کے ملی تھی اور وہین سکونت اختیار کر لی تھی اہل مصر میں یہ مشہور ہیں ابن ماکولا نے کہا ہو کہ ابن یونس کہتے تھے مینے نسب قدیم کی بعض پرانی کتابوں میں ابن لہیعہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا ہو کہ برح عُسکر کے بیٹے تھے اور انھون نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو جیسا ہم نے ذکر کیا۔

(سیدنا) بُرذع (رضی اللہ عنہ)

ابن زید جذامی جو رفاعہ بن زید کے بھائی ہین ملک شام کے مقام بیت جبرین میں فروکش تھے۔ انکی حدیث محمد بن سلام بن زید بن رفاعہ بن زید رفاعی نے جو قبیلۂ بنی ضبیب کے تھے اپنے والد سلام سے انھون نے اپنے والد رفاعہ بن زید سے روایت کی ہو انھون نے کہا کہ میں اور میرے قوم کی ایک جماعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے ہم دس آدمی تھے پھر انھون نے اپنی قوم کے پاس لوٹنے اور برذع اور سُوید کے اسلام لانے کا حال بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) برذع (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر انصاری اوسی احد میں اور احد کے بعد تمام غزوات میں شریک ہوے قتادہ ابن نعمان کے بھتیجے ہین۔ یہ شاعر بھی تھے یہ ابن ماکولا کا قول ہو یہ وہ برذع نہیں ہو جنکا ذکر پہلے ہوا یہ انصاری ہین اور وہ جذامی تھے یہ قدیم الاسلام ہیں اور وہ متاخر اسلام تھے۔

(سیدنا) برز (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ کہتے ہین انکا نام بلز تھا بعض لوگ کہتے ہین مالک بعض لوگ کہتے ہین رزن بن قعطم۔ کنیت انکی ابو العشراء دارمی ہو انکا تذکرہ کنیت کے باب میں آئیگا۔

(سیدنا) بریح (رضی اللہ عنہ)

بن عرفجہ بن بریح۔ ابن مندہ نے کہا ہو کہ عبد الرحمن بن محمد محاربی نے لیث بن ابی سلیم سے انھون نے زیاد بن علاقہ سے انھون نے بریح بن عرفجہ یا عرفجہ بن بریح سے ایسا ہی نقل کیا ہو۔ (یہ شک محاربی نے کیا ہو) کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد فتنے اور (بہت سے) فتنے ہونگے اس حدیث کو اور لوگون نے لیث سے اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہو ابو نعیم نے اس حدیث کو ذکر کر کے کہا ہو کہ (عرفجہ بن بریح) وہم ہو بلکہ صحیح نام عرفجہ بن ضریح یا ضریح بن عرفجہ ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

سلہ یہ قاعدہ ہو کہ جب کوئی ملک فتح ہو جاتا ہو تو امام کی طرف مسلمانوں کو اور خاصکر تا بعین کو معافیان ملتی ہین ۱۲

(سیدنا) بُرَیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حصیب بن عبد اللہ بن حارث بن سلامان بن اسلم بن افصی بن حارثہ بن عمرو بن عامر اسلمی - کنیت انکی ابو عبد اللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہین ابو سہل اور بعض لوگ کہتے ہین ابو الحصیب اور بعض لوگ کہتے ہین ابو ساسان مگر مشہور ابو عبد اللہ ہے ہجرت کرتے وقت جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر انکی طرف ہوا تو یہ اور انکے ساتھ والے جو قریب اسّی گھر کے تھے اسلام لے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز انھین کے یہان پڑھی اور ان لوگون نے آپکی اقتدا کی یہ اپنی ہی قوم کے پاس مقیم رہے اور بعد احد کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور حدیبیہ مین اور بیعۃ الرضوان مین جو درخت کے نیچے ہوئی تھی شریک ہوے مدینہ کے رہنے والے تھے مگر بعد اسکے بصرہ چلے گئے تھے اور وہان ایک گھر بنا لیا تھا پھر وہان سے جہاد کے لیے خراسان گئے پھر مرو مین قیام کر دیا یہانتک کہ وہین وفات پائی اور وہین مدفون ہوے انکی اولاد بھی وہین رہی - ہمین ابو البرکات حسن ابن محمد بن ہبۃ اللہ شافعی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو العشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یحییٰ بن ابی طالب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن ناجیہ خراسانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طیبہ عبد اللہ بن مسلم نے عبد اللہ بن بریدہ سے انھون نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب مین سے جو شخص جس سرزمین مین مریگا وہ وہان کے لوگون کے لیے قیامت کے دن پیشوا اور نور ہوگا اور عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے اور حکم بن عمرو غفاری نے فرمایا کہ تم دونون اہل مشرق کے لیے چشم (وچراغ) ہو چنانچہ یہ دونون مرو (جو مدینہ سے مشرق کی جانب ہے) گئے اور وہین دونون نے وفات پائی - عبد اللہ بن بُریدہ نے اپنے والد سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فال[1] لیتے تھے اور شگون بد نہ لیتے تھے مثلاً جب بریدہ اپنے گھر والون کے ساتھ جو قبیلہ بنی سہم کے ستر آدمی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تو آپنے انسے پوچھا کہ تم کس قبیلہ سے ہو انھون نے کہا کہ قبیلہ اسلم سے آپنے حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا کہ ہمارے لیے سلامتی ہے پھر آپنے پوچھا کہ تم کسکی اولاد مین ہو انھون نے کہا کہ بنی سہم کی اولاد مین حضرت نے فرمایا کہ اب تمہارا حصہ نکلا - ہمین ابراہیم بن محمد بن مہران نے اور ابو جعفر بن احمد وغیرہ نے اپنی اسناد سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے محمد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین زید بن حباب نے اور ابو تمیلہ نے عبد اللہ بن مسلم سے اُنھون نے عبد اللہ بن بریدہ سے اُنھون نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی کہ انھون نے کہا ایک شخص

[1] فال کہتے ہین کسی بات کو سنکر اپنے لیے اچھا نتیجہ نکالنے کو حضرت کے فال لینے کا یہی طریقہ تھا نہ جیسا کہ آجکل قرآن مجید یا دیوان حافظ کو کھولکر لوگ دیکھتے ہین ۱۲

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اُسکے ہاتھ مین لوہے کی انگوٹھی تھی آپنے فرمایا کیا بات ہو کہ مین تیرے جسم پر دوزخیون کا زیور دیکھ رہا ہون اسکے بعد وہ آپکے پاس پیتل کی انگوٹھی پہنکے آیا آپنے فرمایا کیا بات ہو کہ مین تجھ مین بتون کی بو پاتا ہون اسکے بعد وہ آپکے پاس سونے کی انگوٹھی پہنکے آیا آپنے فرمایا کیا بات ہو کہ مین تیرے جسم پر اہل جنت کا زیور دیکھتا ہون اُس شخص نے عرض کیا کہ پھر مین کس چیز کی انگوٹھی بناؤن آپنے فرمایا چاندی کی مگر پوری ایک مثقال کی نہو۔ ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین رئیس ابو القاسم منشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی حسن مذکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن مالک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے انہون نے کہا مجھے ابی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے روح نے علی بن سوید بن منجوف سے انہون نے عبد اللہ بن بریدہ سے اُنہون نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ کو خالد بن ولید کے پاس بھیجا تا کہ مال غنیمت کا خمس لے آئین وہ کہتے تھے کہ صبح کو حضرت علی اس حال مین آئے کہ اُنکے سر سے تیلؔ ٹپک رہا تھا تو خالد نے بریدہ سے کہا کہ دیکھو اس شخص نے کیا کیا بریدہ کہتے تھے جب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ کے آیا تو مینے آپ کو علی کے اُس فعل کی خبر دی یہ کہتے تھے کہ مین علی سے بغض رکھتا تھا آپنے فرمایا کہ اے بریدہ کیا تم علی سے بغض رکھتے ہو مینے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا اُنسے بغض نہ رکھا کرو اور روح کبھی یون کہتے تھے کہ حضرت نے فرمایا اُنسے محبت رکھا کرو خمس مین انکا حصہ اس سے زیادہ ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) بُریدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان اسلمی۔ انکا تذکرہ عبدان نے کیا ہو اور کہا ہو کہ ہم سے حسن بن محمد زعفرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ہارون ابن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمرو بن حارث نے خبر دی کہ عبد الرحمن ابن عبد اللہ زہری نے انسے بیان کیا وہ بریدہ بن سفیان اسلمی سے روایت کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم بن عدی کو اور زید بن دثنہ کو اور خبیب بن عدی کو اور مرثد بن ابی مرثد کو قبیلہ بنی لحیان کی ایک جماعت کی طرف جو مقام رجیع مین تھے بھیجا وہ ان لوگون سے لڑے یہانتک کہ اُن لوگون نے اپنے لیئے عہد لے لیا مگر عاصم نے عہد نہین لیا اور کہا کہ آج مین کسی مشرک کا عہد قبول نکرونگا اسکے بعد انہون نے پوری حدیث ذکر کی۔ ابو موسی نے کہا ہو کہ عبدان نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہو مگر صحیح یہ ہو کہ یہ حدیث ابو ہریرہ سے مروی ہو کیونکہ بریدہ بن ابی سفیان کوئی شخص صحابہ مین نہین ہین نہ وہ اس حدیث کے راوی ہین ہان یہ کوئی اور بریدہ ہون تو ہو سکتا ہو۔

لہ معلوم ہوتا ہو کہ مال خمس مین کچھ تیل بھی ہوگا اسکو حضرت علی مرتضی نے سر مین لگا لیا ۱۲ سلہ یہ تھی صحابہ کی راستبازی صاف صاف کہدی ۱۲

مین کہتا ہون کہ اس حدیث مین جو عاصم بن عدی کا ذکر ہو یہ بھی غلط ہو صحیح نام عاصم بن ثابت بن افلح ہو عاصم بن عدی تو قبیلہ بنی عجلان سے ہین اور وہ بھی انصاری ہین ۴۵ھ مین انکی وفات ہوئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین مقتول نہین ہوے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) بُرَیر (رضی اللہ عنہ)

ابن جندب اور بعض لوگ کہتے ہین انکے والد کا نام عشرقہ ہو کنیت انکی ابوذر غفاری ہو انکے نام مین اختلاف ہو انکا تذکرہ جندب کے نام مین اور کنیت کے باب مین انشاء اللہ تعالی آیگا۔

(سیدنا) بُرَیر (رضی اللہ عنہ)

یہ بریر بیٹے ہین عبداللہ کے بعض لوگ انکو بر بن عبداللہ بن رزین بن عمیث بن ربیعہ بن ذراع بن عدی بن دار بن ہانی بن حبیب بن نمارہ بن لخم بھی کہتے ہین لخم کا نام مالک بن عدی بن حارث بن مرہ بن ازد ہو جنکی کنیت ابو ہند داری ہو تمیم اور طیب کے بھائی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا تھا اور آخر مین انھون نے فلسطین کی سکونت اختیار کر لی تھی جو بیت المقدس کا ایک مقام ہو - مکحول شامی نے ابو ہند سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ نے فرمایا جو شخص ریا و سمعہ[1] کے مقام مین کھڑا ہوتا ہو اللہ تعالی بھی قیامت کے دن اسکے ساتھ دکھاوے کا معاملہ کریگا اور زیاد بن ابی ہند نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہو جو شخص میری قضا پر راضی نہو اور میری (بھیجی ہوئی) بلا پر صبر نہ کر سکے اُسے چاہیے کہ میرے سوا اور کوئی پروردگار (اپنے لیے) تلاش کر لے - ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ حدیث صرف انکے بیٹے ہی سے مروی ہو مگر سند اسکی قوی نہین ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

مین کہتا ہون کہ ابو نعیم اور ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ بریر تمیم اور طیب کے بھائی ہین وہم ہو اسکا غلط ہونا خود انھین کی کتابون سے معلوم ہوتا ہو کیونکہ ان دونون نے تمیم داری کے تذکرہ مین لکھا ہو کہ تمیم بیٹے ہین اوس کے اور تمیم اور ابو ہند ذراع بن عدی مین جا کے ملجاتے ہین پس یہ کیونکر ہو سکتا ہو کہ تمیم انکے بھائی ہون اور پھر پانچوین پشت مین جا کے اُنسے ملین - اور اسمین شک نہین کہ انھون نے قبیلہ کا بھائی مراد نہین لیا ورنہ پھر تمیم کے تخصیص کی کوئی وجہ نہین اور صرف یہی کہنا چاہیے تھا کہ تمیم کے بھائی ہین (طیب کے اضافہ کرنیکی کیا ضرورت تھی) باقی رہے طیب تو اُنکے بارے مین اختلاف ہو ہشام بن کلبی کہتے ہین کہ وہ ابو ہند کے بھائی ہین ابو عمر اس غلطی سے بچ گئے ہین انھون نے بریر کا نسب بیان کرنے کے بعد کہا ہو کہ بعض لوگ کہتے ہین کہ ابو ہند کا نام طیب تھا اور بعض لوگ کہتے ہین طیب انکے بھائی کا نام تھا ابو عمر نے کہا ہو کہ بخاری نے کہا ہو کہ بریر بن عبداللہ کی کنیت ابو ہند ہو وہ تمیم داری کے

[1] ریا کہتے ہین دکھانے کو سمعہ کہتے ہین سنانے کو جو کام لوگون کے دکھانے کے لیے یا سنانے کے لیے کیا جائے خدا کی رضامندی اس سے مقصود نہو وہ ریا و سمعہ ہو ۱۲

بھائی ہیں شام مین رہتے تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کی صحبت اٹھائی ہی اور) آپ سے حدیثین سنی ہین اس بات مین امام بخاری نے بھی ایسی غلطی کی ہی جو علماے نسب کے نزدیک پوشیدہ نہین رہ سکتی کیونکہ تمیم ابوہند کے بھائی نہین ہین ہان تمیم اور ابوہند ذراع بن عدی مین جاکے ملجاتے ہین اور بخاری نے ابوہند اور تمیم کا نسب ویسا ہی بیان کیا ہی جیسا ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا تھا پس اب وہم ظاہر ہو گیا اور کہا ہو کہ اسی طرح ان دونون کا نسب ابن کلبی اور خلیفہ اور بھی بہت سے لوگون نے بیان کیا ہی۔

(سیدنا) بُریر (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوہریرہ ہو نام انکا مروان بن محمد نے سعید بن عبدالعزیز سے یہ نقل کیا ہو مگر کسی اور نے انکی موافقت نہین کی۔ ابونعیم نے کہا ہو کہ یہ وہم ہو وہ کہنا یہ چاہتے تھے کہ ابوہند کا نام بریر ہو (غلطی سے یہ لکھ گئے کہ ابوہریرہ کا نام بریر ہی) ابوہریرہ کے نام مین بہت اختلاف ہو انکا ذکر اُن بابون مین آئیگا جنمین انکا نام بیان کیا گیا ہو اور پورا ذکر انکا کنیت کے بیان مین آئیگا کیونکہ انکی کنیت انکے تمام نامون سے زیادہ مشہور ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہو۔

(سیدنا) بریل (رضی اللہ عنہ)

شہالی سلفی۔ بریل شہالی سے مروی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک شخص پر ہوا جو اپنے اصحاب کے لیے کھانا پکا رہا تھا اور اُسے آگ کی تیزی سے تکلیف ہو رہی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب تجھے دوزخ کی گرمی نہ پہونچے گی ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ حدیث غریب ہو صرف اسی سند سے مروی ہو۔ ابونعیم نے کہا ہو کہ بعض لوگون نے بریل شہالی کو صحابہ مین ذکر کیا ہو حالانکہ یہ وہم ہو۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ نے کہا ہو انکا صحابی ہونا ثابت نہین۔ انھین ابن مندہ اور ابونعیم نے حرف بے مین ذکر کیا ہے جیسا کہ ہمنے ذکر کیا اور ابن ماکولا نے کہا ہو کہ نُزَیل شہالی نون کے ساتھ بعض لوگ انکو شابلی بھی کہتے ہین ایک شیخ تھے حمانسراے کے متعلق انکی ایک حکایت مشہور ہو انسے ابوعمرو نامی ایک شیخ نے روایت کی ہو انکا شمار مقام بقیہ کے مجہول شیوخ مین ہو اور ابوسعد سمعانی نے کہا ہو کہ سلفی ایک شاخ ہو کلاع کی جو قبیلہ ہو حمیر کا۔

باب الباء والزاے

(سیدنا) بُزَیع (رضی اللہ عنہ)

ازدی۔ عباس کے والد ہین۔ عبدان نے انکا ذکر لکھا ہو اور کہا ہو کہ انکا نسب ہمین نہین معلوم ہوا اور نہ ہم یہ جانتے ہین کہ حدیث ذیل کو انھون نے خود سنا ہو یا وہ مرسل ہو۔ انسے انکے بیٹے عباس نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتے

عرض کیا کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھے آراستہ کیا ہو اور خوب آراستہ کیا ہو اب میرے اعضا کو بھی درست کردے اللہ بزرگ برتر نے فرمایا کہ مینے تیرے اعضا کو حسن اور حسین سے بھر دیا اور تیرے دونون جانب مینے نیکبخت انصار کو جگہدی قسم اپنے عزت و جلال کی کہ تجھمین ریاکار داخل نہوگا نہ کوئی بخیل داخل ہوگا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو یہ حدیث غریب ہو۔

باب الباء والسین

(سیدنا) بسبس (رضی اللہ عنہ)

جہنی انصاری۔ قبیلۂ بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج سے ہین اُنکے حلیف تھے عروہ بن زبیر نے کہا ہو کہ وہ طریف بن خزرج کی اولاد سے ہین بدر مین شریک تھے جیسا کہ زہری نے کہا ہو یہ سب بیان ابن مندہ کا تھا۔ مگر ابونعیم نے کہا ہو کہ بسبس انصاری جہنی اور بعض لوگ بسبسہ بن عمرو بھی کہتے ہین ابونعیم نے اِس سے زیادہ انکا نسب نہین بیان کیا اور ابوعمر نے کہا ہو کہ بسبس بن عمرو ابن ثعلبہ بن خرشہ بن عمرو بن سعد بن ذبیان ذبیانی ثم الانصاری۔ ابوعمر نے کہا ہو کہ بعض لوگ انکو بسبسہ بن بشر بھی کہتے ہین بدر مین شریک تھے ابن کلبی نے بھی انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہو اور ذبیان کے بعد انھون نے اسقدر زیادہ کردیا ہو ابن رشدان بن غطفان ابن قیس بن جہینہ بن زید بن لیث بن سواد بن اسلم بن الحاف بن قضاعہ انکا شمار انصار مین ہو انھین سے مخاطب ہوکر ایک شخص نے بطور رجز کے کہا ہو ع اقم لھا صدورہا یا بسبس[1]۔ ابن کلبی کا کلام ختم ہوگیا۔ لوگون کا بیان ہو کہ یہ بدر مین شریک تھے ابوعمر اور ابونعیم نے انس سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبس کو جنکو بعض لوگ بسبسہ کہتے ہین عدی بن ابی الزغباء کے ہمراہ ابوسفیان کے قافلہ کی طرف بھیجا تھا بسبس نے لوٹ کر سب کیفیت حضرت سے بیان کی اسی پر آپ جنگ بدر کی طرف تشریف لے گئے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ اُن لوگون کے اس قول مین کہ یہ بنی ساعدہ سے ہین اور اِس قول مین کہ بنی طریف بن خزرج سے ہین کوئی تناقض نہین ہو کیونکہ طریف خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج اکبر کے بیٹے بھی ہین اور طریف بنی ساعدہ کے ایک بطن کا بھی نام ہو۔

بُسر

یہ بسر ارطاۃ کے بیٹے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین ابوارطاۃ کے بیٹے ہین ابوارطاۃ کا نام عمرو بن عویمر بن عمران بن حلبس بن سیار بن نزار بن معیص بن عامر بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ ہو بعض لوگ کہتے ہین انکا نام ارطاۃ بن ابی ارطاۃ ہو

[1] ترجمہ۔ اے بسبس اُن لوگون کے سینے اِس بات سے رُک گئے ہین ۱۲

ابو ارطاة کا نام عمیر ہو واللہ اعلم۔ حضرت بُسر کی کنیت ابو عبد الرحمن ہو انکا شمار اہل شام مین ہو واقدی نے کہا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی وفات سے دو برس پہلے انکی وفات ہوئی۔ یحیی بن معین نے اور احمد بن حنبل وغیرہ نے کہا ہو کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
وفات ہوئی تو یہ کمسن تھے اور اہل شام کہتے ہین کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثین سُنی ہین یہ منجملہ اُن لوگون کے
ہین جنھین حضرت عمر بن خطاب نے عمرو بن عاص کی مدد کے لیے فتح مصر کے وقت بھیجا تھا مگر اسمین بھی اختلاف ہو جن لوگون نے انکا تذکرہ
اُن لوگون مین کیا ہو اُنھون نے کہا ہو کہ یہ چار آدمی تھے زبیرؓ اور عمیر بن وہب اور خارجہ بن حذافہ اور بُسر بن ارطاة اور اکثر لوگ کہتے
ہین کہ یہ لوگ تھے زبیر اور مقداد اور عمیر اور خارجہ ابو عمر نے کہا ہو کہ یہی صحیح ہو ابو عمر کہا ہی کہ اسمین کسی کا اختلاف نہین ہو کہ مقداد فتح
مصر مین شریک تھے۔ ہمین ابو احمد عبد الوہاب بن علی امین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب یعنے محمد بن حسن ماوردی نے
اپنی اسناد سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابن وہب نے خبر دی
وہ کہتے تھے مجھے حیاة نے عیاش ابن عیاش قتبانی سے اُنھون نے شیم بن بیتان اور یزید بن صبح اصبحی سے انھون نے جنادہ
بن ابی امیہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم دریا (کے سفر) مین بُسر بن ارطاة کے ہمراہ تھے ایک شخص انکے سامنے لایا گیا جسکا نام
مصدر تھا اُسنے کچھ چوری کی تھی تو بسر نے کہا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو کہ آپ فرماتے تھے سفر مین (چور کے)
ہاتھ نہ کاٹے جائین۔ بُسر جنگ صفین مین حضرت معاویہ کی طرف تھے حضرت علی اور اُنکے اصحاب کے لیے بہت سخت تھے ابو عمر نے
کہا ہو کہ یحیی بن معین کہتے تھے کہ بسر صحابی نہین ہین اور کہتے تھے کہ وہ بُرا آدمی تھا اس وجہ سے کہ اسلام مین اُس سے بہت سے
ناشائستہ کام ہوئے منجملہ اُسکے وہ جو مورخین اور محدثین نے نقل کیا ہو کہ اُس نے عبد الرحمن اور قثم کو جو دونون عبید اللہ بن عباس
بن عبد المطلب کے بیٹے تھے اُنکی ماں کے سامنے ذبح کر دیا اور یہ دونون بچے کم سن تھے۔ حضرت معاویہ نے انھین حجاز اور یمن
کی طرف بھیجا تھا تاکہ شیعہ علی کو قتل کر دین اور حضرت معاویہ کے لیے لوگون سے بیعت لین چنانچہ یہ مدینہ (منورہ) آئے اور وہان بہت
بُرے بُرے کام کیے اور یمن گئے اور اسوقت یمن مین عبید اللہ بن عباس حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف سے
عامل تھے عبید اللہ وہان سے بھاگ گئے پس جب بُسر وہان پہونچے تو یہ فعل (یعنے اُن صاحبزادون کو ذبح کرنا) وہین کیا اور

لہ بُسر کو اگر صحابی مان لین تب بھی کوئی اعتراض نہین ہو سکتا کیونکہ ہم اُن صحابہ کے فضائل کے معتقد ہین جو تادم مرگ شریعت پر مستقیم رہے ہون اور انکا شریعت پر مستقیم
رہنا خواہ ہمین روایات سے معلوم ہوا ہو یا قرآن عظیم سے مثلاً قرآن مجید مین انکی تعریف ہو یا خدا نے اپنی رضامندی انسے ظاہر فرمائی ہو جیسے مہاجرین و انصار اور اصحاب بیعة الرضوان کیلیے ان صحابہ کے مستقیم رہنے
کا ہمکو قرآن سے علم ہو کیونکہ خدا علیم ہے اگر انکا انجام اچھا نہو تا تو ہرگز انکی تعریف نہ فرماتا نہ اپنی رضامندی ظاہر کرتا باقی رہے بعض بعض صحابہ جو مبتلائے فتن ہوے انکے فضائل کے ہم معتقد نہین ہین مگر صرف
بپاس ادب صحبت سرور انبیا صلعم انکا سب وشتم جائز نہین سمجھتے ۱۲ لہ منافقون کا ایک گروہ تھا جو اپنے کو شیعہ علی کہتا تھا یہ انھین باغیون کا گروہ تھا جنھون نے حضرت عثمان کو شہید
کیا اور طرح طرح کے فتنے برپا کیے انھین کا قتل معاویہ کو منظور تھا نہ یہ ظلم وستم جو بُسر نے حضرت عبید اللہ کے معصوم بچون کیساتھ کیا کہ سننے سے ہمارے دل آج کانپتے ہین انا للہ وانا الیہ راجعون ۱۲

بعض لوگون کا قول ہو کہ بُسر نے یہ قتل مدینہ مین کیا مگر پہلا قول زیادہ مشہور ہو ابو عمر نے کہا ہو کہ دارقطنی نے لکھا ہو کہ بسر بن ارطاۃ صحابی تو ہین مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ مستقیم نہین رہے جب انھون نے حضرت عبید اللہ کے صاحبزادون کو قتل کیا تو انکی والدہ عائشہ بنت عبد المدان کو سخت صدمہ ہوا اور انھون نے یہ چند اشعار کہے جنمین کا ایک شعر یہ ہو ؎

ہامن احس بنیی اللذین ہما کالدرتین تشظی عنہما الصدف[1]

یہ اشعار مشہور ہین پھر انھین جنون ہو گیا موسم حج مین (لوگون کے سامنے) کھڑے ہو کر اس شعر کو پڑھتی تھین اور اپنے چہرہ پر طمانچہ مارتی تھین اس واقعہ کو ابن انباری اور مُبرّد اور طبری اور ابن کلبی وغیرہ نے ذکر کیا ہو پھر بُسر مدینہ گیا مدینہ کے بھی بہت سے لوگ بھاگ گئے جنمین جابر بن عبد اللہ اور ابو ایوب انصاری وغیرہ تھے وہان بھی بُسر نے بہت سے لوگون کو قتل کیا اور یمن مین قبیلہ ہمدان پر بھی تاخت کی اور انکی بی بیون کو لونڈی بنایا یہ سب سے پہلی مسلمان عورتین تھین جو اسلام مین لونڈی بنائی گئین بُسر نے مدینہ مین بہت سے گھر بھی گرا دیے تھے یہ حادثہ کتب تواریخ مین مذکور ہو اسمین طول دینے کی حاجت نہین۔ بعض لوگون کا قول ہو کہ بُسر نے مدینہ مین بعد خلافت حضرت معاویہ وفات پائی اور بعض لوگون کا قول ہو کہ بعد عبد الملک بن مروان ملک شام مین وفات پائی۔ آخر عمر مین سٹھیا گئے تھے (عقل زائل ہو گئی تھی) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) بُسر (رضی اللہ عنہ)

یہ بُسر بیٹے ہین ابو بسر مازنی کے۔ ابو سعید سمعانی نے کہا ہو کہ یہ قبیلہ مازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس عیلان سے ہین۔ انسے انکے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے باپ کے یہان فروکش ہوے میرے باپ نے آپکے سامنے کھانا[2] اور ستو اور حیس پیش کیا آپنے اُسے کھایا پھر میرے والد پانی لے آئے آپنے پیا اور جو کچھ بچا وہ آپنے اپنی داہنی جانب والے کو دیدیا پھر چھوہارے آپکے سامنے پیش کیے گئے آپنے اُسے بھی کھایا اور آپکی عادت تھی کہ جب آپ چھوہارا کھاتے تو اُسے اپنی دو انگلیون یعنے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کے درمیان مین پکڑتے تھے پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوے تو میرے والد آئے اور انھون نے آپکی سواری کی لگام پکڑ لی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہلوگون کے لیے برکت کی دعا فرمائیے آپنے فرمایا کہ اے اللہ ان لوگون کو انکے رزق مین برکت عنایت فرما اور انھین بخشدے اور ان پر رحم کر انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ مگر ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ سلمی ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ مازنی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایکمرتبہ) انکے یہان مہمان ہوے تھے اور انکے لیے دعا فرمائی تھی یہ والد ہین عبد اللہ بن بُسر کے انسے انکے بیٹے عبد اللہ بن بُسر نے

---

[1] ترجمہ۔ ہو کوئی جس نے میرے ان دونون (پیارے) بچون کو دیکھا ہو جو مثل ان دونون موتیون کے تھے جو ابھی صدف سے نکلے ہون ۱۲ [2] کھانا اہل عرب کے محاورے مین ثرید کو کہتے ہین اور حیس ایک مرکب چیز ہو جو چھوہارے اور گھی کو ملا کر بنائی جاتی ہو کبھی اسمین پنیر بھی شامل کر لیا جاتا ہو ۱۲

روایت کی ہے یہ صَمّاء (نامی صحابیہ) کے کوئی نہین ہین مگر پھر ابو عمر نے صَمّاء کے تذکرے مین انکو صماء کا بھائی بیان کیا ہے امیر ابونصر بن ماکولا نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن بسر جنکی کنیت ابو صفوان ہے اور اُنکے بھائی عطیہ ہین اور انکی بہن صماء ہین یہ سب لوگ صحابی ہین اور قبیلہ بنی سلیم سے ہین جو بنی مازن کی ایک شاخ ہے ابن ابی عاصم نے انکو بنی سلیم مین ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) بُسر (رضی اللہ عنہ)

ابن جحاش قرشی۔ انکا شمار اہل شام مین ہے۔ ہمین یحیی بن محمود بن سعد ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے دحیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے حریز بن عثمان نے عبد الرحمن بن میسرہ سے انھون نے جُبیر بن نفیر سے انھون نے بسر بن جحاش سے نقل کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکمرتبہ اپنی ہتیلی مین اپنا لعاب دہن گرایا اور اسکی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ اللہ عز وجل فرماتا ہے کہ اے ابن آدم تو مجھے عاجز نہین کرسکتا دیکھ مینے تجھے اسی طرح کی ایک چیز سے پیدا کیا ہے یہانتک کہ جب مینے تیری خلقت پوری کردی اور تجھ درست کردیا تو تو دو چادرین اوڑھ کے چلنے لگا اور زمین تیری چال سے دھکنے لگی پھر تو نے مال جمع کیا اور بخل کرنے لگا یہانتک کہ جب تیری جان حلق مین پہونچتی ہے تو تو کہتا ہے کہ اب مین صدقہ دونگا حالانکہ اب صدقہ دینے کا وقت نہین رہا ابونعیم نے اس حدیث کو یہان بیان کیا ہے اور نیز ابونعیم اور ابوعمر نے اِس حدیث کو بشر کے بیان مین بھی روایت کیا ہے اسپر گفتگو انشاء اللہ وہین ہوگی۔ انکی کوئی اولاد معلوم نہین۔

(سیدنا) بُسر (رضی اللہ عنہ)

یہ بیٹے ہین راعی العیر اشجعی کے۔ ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جسکا نام بُسر بن راعی العیر تھا وہ اپنے بائین ہاتھ سے کہا رہا تھا حضرت نے اُس سے فرمایا کہ داہنے ہاتھ سے کھاؤ اُسنے کہا مین داہنے ہاتھ سے نہین کھاسکتا آپنے (ناخوش ہوکر) فرمایا تو اب نہ کھاسکیگا چنانچہ پھر اُسکا داہنا ہاتھ اُسکے منھ تک نہ اُٹھتا تھا۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے اور ابونصر بن ماکولا نے کہا ہے کہ بُسر بن راعی العیر وہی شخص ہین جنھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور انھون نے کہا تھا کہ مین نہین کھاسکتا اور ابن ماکولا نے انکے نام مین اختلاف نہین بیان کیا حالانکہ انکی عادت ہے کہ مختلف فیہ نامون مین وہ اختلاف کو بیان کیا کرتے ہین۔

(سیدنا) بُسر (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابورافع سلمی ہے۔ ابن ماکولا نے انکا تذکرہ بشیر مین کیا ہے اور کہا ہے کہ بشیر سلمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا (قریب قیامت کے) ایک آگ مثل تیز سیلاب کے نکلے گی۔ انسے انکے بیٹے رافع نے روایت کی ہے۔ انکی حدیث مین حادہ

انکے نام میں بہت اختلاف ہی بعض لوگون نے وہی بیان کیا ہی جو ہمنے لکھا اور بعض لوگون نے بَشیر بفتح با لکھا ہی اور بعض لوگون نے بِشر بغیر یا کے لکھا ہی سب اپنے اپنے مقام پر ذکر کیا جائیگا۔

(سیدنا) **بُسر** (رضی اللہ عنہ)

یہ بُسر بیٹے ہین سفیان بن عمرو بن عویمر بن صرمہ بن عبداللہ بن قیس بن جشہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ کے ربیعہ کا نام لحی خزاعی ہین کعبی ہین شریف آدمی تھے انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط لکھا تھا اور انھین اسلام کی ترغیب دی تھی قصہ حدیبیہ مین انکا تذکرہ آتا ہی۔ یہی ہین جو عمرہ حدیبیہ کے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے اور اپنے ساتھ ہدی لائے تھے اور حضرت سے بیان کیا کہ اہل قریش اپنے تمام بچون اور عورتون کو لیکر چیتے کی کھالین پہنکر نکلے ہین الی آخر الحدیث۔ ۶ھ ہجری مین اسلام لائے اور حدیبیہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **بُسر** (رضی اللہ عنہ)

یہ بسر بیٹے ہین سلیمان کے انسے انکی بیٹی سُعَیۃ روایت کرتی ہین کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثین سُنی ہین اور مینے آپ کے پیچھے نماز پڑھی ہی یہ امیر ابو نصر کا قول تھا۔

(سیدنا) **بُسر** (رضی اللہ عنہ)

یہ بُسر بیٹے ہین عصمۃ مزنی کے جو بنی ثور بن ہرمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ سے ہین۔ بنی مزینہ کے سردارون مین سے تھے بعض لوگون کا بیان ہی کہ یہ صحابی ہین اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کی ہی کہ جو کوئی قبیلۂ جہینہ کے لوگون کو اذیت دے اُسنے درحقیقت مجھے اذیت دی اسکو آمدی نے بیان کیا ہی یہ ابن ماکولا کا قول تھا۔

(سیدنا) **بُسر** (رضی اللہ عنہ)

یہ بُسر بیٹے ہین محجن دولی کے۔ مدینہ مین رہتے تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی انسے حنظلہ بن علی اسلمی نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مینے ظہر کی نماز اپنے مکان مین پڑھی بعد اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا آپ اپنی مسجد مین لوگون کو ظہر کی نماز پڑھا رہے تھے مینے دوبارہ نماز نہ پڑھی پھر مینے اسکا ذکر آپ سے کیا آپنے فرمایا تم نے ہمارے ساتھ نماز کیون نہ پڑھی مینے عرض کیا کہ مین پڑھ چکا تھا آپنے فرمایا اگرچہ پڑھ چکے تھے جب بھی پڑھنا چاہیے تھا اس حدیث کو زید بن اسلم نے بسر بن محجن سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی اور یہی صحیح ہی۔ یہ ابن مندہ کا قول ہی انھون نے کہا ہی کہ بخاری نے کہا ہی کہ یہ تابعی ہین ابو نعیم نے بھی کہا ہی کہ یہ تابعی ہین بعض لوگون نے یعنے ابن مندہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی مگر انکا صحابی ہونا ثابت نہین ہان انکے بیٹے محجن البتہ صحابی ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **بُسرہ** (رضی اللہ عنہ)

بزیادت ہا۔ بعض لوگ انکو بصرہ کہتے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین نضلہ غفاری۔ اِنسے سعید بن مسیب نے روایت کی ہی کہ انھون نے ایک کنواری عورت سے نکاح کیا جب اس سے خلوت کی تو اُسے حاملہ پایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن دونون کے درمیان مین تفریق کرادی اور فرمایا کہ جب عورت کو وضع حمل ہو جائے تو اُسپر حد جاری کر دینا اور آپنے اُس عورت کو بوجہ اسکے کہ اُنھون نے اُس سے خلوت کی تھی مہر دلوادیا اور یہ حدیث اسطرح بھی روایت کی گئی ہی کہ سعید راوی ہین ایک انصاری شخص سے جنکا نام بصرہ تھا اور اس روایت مین اتنا مضمون زیادہ ہی کہ حضرت نے اِنسے فرمایا لڑکا تمھارا غلام ہوگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) **بسبسہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلہ ابی سفیان کی طرف بھیجا تھا۔ اور انس سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبسہ بن عمرو کو جاسوس بنا کر قافلہ ابی سفیان کی طرف بھیجا تھا۔ جب وہ لوٹ کے آئے تو اُنھون نے آپ سے سارا واقعہ بیان کیا اِنکا تذکرہ صرف ابن مندہ نے لکھا ہی مینے انکا نام تین صحیح نسخون مین جو اساتذہ کو سنائے جا چکے تھے اور لوگون نے اُنکی تصحیح کی تھی دیکھا ہی ایک نسخہ کی نسبت تو یہ بیان کیا جاتا ہی کہ وہ ابو عبد اللہ بن مندہ کا تھا اور اُسپر کئی مرتبہ سننے کے نشانات اُسوقت سے اِسوقت تک کے بنے ہوے تھے اِس نسخہ مین انکا نام لکھا تھا بُسَیسَہ بضم با و فتح سین اور سین کے بعد یے۔ حالانکہ یہ غلط ہی مین کہتا ہون کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہی اور انکو بسبسہ کے سوا اور کوئی شخص سمجھا ہی کیونکہ انکے تذکرہ مین انھون نے نہین لکھا کہ انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جاسوس بنا کے بھیجا تھا حالانکہ یہ دونون ایک ہین اور بعض لوگ بسیس بغیر ہے کے اور بعض لوگ کہتے ہین بسبسہ دو بے کے ساتھ اور بسبیس کے بیان مین یہ قول گذر چکا ہی۔ ہمین ابو الفرج بن محمود اصفہانی نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن نضر بن ابی نضر نے اور ہارون بن عبد اللہ نے اور محمد بن رافع نے اور عبد بن حمید نے بیان کیا الفاظ ان سب کے قریب قریب تھے یہ لوگ کہتے تھے کہ ہم سے ہاشم بن قاسم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے اُنھون نے حضرت انس سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبسہ کو جاسوس بنا کے بھیجا تاکہ وہ دیکھین کہ ابو سفیان کے قافلے نے کیا کیا پس جس وقت وہ لوٹ کے آئے اُسوقت میرے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا گھر مین کوئی نہ تھا شاید بعض بی بیان آپکی تھین پھر پوری حدیث انھون نے بیان کی وہ کہتے تھے کہ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ ہمین کچھ لوگون کا تعاقب کرنا ہی لہذا جسکی سواری موجود ہو وہ ہمارے ساتھ چلے تو لوگ آپ سے ہمرکابی کی اجازت مانگنے لگے کہ ہماری سواریان مدینہ کی بلندی پر ہین آپنے فرمایا نہین صرف وہ شخص ہمارے ہمراہ چلے جسکی سواری یہان موجود ہو چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم معہ اپنے صحابہ کے تشریف لیچلے یہانتک کہ مشرکین سے پہلے مقام بدر مین پہونچ گئے۔ الی آخرہا

(سیدنا) **بشر** (رضی اللہ عنہ)

ابن براء بن معرور انصاری خزرجی قبیلۂ بنی سلمہ سے ہین انکا نسب انکے والد کے ذکر مین گذر چکا ہو یہ بشر بیعت عقبہ مین اور بدر مین اور احد مین شریک ہوے اور خیبر مین فتح خیبر کے وقت سنہ ہجری مین زہر آلود گوشت کے کھانے سے جو انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھا لیا تھا وفات پائی۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ جس جگہ پر بیٹھ کے کھایا تھا اُسی جگہ رہ گئے پھر وہان سے ہٹنے نہین پائے اور بعض لوگ کہتے ہین یہ نہین ہوا بلکہ اسکے کھانے سے بیمار ہو گئے اور ایک سال تک بیمار رہ کے وفات پائی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنکے درمیان مین اور واقد بن عمرو تمیمی کے درمیان مین جو بنی عدی کے حلیف تھے مواخات کرا دی تھی یہ وہی ہین جنکے حق مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے بنی سلمہ تمھارے سردار کون ہین اُن لوگون نے کہا کہ جد بن قیس مگر اُنکے طبیعت مین کچھ بخل ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخل سے بڑھکر کون مرض ہو لہذا وہ تمھارے سردار نہین ہین بلکہ تمھارے سردار سپید رنگ والے گھونگروالے بال والے یعنی بشر بن براء ہین ابن اسحاق نے اس حدیث کو اسی طرح ذکر کیا ہو اور انکی موافقت کی ہو صالح بن کیسان اور ابراہیم بن سعد نے زہری سے انھون نے عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے اُنھون نے اپنے والد سے روایت کرکے اور معمر نے زہری سے انھون نے عبد الرحمن بن مالک سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی ساعدہ سے فرمایا کہ تمھارا سردار کون ہو اُن لوگون نے کہا کہ جد بن قیس مگر یہ حدیث صحیح نہین کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر قبیلہ کا سردار اُسی شخص کو بناتے تھے جو اُس قبیلہ مین سے ہوتا تھا ایسا ہی نقباء کی بابت شب عقبہ مین کیا تھا وجہ اسکی یہ تھی کہ اہل عرب کی طبیعت اس بات سے رُکتی تھی کہ اُنپر کوئی غیر شخص سردار بنایا جائے اور جد بن قیس بنی سلمہ مین سے تھے بنی ساعدہ مین سے نہ تھے بنی ساعدہ کے سردار سعد بن عبادہ تھے اور وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین نہین مرے بلکہ انکا انتقال آپکے بعد ہوا تھا شعبی نے اور ابن عائشہ نے بیان کیا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی سلمہ سے فرمایا کہ تمھارے سردار عمرو بن جموح ہین مگر ابن اسحاق اور زہری کا قول زیادہ صحیح ہو۔ اِنکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **بشر** (رضی اللہ عنہ)

ثقفی۔ بعض لوگ انکو بشیر کہتے ہین۔ انسے حفصہ بنت سیرین نے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اِسی جگہ لکھا ہو اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بشیر کے بیان مین لکھا ہو۔

(سیدنا) **بشر** (رضی اللہ عنہ)

ابن جحاش۔ بعض لوگ انکو بُسر بضم با و سین حطہ کہتے ہین۔ انکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہو اور وہی زیادہ مشہور ہو۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ

قریشی ہین مگر مین نہین جانتا کہ یہ قریش کے کس گھرانے کے ہین۔ بالآخر شام مین سکونت اختیار کی تھی اور مقام حمص مین وفات پائی انسے جبیر بن نفیر نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ اہل شام کہتے ہین کہ انکا نام بشر تھا اور اہل عراق انکو بُسر کہتے ہین۔ دار قطنی نے کہا ہے کہ انکا نام بسر ہے سین مہملہ کے ساتھ اور بشر صحیح نہین ہے امیر ابو نصر ابن ماکولا نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابن مندہ نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے انکو بسر مین بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ انکو بشر کہتے ہین۔

(سیدنا) **بشر** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ حارث کا نام ابیرق بن عمرو بن حارثہ بن ہیثم بن ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی ظفری۔ اُحد مین یہ اور انکے دونون بھائی مبشر اور بشیر شریک تھے۔ بشیر ایک شاعر تھا منافق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی ہجو کیا کرتا تھا اور محتاج تھا ایک مرتبہ رفاعہ بن زید کی زرہ چرا لی تھی بالآخر ماہ ربیع الاول سنہ ہجری مین مرتد ہو گیا تھا۔ بشر کا منافق ہونا کسی نے بیان نہین کیا واللہ اعلم اور لوگون نے انکا تذکرہ اُن صحابہ مین لکھا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ احد مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **بشر** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے عبدان سے نقل کیا ہے کہ انھون نے کہا مینے احمد بن یسار کو یہ کہتے ہوے سنا کہ بشر بن حارث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تھے قریشی تھے اور حبش کی طرف ہجرت کرنے والون مین تھے۔ انکا نسب یہ ہے بشر ابن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم۔ اور ابو موسی نے کہا ہے کہ بشر بن حارث بن قیس بن عدی بن سعید بن سعد بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی۔ یہ اُن لوگون مین تھے جنھون نے حبش مین سکونت اختیار کی تھی اور بعد جنگ بدر کے وہان سے آئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی مال غنیمت مین اُنھین بھی حصہ دیا تھا انکا تذکرہ صرف حبش کے مہاجرین مین کیا جاتا ہے۔ مین کہتا ہون کہ حافظ ابو موسی رحمہ اللہ تعالی کو سہو ہو گیا انھون نے قیس کو عدی بن سعید بن سعد بن عمرو کا بیٹا قرار دیا ہے حالانکہ ایسا نہین ہے وہ عدی بن سعد بن سہم کے بیٹے ہین اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے اور متقدمین مین ابن حبیب اور ہشام کلبی اور زبیر بن بکار وغیرہ نے ذکر کیا ہے دوسرا وہم ابو موسی سے یہ ہوا کہ انھون نے سعد کو عمرو کا بیٹا قرار دیا ہے حالانکہ وہ سہم بن عمرو کے بیٹے ہین۔ مینے ابو موسی کی اصل کے دو صحیح نسخون مین ایسا ہی لکھا ہوا دیکھا ہے لہذا یہ غلطی کاتب کی طرف منسوب نہین ہو سکتی ابو عمر نے انکا تذکرہ ایسا ہی لکھا ہے جیسا ہم نے بیان کیا۔

(سیدنا) **بشر** (رضی اللہ عنہ)

ابن معتمر نضری۔ ہمین خطیب ابو الفضل بن طوسی نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے

ابواسحاق سے انھون نے بشر بن حزن نصری سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ایکمرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اونٹ والون اور بکری والون نے باہم فخر کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داؤد جب پیغمبر بنائے گئے تو وہ بکریان چراتے تھے اور موسے جب نبی کیے گئے تو وہ بکریان چراتے تھے اور مین جب نبی کیا گیا تو مین اپنے گھروالون کی بکریان مقام جیاد مین چرایا کرتا تھا۔ ابونعیم نے کہا ہو کہ اس حدیث کو ابو داؤد نے شعبہ سے روایت کیا ہو اور شعبہ کے علاوہ اور لوگون نے بھی انکی موافقت کی ہو اور ابن عدی وغیرہ نے اس حدیث کو شعبہ سے اُنھون نے ابواسحاق سے اُنھون نے عبدہ بن حزن سے روایت کیا ہو اور یہی صحیح ہو۔ اس حدیث کو ثوری نے اور زکریا بن ابی زائدہ نے اور اسرائیل وغیرہ نے ابواسحاق سے روایت کیا ہو اور سب نے عبدہ کہا ہو اور ابو عمر نے انکا تذکرہ عبدہ کے نام مین کیا ہو اور ابن مندہ اور ابونعیم نے بشر کے بیان مین انکا تذکرہ لکھا ہو۔

(سیدنا) **بشر** (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ جعفی۔ انکا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہو اور انھون نے اپنی سند سے بواسطہ سوید بن غفلہ کے یا اور کسی شخص کے بشر بن حنظلہ جعفی سے روایت کیا ہو کہ انھون نے کہا ہم بقصد زیارت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وائل بن حجر حضرمی کے ہمراہ چلے اتفاقاً ہمارا گذر اُن لوگون پر ہوا جو وائل اور اُنکے گھروالون کے دشمن تھے اُنکو تلاش کیا کرتے تھے اُن لوگون نے ہم سے پوچھا کہ کیا تمھارے ہمراہ وائل بھی ہین ہم لوگون نے کہا کہ نہین اُن لوگون نے کہا یہ وائل تو ہین تو مینے اُنکے سامنے قسم کھائی کہ یہ میرے بھائی ہین میرے ماں باپ کے بیٹے ہین چنانچہ وہ لوگ (اُنکے قتل سے) باز رہے پھر جب ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پہونچے تو آپ سے یہ سب واقعہ بیان کیا آپنے فرمایا تم نے سچی قسم کھائی وہ تمھارے بھائی ہین تم دونون کے باپ آدم ہین اور ماں دونون کی حوا ہین۔ یہ حدیث سوید بن حنظلہ کی ہو جسکو ابن دباغ اندلسی نے یہان بیان کیا ہو۔

(سیدنا) **بشر** (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو خلیفہ۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہو۔ انکا شمار اہل بصرہ مین ہو۔ انسے صرف انکے بیٹے خلیفہ روایت کرتے ہین کہ یہ اسلام لائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے مال اور اولاد کو (جو بطور غنیمت کے لوٹ لئے گئے تھے) واپس کر دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انسے (تھوڑی دیر بعد) ملاقات ہوئی تو آپنے انکو اور انکے بیٹے کو ایک رسی مین بندھا ہوا دیکھا حضرت نے انسے پوچھا کہ اے بشر یہ کیا ہو انھون نے کہا کہ مین نے قسم کھائی تھی کہ اگر اللہ میرے مال اور اولاد کو واپس کر دیگا تو ہم دونون اس طرح ایک ساتھ حج کرینگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رسی کو کاٹ دیا اور انسے فرمایا کہ (معقول کے موافق) حج کرو یہ تو شیطانی فعل ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ حدیث غریب ہو۔

سلہ معلوم ہوا کہ بکری والون کو اونٹ والون پر فضیلت ہے ۱۲

(سیدنا) **بشر** (رضی اللہ عنہ)

ابن راعی العیر- ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہو کہ انکا ذکر سلمہ بن الکوع کی حدیث مین ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ اشجع کے ایک شخص کو دیکھا جسکا نام بشر بن راعی العیر تھا وہ اپنے بائین ہاتھ سے کھا رہا تھا الی آخر الحدیث انکا تذکرہ بسر کے بیان مین ہو چکا ہو- ابونعیم نے کہا ہو کہ صحیح بُسر ہو یعنے سین مہملہ کے ساتھ- انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو-

(سیدنا) **بشر** (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابورافع- اور بعض لوگ انکا نام بشیر کہتے ہین اور بعض لوگ بُسر کہتے ہین انکا ذکر اوپر ہو چکا ہو- ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبدالحمید بن جعفر نے محمد بن علی یعنے ابوجعفر سے اُنھون نے رافع بن بشر سلمی سے اُنھون نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقام حبس سیل مین ایک آگ ظاہر ہوگی وہ مثل سُست رفتار اونٹ کے حرکت کریگی رات کو غائب ہو جایا کریگی اور دن کو چلیگی صبح شام چلا کریگی لوگ کہینگے کہ اب صبح کو آگ جل رہی ہو اے لوگو چلو اور آپ آگ نے قیلولہ کیا ہو اے لوگو تم بھی قیلولہ کرلو اور اب شام کو آگ چلی ہو اے لوگو چلو وہ آگ جسکو پالے گی اُسے کھا جائیگی اور یہ بھی روایت کی گئی ہو کہ ایک آگ مقام بُصرے مین ظاہر ہوگی- اس حدیث کو ابوعاصم نے عبدالحمید سے اُنھون نے عیسی بن علی سے اُنھون نے رافع بن بشیر سے روایت کیا ہو- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو-

(سیدنا) **بشر** (رضی اللہ عنہ)

ابن سحیم غفاری- حرام بن غفار بن ملیل کی اولاد سے ہین- اور بعض لوگ انکو نہزی کہتے ہین- انکا شمار اہل حجاز مین ہو کراع غمیم وضجنان مین رہتے تھے اِسکو ابن مندہ اور ابونعیم نے محمد بن سعد سے نقل کیا ہو- اور ابوعمر نے کہا ہو کہ بشر بن سحیم بن حرام بن غفار ابن ملیل بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ غفاری- اِنسے نافع بن جبیر بن مطعم نے ایک حدیث ایام تشریق کی بابت روایت کی ہو کہ وہ کھانے پینے کے دن ہین انھون نے کہا ہو کہ اسکے سوا اور کوئی حدیث انکی مجھے یاد نہین پڑتی اور بعض لوگ انکو نہزی کہتے ہین اور انھون نے کہا ہو کہ واقدی نے بیان کیا ہو کہ بشر بن سحیم خزاعی کراع غمیم وضجنان مین رہتے تھے اکثر لوگ انھین غفاری کہتے ہین- ہمین ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین وکیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے خبر دی نیز عبدالرحمن نے سفیان سے اُنھون نے حبیب بن ابی ثابت سے انھون نے نافع بن جبیر بن مطعم سے انھون نے بشر بن سحیم سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریق کے دن خطبہ پڑھا عبدالرحمن نے بیان کیا کہ حج کے زمانے مین خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ جنت مین سوا

مسلمان کے کوئی داخل نہوگا - یہ زمانہ کھانے پینے کا ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) بشر (رضی اللہ عنہ)

ابن صحار - انکا تذکرہ عبدان بن محمد نے صحابہ مین کیا ہے اور انھون نے اپنی اسناد سے سلم بن قتیبہ سے اُنھون نے بشر بن صحار سے نقل کیا ہے کہ انھون نے کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کو دیکھا کہ وہ ورس سے رنگی ہوئی تھی اور مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گدھے بندھنے کی جگہہ کو دیکھا اس گدھے کا نام عفیر تھا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرون مین داخل ہوتا تھا اُنکی چھتین ایسی نیچی تھین کہ مین انکی چھتون کو پا جاتا تھا - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ بشر صحار بن عباد بن عمرو کے بیٹے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین عبد عمرو ازدی کے بیٹے ہین تبع تابعین مین ہین حسن بصری اور انکے مثل اور لوگون سے روایت کرتے ہین - چادر کے دیکھنے اور گدھے کے بندھنے کی جگہ دیکھ لینے سے یہ صحابی نہین ہو سکتے کیونکہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار دیکھ لینے سے کوئی شخص صحابی ہو جائے تو بہت سے لوگ صحابی ہو جائینگے اور سلم بن قتیبہ متاخرین سے ہین اُنکی نسبت یہ بھی نہین کہا جاسکتا کہ انھون نے تابعین کو دیکھا چہ جائیکہ صحابہ کا دیکھنا -

(سیدنا) بشر (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بن سفیان ثقفی - اکثر علما نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور بعض نے انکو مخزومی قرار دیا ہے اور انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے عاصم بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم مگر پہلا ہی قول صحیح ہے - یہ حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے قبیلہ ہوازن کے صدقات وصول کرنے پر مامور تھے - ابووائل نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے انھین ہوازن کے صدقات پر مامور کیا یہ نہین گئے تو حضرت عمر نے انسے ملاقات کی اور کہا کہ تم کیون نہین گئے کیا تمھین معلوم نہین کہ میری بات کا سننا اور ماننا تمپر فرض ہے انھون نے کہا ہان یہ معلوم ہے مگر مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص مسلمانون کے کسی کام پر مامور کیا جائیگا وہ قیامت کے دن جہنم کے پُل پر لاکے کھڑا کیا جائیگا پھر اگر اُسنے اچھا کام کیا ہے تو نجات پائیگا اور اگر اُسنے بُرا کام کیا ہے تو وہ پُل پھٹ جائیگا اور وہ جہنم مین بقدر ستر برس کی مسافت کے گہرائی کے گر پڑیگا تو حضرت عمر وہان سے بہت غمگین اور ملول اُٹھے اسی اثنا مین حضرت عمر کو ابوذر ملے اُنھون نے کہا کہ کیا وجہ ہے مین آپکو غمگین اور ملول دیکھتا ہون حضرت عمرؓ نے کہا کہ مین کیون نہ غمگین وملول ہون مینے بشر بن عاصم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوے سنا کہ آپنے فرمایا ہے جو شخص مسلمانون کے کسی کام پر مامور ہوگا اور پوری حدیث بیان کی ابوذر نے کہا مینے بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سُنی ہے - حضرت عمرؓ نے کہا کوئی شخص اس خلافت کو مع اُسکے فرائض کے مجھسے لیتا ابوذر نے کہا کہ کون شخص (آپکے ہوتے ہوے خلافت لے سکتا ہے) اللہ انکی ناک کاٹ دے اور اُسکے رخسار کو زمین پر رگڑ دے کیا اے عمر یہ خلافت آپ پر شاق ہے حضرت عمر نے کہا ہان -

بخاری نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بشر بن عاصم بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ ثقفی حجازی عمرو کے بھائی ہین اور کہا ہے کہ مجھے علی (بن مدینی) بیان کرتے تھے کہ بشر نے زہری کے بعد وفات پائی ہے اور زہری نے ۱۲۴ھ مین وفات پائی ہے یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین انسے سفیان بن عیینہ اور نافع بن عمر روایت کرتے ہین اور انھون نے کہا ہے کہ ہم سے ابوثابت نے بیان کیا کہ ہم سے دراوردی نے ثور بن زید سے اُنھون نے بشر بن عاصم بن عبداللہ بن سفیان سے انھون نے اپنے والد سے اُنھون نے انکے دادا سفیان سے روایت کی ہے جو حضرت عمر کے عامل تھے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **بشر** (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم۔ بخاری نے کہا ہے کہ بشر بن عاصم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انھون نے صرف اسی قدر ذکر کیا ہے اور انکا تذکرہ بشر بن عاصم بن سفیان سے علیحدہ کرکے لکھا ہے جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے اور انھون نے انکو صحابی لکھا ہے اور پہلے بشر کو صحابی نہین لکھا اور لوگون نے انکو بھی صحابی لکھا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) **بشر** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ انصاری۔ قبیلۂ بنی حارث بن خزرج سے ہین جنگ یمامہ مین شہید ہوے۔ انکا نسب انصار مین معلوم نہین ہوتا بعض لوگ انکو بشیر کہتے ہین یہ ابوعمر کا بیان ہے۔ ہمین عمار نے سلمہ بن فضل سے انھون نے ابن اسحاق سے جنگ یمامہ مین جو انصار قبیلہ بنی حارث بن خزرج سے شہید ہوے تھے انھین بشر بن عبداللہ کا نام بھی روایت کیا ہے انکا نسب نہین بیان کیا انشاء اللہ انکا تذکرہ بشیر کے نام مین بھی آئیگا۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **بشر** (رضی اللہ عنہ)

ابن عید۔ بصرہ کی سکونت اختیار کرلی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنھون نے روایت کی ہے اُنھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ تمھارے بھائی نجاشی کی وفات ہوگئی ہے لہٰذا تم لوگ اُنکے لیے استغفار کرو۔ انسے جہانتک میرا علم ہے سوا عثمان کے اور کسی نے روایت نہین کی۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **بشر** (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفطہ بن خشخاش جہنی۔ بعض لوگ انھین بشیر کہتے ہین ابن مندہ نے کہا ہے کہ پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے فتح مکہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے انسے عبداللہ بن حمید جہنی نے ایک شعر روایت کیا ہے جو انھین کا کہا ہوا ہے وہ شعر یہ ہے ۵

ونحن غداۃ الفتح عند محمد طلعنا امام الناس الفا مقدما

۵ ترجمہ ہم فتح مکہ کی صبحکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے ٭ ہم لوگون کے آگے بڑھتے تھے۔

انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **بشر** (رضی اللہ عنہ)

بن عصمہ لیثی۔ بعض لوگ انکو ابن عطیہ کہتے ہین انسے ابوالطفیل نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ ازد کے لوگ میرے ہین اور مین انکا ہون جب وہ (کسی پر) غصہ ہوتے ہین تو انکی وجہ سے مین بھی (اسپر) غصہ ہوتا ہون اور جب مین (کسی پر) غصہ ہوتا ہون تو (اُسپر) وہ بھی غصہ ہوتے ہین اور جب وہ (کسی سے) خوش ہوتے ہین تو انکی وجہ سے مین بھی خوش ہوتا ہون اور جب مین (کسی سے) خوش ہوتا ہون تو (اس سے) وہ بھی خوش ہوتے ہین۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ اور ابوعمر نے کہا ہے کہ بشر بن عصمہ مزنی نے کہا ہے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ قبیلہ خزاعہ کے لوگ میرے ہین اور مین انکا ہون۔ اِنسے کثیر بن افلح ابوایوب کے مولی نے روایت کی ہے اسکی سند مین ایک شیخ مجہول ہین اور اس حدیث مین انکی موافقت ابواحمد عسکری نے کی ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی سند سے مکحول سے انھون نے ابوذر سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا بشر بن عطیہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات پوچھی تھی آپنے اِنکو اسکا جواب دیا یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ صحابی ہین اور شاید یہ وہی ہون کیونکہ انکے باپ کا نام عصمہ بھی بیان کیا گیا ہے اور عطیہ بھی کہا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) **بشر** (رضی اللہ عنہ)

ابن عقربہ جہنی۔ اور بعض لوگ اِنکو بشیر بھی کہتے ہین انکا شمار اہل فلسطین مین ہے کنیت انکی ابوالیمان ہے۔ اِنسے عبداللہ بن عوف نے روایت کی ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ جو شخص لوگون کے دکھانے کے لیے کوئی کام کریگا قیامت کے دن اللہ تعالی بھی اُسکے ساتھ دکھانے سنانے کا معاملہ کریگا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے اور ابونعیم نے انکا تذکرہ بشر بن راعی العیر کے بیان مین لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحیح نام بشیر ہے۔ ہم بھی انشاء اللہ انکا ذکر بشیر کے نام مین کرینگے۔

(سیدنا) **بشر** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن محصن بن عمرو قبیلۂ بنی عمرو بن مبذول سے تھے پھر بنی نجار سے ہوے کنیت انکی ابوعمرہ انصاری ہے خزرجی نجاری ہین۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ اور ہشام کلبی نے کہا ہے کہ عمرو بن محصین بن عمرو بن عتیک بن عمرو ابن مبذول بن مالک بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج۔ یہ اُن لوگون مین ہین جو جنگ بدر مین شریک تھے کنیت انکی ابوعمرہ ہے۔ ابن کلبی نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ کنیت عمرو بن محصن کی ابوعمرہ ہے اور ابوعمر نے کنیت کے بیان مین لکھا ہے کہ ابوعمرہ کا نام عمرو ہے اور کلبی نے ایک دوسرے مقام مین لکھا ہے کہ ابوعمرہ کا نام بشیر ہے اسمین شک نہین کہ انکے نام مین اختلاف قدیم ہے واللہ اعلم بعض لوگ کہتے ہین کہ انکا نام بشیر ہے بعض لوگ کہتے ہین ثعلبہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہین ثعلبہ انکے بھائی تھے انکا شمار اہل مدینہ مین ہے یہ ابوالقوم یحیی بن

ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی عمرہ کے دادا ہین - ابو عمرہ کے نکاح مین مقوم بن عبد المطلب کی بیٹی تھین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے انھین سے عبداللہ اور عبدالرحمن پیدا ہوے - انسے انکے بیٹے عبدالرحمن نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ اگر کوئی شخص آپ پر ایمان لائے اور اُسنے آپکو دیکھا نہو آپنے فرمایا وہ ہمارے گروہ مین سے ہو اور وہ ہمارے ہمراہ ہوگا اور عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی عمرہ نے اپنے دادا ابو عمرہ سے روایت کی ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بدر مین یا خیبر مین آئے اور انکے ہمراہ انکے بھائی بھی تھے اور یہ چار آدمی تھے اُنکے ساتھ ایک گھوڑا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شخص کو ایک ایک حصہ دیا اور گھوڑے کو دو حصہ دیے اور ابو عمر نے روایت کیا ہو کہ یہ حدیث ثعلبہ بن عمرو بن محصن سے مروی ہو اور انکے بارے مین بہت اختلاف ہو ہم انکو بشیر اور ثعلبہ کے نام مین اور ابو عمرہ مین انشاء اللہ ذکر کرینگے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہو مگر ابو عمر نے انکا تذکرہ بشیر کے نام مین کیا ہو -

(سیدنا) بشر (رضی اللہ عنہ)

غنوی - کینت انکی ابو عبداللہ ہو اور بعض لوگ انکو خثعمی کہتے ہین - انسے انکے بیٹے عبید اللہ نے روایت کی ہو وہ کہتے ہین کہ ہم سے ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا اور مینے عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہمین زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھسے ولید بن مغیرہ معافری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبداللہ بن بشر خثعمی نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ یقیناً تم لوگ قسطنطنیہ کو فتح کرلوگے اُسوقت مسلمانون کا سردار ایک بہت عمدہ شخص ہوگا اور وہ لشکر بھی بہت عمدہ لشکر ہوگا بشر کہتے تھے کہ مجھے سلمہ بن عبد الملک نے بلایا اور مجھسے پوچھا تو مینے اُس سے یہ حدیث بیان کردی پھر اُسنے قسطنطنیہ کا جہاد کیا - اِس حدیث کو ابوکریب نے زید بن حباب سے اُنھون نے ولید بن مغیرہ سے اُنھون نے عبید اللہ بن بشر غنوی سے اُنھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) بشر (رضی اللہ عنہ)

ابن قحیف - انکا تذکرہ احمد بن سیار مروزی نے اُن صحابہ مین کیا ہو جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثین سُنی ہین - مگر اسمین انسے وہم ہوگیا ہو یہ صحابی نہین ہین انکو بخاری نے تابعین مین ذکر کیا ہو - اور احمد بن سیار نے یحیٰی بن یحیٰی سے انھون نے محمد بن جابر سے اُنھون نے سماک بن حرب سے اُنھون نے بشر بن قحیف سے روایت کی ہو اُنھون نے کہا کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز مین شریک ہوا کرتا تھا حضرت بعد نماز کے اپنا منہ مقتدیون کی طرف پھیر لیا کرتے تھے کبھی بائین جانب اور کبھی داہنی جانب - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو اور ابونعیم نے کہا ہو کہ نہ یہ صحابی ہین نہ انھون نے حضرت کو دیکھا ہو -

(سیدنا) **بشر** (رضی اللہ عنہ)

ابن قدامہ ضبابی۔ انکا شمار اہل یمن مین ہے۔ انسے عبداللہ بن حکیم کنانی نے جو یمن کے رہنے والے ہین روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میری دونون آنکھون نے میرے محبوب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ مقام عرفات مین اپنی سرخ اونٹنی پر سوار وقوف فرما رہے اور آپ کے نیچے ایک قطوانی چادر پڑی ہوئی تھی اور آپ یہ دعا مانگتے تھے کہ اے اللہ اس حج کو قبول فرمالے دکھانے سنانے کا اسمین شائبہ نہو اور لوگ یہ کہتے جاتے تھے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین عبداللہ بن حکیم کہتے تھے مجھے خیال ہوتا ہے کہ قصوا کے کان کٹے ہوے تھے کیونکہ اونٹنیون کے کان آواز سنانے کی غرض سے کاٹ دیے جاتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین نہین اسکے کان کٹے ہوے نہ تھے قصوا صرف اسکا لقب تھا واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور انکا تذکرہ ابونعیم نے اپنی کتاب کے دو مقامون مین ایک ہی عبارت کے ساتھ کیا ہے ان دونون تذکرون کے درمیان مین صرف تین نامون کا فصل ہے۔

(سیدنا) **بشر** (رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ اسدی۔ ابونصر احمد بن احید بن نوح بزاز نے روایت کی ہے کہ انھون نے ابوسعید سے انھون نے جابر بن عبداللہ ابن جابر عقیلی سے ۳۳۳؁ھ مین سنا وہ کہتے تھے مجھسے بشر بن معاذ اسدی نے جو اہل ثور وسمیرا سے تھے بیان کیا کہ انھون نے اور انکے باپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی انکی عمر اسوقت دس برس کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے امام تھے اور جبریل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امام تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبریل کے عکس کی طرف جو مثل سایہ ابر کے تھا دیکھتے جاتے تھے جب وہ سلسلہ حرکت کرتا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے تھے بشر بن معاذ کے پاس اسکے سوا اور کوئی حدیث نہ تھی۔ ابونصر کہتے تھے جابر کو ڈیڑھ سو برس کا زمانہ گذرا اسوا اس طریقہ کے اور کسی طرح وہ معروف نہین ہین۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **بشر** (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ بن ثور بکائی۔ قبیلہ بنی کلاب بن عامر بن صعصعہ سے ہین انکا شمار اہل حجاز مین ہے انسے انکے پوتے ماعز بن علاء بن بشر اپنے والد علاء سے وہ اپنے والد بشر سے روایت کرتے ہین کہ وہ اور انکے والد معاویہ بن ثور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور معاویہ نے اپنے بیٹے بشر سے جب وہ (مدینہ) پہونچے کہا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچنا تو تین باتین کہنا نہ انسے کم کرنا نہ انسے زیادہ کہنا۔ کہنا السّلام علیک یارسول اللہ۔ یارسول اللہ مین آپکے پاس اسلیے آیا ہون کہ آپکو سلام کرون اور اسلام لاؤن اور آپ میرے لیے برکت کی دعا کیجیے بشر کہتے ہین مینے ایسا ہی کیا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا مانگی اور مجھے کھرے رنگ کی کچھ بکریان دین اسکی بابت انکے بیٹے محمد بن بشر نے یہ اشعار کہے تھے ؎

واتی الذی مسح النبی براسہ ودعالہ بالخیر والبرکات اعطاہ احمد اذ اتاہ اعنزا
عفرا ثوا جسل لسن بالجبات یملان رفد الحی کل عشیۃ ۞ ویعود ذاک الملاء بالغدوات
بورکن من منح وبورک مانح علیہ منی ماحییت صلوتی

انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہے اور ابوعمر نے صرف اسقدر کہا ہے کہ بشر بن معاویہ بکائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنے والد کے ہمراہ آئے تھے۔

مین کہتا ہون کہ کسی نے انکا نسب نہین بیان کیا اور ہشام نے اور ابن برقی نے انکا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ معاویہ بن ثور بن معاویہ بن عبادہ بن بکار اور بکار کا نام ربیعہ بن عامر بن ربیعہ بن صعصعہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور اسوقت بہت بوڑھے تھے انکے ہمراہ انکے بیٹے بشر تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے دعا کی اور انکے سر پر ہاتھ پھیرا انکے نسب مین کلاب کو کسی نے ذکر نہین کیا اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کلاب کو عامر بن صعصعہ کا بیٹا قرار دیا ہے حالانکہ وہ ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کے بیٹے ہین اور ابوعمر اگرچہ اکثر ابن کلبی کے بیان کیے ہوے نسب پر اعتماد کرتے ہین مگر اس مقام پر انھون نے اسکے خلاف کیا ہے اور بشر کو کلاب کی اولاد سے لکھدیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) بشر (رضی اللہ عنہ)

ابن معلی۔ بعض لوگ انکو بشر بن عمرو بن خنش بن معلی کہتے ہین اور بعض لوگ خنش بن نعمان کہتے ہین۔ کنیت انکی ابوالمنذر عبدی ہے اور لقب انکا جارود ہے۔ یزید بن عبداللہ بن شخیر نے ابومسلم جذمی سے انھون نے جارود سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مینے یا کسی اور شخص نے عرض کی کہ یارسول اللہ اگر کوئی پڑی ہوئی چیز پائین تو کیا کرین آپنے فرمایا اسکو لوگون کے سامنے بیان کردو اور اسکو نہ چھپاؤ نہ پوشیدہ کرو پھر اگر تمھین اسکا مالک ملجائے تو اسکے حوالہ کردو ورنہ وہ خدا کا مال ہے جسے چاہتا ہے دیدیتا ہے۔ اس حدیث کو بشر بن مفضل نے اور ابن علیہ نے اور عبدالوارث نے بھی روایت کیا ہے ان لوگون نے کہا ہے کہ یزید اپنے بھائی مطرف سے وہ ابومسلم سے راوی ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ان لوگون نے نسب انکا نہین بیان کیا یہ بشر بیٹے ہین خنش ابن معلی کے اور معلی کا نام حارث بن زید بن حارثہ بن معاویہ بن ثعلبہ بن جذیمہ بن عوف بن بکر بن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس ہے اس نسب مین لوگون نے خنش کو زیادہ کردیا ہے واللہ اعلم۔

۱؎ ترجمہ۔ میرے باپ وہ ہین جنکے سر پر نبی نے ہاتھ پھیرا تھا + اور انکے لیے خیر و برکت کی دعا مانگی تھی + احمد صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین بکریان دی تھین جب وہ انکے پاس گئے تھے وہ بکریان بھورے رنگ کی تھین بڑے پیٹ والی بہت دنون کی جنی ہوئی نہ تھین + ہر شام کو ہمارے قبیلہ کا بڑا ظرف بھر دیتی تھین + اور پھر اسی قدر صبح کو بھر دیتی تھین + ان بخشش مین بھی برکت تھی اور بخشش کرنیوالا بابرکت تھا + اس بخشش کرنیوالے پر جب تک مین زندہ ہون میرا درود ہو + ۱۲ ۲؎ یعنے جب اسکا مالک نہ ملے تو وہ مال خدا کا سمجھا جائیگا اور اسکا مسئلہ یہ ہے کہ پانے والا اگر غریب ہو تو خود لے لے ورنہ کسی دوسرے غریب کو دیدے ۱۲۔

(سیدنا) **بشر** (رضی اللہ عنہ)

ابن تحنع بکائی- ناحیہ ضریہ مین فروکش ہوا کرتے تھے- انکا تذکرہ محمد بن سعد کاتب واقدی نے چھٹے طبقہ مین اُن لوگون کے ذیل مین کیا ہے جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اُٹھائی ہے انھون نے کہا ہے کہ بشر بن تحنع بکائی ناحیہ ضریہ مین فروکش ہوا کرتے تھے یہ اُن لوگون مین سے تھے جو نبی صلی اللہ علیہ کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور اسلام لائے- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) **بشر** (رضی اللہ عنہ)

ابن ہلال عبدی- عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہے اور کہا ہے کہ انکا ذکر صرف اُس حدیث مین ہے جسکو ہمنے اپنے اسناد سے عکرمہ سے انھون نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار آدمی اسلام مین سردار ہین بشر بن ہلال عدی- عبدی بن حاتم- سراقہ بن مالک مدلجی- عروہ بن مسعود ثقفی- انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے-

(سیدنا) **بشیر** (رضی اللہ عنہ)

بزیادت یا بعد شین- بشیر بن اکال معاوی اور بعض لوگ انکو حارثی کہتے ہین- انکا شمار اہل مدینہ مین ہے- اُنسے اُنکے بیٹے ایوب نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا بنی معاویہ مین باہم کچھ جنگ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے درمیان مین صلح کرانے تشریف لے گئے یکایک اُسی حال مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر کی طرف متوجہ ہو کے فرمایا کہ تونے کچھ نہ معلوم کیا آپ سے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہو جائین ہم آپکے قریب کسی شخص کو نہین دیکھتے آپنے فرمایا میرا گذر اس قبر پر ہوا اس مردے سے میری بابت سوال کیا جارہا تھا اسنے جواب دیا کہ مین نہین جانتا تو مینے کہا کہ تونے کچھ نہ معلوم کیا-

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے مگر انھون نے انکا نسب نہین بیان کیا نہ اُنکے قبیلہ کا پتہ دیا- مین یہ سمجھتا ہون کہ یہ بشیر بیٹے ہین اکال بن لوذان ابن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے اِس صورت مین یہ بشیر زید بن اکال معادی کے بھائی ہونگے جو والد ہین نعمان کے جو بعد جنگ بدر کے حج کرنے کے لیے نکلے تھے اور انکو سفیان بن حرب نے قید کر لیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن ابی سفیان کو بدر مین قید کر لیا تھا تو ابو سفیان نے نعمان کے عوض مین عمرو کو فدیہ دینے کی ترغیب دلانے کے لیے یہ شعر کہا ؎

ارہط ابن اکال اجیبوا دعاءہ تفاقدتم لاتسلموا السید الکھلا

انشاء اللہ پورا قصہ نعمان کے بیان مین آئے گا- اور مجھے معلوم نہین کہ کوئی شخص بنی اکال مین بھی ہو اور معادی بھی ہو سوا اِنکے واللہ اعلم-

؎ ترجمہ- اے اکال کے بیٹو اس بوڑھے کی فریاد سنو جسکو تمنے کھو دیا ہے بڑھتے سردار کو ہمارے حوالہ کرو ۱۲

(سیدنا) بشیر (رضی اللہ عنہ)

یہ بیٹے ہین انس بن امیہ بن عامر بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس کے انصاری ہین اوسی ہین احد مین شریک تھے - یہ ابو عمر کا قول ہے-

(سیدنا) بشیر (رضی اللہ عنہ)

انصاری ہین انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبدان نے انکو اُن صحابہ مین ذکر کیا ہے جو جنگ بیر معونہ مین شہید ہوئے - بیر معونہ بنی عامر کے ایک چشمہ کا نام ہے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے-

(سیدنا) بشیر (رضی اللہ عنہ)

ابن یتیم - انکا تذکرہ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے وحدان مین کیا ہے - ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عبد اللہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین کیسے بن عثمان بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین منجاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن اجلح نے اپنے والد سے انھون نے عکرمہ سے انھون نے بشیر بن یتیم سے نقل کر کے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بدر سے مختلف فدیے لیے اور حضرت عباس سے فرمایا کہ تم بھی فدیہ دے کے اپنی جان بچالو - انھین بشیر سے معروف بن خربوذ نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا جب وہ شب آئی جسمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے تھے تو مینے کسریٰ (شاہ فارس) کے تمام اونٹ اور گھوڑے دیکھے اور دیکھا کہ دریائے دجلہ ٹوٹ گیا اور ساوہ ندی خشک ہو گئی اور آتش فارس بجھ گئی اور انھون نے پورا قصہ معہ اشعار کے بیان کیا - انکا تذکرہ ابو موسی اور ابو نعیم نے لکھا ہے-

(سیدنا) بشیر (رضی اللہ عنہ)

ثقفی ہین انسے حفصہ بنت سیرین نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مینے زمانہ جاہلیت مین یہ نذر مانی تھی کہ اونٹ کا گوشت نہ کھاؤنگا اور شراب نہ پیونگا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹ کا گوشت تو کھاؤ ہان شراب البتہ نہ پیو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے - ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ انکے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ بُشیر کہتے ہین اور بعض لوگ بُجیر کہتے ہین-

(سیدنا) بشیر (رضی اللہ عنہ)

یہ بیٹے ہین جابر بن عراب بن عوف بن ذوال عبسی کے - یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا بیان ہے - اور ابو عمر نے لکھا ہے کہ یہ عکی ہین (قبیلہ عک سے) اور بعض لوگ انکو غافقی کہتے ہین ان سب لوگون نے لکھا ہے کہ ابن یونس نے انکا تذکرہ اُن صحابہ مین کیا ہے جو فتح مصر مین

شریک تھے اور کہا ہو کہ نہ یہ صحابی ہین اور نہ انھون نے کوئی روایت کی ہو۔
مین کہتا ہون کہ بعض لوگون نے جو عکی کہا ہو اور بعض لوگون نے عبسی کہا ہو اسمین کچھ اختلاف نہین ہو کیونکہ عبسی ہین نسبت ہو عبس بن صحار
ابن عک کی طرف نہ عبس بن بغیض بن ریث بن غطفان کی طرف انکے نسب کا سیاق اسپر دلالت کرتا ہو نسب انکا یہ ہو بشیر بن جابر
ابن عراب بن عوف بن ذوالہ بن شیوہ بن ثوبان بن عبس بن صحار۔ اور اسی طرح عکی اور غافقی کے درمیان مین بھی اختلاف نہین ہو
کیونکہ غافق بیٹے ہین شاہر بن عک بن عدنان کے عبس اور غافق دونون چچازاد بھائی ہین۔

(سیدنا) **بشیر** (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو جمیلہ۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے ابن سعد کاتب واقدی سے نقل
کیا ہو اور ابو نعیم نے لکھا ہو کہ بعض لوگون یعنے ابن مندہ نے انکے بیان مین تصحیف کردی ہو انکا تذکرہ لکھا ہو مگر انکی کوئی روایت
نہین لکھی انکا صحیح نام سنین ہو کنیت ابو جمیلہ ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **بشیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث انصاری۔ انکا تذکرہ عبد بن حمید نے اُن لوگون مین کیا ہو جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف زیارت حاصل کیا
ہو حالانکہ یہ وہم ہو انکا شمار تابعین مین ہو۔ داؤد آمدی نے شعبی سے اُنھون نے بشیر بن حارث سے روایت کی ہو کہ بشر نے
یا بشیر نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب (قرآن کے) کسی حرف مین تم اختلاف کرو کہ ے ہو یا تے تو اسکو یے کے ساتھ
لکھدو۔ اسکو ایک جماعت نے شعبی سے اُنھون نے بشر بن حارث سے اُنھون نے ابن مسعود سے روایت کیا ہو۔ یہ ابن مندہ اور
ابو نعیم کا بیان تھا مگر ابو عمر نے ابن ابی حاتم سے انکا صحابی ہونا نقل کیا ہو اور اسمین کوئی غلطی نہین بیان کی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

(سیدنا) **بشیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث عبسی یہ اُن نو آدمیون مین سے ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین قبیلۂ عبس سے حاضر ہوے تھے اور
اسلام لائے تھے۔

(سیدنا) **بشیر** (رضی اللہ عنہ)

یہ حارثی ہین بعض لوگ انھین کعبی کہتے ہین۔ کنیت انکی ابو عصام ہو۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ بشیر بیٹے ہین فدیک کے اور ابن مندہ نے
بشیر بن فدیک کو بشیر حارثی کے علاوہ لکھا ہو جنکی کنیت ابو عصام ہو۔ بشیر بن فدیک کے بیان مین انشاء اللہ اسکی بحث ہوگی انھون نے
حضرت کو دیکھا ہو اور انکے بیٹے بھی صحابی ہین انسے انکے بیٹے عصام بن بشیر نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے مجھے میری قوم بنی حارث
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بھیجا اور اپنے مسلمان ہونیکی خبر کہلا بھیجی چنانچہ مین حضور مین پہونچا آپنے فرمایا تم کہان سے آئے ہو

مینے عرض کیا کہ مین اپنی قوم بنی حارث بن کعب کی طرف انکے اسلام کی خبر لیکر حضور مین آیا ہون آپنے فرمایا مرحبا۔ تمھارا کیا نام ہے مینے عرض کیا کہ میرا نام اکبر ہے آپنے فرمایا نہین تمھارا نام بشیر ہے اور حارث بن کعب بیٹے ہین علہ بن جلد بن مالک بن اود بن زید بن یشجب ابن عریب بن زید بن کہلان بن سبا کے اس نسب کو صرف ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے کہا ہے کہ بشیر کعبی بنی حارث بن کعب سے تھے اور یہ نسب غریب ہے کیونکہ کوئی شخص انکو حارثی کے علاوہ اور کچھ نہین کہتا۔

(سیدنا) بشیر (رضی اللہ عنہ)

یہ ابن خصاصیہ کے نام سے مشہور ہین۔ انکے نسب مین اختلاف ہے۔ بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکا نام بشیر بن یزید بن معبد بن ضباب بن سبع ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ بشیر بن معبد بن شراحیل بن سبع بن ضباری بن سدوس بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل ہے انکا نام پہلے زحم تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام بشیر رکھا۔ ہمین یحیی ابن محمود بن سعد نے اپنی اسناد سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حماد بن زید نے ایوب سے انھون نے بسیم سدوسی سے انھون نے بشیر بن خصاصیہ سے روایت کرکے خبر دی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام بشیر رکھا انکو ابن خصاصیہ اس وجہ سے کہتے ہین کہ انکی مان کا نام خصاصیہ تھا۔ اور ہشام کلبی نے کہا ہے کہ سدوس بن شیبان کے دو بیٹے تھے ثعلبہ اور ضباری ان دونون کی مان کا نام خصاصیہ تھا یہ لوگ قبیلۂ ازد سے تھے بشیر بن خصاصیہ جو اپنی دادی کی طرف منسوب ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے یہ ان لوگون مین ہین جنھون نے بصرہ کی سکونت اختیار کی تھی انسے بشیر بن نہیک نے اور جری بن کلیب نے اور لیلی نے جو بشیر کی بی بی تھین اور انکے علاوہ اور لوگون نے روایت کی ہے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی صحیح حدیثین روایت کی ہین یہ قبیلۂ ربیعہ کے مہاجرین مین ہین۔ انسے ابو المثنی عبدی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بیعت کے لیئے گیا آپنے مجھسے فرمایا کہ کیا تم اس بات کی شہادت دوگے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور اسکی کہ محمد اسکا بندہ اور رسول ہے اور رمضان کے روزے رکھوگے اور حج بیت اللہ کروگے اور زکوۃ ادا کروگے اور خدا کی راہ مین جہاد کروگے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ زکوۃ کی بابت تو یہ گزارش ہے کہ میرے پاس صرف دس اونٹ ہین وہی میرے گھر والون کا سامان اور انکی سواری ہین باقی رہا جہاد تو لوگ یہ کہتے ہین کہ جو شخص جہاد سے فرار کرتا ہے اسپر اللہ عزوجل کا غضب نازل ہوتا ہے مین ڈرتا ہون کہ شاید لڑائی کیوقت مین نامردی کر جاؤن اور موت کے خوف سے بھاگ جاؤن تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور اسے حرکت دی اور فرمایا کہ نہ صدقہ دوگے نہ جہاد کروگے پھر کس طرح جنت مین داخل ہوگے چنانچہ آنحضرت نے ان تمام باتون پر انسے بیعت لی۔ ابو المثنی عبدی کا نام مونر بن غفارہ ہے۔ اور خصاصیہ منسوب ہے طرف خصاصہ کے خصاصہ کا نام الارہ تھا بروزن غلافہ وہ بیٹے ہین عمرو بن کعب

ابن عظریف اصغر کے عظریف اصغر کا نام حارث بن عبد اللہ بن عظریف اکبر تھا عظریف اکبر کا نام عامر بن بکر بن یشکر بن بشر بن صعب بن دہمان بن نصر تھا قبیلۂ ازد سے اِنکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **بشیر** (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ انکو بشر کہتے ہین کنیت انکی ابو خلیفہ ہو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کے بارے مین ایک حدیث روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ بشر کے نام مین ہوچکا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **بشیر** (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو رافع ہو۔ انصاری سلمی ہین۔ بعض لوگ انکا نام بشر کہتے ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے یہان مختصر لکھا ہو اور کہا ہو کہ انکا صحابی ہونا ثابت ہو۔ انسے اِنکے بیٹے رافع نے روایت کی ہو۔ انکے نام مین اختلاف ہو انکا تذکرہ ابو نعیم نے بھی لکھا ہو اور انھون نے اِنکے بیٹے کی روایت بواسطہ انکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہو کہ آپنے فرمایا (قریب قیامت کے) ایک آگ ظاہر ہوگی الی آخر الحدیث انکا تذکرہ ابو موسی نے بھی لکھا ہو اور کہا ہو کہ ابو زکریا نے اپنے دادا ابو عبد اللہ بن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا تذکرہ لکھا ہو۔ ابو موسی نے کہا ہو کہ ابو عبد اللہ نے انکا تذکرہ بشر اور بشیر کے بیان مین لکھا ہو ابو موسی نے یہ صحیح لکھا ہو بیشک ابن مندہ نے انکا تذکرہ دونون جگہ لکھا ہو ابو موسی نے کہا ہو کہ ابو زکریا نے انکا تذکرہ زیادات مین لکھا ہو کیونکہ انھون نے کہ بشیر سلمی کے نام مین لے زیادہ ہو اور اپنے دادا کو دیکھا کہ انھون نے بشر کے نام مین انکا تذکرہ لکھا ہو پس وہ سمجھے کہ یہ کوئی اور ہین حالانکہ یہ سلمی بفتح سین ولام ہین منسوب طرف بنی سلمہ کے جو انصار مین سے تھے۔ میرا خیال یہ ہو کہ ابو زکریا نے اپنے دادا کی کتاب مین بشر کے بیان مین وہ مضمون دیکھا جس سے انھون نے سمجھا کہ یہ انصاری ہین اور بشیر کے بیان مین دیکھا کہ وہ سلمی ہین اور انھین یہ گمان ہوا کہ یہ بضم سین ہو سلیم بن منصور سے لہذا وہ سمجھے کہ بشیر انصاری کا تذکرہ انکے دادا سے رہگیا واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ بشیر سلمی اور بعض لوگ انکو بشیر بضم با کہتے ہین یہ دارقطنی کا بیان ہو انسے انکے بیٹے نے ایک حدیث روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہو کہ ایک آگ ظاہر ہوگی جس سے مقام بصری مین اونٹون کی گردنین روشن ہو جائینگی (یعنے وہ آگ اتنی بلند ہوگی کہ اونٹون کی گردنون تک اسکی روشنی پہونچے گی) وہ آگ سست رفتار اونٹ کی طرح چلے گی دن بھر چلے گی اور رات کو قیام کریگی۔

(سیدنا) **بشیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی زید نام انکا ثابت بن زید ہو۔ ابو زید اُن چھ آدمیون مین تھے جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین قرآن جمع کیا تھا۔ جنگ حرہ مین شہید ہوے یہ ابن مندہ نے محمد بن سعد سے نقل کیا ہو۔ انکا یہ کہنا کہ جنگ حرہ مین شہید ہوے

وہم اور تصحیف ہو وہ جنگ جسر مین شہید ہوے جس دن ابو عبیدہ ثقفی عراق مین شہید ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ تھا وہ دن قس ناطف کا تھا۔ انھون نے جسر کو حرہ لکھدیا واللہ اعلم ابو عمر اور کلبی نے بھی انکا ذکر لکھا ہو مگر انھون نے لکھا ہو کہ ابو زید کا نام قیس بن سکن ہو انھون نے قرآن جمع کیا تھا۔ لوگ ابو زید کے نام مین بہت اختلاف کرتے ہین جو ابو زید کے بیان مین آئیگا ابو عمر نے بشیر بن زید انصاری کا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ کلبی نے بیان کیا ہو کہ انکے والد ابو زید احد کے دن شہید ہوے اور بشیر بن ابی زید اور انکے بھائی وداعہ بن ابی زید صفین مین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے پس مین نہین جانتا کہ آیا یہ وہی ابو زید ہین جنکا تذکرہ یہان ہوا یا کوئی اور ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) بشیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن ثعلبہ بن خلاس بن زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج۔ کنیت انکی ابو النعمان انکے بیٹے کا نام نعمان بن بشیر تھا بیعت عقبہ ثانیہ اور جنگ بدر و احد اور تمام غزوات مین جو اسکے بعد ہوے شریک تھے۔ بعض لوگون کا بیان ہو کہ سقیفہ[1] مین حضرت ابوبکر صدیق سے انصار مین سب پہلے انھین نے بیعت کی اور عین التمر کے دن خالد بن ولید کے ہمراہ جنگ یمامہ سے لوٹتے ہوے سلہ ہجری مین شہید ہوے۔ اِنسے اِنکے بیٹے نعمان اور جابر بن عبد اللہ نے روایت کی ہو اور مرسلاً[2] عروہ نے اور شعبی نے بھی انسے روایت کی ہو کیونکہ عروہ نے اور شعبی نے انھین دیکھا نہین۔ اور محمد بن اسحاق نے زہری سے انھون نے حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے اُنھون نے نعمان بن بشیر سے اُنھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اپنے ایک بیٹے کو لیکر گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مینے اپنے اِس بیٹے کو ایک غلام دیا ہو اور مین چاہتا ہون کہ آپ اِسپر گواہ ہو جائین آپنے فرمایا کیا تمھارے اور بھی کوئی لڑکا ہو انھون نے کہا ہان آپنے فرمایا کیا تم نے اسی قدر سب کو دیا ہو انھون نے کہا نہین آپنے فرمایا مین اِس بات پر شہادت ندونگا۔ زہری سے بھی اِسی قسم کی روایت منقول ہو اور انھون نے نعمان سے روایت کی ہو کہ انکے والد بشیر بن سعد اپنے بیٹے نعمان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کے گئے پس زہری نے اِس حدیث کو نعمان کے مسند مین داخل کیا ہو۔

(سیدنا) بشیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن نعمان بن اُکال۔ احد اور خندق مین اور تمام مشاہد مین اپنے والد کے ہمراہ شریک ہوے اسکو عدوی نے ابن قداح سے نقل کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے لکھا ہو۔

---

[1] سقیفہ کہتے ہین سائبان کو قبیلۂ بنی ساعدہ مین ایک چبوترہ پر سائبان تھا وہین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا مشورہ ہوا تھا ۱۲

[2] مرسل اُس روایت کو کہتے ہین جس مین تابعی صحابی کا ذکر نہ کرے ۱۲

(سیدنا) بشیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ انصاری۔ حارث بن خزرج کی اولاد سے ہین یہ زہری کا بیان ہے بعض لوگ انکا نام بشر کہتے ہین ۔ انکا تذکرہ اوپر ہوچکا ہے جنگ یمامہ مین شہید ہوئے۔ محمد بن سعد کہتے ہین کہ انصار مین انکے نسب کا پتہ نہین ملتا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) بشیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدالمنذر کنیت انکی ابولبابہ انصاری ہین اوسی ہین بعد اسکے بنی عمرو بن عوف سے ہوئے پھر بنی امیہ بن زید مین سے ہوئے انکا پورا نسب کسی نے نہین بیان کیا یہ بشیر بیٹے ہین عبدالمنذر بن زبیر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس بعض لوگ کہتے ہین انکا نام رفاعہ تھا مگر یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہین کنیت کے بیان مین انشاء اللہ انکا ذکر ہوگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر مین شریک ہونیکی غرض سے گئے تھے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روحا سے انھین واپس کردیا اور مدینہ پر انھین خلیفہ بنایا اور انکے لیے مال غنیمت کا حصہ اور ثواب آپنے اسی قدر مقرر فرمایا جو شریک بدر کا تھا۔ ہمین ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ بن عساکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوالقاسم علی بن محمد بن ابی العلا مصیصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد عبدالرحمن بن عثمان بن ابی النصر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حماد طہرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سہل بن عبدالرحمن یعنے ابوالہیثم رازی نے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی ادیس مدینی سے انھون نے عبدالرحمن بن حرملہ سے انھون نے سعید بن مسیب سے اُنھون نے ابولبابہ سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن پانی برسنے کی دعا مانگی تو ابولبابہ نے عرض کیا کہ چھوہارے ابھی کھلیان مین ہین (پانی برسے گا تو وہ خراب ہوجاینگے) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ التفات نہین کیا اور) فرمایا اے اللہ پانی برسادے پھر ابولبابہ نے عرض کیا کہ چھوہارے ابھی کھلیان مین ہین اُسوقت آسمان پر ابر بالکل نہ تھا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی فرمایا کہ اے اللہ پانی برسادے اور تیسری بار فرمایا کہ اے اللہ پانی برسا یہانتک کہ ابولبابہ برہنہ کھڑا ہو اور اپنی ازار سے اپنے کھلیان کے سوراخ بند کرے راوی کہتا ہے کہ آسمان پر ابر آگیا اور سخت زور کا مینہ برسنا شروع ہوا اُسی حال مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جمعہ پڑھائی (جب پانی کسی طرح بند نہوا) تو انصار ابولبابہ کے پاس گئے اور انسے کہا کہ اے ابولبابہ یہ پانی موقوف نہوگا جب تک کہ تم برہنہ ہوکر اپنے ازار سے اپنے کھلیان کے سوراخ نہ بند کروگے جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماچکے ہین پس ابولبابہ برہنہ کھڑے ہوئے انھون نے اپنے ازار سے اپنے کھلیان کے سوراخ بند کیے۔ راوی کہتا ہے کہ فوراً مینہ موقوف ہوگیا۔ ابولبابہ کی وفات حضرت عثمان

ف ۱ شہ رسول مقبول صلعم ایسی سلوۃ سے صدیق کہلایا [illegible] آپکی زبان مبارک سے نکلتی تھی [illegible] فرمائی تھی اللہ نے اسے سچ کردیا ۱۲

ابن عفان رضی اللہ عنہ سے پہلے ہوئی باقی حالات انکے انشاء اللہ تعالیٰ انکی کنیت مین آئینگے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) **بشیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن عُرفُطہ بن خشخاش جہنی فتح مکہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے بعض لوگ کہتے ہین انکا نام بشر ہے انکا حال بشر کے نام مین گذر چکا ہے انھون نے فتح مکہ کے متعلق کچھ شعر بھی کہے تھے انھین کا ایک شعر یہ ہے - ؎

ونحن غداۃ الفتح محمد　　　طلعنا امام الناس الفا مقدما

انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) **بشیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ - عقبہ کی کنیت ابو مسعود ہے وہ بیٹے ہین عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بن خدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج کے انصاری ہین خزرجی ہین حارثی ہین انھون نے بچپن مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا یہ اور انکے والد دونون صحابی ہین - ابو بکر ابن حزم نے روایت کی ہے کہ عروہ بن زبیر عمر بن عبد العزیز سے بیان کرتے تھے جبکہ وہ امیر المومنین تھے کہ مجھسے ابو مسعود نے یا بشیر ابن ابی مسعود نے کہ دونون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے بیان کیا کہ جبریل زوال آفتاب کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور کہا کہ اے محمد ظہر کی نماز پڑھو چنانچہ حضرت نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی پھر انھون نے اوقات کے تعین کی کیفیت بیان کی - اور ابو معاویہ نے مسعر سے انھون نے ثابت سے انھون نے عبید اللہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ مینے بشیر بن ابی مسعود انصاری کو جو صحابی تھے دیکھا ہے - یہ بشیر جنگ صفین مین علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے -

(سیدنا) **بشیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن عقربہ جہنی - بعض لوگ انھین کنانی کہتے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام بشر ہے - کنیت انکی ابو الیمان ہے - ابو عمر نے کہا ہے کہ بشیر زیادہ مشہور ہے - فلسطین مین جا کے رہے تھے انکے والد عقربہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپکے کسی جہاد مین شہید ہوے عبد اللہ بن عوف کنانی نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین یزید بن عبد الملک کے پاس موجود تھا جب اسنے عمرو بن سعید بن عاص کو قتل کرنے کے بعد بشیر بن عقربہ سے کہا کہ اے ابو الیمان مجھے اسوقت تمھارے کلام کی ضرورت ہے لہذا تم کھڑے ہو جاؤ اور کچھ کلام کرو انھون نے کہا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ جو شخص لوگون کے دکھانے سنانے کو خطبہ پڑھے اللہ اسکے ساتھ بھی دکھانے سنانیکا معاملہ کریگا -

۱؎ ترجمہ ہم فتح مکہ کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ہم سب لوگون کے آگے آگے رہتے تھے ۱۲ ۲؎ عمرو بن سعد کو چونکہ اسنے قتل کیا تھا اس سبب سے لوگون مین سخت شورش تھی اسکے فرو کرنیکے لیے چاہتا تھا کہ حضرت بشیر سے کچھ بیان کرائے مگر واہ ری راستبازی کہ انھون نے صاف انکار کر دیا کہ مین لوگون کے دکھانے سنانے کو خطبہ نہ پڑھونگا ۱۲

مین کہتا ہون کہ ابونعیم نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور یزید بن عبد الملک کا نام لیا ہے حالانکہ یہ واقعہ عبد الملک بن مروان کا ہے کیونکہ اسی نے عمرو بن سعید بن عاص کو قتل کیا تھا پھر دوسری سند سے ابونعیم اور ابوعمر نے انکا نام صحیح لکھا ہے۔ ہمین ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سعید بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میرے والد نے عبد اللہ سے روایت کی وہ کہتے تھے ہمسے حجر بن حارث غسانی نے جو اہل رملہ سے تھے عبد اللہ کنانی سے نقل کر کے بیان کیا وہ عمر بن عبد العزیز کی طرف سے رملہ کے حاکم تھے وہ عبد الملک بن مروان کے پاس موجود تھے جب اسنے بشیر بن عقربہ سے عمرو بن سعید کو قتل کر کے کہا کہ اے ابوالیمان آج مجھے تمھارے کلام کی ضرورت ہے لہذا تم کھڑے ہو کر کچھ کلام کرو انھون نے کہا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص دکھانے سنانے کی غرض سے خطبہ پڑھیگا اللہ اسکے ساتھ بھی دکھانے سنانیکا معاملہ کریگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **بشیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن محصن۔ کنیت انکی ابوعمرہ ہے انصاری ہین۔ انکے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ انکو بشیر کہتے ہین اور بعض لوگ بشر کہتے ہین انکا مفصل حال اس سے پیشتر گذر چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ جنگ صفین مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابوموسی اور ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابوعمرہ والد عبد الرحمن بن ابی عمرہ کے نام مین اختلاف ہے ہم انکا تذکرہ کنیت کے بیان مین انشاء اللہ تعالی لکھینگے۔

(سیدنا) **بشیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ ہجرت کے سال مین پیدا ہوے۔ یہ بشیر کہتے تھے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو مین دس برس کا تھا۔ انسے مروی ہے کہ حجاج کے زمانے مین یہ اپنی قوم کے کھیا تھے ۸۵ ہجری مین انکی وفات ہوئی انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **بشیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن عنبس بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر۔ ظفر کا نام کعب بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس ہے انصاری ہین ظفری ہین احد مین اور خندق مین اور تمام غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے اور جسر ابی عبید کے دن شہید ہوے انکا تذکرہ طبری نے لکھا ہے۔ بشیر بن عنبس فارس حوا کے نام سے مشہور ہین حوا انکے گھوڑے کا نام تھا یہ بشیر قتادہ بن نعمان بن زید کے چچازاد بھائی ہین جنکی آنکھ جنگ احد مین شہید ہو گئی تھی اور اس سبب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین میدان سے واپس کر دیا تھا یہ بشیر رفاعہ بن زید بن عامر کے بھائی ہین جنکے سنہ بنی ابیرق کی زرہ چرائی تھی۔ بعض لوگون نے انکا نام بسیر یاء اور سین مہملہ کے ساتھ بھی لکھا ہے۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ آگے بھی آئیگا۔

(سیدنا) **بشیر** (رضی اللہ عنہ)

غفاری۔ انکا تذکرہ ایک حدیث مین ہی۔ ہمین عمر بن محمد بن طبرزد نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر مخلص نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین یحییٰ ابن محمد بن صاعد نے خبردی وہ کہتے تھے ہم سے سوار بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبد الصمد بن عبد الوارث نے خبردی وہ کہتے تھے ہم سے عبد السلام بن عجلان جہنی نے ابویزید مدینی سے انھون نے ابوہریرہ سے نقل کرکے بیان کیا کہ بشیر غفاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بلاناغہ حاضر ہوا کرتے تھے ایک مرتبہ تین دن تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین نہ پایا تین دن کے بعد وہ آئے تو انھین حضرت نے اس حال مین دیکھا کہ انکے چہرے کا رنگ سرخ تھا آپنے فرمایا کہ تمھارا رنگ کیون سرخ ہی انھون نے عرض کیا کہ مینے ایک اونٹ فلان شخص سے مول لیا وہ اونٹ بہت شریر نکلا مینے اُسکے متعلق کوئی شرط نہ کی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سرکش اونٹ بغیر شرط کیے بھی واپس کیا جاسکتا ہو بعد اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے فرمایا کہ کیا رنگ تمھارا صرف اس کے تلاش مین سرخ ہوگیا انھون نے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا اُسدن تمھارا کیا حال ہوگا جس دن کی مقدار ہزار سال کے برابر ہوگی جسدن لوگ رب العلمین کے سامنے کھڑے ہونگے۔

(سیدنا) **بشیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن فدیک۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف[1] دیکھا ہی اور انکے والد صحابی ہین۔ ابن مندہ نے بشیر بن فدیک کو بشیر حارثی کے علاوہ لکھا ہی جنکا ذکر اوپر ہوا۔ ابونعیم نے بشیر بن فدیک کے تذکرہ مین اوزاعی کی وہ حدیث بھی لکھی ہی جو انھون نے زہری سے اور انھون نے صالح بن بشیر بن فدیک سے روایت کی ہی کہ اُنکے دادا فدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ (مینے ابتک ہجرت نہین کی اور) لوگ کہتے ہین کہ جو شخص ہجرت نکرےگا وہ نجات نہ پائیگا آپنے فرمایا اے فدیک نماز پڑھو اور زکاۃ دو اور بُری باتون سے الگ رہو اور تم اپنی قوم کے ملک مین جہان چاہیے رہو (ہجرت کی کچھ ضرورت نہین) اس حدیث کو اوزاعی نے ایک دوسری سند سے صالح بن بشیر بن فدیک سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا فدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے الخ ابن مندہ اور ابونعیم دونون نے اِنکے تذکرہ مین اس حدیث کو لکھا ہی۔ ابونعیم نے اس حدیث کو لکھکر اتنی بات اور زیادہ لکھی ہی کہ اس حدیث کو عبد اللہ بن عبد الجبار خبائری نے حارث بن عبیدہ سے انھون نے زبیدی سے انھون نے زہری سے انھون نے صالح بن بشیر کعبی سے روایت کیا ہی بشیر کی کنیت ابو ... امام تھی وہ بنی حارث کے ایک شخص تھے نام انکا اکبر تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکا نام بشیر رکھا ابونعیم نے یہان وہ حدیث بھی لکھدی ہی جو عصام نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا آپنے مجھسے پوچھا کہ

[1] یہ بعض لوگون کے مسلک کے موافق ہی جو صحابی کی تعریف مین یہ شرط لگاتے ہین کہ اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بھی کی ہو ... ناکافی سمجھتے ہین ... نبی صلعم کا دیکھ لینا صحابی ہونیکے لیے

تمہارا کیا نام ہی بینے عرض کیا کہ اکبر فرمایا کہ تمہارا نام بشیر ہی یہ حدیث بشیر حارثی کے بیان مین گذر چکی ہو ابونعیم نے عبد اللہ بن عبد الجبار کے کہنے سے دونون کو ایک سمجھ لیا حالانکہ عبد الجبار کے قول مین کوئی دلیل اس امر کی نہین ہو کیونکہ پہلے تو عبد الجبار نے یہ لکھا ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف دیکھا اور انکے والد صحابی ہین پھر آخر مین لکھا ہو کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور حضرت نے انکا نام بدلا پس جو شخص کہتا ہو کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف دیکھا ہو (کوئی روایت آپ سے نہین کی) اسکے قول سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ صغیر السن[سلہ] تھے اور وفد بنکے حضور مین حاضر ہونا انکے کبیر السن ہونے پر دلالت کرتا ہو خصوصاً اس حالت مین کہ بعض احادیث مین اس طرح وارد ہوا ہو کہ مجھے میری قوم نے اپنے اسلام کی خبر حضور نبوی مین پہونچانے کے لیے بھیجا تھا کیونکہ یہ فعل تو اسی شخص کا ہوسکتا ہو جو بالغ ہو اور قوم کا سردار ہو نہ اس شخص کا جو کمسن ہو۔ ابن مندہ نے اِن دونون کو علحدہ علحدہ ذکر کیا ہو جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔ بشیر بن فدیک کے تذکرہ مین کوئی بات ایسی نہین ہو جو انکے صحابی ہونے پر دلالت کرے کیونکہ سب روایتون کا دار مدار صالح بن بشیر پر ہو کوئی راوی کہتا ہو کہ انکے دادا فدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے پس ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ بشیر صرف روایت کرتے ہین نہ یہ کہ وہ خود صحابی ہون۔ امیر ابونصر نے بھی ابن مندہ کی موافقت کی ہو اور ان دونون کو علحدہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ بشیر حارثی کا نام اکبر تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام بشیر رکھا انسے عصام نے روایت کی ہو مگر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ اُنکے والد صحابی ہین۔ بغوی نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہو فقط اور ابو عمر نے بشیر بن فدیک کا ذکر ہی نہین کیا صرف بشیر حارثی کا تذکرہ لکھا ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین انکا حاضر ہونا بیان کیا ہو اور یہ کہ حضرت نے انکا نام بدلا پس وہ اس اشتباہ سے بچ گئے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) بشیر (رضی اللہ عنہ)

ابن معبد۔ کنیت انکی ابوبشر اسلمی ہو اُن صحابہ مین ہین جنھون نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی انکے بیٹے بشر نے بواسطہ انکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو کہ حضرت نے فرمایا جو شخص اس ترکاری یعنے لہسن کو کھائے وہ ہمارے قریب آکے بات نکرے ابوعمر نے کہا ہو کہ یہ محمد بن بشر بن بشیر اسلمی کے دادا ہین انکی اور حدیث بھی ہو وہ یہ ہو انکے بیٹے نے اِنسے روایت کی ہو کہ انکے پاس اشنان[سلہ۲] وضو کرنے کے لیے لایا گیا انھون نے اُسکو اپنے داہنے ہاتھ مین لے لیا۔ بعض گنوارون نے اُنپر اعتراض کیا تو انھون نے کہا کہ ہم ہر اچھی[سلہ۳] چیز کو اپنے داہنے ہاتھ مین لیتے ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

سلہ روایت نکرنے سے یہ ثابت نہین ہوسکتا کہ وہ صغیر السن تھے ممکن ہو کہ روایت نکرنے کے اور کچھ اسباب ہون ۱۲۔

سلہ۲ اشنان ایک قسم کی خوشبودار گھاس ہو ۱۲

سلہ۳ اچھی چیز سے مراد حلال اور پاک چیز ۱۲

(سیدنا) بشیر (رضی اللہ عنہ)

ابن نہاس عبدی - ابوموسی نے کہا ہو کہ انکا تذکرہ عبدان نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ صحابی ہین - انکی حدیث ابوعتاب قرشی نے یحیی بن عبد اللہ سے انھون نے بشیر بن نہاس عبدی سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ کسی شخص کو ذلیل کرنا چاہتا ہو تو اُسے علم سے محروم کر دیتا ہو - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) بشیر (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید ضبعی - انھون نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا - انکا شمار اہل بصرہ مین ہو - ابوعمر نے لکھا ہو کہ خلیفہ بن خیاط نے ایک مرتبہ انکا نام یزید بن بشیر بتایا تھا مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہو - انسے ابوالاشہب ضبعی نے روایت کی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قار کے دن فرمایا آج عرب نے عجم سے انتقام لے لیا - انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو -

(سیدنا) بُشَیر (رضی اللہ عنہ)

یہ بشیر ثقفی ہین - یہ ابن ماکولا کا قول ہو - انکا صحابی ہونا اور روایت کرنا ثابت ہو - انسے حفصہ بنت سیرین نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ مینے زمانہ جاہلیت مین یہ منت مانی تھی کہ اونٹ کا گوشت نہ کھاؤنگا اور شراب نہ پیونگا - تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹ کا گوشت تو کھاؤ ہان شراب البتہ نہ پیو - انکے نام مین لوگون کا اختلاف ہو بعض لوگ بُشیر کہتے ہین بضم با اور بعض لوگ بجیر کہتے ہین بضم با و جیم جیسا کہ گذر چکا -

(سیدنا) بُشیر (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابورافع سلمی ہو - انسے انکے بیٹے رافع نے روایت کی ہو کہ ایک آگ (مقام) حبس سیل سے نکلے گی الخ بعض لوگ کہتے ہین انکا نام بشیر بفتح با ہو اور بعض لوگ بشر بکسر با و سکون شین کہتے ہین اور بعض لوگ بُسر بضم با و سکون سین مہملہ کہتے ہین یہ سب اختلافات اوپر گذر چکے ہین - انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو -

(سیدنا) بُشیر (رضی اللہ عنہ)

عدوی - بالضم - یہ بشیر بیٹے ہین کعب کے - کنیت انکی ابوایوب عدوی بصری - ابوموسی نے لکھا ہو کہ عبدان نے بیان کیا کہ ہم نے انکو صحابہ مین اس وجہ سے بیان کیا کہ ہمارے بعض مشائخ اور اساتذہ نے انکا ذکر کیا ہو مگر ہمین انکا صحابی ہونا معلوم نہین یہ ایک شخص ہین جنھون نے کتابین پڑھی ہین - طاوس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہو کہ انھون نے بشیر بن کعب عدوی سے کہا کہ فلان فلان حدیث پھر پڑھو چنانچہ انھون نے پھر پڑھین پھر حضرت ابن عباس نے کہا کہ اچھا فلان فلان حدیثین پھر پڑھو چنانچہ انھون نے وہ بھی پڑھ دین اور کہا کہ خدا کی قسم مجھے یہ نہ معلوم ہوا کہ آپنے میری سب حدیثون کو برا سمجھا اور اسکو اچھا

جاتا یا اُسکو بُرا سمجھا اور اوروں کو اچھا جانا حضرت ابن عباس نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں روایت کیا کرتے تھے جب آپ پر جھوٹ نہ جوڑا جاتا تھا مگر جب لوگوں نے ہر قسم کی حدیثیں بنانا شروع کین تو ہمنے حدیث بیان کرنا چھوڑ دی[۵۱] - ابن مندہ نے کہا ہے کہ طلق ابن حبیب نے بشیر بن کعب سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا دو نوجوان لڑکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آلئے اور انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہم اِس حالت میں عمل[۵۲] کرتے ہین کہ قلم خشک ہو چکے اور احکام جاری ہو گئے یا اِس حالت مین کہ جدید باتین ہو رہی ہین آپنے فرمایا نہین اِسی حال مین کہ قلم خشک ہو چکے اور احکام جاری ہو گئے - اُن دونون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ پھر عمل کا کیا نتیجہ حضرت نے فرمایا کہ ہر شخص کو اُسکے عمل کی توفیق ملتی ہے تو اُن لوگون نے عرض کیا کہ ہان اب ہم کوشش کرینگے - ابو موسی کہتے ہین کہ یہ دونون حدیثین اس بات کا وہم دلاتی ہین کہ بشیر صحابی ہین حالانکہ یہ صحابی نہین ہین -

مین کہتا ہون کہ انکے صحابی نہونے مین شک نہین یہ صرف حضرت ابوذر و ابو الدردا و ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہین انسے طلق اور عبداللہ بن بریدہ اور علا ابن زیاد روایت کرتے ہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے -

[۵۱] حضرت بشیر عدوی کو حدیثین بہت یاد تھین اور وہ حدیث کی روایت زیادہ کرتے تھے اسلئے انکی کثرت روایت ظاہر کرنے کے لیے پہلے حضرت ابن عباس نے اُنسے حدیثین پڑھوائین بعد اُسکے بخیال احتیاط اپنے کم روایت کرنیکا حال انسے بیان کیا تاکہ وہ بھی متنبہ ہو جائین اور حدیث کی روایت مین احتیاط کرین ۱۲ [۵۲] یہ دونون نوجوان دراصل مسئلہ جبر و قدر کے شبہ مین گرفتار تھے کہ اگر سب کچھ مقدر ہو چکا ہے تو پھر عمل کا کیا نتیجہ جو کچھ مقدر ہو چکا ہے وہ ضرور ہوگا خواہ کیسے ہی عمل کیون نکرین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا شبہ اس طرح دفع فرمایا کہ عمل بھی مقدر ہو چکا ہے - قلم کے خشک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ احکام لکھ گئے اور قلم رکھدیا گیا کہ اسکی سیاہی خشک ہو گئی - مسئلہ جبر و قدر کے متعلق ہماری شریعت مقدسہ کا یہ فیصلہ ہے کہ بندے کسی کام کے کرنے پر خدا کی طرف سے نہ مجبور ہین ورنہ ثواب و عذاب عبث ہوگا اور نہ کامل خود مختار ہین ورنہ حق تعالی کا فاعل حقیقی اور حاکم علی الاطلاق ہونا باطل ہوگا معاذ اللہ منہا بلکہ ہر بندہ کچھ مجبور اور کچھ مختار ہے یہ مسئلہ چونکہ عوام بلکہ متوسطین کی فہم مین نہین آسکتا اسلیے ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہ شفقت اپنی امت کو اس مسئلے مین بحث کرنے سے منع فرمایا ہے ۱۲

تمّت

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اُسُدُ الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی قدس سرہ

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

نام کتاب ——— اُسد الغابہ فی معرفتہ الصحابہ

نام مولف ——— علامہ ابن اثیر جزری قدس سرہ (م ۶۳۰ھ)

ترجمہ ——— مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی

موضوع ——— سوانح و اذکار صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نقش اول ——— ۱۴؍ رجب المرجب ۱۳۲۳ھ

نقش ثانی ——— صفر المظفر ۱۴۰۷ھ

تذکرۂ صحابہ ——— چھ سو تریسٹھ

ناشر ——— مکتبہ نبویہ ۔ گنج بخش روڈ ۔ لاہور

طابع ——— کمیائن پرنٹرز ۔ لاہور

قیمت جلد اول دوم ——— ۹۶/- روپے

فہرست ترجمۂ اُسد الغابہ جلد دوم

ترجمۂ اُسد الغابہ جلد دوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب الباء والصاد والعین والغین

(سیدنا) بصرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بصرہ غفاری - یہ اور انکے والد دونون صحابی ہین - اِنکے والد کے نام مین اختلاف ہے - ان دونون کا شمار اُن صحابیہ
ہے جو مصر مین جا کے رہے تھے - ہمین مکی بن ریان بن شبہ نحوی مقری نے اپنی سند سے انھون نے یحیی بن یحیی سے انھون نے
امام مالک بن انس سے انھون نے یزید بن ہاد سے انھون نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انھون نے ابوسلمہ
سے انھون نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مین کوہ طور گیا (وہان سے لوٹتے ہوے) بصرہ
بن ابی بصرہ غفاری سے ملاقات ہوئی انھون نے پوچھا کہ کہان سے آرہے ہو مینے کہا کوہ طور سے انھون نے کہا اگر مجھسے
تمسے قبل اسکے کہ تم کوہ طور جاتے ملاقات ہوگئی ہوتی تو تم ہرگز نہ جاتے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے
تھے سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدون کی طرف مسجد حرام (یعنے کعبہ) اور میری مسجد اور مسجد بیت المقدس - ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ حدیث
بصرہ بن ابی بصرہ سے اِس طرح سوا موطا کے اور کسی کتاب مین نہین ہے - اور یحیی بن ابی کثیر نے ابوسلمہ سے انھون نے
ابوہریرہ سے انھون نے ابو بصرہ سے روایت کیا ہے - اور سعید بن مسیب نے اور سعید بن ابی سعید نے بھی اس حدیث
کو ابوہریرہ سے اسی طرح روایت کیا ہے ان دونون نے کہا ہے کہ یہ حدیث ابو بصرہ سے مروی ہے (نہ بصرہ بن ابی بصرہ سے)
اور میرا خیال ہے کہ یہ وہم یزید بن ہاد سے ہوا ہے (جو اس سند کا ایک راوی ہے) واللہ اعلم -
مین کہتا ہون ابو عمر کا یہ کہنا کہ یہ حدیث اس طرح سوا موطا کے اور کہین نہین ہے خود انھین کا وہم ہے - کیونکہ اس حدیث کو واقدی
نے عبد اللہ بن جعفر سے انھون نے ابن ہاد سے امام مالک کی طرح بصرہ بن ابی بصرہ سے روایت کیا ہے پس اس سے معلوم ہوا

کہ وہم یا تو ابن ہاد سے ہوا یا محمد بن ابراہیم سے ہوا کیونکہ ابوسلمہ سے تو محمد کے علاوہ اور لوگون نے بھی روایت کیا ہے اور انھون نے بھی یہی کہا ہے کہ یہ حدیث ابی بصرہ سے مروی ہے۔ واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **بصرہ** (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ کہتے ہین انکا نام بُسرہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہین نضلہ۔ انصاری۔ اِنسے سعید بن مسیب نے روایت کی ہے کہ انھون نے ایک کنواری عورت سے نکاح کیا جب اُس سے خلوت کی تو اُسے حاملہ پایا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن دونون کے درمیان مین تفریق کردی اور فرمایا کہ جب اُسے وضع حمل ہو تو اُسپر حد جاری کرو اور اُنسے آپنے مہر بھی دلوایا بعوض اسکے کہ بصرہ نے اُس سے استمتاع کیا تھا۔ ہم بُسرہ کے بیان مین اِس حدیث کو ذکر کر آئے ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **بعجہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن زید جذامی۔ اِنسے ظبیہ بنت عمرو بن حزابہ نے بہیسہ سے جو انھین کی لونڈی تھین روایت کی ہے وہ کہتی تھین کہ رفاعہ اور بعجہ جو دونون بیٹے زید کے تھے اور حبان اور انیف جو دونون بیٹے ملہ کے تھے بارہ آدمیون کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے جب وہان سے لوٹ کے آئے تو ہم لوگون نے پوچھا کہ تمھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ذبح کے متعلق) کیا حکم دیا ہے ان لوگون نے عرض کیا ہمین اِس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم بکری کو اسکے بائین پہلو پر لٹائین پھر قبلہ رو ہو کر اسکو ذبح کرین اور (ذبح کے وقت) اللہ بزرگ کا نام لین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **بعجہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ جذامی۔ بعض لوگ انکو جہنی کہتے ہین۔ ابوموسی نے کہا ہے کہ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہے اور اپنی اسناد سے ابواسحاق سے انھون نے ابواسماعیل سے انھون نے اسامہ بن زید سے انھون نے بعجہ جہنی سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا لوگون پر ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ اس زمانے مین سب سے بہتر وہ شخص ہوگا جو اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے رہے اور جب لڑائی کی خبر سنے تو گھوڑے پر سوار ہو جائے اور موت پر آمادہ ہو جائے یا وہ شخص جو اپنا کچھ مال لیکر کسی درے مین چلا جائے اور نماز پڑھے اور زکوۃ دیتا رہے یہانتک کہ اسکو موت آجائے۔

عبدان نے کہا ہے کہ ہمین اِن بعجہ کے متعلق کچھ معلوم نہین کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ سے روایت کی یا نہین ہان انکے والد عبداللہ بن بدر کا صحابی ہونا البتہ ہمین معلوم ہے۔ بعجہ اپنے والد سے اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہین مگر ہم نے انکا تذکرہ صرف اپنے بعض اصحاب کے موافق لکھدیا۔

مین کہتا ہون کہ عبدان نے جو انکو لکھا ہے کہ صحابی نہین ہین یہ صحیح ہے۔ اور اس قسم کے مراسیل مین نہین جانتا کہ انکے صحابی ہونیکو

کس طرح ثابت کرسکینگے یہ حدیث جو انھون نے ذکر کی یہ بھی مرسل ہو- ہمین ابوبکر محمد بن رمضان بن عثمان تبریزی نے خبر دی وہ
کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین استاذ ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن قشیری نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمین علی بن احمد بن عبدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عبید بصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد العزیز بن
معاویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قعنبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد العزیز بن ابی حازم نے اپنے والد سے انھون نے
بعجہ بن عبد اللہ بن بدر جہنی سے انھون نے ابوہریرہ سے نقل کر کے خبر دی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سب سے بہتر وہ شخص ہو جو اپنے گھوڑے کی باگ اللہ کی راہ مین (جہاد کرنے کے لیے) ہاتھ مین لیے رہے جہان کسی جنگ کی خبر
سُنے فوراً اپنے گھوڑے پر سوار ہو کے اُدھر چلدے- اس حدیث کو مسلم نے یحیی بن یحیی سے انھون نے عبد العزیز بن ابی حازم
سے روایت کیا ہو- اس سے معلوم ہوا کہ وہ حدیث جو عبدان نے ذکر کی مرسل ہو اس سے بعجہ کا صحابی ہونا ثابت نہین ہو سکتا
واللہ اعلم- انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو-

(سیدنا) بغیض (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیب بن مروان بن عامر بن ضباری بن حجبہ بن کابیہ بن حرقوص بن مازن بن مالک بن عمرو بن تمیم- نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے گئے تھے حضرت نے انکا نام پوچھا اُنھون نے عرض کیا کہ بغیض آپ نے فرمایا نہین تم حبیب ہو
چنانچہ حبیب کے نام سے مشہور ہوے- انکا تذکرہ ہشام کلبی نے لکھا ہو-

باب الباء والکاف

(سیدنا) بکر (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ ضمری- عمرو بن امیہ بن خویلد بن عبد اللہ بن ایاس بن عبد بن یاسر بن کعب بن حدی بن ضمرہ کنانی ضمری- انکا شمار
اہل حجاز مین ہو- انکی حدیث صرف محمد بن اسحاق نے لکھی ہو- ہمین عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمین نقیب طراد بن محمد نے اگر سماعاً نہین تو اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین
ابو علی بن صفوان بردعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین فضل بن غانم
خزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن اسحاق نے حسن بن فضل بن حسن بن عمرو بن امیہ سے انھون نے اپنے والد سے
انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے چچا بکر بن امیہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ شروع زمانہ اسلام مین
بلاد بنی ضمرہ مین ایک ہمارا پڑوسی تھا وہ قبیلہ جہینہ کا تھا ہم اُسوقت مشرک تھے ایک ہمارا دشمن تھا نہایت خبیث جسے ہم لیحہ

چھوڑ آئے تھے اُسکا نام دیشہ تھا وہ ہمیشہ ہمارے اِس جہنی پر وسی پر زیادتی کیا کرتا تھا اُسکے اونٹ اور اونٹنیاں پکڑ لیجاتا تھا وہ جہنی ہمارے پاس شکایت لیکے آیا کرتا اور ہم یہ جواب دیتے کہ خدا کی قسم ہمیں کوئی تدبیر معلوم نہیں ہوتی کہ ہم اُسے قتل کردیں خدا اُسے قتل کردے یہانتک کہ ایک مرتبہ دیشہ نے اُس جہنی پر زیادتی کی اور اسکی ایک نہایت عمدہ اونٹنی پکڑلے گیا اور اُسے ایک نالہ مین لیجا کر (بے تامل) ذبح کرڈالا اور اُسکا کوہان اور دوسرے عمدہ مقامات کا گوشت کاٹ کرلے گیا باقی وہین چھوڑدیا اس جہنی نے جب اُس اونٹنی کو نہ پایا تو اُسکی تلاش کرنے کے لیے نکلا یہانتک کہ اُسے اُس مقام پر پایا جہان وہ ذبح کی گئی تھی پس وہ جہنی بنی ضمرہ کی مجلس مین آیا اور نہایت رنج کے ساتھ اُسنے یہ اشعار پڑھے ؎

اصادق دیشۃ بال ضمرہ — ان لیس سد علیہ قدرہ — ما ان یزال شارفا و بکرہ — لیطعن منہا فی سواد الثغرہ

بصارم ذی رونق او شفرہ — اللھم ان کان معدا فجرہ — فاجعل امام العین منہ قمرہ — تاکلہ حتی یوافی الحفرہ

راوی کہتا ہے کہ اللہ نے دیشہ کے دونوں آنکھوں کے سامنے دونوں گوشہ چشم مین جہان کے لیے اُس جہنی نے دعا مانگی تھی ایک ایک دانہ بیری کے برابر پیدا کردیا ہم موسم حج مین گئے تھے حج سے لوٹے تو دیکھا کہ دیشہ کے آکلہ ہوگئی ہے جسنے اُسکے تمام سر کو کھالیا ہے جب ہم لوٹ کے آگئے تو وہ مرگیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) بکر (رضی اللہ عنہ)

ابن جبلہ کلبی۔ انکا نام عبد عمرو بن جبلہ بن وائل بن قیس بن بکر بن عامر تھا عامر کا مشہور نام جلاح بن عوف ابن بکر بن عوف ابن عذرہ بن زید لات بن فیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے آئے تھے اور آپنے انکا نام بدلدیا تھا۔ انسے مروی ہے کہ انکے پاس ایک بت تھا جسکا نام عتر تھا یہ لوگ اسکی بہت تعظیم کیا کرتے تھے راوی کہتا ہے کہ ایک روز ہم انکے پاس گئے تو ہم نے ایک آواز سنی کہ کوئی شخص عبد عمرو سے کہہ رہا ہے کہ اے بکر بن جبل کیا تم لوگ محمد کو جانتے ہو بعد اسکے بکر کے اسلام کا اُسنے پورا ذکر کیا۔ انھین کی اولاد مین ابرش ہین۔ جنکا نام سعید بن ولید بن عبد عمرو بن جبلہ ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) بکر (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ کنیت انکی ابومیفعہ انصاری۔ حمص مین رہتے تھے عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی نے کہا ہے کہ ابومیفعہ کا نام بکر ہے

؎ کیا دیشہ نے ضمرہ (قبیلہ) کے دلون سے موافقت کرلی ہے + کہ اللہ کو اُسپر قدرت نہین ہے + برابر اُسکے (یعنی میرے) اونٹ اور اونٹنیاں پکڑ لیجاتا ہے + اور انکی گردن مین زخم مارتا ہے + تیز تلوار سے یا چھری سے + اے اللہ اگر معد (یعنی اہل عرب) نے مجھسے خلاف عہد کیا ہے + تو تو اُسکی آنکھون کے سامنے ناسور کردے + تاکہ وہ ناسور اُسے کھاجائے اور دماغ تک پہونچ جائے ۱۲ ؎ آکلہ اُس زخم کو کہتے ہین جو سڑتا چلا جائے اور اسکی وجہ سے جسم گل گل کر فنا ہوتا جائے ۱۲

انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے کیا ہے۔

(سیدنا) **بکر** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ جہنی۔ انکی حدیث حسن بن بشیر بن مالک بن ناقد بن مالک جہنی نے روایت کی ہے انھون نے کہا ہے کہ مجھسے میرے والد نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا کہ انھون نے اپنے والد کو اپنے دادا سے روایت کرتے ہوے سنا کہ وہ کہتے تھے مجھسے بکر بن حارثہ جہنی نے کہا کہ مین ایک لشکر مین تھا جسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مشرکون سے لڑنے کے لیے) بھیجا تھا پس ہمنے مشرکون کے ساتھ جنگ کی پایک مشرک پر مینے حملہ کیا تو اُسنے اپنا اسلام ظاہر کرکے مجھسے بچنا چاہا مگر مینے اُسے قتل کردیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی تو آپ غضبناک ہوے اور مجھے (اپنے پاس سے) دور کردیا پھر اللہ نے آپ پر وحی نازل فرمائی کہ وما کان لمومن ان یقتل مومنا الا خطاء الایہ بکر کہتے تھے کہ پھر آنحضرت علیہ السّلام مجھسے راضی ہوگئے اور مجھے اپنے پاس بلالیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **بکر** (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیب حنفیؓ۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ انکا تذکرہ بکر بن حارثہ جہنی کی حدیث مین آتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام بریر رکھا تھا یہ ابونعیم کا بیان تھا۔ بکر بن حارثہ کا ذکر ہو چکا ہے مگر انکا اسمین کچھ تذکرہ نہین آیا۔ اور ابو موسی نے صرف اسی قدر لکھا ہے کہ بکر بن حبیب حنفی ابونعیم نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ انکا ذکر حدیث مین ہے۔

(سیدنا) **بکر** (رضی اللہ عنہ)

ابن شداخ لیثی۔ بعض لوگ انکو بکیر کہتے ہین۔ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے آپنے عبد الملک بن یعلی لیثی نے روایت کی ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے اور یہ اُسوقت بچے تھے جب بالغ ہوے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ مین ابتک تو آپکے گھر مین جاتا تھا مگر اب مین بالغ ہوگیا ہون (اب نہین جاسکتا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم (انکی اس دیانت سے خوش ہوے اور آپ) نے فرمایا کہ اے اللہ انکی بات کو سچا کر اور ہمیشہ انھین منصور و مظفر رکھ چنانچہ حضرت عمرؓ بن خطاب کی خلافت مین یہ ایک یہودی کو قتل کر آئے حضرت عمرؓ کو یہ بات بہت ناگوار گذری اور آپ منبر پر چڑھ گئے اور فرمایا کہ اللہ اکبر کیا میری حکومت مین اور میری خلافت مین لوگ قتل کیے جاینگے مین اُس شخص کو اللہ کی یاد دلاتا ہون جسکے پاس علم ہو کہ وہ مجھے راے دے (کہ اس معاملہ مین کیا کرنا چاہیے) پس بکر بن شداخ

لہ مومن سے یہ نہین ہوسکتا کہ کسی مومن کو قتل کردے مگر ہان دھوکہ سے ۱۲ ؎ نسبت ہے ایک قبیلہ کی طرف ۱۲ ؎ کہان ہین وہ جو اسلام پر خونریزی کا الزام لگاتے ہین ذرا اس واقعہ کو اور اسکے مثل بیشمار واقعات کو دیکھین کہ ایک کافر کے قتل پر خلیفہ رسول اللہ کی کیا حالت تھی ۱۲

(خود ہی) کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے مین راے دونگا حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ اکبر تو نے خون کا وبال لیا اچھا اب تو ہی اپنے نجات کی سبیل بتا انھون نے کہا ہان (مین بتاتا ہون) فلان شخص جہاد مین گیا ہے اور وہ اپنے اہل وعیال کو میری حفاظت مین دے گیا تھا چنانچہ مین اسکے دروازہ پر گیا تو مینے اُسکے گھر مین اس یہودی کو پایا اور وہ یہ کہہ رہا تھا ؎

واشعث غرة الاسلام منی ۔۔۔ خلوت بعرسہ لیل التمام
ابیت علی ترائبھا و یمسی ۔۔۔ علی قود الاعنة والحزام
کان مجامع الربلات منہا ۔۔۔ فئام ینھضون الی فئام

راوی کہتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے انکے بات کی تصدیق کی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین دعا دی تھی کہ اے اللہ انکی بات کو ہمیشہ سچا رکھ۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے بھی انکا ذکر لکھا ہے مگر ان دونون نے انکا نسب نہین بیان کیا کلبی نے انکا نسب بیان کیا ہے اور انھون نے انکا نام بکیر بتایا ہے اور انکے والد کا نام کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناة بن کنانہ بن خزیمہ کنانی لیثی یہ بڑے سخت شہسوار تھے انھین کی نسبت شماخ نے یہ شعر کہا ہے ؎

وغیبت[2] عن خیل بموقان اسلمت ۔۔۔ بکیر بنی الشداخ فارس اطلال

کلبی نے یہ بھی کہا ہے کہ وہی بکیر ہین جنکا قصہ مذکور رہوا۔ مین سمجھتا ہون کہ حق وہی ہے جو کلبی نے کہا کیونکہ وہ نسب کے عالم ہین انکے نسب مین چونکہ شداخ ہین اسوجہ سے ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو باپ سمجھ لیا حالانکہ وہ قریب کے باپ نہین ہین اور غالباً ابو نعیم نے ابن مندہ کی پیروی کرکے یہ لکھ دیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) **بحر** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن ربیع۔ انصاری۔ انکی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ آپنے فرمایا اپنے بچون کو تیراکی اور تیراندازی سکھاؤ اور مسلمان عورت کا شغل اپنے گھر مین کاتنا کیا عمدہ ہے اور جب تیرے مان باپ (دونون ایک ہی وقت مین) تجھے بلائین تو مان کو جواب[3] دے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **بحر** (رضی اللہ عنہ)

ابن بشر بن جبر انصاری۔ رضی اللہ عنہ۔ بنی جبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس سے ہین

---

[1] اسلام کی پیشانی میری وجہ سے بدنما آلودہ ہوگئی (یعنے مینے اسلام کو ذلیل کیا) مینے اُس (مجاہد) کی بی بی سے ایک شب کی رات مین خلوت کی شب مینے اسکے سینہ پر پوری رات گذاری اور وہ کا شوہر تمام رات جہاد مین گھوڑے کی باگ ڈور تنگ کھینچا رہا ہے مسکی (اسکی) ہوئی رانون کے ہلنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا ایک گروہ دوسرے گروہ کی طرف جھک رہا ہے ۱۲
[2] ترجمہ۔ اور تو اُس لشکر مین نہ تھا جسنے (مقام) موقان مین بکیر بنی شداخ شہسوار کے سامنے سر جھکا دیا ۱۲ [3] ایسی حالت مین جبکہ مان باپ کے حکم مین تعارض ہو علما نے لکھا ہے کہ اگر وہ حکم از قبیل خدمت ہو تو مان کے حکم کو ترجیح ورنہ باپ کے حکم کو۔

بنی عبید اوس کی ایک شاخ ہین۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہے۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہے۔ انسے اسحاق بن سالم نے روایت کی ہے سعید بن ابی مریم نے ابراہیم بن سوید سے انھون نے انیس بن ابی یحیی سے انھون نے اسحاق بن سالم سے جو بنی نوفل بن عدی کے غلام تھے انھون نے بکر سے روایت کی ہے کہ ہین عید الفطر اور عید الاضحی کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عید گاہ جایا کرتا تھا ہم لوگ (وادی) بُطحان کے بیچ مین ہوکے چلتے تھے یہانتک کہ عید گاہ پہونچکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑہتے تھے پھر وادی[۱] بطحان ہی مین سے ہوکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ لوٹتے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے ہم اسکو صرف اسی سند سے جانتے ہین۔ اس حدیث کی روایت کرنے مین سعید ابراہیم سے متفرد ہین مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے کہا ہے کہ انسے اسحاق بن سالم نے اور انیس بن یحیی نے روایت کی ہے حالانکہ ایسا نہین ہے انیس صرف اسحاق سے روایت کرتے ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) بُکیر (رضی اللہ عنہ)

یہ بکیر بیٹے ہین شداد بن عامر بن ملوح بن یعمر شداخ کنانی لیثی کے بکر بن شداخ کے بیان مین انکا ذکر آچکا ہے۔ کلبی نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔

باب الباء واللام

(سیدنا) بلال (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عاصم بن سعید بن قرہ بن خلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہدمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ۔ کنیت انکی ابو عبد الرحمن مُزنی۔ عثمان (بن عمرو) کی اولاد کو مُزینہ کہتے ہین انکی والدہ کی طرف نسبت کرکے جنکا نام مزینہ تھا۔ یہ مدینہ کے رہنے والے ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین مُزینہ کے وفد کے ہمراہ رجب ۵ھ ہجری مین آئے تھے بوڑھون اور بچّون کو انھون نے مدینہ کے باہر ٹھیرا دیا تھا اور خود مدینہ مین آئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین عقیق (نامی وادی) معافی مین دی تھی۔ فتح مکہ کے دن قبیلۂ مزینہ کا جھنڈا انھین کے ہاتھ مین تھا۔ اخیر مین انھون نے بصرہ کی سکونت اختیار کرلی تھی۔ انسے انکے بیٹے حارث نے اور علقمہ بن وقاص نے روایت کی ہے۔ ہمین اسمعیل بن عبید اللہ بن علی مذکرا در ابراہیم بن محمد فقیہ نے اور احمد بن عبید اللہ بن علی نے اپنی اسناد سے محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدہ نے محمد بن عمرو سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے بلال بن حارث

[۱] دوسری حدیثون مین جو اس سے زیادہ صحیح ہین وارد ہوا ہے کہ عیدین کی نماز پڑہنے حضرت جس راستہ سے جاتے تھے اُس راستہ سے لوٹتے نہ تھے۔

مزنی کو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے یہ کہتے ہوے سنا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو آپ فرماتے تھے کہ تم مین سے کوئی شخص کبھی کوئی ایسی بات خدا کی خوشنودی کی کہتا ہو کہ وہ نہین سمجھتا کہ یہ بات کہانتک پہونچیگی مگر اللہ اسکی وجہ اپنی رضامندی قیامت تک اسکے لیے لکھدیتا ہو اور بیشک کوئی شخص تم مین سے کوئی بات خدا کی ناخوشی کی ایسی کہتا ہو کہ وہ نہین سمجھتا کہ یہ بات کہانتک پہونچے گی مگر اللہ اسکی وجہ سے اپنی ناخوشی قیامت تک اسکے لیے لکھدیتا ہو۔ اِس حدیث کو سفیان بن عیینہ نے اور محمد بن فلیح نے اور محمد بن بشیر نے اور ثوری نے اور دراوردی نے اور یزید بن ہارون نے اسی طرح موصول روایت کیا ہو اور محمد بن عجلان نے اور (امام) مالک بن انس نے محمد بن عمرو سے انھون نے محمد بن ابراہیم سے انھون نے علقمہ سے انھون نے بلال سے اسکو روایت کیا ہو۔ اور ابن مبارک نے اس حدیث کو موسیٰ بن عقبہ سے انھون نے علقمہ سے انھون نے بلال سے روایت کیا ہو۔

بلال کی وفات ۶۰ھ ہجری آخر خلافت حضرت معاویہؓ مین بعمر اسی سال ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ مگر ابن مندہ نے کہا ہو کہ انسے انکے دونون بیٹے حارث اور علقمہ روایت کرتے ہین حالانکہ جو علقمہ انسے روایت کرتے ہین وہ (انکے بیٹے نہین ہین) وقاص کے بیٹے ہین واللہ اعلم۔ اور ابن مندہ اور ابونعیم نے انکے نسب مین مُرّہ میم کے ساتھ لکھا ہو حالانکہ وہ قرہ ہو قاف کے ساتھ اسمین بعض راویون کو وہم ہوگیا ہو اور انھون نے حارث بن بلال کو صحابی قرار دیا ہو اسکی بحث انشاء اللہ حارث کے بیان مین ہوگی

(سیدنا) بلال (رضی اللہ عنہ)

ابن حمامہ۔ کعب بن نوفل مزنی سے بلال بن حمامہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے مسکراتے ہوے تشریف لائے عبدالرحمن بن عوف آپکے سامنے کھڑے ہوگئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ کیون مسکراتے ہین فرمایا کہ ایک خوشخبری کے سبب سے جو اللہ عزوجل کی طرف سے میرے چچازاد بھائی اور میری بیٹی کے حق مین میرے پاس آئی ہو۔ اللہ عزوجل نے جب چاہا کہ علی کا نکاح فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کردے تو اللہ نے رضوان کو حکم دیا کہ (درخت) طوبی کو ہلائے چنانچہ اُسنے ہلایا تو اُس سے کچھ لکھے ہوے رقعہ موافق شمار محبین اہل بیت کے گرے پھر اسکے نیچے سے کچھ فرشتے نور کے پیدا ہوے اور ہر ایک نے ایک ایک رقعہ اُٹھالیا اور جب کل قیامت کے دن سب لوگ جمع ہونگے تو فرشتے تمام مخلوق مین گشت لگائینگے جہان کسی محب اہل بیت کو دیکھینگے اُسے ایک رقعہ دیدینگے جسمین آگ سے آزادی لکھی ہوئی ہو پس میرے چچازاد بھائی یعنے علی مرتضی کے نام پر میری امت کے بہت سے مرد اور عورت دوزخ سے آزاد کیے جائینگے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ حدیث غریب ہو سوا اس سند کے اور کسی سند سے مروی نہین ہو۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بلال بن رباح موذن ہین حمامہ انکی والدہ ہین انھین کی طرف انکی نسبت ہو۔

(سیدنا) بلال (رضی اللہ عنہ)

(موذن رسول خدا و عاشق جانِ روے صلی اللہ علیہ وسلم)

ابن رباح - کنیت انکی عبد الکریم اور بعض لوگ کہتے ہین ابو عبد اللہ اور بعض لوگ کہتے ہین ابو عمرو انکی والدہ کا نام حمامہ ہو - مکہ کے مولدین[1] مین سے ہین بنی جمح کے غلام تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ سراۃ کے مولدین مین سے تھے - حضرت ابو بکر صدیق رض کے آزاد کیے ہوے ہین انھون نے پانچ اوقیہ مین انھین مول لیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہین سات اوقیہ مین اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ نو اوقیہ مین اور مول لیکر محض اللہ عز وجل کی خوشنودی کے لیے انکو آزاد کر دیا تھا -

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن اور خزانچی تھے - بدر مین اور تمام مشاہد مین شریک ہوے - اسلام کی طرف سبقت کرنے والون مین تھے اور اُن لوگون مین تھے جنھین اللہ عز وجل کی راہ مین (کفار کی طرف سے) سخت تکلیف دی جاتی تھی اور یہ اُس تکلیف پر صبر کرتے تھے - ابو جہل انھین منہ کے بل دھوپ مین لٹاتا تھا اور چکی کا پاٹ انکے اوپر رکھدیتا تھا یہانتک کہ دھوپ انھین بھون دیتی تھی اور وہ انسے کہتا تھا کہ محمد کے پروردگار کا انکار کردو مگر یہ کہتے تھے کہ **احد احد**۔۔۔

ایک مرتبہ انھین ایسی ہی تکلیف دی جارہی تھی کہ ورقہ بن نوفل[2] کا گذر ہوا تو انھون نے کہا کہ اے بلال احد احد (کہے جاؤ) خدا کی قسم اگر اس حالت مین مرجاؤگے تو ہم تمھاری قبر کو (بارگاہ الٰہی مین) وسیلہ رحمت بنائینگے - بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بنی جمح کے غلام تھے اور امیہ بن خلف انھین تکلیف دیتا تھا اور پے در پے انھین عذاب کرتا تھا پس اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایسا کیا کہ بلال ہی نے بدر مین اسکو قتل کر دیا - سعید بن مسیب بلال کا ذکر کرکے کہتے تھے کہ وہ اپنے دین پر بڑے حریص تھے انھین سخت تکلیفین دی جاتی تھین جب مشرک لوگ انکو اپنے پاس بلاتے تھے تو یہ اللہ اللہ کہتے تھے - سعید بن مسیب کہتے تھے کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملے اور فرمایا کہ اگر ہمارے پاس کچھ ہوتا تو ہم بلال کو مول لے لیتے حضرت ابو بکر رض عباس بن عبد المطلب کے پاس گئے اور انسے کہا کہ بلال کو ہمارے لیے خرید دو چنانچہ عباس گئے اور بلال کی مالکہ سے کہا کہ کیا تم اس غلام کو بیچو گی قبل اسکے کہ اسکی بھلائی جاتی رہے اُسنے کہا کہ اس غلام کو تم کیا کروگے یہ خبیث ہو اور ایسا ہو اور ایسا ہو (غرض اُسنے ٹالدیا) پھر (دوبارہ) عباس اس سے ملے اور اسی قسم کی گفتگو کی غرض انھون نے اس سے بلال کو مول لے لیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجدیا بعض لوگون کا بیان ہو کہ حضرت ابو بکر رض نے انھین اس حال مین مول لیا تھا کہ وہ پتھر کے نیچے دبے ہوے تھے اور انھین تکلیف دی جارہی تھی - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کے اور ابو عبیدہ بن جراح

---

[1] مولدین اُن لوگون کو کہتے ہین جو خالص عرب نہون ۱۲ [2] ورقہ بن نوفل زمانہ جاہلیت مین نصرانی ہوگئے تھے اور انجیل کا ترجمہ سریانی سے عربی مین کیا کرتے تھے اعلیٰ درجہ کے موحد تھے ۱۲-

کے درمیان مین مواخات کرادی تھی۔ بلال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بھر موذن رہے سفر مین بھی حضر مین بھی۔ یہی سب سے پہلے شخص ہین جنھون نے اسلام مین اذان دی۔ ہمین لعیش بن صدقہ بن علی فرابی فقیہ شافعی نے اپنی سند سے احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن معدان بن عیسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حسن بن اعین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زہیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اعمش نے ابراہیم سے انھون نے اسود سے انھون نے حضرت بلال سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے اذان کے آخری الفاظ یہ ہین اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔

پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو انھون نے چاہا کہ ملک شام کی طرف چلے جائین حضرت ابوبکرؓ نے انسے کہا کہ نہین تم میرے پاس رہو انھون نے کہا کہ اگر آپنے مجھے اپنے نفس کے لیے آزاد کیا ہو تو مجھے روک لیجیے اور اگر آپنے مجھے اللہ عز وجل کے لیے آزاد کیا ہو تو مجھے چھوڑ دیجیے کہ مین اللہ عز وجل کی طرف[۱۵] چلا جاؤن حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا اچھا جاؤ یہ شام کی طرف چلے گئے اور وہین رہے یہانتک کہ انکی وفات ہوگئی۔ اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت مین بھی اذان دی ہمین ابو محمد بن ابو القاسم دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے چچا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو طالب بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن جباس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسماعیل بن عبداللہ بن ابی اویس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبدالرحمن بن سعد بن عمار بن سعد موذن نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے عبداللہ بن محمد بن عمار بن سعد نے اور عمار بن حفص بن سعد اور عمر بن حفص عمر بن سعد نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو بلال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ اے خلیفہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ میری امت کے اعمال مین سب سے افضل جہاد فی سبیل اللہ ہو لہذا مینے ارادہ کیا ہو کہ محض اللہ کی خوشنودی کے لیے سرحد پر رہون یہانتک کہ قتل ہو جاؤن حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ اے بلال مین تمھین اللہ کی قسم دلاتا ہون اور اپنے حق و حرمت کا واسطہ دیتا ہون (کہ تم میرے ہی پاس رہو) کیونکہ مین اب بوڑھا ہوا اور میری موت قریب آئی چنانچہ بلال حضرت ابوبکرؓ کے پاس رہگئے یہانتک کہ حضرت ابوبکرؓ کی وفات ہوگئی جب حضرت ابوبکرؓ کی وفات ہوگئی تو بلال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انسے وہی کہا جو حضرت ابوبکرؓ سے کہا تھا حضرت عمرؓ نے بھی نامنظور کیا جس طرح حضرت ابوبکرؓ نے نامنظور کیا تھا مگر بلال نے نہ مانا۔

[۱۵] اللہ کیطرف جانیکا مطلب یہ ہو کہ ایسے مقام پر چلے جائین جہان بالطمینان عبادت کا موقع ملے مدینہ مین سرور عالم صلعم کے مقامات خالی دیکھکر انکو سخت بے چینی رہتی تھی ۱۲

بعض لوگون کا بیان ہے کہ جب اِنسے حضرت عمر نے کہا کہ تم میرے پاس رہو اور انھون نے نہین مانا تو حضرت عمر نے پوچھا کہ تمھین اذان دینے سے کون چیز مانع ہے بلال نے جواب دیا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اذان دی یہانتک کہ آپکی وفات ہوگئی پھر مینے حضرت ابوبکر کے حکم سے اذان دی کیونکہ وہ میرے ولی نعمت تھے یہانتک کہ انکی بھی وفات ہوگئی اور مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سن چکا ہون کہ اے بلال کوئی عبادت جہاد فی سبیل اللہ سے بڑھکر نہین ہے (لہذا اب مین جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہون) چنانچہ بعزم جہاد شام کی طرف چلے گئے۔ جب حضرت عمر (فتح بیت المقدس کے لیے) شام تشریف لے گئے تو انکے کہنے سے وہان ایک مرتبہ حضرت بلال نے اذان دی (راوی کہتا ہے کہ) اُس دن سے زیادہ ہم نے رونے والے نہین دیکھے۔ اِنسے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن مسعود اور عبداللہ بن عمر اور کعب بن عجرہ اور اسامہ بن زید اور جابر اور ابوسعید خدری اور برا بن عازب نے روایت کی ہے (یہ سب صحابی ہین) اور اِنسے مدینہ اور شام کے بڑے بڑے تابعین کی ایک جماعت نے بھی روایت کی ہے۔ حضرت ابو الدرداء نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب جب فتح بیت المقدس کے بعد مقام جابیہ مین گئے تو انسے بلال نے درخواست کی کہ انھین شام مین رہنے دین چنانچہ انھون نے منظور کر لیا بلال نے کہا اور میرے بھائی ابورویحہ کو (بھی اجازت دیدیجیے) جنکے اور میرے درمیان مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مواخات کرادی تھی حضرت عمر نے فرمایا اچھا تمھارے بھائی کو بھی مینے اجازت دی چنانچہ یہ دونون خولان کے ایک محلہ مین فروکش ہوے حضرت بلال نے اِنسے کہا کہ ہم تمھارے پاس نکاح کی درخواست کرنے کو آئے ہین۔ ہم پہلے کافر تھے اب اللہ نے ہمین ہدایت کردی ہم غلام تھے اللہ نے ہمین آزاد کر دیا ہم فقیر تھے اب اللہ نے ہمین مالدار کر دیا پس اگر تم اپنی (لڑکیون کا) نکاح ہمارے ساتھ کردو تو الحمد للہ اور اگر ہماری درخواست نامنظور کرو تو لاحول ولا قوۃ الا باللہ ان لوگون نے انکے ساتھ نکاح کردیا۔ بعد اسکے بلال نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین اے بلال کیا ابھی وہ وقت نہین آیا کہ تم ہماری زیارت کے لیے آؤ صبح کو حضرت بلال نہایت رنج کی حالت مین بیدار ہوے اور مدینہ کی طرف چلدیے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اقدس پر حاضر ہوے اور قبر اطہر پر منہ رکھکر رونے لگے اتنے مین حضرت حسن اور حسین آگئے حضرت بلال نے انکو لپٹا لیا اور انھین پیار کرنے لگے حضرات حسنین نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ آج صبح کی اذان تم دو چنانچہ (یہ اذان دینے کے لیے) مسجد کی چھت پر چڑھے جب انھون نے کہا کہ اللہ اکبر اللہ اکبر تو سارا مدینہ ہل گیا پھر جب انھون نے کہا کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ تو اور زیادہ جنبش ہوئی پھر جب انھون نے کہا اشھد ان محمدا رسول اللہ تو عورتین اپنے پردون سے باہر آگئین اس دن سے زیادہ رونے والے مرد اور رونے والی عورتین کبھی نہین دیکھی گئین۔

ہمین ابوجعفر بن احمد بن علی نے اور اسماعیل بن عبید اللہ بن علی نے اور ابراہیم بن محمد بن مہران نے اپنی سند سے

ابو عیسیٰ ترمذی سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن حریث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین علی بن حسین بن
واقد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے
نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ایک دن صبح کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو بلایا اور فرمایا کہ اے بلال کیا وجہ ہو کہ تم
جنت مین مجھسے آگے رہتے ہو جب کبھی مین جنت مین داخل ہوا تو مینے تمھارے چلنے کی آواز اپنے آگے سنی۔ ہمین عمر بن محمد
بن معمر وغیرہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمین ہبۃ اللہ بن عبدالواحد منشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طالب
محمد بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبداللہ بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو منصور بن سلیمان بن
محمد بن فضل مجلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن ابی عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے سلیمان تیمی سے انھون نے
ابو عثمان نہدی سے نقل کر کے خبر دی کہ بلال نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی وجہ یہ بیان کی کہ آپ آمین مین مجھسے آگے
نہین ہوتے[۲]۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ابو بکر ہمارے سردار تھے اور انھون نے ہمارے
سردار یعنے بلال کو آزاد کیا۔

مجاہد نے بیان کیا ہو کہ سب سے پہلے جن لوگون نے مکہ میں اسلام ظاہر کیا سات آدمی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ابو بکر خباب صہیب عمار بلال سمیہ والدہ عمار۔ پس بلال کو تو خدا کی راہ مین بہت ذلت حاصل ہوئی انکی قوم نے انکی تذلیل کی
انکو پکڑا اور انکی مشکین کس دین اور چھال کی بنی ہوئی ایک رسی انکی گردن مین ڈالی اور اپنے لڑکون کے حوالہ کر دیا لڑکے
انکے ساتھ برا برتاؤ کرتے تھے یہانتک کہ جب تھک جاتے تو انکو چھوڑ دیتے اور باقی لوگون کے حالات انکے تذکرون مین آئینگے
شبابہ نے ایوب بن سیار سے انھون نے محمد بن منکدر سے انھون نے جابر بن عبداللہ سے انھون نے ابو بکر صدیق سے
انھون نے بلال سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے کہ مینے ایک سخت سردی والے دن صبح کی اذان دی پس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپنے مسجد مین کسی کو نہ دیکھا تو آپنے فرمایا کہ اور لوگ کہان ہین مینے عرض کیا کہ سردی کے
سبب سے نہین آئے آپنے فرمایا کہ اے اللہ سردی کو ان لوگون سے دور کر دے پس (فوراً ہی) مینے دیکھا کہ وہ لوگ نماز کے لیے
چلے آرہے ہین۔ اس حدیث کو حمانی وغیرہ نے ایوب سے نقل کیا ہو اور انھون نے ابو بکر کا ذکر نہین کیا۔ محمد بن سعد کاتب واقدی
نے کہا ہو کہ بلال کی وفات ۲۰ھ مین دمشق مین ہوئی اور باب الصغیر مین مدفون ہوے اس وقت عمر انکی ۶۰ سال سے کچھ
اوپر تھی۔ بعض لوگون کا بیان ہو کہ ۱۸ھ یا ۱۷ھ مین انکی وفات ہوئی۔ اور علی بن عبدالرحمن نے بیان کیا ہو کہ حضرت بلال کی

---

[۱] یہ آگے رہنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر انکی فضیلت کو ثابت نہین کر سکتا خدام لوگ اپنے آقا کے آگے بھی چلتے ہین پیچھے بھی چلتے ہین مگر ان آگے رہنا انکے اختصاص و تقرب کی دلیل ہو ۱۲ [۲] یعنی جب آپ آمین کہتے ہین میں بھی آمین کہتا ہون اسکی بہت بڑی فضیلت حدیث مین آئی ہو دوسری صحیح احادیث مین منقول ہوا ہو کہ حضرت بلال نے

وفات حلب مین ہوئی اور باب الاربعین مین مدفون ہوے - حضرت بلال کا رنگ تیز گندمی نحیف الجثہ اور طویل القامۃ تھے رخسارون پر گوشت کم تھا - ابو عمرو نے لکھا ہی کہ ایک انکے بھائی تھے انکا نام خالد تھا اور ایک بہن تھین جنکا نام عفرہ تھا وہ آزاد کی ہوئی عمر بن عبداللہ مولی عفرہ محدث کی تھین حضرت بلال نے کوئی اولاد نہین چھوڑی -

(سیدنا) بلال (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک مُزنی - انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کے ساتھ بنی کنانہ کی طرف بھیجا تھا چنانچہ یہ لوگ گئے اس جنگ مین صرف ایک گھوڑا انکا زخمی ہوگیا تھا - یہ واقعہ ۵ھ ہجری کا ہی - انکا تذکرہ ابو عمر نے اسیطرح مختصر لکھا ہی

(سیدنا) بلال (رضی اللہ عنہ)

ابن یحیی - انکا تذکرہ حسن بن سفیان نے وحدان مین کیا ہی - ہمین محمد بن عمر بن ابی عیسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد یعنے ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عمرو بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مقدمی یعنے محمد بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حبیب بن سلیم نے بلال بن یحیی سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے خبر دی آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالی کی بخشش بندے پر دنیا مین یہ ہی کہ اسکے گناہون کو دنیا مین چھپائے اور سب سے پہلی رسوائی خدا کی طرف سے یہ ہی کہ اُسکے گناہ ظاہر کر دیے جائین ابو نعیم نے کہا ہی کہ مین ان بلال کو عبسی کوفی سمجھتا ہون جو حضرت حذیفہ کے شاگرد تھے صحابی نہین ہین - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) بلال (رضی اللہ عنہ)

یہ انصار مین سے ایک شخص ہین حضرت عمر بن خطاب نے انھین عمان کا حاکم مقرر فرمایا تھا پھر انھین معزول کرکے عمان کی حکومت بھی عثمان بن ابی العاص کو دیدی - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ مجھے انکا نسب معلوم نہین مگر انکا یہ قصہ مشہور ہی -

(سیدنا) بلز (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ کہتے ہین انکا نام برز ہی اور بعض لوگ کہتے ہین رزن ہی اور بعض لوگ کہتے ہین مالک بن قحطم ہی کنیت انکی ابو الحشر دارمی - انکا تذکرہ کنیت مین اور انکے اور نامون مین انشاء اللہ تعالی آئیگا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) بلیل (رضی اللہ عنہ)

ابن بلال بن احیحہ بن جلاح کنیت انکی ابو لیلی - عمران کے بھائی ہین یہ دونون بھائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور

دونون احد مین اور اسکے بعد کے غزوات مین شریک ہوے یہ عدوی کا بیان ہے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے کیا ہے۔

باب الباء والنون والہاء والیاء

(سیدنا) بنّہ (رضی اللہ عنہ)

جُہَنی۔ بعض لوگ انکو بنہ کہتے ہین اور بعض لوگ نبیہ کہتے ہین۔ معاذ بن ہانی اور یحیی بن بکیر نے ابن لہیعہ سے انھون نے ابو الزبیر سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایسے لوگون پر ہوا جو تلوار کو برہنہ کیے ہوے ایک دوسرے کے ہاتھ مین دے رہے تھے آپنے فرمایا کہ کیا مینے تمھین اس سے منع[۱] نہ کیا تھا۔ جو شخص ایسا کرے اُسپر خدا کی لعنت۔ اِس حدیث کو ابن وہب نے ابن لہیعہ سے روایت کیا ہے اور انھون نے نبیہ کہا ہے اور اسی کے مثل ابن معین اور ابن وہب نے بھی کہا ہے جو ابن لہیعہ سے روایت کرنے مین بڑے ثابت قدم ہین اور ابن سکن نے اپنی کتاب مین جو انھون نے صحابہ کے حالات مین لکھی ہے۔ بنّہ بے اور نون مشدد کے ساتھ لکھا ہے اور اسکو انھون نے محمد بن عبد اللہ مقری سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ابن لہیعہ سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اِس اختلاف کو ابو عمر نے ذکر کیا ہے اور انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) بَہز (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ انکو بہزی کہتے ہین۔ یمان بن عدی نے ثبیت سے انھون نے یحیی بن سعید سے انھون نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دانتون کے عرض مین مسواک[۲] ملتے تھے اور پانی چوس کر پیتے تھے اور درمیان مین تین مرتبہ سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہی زیادہ خوش گوار اور پسندیدہ اور باعث صحت ہے۔ اس حدیث کو عباد بن یوسف نے ثبیت سے اور انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کیا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند ٹھیک نہین ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) بہزاد (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو مالک۔ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہے۔ جعفر بن عبد الواحد نے محمد بن یحیی توزی سے انھون نے اپنے والد مسلم بن عبد الرحمن سے انھون نے یوسف بن مالک بن بہزاد سے انھون نے اپنے دادا بہزاد سے روایت کیا ہے کہ انھون نے کہا (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا کہ ابو بکر کے بارے مین میرے

۱؎ اسکے منع کرنے مین یہ حکمت ہوگی کہ برہنہ تلوار ہاتھ مین رکھنے سے بہادرون کو ایک جوش پیدا ہوتا ہے اور اہل عرب مین باہم زمانہ جاہلیت مین سخت عداوت تھی کہین ایسا نہو کہ اس جوش کی حالت مین کسی کو اپنا سابق عداوت یاد آجائے اور فتنہ برپا ہوجائے اسکے علاوہ یون بھی تلوار کا برہنہ رکھنا خلاف عقل ہے کسی کو زخم لگجانے کا اندیشہ ہے ۱۲ ۲؎ دانتون کے طول مین مسواک ملنے سے مسوڑھون کے مضرت کا اندیشہ ہوتا ہے ۱۲

حقوق کی حفاظت کرو کیونکہ جب سے وہ میرے ساتھ ہوے کبھی انھون نے مجھے رنج نہین دیا عبدان نے کہا ہو کہ یہ حدیث صرف انھین لوگون سے معلوم ہوئی جنسے ہم نے روایتین لکھی ہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) **بہلول** (رضی اللہ عنہ)

ابن ذویب - ابو موسی نے کہا ہو کہ بسند غیر متصل ابوہریرہ سے مروی ہو کہ انھون نے کہا معاذ بن جبل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین سخت زار زار روتے ہوے گئے تو انسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے معاذ کیون روتے ہو معاذ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ایک جوان دروازے پر کھڑا ہوا ہو جسکا جسم تر و تازہ اور رنگ چمکدار ہو صاف کپڑے پہنے ہوے ہو خوبصورت ہو وہ اپنی جوانی پر ایسا رو رہا ہو جس طرح مان اپنے بچے کے مرجانے سے روتی ہو وہ آپ کے پاس آنا چاہتا ہو - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے معاذ اُس جوان کو میرے پاس لے آؤ اور اُسے دروازے پر نہ روکو حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہین کہ معاذ نے اُس جوان کو اندر بُلالیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جوان تو کیون رو رہا ہو اُسنے عرض کیا کہ یارسول اللہ مین کیون نہ روؤن مین سخت گنہگار ہون اگر کسی گناہ پر مواخذہ ہوگیا تو مین ہمیشہ کے لیے دوزخ مین پڑجاؤنگا اور مین یہی سمجھتا ہون کہ اللہ تعالی عنقریب مجھسے مواخذہ کریگا راوی نے پوری حدیث ذکر کی وہ کہتا تھا کہ وہ جوان روتا ہوا چلا گیا یہانتک کہ مدینہ کے کسی پہاڑ مین جاکر چھپ گیا اور اُسنے ایک کمل پہنا اور اپنے ہاتھون کو لوہے کی زنجیر سے گردن کے پاس کس لیا اور چلایا کہ اے میرے معبود اے میرے آقا اور میرے مولا یہ بہلول بن ذویب ہو جو زنجیرون مین جکڑا ہوا اپنے گناہون کا اقرار کر رہا ہو - حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہو کہ یہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتا ہوا گیا اور اسی قسم کا قصہ منقول ہو اور اُس شخص کا نام اِس روایت مین نہین ہو - بعض روایتون مین آیا ہو کہ انکا نام ثعلبہ تھا مگر یہ اکثر باتین ثابت نہین ہوئین - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) **بہیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن ہثیم بن عامر - بنی بابی انصاری اوسی حارثی مین سے ہین حارثہ بن حارث کی اولاد سے بیعت عقبہ اور احد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے - اسکو ابو الاسود نے عروہ سے روایت کیا ہو - یہ طبری کا قول ہو اور ابن اسحاق نے انکو اُن لوگون مین ذکر کیا ہو جو بیعت عقبہ مین شریک تھے بعض لوگ کہتے ہین انکا نام نہیر ہو نون کے ساتھ انکا تذکرہ انشاء اللہ وہان بھی آئیگا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) **بجیس** (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمی تمیمی - انھون نے کہا ہو کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ کسی مسلمان کو اپنے بھائی مسلمان کا مال

لینا جائز نہین مگر جو وہ اپنی خوشی سے دیدے - انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **بولی** (رضی اللہ عنہ)

ابوموسی نے کہا ہے کہ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہے اور اپنی اسناد سے خطاب بن محمد بن بولی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرم کھانے کے کھانے سے بچو کیونکہ وہ برکت کو دور کر دیتا ہے تم ٹھنڈا کھانا کھاؤ کیونکہ وہ خوش گوار ہوتا ہے اور اسمین برکت زیادہ ہوتی ہے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **بوذان** (رضی اللہ عنہ)

ابوموسی نے کہا ہے کہ انکا تذکرہ علی بن سعید عسکری نے افراد مین کیا ہے اور ابوبکر بن علی نے بھی انکا ذکر کیا ہے ہمین ابوموسی صفہانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے قاضی ابومحمد عبداللہ بن محمد بن عمر نے جو میرے والد کے چچا تھے مجھے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قاسم بن یزید انجعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین وکیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے ابن جریج سے انھون نے ابن مثنی سے انھون نے بوذان سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی کے سامنے اسکا بھائی مسلمان عذر کرے اور وہ اُسکے عذر کو قبول نکرے اُسپر اسقدر گناہ ہوگا جسقدر عذر نکرنے والے کا گناہ ہوگا - ابوموسی نے ایسا ہی لکھا ہے مگر مشہور نام انکا جوذان ہے جو جیم کی ردیف مین انشاء اللہ آئیگا۔

(سیدنا) **بحیرہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر - انکی حدیث رحال بن منذر عمری نے اپنے والد منذر سے روایت کی ہے کہ انھون نے اپنے والد بحیرہ بن عامر کو یہ کہتے ہوے سنا کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور اسلام لائے اور ہمنے آپ سے درخواست کی کہ نماز عشا ہمسے معاف کر دیجیے کیونکہ ہم اُسوقت اپنے اونٹون کے دودھ دوہنے مین مشغول ہوتے ہین حضرت نے فرمایا کہ انشاء اللہ تم اپنے اونٹون کا دودھ بھی دوہ لوگے اور نماز بھی پڑھ لوگے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوعمر نے انکا تذکرہ بحراۃ کے نام مین کیا ہے اور اس حدیث کو بھی ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) **بحرح** (رضی اللہ عنہ)

ابن اسد طاحی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہین مدینہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چند روز بعد آئے تھے - یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے - اور ابوعمر نے کہا ہے کہ انھون نے مدینہ آنے سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا - زبیر بن خریت نے ابولبید سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا ایک شخص عمان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

لہ گرم کھانے کی ممانعت سے مراد ایسے گرم کھانے کی ممانعت ہے جو تکلیف دے اور بدقت کھایا جائے ۱۲

ہجرت کرکے آئے جنکا نام ہیرج بن اسد تھا جب وہ مدینہ پہونچ گئے تو انھون نے دیکھا کہ حضرت کی وفات ہو چکی ہے گئے
راستہ مین انھین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ملے حضرت عمر نے انسے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہو کہ تم اس شہر کے رہنے
والے نہین ہو انھون نے کہا ہان مین عمان کا ایک شخص ہون پس وہ انکو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے آئے اور
کہا کہ یہ انھی سرزمین کے رہنے والے ہین جسکا ذکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے
اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمین یزید نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین جریر نے زبیر بن خریت سے اسی کے مثل روایت کرکے خبر دی ہان الفاظ اسکے مختلف ہین۔ انکا
تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

حرف التاء ٭ باب التاء واللام والمیم

(سیدنا) تلب (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن ربیعہ بن عطیہ بن اُخیف۔ اخیف کا نام مجفر بن کعب بن عنبر بن عمرو بن تمیم بن مر تمیمی ہین عنبری ہین۔ خلیفہ
بن خیاط نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو اور ابن قانع نے کہا ہو کہ اخیف بن حارث بن مجفر۔ بصرے مین رہتے تھے
شعبہ کہتے تھے انکا نام ثلب ہو ثاے مثلثہ کے ساتھ مگر شعبہ کی زبان مین لکنت تھی وہ تے کو صاف ادا نہ کرسکتے تھے پہلا ہی
قول زیادہ صحیح ہو۔ انسے انکے بیٹے ہلقام نے روایت کی ہو۔ ہمین ابو احمد عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے
ابوداؤد سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسی بن اسمعیل نے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہا ہون مینے حشرات الارض[۱] کی حرمت آپ سے نہین سُنی۔ اور غالب بن حجرہ بن ہلقام
ابن تلب نے ہلقام بن تلب سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے
اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے لیے استغفار کیجیے چنانچہ حضرت نے انکے لیے استغفار کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

(سیدنا) تمام (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی۔ قرشی ہاشمی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے۔
علما نے انکے صحابی ہونے مین اختلاف کیا ہو۔ انکی والدہ ایک رومی کنیز تھین انکے حقیقی بھائی کثیر بن عباس ہین۔
ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا

[۱] حشرات الارض ان جانورون کو کہتے ہین جو زمین کے اندر رہتے ہین جیسے چوہا وغیرہ ۱۲

وہ کہتے تھے ہمین اسمٰعیل بن عمر یعنی ابوالمنذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے ابوعلی صیقل سے انھون نے جعفر ابن تمام سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے خبر دی کہ آپنے فرمایا کہ (ایکدن) صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تو آپ نے فرمایا کہ کیا وجہ ہو کہ مین تمھارے دانتون کو زرد دیکھتا ہون مسواک کیا کرو۔ اگر مجھے یہ خیال نہوتا کہ میری امت مشقت مین پڑجائیگی تو مین اُنپر مسواک فرض کردیتا جس طرح وضو انپر فرض ہو۔ اِس حدیث کو جریر سے منصور سے اسی کے مثل روایت کیا ہو اور سریج بن یونس نے اس حدیث کو ابوحفص ابار سے انھون نے منصور سے انھون نے ابوعلی سے انھون نے جعفر بن تمام سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عباس سے اسی کے مثل روایت کیا ہو۔

تمام حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف سے مدینہ کے حاکم تھے۔ حضرت علی بن ابی طالب جب عراق کیطرف گئے تو سہل بن حنیف کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا پھر انکو معزول کرکے اپنے پاس بلالیا اور سہل کے بعد تمام بن عباس کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا پھر انکو بھی معزول کرکے ابوایوب انصاری کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا پھر ابوایوب (خودہی) حضرت علی کے پاس چلے اور مدینہ کا حاکم اپنی جگہ ایک انصاری کو کرگئے وہی انصاری مدینہ کے حاکم رہے یہانتک کہ حضرت علی شہید ہوگئے۔ یہ مضمون ابوعمر نے خلیفہ سے نقل کیا ہو اور زبیر بن بکار کہتے تھے کہ حضرت عباس کے دس بیٹے تھے تمام اُن سب مین چھوٹے تھے حضرت عباس انکو گود مین اُٹھاتے تھے اور فرماتے تھے ؎

تموا بتمام فصار و اعشرہ یارب فاجعلہم کراما بررہ واجعل لہم ذکرا وانم الثمرہ

ابوعمر نے لکھا ہو کہ حضرت عباس کے سب بیٹون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو ہان فضل اور عبداللہ نے حضرت سے حدیثین بھی سُنی ہین اور آپ سے روایت کی ہو۔ ہر ایک کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ اُسکے مقام مین آئیگا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو مین کہتا ہون کہ ابونعیم نے شروع تذکرہ مین تمام بن عباس کا ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ بعض لوگ کہتے ہین کہ تمام بن قثم بن عباس اور یہ نہایت ہی عجیب بات ہو کیونکہ تمام بن عباس مشہور ہین رہگئے تمام بن قثم بن عباس تو اگر مراد اِس سے قثم بن عباس بن عبدالمطلب ہین تو زبیر بن بکار نے کہا ہو کہ قثم بن عباس کے کوئی اولاد نہ تھی ہان تمام بن عباس کا ایک بیٹا تھا اُسکا نام بھی قثم ہو شاید یہی شبہہ انکو ہوگیا ہو مگر یہ بعید ہو کیونکہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہین پایا اُنکے والد کے صحابی ہونے مین اختلاف ہو چہ جائیکہ وہ خود۔ شاید ابونعیم کو وہ حدیث ملی ہو جو مسند احمد بن حنبل مین ہو جو ہم سے معاویہ بن ہشام نے بیان کی وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے ابوعلی صیقل سے انھون نے تمام بن قثم یا قثم بن تمام سے انھون نے اپنے والد سے

ترجمہ۔ تمام کے پیدا ہونے سے میرے بیٹے پورے دس ہوگئے اے میرے پروردگار انھین بیٹے برگزیدہ کر اور انکا ذکر باقی رکھ اور ان کی نسل کو ترقی دے ۱۲

نقل کرکے خبردی کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں کا کیا حال ہے کہ تمہارے دانت زرد رہتے ہیں کیا تم مسواک نہیں کرتے اگر مجھے یہ خیال نہوتا کہ میری اُمت مشقت میں پڑجائیگی تو بیشک میں اُنپر مسواک فرض کردیتا غالباً ابونعیم کی کتاب میں عن ابیہ کا لفظ رہگیا ہوگا صرف تمام بن قثم یا قثم بن تمام ہوگا اور صحیح قثم بن تمام بن عباس ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) تمام (رضی اللہ عنہ)

ابن عبیدہ۔ زبیر بن عبیدہ کے بھائی ہیں۔ غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ کی اولاد سے ہیں۔ اُن لوگوں میں ہیں جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کی تھی۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ پھر مہاجرین رفتہ رفتہ مدینہ میں آنے لگے بنی غنم بن دودان مسلمان تھے مدینہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آئے تھے اور جن لوگوں نے معہ اپنی عورتوں کے ہجرت کی تھی انمیں سے تمام بن عبیدہ ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) تمام (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بحیرا اور ابرہہ کے ساتھ آئے تھے۔ انکا ذکر ہم ابرہہ کے بیان میں کرچکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن اسید۔ بعض لوگ انکو اسد بن عبدالعزی بن جعونہ بن عمرو بن قین بن رزاح بن عمرو بن سعد بن کعب بن عمرو خزاعی کہتے ہیں۔ یہ اسلام لائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانات حرم کی تجدید انکے متعلق کی۔ آخر میں یہ مکہ میں رہنے لگے تھے یہ محمد بن سعد کا قول ہے انسے عبداللہ بن عباس نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوے تو آپنے کعبہ کے گرد تین سو کئی بت دیکھے جو رانگ سے جڑے ہوے تھے پس آپ ایک لکڑی سے جو آپکے ہاتھ میں تھی اُن بتوں کی طرف اشارہ کرتے تھے اور فرماتے تھے جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا پس جب آپ کسی بت کے منھ کی طرف اشارہ کرتے تھے تو وہ اپنی گدی کے بل گر پڑتا تھا اور جب آپ کسی کے گدی کی طرف اشارہ کرتے تھے تو وہ منھ کے بل گر پڑتا تھا تمیم نے اسوقت یہ شعر کہا ؎[1]

وفی الانصاب معتبر وعلم — لمن یرجوا الثواب او العقابا

انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوموسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے

---

[1] ترجمہ۔ بتوں کی حالت عبرت اور علم حاصل کرنے کے لائق ہے۔ اُس شخص کے لیے جو ثواب یا عذاب کی اُمید رکھتا ہو ۱۲

تمیم بن اسد خزاعی - عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہو اور کہا ہو کہ ہم نے انکی کوئی روایت نہین دیکھی یہ وہ مضمون تھا جو ابوموسی نے عبدان سے نقل کیا ہو اور یہ صحیح نہین کیونکہ ابن مندہ نے انکا ذکر کیا ہو اور عبدان نے جو یہ کہا ہو کہ ہم نے انکی کوئی روایت نہین دیکھی تو یقیناً تجدید نشانات حرم کی روایت جو ہم نے نقل کی ہو انکو نہین ملی -

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن اسید عدوی - عدی بن عبد مناہ بن اد بن طابخہ - یہ عدی قبیلۂ رباب سے ہین انکو لوگ عدی رباب کہتے ہین کنیت انکی ابورفاعہ ہو - لوگون نے انکے نام مین اختلاف کیا ہو بعض لوگ انکو تمیم بن اسید کہتے ہین یہ احمد بن حنبل اور ابن معین کا قول ہو اور بعض لوگ تمیم بن نذیر کہتے ہین اور بعض لوگ تمیم بن ایاس کہتے ہین یہ ابن مندہ کا قول ہو - انسے حمید بن ہلال نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا آپ خطبہ پڑھ رہے تھے مینے کہا کہ مین مسافر ہون اپنے دین کی باتین پوچھنے آیا ہون مین نہین جانتا کہ میرے دین مین کیا باتین ہین وہ کہتے تھے کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوے اور خطبہ چھوڑ دیا ایک کرسی چھوہارے کی چھال سے بنی ہوئی لائی گئی جسکے پائے لوہے کے تھے اسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور مجھے وہ باتین تعلیم کرنے لگے جو اللہ عز وجل نے آپکو تعلیم کی تھین ابوعمر نے کہا ہو کہ دارقطنی نے ابورفاعہ کے بیان مین اس بات کا یقین کر لیا ہو کہ یہ تمیم بن اسید ہین ابوعمر نے کہا ہو کہ دارقطنی نے ایک دوسرے مقام پر یحیی بن معین اور ابن صواف اور عبداللہ بن احمد بن حنبل سے انھون نے اپنے والد سے تمیم بن نذیر روایت کیا ہو - یہ ابوعمر کا بیان تھا اور ابن مندہ نے تو وہی لکھا ہو جو اوپر بیان ہوا اور ابونعیم نے انکو کسی کی طرف منسوب نہین کیا بلکہ پورا تذکرہ لکھنے کے بعد کہا ہو کہ انکا نام تمیم بن اُسید ہو اور بعض لوگ ابن ایاس کہتے ہین واللہ اعلم - اور امیر ابونصر نے نُذیر یعنے ابوقتادہ عدوی کے بیان مین لکھا ہو کہ تمیم بن نذیر انسے محمد بن سیرین اور حمید بن ہلال نے روایت کی ہو پس کنیت مین انھون نے مخالفت کی اور اُسید یعنے ابورفاعہ کے بیان مین لکھا ہو کہ تمیم بن اُسید اور بعض لوگ ابن اُسید کہتے ہین مگر ضمہ زیادہ مشہور ہو اور بعض لوگ ابن اسد کہتے ہین یہ عدوی ہین بصرے مین رہتے تھے امیر ابونصر نے کہا ہو کہ شباب نے حوثرہ بن اشرس سے روایت کی ہو کہ انکا نام عبداللہ بن حارث ہو سجستان مین عبدالرحمن بن سمرہ کے ساتھ انکی وفات ہوئی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن خارجہ بن سود بن خزیمہ اور بعض لوگ انکو سواد بن خزیمہ بن ذراع بن عدی بن دار بن ہانی بن حبیب بن نمارہ بن لخم بن عدی بن عمرو بن سبا کہتے ہین - ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو انکی کنیت ابورقیہ

انکی ایک بیٹی تھین جنکا نام رقیہ تھا انکے سوا اور کوئی اولاد انکی نہ تھی - ابو عمر نے کہا ہو کہ (انکے دادا کا نام) خارجہ بن سواد ہو اور اسکے سوا اور کچھ منقول نہین ہو اور ہشام بن محمد نے کہا ہو کہ تمیم بیٹے ہین اوس بن حارثہ بن سود بن جذیمہ بن ذراع بن عدی بن دار بن ہانی بن حبیب بن نمارہ بن لخم بن عدی بن حارث بن مرہ بن ادد بن زید بن یشجب بن عریب بن زید بن کہلان بن سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان کے پس انھون نے سبا اور عمرو کے درمیان مین کئی پشتین قائم کردین اور دوسرے نامون مین بھی تغیر کر دیا جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو -

انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جساسہ[1] کی حدیث بیان کی تھی اور وہ صحیح حدیث ہو - اِنسے عبد اللہ بن وہب اور سلیمان بن عامر اور شرحبیل بن مسلم اور قبیصہ بن ذویب نے روایت کی ہو - یہ سب سے پہلے شخص ہین جنھون نے قصص[2] و حکایات بیان کیے انھون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسکی اجازت چاہی تھی تو آپنے انھین اجازت دیدی تھی - یہ سب سے پہلے شخص ہین جنھون نے مسجد مین چراغ روشن کیے - یہ ابو نعیم کا قول ہو - انھون نے فلسطین مین قیام کیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین فلسطین مین مقام عینون معافی مین دیا تھا اور ایک تحریر انھین لکھدی تھی یہ مقام ابتک بیت المقدس کے پاس مشہور ہو - ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ پہلے مدینہ مین رہتے تھے پھر حضرت عثمان کی شہادت کے بعد شام چلے گئے تھے یہ پہلے نصرانی تھے سلہ ہجری مین اسلام لائے - نماز تہجد بہت پڑھا کرتے تھے ایک شب کو (نماز تہجد پڑھنے) کھڑے ہوے یہانتک کہ صرف ایک آیت پر صبح کردی روتے جاتے تھے اور رکوع کرتے تھے اور سجدہ کرتے تھے وہ آیت یہ تھی - ام حسب الذین اجترحوا السیات الآیہ

ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی اسناد سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو المغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن عیاش نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شرحبیل بن مسلم خولانی نے بیان کیا کہ روح زنباع تمیم داری کی زیارت کو گئے تو انھین دیکھا کہ وہ اپنے گھوڑے کے لیے جھیلا بنا رہے ہین اور انکے گھر والے سب انکے گرد بیٹھے ہوے ہین روح نے انسے کہا کہ کیا ان لوگون مین کوئی ایسا نہ تھا جو اس کام کو کر لیتا انھون نے کہا ہان (تھا) مگر مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہو کہ جو مسلمان اپنے گھوڑے کے لیے جھیلا تیار کرے اور اُسکو کھلائے اللہ ہر دانہ کے عوض مین اُسکے لیے نیکیان لکھتا ہو - اس حدیث کو طاہر بن روح بن زنباع نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کیا ہو کہ انھون نے کہا

[1] جساسہ ایک جانور کا نام ہو اسکو جساسہ اس وجہ سے کہتے ہین کہ وہ ادھر ادھر کی خبرون کا تجسس کرکے دجال سے جا کر بیان کرتا ہو اسکا مفصل تذکرہ اور حدیث ملن ہو ۱۲ [2] قصص و حکایات سے جھوٹے قصے کہانیان مراد نہین ہین بلکہ اگلون کے عبرت انگیز اور نصیحت آمیز واقعات مراد ہین ۱۲

سیراگذر تمیم داری پر ہوا اور وہ اپنے گھوڑے کے لیے میلا تیار کر رہے تھے تو مینے انسے کہا الخ۔ انکی روایت سے اور احادیث بھی ہین۔ بہت خوش وضع اور خوش پوش تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **تمیم** (رضی اللہ عنہ)

ابن بشر بن عمرو بن حارث بن کعب بن زید مناہ بن حارث بن خزرج۔ احد مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے اسی طرح مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) **تمیم** (رضی اللہ عنہ)

ابن جراشہ ثقفی ہین۔ ابن ماکولا نے ذکر کیا ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے آئے تھے اور انسے مروی ہو کہ انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین قبیلۂ ثقیف کے وفد کے ساتھ آیا تھا ہم سب لوگ اسلام لائے اور ہمنے آپ سے درخواست کی کہ آپ ہمارے لیے ایک تحریر لکھدین جسمین چند باتون کی اجازت ہو حضرت نے فرمایا تم خود لکھ لاؤ جو تمھاری سمجھ مین آئے پھر اُسکو میرے پاس لاؤ (حضرت علی مرتضی سے ہم نے کہا آپ لکھدیجیے چنانچہ وہ لکھنے بیٹھے) ہمنے اُس تحریر مین اپنے لیے سود اور زنا کی اجازت مانگی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسکے لکھنے سے انکار کردیا پس ہم خالد بن سعید بن عاص کے پاس گئے (اور انسے لکھنے کے لیے کہا) علی نے انسے کہا کہ تم جانتے ہو تمکو کیا لکھنا پڑیگا سعید نے کہا جو کچھ یہ لکھوائینگے مین لکھدونگا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم دینے کے لیے سزاوار ہین چنانچہ (انھون نے لکھدیا اور) ہم وہ تحریر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے آپ نے پڑھنے والے سے فرمایا کہ اسکو پڑھو چنانچہ جب وہ سود کے بیان پر پہونچا تو آپ نے فرمایا کہ اس تحریر کے اس مقام پر میرا ہاتھ رکھدو پس آپ نے اپنا ہاتھ اسپر رکھکر فرمایا یاایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وذروا مابقی من الربوٰا الآیہ بعد اسکے اُس عبارت کو آپ نے مٹادیا ہمارے دل مین اطمینان آگیا اور ہم نے پھر آپ سے نہین کہا پھر جب زنا کے بیان پر پہونچا تو آپ نے اپنا ہاتھ اُسپر رکھکر فرمایا ولاتقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ الآیہ بعد اُسکے آپ نے اُسے مٹادیا اور حکم دیا کہ اب یہ تحریر ہم لوگون کو لکھکر دیدی جا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **تمیم** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم قرشی سہمی۔ حبش کے مہاجرین مین سے تھے اور سرزمین شام کی مقام اجنادین مین شہید ہوے یہ بھائی ہین سعید اور ابوقیس اور عبداللہ اور سائب کے یہ سب بیٹے حارث کے تھے۔ یہ سب لوگ اسلام لائے تھے۔ انکا ایک چھوٹا بھائی اور تھا جو بدر کے دن گرفتار کرلیا گیا تھا۔ انکا باپ حارث (مسلمانون کے ساتھ

۱؎ ترجمہ اے مسلمانو اللہ سے ڈرو اور جسقدر سود تمھارا لوگون کے ذمہ باقی رہگیا ہو اسکو چھوڑ دو ۱۲ ۲؎ ترجمہ زنا کے قریب نہ جاؤ کیونکہ وہ بیحیائی ہو ۱۲

سفر ابن کرنے والون مین تھا اور یہ وہی ہو جسکو لوگ ابن الغیطلہ کہتے تھے غیطلہ اسکی ماں کا نام تھا وہ قبیلۂ کنانہ سے تھی۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ ابن اسحاق نے مہاجرین حبش مین تمیم کا ذکر نہین کیا بلکہ انکے عوض مین بشر بن حارث کا ذکر کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن حجر کنیت انکی ابو اوس اسلمی۔ یہ قبیلۂ اسلم کی بستی مین عرج کی طرف سے آکے اترا کرتے تھے۔ یہ محمد بن سعد کاتب واقدی کا قول ہو۔ یہ تمیم بُرَیدہ بن سفیان کے دادا ہین ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ ابن سعد کو وہم ہو گیا صحیح وہ ہو جو ایاس بن مالک بن اوس بن عبداللہ بن حجر نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا اوس سے روایت کیا ہو کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوقت ہجرت انکی طرف سے ہو کر گذرے تو انھون نے اپنے غلام مسعود کو حضرت کے ہمراہ کر دیا تھا اوس کے نام مین یہ واقعہ بیان ہو چکا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن حمام انصاری۔ جنگ بدر مین شہید ہوے۔ اور انکے اور انکے ساتھیون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات[1]۔ انکا ذکر ابن مندہ نے کیا ہو اور اسکو محمد بن مروان سے انھون نے محمد بن سائب سے انھون نے ابو صالح سے انھون نے ابن صالح سے انھون نے ابن عباس سے روایت کیا ہو۔

ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض وہم کرنے والون نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور اسمین تصحیف کر دی ہو انکا نام عمیر بن حمام ہو۔ حرام بن کعب بن غنم بن سلمہ کی اولاد سے ہین۔ انکے نام مین جس شخص نے تصحیف کی وہ محمد بن مروان سدی ہین اور بعض لوگون نے اس تصحیف مین انکی پیروی کر لی ہو انکا تذکرہ انشاء اللہ عمیر کے بیان مین آئیگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

خراش بن صمۃ انصاری کے غلام تھے اپنے آقا خراش کے ہمراہ جنگ بدر مین شریک تھے انکا تذکرہ عروہ بن زبیر نے اور زہری نے اُن لوگون مین کیا ہو جو جنگ بدر و احد مین شریک تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور خباب غلام عتبہ بن غزوان کے درمیان مین مواخات کرادی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن عوف بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عدی بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ بن زید جہنی اسلام لائے

---

[1] ترجمہ جو لوگ اللہ کی راہ مین قتل کیے جائین انکو مردہ نہ کہو۱۲

اور حدیبیہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے اور درخت کے نیچے آپ سے بیعۃ الرضوان کی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔ اور ہشام نے انکا تذکرہ جمہرہ مین لکھا ہے۔

(سیدنا) **تمیم** (رضی اللہ عنہ)

ابن زید۔ عبد اللہ بن زید انصاری مازنی کے بھائی ہین۔ کنیت انکی ابو عباد ہے۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہے انسے انکے بیٹے عباد نے روایت کی ہے۔ ہمین یحیی بن محمود بن سعد ثقفی نے اجازۃً اپنی اسناد سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن ابی شیبہ نے اور ابو بشر یعنے بکر بن خلف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن زید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سعید بن ابی ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الاسود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عباد بن تمیم نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو فرمایا اور اپنے دونون پیرون پر پانی پھیر لیا اور نیز انسے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کسی شخص کو حالت نماز مین یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا اُسے حدث ہوگیا آپ نے فرمایا اُسکا وضو نجائیگا جب تک کہ وہ آواز نہ سنے یا اُسے بو نہ معلوم ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ تمیم انصاری مازنی جو عباد کے والد تھے بعض لوگ انکا نام تمیم بن زید کہتے ہین اور بعض لوگ تمیم بن عاصم کہتے ہین انکی کنیت ابو الحسن ہے انسے انکے بیٹے عباد نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپنے وضو کیا اور پانی اپنے پیرون پر پھیر لیا یہ حدیث ضعیف السند ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے جو روایت کی ہے وہ صحیح ہے اور مین تمیم کو صرف اسی روایت کے ذریعہ سے جانتا ہون حالانکہ اس روایت مین و نیز انکے صحابی ہونے مین کلام ہے پھر ابو نعیم نے انکے بھائی کے بیان مین لکھا ہے کہ انکا نام عبد اللہ بن زید بن عاصم بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن ہے انصاری مازنی ہین مازن بن نجار کی اولاد سے مشہور کنیت انکی ابن ام عمارہ تھی۔ احد مین شریک ہوے اور بدر مین شریک نہین ہوے پھر ابو نعیم نے کہا ہے کہ انسے انکے بھتیجے عباد بن تمیم نے روایت کی ہے۔ پس جب ابو نعیم عباد کی روایت کو انکے چچا سے صحیح کہتے ہین پھر وہ تمیم کو کیون نہین جانتے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **تمیم** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ تمیمی۔ یہ قبیلۂ تمیم کے وفد مین تھے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا تھا یہ سب لوگ اسلام لائے۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

سلہ [illegible] علیہ۔ ہمارے زمانہ کے بعض جھوٹ دینے والون نے اپنے رسالۃ الوضو مین اسی قسم کے الفاظ بعض حدیثون سے نقل کرکے [illegible] اہلسنت کے یہان بھی [illegible]

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ۔ انکی حدیث خالد حذار نے بواسطہ ایک شخص کے انسے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا اس حال مین کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ یکایک ایک شخص آپکے پاس سے لوٹا یعنے اُسے پشت کی طرف سے دیکھا کہ وہ عمامہ باندھے ہوے تھا اُسنے اپنا عمامہ کچھ پیچھے بھی لٹکایا تھا یعنے پوچھا کہ یارسول اللہ یہ کون شخص ہو آپنے فرمایا کہ یہ جبریل علیہ السلام ہین انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ تابعین مین بھی ایک شخص تمیم بن سلمہ ہین وہ ابوالزبیر سے اور تابعین سے روایت کرتے ہین مین انکو ان تمیم کے علاوہ سمجھتا ہون واللہ اعلم۔ اور ابوموسی نے کہا ہو کہ ہمین ابوزکریا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمر بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن محمد بن عیسی وراق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبید اللہ بن موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مسعر نے زیاد بن فیاض سے انھون نے تمیم بن سلمہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وہ شخص جو امام سے پہلے اپنا سر (رکوع سجدے سے) اٹھا لیتا ہو اس بات سے نہین ڈرتا کہ اللہ تعالی اسکا سر گدھے کے سر کے مثل کر دیگا۔

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد عمرو کنیت انکی ابوالحسن۔ مازنی۔ حضرت علی بن ابی طالب کی طرف سے مدینہ کے حاکم تھے جبکہ سہل بن حنیف (حاکم مدینہ) حضرت علی کے پاس عراق چلے گئے۔ اس مضمون کو ابونعیم نے اپنی سند سے ابن اسحاق تک نقل کیا ہو اور ابوموسی نے ابوحفص بن شاہین سے نقل کیا ہو کہ انھون نے کہا تمیم یعنے ابوالحسن بن عبد عمرو بن قیس بن محرث بن حارث ابن ثعلبہ بن مازن بن نجار۔ انکا تذکرہ محمد بن ابراہیم نے محمد بن یزید سے انھون نے اپنے راویون سے نقل کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابونعیم نے اور ابوموسی نے لکھا ہو کنیت کے باب مین انشاء اللہ تعالی انکا تذکرہ اس سے مفصل آئیگا۔

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

غنمی۔ بنی غنم بن سلم بن مالک بن اوس بن حارثہ انصاری اوسی بدری کے غلام تھے یہ ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہو۔ ابوعمر نے کہا ہو کہ بالاتفاق سب قائل ہین کہ یہ جنگ بدر اور احد مین شریک ہوے اور ابوعمر نے لکھا ہو کہ ہشام نے بیان کیا ہو کہ یہ سعد بن خیثمہ کے غلام تھے اور سعد بنی غنم کے سردار تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن غیلان بن سلمہ ثقفی۔ انکا نسب انکے والد کے بیان مین آئیگا۔ بعض لوگون کا بیان ہو کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہو چکے تھے۔ انسے انکے بیٹے فضل نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

ابوسفیان بن حرب کو اور مغیرہ بن شعبہ کو اور ایک اور شخص کو جو انصاری تھا یا خالد بن ولید تھے بھیجا اور انھین حکم دیا کہ قبیلۂ ثقیف کے بت کو توڑ ڈالین (اور وہان ایک مسجد بنا دین) ان لوگون نے عرض کیا کہ یارسول ہم انکی مسجد کہان بنائین آپ نے فرمایا جہان انکا بتخانہ ہو تاکہ اللہ کی پرستش اس مقام پر کی جائے جہان انکی پرستش ہوتی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن معبد بن عبد سعد بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث انصاری اوسی۔ حارثی۔ احد مین اپنے والد معبد کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے انکے والد کے ذکر مین کیا ہے۔

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن نسر بن عمرو انصاری خزرجی۔ بنی خزرج مین سے ہین۔ احد مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابن ماکولا نے کیا ہے اور انکو نسر کے نام مین ذکر کیا ہے اور انھون نے سفیان بن نسر کا بھی ذکر کیا ہے اور ان دونون کو علیحدہ علیحدہ لکھا ہے۔ اور ابن کلبی نے لکھا ہے کہ سفیان بن نسر بن عمرو بن حارث بن کعب بن زید مناۃ بن حارث بن خزرج بدر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے ابوعمر نے سفیان کے نام مین انکا ذکر کیا ہے۔ تمیم کے نام مین کسی نے انکا ذکر نہین کیا۔

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید۔ اور بعض لوگ ابن زید کہتے ہین۔ انکا حال کچھ معلوم نہین۔ ابوالملیح رقی نے ابو ہاشم جعفی سے انھون نے تمیم بن یزید سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا ہم مسجد قبا مین گئے فجر کی روشنی خوب پھیل گئی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو حکم دیا تھا کہ نماز پڑھا دیا کرین اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن یعار بن قیس بن عدی بن امیہ بن خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج بن حارثہ۔ جنگ بدر مین شریک تھے ابن مندہ اور ابونعیم نے ایسا ہی کہا ہے کہ یہ خدری ہین اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ خدارہ بن عوف کی اولاد سے ہین جو خدرہ کے بھائی تھے۔ اور ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ یہ تمیم بیٹے ہین یعار بن نسر بن عمرو انصاری خزرجی کے احد مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے انھون نے کہا ہے کہ علی بن عمر دارقطنی نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ مین کہتا ہون کہ ابن ماکولا نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب تو بیان کیا گیا۔ انسے یزید بن محصین نے سبا کے قصہ مین ایک حدیث روایت کی ہے مگر وہ حدیث صحیح نہین۔

ابو عمرو نے لیث بن سعد سے انھون نے موسی بن علی سے انھون نے یزید بن حصین سے انھون نے تمیم سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سبا کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ عورت ہے یا مرد اسکے بعد انھون نے پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

باب التاء مع الواو ومع الیاء

(سیدنا) توام (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو دخان ہے۔ انکی حدیث عباس ازرق نے ہذیل بن مسعود سے انھون نے شعبہ بن دخان بن توام سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شعر موزون کلام عرب کا نام ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) تیہان (رضی اللہ عنہ)

ابو الہیثم بن تیہان کے والد ہین۔ محمد بن جعفر مطین نے ہناد بن سری سے انھون نے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے انھون نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انھون نے ابو الہیثم بن تیہان سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اثناے سفر خیبر مین عامر بن اکوع سے یہ فرماتے ہوے سنا [اکوع کا نام سنان ہے] کہ ہمین کچھ اپنے اشعار سناؤ تو عامر اتر پڑے اور انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رجز پڑھنا شروع کیا اور یہ اشعار پڑھے [۱]

واللہ لولا اللہ ما اہتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا فانزلن سکینۃ علینا وثبت الاقدام ان لاقینا

ہمسے یہ حدیث ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک اسی کے مثل بیان کی یونس بن بکیر نے کہا ہو کہ یہ صحیح ہو کہ اس حدیث کو ابراہیم بن ابی الہیثم اپنے والد سے روایت کرتے ہین۔ ابو نعیم نے انکی حدیث محمد بن حمزہ سے انھون نے اسعد بن تیہان سے روایت کی ہو جو ہم اسکے بعد والے تذکرہ مین ذکر کرینگے انھون نے ان دونون کو ایک کر دیا ہو اور ابن مندہ نے انھین دو قرار دیا ہے۔

(سیدنا) تیہان (رضی اللہ عنہ)

یہ ایک مجہول شخص ہین۔ ابن مندہ نے کہا ہو کہ انکی حدیث کی سند مین کلام ہو۔ ابو عبد اللہ جعفی نے محمد بن سوقہ سے انھون

[۱] ترجمہ۔ قسم اللہ کی اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے پس اے اللہ تو ہم پر اطمینان نازل فرما اور جب ہم دشمن سے مقابلہ کرین تو (ہمین) ثابت قدم

اسعد بن تیہان انصاری سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپنے موذان کی آواز سنکر ویساہی فرمایا (یعنے یہ کہ ہمین اپنے شعر سناؤ) ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ حدیث غریب ہو صرف اسکی سند سے مروی ہو صرف ابن مندہ نے اس تذکرہ کو لکھا ہو اور ابونعیم نے اس حدیث کو تیہان والد ابوالہیثم کے بیان مین لکھا ہو اور کہا ہو کہ اس حدیث مین اور اُس حدیث مین جو اس سے پہلے گذر چکی کلام ہو۔

حرف الثاء۔ باب الثاء والالف

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن اثلہ انصاری اوسی۔ خیبر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شہید ہوے انکا تذکرہ عبدان نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو۔ ابوموسی نے انکا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

اخنس بن شریق بن عمرو بن وہب ثقفی کے غلام تھے جو بنی زہرہ بن کلاب کے غلام تھے۔ ثابت مہاجرین مین سے تھے پھر مصر چلے گئے تھے۔ انکی کوئی روایت معلوم نہین۔ یہ عبدان کا قول ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن اقرم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن غنم بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ذہل بن ہنی بن بلی۔ یہ عمرہ بن جحاب بن عدی بلوی کے چچازاد بھائی ہین انصار سے انکی حلف کی دوستی تھی۔ عروہ اور موسی بن عقبہ نے کہا ہو کہ یہ بدر مین شریک تھے اور تمام غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے اور غزوہ موتہ مین جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے پھر جب عبداللہ بن رواحہ شہید ہوے تو جھنڈا انھین دیا گیا مگر انھون نے وہ جھنڈا خالد بن ولید کو دیدیا اور کہا کہ تم فن حرب کو مجھسے زیادہ جانتے ہو۔ یہ ثابت سلہ ہجری مین قتال مرتدین مین شہید ہوے اور بعض لوگ کہتے ہین سلہ ہجری مین انکو طلیحہ اسدی نے قتل کیا تھا اور عکاشہ بن محصن بھی انھین کے ہمراہ شہید ہوئے تھے طلیحہ اور انکے بھائی نے ملکے ان دونون کو قتل کیا اسکے بعد طلیحہ مسلمان ہو گئے تھے۔ اور عروہ نے کہا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر نجد کی طرف بھیجا تھا اسکے سردار ثابت بن اقرم تھے اسی واقعہ مین ثابت بن اقرم شہید ہوے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن جذع۔ جذع کا نام ثعلبہ بن زید بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن شاردہ بن

تزید بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی ثم السلمی - ابن اسحاق نے کہا ہو کہ یہ ثابت بیعت عقبہ میں شریک تھے اور زہری نے کہا ہو کہ یہ بدری ہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث انصاری - جنگ بدر مین شریک تھے - انکا شمار اہل مصر مین ہو - انسے حارث بن یزید نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا یہود کی عادت تھی کہ جب انکا کوئی چھوٹا بچہ مرجاتا تو کہتے کہ یہ صدیق ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی تو آپنے فرمایا کہ یہود جھوٹ بولتے ہین اللہ تعالی جب کسی جان کو ماں کے پیٹ مین پیدا کرتا ہو تو اسیوقت وہ شقی و سعید (بھی لکھدیتا) ہو پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی ہوا علم بکم اذ انشاکم من الارض واذ انتم اجنۃ فی بطون امہتکم الآیہ - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن حسان بن عمرو - بنی عدی بن نجار سے ہین - انکی کوئی اولاد نہ تھی - بدر مین شریک تھے - یہ زہری کا قول ہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہو -

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن نعمان بن خنسا بن عسیرہ بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک - بنی تیم اللہ سے ہین - انکا نسب ابن مندہ اور ابونعیم نے ایسا ہی بیان کیا ہو - اور ابوعمر نے کہا ہو کہ یہ ثابت بیٹے ہین خالد بن نعمان بن خنسا بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار کے جنگ بدر مین شریک تھے - یہ اور ابوایوب عبد بن عوف مین جا کے ملجاتے ہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو - ابن مندہ نے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر مین بنی غنم سے ثابت بن خالد بن نعمان کا ذکر کیا ہو اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ موسی بن عقبہ نے انکو بنی تیم اللہ سے لکھا ہو اور ابن اسحاق نے شرکائے بدر مین ابن اسحاق کی طرح انکا ذکر لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ بنی تیم اللہ سے ہین -

مین کہتا ہون بیشک ابن مندہ نے یہ گمان کیا ہو کہ بنی غنم اور ہین اور بنی تیم اللہ اور ہین حالانکہ ایسا نہین ہو - غنم بیٹے ہین مالک ابن نجار کے اور نجار کا نام تیم اللہ ہے نام انکا تیم اللات تھا مگر تیم اللہ مشہور ہوا نجار انکا لقب ہے انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے - یہ ثابت احد مین بھی شریک تھے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ بیر معونہ مین شہید ہوے - واللہ اعلم -

---

۱؎ انبی بغیر علم کے یہ بات کہتے ہین چھوٹے بچو نکی بابت علماء اہل اسلام مختلف ہین بعض کہتے ہین کہ سب ناجی ہین بعض کہتے ہین قطعا سب ناجی نہین ہین جیسا اکثر حضرت ظاہر ہے امام ابوحنیفہ کا مسلک اس بارے مین سکوت ہے ۱۲ ۲؎ ترجمہ وہ (اللہ) تمھے خوب واقف ہو جبکہ اسنے تمھین زمین سے پیدا کیا اور جبکہ تم اپنی ماں کے شکم مین بچے تھے ۱۲

(سیدنا) **ثابت** (رضی اللہ عنہ)

ابن خنسا بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی نجاری۔ صرف واقدی کے قول کے موافق یہ جنگ بدر مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اور ابو موسی نے لکھا ہو۔ ابو موسی نے کہا ہو کہ حافظ ابو عبد اللہ بن مندہ نے ثابت بن خالد بن لقمان بن خنسا کا ذکر لکھا ہو جو بنی تیم اللہ سے تھے اور جنگ بدر مین شریک تھے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوے۔ مین نہین سمجھتا کہ یہ وہی ہین یا کوئی اور ہین۔

مین کہتا ہون کہ بلاشک یہ اور ہین کیونکہ نسب مین باپ دادا کا نام مختلف ہو پھر ثابت بن خالد بنی مالک بن نجار سے ہین اور یہ بنی عدی بن نجار سے ہین۔ پس مین نہین سمجھتا کہ یہ بات ابو موسی پر کیونکر مشتبہ ہوگئی۔

(سیدنا) **ثابت** (رضی اللہ عنہ)

ابن دحداح۔ اور بعض لوگ کہتے ہین دحداحہ بن نعیم بن غنم بن ایاس۔ کنیت انکی ابو الدحداح ہو۔ بنی انیف مین سے ہین یا بنی عجلان مین سے۔ بنی زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف کے حلفا مین سے ہین۔ محمد بن عمر واقدی نے کہا ہو کہ عبد اللہ بن عمار خطمی کہتے تھے کہ ثابت بن دحداح احد کے دن سامنے آئے اور مسلمان اسوقت متفرق ہو رہے تھے اور پریشان تھے پس یہ چلانے لگے کہ اے گروہ انصار میرے پاس آؤ مین ثابت بن دحداحہ ہون اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مقتول ہوگئے (تو ہو جانے دو) اللہ زندہ ہو کبھی نہ مریگا لہذا تم اپنے دین کی طرف سے لڑو اللہ تمھین غالب کریگا اور تمھاری مدد کریگا چنانچہ ایک جماعت انصار کی انکے پاس جمع ہوگئی اور وہ مسلمانون کو اپنے ساتھ لے کے (کفار پر) حملہ کرنے لگے۔ انکے مقابلہ پر کافرون کا ایک سخت لشکر آیا جسمین انکے سردار تھے خالد بن ولید اور عمرو بن عاص اور عکرمہ بن ابی جہل اور ضرار بن خطاب یہ سب لوگ ملکر ایک دوسرے پر حملہ کرنے لگے ثابت پر خالد بن ولید نے نیزہ سے حملہ کیا اور نیزہ انکے پار کر دیا کہ یہ جان بحق ہوکے گر پڑے اور انکے ساتھ اور جس قدر انصار تھے وہ بھی شہید ہوگئے پس اسی وجہ سے کہا جاتا ہو کہ اُس دن سب مسلمانون کے آخر مین یہی لوگ شہید ہوے۔ واقدی نے کہا ہو کہ ہمارے بعض راوی کہتے تھے کہ ثابت اُن زخمون سے اچھے ہوگئے تھے اور اپنے بستر پر انکا انتقال ہوا تھا اسی زخم کی وجہ سے جو اسدن اُنھین لگا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حدیبیہ سے لوٹتے وقت یہ زخم کھل گیا تھا۔ اور سماک بن حرب نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ہم نے ابن دحداح پر جو انصار کے ایک شخص تھے نماز پڑھی پھر جب ہم انکی نماز سے فارغ ہوے تو ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھوڑا لے آیا اور آپ اُسپر سوار ہوکے لوٹ آئے یہ روایت بھی اُسی قول کی تائید کرتی ہو کہ وہ اپنے بستر پر مرے۔ ہم نے انکا تذکرہ انکی کنیت مین کیا ہو۔

(سیدنا) **ثابت** (رضی اللہ عنہ)

ابن دینار - ابراہیم بن جنید نے کہا ہو کہ یہ ثابت بیٹے ہین عازب کے بھائی ہین براء بن عازب کے اور والد ہین عدی ابن ثابت کے - انکا تذکرہ ابوعبداللہ بن ماجہ نے اپنی سنن مین نماز کے بیان مین کیا ہو - انھون نے محمد بن یحیی سے انھون نے ہثیم بن جمیل سے انھون نے ابن مبارک سے انھون نے ابان بن تغلب سے انھون نے عدی بن ثابت سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر (خطبہ پڑھنے) کھڑے ہوتے تھے تو آپکے صحابہ آپکی طرف منھ کرکے بیٹھ جاتے تھے - ابن ماجہ نے کہا ہو کہ مین اس سند کو متصل سمجھتا ہون - ابوموسی نے کہا ہو کہ عدی بن ثابت انھین ثابت کے بیٹے ہین اور ابوعمر نے ذکر کیا ہو کہ عدی بن ثابت (ان ثابت کے بیٹے نہین ہین بلکہ وہ) ثابت بن قیس بن حطیم کے بیٹے ہین واللہ اعلم - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) **ثابت** (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع - عبدان نے انکا تذکرہ اپنی سند سے یزید بن حبیب سے روایت کیا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ابن ربیع کے پاس تشریف لے گئے اور وہ حالت نزع مین مبتلا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنھین آواز دی مگر وہ بولے نہین تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے اور فرمایا کہ اگر وہ میری آواز کو سنتے تو ضرور جواب دیتے اسوقت انکی ہر ہر رگ کو موت کا صدمہ بہت شدت کے ساتھ محسوس ہو رہا ہو عورتین بھی رونے لگین اُسامہ بن زید نے انھین منع کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک یہ زندہ ہین انکو رونے دو مگر جس وقت انکی جان نکلجائے اُسوقت پھر مین کسی رونے والی کی آواز نہ سنون - عبدان نے اس حدیث کو ایسا ہی لکھا ہو اور یہ حدیث جابر بن جبر بن عتیک کی روایت سے مشہور ہو اور اُس روایت مین یہ ہو کہ یہ واقعہ عبداللہ بن ثابت کا ہو - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو

(سیدنا) **ثابت** (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ - بنی عوف بن خزرج کی اولاد سے ہین پھر بنی حبلی مین داخل ہوگئے تھے نام انکا سالم بن غنم بن عوف بن خزرج ہو - انصاری ہین - موسی بن عقبہ نے کہا ہو کہ یہ بدر مین شریک تھے اور کہا ہو کہ یہ یقینی بات نہین ہو بلکہ مشکوک ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) **ثابت** (رضی اللہ عنہ)

ابن رفاعہ انصاری - انکا ذکر اُس حدیث مین ہو جو قتادہ نے مرسلاً روایت کی ہو کہ ثابت بن رفاعہ کے چچا جو انصار مین سے ایک شخص تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور ثابت اُس زمانے مین یتیم تھے

اور انھین کی تربیت مین تھے انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ثابت یتیم ہو اور میری تربیت مین ہو مجھے اسکے مال سے کس قدر نفع اٹھانا جائز ہو آپ نے فرمایا اسقدر کہ تم دستور کے موافق کھالو بغیر اسکے کہ اپنا مال بچا کر انکا مال صرف کرو (یعنے جب تمھارے پاس نہو تو انکے مال سے کھالو ورنہ نہین) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن رفیع۔ بعض لوگ انکو ثابت بن رویفع کہتے ہین۔ انصاری تھے بصرہ مین رہتے تھے پھر مصر کی طرف چلے گئے تھے۔ اِنسے صرف حسن (بصری) نے اور اہل شام نے روایت کی ہو۔ حسن نے روایت کی ہو کہ انھین لشکر کی سرداری اکثر ملا کرتی تھی یہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ خبردار غنیمت مین خیانت نکرنا (یہ بھی خیانت ہو کہ) کسی عورت سے قبل تقسیم کے نکاح کر لیا جائے بعد اسکے وہ تقسیم کے لیے حوالہ کی جائے (یہ بھی خیانت ہو کہ) کوئی شخص (مال غنیمت کا) کپڑا قبل تقسیم کے پہنے رہے یہانتک کہ جب وہ پرانا ہو جائے تو اُسکو تقسیم کے لیے حوالہ کرے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو مگر ابو نعیم نے انکا نام صرف ثابت رفیع لکھا ہو اور ابن مندہ اور ابو عمر نے ثابت رفیع لکھکر کہا ہو کہ بعض لوگ انکو ثابت بن رویفع کہتے ہین۔

مین کہتا ہون کہ بعض علما نے ثابت رفیع کو ذکر کیا ہو اور وہی حدیث بیان کی ہو جو اوپر مذکور ہوئی اور کہا ہو کہ یہ تصحیف ہو۔ ابو سعید بن یونس نے اہل مصر کی تاریخ مین بھی ایسا ہی لکھا ہو اور کہا ہو کہ (انکا صحیح نام) ثابت بن رویفع بن ثابت بن سکن (ہو) انصاری ہین۔ انھون نے ابن ابی ملیکہ بلوی سے روایت کی ہو اور انسے یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہو۔ اور حسن بصری نے ثابت بن رفیع سے جو اہل مصر مین سے تھے اور اکثر سردار لشکر کیے جاتے تھے غنیمت مین خیانت کرنیکی ممانعت روایت کی ہو ابو سعید نے کہا ہو کہ مین سمجھتا ہون کہ یہ بھی ثابت بن رویفع بن ثابت ہین انکے والد رویفع بن ثابت تھے اور میرے نزدیک یہ وہی ہین جنسے حسن (بصری) نے روایت کی بعض علما نے یہ بھی کہا ہو کہ ابو سعید اپنے شہر والون کے حال سے خوب واقف ہین اور اہل مصر کے بارے مین اکثر ائمہ انھین کی طرف رجوع کرتے ہین یہ بات بہت صحیح ہو کیونکہ ثابت بن رویفع اگر یہ نہین ہین تو پھر وہ کون ہین واللہ اعلم۔ اِسی کی تائید کرتی ہو وہ روایت جو ہمسے ابو الفرج بن ابی الرجا اصفہانی نے اجازۃً اپنی اسناد سے ابو بکر بن ابی عاصم تک بیان کی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسرائیل نے زیاد مصفر سے انھون نے حسن سے انھون نے ثابت بن رویفع سے جو اہل مصر مین سے تھے اور لشکر کے سردار بنائے جایا کرتے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ خبردار غنیمت مین خیانت نکرنا (یہ بھی خیانت ہو کہ) کسی عورت سے

قبل تقسیم کے نکاح کر لیا جائے پھر وہ تقسیم کے لیے واپس کی جائے یا کوئی شخص کپڑا پہنے پھر جب وہ پُرانا ہو جائے تو اُسے تقسیم کے لیے واپس کرے۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن زید حارثی۔ بنی حارث بن خزرج کی اولاد میں سے ہیں۔ انصار میں سے ہیں۔ کنیت انکی ابو زید ہے۔ یہ وہی ہیں جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قرآن جمع کیا تھا انکے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ قیس بن زعور کہتے ہیں اور بعض لوگ قیس بن سکن بنی عدی بن نجار سے ہیں جیسا کہ ابن ابی داؤد نے ذکر کیا ہے حضرت انس سے جب پوچھا گیا کہ قرآن کس نے کس نے جمع کیا تھا تو انھوں نے کہا کہ معاذ نے اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت نے اور میرے ایک چچا ابو زید نے۔ ہشام کلبی بھی اسی طرف گئے ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن مالک بن عبد کعب بن عبد الاشہل۔ انصاری اوسی اشہلی۔ سعد بن زید کے بھائی ہیں جو جنگ بدر میں شریک تھے۔ کنیت انکی ابو زید ہے۔ عباس بن محمد دوری نے یحییٰ بن معین سے روایت کی ہے انھوں نے کہا ہے کہ ابو زید یہ وہی ہیں جنھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قرآن جمع کیا تھا۔ انکا نام ثابت بن زید تھا۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ سوا یحییٰ بن معین کے اور کوئی اسکا قائل ہے بعض لوگوں نے اسکے سوا اور باتیں بھی کہی ہیں عنقریب انکے متعلق اختلافات کنیت کے باب میں ابو زید کے نام میں آئینگے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے ابن معین کے قول میں اعتراض ہے کیونکہ انھوں نے اُن ابو زید کو جنھوں نے کہ قرآن جمع کیا تھا بنی عبد الاشہل سے قرار دیا ہے حالانکہ حضرت انس نے کہا ہے کہ وہ میرے چچا تھے پس وہ بنی نجار میں سے ہونگے اور بنی نجار خزرج کی ایک شاخ ہے اور بنی عبد الاشہل اوس کی شاخ ہے پس یہ بنی عبد الاشہل سے نہیں ہو سکتے واللہ اعلم۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن ودیعہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن یزید بن ودیعہ۔ انکا ذکر ثابت بن ودیعہ اور ثابت بن یزید کے بیان میں آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے ثابت بن ودیعہ کے بیان میں کیا ہے۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عدی بن عمرو بن امرء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی ہیں اور انکے بیٹے حارث اور حارث احد میں شریک تھے حارث اسی جنگ میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن سماک بن ثابت بن سفیان بن عدی - یہ پوتے ہین اُن ثابت کے جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا یہ بھی احد مین شریک تھے - ابن شاہین نے اِن دونون کا تذکرہ کیا ہی پس یہ ثابت اور انکے والد اور انکے دادا سب جنگ احد مین شریک تھے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن صامت انصاری - بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ عبادہ بن صامت کے بھائی ہین - انکی حدیث اسماعیل بن ابی اویس نے ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ سے انھون نے عبدالرحمن بن ثابت بن صامت سے اُنھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے (دادا) سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی عبدالاشہل کی مسجد مین دیکھا کہ آپ ایک چادر پر بیٹھے ہوے اور اُسکو لپیٹے ہوے تھے زمین کی خنکی کے سبب سے - ابن ابی حبیبہ کے نام مین اختلاف ہی بعض لوگون نے تو وہی کہا ہی جو ہم نے بیان کیا (یعنے اسماعیل) اور بعض لوگون نے عبدالرحمن بن عبدالرحمن بن ثابت کہا ہی - اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ عبدالرحمن بن صامت اپنے والد سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہین - یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہی اور ابوعمر نے کہا ہی کہ ثابت بن صامت انصاری اشہلی - انکی حدیث انکے بیٹے عبدالرحمن نے روایت کی ہی انھون نے کہا کہ بعض لوگ کہتے ہین کہ ثابت بن صامت زمانہ جاہلیت ہی مین انتقال کر چکے ہین انکے بیٹے عبدالرحمن البتہ صحابی ہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

مین کہتا ہون کہ اگر یہ اشہلی ہین جیسا کہ ابوعمر نے بیان کیا ہی تو پھر یہ عبادہ بن صامت کے بھائی نہین ہو سکتے کیونکہ عبادہ خزرجی ہین اور عبدالاشہل قبیلہ اوس کی شاخ ہی اور ابوحاتم بن حبان نے کہا ہی کہ ثابت بن صامت اشہلی بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہین مگر اس حدیث کی سند مین ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ ہین اور وہ فن حدیث مین ضعیف سمجھے گئے ہین یہ قول ابوعمر کے اس بیان کی تائید کرتا ہی کہ وہ اشہلی ہین - اور ابن مندہ اور ابونعیم نے عبدالرحمن کے نام مین ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ عبدالرحمن ابن ثابت بن صامت بن عدی بن کعب انصاری اشہلی - ان دونون نے کہا ہی کہ عبدالرحمن بن ثابت بن صامت بن عدی بن کعب انصاری اشہلی - ان دونون نے کہا ہی کہ بخاری نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہی اور مسلم بن حجاج نے تابعین مین - یہ بیان بھی اسی کی تائید کرتا ہی کہ یہ اشہلی ہین اور ابواحمد عسکری نے کہا ہی کہ ثابت بن صامت بن عدی بن کعب بن عبدالاشہل بن جشم یہ عبادہ بن صامت کے بھائی نہین ہین کیونکہ عبادہ اور انکے بھائی اوس قبیلہ خزرج سے ہین اور انھون نے اپنی سند سے علی بن مبارک صنعانی سے انھون نے ابن ابی اویس سے انھون نے ابن حبیبہ سے انھون نے

عبداللہ بن عبدالرحمن بن ثابت بن صامت سے انہون نے اپنے والد سے انہون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بنی عبدالاشہل کی مسجد مین کھڑے ہوے یہ بیان انھین لوگون کی تائید کرتا ہو جو انکو عبادہ کا بھائی نہین کہتے واللہ اعلم۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)۔

ابن صہیب بن کرز بن عبد مناہ بن عمرو بن عثمان بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ انصاری خزرجی ساعدی۔ احد مین شریک تھے طبری نے انکو ذکر کیا ہو۔ ابو عمر اور ابو موسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن ضحاک بن امیہ بن ثعلبہ بن جشم بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج۔ انصاری خزرجی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو اور ابو عمر نے (انکے نسب مین) سالم کو عمرو بن عوف بن خزرج کا بیٹا کہا ہو اور کلبی نے کہا ہو کہ سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج۔ کنیت انکی ابو یزید ہو۔ شام مین رہتے تھے پھر بصرہ چلے گئے تھے۔ یہ بھائی ہین ابوجبیرہ بن ضحاک کے۔ ثابت بن ضحاک جنگ خندق مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سواری پر سوار تھے اور مقام حمراء الاسد کیطرف جنگ احد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رہبر بھی تھے۔ یہ ان لوگون مین ہین جنھون نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی۔ یہ اس زمانے مین کم سن تھے۔ یہ سب بیان ابو عمر کا ہو مگر اسمین اعتراض ہو کیونکہ جو شخص مقام حمراء الاسد تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رہبر ہو یہ سنہ ۳ ہجری کا واقعہ ہو اور بیعۃ الرضوان سنہ ۶ ہجری کا واقعہ ہو وہ بیعۃ الرضوان مین صغیر السن کیونکر ہو گا جبکہ وہ اس سے پہلے رہبر بن چکا تھا کیونکہ رہبر تو بڑا ہی آدمی ہوتا ہو[۱]۔ اور ابو عمر کا یہ کہنا بھی صحیح نہین کہ وہ ابوجبیرہ کے بھائی ہین کیونکہ ابو عمر نے ابوجبیرہ کا نسب اس طرح بیان کیا ہو ابوجبیرہ بن ضحاک بن ثعلبہ انصاری اشہلی اور کلبی نے بھی انکا نسب بنی عبدالاشہل مین اسی طرح بیان کیا ہو پس یہ ابوجبیرہ کے بھائی کس طرح ہو سکتے ہین ابوجبیرہ تو قبیلۂ اوس سے ہین اور یہ ثابت قبیلۂ خزرج سے ہین اور تعجب ہو کہ ابو عمر نے ان ثابت کو تو ابوجبیرہ کا بھائی کہدیا اور انکے بعد والے ثابت کو ابوجبیرہ کا بھائی نہین کہتے حالانکہ نسب ان دونون کا ایک ہو پس اگر وہ انکے بعد والے ثابت کو ابوجبیرہ کا بھائی کہتے تو بہتر ہوتا۔ اور ابونعیم نے کہا ہو کہ محمد بن سعد نے ثابت کا نسب اس طرح بیان کیا ہو ثابت بن ضحاک ابن امیہ بن ثعلبہ بن جشم بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج۔ مگر اور کسی نے انکی موافقت نہین کی نہ انکا کہین ذکر ہو نہ کوئی حدیث ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

---

[۱] یہ کلیہ صحیح نہین ہے کبھی بچون کو بھی راہ بتانے کیلئے ساتھ لے لیتے ہین خصوصاً جو بعض بچے ذہین اور سمجھدار ہوتے ہین وہ بڑون کی برابر اس کام کو انجام دیتے ہین

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن ضحاک بن خلیفہ بن ثعلبہ بن عدی بن کعب بن عبد الاشہل - ابو عمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو مگر ابن مندہ اور
ابو نعیم نے انکا نسب خلیفہ سے آگے نہین بیان کیا اور کہا ہو کہ یہ ابو جبیرہ بن ضحاک کے بھائی ہین - حدیبیہ مین شریک تھے
اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ بخاری نے بیان کیا ہو کہ یہ بدر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے ابو نعیم نے کہا ہو
کہ یہ وہم ہو بخاری نے اپنی کتاب مین صرف یہ ذکر کیا ہو کہ یہ حدیبیہ مین شریک تھے اور انھون نے اس حدیث سے استدلال
کیا ہو جو ابو قلابہ نے انسے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو یہ حدیث ابو الفرج بن یحیی بن محمود بن سعد
نے ہم سے اپنی اسناد کے ساتھ مسلم بن حجاج تک بیان کی کہ وہ کہتے تھے ہم سے یحیی بن یحیی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین
معاویہ بن ابی سلام بن ابی سلام دمشقی نے یحیی بن ابی کثیر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابو قلابہ نے مجھسے بیان
کیا وہ کہتے تھے کہ مجھے ثابت ضحاک نے خبر دی کہ انھون نے درخت کے نیچے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی -
ہمین ابو الربیع سلیمان بن محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نصر
محمد بن عبد الباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعلی موصلی نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہدبہ بن خالد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابان بن یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن ابی کثیر نے
خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابو قلابہ نے بیان کیا کہ انسے ثابت بن ضحاک نے بیان کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص اسلام کے سوا[۱] اور کسی دین پر جھوٹی قسم کھالے تو وہ ایسا ہی ہو جیسے اُسنے کہا اور کسی شخص پر ایسی چیز کی
نذر واجب نہین ہو جو اُسکے اختیار سے باہر ہو - اور انسے عبد اللہ مغفل نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت[۲]
سے منع فرمایا - ابن مندہ نے کہا ہو کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو یہ آٹھ برس کے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین
۴۵ھ مین انکی وفات ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ فتنہ ابن زبیر مین انکی وفات ہوئی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور ابو موسی نے
انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو اور کہا ہو کہ ثابت ابن ضحاک بن ثعلبہ انصاری کنیت انکی ابو جبیرہ ہو
ابو عثمان نے بھی انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہو اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ بھائی ہین ثابت بن ضحاک بن خلیفہ کے اور حماد بن
سلمہ نے کہا ہو کہ یہ ضحاک ہین بیٹے ابو جبیرہ کے انھون نے تین کی ردیف مین انکا تذکرہ نہین لکھا ابو موسی کا کلام ختم ہو گیا
انھون نے جو انکے نسب مین ضحاک ابن ثعلبہ کہا ہو یہ غلط ہو درمیان سے خلیفہ کا نام رہ گیا ہو ابو موسی کے استدراک کرنیکی

---

[۱] جسطرح لوگ کہا کرتے ہین کہ اگر مین فلان کام کرون تو یہودی ہو جاؤن یا نصرانی ہو جاؤن اسطرح کی قسم سے حضرت نے منع فرمایا ۱۲

[۲] مزارعت کہتے ہین دو آدمیون کے ملکے کھیتی کرنیکو شرکت مین چونکہ جھگڑا ہوتا ہی اسلیے پہلے ممانعت تھی پھر اجازت دیدیگئی ۱۲

کوئی وجہ نہین کیونکہ بعض راویون نے خلیفہ کا نام نکال ڈالا ہو مگر ابن مندہ نے اسکو صحیح صحیح لکھا ہو۔

(سیدنا) **ثابت** (رضی اللہ عنہ)

ابن طریف مرادی ثم العرنی۔ فتح مصر وغیرہ مین شریک تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہو انسے ابو سالم جیشانی نے روایت کی ہو انکا تذکرہ ابن مندہ نے ابن یونس بن عبد الاعلی سے نقل کیا ہو اور کہا ہو کہ ثابت بن طریف مرادی ثم العرنی فتح مصر وغیرہ مین شریک تھے اہل عرب سے ہین انکا صحابی ہونا ثابت ہو کیونکہ اہل عرب جب بعد مرتد ہو جانے کے پھر مسلمان ہوے تو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے انھین جہاد کی ترغیب دی چنانچہ اہل عرب شام اور عراق کی طرف (جہاد کے لیے) گئے جو لوگ شام گئے تھے وہ بعد فتح شام کے مصر کی طرف گئے اور مصر کو فتح کیا ان لوگون مین بعضے وہ تھے جنکو شرف صحبت حاصل تھا اور بعضے وہ تھے جو صحابی نہ تھے اگرچہ انھون نے زمانۂ جاہلیت پایا تھا اس لیے کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے عہد مین جن لوگون نے فتوحات مین شرکت کی ہو ان سب نے زمانۂ جاہلیت پایا تھا کیونکہ اخیر عہد حضرت عمر کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تقریباً تیرہ برس بعد تک تھا پس جن لوگون نے ان دونون کے زمانے مین جنگ کی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین کبیر السن تھے واللہ اعلم۔ اسی وجہ سے ابو نعیم نے اسکا حوالہ ابن مندہ پر کر دیا ہو اور کہا ہو کہ ایک حکایت کرنے والے نے ابو سعید سے روایت کی ہو کہ یہ صحابی ہین اور انھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **ثابت** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عاصم۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ ابن عاصم نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہو حالانکہ یہ تابعی معلوم ہوتے ہین ہمین ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن محمد قباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن ابی عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن منصور طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد ابن فضیح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین بقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عقیل بن مدرک نے ثعلبہ بن مسلم سے انھون نے ثابت بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) فرمایا بیشک ادنی عبادت مجاہدین فی سبیل اللہ تمام سال کے روزے اور نماز کے برابر ہو ایک عرض کرنے والے نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ادنی مجاہد کون ہو فرمایا وہ شخص جسکا کوڑا بحالت غنودگی گر جائے اور وہ اتر کے خود اسکو اٹھائے (یہ نہ گوارا کرے کہ کسی دوسرے کو اسکے اٹھانے کی تکلیف دے) انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

۱؎ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عرب کے بعض قبیلے مرتد ہو گئے تھے جنسے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے جہاد کیا تھا ۱۲

(سیدنا) **ثابت** (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن زید انصاری بدر میں شریک تھے ابو عمر نے انکا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **ثابت** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید انصاری۔ جنگ بدر میں شریک تھے اور جنگ صفین میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **ثابت** (رضی اللہ عنہ)

ابن عتیک انصاری بنی عمرو بن مبذول سے ہیں جسر کے دن ابو عبید ثقفی کے ہمراہ ۱۵ھ ہجری میں شہید ہوئے اسکو ابن مندہ نے عروہ سے اور زہری سے نقل کیا ہے اور ابو نعیم نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ عروہ نے کہا ہے کہ جو لوگ بنی عمرو بن مبذول کے انصار میں سے جسر مدائن میں سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ شہید ہوئے انمیں ثابت بن عتیک بھی تھے میں کہتا ہوں کہ یہ صحیح نہیں کیونکہ سعد نے مدائن میں جسر کے پاس کوئی جنگ نہیں کی ہاں ان لوگوں نے اپنی سواریوں پر سوار ہوکر دجلہ کا عبور کیا تھا جسر کا واقعہ تو قس ناطف کے دن ابو عبید ثقفی والد مختار کے ساتھ ہوا ہے اسی میں ابو عبید مقتول بھی ہوئے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **ثابت** (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن مالک بن حرام بن خدیج بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو انصاری اوسی معاوی۔ عبدالرحمن اور سہل اور حارث کے بھائی ہیں۔ یہ سب لوگ احد میں شریک تھے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور انھوں نے انکا نسب معاویہ سے آگے نہیں بیان کیا۔

(سیدنا) **ثابت** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن زید بن عدی بن سواد بن اشجع انصاری۔ بنی نجار میں سے ہیں انصار کے حلیف تھے۔ احد میں شہید ہوئے۔ یہ ابن اسحاق اور زہری وغیرہ کا قول ہے۔ ابن مندہ نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے حالانکہ اسمیں خبط ہے کیونکہ انھوں نے انکا نسب قبیلۂ اشجع سے قرار دیا ہے اور انکو انصاری بنایا ہے اور کہا ہے کہ یہ بنی نجار سے تھے انصار کے حلیف تھے پس بنی نجار تو خود انصار میں سے ہیں (انصار کا حلیف ہونا کیا معنے) پھر اگر انکا نسب اشجع میں ہے تو یہ بنی نجار میں نہیں ہو سکتے بنی نجار قبیلۂ اشجع کی شاخ نہیں ہے وہ تو خود انصاری ہیں پس اگر وہ انکا نسب قبیلۂ اشجع میں ملا دیتے اور کہتے کہ یہ انصار کے یا بنی نجار کے حلیف ہیں تو ٹھیک ہوتا۔ علاوہ اسکے یہ نسب تو انصار کے

[ا]نف کے مشابہ ہی اشجع کا نسب نہین معلوم ہوتا۔ اور ابو عمر نے کہا ہی کہ ثابت بن عمرو بن عدی بن سواد بن مالک بن
غنم بن نجار یہ نسب نجار تک صحیح ہی اور انھون نے کہا ہی کہ بقول جمیع علما یہ بدر مین شریک تھے اور احد مین شہید ہوے
مگر ابن اسحاق نے انکو اہل بدر مین نہین شمار کیا۔ اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ ثابت بن عمرو اشجعی انصار کے حلیف ہین بدر مین
شریک تھے اور عروہ بن زبیر سے شرکاے بدر مین ثابت بن عمرو بن زید بن عدی بن سواد بن عصمۃ کا نام بھی منقول ہی
جو انصار کے حلیف تھے اور قبیلۂ اشجع سے تھے۔ اسمین بھی اعتراض ہی کیونکہ انصار کے بہت سے حلیف خود بھی اور انکے
باپ دادا بھی قبیلۂ اشجع مین بہت رہے اسوجہ سے انکی طرف نسبت کے ساتھ منسوب ہوگئے مثال اسکی کعب بن عجرہ ہی کہ وہ
بلی کی طرف منسوب تھے جیساکہ ہم انکے نام مین ذکر کرینگے پھر وہ انصار کے قبیلۂ بنی عمرو بن عوف کی طرف منسوب ہوگئے
بعض علما انکو انصاری کہتے ہین اور بعض لوگ بلوی حلیف انصار کہتے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین انصاری ہین بسبب
حلیف ہونے کے اور یہی وجہ ہی جو ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب انصار تک پہونچایا ہی اور پھر بھی انکو اشجعی لکھا ہی
واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انصاری۔ بدر مین شریک تھے انکا تذکرہ صرف ابو نعیم نے لکھا ہی اور موسی بن عقبہ سے انھون نے ابن شہاب سے
اُن لوگون کے نام مین جو انصار کی شاخ بنی نجار سے بدر مین شریک ہوے ثابت بن عمرو بن زید بن عدی کا نام بھی
روایت کیا ہی۔
مین کہتا ہون کہ یہ نام وہی ہے جو اس سے پہلے تذکرہ مین گذر چکا ہی پھر مین نہین سمجھتا کہ ابو نعیم نے باوجود انکے نسب سے
واقف ہونے کے انکا تذکرہ علیحدہ کیون لکھا۔ اسکے متعلق وہ کوئی عذر بھی نہین کر سکتے سوا اسکے کہ انھون نے پہلے تذکرہ
مین انکو اشجعی لکھا دیکھا اور انھین خیال ہوا کہ یہ بنی مالک بن نجار سے ہین اس وجہ سے اُن دونون کو انھون نے علیحدہ علیحدہ
سمجھ لیا۔ ایسا اکثر ہوا کرتا ہی کہ علماے نسب مین سے بعض لوگ ایک شخص کو اسکے قبیلہ کی طرف منسوب کرتے ہین اور
بعض لوگ اسی شخص کو حلف کی وجہ سے دوسرے قبیلہ کی طرف منسوب کر دیتے ہین اور کبھی نسب بھی اسی قبیلہ تک
پہونچا دیتے ہین جیساکہ ہم پہلے لکھ چکے ہین اسی وجہ سے ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک نہین کیا باوجودیکہ وہ ابو نعیم
کی تحریر سے واقف تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن خطیم بن عمرو بن یزید بن سواد بن ظفر۔ یہ ابو عمر کا قول ہی اور ابن کلبی نے اور ابو موسی نے کہا ہی کہ قیس

بیٹے ہین خطیم بن عدی بن عمرو بن سواد بن ظفر کے - انصاری ہین ظفری ہین - ظفر ایک شاخ ہے قبیلہ اوس کی - انکا تذکرہ صحابہ مین ہے - حضرت معاویہ کی خلافت مین اُنھون نے وفات پائی - انکے والد قیس بن خطیم شاعر تھے مگر وہ بحالت شرک قبل اسکے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائین مر چکے تھے - یہ ثابت حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ جمل و صفین اور نہروان مین شریک تھے ثابت بن قیس کے تین بیٹے تھے عمر اور محمد اور یزید یہ تینون واقعہ حرہ مین شہید ہوے ان ثابت کی کوئی روایت نہین ہے ہان انکے بیٹے ثابت قدم راویون مین ہین - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے

(سعیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن شماس بن زہیر بن مالک بن امرء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج - انکی والدہ قبیلہ طی کی ایک خاتون تھین - انکی کنیت ابو محمد ہے انکے بیٹے کا نام محمد تھا بعض لوگ انکو ابو عبد الرحمن بھی کہتے ہین

ثابت انصار کے خطیب[۱] تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب تھے جسطرح کہ حضرت حسان آپ کے شاعر تھے ہم اسکو پہلے بیان کر چکے ہین - احد مین اور اسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک تھے اور جنگ یمامہ مین بایام خلافت حضرت ابوبکر صدیق شہید ہوئے ہمکو ابو الفضل عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد جعفر بن احمد بن حسین مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عثمان بن احمد بن سماک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یحیی ابن جعفر بن زبرقان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ازہر بن سعد نے ابن عون سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین موسی بن انس نے انس بن مالک سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ثابت بن قیس کو نہ دیکھا تو فرمایا کہ کوئی ہے جو مجھے ثابت بن قیس کی خبر لادے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین انکی خبر لادونگا پھر وہ شخص گیا تو انھین اُن کے گھر مین پایا اس حالت مین کہ وہ سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے اس شخص نے پوچھا کہ تمھارا کیا حال ہے ثابت بن قیس نے کہا کہ برا حال ہے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر اپنی آواز بلند کر دی تھی لہذا میرے[۲] عمل حبط ہو گئے اور مین دوزخ والون مین سے ہون پس وہ شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ آیا اور اُسنے آپ سے یہ سب حال بیان کیا (موسی بن انس کہتے تھے کہ پھر دوبارہ وہ شخص ثابت بن قیس کے پاس ایک بڑی بشارت لیکے گیا) حضرت نے فرمایا کہ جاؤ اور اُنسے کہو کہ تم دوزخ والون مین سے نہین ہو بلکہ تم اہل جنت مین سے ہو - ہمین علی بن عبید اللہ نے اور ابراہیم بن محمد نے اور ابو جعفر نے اپنی سند سے (امام) ابو عیسی (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے

۱؎ خطیب کہتے ہین خطبہ پڑھنے والے کو اہل عرب کا دستور تھا جب کوئی اہم کام درپیش ہوتا تو قوم کے سب لوگ جمع کئے جاتے اور جو اُنمین زیادہ باعزت و فصیح ہوتا وہ کھڑے ہوکر سب کے سامنے تقریر کرتا - اسی تقریر کو خطبہ کہتے ہین ۱۲ ۲؎ قرآن مجید مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بلند آواز سے بولنے والون کی نسبت وارد ہوا ہے کہ وہ اس بات سے کیون نہین خوف کرتے کہ انکے عمل حبط ہو جاسکتے اسی وجہ سے انھین اسقدر خوف پیدا ہوا ۱۲ - یہ ہے خوف خدا ۱۲

ہمے ہین قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) فرمایا کیا اچھے مرد ہین ابو بکر کیا اچھے مرد ہین عمر کیا اچھے مرد ہین ابو عبیدہ کیا اچھے مرد ہین اُسید بن حُضیر کیا اچھے مرد ہین ثابت بن قیس کیا اچھے مرد ہین معاذ بن جبل کیا اچھے مرد ہین معاذ بن عمرو بن جموح - انس بن مالک کہتے تھے کہ جب جنگ یمامہ کے دن لوگ بھاگے تو مینے ثابت بن قیس بن شماس سے کہا کہ اے چچا کیا آپ نہین دیکھتے اور مینے دیکھا کہ وہ حنوط[۱] لگا رہے تھے انھون نے کہا کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس طرح نہ لڑتے تھے تمنے اپنے ہمعصرون کی بہت بری عادت ڈالی ہے اور تمنے اپنی عادتین خراب کی ہین اے اللہ مین تیرے سامنے بیزاری ظاہر کرتا ہون اُس سے جو ان لوگون یعنے کافرون نے کیا اور تیرے سامنے بیزاری ظاہر کرتا ہون اُس سے جو ان لوگون یعنے مسلمانون نے کیا بعد اسکے پھر خود انھون نے جنگ کی یہانتک کہ شہید ہو گئے اس روز یہ اور سالم غلام ابی حذیفہ بہت ثابت قدم رہے اور دونون لڑکر شہید ہو گئے حضرت ثابت اُسوقت ایک نہایت نفیس زرہ پہنے ہوے تھے ایک مسلمان کا گذر انکی طرف سے ہوا اور اُسنے انکی زرہ اُتار لی پس ایک مسلمان نے حضرت ثابت کو خواب مین دیکھا کہ وہ کہتے ہین مین ایک وصیت کرتا ہون خبردار تم اسکو خواب و خیال سمجھکر ٹال نہ دینا جب کل مین شہید ہوا تو ایک مسلمان کا گذر میری طرف سے ہوا اُسنے میری زرہ اتار لی اسکی قیام گاہ سب لوگون کے پیچھے ہے اسکے خیمہ کے پاس ایک گھوڑا بڑی لمبی رسّی مین بندھا ہوا ہے اُسنے زرہ کے اوپر ایک دیگ بند کر دی ہے اور دیگ پر کجاوا رکھدیا ہے پس تم خالد کے پاس جاؤ اور انسے کہو کہ وہ کسی کو بھیجکر اُس زرہ کو منگالین پھر جب تم مدینہ جانا تو خلیفہ رسول اللہ [یعنے ابو بکر] سے عرض کرنا کہ میرے اوپر اس قدر قرض ہے اور میرا فلان فلان غلام آزاد ہے چنانچہ جب وہ شخص بیدار ہوا تو حضرت خالدؓ کے پاس آیا اور انسے یہ خواب بیان کیا انھون نے زرہ لینے کو آدمی بھیجا وہ زرہ اُسی طرح ملی جسطرح انھون نے بیان کی تھی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بھی انھون نے اپنا خواب بیان کیا انھون نے بھی انکی وصیت جائز رکھی - ہمین نہین معلوم کہ انکے سوا اور کسی کی وصیت بعد موت کے جائز رکھی گئی ہو انسے انس بن مالک نے اور انکے بیٹون یعنے محمد اور یحیی اور عبد اللہ نے روایت کی ہے - حضرت ثابت کے سب بیٹے واقعہ حرہ مین شہید ہوے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن مخلد بن زید بن مخلد بن حارثہ بن عمرو - یہ عامر بن لوذان بن حنظلہ کی اولاد سے ہین واقعہ حرہ مین شہید ہوے کوئی اولاد

[۱] حنوط ایک قسم کی مرکب خوشبو کا نام ہے -

نہین چھوڑی۔ انکی حدیث محمد بن بکر نے ابن جریج سے انھون نے محمد بن منکدر سے انھون نے ابوایوب سے انھون نے ثابت بن مخلد سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اللہ دنیا و آخرت مین اسکی پردہ پوشی فرمائیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔ ابونعیم نے کہا ہو کہ یہ کھلا ہوا وہم ہو کیونکہ ثابت قدم لوگون نے اس حدیث کو محمد بن بکر سے اسطرح روایت کیا ہو کہ محمد بن بکر ابن منکدر سے وہ مسلمہ بن مخلد سے راوی ہین اور یحیی بن ابی بکر نے اس حدیث کو ابن جریج سے روایت کیا ہو انھون نے مسلمہ بن مخلدہ کہا ہو۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن مربن سنان بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن ثابت عبید بن ابجر۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین کمسن تھے انکے اخیافی بھائی سمرہ بن جندب ہین۔ یہ عدوی کا قول ہو۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن سعود۔ ابوعمر نے کہا ہو کہ صفوان بن محرز کہتے تھے میرے پروس مین ایک شخص اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رہتے تھے مین خیال کرتا ہون کہ انکا نام ثابت بن سعود تھا مینے انسے بہتر پروسی نہین دیکھا وہ پورا حال انکا بیان کرتے تھے یہ قول ابوعمر کا تھا اور ابوموسی نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو اور کہا ہو کہ انکا نام ثابت بن مسعود ہو اور نیز کہا ہو کہ عبدان نے بیان کیا ہو کہ مجھے انکی کوئی حدیث معلوم نہین صرف صفوان نے جو انکا ذکر کیا ہو وہ مجھے معلوم ہو۔ وہ کہتے ہین کہ ابوعثمان یعنی سعید بن یعقوب بن سراج نے افراد مین انکا ذکر کیا ہو اور انسے وہ حدیث روایت کی ہو جو عبداللہ بن مندویہ نے انسے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ ہم سے احمد بن یحیی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد نے ثابت بنانی سے انھون نے صفوان بن محرز بنانی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین مقام ابراہیم کے پیچھے (کعبہ مکرمہ مین) نماز پڑھ رہا تھا اور میرے پہلو مین ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے کھڑے ہوے تھے انکا نام ثابت ابن مسعود تھا مین جب بلند آواز سے قرات کرتا تھا تو وہ اپنی آواز پست کر لیتے تھے مینے اُنسے بہتر کوئی پروسی نہین دیکھا اور جب مجھے غلطی ہو جاتی تھی تو وہ مجھے لقمہ دیدیتے تھے پھر جب مین نماز پڑھ چکا تو طواف کرنے لگا وہ مجھے ملے اور انھون نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ روحین سب لشکر کے لشکر ایک جگہ جمع تھین جنکین وہان تعارف ہو گیا انمین یہان بھی محبت ہو اور جنمین وہان اختلاف ہوا انمین یہان بھی اختلاف ہو بیشک تم ہمیشہ بہتری پر رہو گے جب تک تم روح کے موافق چلو گے۔ ابوموسی نے کہا ہو کہ ان دونون نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہو تعجب ہو یہ دونون شخص حافظ حدیث تھے یہ وہم انسے کیونکر

ہوا مین خیال کرتا ہون کہ صحیح یہ ہو کہ یہ صحابی ثابت نہ تھے بلکہ ثابت بنانی راوی حدیث کہتے ہین کہ میرے خیال مین وہ ابن مسعود تھے ورنہ احسبہ کہتے تھے واللہ اعلم۔
مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے انکے تذکرہ مین احسبہ لکھا ہو جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن معبد۔ انھون نے روایت کی ہو کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت کی بابت سوال کیا جسکے حسن نے اُسے فریفتہ کر لیا تھا اِس حدیث کو عبید اللہ بن عمرو نے بواسطہ ایک شخص کے جو قبیلہ کلب سے ہین ثابت ابن معبد سے روایت کیا ہو حالانکہ یہ وہم ہو۔ صحیح وہ ہو جو علی بن معبد وغیرہ نے عبید اللہ بن عمرو سے انھون نے عبد الملک ابن عمیر سے انھون نے ثابت بن معبد سے انھون نے قبیلہ کلب کے ایک شخص سے روایت کی ہو۔ ثابت بن معبد تابعی ہین۔ کوفہ کے رہنے والے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناہ بن عدی بن عمرو بنی مالک بن نجار بن اوس سے ہین بدر مین شریک تھے ابن مندہ نے نجار بن اوس رکی اولاد سے انھین) لکھا ہو اور اپنی سند سے ابن اسحاق سے اُن لوگون کے نام مین جو مالک بن نجار بن اوس کی اولاد سے جنگ بدر مین شریک تھے ثابت بن منذر بن حرام کا نام روایت کیا ہو۔ ابو نعیم نے لکھا ہو کہ یہ ابن لہیعہ کا وہم ہو کہ اِس وہم کرنے والے نے اسپر تنبیہ نہین کی کیونکہ نجار بیٹے ہین ثعلبہ بن عمرو بن خزرج کے۔
مین کہتا ہون میرا خیال یہ ہو کہ ابن مندہ نے کسی ناقص کتاب مین لکھا دیکھا ہوگا من بنی مالک بن النجار اوس بن ثابت کاتب نے نجار کے بعد ابن کا لفظ بڑھا دیا ہوگا اسکو ابن مندہ نے نجار بن اوس سمجھ لیا حالانکہ ایسا نہین ہو صحیح یہ ہو کہ ان صحابی کا نام اوس بن ثابت بن منذر بن حرام ہو مالک بن نجار کی اولاد سے ہین حسان بن ثابت کے بھائی ہین انکا تذکرہ اوس کے بیان مین ہو چکا ہو۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن امیہ بن امرء القیس۔ کنیت انکی ابو حبہ بدری ہو۔ فتح مصر مین شریک تھے اسکو ابن مندہ نے ابو سعید ابن یونس سے نقل کیا ہو ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض راویون نے ذکر کیا ہو کہ کنیت انکی ابو حبہ بدری ہو اور ابو سعید بن یونس سے روایت کی ہو کہ یہ فتح مصر مین شریک تھے۔ اور زہری نے ابن حزم سے روایت کی ہو کہ حضرت ابن عباس اور ابو حبہ انصاری کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے تذکرہ مین فرمایا کہ پھر مین اوپر چڑھایا گیا

یہانتک کہ مین ایک میدان مین پہونچا جہان قلعون کے کشش کی آواز مین سنتا تھا۔ ابوعمر نے یہ تذکرہ نہین لکھا ہان کنیت کے بیان مین ابوحبہ انصاری بدری کا ذکر کیا ہی اور انکے نام اور کنیت مین اختلاف بھی بیان کیا ہی بعض روایتون مین انکا نام ثابت بن نعمان ذکر کیا ہی۔ یہ اخیافی بھائی ہین سعد بن خیثمہ کے۔ اور ابن ماکولا نے ابن برقی سے انھون نے ابن یونس سے نقل کیا ہی کہ انکا نام ثابت بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس ہی کنیت انکی ابوحبہ ہی ابن اسحاق نے انکا ذکر شہدائے احد مین کیا ہی اور انکی کنیت ابوحبہ بتائی ہی اور انکو بنی عمرو بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف کی طرف منسوب کیا ہی پس اگر یہ احد کے دن شہید ہوگئے تھے تو انسے متصل روایت صحیح نہین ہی واللہ اعلم۔ حبہ کی لفظ مین اختلاف ہی کہ بے کے ساتھ ہی یا نون کے ساتھ کنیت مین انشاء اللہ اسکا بیان ہوگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن حارث بن عبد رزاح بن ظفر۔ انصاری اوسی۔ قبیلۂ بنی ظفر سے ہین۔ انکا تذکرہ صحابہ مین کیا جاتا ہی ابوعمر نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر۔ انصاری ہین ظفری ہین صحابہ مین انکا تذکرہ ہوتا ہی۔ یہ ابوعمر کا قول ہی اور ابوموسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنیکی غرض سے انکا ذکر لکھا ہی اور کہا ہی کہ ثابت بن نعمان۔ عبدان نے اور شاہین نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور ابن شاہین نے کہا ہی ثابت بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر ابوموسی نے کہا ہی کہ بعض لوگ انکو ثابت بن نعمان بن حارث بن عبد رزاح بن ظفر کہتے ہین نیز انھون نے کہا ہی کہ عبدان نے انکا نسب اس طرح لکھا ہی ثابت بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف ابن مالک بن اوس۔ کنیت انکی ابوالصباح ہی انھون نے اپنی سند سے موسی بن عقبہ سے انھون نے زہری سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے کہ انصار کی شاخ بنی عمرو بن عوف سے پھر بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے ثابت بن نعمان جنکی کنیت ابوالصباح تھی جنگ بدر مین شریک تھے اور جنگ خیبر مین شہید ہوے۔ عبدان نے کہا ہی کہ ابن اسحاق کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے جو لوگ خیبر مین شہید ہوے اور انھون نے پورا قصہ بیان کرکے آخر مین سے کہا کہ (انہی سے) ابوالصباح یعنے ثابت بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف ہین۔ اور حافظ ابوعبداللہ بن مندہ نے انکا تذکرہ اس طرح لکھا ہی ثابت بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس اور انھون نے کہا ہی کہ کنیت انکی ابوحبہ بدری ہی پس گویا یہ نسب علاوہ اسکے ہین یہانتک ابوموسی کا کلام تھا۔

مین کہتا ہون کہ ابو موسی نے ابن شاہین سے اِسی تذکرہ مین ثابت بن نعمان کا نسب ویسا ہی نقل کیا ہو جیسا ہم نے ذکر کیا ہو یعنے ثابت بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر انھون نے یہ بھی کہا ہو کہ بعض لوگ انکو ثابت بن نعمان بن حارث ابن عبد رزاح بن ظفر کہتے ہین اور یہ بھی کہا ہو کہ بعض لوگ انکو ثابت بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کہتے ہین۔ کنیت انکی ابو الصباح ہو پس یقیناً ابو موسی نے اور ابن شاہین نے اِن تینون نسبون کو ایک شخص کا نسب سمجھ لیا اسی لیے اِن تینون کو ایک ہی تذکرہ مین جمع کر دیا۔ پہلے دونون نسبون کے ایک سمجھ لینے مین تو وہ معذور سمجھے جا سکتے ہین کیونکہ وہ دونون نسب ایک ہی قبیلہ کے ہین یعنے قبیلہ ظفر کے مگر درحقیقت یہ بھی کوئی عذر نہین کیونکہ ایک تو بنی سواد بن ظفر کا نسب ہو اور دوسرا بنی عبد رزاح بن ظفر کا ہو۔ لیکن تیسرا نسب تو بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف کا ہو اُسمین تو کوئی عذر ہو ہی نہین سکتا کیونکہ ظفر اور ثعلبہ سوا مالک بن اوس کے اور کسی جگہ متفق نہین ہین پس کیونکر دونون کے ایک ہونیکا شبہ ہو سکتا ہو اس قسم کا شبہ بہت بعید ہو باقی رہے وہ دونون نسب جو ظفر تک پہونچتے ہین تو ابو عمر نے اُن دونون مین فرق ظاہر کر دیا ہو جیسا کہ ہم نے انسے نقل کیا اور انھون نے علیحدہ علیحدہ لکھا ہو ایک کو ثابت بن نعمان بن حارث بن عبد رزاح بن ظفر لکھا ہو اور دوسرے کو ثابت بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد ابن ظفر لکھا ہو۔ اور حق بھی یہی ہو کیونکہ اِن دونون کے درمیان مین کوئی ایسا علاقہ نہین ہو جس سے یہ دونون ایک سمجھ لیے جائین سوا اسکے کہ یہ دونون ظفر مین جا کے ملجاتے ہین اور یون تو ہر قبیلہ سے ایک جماعت صحابہ کی نکلی ہو لہذا اس بنا پر سب کو ایک کر دینا چاہیے کیونکہ وہ سب کسی نہ کسی قبیلہ مین جا کے ملجاتے ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن ہزال بن عمرو انصاری۔ قبیلہ بنی عمرو بن عوف بن خزرج سے ہین جو حبلی کی ایک شاخ ہو۔ جنگ بدر مین شریک تھے یہ بیان زہری کا ہو اور جنگ یمامہ مین شہید ہوے یہ بیان ابن مندہ کا ہو۔ اور ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ بنی عمرو بن عوف سے ہین بدر مین اور تمام غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوے یونس ابن بکیر نے ابن اسحاق سے اُن لوگون کے نام مین جو جنگ یمامہ مین شہید ہوے نقل کیا ہو کہ انھون نے کہا ہی سالم ابن عوف سے ثابت بن ہزال ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن وائلہ جنگ خیبر مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر[1] لکھا ہو۔

[1] مختصر لکھنے کی وجہ ظاہر ہو جو صحابہ حضرت کی حیات ہی مین وفات پاگئے یا شہید ہوگئے اُن سب کے حالات باستثنائے شاذ و نادر اسی طرح مختصر ملتے ہین ۱۲

(سیدنا) **ثابت** (رضی اللہ عنہ)

ابن ودیعہ بن جذام - بنی امیہ بن زید بن مالک مین سے ہین عمرو بن عوف کی اولاد سے ہین انصاری ہین اوسی ہین - کنیت انکی ابو سعد ہو - انکے والد منافقین مین سے تھے انکا شمار اہل مدینہ مین ہو - یہ بیان ابن مندہ کا ہو انھون نے محمد ابن سعد کاتب واقدی سے اسکو نقل کیا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ (انکا نام) ثابت بن زید بن ودیعہ (ہو) جیساکہ ہم بعد اس تذکرہ کے لکھین گے اور ابو عمر نے کہا ہو کہ انکا نام ثابت بن ودیعہ ہو یہ اپنے دادا کی طرف منسوب ہین یہ ثابت بیٹے ہین زید بن ودیعہ بن عمرو بن خزرج اکبر کے - انصاری ہین واقدی نے کہا ہو کہ کنیت انکی ابو سعد ہو یہ کوفی ہین انسے زید بن وہب نے اور عامر بن سعد نے اور براء بن عازب نے سوسمار[1] کے متعلق انکی حدیث روایت کی ہو جسمین لوگ بہت اختلاف کرتے ہین مگر انکی حدیث پالے ہوے گدھون کی بابت خیبر کے دن صحیح ہو - ہمین ابو احمد عبد الوہاب بن علی بن علی صوفی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک لشکر مین تھے ہم نے کچھ سوسمارین پائین ایک سوسمار ہم نے انمین سے بھونی اور مین اُسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گیا اور اُسے آپکے سامنے رکھدیا آپنے ایک لکڑی اپنے ہاتھ مین اُٹھائی اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ کرکے جانور بنادیا گیا تھا اور مین نہین جانتا کہ یہ کون سا جانور ہو (آیا وہی مسخ شدہ بنی اسرائیل کے کسی گروہ کا ہو یا کوئی اور) لہذا آپنے نہین کھایا اور نہ منع فرمایا یہ حدیث بطرق متعددہ مروی ہو وہ سب طرق ثابت بن ودیعہ سے منقول ہین اور اس حدیث کو ورقاء نے اور محمد بن فضیل نے اور کئی آدمیون نے حصین سے انھون نے زید بن وہب سے انھون نے ثابت بن زید انصاری سے روایت کیا ہو اور حسن بن عمارہ نے اس حدیث کو زید بن وہب سے انھون نے حذیفہ سے روایت کیا ہو اور شعبہ نے اس حدیث کو زید بن وہب سے انھون نے حذیفہ سے روایت کیا ہو واللہ اعلم - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہو -

(سیدنا) **ثابت** (رضی اللہ عنہ)

ابن وقش بن زعورا انصاری - ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ ثابت ابن وقش بن زغبہ بن زعورا ابن عبد الاشہل انھون نے نسب مین زغبہ کو زیادہ کردیا اور یہی صحیح ہو کلبی نے بھی ایسا ہی کہا ہو - اُحد کے دن شہید ہوے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹیلہ پر مامور فرمایا تھا - یہ اور حُسیل بن جابر حضرت حذیفہ ابن یمان کے والد جب احد جانے لگے اور یہ دونون بہت بوڑھے تھے تو ایک نے دوسرے سے کہا کہ اب ہمین کسی

[1] ایک جانور کا نام ہو انکی حدیث وہی ہو جو آگے بیان ہوگی ۱۲

بات کا انتظار نہین آج یا کل ہم مرجائینگے پس اگر ہم چلین تو اپنی تلوارین لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کیون نہ چلین شاید اللہ ہمین شہادت نصیب کرے چنانچہ ان دونون نے اپنی تلوارین لے لین اور لوگون کے ساتھ ہو لیے ان دونون کا علم کسی کو نہ تھا۔ ثابت کو تو مشرکون نے قتل کیا اور حسیل پر خود مسلمانون کی تلوارین پڑگئین انھون نے انکو پہچانا نہین اور قتل کردیا۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ابوموسی نے ابن مندہ پر استدراک کیا ہے اور کہا ہے کہ وقش ابن زغبہ بن زعورا ابن عبد الاشہل کے دونون بیٹے یعنے ثابت اور رفاعہ احد کے دن شہید ہوگئے اور انکے ہمراہ ثابت کے دو بیٹے سلمہ اور عمرو بھی شہید ہوے ابوموسی نے کہا ہے کہ شاہین نے ان ثابت بن وقش اور ثابت بن وقش بن زعورا کے درمیان مین فرق سمجھا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ مجھے ان دونون کے ایک ہونے مین شک نہین ہے صرف یہ ہوا ہے کہ بعض راویون نے نسب مین سے زغبہ کو نکالڈالا ہے۔ اس قسم کی عادت راویون مین اکثر جاری ہے پس اگر یہ فرق کرنے والا چاہے کہ ان دونون کا نسب بیان کرے تو زعورا ابن عبد الاشہل تک دونون کا نسب ایک پائیگا اور یہ کہ وہ دونون احد کے دن شہید ہوے اور یہ سب باتین اس امر پر دلالت کرتی ہین کہ یہ دونون ایک ہین۔ ابن کلبی نے سلمہ بن ثابت کا اور عمرو بن ثابت ابن وقش بن زغبہ بن زعورا ابن عبد الاشہل کا نسب بیان کیا ہے اور یہ کہ وہ دونون احد مین شہید ہوے پس بغیر اسکے اتحاد کیونکر ممکن ہے (کہ یہ دونون ثابت ایک ہون) انھون نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ان عمرو کا نام اُصیرم ہے بنی عبد الاشہل سے ہین وہ جنت مین داخل ہوے اور انھون نے ایک نماز بھی نہین پڑھی[1] واللہ اعلم۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن ودیعہ اور بعض لوگ انکو ابن یزید بن ودیعہ کہتے ہین کنیت انکی ابوسعد ہے یہ صحابی ہین کوفہ مین رہتے تھے انسے براء بن عازب نے اور زید بن وہب نے اور عامر بن ربیعہ بجلی نے روایت کی ہے یہ ابونعیم کا قول ہے اور انھون نے انکے تذکرہ مین سوسمار کی وہ حدیث بھی لکھی ہے جو ثابت بن ودیعہ کے تذکرہ مین گذر چکی ہے ابونعیم نے انکو اور ثابت بن ودیعہ کو ایک کردیا ہے ابوعمر نے بھی ایسا ہی کیا ہے مگر ابن مندہ نے ان دونون کو علحدہ علحدہ ذکر کیا ہے مگر باوجود اسکے دونون تذکرون مین انسے راوی براء اور زید اور عامر کو لکھا ہے اور حدیث ایک ہی ہے وہی سوسمار کی حدیث پس مین نہین جانتا کہ ابن مندہ نے انکو دو کیون بنایا ان دونون کی بحث گذر چکی ہے اگر ابن مندہ انکا نسب بیان کرتے تو انپر حق ظاہر ہوجاتا واللہ اعلم ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ نہین لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابوعمر نے انکا تذکرہ ثابت بن ودیعہ کے بیان مین لکھا ہے۔

---

[1] مطلب یہ ہے کہ اسلام لانے کے بعد انھین اتنا موقع ہی نہین ملا کہ نماز پڑھتے کیونکہ فوراً ہی شہید ہوگئے ۱۲

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید۔ انسے عبدالرحمن بن عائذ حمصی ازدی نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا۔ میرے پیر مین کچھ لنگ تھا وہ زمین تک پہونچتا ہی نہ تھا حضرت نے میرے لیے دعا فرمائی تو مین بالکل اچھا ہوگیا یہانتک کہ وہ پیر دوسرے پیر کے برابر ہوگیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی اور ابن مندہ نے کہا ہی کہ یہ حدیث غریب ہی ہم اسکو صرف اسی سند سے جانتے ہین۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید انصاری۔ ابونعیم نے کہا ہی کہ مین انکو وہی ثابت سمجھتا ہون جنکا ذکر اس سے پہلے ہوچکا ہی جنکے پیر کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی اور وہ اچھا ہوگیا تھا اور انھون نے یہ بھی کہا ہی کہ انسے شعبی نے اور عامر بن سعد نے انکی حدیث کو فیون کے متعلق روایت کی ہی۔ اور ابونعیم نے اپنی سند سے ابواسحاق تک انھون نے عامر بن سعد سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین قرظہ بن کعب اور ثابت بن یزید اور ابو مسعود انصاری کی زیارت کو گیا تو دیکھا کہ انکے پاس کچھ لونڈیان تھین[۱] اور کچھ چیزین تھین مینے کہا کہ آپلوگ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور یہ باتین کرتے ہین انھون نے کہا اگر تم سنو تو خیر ورنہ چلے جاؤ کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کے اوقات مین لہو کی[۲] اور موت کے وقت رونے کی اجازت دی ہی۔ اور ابن مندہ نے کہا ہی کہ ثابت بن یزید انصاری یہ وہم ہی بعض لوگ انکو عبداللہ بن ثابت کہتے ہین ابن ابی زائدہ نے مجالد سے اور حریث ابن ابی مطر سے انھون نے شعبی سے روایت کی ہی بعض لوگ بعض سے کچھ زیادہ روایت کرتے ہین بعض لوگون نے ثابت ابن یزید سے روایت کی ہی اور بعض نے کسی اور سے کہ انھون نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک کتاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لائے اور عرض کیا کہ (اجازت ہو تو) یہ کتاب مین آپ کو سناؤن اسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آیا۔

اس حدیث کو ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی مگر ابو عمر نے اس حدیث کو ثابت سے روایت نہین کیا انھون نے صرف عبداللہ کے نام مین انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ عبداللہ بن ثابت انصاری کنیت انکی ابو اُسید ہی بالضم اور بعض لوگ ابو اسید بالفتح کہتے ہین اور صحیح بالفتح ہی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا روغن زیت کھاؤ اور نیز یہ بھی روایت کی ہی کہ آپنے یہود و نصاریٰ کی کتابون کے پڑھنے سے ممانعت فرمائی بعد اسکے ابو عمر نے انکا تذکرہ

---

[۱] مطلب یہ ہی کہ انکے یہان گانا ہو رہا تھا لونڈیان گا رہی تھین اور چیزون سے مراد دف ہی ۱۲ [۲] لہو کی لفظ سے اُن صحابہ نے اس بات کی طرف اشارہ کردیا کہ یہ چیزین آیہ کریمہ ومن الناس من یشتری لہو الحدیث کی تحت مین داخل ہین اور انکی ممانعت اُس آیت سے ثابت ہی مگر آنحضرت علیہ السلام نے اس خاص وقت کے لیے انکی اجازت دیدی ہی ۱۲

کنیت کے باب مین بھی لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابواسید جنکا نام ثابت انصاری ہے اور بعض لوگ انھین عبداللہ بن ثابت کہتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا روغن زیتون کھاؤ بعض لوگ کہتے ہین انکی کنیت ابواسید بالضم ہے مگر صحیح بالفتح ہے اسناد اس حدیث کی مضطرب ہے۔ ابوعمر کو لازم تھا کہ انکا تذکرہ یہان بھی لکھتے کیونکہ انھون نے خود لکھا ہے کہ ابواسید کا نام ثابت ہے۔ ابن ماکولا نے بھی انکا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابواسید بالفتح بیٹے ہین ثابت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا روغن زیتون کھاؤ انسے عطاء شامی نے روایت کی ہے بعض لوگ کہتے ہین انکی کنیت ابواُسید بالضم ہے مگر وہ صحیح نہین

باب الثاء مع الراء و مع العین

(سیدنا) ثروان (رضی اللہ عنہ)

ابن فزارہ بن عبد یغوث بن زہیر۔ زہیر کا نام حمم ہے یعنے تام بن ربیعہ بن عمر بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے جس وقت حاضر ہوے یہ شعر عرض کیا ؎

الیک[۱] رسول اللہ جنت مطیتی ۔۔۔ مسافۃ ارباع تروح وتغتدی

ابن شاہین نے ابن کلبی سے انکا تذکرہ نقل کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔
مین کہتا ہون کہ ابن کلبی نے جمہرہ مین ایسا ہی لکھا ہے۔ اور عمرو بن عامر بن ربیعہ (جو اس نسب مین ہین) یہ بھائی ہین بکاء کے جنکا نام ربیعہ ہے جنکی طرف بکائی منسوب ہے۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بلتعہ۔ بھائی ہین حاطب بن ابی بلتعہ کے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ انھون نے پایا تھا مگر انکی اکثر روایتین صحابہ سے ہین یہ ترمذی کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے کیا ہے۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

بہرانی۔ انکا تذکرہ عبدان بن محمد نے کیا ہے۔ وہ علی بن اشکاب سے وہ ابوذر سے وہ موسی بن اعین جزری سے وہ عبدالکریم ابن فرات سے وہ ثعلبہ بہرانی سے راوی ہین کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب دنیا سے علم اٹھا لیا جائیگا یہانتک کہ لوگ علم کے کسی جز پر قادر نہونگے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ علم کیونکر اٹھا لیا جائیگا خدا کی

[۱] ترجمہ اے خدا کے رسول میری سواری آپکی طرف دوڑتی ہوئی آئی ہے اتنی دور سے کہ چار چار دن کے بعد اسے پانی ملا صبح شام برابر چلتی ہوئی آئی ہے ۱۲

کتاب ہمارے پاس ہے ہم اپنے بیٹون کو اسکی تعلیم دینگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ کے پاس توارت وانجیل ہے وہ انکے کیا کام آتی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث ابو الدرداء سے مشہور ہے۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جذع انصاری۔ بنی خزرج مین سے ہین پھر بنی سلمہ مین انکا شمار ہوا پھر بنی حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ مین انکا شمار ہوا۔ بدر مین شریک تھے یہ عروہ اور زہری کا قول ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ جنگ طائف مین مقتول ہوئے ابونعیم نے کہا ہے کہ عروہ اور زہری سے بدریون کے نام مین ثعلبہ کا نام بھی منقول ہے جنکا لقب جذع ہے انھون نے جذع انکا لقب قرار دیا ہے انکے باپ کا نام نہین کہا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ جو کچھ ابونعیم نے کہا وہی صحیح ہے جذع ثعلبہ کا لقب ہے نام نہین ہے ہان ثابت بن جذع البتہ ایک شخص ہین جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے جذع انکے والد کا نام ہے میرا خیال یہ ہے کہ ابن مندہ نے یہ سمجھا کہ یہ بھی اسی طرح ہے اور اگر انکو معلوم ہو جاتا کہ یہ ثعلبہ ملقب بہ جذع والد ہین ثابت کے تو وہ ایسا نہ کہتے واللہ اعلم۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بدر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور طائف مین مین شہید ہوے یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابونعیم نے ثعلبہ بن جذع کے تذکرہ مین جو کچھ لکھا ہے وہ بیان ہو چکا اسی تذکرہ مین انھون نے اپنی سند سے موسی بن عقبہ سے اور انھون نے ابن شہاب سے شرکاے بدر کے نامون مین خزرج سے پھر بنی سلمہ سے پھر بنی حرام سے ثعلبہ کا نام بھی روایت کیا ہے جنکا لقب جذع ہے اور کہا ہے کہ بعض متاخرین نے یعنے ابن مندہ نے انکو ثعلبہ بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ لکھا ہے وہ جنگ بدر مین شریک تھے اور طائف مین شہید ہوے ابن مندہ نے انکا ذکر علیحدہ لکھا ہے حالانکہ یہ دونون ایک ہین۔

مین کہتا ہون کہ ابونعیم کا قول صحیح ہے ابن مندہ کو وہم ہو گیا جذع ثعلبہ کا لقب ہے جسکو ثابت بن جذع کے تذکرہ مین انھون نے خود بھی لکھا ہے اور کہا ہے کہ جذع کا نام ثعلبہ بن زید بن حارث بن حرام ہے پس باوجود اسکے وہ یہان ثعلبہ بن حارث کیون کہتے ہین انکے والد کا نام زید کیون انھون نے خارج کر دیا یہ ثعلبہ تو بیٹے ہین زید بن حارث بن حرام کے جیسا کہ انھون نے ثابت کے تذکرہ مین انکے والد کا نام لکھا ہے۔ اس نسب کو اور بھی کئی لوگون نے لکھا ہے انمین سے ہشام اور ابن حبیب بھی ہین ان ثعلبہ کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے ابن مندہ انکو ابن جذع کہتے ہین حالانکہ جذع خود انھین کا لقب ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حاطب بن عمرو بن عبد بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری ہین اوسی ہین۔ بدر مین شریک تھے یہ محمد بن اسحاق اور موسی بن عقبہ کا قول ہو۔ یہی ہین جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی درخواست کی تھی کہ آپ انکے واسطے دعا کرین تاکہ اللہ تعالی انھین مال عنایت فرمائے۔

ہم سے ابوالعباس احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی زرزاری نے اجازۃً بیان کیا انھون نے کہا ہمین ابوعبداللہ حسن ابن عبداللہ رستمی نے اور رئیس مسعود بن حسن بن قاسم بن فضل ثقفی اصفہانی نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین احمد بن خلف شیرازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے استاد ابواسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن حامد وزان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن محمد بن ابراہیم سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ابوازہر احمد بن ازہر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے مروان بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن شعیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین معاذ بن رفاعہ نے علی بن یزید سے انھون نے قاسم یعنے ابوعبدالرحمن سے انھون نے ابوامامہ باہلی سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ثعلبہ بن حاطب انصاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالی مجھے مال دے آپنے فرمایا کہ کیا تمھین میری حالت کی اقتدا پسند نہین ہو قسم ہو اسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہو کہ اگر مین چاہتا کہ سونے اور چاندی کے پہاڑ میرے ساتھ رہا کرین تو بیشک رہتے (اُس وقت ثعلبہ نے سکوت کرلیا) پھر چند روز کے بعد آپکے پاس آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ اللہ سے دعا فرمائیے کہ مجھے مال دے قسم ہو اسکی جس نے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہو کہ اگر اللہ مجھے مال دیگا تو مین ہر حقدار کا حق ادا کرونگا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ ثعلبہ کو مال دے اے اللہ ثعلبہ کو مال دے راوی کہتا ہو کہ ثعلبہ نے کچھ بکریان پالی تھین وہ ایسی بڑھین جس طرح کیڑے بڑھتے ہین پس ثعلبہ ظہر اور عصر کی نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پڑھتے تھے اور باقی نمازین وہ اپنی بکریون (کے گلہ) مین پڑھنے لگے پھر اُن بکریون مین اور بھی ترقی ہوئی تو انھون نے ظہر اور عصر کی نماز مین بھی آنا چھوڑ دیا اور صرف جمعہ کی نماز مین آنے لگے پھر اُن بکریون مین اور بھی ترقی ہوئی تو انھون نے جمعہ کی نماز بھی چھوڑ دی جمعہ اور جماعت کی شرکت بالکل ترک کردی جب جمعہ کا دن آتا تو وہ باہر نکلکر لوگون سے حالات پوچھا کرتے تھے ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین یاد کیا اور پوچھا کہ ثعلبہ کا کیا حال ہو لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ثعلبہ نے بکریان پالی ہین جو جنگل مین نہین سماتین (انھین مین مشغول رہتے ہین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثعلبہ کی خرابی ثعلبہ کی خرابی ثعلبہ کی خرابی اسی اثنا مین اللہ تعالی نے آیت صدقہ

نازل فرمائی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بنی سلیم سے اور ایک شخص کو بنی جہینہ سے مقرر فرمایا اور انھین صدقے کے جانورون کی تعریفین لکھدین کہ وہ کس کس عمر کے لیے جائین اور ان دونون سے کہا کہ تم ثعلبہ بن حاطب کے پاس جاؤ اور بنی سلیم کے ایک شخص کے پاس جاؤ اور ان دونون سے صدقہ لے لو چنانچہ وہ دونون نکلے اور ثعلبہ کے پاس گئے اُنسے صدقہ مانگا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر انھین پڑھائی ثعلبہ نے کہا کہ یہ تو جزیہ ہے یہ تو جزیہ کی بہن ہے اچھا تم لوگ جاؤ جب تم فارغ ہونا اُسوقت میرے پاس آنا چنانچہ وہ دونون چلے گئے بنی سلیم کے شخص نے جب ان دونون کی آنیکی خبر سنی تو اُسنے اپنے اونٹون مین سے نہایت عمدہ عمدہ اونٹ چھانٹ کر صدقہ کے لیے علیحدہ کر لیے اور اُن اونٹون کے ساتھ انکا استقبال کیا جب ان دونون نے اُن اونٹون کو دیکھا تو کہا کہ عمدہ عمدہ اونٹ چھانٹ کر دینا تمپر ضروری نہین ہے اُس سُلَمی نے کہا کہ تم انھین لے لو مینے اپنی خوشی سے دیے ہین اسکے بعد وہ دونون اور لوگون کے پاس گئے اور صدقہ وصول کیا بعد اسکے پھر ثعلبہ کے پاس آئے ثعلبہ نے کہا کہ مجھے اپنی تحریر دکھاؤ (اُن دونون نے وہ تحریر دکھادی) اُسکو پڑھکر ثعلبہ نے (پھر وہی) کہا کہ یہ تو جزیہ ہے یہ جزیہ کی بہن ہے تم (اسوقت) چلے جاؤ ذرا مین اپنی راے دیکھ لون چنانچہ وہ دونون واپس آئے جب انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو قبل اسکے کہ یہ دونون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کرین آپ نے فرمایا کہ ثعلبہ کی خرابی پھر آپنے بنی سلیم کے شخص کے لیے دعاے خیر فرمائی بعد اسکے اُن دونون نے ثعلبہ کی وہ حرکت بیان کی پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ومنھم من عاھد اللہ لئن اتانا من فضلہ الی قولہ وبما کانوا یکذبون اُسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ثعلبہ کے عزیزون مین سے ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اُس نے اس آیت کو سنا اور اُسنے جاکر ثعلبہ سے بیان کیا کہ اے ثعلبہ تیری خرابی ہو اللہ عزوجل نے تیرے بارے مین ایسا ایسا حکم نازل فرمایا پس ثعلبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور آپ سے درخواست کی کہ میرا صدقہ قبول کر لیجیے حضرت نے فرمایا کہ اللہ بزرگ برتر نے مجھے تمھارے صدقہ کے قبول کرنے سے منع کر دیا ہے (یہ سنکر) ثعلبہ اپنے سر پر خاک ڈالنے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خود تمھارا ہی کیا ہوا ہے مینے تمھین حکم دیا تھا تمنے نہ مانا پس جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے صدقے کے لینے سے انکار کر دیا تو وہ اپنے گھر لوٹ گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور آپ نے اُنسے کچھ نہین لیا پھر یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جبکہ وہ خلیفہ کیے گئے آئے اور کہا کہ آپ میرا تقرب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اور میرا مرتبہ انصار مین جانتے ہین آپ میرا صدقہ لے لیجیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمسے صدقہ نہین لیا اور مین لے لون

ف یہ مضمون اس آیت کا ترجمہ یہ ہے انمین بعض ایسے ہین جنھون نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ ہمین اپنا فضل دیگا تو ہم ضرور ضرور صدقہ دینگے اور نیکون مین ہونگے مگر جب اللہ نے انھین اپنا فضل دیا تو انھون نے بخل کیا اور منھ پھیر کر ہٹ گئے پس اسی خلف وعدہ کی وجہ سے جھوٹ بولنے کے سبب سے انکے دل مین نفاق آگیا جو قیامت تک رہیگا۔

یہ نہین ہوسکتا پس حضرت ابو بکرؓ کی وفات ہوگئی اور انھون نے انکا صدقہ نہین قبول کیا۔ پھر حضرت عمرؓ خلیفہ ہوے تو انھون نے کہا کہ اے امیرالمومنین آپ میرا صدقہ لے لیجیے حضرت عمرؓ نے کہا کہ تمھارا صدقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہین کیا اور حضرت ابو بکرؓ نے قبول نہین کیا اور مین قبول کر لون (یہ نہین ہو سکتا) پس حضرت عمر کی وفات ہوگئی اور انھون نے انکا صدقہ قبول نہین کیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے تو ثعلبہ انکے پاس گئے اور انسے درخواست کی کہ انکا صدقہ قبول کرلین انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھارا صدقہ قبول نہین کیا ثعلبہ کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور انکا نسب بھی سب نے ایسا ہی بیان کیا ہو جیسا ہمنے بیان کیا اور ان لوگون نے یہ بھی کہا ہو کہ یہ بدر مین شریک تھے۔ اور ابن کلبی نے کہا ہو کہ ثعلبہ بن حاطب بن عمرو بن عبید بن امیہ یعنے بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف انصاری قبیلۂ اوس سے ہین جنگ بدر مین شریک تھے اور احد مین شہید ہوے پس اگر یہ وہی ہین جنکا حال اس تذکرہ مین بیان ہوا تو یقیناً یا ابن کلبی کو انکے شہادت کے بیان کرنے مین وہم ہوگیا یا یہ قصہ صحیح نہین ہو[۵] یا یہ کوئی اور ہین اور وہ وہی ہین۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو حبیب عنبری۔ دادا ہین ہرماس بن حبیب کے۔ انکا نسب اسحاق بن راہویہ نے نصر بن شمیل سے انھون نے ہرماس بن حبیب بن ثعلبہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے نقل کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حکم لیثی۔ بصرہ مین رہتے تھے پھر کوفہ چلے گئے۔ انکا نسب کسی نے بیان نہین کیا۔ یہ ثعلبہ بیٹے ہین حکم بن عرفطہ بن حارث بن لقیط بن یعمر شداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ کے کنانی ہین لیثی ہین کہتے تھے کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین بچہ تھا۔ انسے سماک بن حرب نے اور یزید بن ابی زیاد نے روایت کی ہو یہ خیبر مین شریک تھے۔ ہمین ابو الفضل عبد اللہ بن احمد نے اپنی اسناد سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ شعبہ سے وہ سماک سے راوی ہین وہ کہتے تھے کہ مینے ثعلبہ بن حکم کو یہ کہتے ہوے سنا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (خیبر مین) تھے لوگون نے کچھ بکریان لوٹین (اور انکو ذبح کرکے پکنے کے لیے دیگون مین رکھدیا) حضرت نے اس سے منع فرمایا اور دیگین الٹ دی گئین۔ اور اسرائیل نے سماک سے انھون نے ثعلبہ سے روایت کی ہے کہ

[۵] جب اس روایت کا صحیح ہونا مصنف کے نزدیک بھی قابل وثوق نہین ہے تو حضرت ثعلبہ کو کوئی الزام عائد نہین ہوسکتا ۱۲۔

انھون نے کہا خیبر کے دن کچھ بکریان ہمنے پائین الخ اور اسباط نے اس حدیث کو سماک سے انھون نے ثعلبہ سے انھون نے ابن عباس سے روایت کیا ہو کہ انھون نے کہا خیبر کے دن لوگون نے کچھ گدھے لوٹے اور انکو ذبح کرکے پکانے لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو دیگین اُلٹ دی گئین اور اس حدیث کو جریر نے ابو زیاد سے انھون نے ثعلبہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو انھون نے ابن عباس کا ذکر نہین کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) **ثعلبہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی رقیہ لخمی۔ فتح مصر مین شریک تھے۔ انکا ذکر محدثین کی کتابون مین ہو۔ یہ ابو سعید بن یونس بن عبد الاعلی کا قول ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) **ثعلبہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن زیب عنبری۔ انسے انکے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میرے ذمہ اولاد اسمٰعیل کا ایک غلام قرض تھا۔ اس حدیث کی اسناد مین راوی چھوٹ گئے ہین اور ضعف ہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسیطرح مختصر لکھا ہے

(سیدنا) **ثعلبہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن زہدم تمیمی حنظلی۔ صحابی ہین۔ انکا شمار کوفیون مین ہو انسے اسود بن ہلال نے روایت کی ہو۔ سفیان ثوری نے اشعث بن ابی الشعثاء سے انھون نے ابو الاسود بن ہلال سے انھون نے ثعلبہ بن زہدم حنظلی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ہم بنی تمیم کی ایک جماعت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے جس وقت ہم آپکے پاس پہونچے آپ فرما رہے تھے کہ دینے والے کا ہاتھ جو اوپر رہتا ہو مبارک ہاتھ ہو تم اپنے مان کی اور باپ کی اور بہن کی اور بھائی کی کفالت کرو پھر اور جو لوگ تمہارے ماتحت ہون انکی کفالت کرو اس حدیث کو شعبہ نے اور زید بن ابی اُنیسہ نے اشعث سے انھون نے اسود سے انھون نے بنی ثعلبہ کے ایک شخص سے روایت کیا ہو اور ابو الاحوص نے اشعث سے انھون نے ایک (نامعلوم) شخص سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے بنی ثعلبہ کے ایک شخص سے اس حدیث کو روایت کیا ہو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ بعض لوگون نے جو یہ کہا ہو کہ یہ حدیث ثعلبہ سے مروی ہو اور بعض نے کہا کہ حنظلہ سے مروی ہے یہ تناقض نہین ہو کیونکہ ثعلبہ بیٹے ہین یربوع بن حنظلہ کے حنظلہ ایک قبیلہ کا نام ہو جس سے نویرہ کے دونون بیٹے متمم اور مالک ہین

(سیدنا) **ثعلبہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن زید انصاری۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین نے یعنے ابن مندہ نے انکا ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ مغازی ہین

انکا کچھ ذکر ہو۔ کوئی حدیث انکی معلوم نہین نہ انکا کچھ حال لکھا ہو اور نہ اپنا قول متقدمین سے کسی کی طرف منسوب کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید۔ ابوموسی نے کہا ہو کہ عبدان نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ مینے احمد بن یسار کو کہتے ہوے سنا کہ ثعلبہ بن زید اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی حرام مین سے ایک شخص ہین یہ انھین بکارین مین سے ہین جنکے حق مین اللہ تعالی نے نازل فرمایا تھا ولاعلی الذین اذا ما اتوک لتحملہم الایہ[1] انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید۔ یہ ایک دوسرے شخص ہین۔ ابوموسی نے کہا ہو کہ عبدان نے بھی انکا ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ مینے احمد بن یسار کو کہتے ہوے سنا کہ ثعلبہ بن زید بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن سارد ہ بن یزید بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی بدر مین شریک تھے انکی کوئی روایت محفوظ نہین ہو۔ ابوموسی نے زہری سے انکا تذکرہ نقل کیا ہو اور کہا ہو کہ یہی ہین جنکا لقب جذع ہو ثابت بن ثعلبہ کے والد ہین۔ اور حافظ ابوعبداللہ نے ثعلبہ بن زید کا ذکر کیا ہو مگر انکا نسب نہین بیان کیا اور کہا ہو کہ مغازی مین انکا ذکر ہو اور یہ بھی کہا ہو کہ ثعلبہ بن جذع بدر مین شریک تھے اور طائف مین شہید ہوے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ یہ ثعلبہ بن زید وہی ہین جنکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو لیکن انھون نے کہا ہو کہ ثعلبہ بن جذع انصاری بنی خزرج سے ہین پھر بنی سلمہ مین پھر بنی حرام مین انکا شمار ہوا ہم وہان بیان کرچکے ہین کہ جذع انکا لقب ہو پس یقیناً وہی ہین اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ بدر مین شریک تھے اور طائف مین شہید ہوے ابن مندہ نے انکے باپ کے نام مین غلطی کی ہو انکے باپ کا نام جذع بتایا ہو حالانکہ انکا نام زید ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج اکبر بن ثعلبہ انصاری احد مین شہید ہوے یہ عروہ اور زہری کا قول ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ۔ یہ ابومعشر کا قول ہو اور انھون نے کہا ہو کہ

---

[1] مطلب پوری آیت کا یہ ہو کہ جو لوگ جہاد مین اس سبب سے شریک نہو سکین کہ انکے پاس سواری نہو اور آپ بھی اپنے پاس سے بھی سواری کا انتظام نہ کرسکین تو ان پر کچھ گناہ نہین۔

یہ ابوحمید ساعدی کے چچا ہین اور سہل بن سعد ساعدی کے چچا ہین اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ سہل بن سعد ساعدی کے چچا ہین - بدر مین شریک تھے اور احد مین شہید ہوے کوئی اولاد نہین چھوڑی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -
مین کہتا ہون کہ یہ ثعلبہ بن سعد وہی ثعلبہ بن سعد ساعدی ہین جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا ابو عمر نے جو انکا تذکرہ پھر بیان لکھا تو انپر اعتراض نہین ہوسکتا ہان ابن مندہ اور ابونعیم پر اعتراض ہوسکتا ہے اور ابو عمر نے جو یہ کہا ہے کہ یہ ابوحمید کے چچا ہین اور سہل کے چچا ہین اسمین البتہ اعتراض ہے مگر عدوی کے قول کے موافق یہ بھی صحیح ہے کیونکہ انھون نے سہل بن سعد کو سعد بن مالک کا بیٹا قرار دیا ہے لہذا یہ اُنکے چچا ہو جائینگے ہان اور لوگون کے قول کے موافق مثل قول ابن مندہ اور ابونعیم کے سہل کے بھائی ہونگے باقی رہے ابوحمید تو انکے نسب مین بہت اختلاف ہے کہ باوجود اس اختلاف کے یہ قول کسی طرح صحیح نہین ہوسکتا -

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید - اور بعض لوگ کہتے ہین ابن یامین - سعید بن جبیر نے اور عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا جب عبد اللہ بن سلام اور ثعلبہ بن سعیہ اور اسید بن سعیہ اور اسد بن عبید اور انکے ہمراہ اور یہودی بھی اسلام لائے یہ لوگ ایمان لائے اور انھون نے تصدیق کی اور اسلام کی طرف رغبت کی تو علماے یہود اور انکے کافرون نے کہا کہ اللہ کی قسم محمد پر وہی لوگ ایمان لائے ہین اور انکی پیروی انھین لوگون نے کی ہے جو ہم مین سے شریر تھے اگر وہ ہمارے اچھے لوگون مین سے ہوتے تو اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ کے غیر کی طرف نہ جاتے پس اللہ تعالی نے اسکے بارے مین یہ آیت نازل فرمائی لیسوا سواء من اہل الکتاب امۃ قائمۃ الی قولہ من الصالحین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے - یہ عبارت ابونعیم کی تھی جو کوئی اس عبارت کو سُنے وہ یہ سمجھے گا کہ ثعلبہ بن سعید اور اسید بن سعیہ اور عبد اللہ بن سلام ایک ہی وقت مین اسلام لائے ہین حالانکہ ایسا نہین ہے - ابو عمر نے اس تذکرہ کو صاف صاف لکھا ہے انھون نے ثعلبہ کے بیان مین لکھا ہے کہ انکا ذکر ان تین شخصون کے ساتھ ہوچکا ہے جو قریظہ کے دن اسلام لائے تھے اور انھون نے اپنی جانین اور مال محفوظ کرلیے تھے یہ لوگ عبد اللہ ابن سلام کے اسلام کے بعد اسلام لائے تھے - ابو عمر نے یہ بھی لکھا ہے کہ بخاری نے بیان کیا کہ ثعلبہ بن سعیہ اور اُسید بن سعیہ کی وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی مین ہوگئی تھی اور طبری نے ذکر کیا ہے کہ ابن اسحاق نے ثعلبہ بن سعیہ اور اسید بن سعیہ اور اسد بن عبید کے بیان مین کہا ہے کہ یہ لوگ بنی ہدل مین سے ہین نہ بنی قریظہ سے ہین نہ بنی نضیر سے انکا نسب انسے اوپر ہے یہ انکے چچا کے بیٹے ہین یہ سب اُسی شب کو اسلام لائے تھے جس شب کو قریظہ سعد بن معاذ کے حکم پر (اپنے قلعہ سے) اُترے تھے -

سلہ مطلب پوری آیت کا یہ ہے کہ اہل کتاب مین سب یکسان نہین ہین بعض لوگ خدا ترس اور دیندار ہین بعض ناخدا ترس بے دین ہین ۱۲ -

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلام ۔ عبداللہ بن سلام کے بھائی ہین انکے اور انکے بھائی عبداللہ بن سلام اور اسد اور بشر کے حق مین اللہ تعالے کا یہ قول نازل ہوا تھا لیسوا سواء الایہ ۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہیل ۔ کنیت انکی ابوامامہ حارثی یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہین انکے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ ایاس بن ثعلبہ کہتے ہین اور بعض لوگ ثعلبہ بن عبداللہ کہتے ہین اور بعض لوگ ثعلبہ بن ایاس کہتے ہین مگر پہلا نام زیادہ مشہور ہے انکا ذکر ایاس مین ہو چکا ہے اور انشاء اللہ کنیت کے باب مین انکا ذکر کیا جائیگا اور انکی حدیث قسم کے بارے مین (بھی وہین ذکر کی جائیگی) انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صعیر اور انکو بعض لوگ ابن ابی صعیر بن عمرو بن زید بن سنان بن مہتجن بن سلامان بن عدی بن صعیر بن خراز بن کاہل بن عذرہ بن سعد بن ہذیم قضاعی عذری حلیف بنی زہرہ کہتے ہین ۔ انسے انکے بیٹے عبداللہ اور عبدالرحمن بن کعب ابن مالک نے روایت کی ہے ۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ انکے بارے مین بہت اختلاف ہے بعض لوگ انکو ابن صعیر کہتے ہین اور بعض لوگ ابن ابی صعیر اور بعض لوگ ثعلبہ بن عبداللہ کہتے ہین اور بعض لوگ عبداللہ بن ثعلبہ کہتے ہین ۔ ہمین یحیی بن ابی الرجاء نے اجازۃً اپنی اسناد سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عمرو بن عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمام نے بکر بن وائل سے انھون نے زہری سے انھون نے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایکمرتبہ) خطبہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے اور آپنے ہر چھوٹے بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے ایک صاع چھوہارا یا ایک صاع جو صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا ۔ ابو عمر نے لکھا ہے کہ دارقطنی کہتے ہین کہ یہ ثعلبہ اور انکے بیٹے عبداللہ دونون صحابی ہین پس اس صورت مین انکی بابت کوئی اختلاف نہ رہیگا ۔ ہمین عبدالوہاب بن علی بن عبیداللہ نے اپنی سند سے ابو داود یعنی سلیمان بن اشعث سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مسدد نے اور سلیمان بن داؤد عتکی نے بیان کیا یہ دونون کہتے تھے ہمین حماد بن زید نے نعمان بن راشد سے انھون نے زہری سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مسدد ثعلبہ بن ابی صعیر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین اور سلیمان بن داؤد نے کہا ہے کہ عبداللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی صعیر سے روایت ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صاع گیہون کا ہر چھوٹے بڑے آزاد اور غلام

مرد و عورت پر واجب ہے اس حدیث کو عبد اللہ بن یزید نے ہمام سے انھوں نے بکر بن وائل سے انھوں نے زہری سے انھوں نے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صغیر سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے انھوں نے اسمین شک نہین کیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ انصاری۔ اور بعض لوگ انکو بلوی کہتے ہین۔ انصار کے حلیف تھے۔ انسے انکے بیٹے عبد اللہ اور عبد الرحمٰن ابن عبید اللہ بن کعب بن مالک نے روایت کی ہے۔ عبد الحمید بن جعفر نے عبد اللہ بن ثعلبہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مینے عبد الرحمن بن کعب بن مالک کو یہ کہتے ہوے سنا کہ جو شخص کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کھا کر مار لے اُسکے دل مین ایک سیاہ نقطہ نفاق کا پڑ جاتا ہے کہ تا قیام قیامت اُسکو کوئی چیز نہین بدلتی اور عبد الحمید نے یہ بھی مروی ہے انھون نے عبد اللہ بن ثعلبہ سے انھون نے عبد الرحمن سے انھون نے ثعلبہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پریشانی[1] ایمان کی علامت ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ یہ ثعلبہ وہی ہین جنکا ذکر پہلے ہو چکا یہ بیٹے ہین سہل کے انکا مشہور نام ایاس بن ثعلبہ ہے کنیت انکی ابو امامہ ہے اگر ہمنے اپنی کتاب مین یہ شرط نہ کی ہوتی کہ ہم اُنکی کتابون مین جتنے تذکرے ہین سب لکھدینگے تو یقیناً اس قسم کے تذکرون کو ترک کر دیتے اور جو زائد باتین انمین ہین وہ انھیں گذشتہ تذکرون مین بڑھا دیتے اور یہ دونون حدیثین ابو امامہ بن ثعلبہ کے نام سے مشہور ہین جنکا ذکر اوپر ہوا۔ ابو داؤد سجستانی نے سنن مین یہ حدیث کہ پریشانی ایمان کی علامت ہے ابو امامہ سے روایت کی اور کہا ہے کہ یہ ابو امامہ ثعلبہ کے بیٹے ہین پس اس سے معلوم ہو گیا کہ یہ سب ایک ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ انصاری۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے اور آپکا کام کر دیا کرتے تھے انکی حدیث محمد بن منکدر نے اپنے والد سے انھون نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری جوان جسکا نام ثعلبہ بن عبد الرحمن تھا اسلام لایا اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا (ایک روز) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کسی انصاری مرد کے دروازے پر کسی کام کے لیے بھیجا (چنانچہ وہ گیا) اُسنے (وہان) اُس انصاری کی بی بی کو نہاتے ہوے دیکھا اور کئی بار اُسکی طرف دیکھا بعد اُسکے اسکو خوف پیدا ہوا کہ کہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نہ نازل ہو جائے یہ خیال آتے ہی وہ وہان سے چل دیا اور مکہ اور مدینہ کے درمیان مین جو پہاڑ تھے اُنمین گھس گیا۔

[1] یعنے مومن کی ظاہری حالت ہمیشہ پریشان رہتی ہے ہان باطن اسکا نہایت مطمئن اور مجتمع رہتا ہے ۱۲

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے چالیس دن تک نہیں دیکھا یہ وہی زمانہ تھا جس زمانے میں کافروں نے کہا تھا کہ محمد کو انکے پروردگار نے چھوڑ دیا اور انسے ناراض ہو گیا۔ چالیس دن کے بعد جبریل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اے محمد آپکا پروردگار آپکو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ آپکی اُمت میں سے وہ شخص جو بھاگ گیا ہے ان پہاڑوں میں ہے وہ میری دوزخ سے میری پناہ مانگتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر اور اے سلمان تم جاؤ اور ثعلبہ بن عبد الرحمن کو میرے پاس لے آؤ چنانچہ یہ دونوں گئے انکو ایک چرواہا مدینہ کے چرواہوں میں سے ملا جس کا نام ذفافہ تھا اس سے حضرت عمر نے کہا کہ اے ذفافہ تجھے کچھ اُس جوان کی حالت بھی معلوم ہے جو ان پہاڑوں میں رہتا ہے اُسنے کہا شاید تم اس شخص کو پوچھ رہے ہو جو جہنم کے خوف سے بھاگا ہے حضرت عمر نے پوچھا کہ تجھے کیونکر یہ معلوم ہوا کہ اُسنے کہا کہ نصف شب کو وہ ان پہاڑوں کے درمیان میں اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھے ہوے نکلتا ہے اور کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار کاش تو اور روحوں کے ساتھ میرے روح کو بھی قبض کر لیتا اور اور جسموں کے ساتھ میرے جسم کو بھی فنا کر دیتا بالآخر ذفافہ انھیں لے گیا اور اُن دونوں نے اُس سے ملاقات کی اور اسے اپنے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے آئے۔ اسکے بعد وہ بیمار ہو گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں مر گیا۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے حالانکہ اسمیں ایک اعتراض ہے کیونکہ اللہ تعالے کا قول ما ودعک ربک و ما قلا[۱] اول اسلام اور ابتدا سے وحی میں نازل ہوا ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے یہ بہت صحیح ہے اور یہ قصہ ہجرت کے بعد کا ہے پس یہ دونوں باتیں ایک ساتھ کیونکر جمع ہو سکتی ہیں۔

(سیدنا) **ثعلبہ** (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبد الرحمن انصاری ہے۔ انسے انکے بیٹے عبد الرحمن نے روایت کی ہے انکا شمار اہل مصر میں ہے یزید ابن ابی حبیب نے عبد الرحمن بن ثعلبہ انصاری سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عمرو بن سمرہ بن حبیب بن عبد شمس جو عبد الرحمن بن سمرہ کے بھائی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوے اور انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے فلان قبیلہ کا اونٹ چرایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قبیلہ کے لوگوں کو بلوا بھیجا ان لوگوں نے کہا ہاں ہمارا ایک اونٹ کھو گیا ہے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ انکے ہاتھ کاٹ ڈالے جائیں ثعلبہ کہتے ہیں میں انکی طرف دیکھ رہا تھا جس وقت انکا ہاتھ کٹ کر (زمین پر) گرا اور وہ (اُس ہاتھ سے مخاطب ہو کر)

[۱] ترجمہ۔ اے نبی تمکو تمھارے پروردگار نے نہ چھوڑا ہے نہ ناخوش ہے ۱۲

کہہ رہے تھے کہ اللہ کا شکر ہے جسنے مجھے پاک کیا تو نے چاہا تھا کہ میرے تمام جسم کو دوزخ مین داخل کرے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن علاء کنانی - انکا تذکرہ ابوبکر بن ابی علی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو احمد عسال نے انکا تذکرہ کیا ہے - ہمین ابو موسی محمد بن ابی بکر بن ابی عیسی اصفہانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے علی بن عباس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عمر بن ولید کندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہانی بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج نے سماک بن حرب سے انھون نے ثعلبہ بن علاء کنانی سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر کے دن سنا کہ آپ مثلہ سے منع فرماتے تھے - اس حدیث کو زہیر نے سماک سے انھون نے ثعلبہ بن حکم سے جو بنی لیث کے بھائی ہین روایت کیا ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کا گذر اُن دیگیون کی طرف ہوا جنمین اُن جانورون کا گوشت پک رہا تھا جو مسلمانون نے لوٹے تھے حضرت نے حکم دیا کہ وہ دیگین اُلٹ دیجائین اور فرمایا کہ لوٹ[1] جائز نہین ہے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے ثعلبہ بن حکم لیثی کے نام مین انکا ذکر لکھا ہے اور انکا نسب وہین بیان ہو چکا -

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن محصن انصاری - بنی مالک بن نجار سے ہین پھر بنی عمرو بن مبذول مین انکا شمار ہوا - بدر مین شریک تھے اور ابو عبید ثقفی کے ہمراہ جسر کے دن شہید ہوے - یہ موسی بن عقبہ کا قول ہے - ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ثعلبہ بن عمرو بن عبید بن محصن بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول مبذول کا نام عامر ہے یہ وہی ہین جنکو لوگ سعد بن مالک بن نجار کہتے ہین ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ ثعلبہ بدر مین اور احد مین اور خندق مین اور تمام غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور جسر کے دن ابو عبید کے ہمراہ حضرت عمر کی خلافت مین شہید ہوے اور واقدی نے لکھا ہے کہ حضرت عثمان کی خلافت مین مدینہ مین شہید ہوے - انکی حدیث یزید بن ابی حبیب نے عبد الرحمن بن ثعلبہ بن عمرو سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے کسی قبیلہ کا اونٹ چرالیا تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا ہاتھ کٹوا دیا یہ ثعلبہ وہی ہین جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے عمرو بن سمرہ کا ہاتھ چوری کی سزا مین کٹوا دیا تھا انکی حدیث یہ بھی ہے کہ

[1] یعنے اُن کافرون کا مال لوٹنا درست نہین جنسے کسی قسم کی جنگ نہو ۱۲

سوار کو (مال غنیمت مین سے) تین حصے ملین گے اور دو حصے اُسکے گھوڑے کو یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکے تذکرہ مین صرف اسی قدر لکھا ہے کہ یہ بدر مین شریک تھے۔ اور چوری والی حدیث انھون نے اُن ثعلبہ کے تذکرہ مین لکھی ہے جنکی کنیت ابو عبد الرحمن ہے جنکا ذکر اِنسے پہلے ہوا۔ اِنکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ یہ ثعلبہ وہی ثعلبہ ہین جنکی کنیت ابو عبد الرحمن ہے جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا ابو عمر نے اِن دونون کو ایک قرار دیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم بھی اگر ثعلبہ ابو عبد الرحمن کا پورا نسب بیان کرتے تو انھین بھی معلوم ہو جاتا کہ یہ وہی ہین یا کوئی اور واللہ اعلم۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ ابن اسحاق نے انکا تذکرہ اس وفد مین کیا ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا تھا انکو زید بن حارثہ نے قبیلۂ جذام سے بعد انکے مسلمان ہوجانے کے قید کر لیا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے چھوڑ دینے کا حکم دیا اور یہ کہ جو کچھ انسے لیا گیا ہے انکو واپس کر دیا جائے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے کیا ہے۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن غنمہ بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی عقبہ کی دونون بیعتون مین شریک تھے اور جنگ بدر مین شریک تھے۔ یہ بھی اُن لوگون مین سے ہین جنھون نے قبیلۂ بنی سلمہ کے بت توڑے تھے۔ غزوۂ خندق مین شہید ہوئے۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہے انھین ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی نے شہید کیا تھا۔ عروہ بن زبیر نے کہا ہے کہ یہ غزوہ خیبر مین شہید ہوئے جن لوگون نے (قبیلہ بنی سلمہ کے) بت توڑے تھے انکے نام یہ ہین معاذ بن جبل عبد اللہ بن انیس ثعلبہ بن غنمہ۔ اور ابو صالح نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول یسألونك عن الاھلۃ[1] کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہ انھون نے کہا یہ آیت معاذ بن جبل اور ثعلبہ بن غنمہ کے حق مین نازل ہوئی تھی یہ دونون انصاری تھے انھون نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ کیا سبب ہے کہ چاند جب نیا نکلتا ہے تو باریک ہوتا ہے پھر بڑھتے بڑھتے بڑا ہو جاتا ہے اور پورا گول ہو جاتا ہے پھر گھٹنے لگتا ہے۔ یہانتک کہ جیسا تھا ویسا ہی ہو جاتا ہے اسی پر یہ آیت نازل ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیظی۔ ہمین ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی

[1] ترجمہ اور اے نبی تم سے یہ لوگ ہلال کی بابت دریافت کرتے ہین ۱۲

وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبد اللہ حضرمی نے خبر دی وہ کہتے تھے
ابن ابی رافع کی حدیث مین مروی ہی کہ ثعلبہ بن قیظی بن صخر بن سلمہ بدری ہین - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی
نے مختصر لکھا ہے -

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی مالک قرظی - کنیت ان کی ابویحیٰی ہی - قبیلہ بنی قریظہ کے امام تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانے مین پیدا ہوئے تھے - محمد بن سعد نے کہا ہی کہ (ان ثعلبہ کے والد) ابومالک یمن سے آئے تھے وہ یہودی
تھے انھون نے بنی قریظہ کی ایک عورت سے نکاح کیا لہذا یہ انکی طرف منسوب ہوگئے حالانکہ یہ خود قبیلہ کندہ
کے ہین - یحیٰی بن معین نے کہا ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی - اور مصعب زبیری نے کہا ہی کہ ثعلبہ
بن ابی مالک کی عمر وہی ہی جو عطیہ قرظی کی عمر ہی اور انکا قصہ بھی ان کے قصہ کے مثل ہی[1] یہ دونون چھوڑ دیے گئے
تھے قتل نہین کیے گئے - محمد بن اسحاق نے ابومالک بن ثعلبہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے حضور مین مہزور کے لوگ آئے تو آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ جب پانی ٹخنون تک پہونچ جائے تو اوپر والے
باغ کا مالک نہ روکے - ہمین ابوالفرج بن ابی الرجا بن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک بن
مخلد سے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے
صفوان بن سلیم سے انھون نے ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا نہ خود نقصان اٹھایا جائے نہ کسی دوسرے کو پہونچایا جائے اور بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
سیل (دہنیا) سے باغون کے سینچنے کی بابت بلندی والے باغون اور نشیب والے باغون کے حق مین یہ
فیصلہ کیا ہی کہ اوپر والا باغ سینچ لیا جائے اور ٹخنون تک[2] پانی بھر لیا جائے بعد اس کے نیچے والے باغ کے لیے
پانی چھوڑ دیا جائے اور ایسا ہی اسمین بھی کیا جائے یہانتک کہ تمام باغون مین پانی پہونچ جائے یا یہ کہ پانی
ختم ہوجائے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مہزور ایک نالے کا نام ہی جسمین پانی رہتا تھا باغ والے ان سے

---

[1] انکا قصہ یہ ہی کہ بنی قریظہ کے قیدی جب گرفتار ہوکر آئے تو جو لوگ بالغ ہو چکے تھے وہ قتل کر دئے جاتے تھے اور نابالغ چھوڑ دیے جاتے تھے یہ بھی چونکہ نابالغ تھے اسلئے قتل نہین کئے گئے ۱۲

[2] کچھ باغ بلندی پر تھے اور کچھ پستی مین تھے پانی جب بہکر آتا تو پہلے بلندی والے باغون مین پہونچتا باغ کے مالک اس پانی کو اپنے ہی باغ مین روک لیتے پستی والے باغون مین نہ جانے دیتے حضرت نے اس سے منع کر دیا کہ یہ بے انصافی ہی جب اسقدر پانی باغ مین بھر جائے کہ ٹخنون تک پہونچنے لگے تو پھر اسکو روکنا نہ چاہیے ۱۲

انکی بابت جھگڑا کیا تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ کیا۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ودیعہ انصاری۔ یہ اُن لوگون مین ہین جو غزوہ تبوک مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہین گئے تھے پھر انھون نے اپنے آپ کو (مسجد نبوی کے) ستونون سے باندھ دیا تھا یہانتک کہ اللہ نے انکی توبہ قبول فرمائی اور اعمش نے ابو سفیان سے انھون نے جابر سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے جو لوگ (غزوہ تبوک مین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہین گئے تھے چھ آدمی تھے ابو لبابہ اوس بن خدام ثعلبہ بن ودیعہ کعب بن مالک مرارہ ہلال بن امیہ پس ابو لبابہ اور اوس بن خدام اور ثعلبہ آئے اور انھون نے اپنے آپکو (ستونون سے) باندھ دیا اور اپنے مال لے آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ان مالون کو لے لیجیے انھین نے ہمکو آپ کے ہمراہ جانے سے روک دیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین ان لوگون کو نہ کھولونگا یہانتک کہ پھر کوئی غزوہ پیش آئے پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی واٰخرون اعترفوا بذنوبہم خلطوا عملا صالحا واٰخر سیئا[1] انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو ابو لبابہ کی متعلق اور اقوال بھی ہین جو اُنکے نام مین ذکر کیے جائینگے۔

باب الثاء مع القاف و مع اللام و مع المیم

(سیدنا) ثقب (رضی اللہ عنہ)

ابن فروہ بن بدن انصاری ساعدی۔ واقدی نے ایسا ہی بیان کیا ہو اور عبد اللہ بن محمد نے اللہ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے ثقیب بن فروہ روایت کیا ہو۔ یہی ہین جن کو بعض لوگ اخرس بھی کہتے ہین اور بعض کتب سیر مین انکا نام ثقف فے کے ساتھ ہو مگر صحیح ثعب یا ثقیب ہو بے کے ساتھ جیسا کہ ابن قداح نے کہا ہو۔ یہ ابن قداح وہی محمد بن عمارہ انصاری عالم نسب ہین انصار کے نسب کو یہ سب سے زیادہ جانتے ہین۔ یہ ثقب ابو اسید ساعدی کے چچازاد بھائی ہین احد مین شہید ہوئے تھے۔ ہم نے ابو اسید ساعدی کے تذکرہ مین بیان کیا ہو کہ بعض لوگ (انکے دادا کا نام) بدن کہتے ہین اور بعض لوگ بدی کہتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو مگر ابو موسی نے کہا ہو کہ (انکا نام) ثقیف (ہی) حالانکہ یہ وہم ہو بعد اس کے انھون نے کہا ہو کہ ثقب احد کے دن شہید ہوئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی شہادت کی گواہی دی انکا نسب ابو اسید کے تذکرے مین آئیگا۔

[1] ترجمہ۔ اور کچھ لوگ ہین جنھون نے اپنے گناہون کا اقرار کر لیا اور انھون نے نیک کامون کو بُرے کامون کے ساتھ ملا دیا۔

(سیدنا) ثقف (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو عدوانی۔ بنی حجر بن عیاذ بن لشکر بن عدوان سے ہین جنگ بدر مین یہ اور انکے سب بھائی شریک تھے۔

(سیدنا) ثقف (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن سمیط۔ بنی غنم بن دودان بن اسد سے ہین خیبر کے دن شہید ہوئے۔ یہ موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے نقل کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ انصار کے حلیف تھے ابن اسحاق نے بھی ایسا ہی کہا ہو مگر انھون نے کہا ہو کہ یہ بنی غنم کے حلیف تھے اور عروہ نے کہا ہو کہ خیبر کے دن قریش کی شاخ بنی عبد مناف سے ثقف بن عمرو شہید ہوئے جو قریش کے حلیف تھے اور بنی اسد بن خزیمہ کے خاندان سے تھے اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے نقل کیا ہو۔ عروہ کا قول بہت صحیح ہو کیونکہ بنی غنم بن دودان قریش کے حلیف تھے اور انھون نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور اپنے حلف پر قائم رہے۔ اور ابو عمر نے کہا ہو کہ ثقف بن عمرو اسلمی جنکو بعض لوگ اسدی کہتے ہین بنی عبد شمس کے حلیف تھے کنیت انکی ابو مالک ہو وہ اور انکے بھائی مدلاج اور مالک بدر مین شریک تھے۔ یہ ثقف احد کے دن شہید ہوئے اور انھون نے کہا ہو کہ موسی بن عقبہ نے بیان کیا کہ وہ خیبر کے دن شہید ہوئے انھین ایک یہودی نے شہید کیا جسکا نام اسیر تھا واللہ اعلم انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ بنی لوذان بن اسد کے خاندان سے تھے اور انھون نے انکے بھائی مالک کا بھی تذکرہ لکھا ہو اور انکو سلمی قرار دیا ہو یہ وہان انشاء اللہ تعالی ذکر کیا جائیگا۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا ان کے نسب مین لوذان کو داخل کرنا وہم ہو صحیح لفظ دودان ہو تمام علمای نسب کا اسپر اجماع ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) ثلب (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن عطیہ بن احنف بن مجفر بن کعب بن عنبر تمیمی عنبری۔ کنیت انکی ابو ہلقام ہو بعض لوگ انکو تلب تای مثناۃ کے ساتھ کہتے ہین انکا تذکرہ گذر چکا ہو انکا ذکر لوگون نے وہین لکھا ہو یہان کسی نے نہین لکھا۔

(سیدنا) ثمامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اثال بن نعمان بن سلمہ بن عبید بن ثعلبہ بن یربوع بن ثعلبہ بن دول بن حنیفہ بن لجیم۔ حنیفہ بھائی ہین عجل کے ہین ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے وہ سعید مقبری سے وہ ابو ہریرہ سے راوی ہین کہ انھون نے کہا ثمامہ بن اثال حنفی کے اسلام کا واقعہ اس طرح پر ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی تھی جب یہ برے ارادہ سے آپ کے سامنے آئے کہ اللہ آپ کو انپر قابو دے یہ مشرک تھے اور بارادہ قتل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

یہ حضرت کے سامنے آئے تھے (اتفاق سے چند روز کے بعد) ثمامہ اسی حالت کفر مین عمرہ کرنے کے لیے نکلے یہانتک کہ (اثنای
سفر مین) مدینہ پہونچے اور وہان بھوسے ہوگئے یہانتک کہ گرفتار کرلیے گئے - اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لائے گیے
آپ نے حکم دیا کہ یہ مسجد کے کسی ستون سے باندھ دیے جائین پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لیگئے اور فرمایا کہ ای
ثمامہ تمھارا کیا حال ہی دیکھو اللہ نے مجھے تم پر قابو دیدیا یا نہین ثمامہ نے کہا ہان ای محمد اگر تم (مجھے) قتل کردو تو ناحق نہ قتل کروگے بلکہ
ایک خونی کو قتل کروگے اور اگر تم معاف کردو تو تم نے ایک شکرگذار کو معاف کیا اور اگر تم کچھ مال مانگو تو دیا جائیگا بعد اسکے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ آئے .. اور انھین چھوڑ دیا یہانتک کہ دوسرا دن ہوا تو پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے
طرف تشریف لیگئے اور فرمایا کہ ای ثمامہ تمھارا کیا حال ہی انھون نے عرض کیا کہ اچھا حال ہی ای محمد اگر تم (مجھے) قتل کردو تو
ایک خونی کو قتل کروگے اور اگر معاف کردو تو ایک شکرگذار کو معاف کروگے اور اگر تم مال مانگو تو دیا جائیگا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم لوٹ آئے ابوہریرہ کہتے ہین کہ ہم چند مسکینون نے باہم یہ گفتگو کی کہ ہم ثمامہ کو قتل کرکے کیا کرینگے خدا کی قسم اس کے
فربہ اونٹون کا گوشت جو اسکے چھوڑ دینے کے بدلہ مین ملے گا ہمین اسکے قتل کردینے سے بہتر معلوم ہوتا ہی چنانچہ
جب دوسرا دن ہوا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر انکے پاس گئے اور فرمایا کہ ای ثمامہ تمھارا کیا حال ہی انھون نے
عرض کیا کہ اچھا حال ہی ای محمد تم اگر (مجھے) قتل کردو تو ایک خونی کو قتل کروگے اور اگر معاف کردو تو ایک شکرگذار کو معاف
کروگے اور اگر کچھ مال مانگو تو دیا جائیگا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو ای ثمامہ مین نے تمھین معاف
کردیا پس ثمامہ وہان سے گئے اور مدینہ کے کسی باغ مین جاکے غسل کیا اور خود بھی پاک ہوئے اور اپنے کپڑون کو پاک
کیا بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے آپ مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے اور کہا کہ ای محمد بیشک
آپ کی یہ کیفیت تھی کہ کسی کا منھ مجھے آپ کے منھ سے زیادہ ناخوش نہ معلوم ہوتا تھا اور نہ کوئی دین مجھے آپ کے
دین سے زیادہ ناگوار تھا اور نہ کوئی شہر مجھے آپکے شہر سے زیادہ برا معلوم ہوتا تھا مگر اب یہ حالت ہی کہ کسی کا منھ
مجھے آپ کے منھ سے زیادہ محبوب نہین ہی اور نہ کوئی دین مجھے آپ کے دین سے زیادہ محبوب ہی اور نہ کوئی
شہر مجھے آپ کے شہر سے زیادہ محبوب ہی مین اب شہادت دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور محمد اس کے بندے
اور اسکے رسول ہین یا رسول اللہ مین عمرہ کرنے کی نیت سے نکلا تھا اور مین اس وقت اپنی قوم کے دین پر تھا مجھے
آپ کے اصحاب نے عمرہ مین گرفتار کرلیا پس اب مجھے عمرہ کے لیے بھیجدیجیے اللہ آپ پر رحمت نازل فرمائے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین عمرہ کے لیے بھیجدیا اور انھین طریقہ تعلیم فرمایا چنانچہ یہ عمرہ کے لیے گئے جب مکہ پہونچے
اور قریش نے سنا کہ یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مذہب کی تبعین کرتے ہین تو کہنے لگے کہ ثمامہ بےدین ہوگیا ثمامہ نے

کہا کہ خدا کی قسم میں بے دین نہیں ہوں بلکہ میں مسلمان ہو گیا ہوں اور میں نے محمد (صلی اللہ علیہ) کی تصدیق کر لی ہے اور میں ان پر ایمان لے آیا ہوں قسم ہے اسکی جس کے ہاتھ میں ثمامہ کی جان ہے کہ اب یمن سے تمھیں ایک دانہ بھی نہ آئیگا اور یمن اہل مکہ کا تھا یہاں تک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسکی اجازت دیں بعد اسکے یہ اپنے شہر لوٹ گئے اور غلہ مکہ جانے سے روک دیا قریش کو سخت مصیبت پیش آئی اور انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا اور اپنی قرابت کا واسطہ دلایا کہ آپ ثمامہ کو لکھدیجیے کہ غلہ کو نہ روکیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھدیا۔ پھر جب مسیلمہ (کذاب) کا ظہور ہوا اور اسکی بات بڑھ گئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرات بن حیان عجلی کو ثمامہ کے پاس بھیجا کہ مسیلمہ سے جنگ کریں۔ محمد بن اسحاق نے لکھا ہے کہ جب اہل یمامہ اسلام سے مرتد ہوئے اس وقت ثمامہ مرتد نہیں ہوئے یہ اور انکی قوم کے جو لوگ انکے تابع تھے اسلام پر قائم رہے اور یمامہ ہی میں مقیم رہے لوگوں کو مسیلمہ (کذاب) کی پیروی اور اسکی تصدیق سے روکتے تھے اور کہتے تھے کہ اے لوگو اپنے کو ایسی تاریک چیز سے بچاؤ جسمیں بالکل نور نہیں ہے اور بیشک وہ بدبختی کی بات ہے اے بنی حنیفہ اسکو اللہ نے ان لوگوں کے لیے مقدر کر دیا ہے جو اسپر عمل کرینگے جو لوگ اسپر عمل کرینگے انکے لیے یہ بلا ہے مگر جب لوگوں نے انکی بات نہ مانی اور سب کے سب مسیلمہ کی پیروی پر متفق ہو گئے تو انھوں نے انسے جدا ہو جانے کا ارادہ کر لیا اتفاق سے علا بن حضرمی کا اور ان لوگوں کا جو انکے ساتھ ہیں ادہر گذر ہوا یہ لوگ بحرین جا رہے تھے وہاں حطم (نامی ایک کافر) تھا اور اسکے ساتھ قبیلہ ربیعہ کے کچھ مرتد تھے جب یہ خبر ثمامہ کو معلوم ہوئی تو انھوں نے اپنے مسلمان ساتھیوں سے کہا کہ خدا کی قسم میں مناسب نہیں سمجھتا کہ۔ ان لوگوں کے ساتھ رہوں اس حال میں کہ انھوں نے یہ بدعت نکالی ہے اللہ انکو ایسی بلا میں مبتلا کرے گا کہ یہ اسمیں نہ کھڑے ہو سکیں گے نہ بیٹھ سکیں گے اور میں مناسب نہیں جانتا کہ ان لوگوں سے یعنی ابن حضرمی اور ان کے اصحاب سے جو مسلمان ہیں پیچھے رہجاوں اور بے شک ہم ان کے ارادہ سے واقف ہو چکے ہیں اور وہ (اتفاق سے) ہماری طرف آبھی گئے ہیں لہذا اب میں ان کے ساتھ ہو جانا ہی مناسب سمجھتا ہوں پس جو شخص تم میں سے چاہے چلے چنانچہ وہ علا کی مدد کے لیے نکلے اور انکے ہمراہ انکے مسلمان ساتھی بھی تھے یہ بات دشمن کے کمزور کرنے میں زیادہ موثر ہوئی جب انھیں معلوم ہوا کہ بنی حنیفہ علار کی مدد کے لیے گئے۔ ثمامہ علار کے ساتھ حطم کی جنگ میں شریک رہے مشرکوں کو شکست ہوئی اور قتل کیے گئے اور علار نے مال غنیمت تقسیم کیا اور کچھ لوگوں کو انعام بھی دیا ایک شخص کو حطم کی ایک چادر دی جسپر حطم ایک مسلمان کے سامنے فخر کرتا تھا ثمامہ نے وہ چادر اس مسلمان سے مول لی پھر جب اس فتح کے بعد ثمامہ لوٹے تو بنی قیس بن ثعلبہ نے جو حطم کے ہم قوم تھے وہ چادر ثمامہ کے جسم پر دیکھی اور کہا کہ تمھیں نے حطم کو قتل کیا ہے ثمامہ نے کہا میں نے حطم کو قتل نہیں کیا بلکہ یہ چادر میں نے مال غنیمت سے مول لی ہے

لیکن اُن لوگون نے دنہ مانا اور) ثمامہ کو قتل کر دیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) ثمامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بجاد عبدی۔ صحابی ہین۔ انکا شمار اہل کوفہ مین ہی انھون نے کوئی حدیث نہین روایت کی ان سے ابو اسحاق سبیعی نے اور عیزار بن حریث نے روایت کی ہی۔ شعبہ نے اور زہیر نے ابو اسحاق سے انھون نے ثمامہ بن بجاد سے جو صحابی ہین روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا مین تمھین ڈراتا ہون اس (قسم کے حیلے بہانون)[له] سے کہ مین عنقریب عبادت کرونگا عنقریب روزہ رکھونگا عنقریب نماز پڑھونگا۔ اس قول کو اسرائیل نے ابو اسحاق سے انھون نے عیزار ابن حریث سے انھون نے ثمامہ بن بجاد سے اسی طرح روایت کیا ہی۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ثمامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ثمامہ جذامی کنیت انکی ابو سوادہ۔ ابن مندہ نے ابو سعید بن یونس سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین نے عمرو بن حارث کی کتاب مین بکر بن سوادہ سے جو انکے مولی تھے یہ روایت لکھی ہوئی دیکھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے دادا ثمامہ کے لیے دعا فرمائی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ثمامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حزن بن عبداللہ بن سلمہ بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ قشیری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ انھون نے پایا تھا ان قاسم بن فضل نے روایت کی ہی اور انھون نے کہا ہی کہ یہ حضرت عمر کے پاس اُنکی خلافت کے زمانہ مین آئے تھے اُسوقت اُنکی عمر پینتیس سال کی تھی یہ ابن مندہ کا قول ہی اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہین عمر بن خطاب کو اور عثمان کو اور عائشہ کو انھون نے دیکھا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ثمامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی قرشی۔ صحابی ہین ابو عمر نے کہا ہی کہ مین نہین جانتا کہ یہ قریش کے کس خاندان سے ہین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے صنعاء شام کے حاکم تھے۔ ہمین ابو محمد بن ابی القاسم نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر فرضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عمر بن حیویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عارم بن فضل

[له] مقصود یہ ہی کہ جو کام کرنا ہو کر لو اِس وقت کا کام دوسرے وقت پر اٹھا رکھنا سخت ناعاقبت اندیشی ہی۔ اس قسم کی طبیعت کا آدمی کبھی اپنے ارادے مین پورا نہین اترتا ۱۲۔

خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حماد بن زید نے ایوب سے انھون نے ابو قلابہ سے انھون نے ابو الاشعث صنعانی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب ثمامہ بن عدی کو جو صنعاء شام کے حاکم تھے اور صحابی تھے عثمان بن عفان کی شہادت کی خبر پہونچی تو وہ روئے اور بہت روئے پھر جب افاقہ ہوا تو کہنے لگے کہ خلافت نبوت اب جاتی رہی[1] اب بادشاہت اور سلطنت رہ گئی جو شخص کسی چیز پر غالب آجائیگا وہ اسکو تصرف مین لے آئیگا۔ انکا تذکرہ تینون نے اسی طرح لکھا ہی اور ابو موسی نے ابن مندہ پر انکے متعلق استدراک کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ مہاجرین مین سے تھے اور جنگ بدر مین شریک تھے اور کہا ہی کہ یہ ابن جریر طبری کا قول ہی۔ ابن مندہ نے انکا ذکر کرلیا ہی کیا ہی جیسا ہم نے کیا ہی پس انپر استدراک کرنے کی کوئی وجہ نہین۔

باب الثاء والواو

(سیدنا) ثوبان (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہین۔ یہ ثوبان بیٹے ہین بجدد کے اور بعض لوگ کہتے ہین جحدر کے بیٹے ہین۔ کنیت انکی ابو عبد اللہ ہی اور بعض لوگ ابو عبد الرحمن کہتے ہین مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہی یمن کے قبیلۂ حمیر سے ہین اور بعض لوگ انھین مقام سراہ کا رہنے والا کہتے ہین جو ایک موضع ہی مکہ اور یمن کے درمیان مین بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ سعد عشیرہ کے قبیلے سے ہین جو مذحج کی ایک شاخ تھی یہ گرفتار کرلئے گئے تھے پس انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مول لیا اور آپ نے انھین آزاد کردیا اور ان سے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اپنے خاندان کے لوگون سے جاکے ملجاؤ اور اگر چاہو تو ہمارے اہل بیت مین سے ہوجاؤ چنانچہ یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ولا پر قائم رہے اور برابر سفر مین اور حضر مین آپ کے ساتھ رہتے تھے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی پس یہ شام چلے گئے اور مقام رملہ مین فروکش ہوئے اور وہان ایک گھر بنالیا ایک گھر انھون نے مصر مین بھی بنایا تھا اور ایک گھر حمص مین بھی بنایا تھا اور ۵۴ھ مین وہین انکی وفات ہوئی فتح مصر مین شریک تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثین روایت کی ہین۔ انسے شداد بن اوس نے اور جبیر بن نفیر نے اور ابو ادریس خولانی نے اور ابو سلام ممطور حبشی نے اور معدان بن ابی طلحہ نے اور ابو الاشعث صنعانی نے اور ابو اسماء رحبی نے اور ابو الخیر یزنی نے وغیرہم نے روایت کی ہی۔ ہمین ابو الفضل عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے

[1] اس جملہ سے حضرت علی مرتضی کی خلافت کا انکار نہین لازم نہین آتا کیونکہ اول تو اس وقت تک انکی خلافت کی خبر بھی انکو نہ تھی دوسرے اسمین شک نہین کہ جو جمعیت اور کیفیت خلافت راشدہ سابقہ مین تھا وہ حضرت عثمان کی شہادت سے جاتا رہا ۱۲

ہمین ابو محمد جعفر بن احمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عمرو بن احمد بن عبداللہ دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمن بن محمد بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین معاذ بن ہشام نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے قتادہ سے انھون نے ابو قلابہ سے انھون نے ابو اسماء رحبی سے انھون نے ثوبان سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے زمین میرے روبرو کردی یہانتک کہ مین نے تمام مشارق و مغارب کو دیکھ لیا اللہ نے مجھے دونون خزانے دیے سرخ بھی اور سفید بھی میری امت کی سلطنت اُسی حد تک پہونچے گی جہان تک زمین مجھے دکھائی گئی ہے اور ہشام بن عمار نے صدقہ سے انھون نے زید بن واقد سے انھون نے ابو سلام اسود سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا میرا حوض (کوثر) اتنا بڑا ہے جیسے عدن اور عمان کے درمیان کی مسافت سپیدی مین دودھ سے بھی زیادہ ہے اور شیرینی مین شہد سے بھی زیادہ ہے اور خوشبو مین مشک سے بھی زیادہ ہے۔ اسکے آبخورے آسمان کے ستارون کے برابر ہین جو شخص اُسکا پانی پی لیگا اسکے بعد کبھی پیاسا نہوگا اور اکثر وہ لوگ جو اُس حوض پر قیامت کے دن آئینگے فقراے مہاجرین ہونگے ہم لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ وہ کون لوگ ہین آپنے فرمایا یہ وہ لوگ ہین جنکے بال پراگندہ اور کپڑے میلے ہونگے جنسے امیر عورتین (بوجہ انکی غریبی کے) نکاح نہین کرتین اور اُنکے لیے دروازے نہین کھولے جاتے وہ اپنے ذمہ سے دوسرون کا حق اتار دیتے ہین مگر دوسرون پر جو انکا حق ہے وہ انھین نہین ملتا۔ اس حدیث کو عباس بن سالم نے اور زید بن سلام نے اور خالد بن معدان نے اور یزید بن ابی مالک نے اور یحیی بن حارث نے ابو سلام سے روایت کیا ہے اور قتادہ نے سالم بن ابی الجعد سے انھون نے معدان انھون نے ثوبان سے روایت کیا ہے اور اسکو عمرو بن مرہ نے سالم بن ابی الجعد سے انھون نے ثوبان سے روایت کیا ہے اور انھون نے معدان کو ذکر نہین کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ثوبان (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ کنیت انکی ابو الحکم ہمین یحیی بن محمود بن سعد ثقفی نے کتابۃً اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب بن حمید نے عبیداللہ بن عبداللہ اموی سے انھون نے عبدالحمید بن جعفر سے انھون نے عمر بن حکم بن ثوبان سے انھون نے اپنے چچا سے انھون نے ثوبان سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (سجدے مین) کوّے کی طرح چونچ مارنے[1] اور درندے کی طرح ہاتھ بچھا دینے سے منع فرمایا ہے۔ عبدالحمید کے اصحاب نے اسکی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث عبدالحمید سے مروی ہے وہ عمر بن حکم بن ثوبان سے وہ عبدالرحمن سے مرسلاً روایت کرتے ہین۔

[1] یعنی جسطرح کوا جلدی کے باعث پانی مین چونچ مار کر اُٹھا لیتا ہے اسطرح جلدی جلدی کوے کی طرح جھک کر اٹھ کھڑا ہونا ممنوع ہے اسطرح سجدہ مین کہنیون کو زمین پر بچھا دینا مردون کے لیے ممنوع ہے ۱۲

(سیدنا) ثوبان (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبدالرحمن۔ انصاری ہین۔ انکی حدیث محمد بن حمیر نے عباد بن کثیر سے انھون نے ابن کثیر سے انھون نے یزید بن خصیفہ سے انھون نے محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ جس شخص کو تم مسجد مین شعر پڑھتے ہوے سنو تو اس سے تین مرتبہ کہدو کہ اللہ تیرے منھ کو ٹکڑے ٹکڑے کردے اور جس شخص کو دیکھو کہ مسجد مین اپنی کھوئی چیز کا انشاد[1] کر رہا ہو تو اس سے کہدو کہ خدا کرے تو اس چیز کو نہ پائے اور جس شخص کو دیکھو کہ مسجد مین خرید فروخت کر رہا ہو تو اس سے کہدو کہ اللہ تیری تجارت مین نفع نہ دے اسی طرح ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہو۔ یہ حدیث غریب ہو اسکی روایت کرنے مین محمد بن حمیر عباد بن کثیر سے متفرد ہین اور اس حدیث کو عبدالعزیز دراوردی نے یزید بن خصیفہ سے اُنھون نے محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان سے انھون نے ابوہریرہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ثور (رضی اللہ عنہ)

ابن تلیدہ اسدی۔ اسد بن خزیمہ کے قبیلہ سے ہین۔ ابو عثمان سراج نے انکا تذکرہ افراد مین کیا ہو اور اپنی اسناد سے عاصم بن بہدلہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ہم یعنے قبیلۂ بنی اسد کے لوگ بدر کے دن مہاجرین کے ساتوین حصہ کے برابر تھے اور ہم مین ایک شخص تھے جن کا نام ثور بن تلیدہ تھا انکی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی تھی حضرت معاویہ کا زمانہ بھی انھون نے پایا تھا۔ حضرت معاویہ نے ایک مرتبہ انسے پوچھ بھیجا کہ آپنے میرے آبا اجداد مین کسکو کسکو دیکھا ہو انھون نے کہا کہ مینے امیہ بن عبدشمس کو دیکھا ہو کہ وہ اپنے اونٹون سے پانی بھر رہے تھے پھر بعد اسکے مینے اُنھین دیکھا کہ وہ نابینا ہوگئے تھے اور انکا ایک غلام یعنے ذکوان اُنھین لیکے چلتا تھا اور کبھی ابو مُعیط اُنھین لے کے چلتا تھا انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ثور (رضی اللہ عنہ)

ابن عزرہ۔ کنیت انکی ابو العکیر قشیری۔ علی بن محمد مدائنی نے یعنی ابو الحسن نے یزید بن رومان سے اور مدائنی کے کئی آدمیون سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ثور بن عزرہ بن عبداللہ قشیری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جاتے ہوے تھے آپنے اُنھین حمام اور سد جو دونون مقام وادی عقیق مین تھے معافی مین دیدیے تھے اور ایک تحریر بھی اُنکے لیے لکھدی تھی شاعر نے حمام کے ذکر مین یہ شعر کہا ہو ؎

---

[1] انشاد کسی کھوئی چیز کا تلاش کرنا اور لوگون سے پوچھنا کہ میری فلان چیز کسی نے پائی ہو یا نہین ۱۲

فانؔ یغلبک یسرۃ بن بشر   فان ابا العکیر علی الحمام

انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ثور (رضی اللہ عنہ)

یزید بن ثور سلمی کے والد ہیں کنیت انکی ابوامامہ ہو۔ انھوں نے خود اور انکے بیٹے یزید اور انکے پوتے معن بن یزید نے (رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے) بیعت کی ہو۔ یہ محمد بن جعفر مطین کا قول ہو انھوں نے انکا نام ثور بتایا ہو ہمیں یحیی بن ابی الرجاء یعنے محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی اور محمد بن عبید بن حساب نے بھی ہمیں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعوانہ نے ابوالجویریہ جرمی سے انھوں نے معن بن یزید سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے میںنے اور میرے والد نے اور میرے دادا نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی میںنے آپکے سامنے ایک مقدمہ بھی پیش کیا تھا آپنے میرے ہی موافق فیصلہ فرمایا اور جب میری منگنی ہوئی تو آپ ہی نے میرا نکاح پڑھا معن کہتے تھے کہ مال غنیمت حلال نہیں ہوتا جب تک کہ برابر برابر سب کو تقسیم نہ کردیا جاے جب تقسیم کردیا جاے تو ہمیں جائز ہو کہ ہم تجھے دیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

حرف الجیم ٭ باب الجیم والالف

(سیدنا) جابان (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابومیمون۔ انسے انکے بیٹے میمون نے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا میںنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی مرتبہ فرماتے ہوئے سنا یہانتک کہ آپنے دس مرتبہ اسکی تکرار فرمائی کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اسکی نیت رکھتا ہو کہ اُسے اسکا مہر نہ دے تو اللہ عزوجل سے اس حالت میں ملیگا کہ زانی ہوگا یہ حدیث اسی طرح انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو بشرطیکہ محفوظ ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن الازرق غاضری۔ انکا شمار اہل حمص میں ہو انسے ابوراشد حبرانی نے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک سواری پر کچھ مال لیکر حاضر ہوا (حضرت سفر حجۃ الوداع میں تھے) اور لوگوں کے بیچ میں گھسے ہوے بھی میں اپنی اونٹنی کو حضرت کی طرف بڑھاتا رہا یہانتک کہ میں وہانتک پہونچ گیا پھر آنحضرت علیہ السلام چمڑے کے ایک خیمہ میں فروکش ہوے اور (خیمہ کے) دروازہ پر (محافظت کے لیے) تیس آدمیوں سے زیادہ تھے اُنکے پاس کوڑے تھے میں قریب گیا تو

ؔ ترجمہ۔ اگر یسرہ بن بشر تجھ پر غالب آجائے (تو تعجب نہ کرنا) کیونکہ ابوالعکیر مقام حمام پر تابض ہو۔

(یمن سے) ایک شخص مجھے دیکھنے لگا مین نے کہا واللہ اگر تو مجھے ڈھکیلیگا تو مین بھی تجھے ڈھکیلونگا اور اگر تو مجھے ماریگا تو مین تجھے مارونگا اُسنے مجھے کہا کہ اے تمام لوگون سے بدتر مینے کہا خدا کی قسم تو مجھسے بھی بدتر ہوا اُسنے پوچھا کہ یہ کیون مینے کہا مین یمن سے آیا ہون تاکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثین سنون اور یاد کرلون پھر اپنی قوم سے جاکر بیان کرون اور تو مجھے روکتا ہو اُسنے کہا ہان بیشک واللہ تو مجھسے بہتر ہے بعد اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے لوگ عقبہ کے پاس مقام منی مین آپکو گھیر کے کھڑے ہو گئے اور آپسے بکثرت مسائل پوچھنے لگے یہانتک کہ انکے ہجوم کے باعث آپ تک کسی شخص کا پہونچنا دشوار تھا اسی حال مین ایک شخص بال کترواکے آیا اور اُسنے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے لیے دعا فرمائیے آپنے فرمایا اللہ سر مُنڈوانے والون پر رحمت نازل فرمائے بعد اسکے پھر اُسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے لیے دعا فرمائیے آپنے فرمایا کہ اللہ سر منڈوانے والون پر رحمت نازل فرمائے یہی آپنے تین مرتبہ فرمایا بعد اسکے وہ گیا اور اُسنے اپنا سر منڈوا ڈالا پس مینے سوا ایک سر منڈوانے والے کو اور کسی کو نہین دیکھا۔ ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ حدیث غریب ہو صرف اسی سند سے مروی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن اُسامہ جُہنی۔ انکا شمار اہل حجاز مین ہو۔ انسے معاذ بن عبداللہ بن خُبیب نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ ہمین ابوالفرج ابن محمود اصفہانی نے اپنی سند سے قاضی ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن موسی نے معاذ بن عبداللہ سے انھون نے جابر بن اسامہ جہنی سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مینے بازار مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی آپ اپنے اصحاب کے ہمراہ جارہے تھے مینے صحابہ سے پوچھا کہ آپ لوگ کہان کا قصد رکھتے ہین انھون نے کہا کہ ہم تمھاری قوم کے لیے مسجد کی حد قائم کرنا چاہتے ہین چنانچہ جب مین لوٹ کر آیا تو مینے دیکھا کہ میری قوم کے لوگ کھڑے ہوے ہین مینے کہا کہ کیون کھڑے ہو انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے مسجد کی حد قائم کردی اور جانب قبلہ ایک لکڑی خود آپنے گاڑ کر نصب فرما دی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو ابن ماکولا نے کہا ہو کہ جابر بن اُسامہ کی کنیت ابو سعاد ہو جسکو ہم انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب مین ذکر کرینگے۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن حابس یمامی یہ ایک مجہول شخص ہین اور انکی حدیث کی سند مین اعتراض ہو انکی حدیث حصین بن حبیب نے اپنے والد سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے ہم سے جابر بن حابس نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص

میری طرف ایسی بات منسوب کردے جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں ڈھونڈ ھلے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار انصاری خزرجی نجاری انکا نسب ابو نعیم اور ابو موسی نے اسی طرح بیان کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ یہ اشہلی ہیں اور انصار میں اشہلی مطلقاً اُسیکو کہتے ہیں جو عبد الاشہل کی اولاد میں ہو جو سعد بن معاذ کی کے گروہ سے ہیں اور ایسے موقع پر کہا جاتا ہے کہ یہ بنی دینار سے ہیں پھر بنی عبد الاشہل سے ہیں تاکہ اشتباہ جاتا رہے۔ عروہ نے اور محمد بن اسحاق نے اور موسی بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ جنگ بدر اور احد میں شریک تھے اور ابن قیم نے کہا ہے کہ انکی کوئی اولاد نہ تھی ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا تذکرہ لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ابن اسحاق سے شہدائے بدر کے ناموں میں جابر بن عبد الاشہل کا تذکرہ نقل کیا ہے جو بنی دینار بن نجار سے ہیں پھر بنی مسعود بن عبد الاشہل سے ہوے سبھوں نے انکو مسعود بن عبد الاشہل لکھا ہے صرف کلبی نے انکو مسعود بن کعب ابن عبد الاشہل لکھا ہے لہذا یہ چچا ہوے ضحاک اور نعمان اور قطبہ کے جو بیٹے تھے عمرو بن مسعود کے یہ سب لوگ بدری ہیں۔ انکا تذکرہ پہلے نسب کے موافق ابو نعیم اور ابو عمر نے لکھا ہے ابو موسی نے (انکے والد کا نام) خالد کے عوض میں عبد قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سبرہ اسدی۔ طارق بن عبد العزیز ابن عجلان سے انھوں نے ابو جعفر یعنی موسی بن مسیب سے انھوں نے سالم بن ابی الجعد سے انھوں نے جابر بن ابی سبرہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے جہاد کا ذکر فرمایا اور کہا کہ شیطان بنی آدم کے لیے ہر راستے میں بیٹھا چنانچہ اسلام کے راستے میں بھی بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ کیا تو مسلمان ہوا جاتا ہے اور اپنے باپ دادا کا دین چھوڑے دیتا ہے اگر وہ شخص اسکی بات نہیں مانتا اور مسلمان ہو جاتا ہے تو پھر ہجرت کی طرف سے اُسے شبہ دلاتا ہے کہتا ہے کہ کیا تو ہجرت کر جائیگا اور اپنے زمین و آسمان اور اپنے پیدایش کے مقام کو چھوڑ دیگا اور اپنے مال کو ضائع کر دیگا اگر وہ اسکو بھی نہیں مانتا اور ہجرت کر جاتا ہے تو پھر جہاد کی طرف سے اُسے شبہ دلاتا ہے کہتا ہے کہ کیا تو جہاد کریگا اور اپنا خون بہائیگا (تیرے بعد) تیری بی بی سے کوئی دوسرا نکاح کر لیگا اور تیرا مال بانٹ لیا جائیگا اور تیرے بچے برباد ہونگے اگر وہ اسکو بھی نہیں مانتا اور جہاد کرتا ہے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عز وجل کے (بمقتضائے رحمت) یہ حق ہے کہ جو شخص ایسا کرے وہ اگر اپنے گھوڑے سے بھی گر کے مر جائے تو اسکا ثواب اللہ اپنے ذمہ رکھے اور اگر کوئی جانور اسکو کاٹ لے اور وہ مر جائے تب بھی اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہے اور اگر وہ قصاص میں قتل کیا جائے تب بھی اللہ پر

حق ہو کہ اُسے جنت مین داخل کرے۔
اس حدیث کی روایت مین جابر کا ذکر صرف طارق نے کیا ہو اور ابن فضیل وغیرہ نے اس حدیث کو ابو جعفر سے انھون نے سالم سے انھون نے سبرہ بن ابی فاکہ سے روایت کیا ہو۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ جابر ابن ابی سبرہ اسدی ہین کوفی ہین انسے سالم بن ابی الجعد نے بہت سی حدیثین روایت کی ہین منجملہ انکے ایک حدیث جہاد کی بابت۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان انصاری زرقی۔ بنی زریق بن عامر بن زریق یعنی عبد بن حارثہ بن مالک بن عضب بن جشم بن خزرج سے ہین۔ انکے والد سفیان معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح کی طرف منسوب ہین کیونکہ معمر نے انسے حلف کی دوستی کی تھی اور مکہ مین انکو متبنیٰ بنایا تھا یہ ابن اسحاق کا قول ہو یہ جابر اور جنادہ اپنے والد کے ہمراہ سرزمین حبش سے دو کشتیون مین سوار ہو کے آئے تھے وہ دونون کشتیان حضرت عمرؓ کی خلافت مین غرق ہو گئین انکے اخیافی بھائی شرحبیل بن حسنہ ہین سفیان نے انکی والدہ سے مکہ مین نکاح کیا تھا۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم۔ بعض لوگ انکو سلیم بن جابر کہتے ہین مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہو۔ کنیت انکی ابوجری۔ تمیمی ہین ہجیمی ہین بلہجیم بن عمرو بن تمیم کی اولاد سے۔ بخاری نے کہا ہو کہ ہمارے نزدیک ابوجری کا صحیح نام جابر بن سلیم ہو۔ اور ابو احمد عسکری نے کہا ہو کہ سلیم بن جابر صحیح ہو واللہ اعلم۔
بصرہ مین رہتے تھے انسے ابن سیرین نے اور ابو تمیمہ ہجیمی نے روایت کی ہو۔ ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب دقاق نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سلام بن مسکین نے عقیل بن طلحہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوجری ہجیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم لوگ جنگل کے رہنے والے ہین ہمین کوئی ایسی بات بتائیے جو ہمین نفع دے حضرت نے فرمایا کہ تم کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا گو اسیقدر ہو کہ تم اپنے ڈول سے کسی پیاسے کے برتن مین پانی ڈالدو اور گو اسیقدر ہو کہ تم اپنے بھائی سے بکشادہ پیشانی بات کرلو اور ازار کو (ٹخنون سے) نیچے نہ بڑھانا کیونکہ یہ تکبر کی علامت ہو اور تکبر کو اللہ تبارک و تعالی دوست نہین رکھتا اور اگر کوئی شخص تمہارا کوئی ایسا عیب بیان کرے جو وہ تم مین جانتا ہو تو تم کوئی عیب اسکا ایسا نہ بیان کرنا جو تم انمین جانتے ہو کیونکہ اسکا ثواب تمکو ملیگا اور اسکا وبال اسپر ہوگا۔ اس حدیث کو حماد اور عبد الوارث نے جریری سے انھون نے ابو سلیل سے انھون نے

ابو تیمہ سے انھون نے جابر بن سلیم سے روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)۔

ابن سمرہ بن جنادہ بن جندب بن حجیر بن رباب بن حبیب بن سواءۃ بن عامر بن صعصعہ عامری ثم السوائی۔ بعض لوگ انکا نسب یون بیان کرتے ہین جابر بن سمرہ بن عمرو بن جندب انکی کنیت مین اختلاف ہو بعض لوگ کہتے ہین ابو خالد اور بعض لوگ کہتے ہین ابو عبداللہ۔ یہ بنی زہرہ کے حلیف ہین اور حضرت سعد بن ابی وقاص کی بہن کے بیٹے ہین انکی والدہ خالدہ بنت ابی وقاص ہین۔ کوفہ مین رہتے تھے وہین ایک گھر بنالیا تھا بشر بن مروان جب حاکم کوفہ تھا اسوقت انھون نے وفات پائی انکے جنازے کی نماز عمرو بن حریث مخزومی نے پڑھائی۔ اور بعض لوگ کہتے ہین ۶۶ھ مین بعہد مختار انھون نے وفات پائی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثین روایت کی ہین ان سے شعبی نے اور عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اور تمیم بن طرفہ طائی اور ابو اسحاق سبیعی اور ابو خالد والبی اور سماک بن حرب اور حصین بن عبدالرحمن اور ابوبکر بن ابی موسی وغیرہم نے روایت کی ہو۔ ہمین خطیب عبداللہ بن احمد طوسی نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن معاذ ضبی نے سماک سے انھون نے جابر بن سمرہ سے نقل کرکے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ مین ایک پہاڑ تھا جو مجھے سلام کیا کرتا تھا اُس زمانے مین جب مین مبعوث ہوا۔ اور انسے عبدالملک بن عمیر نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب (یہ) قیصر مر جائیگا تو اسکے بعد کوئی قیصر نہوگا اور جب یہ کسری مر جائیگا تو اسکے بعد کوئی کسری نہوگا قسم ہو اسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہو کہ تم لوگ قیصر و کسری کے خزانے خدا کی راہ مین خرچ کروگے ہیثم بن عدی کہتے تھے جابر کی وفات ہوئی انھون نے اولاد نرینہ مین چار بیٹے چھوڑے خالد اور ابو ثور یعنے مسلم اور ابو جعفر اور جبیر مگر نسل صرف مسلم اور خالد سے جاری ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن شیبان بن عجلان بن عتاب بن مالک ثقفی۔ بیعۃ الرضوان مین شریک تھے اسکو مدائنی نے ثقیف کے حالات کی کتاب مین لکھا ہو۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے کیا ہو۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر بن امیہ بن خنساء بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ بیعت عقبہ مین شریک تھے بدر مین شریک نہین ہوے احد مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔ ان جابر کے شریک ہونے سے بیعت عقبہ و جنگ احد مین ہونے سے موسی بن عقبہ نے اور واقدی نے اپنی ناواقفی ظاہر کی ہو۔ اور ابن اسحاق نے یونس بن بکیر سے روایت کرکے

انکا تذکرہ لکھا ہے۔ اور سلمہ کی روایت اور عبد الملک بن ہشام کی روایت زیاد بن عبد اللہ بکائی سے ہے اور انکی روایت ابن اسحاق سے ہے کہ جبار بن صخر بن امیہ بن خنسا شریک بیعت عقبہ و جنگ بدر تھے انھوں نے بھی جابر کو ذکر نہیں کیا۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر۔ مسدد نے عمر بن علی مقدمی سے انھوں نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے ابو سعد مولی بنی خطمہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ کو بیان کرتے ہوے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) انکے اور جابر ابن صخر کے ساتھ نماز پڑھی اور ان دونوں کو اپنے پیچھے کھڑا کیا انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن ابی بکر مقدمی اور عاصم بن عمر نے عمر بن علی سے انھوں نے ابن اسحاق سے انھوں نے ابو سعد سے انھوں نے جابر سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور جبار بن صخر کے ہمراہ نماز پڑھی اور ان دونوں کو اپنے پیچھے کھڑا کیا اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ (صحیح لفظ جبار ہے) بجابر وہم ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ جابر بن صخر انکے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور جابر کے ہمراہ نماز پڑھی اور محمد بن ابی بکر مقدمی نے عاصم بن عمر بن علی سے انھوں نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے ابو سعد خطمی سے جنکا نام شرحبیل بن سعد ہے انکا نام جبار روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس مقام میں ابن مندہ پر کچھ اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ جو کچھ ابو نعیم نے لکھا ہے وہی سب ابن مندہ نے بھی لکھا ہے اور تعجب ہے کہ ابو نعیم انپر اپنے ہی کلام سے رد کرتے ہیں۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی صعصعہ۔ قیس بن ابی صعصعہ کے بھائی ہیں۔ بنی مازن بن نجار سے ہیں یہ چار بھائی تھے قیس اور حارث اور جابر اور ابو کلاب جابر غزوۂ موتہ میں شہید ہوے انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے اور ابو موسی نے کہا ہے کہ جابر بن ابی صعصعہ۔ ابو صعصعہ کا نام عمرو بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار جابر غزوۂ موتہ میں شہید ہوے انکا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن طارق بن عوف۔ بعض لوگ انکو جابر بن عوف بن طارق احمسی کہتے ہیں۔ کنیت انکی ابو حکیم بنی احمس بن غوث ابن انمار سے ہیں جو بجیلہ کا ایک بطن ہے۔ بالآخر کوفہ کی سکونت اختیار کر لی تھی صحابی ہیں۔ ابن سعد نے کہا ہے کہ جو صحابہ کوفہ میں رہتے تھے انمیں جابر بن طارق بھی تھے جنکی کنیت ابو حکیم تھی۔

ہمیں عبد الوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا

وہ کہتے تھے ہمین سفیان بن عیینہ نے اسماعیل بن ابی خالد سے انھون نے حکیم بن جابر سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپکے گھر مین گیا آپکے سامنے یہی لوکی رکھی ہوئی تھی مینے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہی صحابہ نے کہا کہ یہ لوکی ہی ہم اس سے اپنا کھانا بڑھا لیتے ہین۔ اس حدیث کو حفص بن غیاث نے اور محمد بن بشر نے اور علی بن مسہر نے اور شریک نے اور ابو اسامہ نے اور انکے علاوہ اور لوگون نے اسماعیل سے انھون نے حکیم سے اسی کے مثل روایت کیا ہی اور یہ بھی روایت کیا گیا ہی کہ ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی (اور اسقدر اسنے کثرت سے کلام کیا) کہ اُنکے منھہ پر کف آگیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے اوپر کم بات کرنا لازم سمجھو شیطان تمھین مغلوب نکرے کیونکہ کلام مین تشقیق کرنا شیطانی شیوہ ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن ظالم بن جاریہ بن عیاث بن ابی حارثہ بن جُدی بن تدُول بن بحتر بن عتود بن عُنین بن سلامان بن ثُعل بن عمرو بن غوث بن طی طائی ثم البحتری۔ طبری نے انکا تذکرہ ان لوگون مین کیا ہی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین قبیلۂ طے کے وفد مین آئے تھے انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے لیے ایک تحریر لکھدی تھی جو انکے خاندان مین موجود ہی۔ بحتر جسکی طرف یہ منسوب ہین وہی بطن ہی جس سے ابو عبادہ بحتری شاعر ہین۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ راسبی۔ یہ صحابی ہین اِنسے ابو شداد نے روایت کی ہی صالح بن محمد جزرہ نے بیان کیا ہی کہ یہ راسبی ہین بصرہ مین رہتے تھے۔ ابونعیم نے کہا ہی کہ مین انھین جابر بن عبداللہ انصاری سُلمی سمجھتا ہون۔ ابو شداد نے جابر بن عبداللہ راسبی سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا جو شخص اپنے قاتل کا قصور معاف کردے اور ہمارا حق ادا کرتا رہے اور ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھتا رہے (اُسے قیامت مین اختیار دیا جائیگا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو اور بڑی آنکھ والی حورون سے جسقدر چاہے نکاح کرے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اگر کوئی شخص ان باتون مین سے صرف ایک بات کرے (وہ بھی اسمین داخل ہی) آپنے فرمایا ایک بات کرے وہ بھی داخل ہی۔ ابن مندہ نے کہا ہی کہ یہ حدیث غریب ہی بشرطیکہ محفوظ ہو۔

مین کہتا ہون انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابونعیم کا یہ کہنا کہ مین اُنکو جابر بن عبداللہ انصاری سلمی سمجھتا ہون پس اسکی حالت یہ ہی کہ جابر بن عبداللہ بن رباب اور جابر بن عبداللہ بن عمرو دونون انصاری سلمی ہین معلوم نہین ان دونون مین کسکو انھون نے مراد لیا ہی اور پھر یہ دونون مدینہ مین رہتے تھے کوئی انمین سے بصرہ مین نرہتا تھا۔ واللہ اعلم

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن رباب بن نعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سُلمی - بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے - بیعت عقبہ اولے میں انصار میں سب سے اول جو اسلام لایا وہ یہی ہیں - محمد بن اسحاق نے کہا ہے جسکی خبر ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک دی وہ محمد بن اسحاق سے راوی ہیں کہ انھوں نے کہا مجھسے عاصم بن عمر بن قتادہ نے اپنی قوم کے چند بوڑھوں سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ انصار کے چند لوگوں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی آپنے پوچھا کہ تم کس قبیلہ سے ہو اسکے بعد انھوں نے پوری حدیث بیان کی اور یہ لوگ چھ آدمی تھے قبیلۂ بنی نجار کے اسعد بن زرارہ اور عوف بن عفرا اور رافع بن مالک بن عجلان اور قطبہ بن عامر ابن حدیدہ اور عقبہ بن عامر بن زید اور جابر بن عبد اللہ بن رباب یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے تھے جب یہ لوگ مدینہ آئے تو انھوں نے مدینہ والوں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا الخ - ابو الوازع بن نافع ابو سلمہ سے انھوں نے جابر بن عبد اللہ بن رباب سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا (ایکمرتبہ) جبریل کا گذر میری طرف ہوا اور میں نماز پڑھ رہا تھا تو جبریل مجھے دیکھکر مسکرائے اور میں نے انھیں دیکھکر تبسم کیا - انھوں نے سوا اس حدیث کے جو انسے ابن عباس نے روایت کی ہے باقی حدیثوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن عمرو بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ یہ جابر اور وہ جابر جنکا ذکر انسے پہلے ہوا غنم بن کعب میں جاکے ملجاتے ہیں یہ دونوں انصاری ہیں سُلمی ہیں بعض لوگوں نے انکے نسب میں اور کچھ بھی بیان کیا ہے مگر یہی زیادہ مشہور ہے انکی والدہ نسیبہ بنت عقبہ بن عدی بن سنان بن نابی بن زید بن حرام بن کعب بن غنم - انکی والدہ اور انکے والد حرام میں جاکے ملجاتے ہیں - انکی کنیت ابو عبد اللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبد الرحمن مگر پہلا ہی قول صحیح ہے بیعت عقبہ ثانیہ میں بحالت صغر سن اپنے والد کے ہمراہ شریک تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ شریک نہ تھے اسی طرح غزوۂ احد (کی نسبت بھی اختلاف ہے) ہمیں ابو الفضل منصور بن ابی الحسن ابن ابی عبد اللہ مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو خیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں روح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زکریا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو الزبیر نے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت جابر کو یہ کہتے سنا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ستّرہ غزوات میں شریک تھا جابر کہتے تھے میں بدر اور احد میں شریک نہ تھا میرے والد نے مجھے روک لیا تھا

چنانچہ جب وہ احد مین شہید ہوگئے تو پھر مین کسی جہاد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہین رہا اور کلبی نے کہا ہو کہ حضرت جابر اُحد مین شریک تھے۔ بعض لوگون کا بیان ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اٹھارہ غزوات کیے اور صفین مین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے آخیر عمر مین نابینا ہوگئے تھے۔ اپنی بھون کو منڈواتے تھے اور زرد خضاب لگاتے تھے۔ شرکاے بیعت عقبہ مین سے مدینہ مین سب کے بعد انھین کی وفات ہوئی۔ ابن مندہ نے انکے تذکرہ مین لکھا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بحالت قیام مکہ مکرمہ موسم (حج) مین تشریف رکھتے تھے اور انصار کے بھی کچھ لوگ اس سال (حج کے لیے مدینہ سے) آئے ہوے تھے جنمین اسعد بن زرارہ اور جابر بن عبد اللہ سُلمی اور قطبہ بن عامر تھے راوی نے اُن تمام لوگون کا نام ذکر کیا تھا وہ کہتا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف لے گئے اور انھین اسلام کی ترغیب دی بعد اسکے راوی نے پوری حدیث ذکر کی ابن مندہ نے سمجھا ہو کہ یہ جابر بن عبد اللہ سلمی وہی جابر ہین جو عبد اللہ بن عمرو بن حرام کے بیٹے ہین حالانکہ ایسا نہین ہو وہ جابر (جنکا ذکر اس روایت مین ہو) عبد اللہ بن رباب کے بیٹے ہین جنکا ذکر اس تذکرہ سے پہلے ہوچکا ہو اور یہ جابر (جنکا ہم اب ذکر کر رہے ہین) اُن سب لوگون سے کمسن تھے جو اپنے والد کے ہمراہ بیعت عقبہ ثانیہ مین شریک تھے پس یہ بہت بعید ہو کہ باوجود کم سنی کے یہ اُن سب کے سردار اور رئیس سمجھے جائین علاوہ اسکے ائمہ سے بصحت منقول ہو کہ وہ جابر (جنکا ذکر اُس روایت مین ہو) عبد اللہ ابن رباب کے بیٹے ہین۔ واللہ اعلم

یہ جابر حدیث کے زیادہ روایت کرنے والون اور حدیث کے حافظون مین ہین۔ انسے محمد[1] بن علی بن حسین نے اور عمرو بن دینار نے اور ابو الزبیر مکی نے اور عطا نے اور مجاہد وغیرہ نے روایت کی ہو۔ ہمین عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الخطاب نصر بن احمد بن عبد اللہ قاری نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمین حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان یعنے ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عثمان بن احمد دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الملک بن محمد یعنے ابو قلابہ رقاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو ربیعہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عوانہ نے اعمش سے انھون نے ابو سفیان سے انھون نے جابر بن عبد اللہ سے نقل کرکے خبر دی کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہو کہ سعد بن مُعاذ کی موت سے رحمن کا عرش ہل گیا جابر سے کسی نے کہا کہ براء تو کہتے تھے کہ (رحمن کا تخت مراد نہین بلکہ جنازے کا) تخت ہل گیا جابر نے کہا کہ ان دونون قبیلون یعنے اوس اور خزرج کے درمیان مین باہم عداوت تھی (اس وجہ سے براء نے ایسا کہا) مینے خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا ہو کہ رحمن کا عرش ہل گیا۔

[1] یعنی امام باقر فرزند امام زین العابدین فرزند امام حسین رضی اللہ عنہم وارضاہم ۱۲

مین کہتا ہون کہ جابر بھی قبیلہ خزرج سے ہین مگر انکی دینداری نے انکو حق بات کے کہنے اور اُسکے چھپانے والے پر اعتراض کرنے پر مجبور کر دیا ہمین اسماعیل بن عبید اللہ بن علی نے اور ابو جعفر یعنی احمد بن علی نے اور ابراہیم ابن محمد بن مہران نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین بشر بن سری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حماد بن سلمہ نے ابو الزبیر سے اُنھون نے جابر سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میرے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ والی رات مین پچیس مرتبہ استغفار کیا اونٹ والی رات سے مراد وہ رات ہی جسمین اُنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک اونٹ بیچا تھا[1] اور یہ شرط کرلی تھی کہ مدینہ تک مین اسپر سوار ہوکے چلونگا یہ واقعہ ایک جہاد کا تھا۔ حضرت جابر نے ۷۸ھ مین اور بقول بعض ۷۷ھ مین وفات پائی اور ابان بن عثمان نے جب کہ وہ حاکم مدینہ تھے اُنکے جنازہ کی نماز پڑھی۔ حضرت جابر کی عمر ۹۴ سال کی تھی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبد الرحمن۔ یہ جابر بیٹے ہین عبید عبدی کے انسے انکے بیٹے عبد الرحمن نے روایت کی ہی بعض لوگون کا قول ہی کہ انکے بیٹے کا نام عبد اللہ ہی محمد بن سعد نے کہا ہی کہ یہ جابر بھی عبد القیس کے وفد مین حضور رسالت مین حاضر ہوئے تھے بصرہ کی سکونت اُنھون نے اختیار کرلی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ بحرین مین رہتے تھے علی بن مدینی نے حارث بن مرہ حنفی سے اُنھون نے نفیس سے اُنھون نے عبد الرحمن بن جابر عبدی سے روایت کی ہی کہ اُنھون نے کہا مین اُسی وفد مین تھا جو قبیلہ عبد القیس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا مین اُن لوگون مین سے نہین ہون بلکہ مین اپنے والد کے ہمراہ آیا تھا اُن لوگون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ظروف[2] مین یعنی دباء اور حنتم اور نقیر اور مزفت مین پینے سے منع فرمایا تھا اس حدیث کو ابن مندہ نے علی بن مدینی کی سند سے اسیطرح روایت کیا ہی اور عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے اُنھون نے حارث بن مرہ سے اُنھون نے نفیس سے روایت کیا ہی اُنھون نے بھی کہا ہی کہ جابر نے ایسا ہی بیان کیا۔ یہ حدیث ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے روایت کرکے سنائی۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن عتیک اور بعض لوگ کہتے ہین ان کا نام جبر بن عتیک بن قیس بن حارث بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن زید بن معاویہ

---

[1] اسکا واقعہ مختصر اسطرح ہی کہ ایک اونٹ انکے پاس تھا جو کسیطرح چلائے نہ چلتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو اپنے دست مبارک سے مارا وہ ایسا تیز رو ہو گیا کہ جان مثل حضرت نے وہ اونٹ مول لے لیا اور مدینہ منورہ پہونچکر اسکی قیمت عنایت فرما دی اور اونٹ بھی دیدیا ۱۲

[2] ان ظروف کی ماہیت کئی مرتبہ جلد اول مین بیان ہو چکی ہی اور یہبھی بتایا گیا ہی کہ انمین منع کی مانعت کیونکی تھی ان ظروف مین پہلے شراب بنائی جاتی تھی لہذا انکا استعمال

ابن مالک بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ بنی معاویہ میں سے ہیں۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہے کلبی نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے صرف یہ کہ انھوں نے پہلے حارث کو اور زید کو (نسب سے) ساقط کر دیا ہے۔ یہ جابر بدر میں اور تمام غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ کنیت انکی ابو عبداللہ ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ کنیت انکی ابوالربیع ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے یہ کنیت عبداللہ بن ثابت ظفری کی ہے۔ سال فتح (مکہ) میں بنی معاویہ کا جھنڈا انھیں (جابر) کے ہاتھ میں تھا یہ بھائی ہیں حارث ابن عتیک کے۔ انسے انکے دونوں بیٹوں عبداللہ اور ابو سفیان نے اور عتیک بن حارث بن عتیک نے روایت کی ہے۔ ہمیں فتیان بن احمد بن محمد معروف بابن سمینہ جوہری نے اپنی سند سے قعنبی سے انھوں نے مالک بن انس سے انھوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن جابر بن عتیک سے انھوں نے عتیک بن حارث بن عتیک سے جو عبداللہ یعنی ابو امہ کے دادا تھے نقل کر کے خبر دی کہ جابر بن عتیک نے اُنسے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ثابت کی عیادت کرنے کو تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ وہ بیہوش ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنھیں چلا کے پکارا مگر انھوں نے جواب نہیں دیا تو آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا کہ اے ابوالربیع تم ہمسے جدا کر لیے گئے پس عورتیں چلا کے رونے لگیں ابن عتیک نے انکو چپ کرنا چاہا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھیں چھوڑ دو ہاں جب یہ گر جائیں تو اسوقت کوئی رونے والی نہ روئے لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ گر جانا کیا معنی آپنے فرمایا جب مر جائیں۔ انکی بیٹی نے کہا کہ خدا کی قسم میں اس بات کی امیدوار تھی کہ یہ شہید ہونگے (نہ یہ کہ اپنے بستر پر مرینگے) کیونکہ (اے ابوالربیع) تمنے اپنے جہاد کا سامان بالکل ٹھیک کر لیا تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ نے انکا ثواب انکی نیت کے موافق مقدر کر دیا ہے اور تم لوگ شہادت کسکو کہتے ہو صحابہ نے عرض کیا کہ قتل فی سبیل اللہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوا قتل فی سبیل اللہ کے (اور طریقوں سے بھی لوگ) شہید ہوتے ہیں طاعون میں جو مرے وہ بھی شہید ہے پیٹ کے مرض میں جو مرے وہ بھی شہید ہے جلکر جو مرے وہ بھی شہید ہے کسی چیز کے نیچے دب کے مر جائے وہ بھی شہید ہے عورت جو حمل میں مر جائے وہ بھی شہید ہے۔

ان جابر کی وفات ۶۱ھ میں ہوئی عمر انکی اکانوے سال کی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر انصاری۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہے۔ انکا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ انسے عطاء بن ابی رباح نے روایت کی ہے۔ ہمیں محمد بن عمر مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابو احمد نے اور حبیب بن حسن نے اور محمد بن جنبش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خلف بن عمرو عکبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معافی بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں

موسیٰ بن اعین نے ابوعبدالرحیم نے یعنی خالد بن یزید سے انھون نے عبدالرحیم زہری سے انھون نے عطا سے نقل کرکے خبر دی کہ انھون نے جابر بن عبداللہ انصاری کو اور جابر بن عمیر انصاری کو دیکھا کہ یہ دونون تیراندازی کر رہے تھے انمین سے ایک کوئی تھک کر بیٹھ گیا تو دوسرے نے کہا کیا تم تھک گئے اسنے کہا ہان تو اسنے کہا کہ کیا تمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے نہین سنا کہ جو چیز ذکر اللہ کی قسم سے نہو وہ لعب ہی سوا ان چار چیزون کے مَرد کا اپنی عورت سے اختلاط کرنا اور آدمی کا اپنے گھوڑے کو تعلیم دینا اور مَرد کا دونون نشانون[1] کے درمیان مین دوڑنا اور مَرد کا تیراکی سیکھنا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف۔ کنیت انکی ابواوس ثقفی ہی۔ ابوعثمان یعنی سعید بن یعقوب سراج قرشی نے افراد مین انکا تذکرہ لکھا ہی انسے ابن مندویہ نے نقل کیا ہی۔ حماد بن سلمہ نے یعلی بن عطا سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اوس بن ابی اوس سے انھون نے انکے والد سے جنکا نام جابر تھا روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور (وضو مین) اپنے دونون پیرون[2] پر مسح فرمایا۔ اس حدیث کو ہشیم نے اور شعبہ نے بھی یعلی سے اسی طرح روایت کیا ہی۔ اور شریک نے بھی اس حدیث کو یعلی سے روایت کیا ہی انھون نے یعلی کے اور اوس کے درمیان مین اور کسی کو ذکر نہین کیا۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاش۔ ابونعیم نے کہا ہی کہ انکی کوئی حدیث معلوم نہین۔ ابونعیم نے اسیطرح مختصر ذکر انکا لکھا ہی۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن ماجد صدفی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے حاضر ہوے تھے۔ فتح مصر مین شریک تھے یہ ابوسعید ابن یونس کا قول ہی۔ انکی حدیث مین اختلاف ہی۔ اوزاعی نے قیس بن جابر صدفی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد خلفا ہونگے اور خلفا کے بعد امرا ہونگے اور امرا کے بعد ظالم بادشاہ ہونگے پھر ایک شخص میرے اہلبیت مین سے ظاہر ہوگا جو دنیا کو عدل سے بھر دیگا جس طرح (اس سے پہلے) ظلم سے بھر دی گئی ہوگی اور اسکے بعد قحطانی امیر بنایا جائیگا بس قسم ہی اسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی کہ وہ بھی اس سے کم نہوگا۔ اوزاعی نے قیس بن جابر سے

[1] تیراندازی کی مشق کرنے کے لیے مثل بیاندماری کے ایک نشان مقرر کیا جاتا ہی ایک نشان وہ ہوا اور دوسرا نشان وہ مقام ہی جہان سے تیر پھینکا جاتا ہی ۱۲ [2] یعنی مطلب یہ کہ پیرون پر گرد وغبار تھا اسکو پونچھکر صاف فرمایا کیونکہ پیر تو دھوتے تھے یہ اس پر مسح کیا یا یہ کہ خفین طور سے جو مسح کا لفظ اان تینون معانی کا احتمال رکھتا ہی ۱۲

اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور ابن لہیعہ نے عبدالرحیم بن قیس سے انھوں نے جابر سے انھوں نے انکے والد سے انھوں نے انکے دادا سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ پس اوزاعی کی روایت کے موافق (جابر صحابی نہ ہونگے بلکہ انکے والد) ماجد صحابی ہونگے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن عمیر بن مالک بن قمیر بن مالک بن سواد بن مری بن اراشہ بن عامر بن عبیلہ بن قسمیل بن فران بن بلی بلوی سوادی۔ قبیلۂ بنی سواد سے ہیں انکا صحابی ہونا ثابت ہے یہ انصار کے حلیف ہیں کعب بن عجرہ کے گروہ میں ہیں جنکی عمر بہت ہوئی تھی اور انھوں نے یہ شعر کہے تھے ؎

تہدلت العینان بعد ظلالہ[۱]	وبعد رضا فاحسب الشخص راکبا
وابعد ما انکرت کی استبینہ	فاعرفہ وانکر المتقارباتہ

انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن یاسر بن عویص بن فدک بن ذی ایوان بن عمرو بن قیس بن سلمہ بن شراحیل بن حارث بن معاویہ بن مرتع بن قتبان بن مصبح بن وائل بن رعین رعینی قتبانی ۔فتح مصر میں شریک تھے اُن لوگوں میں ہیں جنکا ذکر صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ ابو سعید بن یونس نے بیان کیا ہے کہ جو ہوشیار لوگ فتح مصر میں شریک تھے انہیں جابر بن یاسر بن عویص قتبانی بھی تھے معو دادا ہیں عیاش اور جابر کے جو دونوں بیٹے ہیں عباس بن جابر کے۔ انکی کوئی حدیث معلوم نہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے مگر ان دونوں نے عویص کے بعد انکا نسب نہیں بیان کیا۔ اور جسطرح ہمنے انکا نسب بیان کیا ہے ابن ماکولا نے بھی انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ عویص عین مہملہ کے ساتھ ہے اسکے بعد واو ہے اور اسکے آخر میں صاد مہملہ ہے پس انکا نام جابر ہے اور انھوں نے (انکے نسب میں) شرجیل کی جگہ شراحیل کہا ہے۔

(سیدنا) جاحل (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو مسلم صدفی ہے۔ انسے انکے بیٹے مسلم نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت کے منافق (بھی) اس قرآن کو خوب[۲] یاد کرلینگے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے

---

[۱] ترجمہ:۔ دونوں آنکھیں بعد آرام اور عیش کے سست ہوگئی ہیں، (اب فتور آگیا ہے) کہ میں پیادہ کو سوار سمجھتا ہوں۔ اور سب سے زیادہ تعجب ہے کہ دور کی چیز کو میں پہچان لیتا ہوں + اور قریب کی چیز کو نہیں پہچان سکتا ۱۲۔ [۲] مطلب یہ ہے کہ بعض منافق ایسے ہونگے جو قرآن کے الفاظ کو یاد کرلینگے اور اسکے معانی کو پس پشت ڈالدینگے اس حدیث کا مشاہدہ برائے العین آجکل فرق باطلہ میں ہورہا ہے ۱۲

کہ بعض لوگون نے یعنی ابن مندہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ میرے نزدیک یہ صحابی نہین ہین اور انکا ذکر نہ متقدمین نے کیا ہو نہ متاخرین نے۔

(سیدنا) جارود (رضی اللہ عنہ)

ابن معلی۔ اور بعض لوگ انکو ابن علاء کہتے ہین اور بعض لوگ انکو جارود بن عمرو بن معلی عبدی ہین۔ قبیلۂ عبد القیس سے کنیت انکی ابو المنذر ہو اور بعض لوگ کہتے ہین ابو غیاث اور بعض لوگ کہتے ہین ابو عتاب سے مجھے خیال ہوتا ہو کہ یہ کوئی ایک تصحیف ہو۔ بعض لوگ کہتے ہین انکا نام بشر ہو۔ انکا ذکر پہلے ہو چکا ہو۔ بعض لوگ کہتے ہین انکا نام جارود ابن معلی بن علاء ہو اور بعض لوگ کہتے ہین جارود بن عمرو بن علاء ہے اور بعض لوگ کہتے ہین جارود بن معلی بن عمرو بن حنش ابن یعلیٰ۔ اور کلبی نے کہا ہو کہ (انکا نام) جارود (ہو) اور (مشہور) نام انکا بشر بن حنش بن معلیٰ ہو معلیٰ کا نام حارث بن یزید بن حارثہ بن معاویہ بن ثعلبہ بن جذیمہ بن عوف بن بکر بن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبد القیس ہو عبدی ہین انکی والدہ دریکہ بنت رویم ہین قبیلۂ بنی شیبان سے انکا لقب جارود اس وجہ سے ہوا کہ انھون نے زمانہ جاہلیت مین قبیلۂ بکر بن وائل پر تاخت کی تھی اور انھین گرفتار کر لیا تھا اور مجرد (یعنے برہنہ) کر دیا تھا۔

سنلہ ہجری مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد عبد القیس کے ہمراہ حاضر ہوے اور اسلام لائے پہلے یہ نصرانی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے اسلام سے بہت خوش ہوتے اور انکی بہت عزت کی اور انھین مقرب کیا۔ اِنسے منجملہ صحابہ کے عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے روایت کی ہو اور تابعین مین سے ابو مسلم جذمی نے اور مطرف ابن عبد اللہ بن شخیر نے اور زید بن علی یعنے ابو القموص نے اور ابن سیرین نے روایت کی ہو ہمین منصور بن ابی الحسن ابن عبد اللہ طبری فقیہ نے اپنی سند احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہدبہ نے ابان سے انھون نے قتادہ سے انھون نے ابو مسلم جذمی سے انھون نے جارود سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلم کی کھوئی چیز (جو کوئی پائے اور اسکی تشہیر نہ کرے تو) آگ مین جلنے کا سبب ہو۔ جب جارود اسلام لائے تو انھون نے یہ شعر کہے[۱]

شہدت بان اللہ حق وسامحت	بنات فوادی بالشہادۃ والنہض
فابلغ رسول اللہ عنی رسالۃ	بانی حنیف حیث کنت من الارض

[۱] ترجمہ: اس بات کی شہادت دیتا ہون کہ اللہ (کا وجود) حق ہو اور + میرے دل کے خیالات شہادت اور آمادگی کے ساتھ اسی کے موافق ہین + پس (اے اللہ) رسول اللہ کو میری طرف سے یہ پیغام پہونچادے کہ مین شرک سے مجتنب ہون + جہان کہین سرزمین میں رہون ۱۲

بصرہ مین رہتے تھے اور سرزمین فارس مین مقتول ہوے اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ نہاوند مین نعمان بن مقرن کے ہمراہ شہید ہوے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ عثمان بن ابی العاص نے جارود کو ایک لشکر کے ہمراہ سرحد فارس پر بھیجا تھا وہین کسی مقام پر یہ شہید ہوے وہ مقام عقبہ جارود کے نام سے مشہور ہو - قبیلۂ عبد القیس کے سردار تھے انکا تذکرہ تینون نے

(سیدنا) جارود (رضی اللہ عنہ)

ابن منذر - انسے حسن نے اور ابن سیرین نے روایت کی ہو - یہ ابن مندہ کا قول ہو انھون نے اس تذکرہ کو علاوہ تذکرہ سابقہ کے لکھا ہو اور کہا ہو کہ محمد بن اسمعیل بخاری نے کتاب الواحدان مین لکھا ہو کہ یہ دو شخص تھے اور انھون نے ان دونون کے درمیان مین فرق بیان کیا ہو - انکی حدیث ابن مسہر نے اشعث سے انھون نے ابن سیرین سے انھون نے جارود سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور مینے عرض کیا کہ مین ایک دوسرے دین پر ہون کیا اگر مین اپنے دین کو چھوڑ کر آپکے دین مین داخل ہو جاؤن تو اللہ تعالی قیامت مین مجھے عذاب نکریگا آپنے فرمایا ہان - انکا تذکرہ صرف ابن مندہ نے کیا ہو -
مین کہتا ہون کہ ابن مندہ نے اِن جارود کو جنکا ذکر انسے پہلے ہو چکا ہو دو قرار دیا ہو حالانکہ یہ دونون ایک ہین بعض راویون نے جو کنیت انکی ابو المنذر دیکھی تو انکو ابن المنذر سمجھ لیا ہو - واللہ اعلم

(سیدنا) جاریہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اصرم کلبی اجداری - (اجدار) ایک قبیلہ ہو کلب کا اجدا انکا نام عامر بن عوف بن کنانہ بن عوف بن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ ہو - کلبی نے کہا ہو کہ انکو لوگ اجدار اسوجہ سے کہتے ہین کہ دیوار کے نیچے بیٹھے رہا کرتے تھے (ایکم تبہ) ایک شخص عامر بن عوف بن بکر کو پوچھتا ہوا آیا ایک شخص نے کہا کہ کس عامر کو پوچھتے ہو عامر بن عوف بن بکر کو یا عامر اجدار کو چنانچہ یہ لقب انکا مشہور ہو گیا بعض لوگ کہتے ہین کہ انکی گردن مین جدرہ یعنی آبلہ تھا اسی سے انکا نام اجدار ہو گیا اجدار ایک بڑا قبیلہ ہو اس قبیلہ سے شہسوارون کی ایک جماعت ہو شرقی بن قطامی نے کلبی سے انھون نے زہیر بن منظور کلبی سے انھون نے جاریہ بن اصرم اجداری سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے (مقام) دومۃ الجندل مین ایک بُت بشکل انسان دیکھا اور پوری حدیث انھون نے ذکر کی - ابو نعیم نے کہا ہو کہ انکا صحابی ہونا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے انکا مشرف ہونا معلوم نہین بعض راویون نے صحابہ مین انکا ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ انھون نے وُدّ (نامی بت) کو دومۃ الجندل مین دیکھا تھا یہ کلام ابو نعیم کا ہو اور امیر ابو نصر ابن ماکولا نے جاریہ کے نام مین انکا ذکر لکھا ہو کہ جاریہ بن اصرم صحابی ہین انکا شمار بصرہ والون مین ہو

انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن جمیل بن جمیل بن بسبہ بن قرط بن مرہ بن نصر بن دہمان ابن بصار بن سبیع بن بکر بن اشجع اشجعی اسلام لائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی۔ طبری نے انکا ذکر لکھا ہے یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابوموسی نے کہا ہے کہ دارقطنی نے اور ابن ماکولا نے ابن جریر سے انکا تذکرہ نقل کیا ہے اور ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ بدر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔

(سیدنا) جاریہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ کلبی نے انکا ذکر ان صحابہ میں کیا ہے جو جنگ صفین میں علی بن ابی طالب کے ہمراہ تھے

(سیدنا) جاریہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ظفر یمامی حنفی کینت ابونمران۔ انکا شمار کوفہ والون مین ہے۔ انکی حدیث انکے بیٹے نمران اور انکے غلام عقیل ابن دینار کے پاس ہے۔ انسے منجملہ صحابہ کے زید بن معبد نے روایت کی ہے۔ مروان بن معاویہ نے ہشم بن عمران سے انھون نے عقیل بن دینار مولی جاریہ بن ظفر سے انھون نے جاریہ بن ظفر سے روایت کی ہے کہ ایک گھر دو بھائیون کے درمیان مین مشترک تھا ان دونون نے اس گھر کے بیچ مین ایک کٹہرا بکری باندھنے کا بنایا بعد اسکے وہ دونون مر گئے اور ہر ایک نے اولاد چھوڑی پس ان دونون مین سے ہر ایک کی اولاد نے دعوی کیا کہ کٹہرا میرا ہے چنانچہ دونون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مقدمہ پیش کیا آپنے حذیفہ بن یمان کو فیصلہ کرنے کے لیے ان دونون کے ہمراہ بھیجا انھون نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ کٹہرا اسکا ہے جسکے قریب بکریون کے باندھنے کی جگہ ہو یہ فیصلہ کر کے لوٹ آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپنے فرمایا کہ تمنے اچھا (فیصلہ) کیا۔ اس حدیث کو ابوبکر بن عیاش نے دہشم سے انھون نے نمران بن جاریہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہے نمران نے اپنے والد سے اور محدثین بھی روایت کی ہے

(سیدنا) جاریہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد المنذر۔ بن زبیر۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے ابن ابی داؤد نے کہا ہے کہ انکا نام خارجہ بن عبد المنذر ہے۔ محمد بن ابراہیم اسباطی نے ابن فضیل سے انھون نے عمرو بن ثابت سے انھون نے ابن عقیل سے انھون نے عبد الرحمن بن یزید سے انھون نے جاریہ بن عبد المنذر سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن سب دنون کا سردار ہے اور ابن ابی داؤد نے محمد بن اسماعیل احمسی سے انھون نے ابن فضیل سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا انکا نام

خارجہ بن عبد المنذر ہی۔ اِس حدیث کو بکر بن بکار نے عمرو بن ثابت سے اپنی سند کے ساتھ عبد الرحمن بن یزید سے
روایت کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ حدیث ابو لبابہ بن عبد المنذر سے مروی ہی اور انھون نے پوری حدیث ذکر کی ہی ابو نعیم نے
کہا ہی کہ یہ یعنی جاریہ کا ذکر کرنا وہم ہی صحیح رفاعہ بن عبد المنذر مشہور یہ حدیث ابو لبابہ بن عبد المنذر کے نام سے مشہور ہی
ابو لبابہ کا نام رفاعہ ہی اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام بشیر ہی یہ کسی نے نہین کہا کہ انکا نام جاریہ ہی یا خارجہ ہی سوا اسکے جو
اس وہم کرنے والے نے ابن ابی داؤد سے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جاریہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قدامہ تمیمی سعدی۔ احنف بن قیس کے چچا ہین۔ اور بعض لوگ کہتے ہین احنف کے چچازاد بھائی ہین۔ یہ ابن مندہ
اور ابو نعیم کا قول ہی مگر ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض لوگون کا قول ہی کہ نہ یہ اُنکے چچا ہین نہ انکے چچازاد بھائی ہین ہان جاریہ انکو محض
بغرض تعظیم اپنا چچا کہتے تھے اور یہی صحیح ہی کیونکہ یہ دونون کعب بن سعد بن مناہ کے اس طرف کہین نہین ملتے جیسا کہ
ہم بیان کرینگے پس اگر چچازاد بھائی ہونے سے یہ مراد ہی کہ یہ دونون ایک ہی قبیلہ کے ہین تو بیشک صحیح ہو سکتا ہی کیونکہ
یہ جاریہ ہین بیٹے قدامہ بن مالک بن زہیر بن حصن کے اور بعض لوگ کہتے حصین بن رزاح کے اور بعض لوگ
رباح بن اسعد بن بحیر بن ربیعہ بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم کے تمیمی ہین سعدی ہین کنیت انکی ابو ایوب اور ابو
یزید ہی انکا شمار بصرہ والون مین ہی۔ انسے اہل مدینہ نے اور اہل بصرہ نے روایت کی ہی۔ انکی حدیث ایک یہ ہی
جو ہم سے ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک بیان کی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحیی بن سعید نے ہشام یعنے ابن عروہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے
والد احنف بن قیس سے انھون نے اپنے ایک چچا سے جنکا نام جاریہ بن قدامہ تھا نقل کرکے بیان کیا کہ رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی مختصر بات بتائیے جسکو مین سمجھ لون آپنے
فرمایا کبھی غصہ نہونا یہی آپنے کئی بار فرمایا ہر بار یہی فرماتے تھے کہ غصہ نہونا یحیی کہتے تھے کہ ہشام نے کہا یا رسول اللہ
کہنا وہم ہی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا یہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے اصحاب مین ہین اور انکے
ہمراہ تمام جنگون مین شریک رہے ہین یہ وہی ہین جنھون نے عبد اللہ بن حضرمی کو بصرہ مین محصور کر لیا تھا ابن
شبل کے گھر مین اور اُس گھر مین آگ لگا دی تھی حضرت معاویہ نے ابن حضرمی کو بصرہ پر قبضہ کرنے کے لیے بھیجا تھا
ابن حضرمی بنی تمیم کے یہان اترے تھے زیاد اُس زمانہ مین بصرہ کے حاکم تھے انھون نے حضرت علی کو اسکی اطلاع
کی تو حضرت علی نے اعین بن ضبیعہ مجاشعی کو بھیجا مگر وہ دھوکے سے قتل کر دیے گئے پھر حضرت علی نے انکے بعد

جاریہ بن قدامہ کو بھیجا انھون نے ابن حضرمی کا گھر جس مین وہ تھے آگ سے جلادیا۔ اُنکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جاریہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مجمع بن جاریہ۔ طبرانی نے مطین سے اُنھون نے ابراہیم بن محمد بن عثمان حضرمی سے اُنھون نے محمد بن فضیل سے اُنھون نے زکریا بن ابی زائدہ سے اُنھون نے شعبی سے روایت کی ہی کہ اُنھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین چھ[۱] آدمیون نے (پورا) قرآن یاد کرلیا تھا انصار مین سے زید بن ثابت نے اور ابوزید نے اور معاذ بن جبل نے اور ابوالدرداء نے اور سعد بن عبادہ نے اور ابی بن کعب نے اور جاریہ بن مجمع بن جاریہ نے بھی سوا ایک سورت یا دو سورت کے (پورا) قرآن پڑھ لیا تھا۔ طبرانی نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور اسحاق بن یوسف نے اس حدیث کو زکریا سے روایت کیا ہی اور کہا ہی کہ (انکے والد کا نام) مجمع بن جاریہ (ہی) اور ایسا ہی اسمٰعیل بن ابی خالد نے بھی شعبی سے نقل کیا ہی اور یہی صحیح ہی جاریہ بن عامر مجمع کے والد اُن (منافقون) مین سے تھے جنھون نے مسجد ضرار بنائی تھی اور مجمع اس مسجد مین امامت کیا کرتے تھے یہ قول اُسی روایت کی تائید کرتا ہی کہ مجمع حافظ قرآن تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) جاہمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن مرداس سُلَمی۔ کنیت انکی ابومُعاویہ۔ ہمین عبداللہ بن احمد طوسی خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر احمد بن علی بن بدران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوطالب محمد بن علی حربی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمر بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن احمد بن ابی ثلج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن عمرو انصاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یحییٰ بن سعید نے ابن جریج سے اُنھون نے محمد بن طلحہ بن رکانہ سے اُنھون نے معاویہ بن جاہمہ سلمی سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور مین نے آپ سے جہاد کی بابت پوچھا آپ نے فرمایا تمھاری ماں (زندہ) ہی مینے عرض کیا ہان آپنے فرمایا اُسکے پاس رہو اور اسکی خدمت کرو کیونکہ جنت اُسکے پیرون کے نیچے ہی۔ ابوعمر نے لکھا ہی کہ جاہمہ سلمی والد ہین معاویہ بن جاہمہ بن عباس بن مرداس سلمی حجازی کے انسے حدیث جہاد کی مروی ہی جیسا کہ اوپر گذر چکی اور معن سے مروی ہی کہ اُنھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا یہ انکے نام مین ذکر کیا جائیگا اور ابن ماکولا نے کہا ہی کہ جاہمہ بن عباس بن مرداس سلمی بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ صحابی ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

---

[۱] حفاظ قرآن کا چھ مین انحصار صرف اپنے علم کے موافق بیان کر رہے ہین ورنہ حفاظ قرآن خود حضرت ہی کے عہد مبارک مین بہت تھے ۱۲

باب الجیم مع الباء

(سیدنا) جبار (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ (پہلے) نام انکا جبار تھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد الجبار رکھا۔ اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے اپنی سندون سے عبداللہ بن طلاسہ سے انھون نے اپنے والد طلاسہ سے انھون نے عبد الجبار بن حارث سے روایت کیا ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے آپنے اُنسے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہو انھون کہا جبار آپنے فرمایا (نہین) بلکہ تم عبد الجبار ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جبار (رضی اللہ عنہ)

ابن حکم سلمی۔ انکو لوگ فرار کہتے ہین۔ مدائنی نے انکا ذکر اُن لوگون مین کیا ہو جو قبیلۂ بنی سلیم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے پھر وہ اسلام لائے اور انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ انکا جھنڈا آپ فرار کو دیدین آپکو یہ نام برا[1] معلوم ہوا فرار نے آپسے عرض کیا کہ میرا نام فرار صرف ان اشعار کے سبب سے رکھدیا گیا ہو جو مینے کہے تھے انمین کا پہلا شعر یہ ہو ؎

وکتیبۃ[2] لبستہا بکتیبۃ — حتی اذا التبست نفضت لہا یدی

(سیدنا) جبار (رضی اللہ عنہ)

ابن سُلمی بن ملک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے آئے تھے پھر اسلام لائے بعد اسکے اپنے قوم کی طرف (مقام) ضریہ مین لوٹ کر گئے یہ محمد بن سعد کا قول ہو۔ یہ اُن لوگون مین تھے جو عامر بن طفیل کے ہمراہ مدینہ مین آئے تھے اور انکا ارادہ تھا کہ دھوکہ دیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرین بعد اسکے یہ اسلام لائے یہی ہین جنھون نے جنگ بیر معونہ مین عامر بن فہیرہ کو قتل کیا تھا اور کہا کرتے تھے کہ میرے اسلام کا باعث یہ ہوا کہ مینے (ایک مرتبہ) ایک مسلمان کے نیزہ مارا تو مینے اُسے یہ کہتے ہوے سنا کہ فزت واللہ یہ کہتے ہوے مینے اپنے دل مین کہا کہ یہ کیا کامیاب ہوا مینے اُسے قتل نہین کردیا یہانتک کہ مینے بعد اسکے لوگون سے اسکے قول کا مطلب پوچھا تو لوگون نے کہا (اسکا مطلب یہ تھا) کہ مین شہادت کو پہونچ گیا مینے کہا ہان خدا کی قسم کامیاب ہوگیا۔ بخاری نے جبار سلمی کا

---

[1] برا معلوم ہونیکی وجہ یہ تھی کہ فرار کے معنی بھاگنے والا حضرت کو نام مین خوبی معنی کا بھی لحاظ رہتا تھا ۱۲ [2] ترجمہ ایک لشکر کو مینے دوسرے لشکر کے ساتھ ملادیا۔ یہانتک کہ جب دونون مخلوط ہوگئے تو مینے ہاتھ جھاڑ ڈالے یعنے وہان سے چلدیا ۱۲

ذکر نہین کیا او نہ جبار بن صخر کا ذکر کیا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جبار (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر بن امیہ بن خنساء بن سنان بعض لوگ کہتے ہین خنیس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی ثم السلمی۔ کنیت انکی ابو عبداللہ ہی والدہ انکی سعاد بنت سلمہ ہین جشم بن خزرج کی اولاد سے بیعت عقبہ اور بدر اور احد اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمین ابو یاسر یعنے ہبۃ اللہ ابن عبد الوہاب ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حسین بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اویس نے شرحبیل سے انھون نے جبار بن صخر انصاری سے جو بنی سلمہ مین سے ایک شخص ہین نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ اثنائے) راہ مین فرمایا کہ کون ہی جو ہم سے پہلے (مقام) اثایہ مین پہونچ جاے اور وہان کا حوض بھر دے اور اسمین خوب پانی بھرے یہانتک کہ اسکو ہمارے پہونچنے تک پر کردے۔ مینے عرض کردیا کہ مین (اس خدمت کو انجام دونگا) آپنے فرمایا جاؤ چنانچہ مین گیا اور اثایہ مین پہونچا اور مینے وہان کا حوض بھر دیا اور خوب بھرا یہانتک کہ اسکو پر کردیا بعد اسکے مجھے نیند غالب ہوئی اور مین سوگیا پھر اس وقت جاگا کہ ایک شخص کا اونٹ پانی کی طرف جارہا تھا اُسنے اونٹ کو روک کر کہا کہ اے حوض والے مین تیرے حوض مین پانی پلاؤن (مینے جو آنکھ کھولکر دیکھا) تو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے مینے عرض کیا کہ ہان بس آپنے اپنے اونٹ کو پانی پلایا بعد اُسکے لوٹ گئے پھر آپنے مجھسے فرمایا کہ ایک برتن مین پانی لیکر میرے پیچھے چلے آؤ چنانچہ مین آپکے پیچھے پیچھے پانی لیکر چلا آپنے اُس سے وضو فرمایا اور خوب اچھا وضو کیا مینے بھی آپکے ہمراہ وضو کیا پھر آپ نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے مین آپکی بائین جانب کھڑا ہوگیا آپنے مجھے اپنی داہنی جانب کھڑا کرلیا پھر مینے اور آپنے نماز پڑھی بعد اسکے لوگ آگئے۔ انکا ذکر جابر بن صخر کے بیان مین ہوچکا ہی مگر جبار زیادہ صحیح ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکون کے پاس جاسوس بنا کے جابر کے ہمراہ بھیجا تھا حالانکہ ایسا نہین ہی ان دونون کو حضرت نے پانی بھرنے کے لیے بھیجا تھا جیسا کہ ہم ذکر کرچکے ہین اور اُن دونون نے بھی اسکو متن حدیث مین ذکر کیا ہی پس اُن دونون نے اپنے قول سے خود اپنے ہی اوپر اعتراض کرلیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) جبارہ (رضی اللہ عنہ)

بن زیادت ہا۔ یہ بیٹے ہین زرارہ بلوی کے صحابی ہین مگر کوئی روایت انسے نہین ہی فتح مصر مین شریک تھے۔

دارقطنی اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ انکا نام جبارہ ہے بکسر جیم۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جبر (رضی اللہ عنہ)

اعرابی محاربی۔ ابن مندہ نے انکی حدیث جبر بن عتیک کے تذکرہ مین لکھی ہے اور اپنی سند سے اسود بن ہلال سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک اعرابی (مقام) حیرہ مین اذان دیا کرتے تھے انکا نام جبر تھا انھون نے (ایک مرتبہ) کہا کہ عثمان اس امت کے والی ہوے بغیر نہ مرینگے اُنسے پوچھا گیا کہ یہ تمکو کہان سے معلوم ہوا انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز فجر (ایک مرتبہ) پڑھی جب آپنے سلام پھیرا تو ہماری طرف منھ کر کے فرمایا کہ کچھ لوگ میرے اصحاب مین سے آج[1] شب کو تولے گئے تو (سب سے پہلے) ابوبکر تولے گئے وہ سب سے بھاری نکلے پھر عمر تولے گئے وہ بھی سب سے بھاری نکلے پھر عثمان تولے گئے وہ بھی سب سے بھاری نکلے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے۔ ابوموسی نے انکا تذکرہ جبر بن عتیک کے تذکرہ سے علیحدہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ ایک دوسرے جبر ہین جنکا نسب معلوم نہین ہوا انکی حدیث روایت کی ہے اور اُس حدیث کے آخر مین کہا ہے کہ اس حدیث کو حافظ ابوعبداللہ نے جبر بن عتیک کے تذکرہ کے آخر مین لکھا ہے اور ان جبر کا تذکرہ نہین لکھا حالانکہ یہ بلاشک دوسرے ہین۔

مین کہتا ہون کہ حق ابوموسی کی طرف ہے اگر ابن مندہ یہ سمجھے ہون کہ جبر بن عتیک ہی اس حدیث کے راوی ہین اور اگر وہ بھول گئے ہون یا کاتب سے انکا نام چھوٹ گیا ہو تو خیر۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) جبر (رضی اللہ عنہ)

ابن انس بدری ہین۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حضرمی نے بیان کیا کہ انھون نے عبیداللہ بن ابی رافع کی کتاب مین منجملہ اُن لوگون کے نام کے جو حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین مین شریک تھے جبر بن انس کا نام بھی دیکھا جو بدری تھے قبیلۂ بنی زریق سے۔ ابوموسی نے کہا ہے کہ بعض لوگ انکو جزر بن انس کہتے ہین۔

(سیدنا) جبر (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوعبداللہ ہے۔ زہری نے عبداللہ بن جبر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی چنانچہ جب آپ فارغ ہوے تو آپنے فرمایا کہ اے جبر اپنے پروردگار کی باتین سنا دو۔ (یہ کہکے) یقین کے ساتھ آپ نے مجھے وہ کلام جانفزا سنا دیا۔ انکا تذکرہ ابواحمد عسکری نے لکھا ہے۔

---

[1] یہ واقعہ خواب کا ہے حضرت نے خواب مین دیکھا تھا کہ ایک ترازو آسمان سے اتری اور اسکے ایک پلہ مین خود حضور اقدس بٹھلا لے گئے اور دوسرے پلہ مین تمام امت اسکا پلہ بھاری رہا پھر اسیطرح خلفائے ثلاثہ۔ آپکے بعد وہی تمام امت سے بھاری رہے یہ حدیث بہت سندون سے مروی ہے اور اعلیٰ درجہ صحت مین ہے اور انبیا کا خواب بالاتفاق وحی ہے ابوداؤد کی روایت مین ہے کہ یہی خواب ایک صحابی نے بھی دیکھا تھا۔

(سیدنا) جبیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ قبطی۔ ابو بصرہ غفاری کے غلام تھے۔ یہی ہین جو مقوقس (شاہ اسکندریہ) کی طرف سے قاصد بنکر آئے تھے اور انکے ہمراہ ماریہ قبطیہ (آئی) تھین یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہی۔ امیر ابو نصر نے کہا ہی کہ جبر بن عبد اللہ قبطی بنی غفار کے غلام تھے مقوقس کی طرف سے قاصد بن کے ماریہ قبطیہ کولے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ ابو بصرہ کے مولی تھے اور ابن یونس نے کہا ہو کہ قبیلۂ غفار کی ایک قوم لکھتی ہو کہ یہ ہم مین سے ہین چنانچہ انکا نسب بھی انھون نے اپنے قبیلہ سے ملایا ہو اور کہا ہو کہ یہ جبر بیٹے ہین انس بن سعد بن عبد اللہ بن عبد یالیل بن حراق بن غفار کے اور ہانی بن منذر نے ذکر کیا ہو کہ انکی وفات ۶۳ھ سنہ ہجری مین ہوئی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جبر (رضی اللہ عنہ)

ابن عتیک۔ بعض لوگ انکو جابر کہتے ہین۔ یہ جبر بیٹے ہین عتیک بن قیس بن حارث بن مالک بن زید بن معاویہ بن مالک بن عوف عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے اور بعض لوگ کہتے ہین یہ جبر بیٹے ہین عتیک بن قیس بن حارث ابن امیہ بن زید بن معاویہ کے۔ انصاری اوسی عمری معاوی۔ ماں انکی جمیلہ بنت زید بن ہیفی بن عمرو بن حبیب بن حارثہ بن حارثہ انصاریہ ہین یہ بدر مین اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور مدینہ مین آپکی وفات تک رہے ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ جابر بن عتیک کے بھائی ہین مگر یہ صحیح نہین یہ ایک ہی شخص ہین جنکو بعض لوگ جابر اور بعض لوگ جبر کہتے ہین اور ابن مندہ نے انکے تذکرہ کے آخر مین وہ حدیث بھی روایت کی ہو کہ (مقام) حیرہ مین ایک شخص اذان دیتا تھا جسکا نام جبر تھا انکا بیان جبر اعرابی کے بیان مین گذر چکا ابو عمر نے کہا ہو کہ وکیع وغیرہ نے ابو عمیس سے انھون نے عبد اللہ ابن عبد اللہ بن جبر بن عتیک سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے مرض مین انکی عیادت کو گئے تو انکے گھر والون مین سے کسی نے کہا کہ ہم تو اس بات کے امیدوار تھے کہ یہ خدا کی راہ مین شہید ہونگے الحدیث جبر سے یہ بھی مروی ہو کہ وہ مریض جنکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی تھی عبد اللہ بن ثابت تھے واللہ اعلم سلسہ مین انکی وفات ہوئی اُس وقت انکی عمر نوّے برس کی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) جبر (رضی اللہ عنہ)

کندی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو اور عبد الملک بن عمیر سے انھون نے (قبیلۂ) کندہ کے ایک شخص سے جنکا نام ابن جبر کندی ہو انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ وفد مین تھے اور یہ کہ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم نے سکون اور سکاسک پر دعاے مغفرت فرمائی اور فرمایا تمھارے پاس اہل یمن آئے ہین جنکے دل نرم ہین اور قلب رقیق ہین (دیکھو) ایمان یمنی ہے اور حکمت (بھی) یمنی ہے۔

(سیدنا) جبل (رضی اللہ عنہ)

ابن جوال بن صفوان بن بلال بن اصرم بن ایاس بن عبد غنم بن حجاش بن بجالہ بن مازن بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان شاعر۔ ذبیانی ثم الثعلبی۔ ابن اسحاق نے انکا ذکر لکھا ہے۔ ہمین ابوجعفر عبید اللہ بن علی بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے محمد بن اسحاق سے روایت کی کہ پھر وہ یعنی بنی قریظہ کے لوگ (قلعہ سے) اتارے گئے اور انکو قید کر لیا اور (اسکے بعد) انکے قتل کی پوری کیفیت بیان کی اور انھون نے کہا ہے کہ جبل بن جوال ثعلبی نے یہ شعر موزون کیا ہے[۵]

لعمرک مالام ابن اخطب نفسہ　　ولکنہ من یخذل اللہ یخذل

یہ یونس کا قول ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ شعر حیی بن اخطب کا ہے اور ہشام بن کلبی نے بھی انکا نسب ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہمنے اور کہا ہے کہ یہ یہودی تھے پھر اسلام لائے اور حیی بن اخطب کا مرثیہ (شعر مذکور ہین) ادا کیا۔ دارقطنی اور ابو نصر نے انکا ذکر لکھ کے کہا ہے کہ یہ صحابی ہین اور انکے نام کے آخر مین لام ہے۔

(سیدنا) جبلہ (رضی اللہ عنہ)

بزیادت ہا۔ یہ جبلہ بیٹے ہین ازرق کندی کے اہل حمص مین سے ہین۔ انسے راشد بن سعد نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیوار کے سامنے نماز پڑھی جسمین پتھر بہت تھے آپنے ظہر کی یا عصر کی نماز پڑھی پھر جب آپ دو رکعتون کے بعد بیٹھے تو آپکو بچھو نے ڈنک مار دیا آپ بیہوش ہو گئے لوگون نے آپ پر پڑھ پڑھ کے پھونکنا شروع کیا جب آپکو افاقہ ہوا تو آپنے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے مجھے شفا دی تمھاری جھاڑ پھونک سے کچھ نہین ہوا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جبلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اشعر خزاعی کعبی۔ انکے والد کے نام مین اختلاف ہے۔ واقدی نے کہا ہے کہ یہ کرز بن جابر کے ہمراہ مکہ کے راستے مین فتح مکہ کے سال شہید ہوے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ (کرز بن جابر کے ساتھ) جو شہید ہوے (وہ یہ نہ تھے بلکہ) خنیس بن اشعر تھے اور یہی صحیح ہے۔

---

[۵] ترجمہ۔ قسم تیری جان کی کہ ابن اخطب نے اپنی جان پر کچھ ملامت نہین کی بلکہ جو شخص اللہ کو ترک کرتا ہے وہ مخذول ہو جاتا ہے ۱۲ منہ سکون اور سکاسک یمن کے دو قبیلون کے نام ہین ۱۲

(سیدنا) جبلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ انصاری خزرجی بیاضی۔ بدر مین شریک تھے عبید اللہ بن ابی رافع نے اُن لوگون کے نام مین جو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ صفین مین شریک تھے قبیلۂ بنی بیاضہ سے جبلہ بن ثعلبہ کا نام بھی لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے اور ابونعیم نے تاریخ مین انکو جبلہ بن خالد بن ثعلبہ بن خالد لکھا ہے وہ یہی ہین صرف انکے باپ کا نام نہین لکھا۔

(سیدنا) جبلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جنادہ بن سوید بن عمر بن عمر قطر بن نافذ بن تیم بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ جنکا نام لحی خزاعی ہے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جبلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ۔ زید بن حارثہ بن شراحیل کلبی کے بھائی ہین انکا نسب اُسامہ بن زید کے تذکرہ مین گذر چکا ہے اور عنقریب زید کے تذکرہ مین انشاء اللہ آئیگا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اپنے والد حارثہ کے ہمراہ آئے تھے اُسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین تھے۔ انکا سن (اپنے بھائی) زید سے زیادہ تھا۔ حارثہ اپنے بیٹے زید کے پاس رہگئے اور جبلہ لوٹ گئے۔ پھر دوبارہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور اسلام لائے۔ ہمین عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوطالب یعنی محمد بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابواسحاق یعنے ابراہیم بن محمد بن یحیی مزکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن حمدون بن رستم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ولید بن عمرو بن سکین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمرو بن نضر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسماعیل بن ابی خالد نے ابو عمرو شیبانی سے انھون نے ابن حارثہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور مینے عرض کیا کہ میرے ہمراہ میرے بھائی کو بھیجدیجیے[1] آپنے فرمایا وہ تمھارے سامنے بیٹھے ہین اگر جائین تو مین انکو نہین روکتا زید نے کہا کہ یارسول اللہ مین آپ پر کسی کو پسند نکرونگا (یعنے آپکو چھوڑ کر نہ جاؤنگا) (جبلہ) کہتے ہین مجھے اپنے بھائی کی گفتگو اپنی گفتگو سے اچھی معلوم ہوئی دارقطنی نے کہا ہے کہ ابن حارثہ سے مراد یہی جبلہ بن حارثہ ہین۔ ان جبلہ سے ابو اسحاق سبیعی نے روایت کی ہے۔ بعض لوگ ابواسحاق اور جبلہ کے درمیان مین فروہ بن

[1] انکے بھائی حضرت زید وہی ہین جنکا نام قرآن مجید مین نازل ہوا فلما قضی زید منہا وطرا یہ فضیلت انھین کے حصہ کی تھی ۱۲

نوافل کو بھی داخل کرتے ہین ابواسحاق نے بیان کیا ہے کہ جبلہ بن حارثہ سے پوچھا گیا کہ تم بڑے ہو یا زید تو انھون نے کہا زید مجھسے بہتر ہین (مین انسے اپنے کو بڑا نہین کہسکتا ہان) ہین انسے پہلے پیدا ہوا ہون اور مین تمت (پوری) کیفیت بیان کرتا ہون (سنو) ہماری والدہ قبیلۂ طی سے تھین جب وہ مرگئین تو ہم دونون بھائی اپنے نانا کی تربیت مین آئے میرے دونون چچا گئے اور ہمارے نانا سے کہا کہا اپنے بھائی نکے بیٹون کے ہم زیادہ مستحق ہین تو نانا نے کہا کہ تم جبلہ کو لیجاؤ (مگر زید کو مین ندونگا) اور (یہ کہکر) انھون نے زید کو بلالیا میرے چچا مجھے لیکے چلے آئے (اسی اثنا مین اتفاق سے مقام) تہامہ کے کچھ سوار آئے اور وہ زید کو پکڑلے گئے پھر انپر بہت سے حوادث پیش آئے (وہ غلام بناکے بیچے گئے) یہانتک کہ (ام المومنین) خدیجہ کے پاس پہونچے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کردیا بعض لوگون نے کہا ہے کہ جبلہ اسامہ بن زید کے رشتہ دار ہین (چچا نہین ہین) اور جبلہ بن ثابت کا بھی زید کا بھائی ہونا مروی ہے مگر صحیح یہ ہے کہ جبلہ بن حارثہ زید کے بھائی ہین اسکے سوا اور کچھ صحیح نہین ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جبلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن اسود بن سلمہ بن حجر بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین ۔نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بن کے گئے تھے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جبلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شراحیل ۔حارثہ بن شراحیل بن عبدالعزی کے بھائی ہین ۔انکا تذکرہ ابن مندہ نے علیحدہ تذکرہ مین لکھا ہے اور انکا نسب عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب تک پہونچایا ہے پس اس صورت مین یہ زید بن حارثہ کے چچا ہوجاینگے ۔بیان کیا گیا ہے کہ حارثہ قبیلۂ نبہان [جو شاخ ہے قبیلۂ طی کی] کی ایک خاتون سے نکاح کیا تھا انسے جبلہ اور اسما اور زید پیدا ہوے اسکے بعد انکی والدہ کا انتقال ہوگیا اور ان لوگون نے اپنے دادا کے یہان تربیت پائی اور وہی حدیث بیان کی ہے جو جبلہ ابن حارثہ کے تذکرہ مین گذرچکی ۔ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض راویون کو وہم ہوگیا ہے اور انھون نے یہ سمجھ لیا ہے کہ یہ جبلہ چچا ہین زید کے لہذا انھون نے تذکرہ مین جبلہ عم زید بیان کیا ہے مگر جو شخص اصل قصہ مین غور کریگا وہ سمجھ لیگا کہ یہ وہم ہے کیونکہ قصہ مین یہ بیان کیا گیا ہے کہ حارثہ نے قبیلۂ طی کی ایک خاتون سے جو بنی نبہان سے تھین نکاح کیا اور انسے جبلہ اور اسماء اور زید پیدا ہوے پس جبکہ جبلہ حارثہ کے بیٹے ہوے تو زید کے بھائی ہونگے نہ چچا۔

مین کہتا ہون جو کچھ ابونعیم نے کہاہے وہی صحیح ہے اور اسکا وہم ہونا ظاہر ہے ۔انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جبلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انصاری - ابومسعود یعنے عقبہ بن عمرو انصاری کے بھائی ہین - یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ ساعدی ہین اور کہا ہے کہ اسمین اعتراض ہے - انکا شمار اہل مدینہ مین ہے - انسے ثابت بن عبید نے اور سلیمان ابن یسار نے روایت کی ہے یہ اُن لوگون مین ہین جنھون نے افریقہ مین معاویہ بن خدیج کے ہمراہ ۵۰ ھ ہجری مین جہاد کیا تھا - حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین مین شریک تھے مصر مین سکونت اختیار کر لی تھی - فقہاے صحابہ مین یہ ایک فاضل شخص تھے - خالد یعنے ابوعمران نے سلیمان بن یسار سے روایت کی ہے کہ انسے جہاد مین (مجاہدین کو) انعام دینے کا مسئلہ پوچھا انھون نے کہا مینے سوا ابن خدیج کے اور کسی کو انعام دیتے نہین دیکھا انھون نے ہمین افریقہ مین خمس نکالنے کے بعد ایک تہائی حصہ غنیمت کا دیا اور (اُسوقت) ہمارے ہمراہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین مین سے بہت لوگ تھے منجملہ اُنکے جبلہ بن عمرو انصاری تھے -

مین کہتا ہون ابوعمر کا یہ کہنا کہ یہ ساعدی ہین اور ابومسعود کے بھائی ہین صحیح نہین ہے کیونکہ ابومسعود کا نسب یہ ہے عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ ابن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بن خدارہ اور خدرہ دونون بھائی ہین - اور ساعدہ بن کعب بن خزرج پس یہ دونون خزرج مین جاکے ملتے ہین لہذا یہ اُنکے بھائی نہین ہو سکتے پس انکا یہ کہنا کہ یہ ساعدی ہین وہم ہے - واللہ اعلم - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) جبلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی کرب بن قیس بن حجرہ بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین کندی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے گئے تھے انکے ہمراہ دو ہزار پانچسو آدمی (قبیلہ) عشاء کے تھے - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) جبلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن جبلہ بن صفارہ بن دراع بن عدی بن دار بن ہانی بن حبیب بن نمارہ بن لخم - لخمی داری - تمیم داری کے گروہ سے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین قبیلۂ دار کے لوگون کے ہمراہ آئے تھے اُسوقت جبکہ آپ تبوک سے واپس آرہے تھے - انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) جبلہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا - یہ صحابی ہین - محمد بن سیرین نے روایت کی ہے کہ کسی شہر مین ایک صحابی تھے انکا نام جبلہ تھا انھون نے ایک شخص کی بی بی اور اُسی شخص کی بیٹی کیساتھ جو دوسری بی بی سے تھی یکدم نکاح کر لیا تھا ایوب نے کہا ہے کہ حسن بصری اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کسی کی بی بی اور بیٹی کے ساتھ نکاح کیا جائے -

(سیدنا) جبلہ (رضی اللہ عنہ)

یہ ایک دوسرے جبلہ ہین نسب انکا بھی نہین بیان کیا گیا۔ ہمین ابوموسی نے اجازةً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر محمد بن عبد اللہ ابن حارث اپنی کتاب مین خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن خثیمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن اصبہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شریک نے ابواسحاق سے انھون نے ایک اور شخص سے جنکا نام انھون نے اپنے چچا سے جبلہ نقل کیا تھا روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جب مین اپنے بستر پر (سونے کے لیے) جاؤن تو کیا کہون آپنے فرمایا قل یا ایہا الکافرون پڑھ لیا کرون کیونکہ وہ شرک سے (اپنے پڑھنے والے کی) براءتؑ (کرتی) ہے۔ اس حدیث کو محمد بن طفیل نے شریک سے انھون نے ابواسحاق سے انھون نے جبلہ بن حارثہ سے روایت کی ہے اور جبلہ بن حارثہ کے اور آنحضرت علیہ السلام کے درمیان مین کوئی اور شخص نہین بیان کیا ابوموسی نے ایسا ہی لکھا ہے۔ پس اگر یہ دوسری روایت صحیح ہے تو یہ جبلہ زید بن حارثہ کے بھائی ہونگے جنکا ذکر اوپر ہو چکا۔

(سیدنا) حُبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ انکا ذکر ہشام بن عُروہ کی حدیث مین ہے جو انھون نے بواسطہ اپنے والد کے (ام المومنین) عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھین حبیب بن حارث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور انھون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مین ایک شخص ہون کہ بیحد گناہ کرتا ہون حضرت نے فرمایا تو اے حبیب اللہ عز وجل کے سامنے توبہؑ کرو انھون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مین توبہ کرتا ہون اور پھر گناہ کرتا ہون آپ نے فرمایا جب گناہ کرو توبہ کرو انھون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اب بھی مجھسے گناہ بہت ہونگے آپ نے فرمایا اے حبیب بن حارث خدا کی بخشش تمھارے گناہون سے بہت زیادہ ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

ف۱ اس سورت مین آیہ کریمہ لا اعبد ما تعبدون (جسکا ترجمہ یہ ہے کہ اے کافرو جن معبودان باطل کی تم پرستش کرتے ہو انکی مین پرستش نہین کرتا) بہت صراحت سے اپنے پڑھنے والے کو شرک سے بری کر رہی ہے پس اگر سوتے وقت کوئی شخص اس سورت شریفہ کو پڑھ لے اور پھر اسی شب کو مر جائے تو انشاء اللہ موت مرنا شرک کا شائبہ اسمین نہو گا۔ ف۲ توبہ کے معنی رجوع کرنا دل مین یہ ارادہ کرکے کہ اب مین اس گناہ کو کبھی نکرونگا اسکا اظہار بعجز و الحاح جناب باری عز اسمہ کے بارگاہ مین کرنا توبہ ہے۔ پھر چاہے گناہ کرے مگر اسوقت ارادہ نہو۔ صحابہ کے قلوب کا پاک ہونا اس روایت اور اسکے مثل اور روایتون سے معلوم ہوتا ہے جہان انسے کوئی لغزش ہوئی فوراً انکو تنبہ ہوتا تھا دل چونکہ آئینہ کی طرح صاف تھے اسلئے ذرا سا بھی غبار موجب تکدر ہو جاتا تھا حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کا جن [illegible] کے قریب قریب جانا انسے زنا صادر ہو گئی تھی بعد کو جب انھین تنبہ ہوا تو سخت گھبرائے اور لرزاں و ترساں حضور نبوی مین آکر باصرار اپنے اوپر حد جاری کرائی اور اسی حد کے اجرا مین انتقال فرمایا گناہ پر متنبہ ہو کر نادم ہونا ایک اعلیٰ درجہ کا وصف ہے جو حضرات صحابہ مین ببرکت حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بدرجہ اکمل تھا۔ بقدر شرف صحبت اس صفت کے مدارج مین اختلاف تھا بعض برگزیدہ قدسی ایسے بھی تھے جنکی طبیعت مین قریب قریب وہ ملکہ پیدا ہو گیا تھا جسکو عصمت یا تحفظ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے انکو بالطبع گناہون سے تنفر اور اجتناب تھا۔ رضی اللہ عنہم

(سیدنا) جُبَیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق بن عامر بن زریق انصاری خزرجی زرقی۔ بدر مین اور احد مین شریک تھے یہ ابن اسحاق اور موسی بن عقبہ اور واقدی اور ابو معشر کا قول ہے اور عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے کہا ہو کہ انکا نام جبر ہو بیٹے مین ایاس کے اور یہ جبیر ذکوان بن عبد قیس بن خلدہ کے چچازاد بھائی ہین۔ خُلدہ بسکون لام ہو اور مخلد بضم میم وفتح خاء ولام مشدد انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جبیر (رضی اللہ عنہ)

ابن بجینہ۔ بُحَینہ اُنکی والدہ کا نام ہو اور انکے والد کا نام مالک ہو۔ قرشی ہین بنی نوفل بن عبد مناف سے۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہو جنگ یمامہ مین شہید ہوے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے یہی لکھا ہو کہ یہ بنی نوفل بن عبد مناف سے ہین جو کوئی اُسکو دیکھتا ہو وہ سمجھتا ہو کہ انکا نسب اسی خاندان سے ہو حالانکہ خود ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکے بھائی عبداللہ بن بجینہ کے تذکرہ مین لکھا ہو کہ یہ بنی مطلب بن عبد مناف کے حلیف تھے (اسوجہ سے انکی طرف منسوب ہو گئے نہ یہ کہ انکا نسب اس خاندان مین ہو) اس سے ابو عمر کے قول کی تصحیح ہوتی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ ماں کی طرف انکو ہمنے اسوجہ سے منسوب کیا کہ بہ نسبت باپ کی نسبت کے ماں کی نسبت سے زیادہ مشہور ہین۔

(سیدنا) جبیر (رضی اللہ عنہ)

ابن حباب بن منذر۔ محمد بن عبداللہ حضرمی مطین نے صحابہ مین انکا ذکر لکھا ہو۔ اور کہا ہو کہ عبیداللہ بن ابی رافع کی (کتاب) سیر مین اُن صحابہ کے نام مین جو حضرت علی بن ابی طالب کے ہمراہ جنگ صفین مین شریک تھے جبیر بن حباب بن منذر کا نام بھی ہو اسکے علاوہ نہ انکا کہین ذکر ہو نہ انکی کوئی روایت ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جبیر (رضی اللہ عنہ)

ابن حُوَیرث بن نُقید بن عبد بن قصی بن کلاب۔ ابن شاہین وغیرہ نے انکا ذکر لکھا ہو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر نہ آپکو دیکھا اور نہ آپ سے کوئی روایت کی۔ ہان بواسطہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو آپنے فرمایا میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان مین ایک باغ ہو جنت کے باغون مین سے۔ اِنسے سعید بن عبد الرحمن ابن یربوع نے روایت کی ہو۔ اور عروہ بن زبیر نے انکا ذکر کیا ہو اور انھون نے انکا نام جبیب بتایا ہو۔ انکے والد حویرث فتح مکہ کے دن (بحالت کفر) مقتول ہوے انکو حضرت علی نے قتل کیا تھا۔ یہ روایت انکے بیٹے جبیر کے صحابی ہونے پر اور دولت دیدار (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) سے مشرف ہونے پر دلالت کرتی ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

ابو عمر نے کہا ہے کہ انکے صحابی ہونے مین اعتراض ہے۔

(سیدنا) جبیر (رضی اللہ عنہ)

ابن حیہ ثقفی۔ ابوموسی نے کہا ہے کہ علی بن سعید عسکری نے ابواب مین انکا ذکر کیا ہے اور ابوبکر بن ابی علی نے اور یحیی نے بھی انکی متابعت کی ہے۔ یہ تابعی ہین صحابہ سے روایت کرتے ہین۔ جریر بن حازم نے حمید طویل سے انھون نے جبیر بن حیہ ثقفی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی کسی صاحبزادی کا نکاح کرنا چاہتے تھے تو انکے پردے مین جا کے بیٹھ جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ فلان شخص[1] فلان عورت کا ذکر کرتا ہے پس اگر وہ کچھ کہتین اور عرض کرتین تو آپ انکا نکاح (اُس شخص سے) نہ کرتے تھے اور اگر وہ سکوت کرتین تو آپ انکا نکاح کر دیتے۔ ابوموسی نے کہا ہے کہ یہ حدیث ابوقتادہ نے اور ابن عباس نے اور عائشہ نے روایت کی ہے۔ رضی اللہ عنہم۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جبیر (رضی اللہ عنہ)

کبیرہ بنت سفیان کے غلام تھے۔ انکا ذکر اُن لوگون مین ہے جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ یحیی بن ابی وفر ابن سعید نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھسے میری سیدہ کبیرہ بنت سفیان نے بیان کیا اور وہ اُن عورتون مین تھین جنھون نے (رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے) بیعت کی تھی (جنکا ذکر قرآن عظیم مین ہے) وہ کہتی تھین کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ مینے زمانہ جاہلیت مین اپنی چار بیٹیان زندہ در گور کی ہین آپنے فرمایا کہ غلامون کو آزاد کرو کبیرہ مجھسے کہتی تھین لہذا مینے تمھارے باپ سعید کو اور اُنکے بیٹون میسرہ اور جبیر کو اور ام میسرہ کو آزاد کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جبیر (رضی اللہ عنہ)

ابن مُطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف بن قصی۔ قرشی ہین نوفلی ہین۔ کنیت انکی ابو محمد ہے اور بعض لوگ کہتے ہین ابو عدی ہے۔ انکی والدہ ام جبیب ہین اور بعض لوگ کہتے ہین ام جمیل بنت سعید بنی عامر بن لوی سے۔ اور بعض لوگ کہتے ہین ام جمیل بنت شعبہ بن عبداللہ بن ابی قیس بن عامر بن لوی سے۔ اور جبیر کی والدہ کی والدہ ام جبیب بنت عاص ابن امیہ بن عبد شمس۔ یہ زبیر کا قول ہے۔ بردباران قریش اور انکے سرداروں مین سے تھے۔ انسے قریش کا بلکہ تمام عرب کے نسب کا علم حاصل کیا جاتا ہے اور یہ کہتے تھے کہ مینے نسب (کا علم) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا ہے۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور اسیران بدر کی سفارش کی تھی آپنے فرمایا کہ اگر تمھارے بوڑھے

---

[1] مطلب یہ ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے بغیر استمزاج کے اپنی صاحبزادیون کا نکاح کسی سے نہین کیا اور استمزاج کی صورت یہ تھی جو اس روایت مین بیان کیگئی آنحضرت انکے سامنے اس شخص کا ذکر فرماتے تھے جس سے نکاح منظور ہوتا تھا پھر اگر نامنظوری کے کچھ اشارات آپکو معلوم ہو جاتے تو آپ نکاح نہ کرتے اور بحالت سکوت آپ نکاح کر دیتے۔

باپ زندہ ہوتے اور وہ انکی بابت کہتے تو بیشک ہم انکی سفارش مان لیتے انکے والد کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک احسان تھا انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پناہ دی تھی جب آپ طائف سے لوٹ کر آئے جبکہ آپنے قبیلۂ ثقیف کے لوگون کو اسلام کی طرف بلایا۔ وہ انھین لوگون مین سے تھے جو اُس تحریر کے منسوخ کرنے کے لیے مستعد ہو گئے تھے جو قریش نے بنی ہاشم اور بنی مطلب کی بابت کی تھی ابو طالب نے اپنے شعر مین انھین کو مراد لیا ہو شعر

امطعم ان القوم ساموک خطۃ ۔۔۔ وانی متی اوکل فلست باکل

مطعم کی وفات بدر سے سات مہینے پہلے ہوئی۔ انکے بیٹے جبیر حدیبیہ کے بعد فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے اور بعض لوگ کہتے ہین فتح مکہ مین اسلام لائے۔ ابن عباس سے مروی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ فتح مکہ مین اُس شب کو جس شب کہ آپ مکہ کے قریب پہونچ گئے فرمایا کہ مکہ مین چار شخص قریش کے ہین مین انھین شرک سے علحدہ کرونگا اور انھین اسلام کی ترغیب دونگا (وہ چار شخص یہ ہین) عتاب بن اسید۔ جبیر بن مطعم۔ حکیم بن حزام۔ سہیل بن عمرو۔ اِنسے سلیمان بن صرد نے اور عبد الرحمن ابن ازہر نے اور انکے دونون بیٹون نافع اور محمد نے روایت کی ہو۔ ہمین ابو محمد ارسلان بن بغان صوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر احمد بن علی بن خلف شیرازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حاکم ابو عبد اللہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر احمد بن اسحاق بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمر بن حفص سدوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عاصم بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سے انھون نے محمد بن جبیر بن مطعم سے انھون نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ایک عورت آئی اور اُسنے آپ سے کسی معاملہ مین کچھ گفتگو کی آپنے حکم دیا کہ پھر لوٹ کر آنا اُسنے عرض کیا کہ یارسول اللہ بتائیے اگر مین پھر لوٹ کر آؤن اور آپکو نپاؤن گویا مراد اُسکی موت تھی آپنے فرمایا اگر تو مجھے نپائے تو ابو بکر کے پاس آنا جبیر کی وفات ۵۴ھ مین ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہین ۵۸ھ مین اور بعض لوگ کہتے ہین ۵۹ھ مین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جبیر (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن امیہ۔ بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے ہین۔ انصاری ہین اوسی ہین۔ ابو خوات انکے بیٹے ہین۔ ابادوسی نے

۱؎ ترجمہ۔ اے مطعم کیا انکی قوم نے متفق ہوکر آزردہ کیا یا اور مین جب تک زندہ رہونگا (انکے ساتھ) رہونگا۔ تمام عرب نے باہم ایک تحریری معاہدہ کیا تھا کہ بنی ہاشم کے ساتھ نشست برخاست خرید فروخت کل شرب سب موقوف کردیا جائے یہ معاہدہ آنحضرت کی عداوت پر ہوا تھا ابو طالب نے اسوقت حضرت کا بہت ساتھ دیا جیسا کہ ایک چاہنے والا باپ اپنے بیٹے کیساتھ کرتا ہو ویسا انھون نے حضرت کیساتھ کیا ابو طالب کا ایک بہت بڑا قصیدہ آنحضرت صلعم کی مدح مین ہے جسکا ایک شعر صحیح بخاری مین بھی ہے اُس قصیدہ کا ایک شعر یہ بھی ہو ۲؎ یہ حدیث بخاری مسلم ترمذی ابو داود ابن ماجہ مین ہے یہ نہین معلوم ہوا کہ اس معاملہ مین گفتگو تھی۔ اس حدیث سے حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت کی طرف

کہا ہو کہ ابو عثمان سراج نے انکا ذکر کیا ہو اور اپنی سند سے ابو بکر یعنی محمد بن یزید سے انھون نے وہب بن جریر سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے زید بن اسلم سے انھون نے خوات بن جبیر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مین کسی جہاد مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گیا (وہان ایک روز) مین (اپنے اونٹ کی تلاش مین) اپنے خیمہ سے نکلا تو دیکھا کہ میرے خیمہ کے گرد کچھ عورتین ہین لہذا مین پھر اپنے خیمہ مین لوٹ گیا اور مینے اپنی پوشاک پہنی پھر مین اُنکے پاس آیا اور وہان بیٹھ گیا اُنسے باتین کرنے لگا اسی اثنا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپنے فرمایا کہ اے جبیر تم کیون یہان بیٹھے ہو مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک میرا اونٹ بھاگ گیا ہو (اُسکی تلاش مین نکلا ہون) اور بعد اسکے راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔ ابو موسی نے کہا ہو کہ اس حدیث کو احمد بن عصام نے اور جراح بن مخلد نے اور وہب ابن جریر نے روایت کیا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ خوات سے مروی ہو کہ انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گیا تھا انھون نے اپنے والد سے اسکی روایت نہین کی اور یہی صحیح ہو (یعنے یہ واقعہ خود انکا ہو نہ کہ انکے باپ کا) انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جبیر (رضی اللہ عنہ)

ابن نفیر کنیت انکی ابو عبد الرحمن۔ حضرمی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین اسلام لائے تھے جب یمن مین تھے آنحضرت علیہ السلام کو دیکھا نہین جب مدینہ مین آئے تو حضرت ابو بکر کو پایا بعد اُسکے شام چلے گئے اور مقام حمص مین رہے۔ حضرت ابو بکر و عمر اور ابو ذر اور مقداد و ابو الدرداء وغیرہم (جیسے جلیل الشان صحابہ رضی اللہ عنہم) سے انھون نے روایت کی ہو۔ انسے انکے بیٹے نے اور خالد بن معدان وغیرہما نے روایت کی ہو۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ جبیر بن نفیر شام کے بڑے (جلیل القدر) تابعین مین تھے اور اُنکے والد نفیر صحابی تھے اور ہمنے انکا تذکرہ نون کے باب مین کیا ہو۔ انسے انکے بیٹے عبد الرحمن نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہمارے پاس یمن گیا اور ہم اسلام لے آئے[۱] انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا جو لوگ جہاد کرتے ہین اور اپنے دشمن پر تقویت کے لیے اُجرت لے لیتے ہین انکی مثال ایسی ہو جیسے موسی کی مان کہ وہ دودھ پلانے کی اُجرت لیتی تھین اور اپنے بچے کو دودھ[۲] پلاتی تھین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

---

[۱] مطلب یہ ہو کہ کھانے کو اور دوسرے ضروری مصارف کے لیے اُنکے پاس نہو اور وہ اس خیال سے کہ کھانا اور دوسرے ضروریات کو اگر ملجائیگا تو مجھے قوت حاصل ہوگی روپیہ لے لے ۱۲ [۲] کیسی نفیس مثال بیان فرمائی۔ اس حدیث سے علوم دینیہ کی تعلیم پر اُجرت لینے کا جواز ثابت ہوتا ہو۔ اللہ تعالی علماے حنفیہ رحمہم اللہ کو اجر عظیم عنایت فرمائے کہ انھون نے جب ضرورت دیکھی تو علوم دینیہ کی تعلیم پر اُجرت لینے کا جواز اصول شریعت سے ثابت کر دیا متقدمین حنفیہ تو تعلیم علوم دینیہ خاصکر تعلیم قرآن پر اُجرت لینے کو ناجائز کہتے تھے مگر متاخرین نے ایک نہایت پاکیزہ اور دقیق حجت قائم کر کے اسکے جواز کا فتوی دیدیا ہو جیسا کہ کتب فقہ مین مسطور ہو ۱۲

(سیدنا) جُبَیر (رضی اللہ عنہ)

ابن نوفل۔ انکا (پورا) نسب نہین بیان کیا گیا مُطیّن نے انکا ذکر صحابہ مین کیا ہے حالانکہ اسمین کلام ہے۔ ابوبکر بن عیاش نے لیث سے انھون نے عیسی سے انھون نے زید بن ارطاۃ سے انھون نے جبیر بن نوفل سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تقرب چاہنے والا خدا سے اُس سے زیادہ تقرب نہین حاصل کرسکتا جسقدر اس چیز کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے جو اُسی (خدا) سے نکلی ہے یعنی قرآن۔ اِس حدیث کو بکر بن خنیس نے لیث سے انھون نے زید بن ارطاۃ سے انھون نے ابوامامہ سے روایت کیا ہے۔ اور نیز اِس حدیث کو حارث نے زید سے انھون نے جبیر بن نفیر سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے (مرسلاً روایت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ خود صحابی نہین ہین) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب الجیم والثاء والحاء المہملہ

(سیدنا) جثامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ انکا ذکر اُس حدیث مین ہے جو اوپر گذر چکی۔ انکا ذکر حبیب بن عبید رحبی نے ابوبشر سے انھون نے جثامہ بن قیس سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تھے انھون نے عبداللہ بن سفیان سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جو شخص اللہ کے لیے ایک دن بھی روزہ رکھے اللہ اُسکو دوزخ سے بقدر سو برس کی مسافت کے دور کر دیتا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جثامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مساحق بن ربیع بن قیس کنانی۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہے۔ حضرت عمر کی طرف سے قاصد بنکے ہرقل (شاہ روم) کے پاس گئے تھے وہ کہتے تھے مین وہان جاکر ایک چیز پر بیٹھ گیا مجھے یہ نہین معلوم تھا کہ میرے نیچے کیا چیز ہے یکایک مجھے معلوم ہوا کہ میرے نیچے سونے کی ایک کرسی ہے چنانچہ جب مینے اُسے دیکھا تو مین فوراً اُس سے اتر پڑا ہرقل مسکرایا اور اُسنے کہا کہ تم اس کرسی سے کیون اتر پڑے یہ تو محض تمھاری عظمت کے لیے بچھوائی تھی مینے کہا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ اس قسم (کی چیز پر بیٹھنے) سے منع فرماتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جَحّاف (رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم بن عاصم بن سباع خزاعی بن محاربی بن مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم سُلمی فاتک۔

بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ اشعار انھین کے ہین جنھین انھون نے اپنے گھوڑے کی تعریف کی ہو اور جنگ حنین وغیرہ مین اپنی شرکت کا حال بیان کیا ہی۔ شعر

شهدن مع النبی مسومات حنینا وهی دامیة الحوامی

یہ اشعار اس سے زیادہ ہین۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ اشعار حریش کے ہین جنھے ان اشعار کو وہان ذکر کیا ہو۔ یہ جحاف وہی ہین جنھون نے بنی تغلب پر حملہ کیا تھا اور انکو اُن محاربات مین جو قیس اور تغلب کے درمیان مین ہوئین بہت قتل کیا تھا اخطل نے (اسی کے متعلق) ایک شعر کہا تھا ؎

لقد اوقع الجحاف بالبشر وقعة الی الله منها المشتکی والمعول

جنھے پورا قصیدہ تاریخ کامل مین لکھا ہو۔ بشر ایک مقام کا نام ہو جہان یہ واقعہ ہوا تھا۔

(سیدنا) جحدم (رضی اللہ عنہ)

حکیم کے والد ہین۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہو۔ انسے انکے بیٹے حکیم نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی بکری کو (خود) دوہے اور اپنے کرتے مین پیوند لگالے اور اپنی جوتی سی لے اور اپنے خادم کو اپنے ساتھ کھلائے اور بازار سے خود سودا لے آئے وہ تکبر سے بری ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جحدم (رضی اللہ عنہ)

ابن فضالہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور حضرت نے انھین ایک تحریر لکھدی تھی۔ انکی حدیث محمد بن عمرو بن عبد اللہ بن جحدم جہنی نے اپنے والد عمرو سے انھون نے اپنے والد عبد اللہ سے انھون نے اپنے والد جحدم سے روایت کی ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور آپنے اُنکے سر پر مسح فرمایا اور فرمایا کہ اللہ جحدم مین برکت نازل فرمائے اور آپنے انھین ایک تحریر لکھدی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جحش (رضی اللہ عنہ)

جہنی ہین۔ انسے انکے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی ہو۔ حضرمی نے مفاریدمین انکا ذکر لکھا ہو۔ محمد بن ابراہیم بن حارث نے عبد اللہ بن جحش سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایک جنگل ہو مین وہان جاکے نماز پڑھا کرتا ہون آپ مجھے کوئی رات بتادیجیے کہ مین اس مسجد مین آکے نماز پڑھون نبی صلے اللہ

ف ترجمہ تعلیم یافتہ گھوڑے جنگ حنین مین نبی کے ساتھ تھے اور انکی حالت یہ تھی کہ جنگ مین خون کے ذرا سے اُنکے جسم سے جاری تھے ۱۲ ف ترجمہ جنگ جحاف جنے مقام بشر مین ایسا واقعہ کیا کہ اللہ سے اسکی شکایت اور فریاد ہو ۱۲

ومنہم من یقول ائذن لی ولا تفتنی الا فی الفتنۃ سقطوا - اسکا واقعہ یون ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (اکثر تبر اپنے اصحاب سے) فرمایا کہ اہل روم سے جہاد کرو تمھین رومی لڑکیان غنیمت مین ملین گی تو جد بن قیس نے کہا کہ سب انصار جانتے ہین کہ مین جب عورتون کو دیکھتا ہون تو مجھسے صبر نہین ہو سکتا یہانتک کہ مین فتنے مین پڑ جاتا ہون (لہذا مین آپ کے ساتھ نہ جاؤنگا) ہان مین اپنے مال سے آپکی مدد کرونگا اسی پر یہ آیت نازل ہوئی ومنہم من یقول ائذن لی ولا تفتنی زمانہ جاہلیت مین تمام بنی سلمہ کے یہ سردار تھے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے سرداری نکال لی تھی اور انکی جگہ پر عمرو بن جموح کو نقیب مقرر فرمایا تھا حدیبیہ کے دن یہ حاضر تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سب لوگون نے بیعت کی مگر جد بن قیس نے بیعت نہین کی یہ حضرت کی اونٹنی کے نیچے چھپ رہے تھے ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے راوی ہین کہ وہ کہتے تھے حدیبیہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت سے کوئی مسلمان پیچھے نہین رہا سوا جد بن قیس کے جو بنی سلمہ کے بھائی تھے - جابر بن عبد اللہ کہتے تھے گویا مین اب بھی جد بن قیس کو دیکھ رہا ہون کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے پہلو سے لپٹے ہوے ہین یہ اُس سے محض اسلیے لپٹے تھے جسمین لوگون کی نظر سے چھپ جائین - بعض لوگون کا قول ہو کہ پھر انھون نے توبہ کی اور انکی توبہ اچھی رہی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین وفات پائی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) جدیع (رضی اللہ عنہ)

ابن نذیر مرادی کعبی - کعب بن عوف بن انعم بن مراد کی اولاد سے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اُٹھائی ہو اور آپکی خدمت کی ہو - ابن مندہ نے بیان کیا ہو کہ مینے ابو سعید یعنے عبد الرحمن بن احمد بن یونس بن عبد الاعلی سے سنا ہو کہ انھون نے اپنی کتاب تاریخ مین انکا ذکر اسی طرح لکھا ہو جیسا کہ مینے بیان کیا - ابو نعیم نے انکا نام لکھنے کے بعد کہا ہو کہ انکا تذکرہ ابن مندہ نے ابو سعید بن یونس سے نقل کرکے لکھا ہو -

باب الجیم والذال المعجمۃ

(سیدنا) مُجذَّرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سیرۃ عتقی انکا صحابی ہونا ثابت ہی - فتح مصر مین شریک تھے ابو سعید بن یونس نے انکا ذکر لکھا ہو انھین سے ابن مندہ نے نقل کیا ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

۱؎ ترجمہ ان (منافقون) مین سے بعض لوگ ایسے ہین جو کہتے ہین کہ (آپ مجھ کو) (جہاد مین جانیکی) اجازت دیجیے اور مجھ کو فتنہ مین نہ ڈالیے آگاہ ہو وہ خود فتنہ مین گر چکے ہین ۱۲

(سیدنا) جذع (رضی اللہ عنہ)

انصاری - انکا ذکر ابن شاہین نے اور ابو الفتح ازدی نے لکھا ہے ازدی نے انکا نام خا معجمہ کے ساتھ لکھا ہے - شریک بن نمر نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھسے انصار کے ایک شخص نے جنکا نام ابن الجذع تھا اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے اکثر لوگون کی یہ حالت ہوگی کہ نہ انھین بہت[1] دیا جائیگا کہ وہ اترا جائین اور نہ انپر ایسی تنگی کی جائیگی کہ وہ سوال کرین - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحابہ مین ایک شخص ثعلبہ ابن زید ہین جنکو لوگ جذع کہتے ہین انکے بیٹے ثابت بن جذع ہین یا اور کوئی - کئی جگہ انکا نام جدع دال مہملہ کے ساتھ ہے اور کئی جگہ ذال معجمہ کے ساتھ انھون نے کہا ہے کہ مجھے اسکی تحقیق نہین ہوئی (کہ صحیح کیا ہے) انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) جذیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شاہین نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابہ مین سے ایک شخص ہین محمد بن ابراہیم بن زیاد نیشاپوری نے مقدمی سے انھون نے سلم بن قتیبہ سے انھون نے ذیال بن عبید سے انھون نے حنظلہ بن حنیفہ سے انھون نے جذیہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مرد کے لیے) بعد احتلام (یعنے بلوغ) کے یتیمی[2] نہین رہتی اور لڑکی کے لیے جب وہ حائضہ ہونے لگے تو یتیمی نہین رہتی - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور تصحیف ہے شاید انھون نے عن جدہ کا لفظ لکھا ہے راوی نے اسکو جذیہ کہدیا نام انکا حنظلہ ہے - اس حدیث کو مطین نے مقدمی سے انھون نے سلم سے انھون نے ذیال سے انھون نے اپنے دادا حنظلہ سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے -

باب الجیم والراء

(سیدنا) جراح (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی الجراح اشجعی - انکا صحابی ہونا ثابت ہے - انسے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمین ابو یاسر بن ... نے اپنی سند سے ابن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہشام نے قتادہ سے انھون نے خلاس سے انھون نے عبداللہ بن عتبہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے عبداللہ بن مسعود سے ایک مسئلہ پوچھا گیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور نوبت ہمبستری کی نہین آئی اور شخص کا

---

[1] حدیث مین اکثر لوگون کی لفظ ہے لہذا اگر بعض کی حالت اسکے خلاف ہو تو کوئی اعتراض نہین ہو سکتا مسلمانون مین سائلون کی کثرت دیکھکر کوئی شبہ نکرے اگر غنیمت کیا جائے تو بہت سے سائل بے ضرورت سوال کرنیوالے نکلینگے ۱۲

[2] مطلب یہ ہے کہ یتیمون کے ساتھ جس برتاؤ کا حکم ہے انکے ساتھ نہ برتا جائے تو کچھ حرج نہین ۱۲

انتقال ہوگیا اور اُس عورت کا کچھ مہر مقرر نہین کیا تھا ایک مہینے تک اُنسے برابر یہ مسئلہ پوچھا گیا مگر انھون نے جواب نہین دیا[14]
پھر لوگون نے اُنسے پوچھا تو انھون نے کہا کہ مین اس مسئلہ کا جواب اپنی راے سے دیتا ہون اگر اُسمین غلطی ہوگی تو میرا اور شیطان کا
قصور ہے اور اگر غلطی نہوگی تو اللہ کی طرف سے ہے (اچھا سنو) اُس عورت کو وہی مہر دیا جائیگا جو اُسکے خاندان کی عورتون کا ہے اور
اُسکو اپنے شوہر کے مال مین میراث بھی ملیگی - اور اُسپر عدت بھی ضروری ہے پس ایک شخص قبیلۂ اشجع کا کھڑا ہوگیا اور کہا کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے یہان بروع بنت واشق کے بابت یہی فیصلہ کیا تھا عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ تم اس بات پر دو گواہ[15]
لاؤ راوی کہتا ہے کہ قبیلۂ اشجع کے دو آدمیون یعنے ابو سنان اور جراح نے اسکی شہادت دی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) جراد (رضی اللہ عنہ)

کنیت کی ابو عبداللہ عقیلی - انسے انکے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے بشرطیکہ صحیح ہو - یعلی بن اشدق نے عبداللہ بن جراد سے
انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) ایک سریہ[16] (جہاد کے لیے)
بھیجا اُسمین قبیلۂ ازداور اشعر کے کچھ لوگ تھے انھون نے وہان مال غنیمت حاصل کیا اور بسلامت واپس آئے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم (کو انکی بخیریت) واپسی پر نہایت مسرت ہوئی اور آپ نے فرمایا کہ قبیلۂ ازد اور اشعر کے لوگ تمھارے پاس آئے ہین جنکے
نسبت مجھے ہین وہ غنیمت مین خیانت کرتے ہین اور نہ نامردی کرتے ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے -

(سیدنا) جراد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبس - بعض لوگ انکو ابن عیسی کہتے ہین - بصرہ کے اعراب سے ہین - عبدالرحمن بن جبلہ سے روایت ہے وہ کُرّہ بنت مزاحم
سے روایت کرتے ہین کہ انھون نے کہا ہمنے ام عیسی سے سنا وہ اپنے والد جراد بن عیسی یا عبس سے روایت کرتی تھین کہ انھون نے
کہا ہمنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے یہان کنوین ہین جنمین سوت جاری ہین آپ کیا (اچھا) ہوتا اگر آپ (اپنا لعاب دہن
اُنمین ڈالکر) انکو شیرین کر دیتے اور بعد اسکے راوی نے پوری حدیث ذکر کی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسیطرح مختصر لکھا ہے

(سیدنا) جرثوم (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ انکو جرہم بن ناشب کہتے ہین اور بعض لوگ ابن ناشم کہتے ہین اور بعض لوگ ابن لاشر کہتے ہین اور بعض لوگ
ابن عمرو کہتے ہین کنیت انکی ابو ثعلبہ خشنی ہے - انکے نام مین اور انکے والد کے نام مین بہت اختلاف ہے - یہ منسوب ہین خشین
کی طرف جو ایک شاخ ہے قبیلۂ قضاعہ کی - حدیبیہ مین شریک تھے اور درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی اور رسول خدا

---

[14] قدر بیان ... احتیاط کا نمونہ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے اسی طرح احتیاط کو جب تمام ... نے خوب جانچ لیا تو یکا یک قرار کیا کہ جو بات عقلا ... معلوم ہو سکتی ہے اسکے متعلق جو ... کا ... نبی کے حکم مین ہے [15] یہ احتیاط حضرت ابن مسعود اور بعض صحابہ کے خصوصیات سے ہے ورنہ روایت ... بہت ... شہادت کی ضرورت نہین [16] سریہ چھوٹے لشکر کو کہتے ہین جسمین ... ... آدمی

صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن انکو (مالِ غنیمت سے) حصہ دیا تھا اور انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (تبلیغ اسلام کے لیے) انکی قوم کی طرف بھیجا تھا چنانچہ وہ لوگ مسلمان ہو گئے تھے۔ آخر میں سکونت شام اختیار کر لی تھی۔ حضرت معاویہؓ کی شروع خلافت میں اور بعض لوگ کہتے ہیں یزید کے زمانے میں وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۸۰ھ میں بعہد عبدالملک بن مروان انکی وفات ہوئی یہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر اس سے زیادہ کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) جرموز (رضی اللہ عنہ)

ہجیمی۔ بلہجیم بن عمرو بن تمیم کے خاندان سے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں قریعی ہیں۔ قریع بھی خاندان تمیم کی ایک شاخ ہے۔ انسے ابوتمیمہ ہجیمی نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں یحیی بن محمود اصفہانی اجازۃً اپنی اسناد سے قاضی ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالصمد بن عبدالوارث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبیداللہ بن ہوذہ قریعی نے جرموز ہجیمی سے روایت کر کے خبر دی کہ انھوں نے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے کچھ وصیت فرمایئے آپنے فرمایا تم (کسی پر) لعنت کرنے والے نہ بنو انسے انکے بیٹے حارث بن جرموز نے بھی روایت کی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جرو (رضی اللہ عنہ)

سَدُوسی۔ انکی حدیث حفص ابن مبارک نے روایت کی ہے انھوں نے کہا ہے کہ بنی سَدوس کے ایک شخص سے جنکا نام جرو ہے مروی ہے کہ انھوں نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں یمامہ کے خرمے لے گئے آپنے پوچھا کہ یہ کس قسم کے خرمے ہیں ہمنے عرض کیا کہ ان خرموں کا نام جرام ہے حضرت نے فرمایا کہ اے اللہ جرام میں برکت دے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوعمر نے انکا نام جیم اور زے کے ساتھ لکھا ہے وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ آئیگا۔

(سیدنا) جرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو عذری۔ بعض لوگ انکو جری کہتے ہیں۔ انکی حدیث یہ ہے کہ انھوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا حضرت نے مجھے ایک تحریر لکھدی تھی کہ لیس علیہم ان یحشروا ولا یعشروا[1] انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے رے کے ساتھ لکھا ہے اور ابوعمر نے انکا تذکرہ جزء کے نام میں لکھا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ نام بھی آئیگا۔

(سیدنا) جرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عامر۔ بنی جحجبا سے ہیں۔ انصاری ہیں۔ یہ ابونعیم اور ابوموسی کا قول ہے۔ اور طبرانی نے کہا ہے کہ انکا نام جبر ہے

---

[1] ترجمہ انکے لیے اس بات کا جبر نہیں ہے کہ یہ گھر سے باہر نکالے جائیں اور نہ انسے عشر لیا جائے ۱۲

اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ انکا نام جز ہے زے اور ہمزہ کے ساتھ۔ عروہ بن زبیر نے ان لوگون کے نامون مین جو انصار کے قبیلہ بنی جحجبا سے جنگ یمامہ مین شہید ہوے تھے جرو بن ملک بن عامر بن حدیر کا نام بھی لکھا ہے۔ اور موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگون کے نام مین جو انصار کے قبیلۂ اوس کی شاخ بنی عمرو بن عوف سے جنگ یمامہ مین شہید ہوے جرو ابن مالک کا نام روایت کیا ہے۔ اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ جر بحاے مہلہ ورا بنی جحجبا مین سے ایک شخص ہین۔ احد مین شریک تھے اور انھون نے کہا ہے کہ طبری نے یہی لکھا ہے اور کہا ہے کہ مین انکا پہلا ہی نام صحیح سمجھتا ہون۔ انکا نام جز ہے جیم اور زے اور ہمزہ کے ساتھ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابو موسی نے اسی مقام پر لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ جحجبا بیٹے ہین عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ جز کے نام مین لکھا ہے جیم اور زے کے ساتھ۔

(سیدنا) جرول (رضی اللہ عنہ)

ابن احنف کندی شامی۔ رجا بن حیوۃ کے دادا ہین۔ رجا بن حیوۃ نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے جنکا نام جرول بن احنف کندی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے روایت کی ہے کہ ایک لونڈی جنگ حنین کی بندیون مین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذری وہ لونڈی حاملہ تھی اور اُسکے وضع حمل کا زمانہ بہت قریب تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ لونڈی کسکی ہے لوگون نے کہا فلان شخص کی آپنے پوچھا کیا وہ اس سے ہمبستری کرتا ہے کہا گیا کہ ہان آپنے فرمایا اُسکے بچے کو کیا کریگا آیا اسکو اپنا بیٹا بنائیگا حالانکہ وہ اسکا بیٹا نہین ہے یا اسکو غلام بنائیگا حالانکہ کل وہ اسکی کان اور آنکھ بنیگا (یعنے اُس سے اسکو بہت محبت ہوگی) بیشک مینے ارادہ کیا کہ اُس شخص پر ایسی لعنت کرون کہ وہ لعنت اُسکے ساتھ ساتھ اُسکی قبر مین جائے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جرول (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عامر بن ثابت یا نابت انصاری اوسی۔ انکے پردادا کے نام مین ابن اسحاق اور ابو معشر نے باہم اختلاف کیا ہے جیسا کہ خلیفہ بن خیاط نے ذکر کیا ہے اور اُن دونون کا اس امر پر اتفاق ہے کہ یہ جنگ یمامہ مین شہید ہوے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) جرول (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عمرو بن عزیر بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی

لہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ غصہ اس بات پر آیا کہ اُس شخص نے قبل از وضع حمل اُس سے ہمبستری کیون کی ۱۲

بسر[سلہ] بن ارطاۃ نے انکا گھر جو مدینہ مین تھا گرا دیا تھا یہ ہشام کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) جرہد (رضی اللہ عنہ)

ابن خویلد بعض لوگ کہتے ہین ابن رزاح بن عدی بن سہم بن مازن بن حارث بن سلامان بن اسلم بن افصی اسلمی بعض لوگ کہتے ہین یہ جرہد بیٹے ہین خویلد بن بجرہ بن عبد یالیل بن زرعہ بن رزاح بن عدی بن سہم کے یہ ابو عمر کا قول ہے انھون نے کہا ہے کہ ابن ابی حاتم نے جرہد بن خویلد کو جرہد بن رزاح کے علاوہ لکھا ہے رزاح نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور انھون نے اسکو اپنے والد سے نقل کیا ہے یہ اہل صفہ[سلہ] مین سے تھے اور حدیبیہ مین شریک تھے۔ کنیت انکی ابو عبد الرحمن ہے مدینہ مین رہتے تھے اور وہین انکا ایک گھر تھا۔ ابو احمد عسکری نے جرہد کا دو جگہ تذکرہ لکھا ہے پہلے تذکرہ مین تو لکھا ہے جرہد اسلمی اور بعض لوگون سے نقل کیا ہے کہ قبیلۂ اسلم مین ایک دوسرے جرہد بھی ہین انکو جرہد بن خویلد بھی کہتے ہین وہ وہی ہین جنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اپنی رانون کو چھپاؤ یہ دونون جرہد قبیلۂ اسلم کے ہین اور دوسرے تذکرہ مین جرہد کو ابن خویلد لکھا ہے۔ مگر مین ان دونون کو ایک سمجھتا ہون واللہ اعلم۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ابن ابی حاتم کا قول وہم ہے یہ ایک شخص ہین قبیلۂ اسلم کے غالباً انکا صحابی ہونا ثابت نہین۔ ہمین اسمعیل بن عبید اللہ نے اور ابراہیم بن محمد نے اور ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے (امام) ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمسے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان نے ابو النضر سے انھون نے زرعہ ابن مسلم بن جرہد اسلمی سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر جرہد پر ہوا وہ مسجد مین تھے اور انکی ران کھلی ہوئی تھی حضرت نے فرمایا کہ ران[سلہ] بھی عورت ہے (اُسکا ستر بھی ضروری ہے) ترمذی نے کہا ہے کہ مین اس حدیث کو متصل ہی سمجھتا ہون اور اس حدیث کو معمر نے ابو الزناد سے انھون نے ابن جرہد سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور اس حدیث کو عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے عبد اللہ بن جرہد سے انھون نے اپنے والد سے اسیطرح روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جریج (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو شاہ۔ بیٹے ہین سلامہ بن اوس بن عمرو بن کعب ابن قراقر بن ضحیان کے قبیلۂ بلی سے ہین۔ ابن شاہین نے انکا ذکر کیا ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ کنیت انکی ابو شباث ہے بائے موحدہ کے ساتھ اور الف کے بعد ثے ہے۔ اور خدیج نے

[سلہ] بسر حضرت معاویہ کی طرف کے تھے انکا ذکر ردیف بار مین ہو چکا ہے ۱۲ [سلہ] صفہ سائبان کو کہتے ہین مسجد اقدس نبوی مین ایک مقام پر چھوٹا سا سائبان تھا فقرائے صحابہ وہان رہتے تھے انھین کو اہل صفہ کہتے ہین حضرت ابوہریرہ بھی انھین مین تھے ۱۲ [سلہ] ران کا عورت ہونا حنفیہ کا مذہب ہے شافعیہ اسکے خلاف ہین ۱۲

بیان کیا ہو کہ یہ بنی حرام کے حلیف ہین بیعت عقبہ مین شریک تھے اور اسی وقت آپ سے بیعت کی تھی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا

(سیدنا) جریر (رضی اللہ عنہ)

ابن ارقط۔ یعلی بن اشدق نے جریر ارقط سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع مین دیکھا مینے آپکو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ مجھے شفاعت (کی اجازت) ملگئی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جریر (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن حارثہ بن لام طائی۔ اور بعض لوگ کہتے ہین خریم بن اوس ہو اور تینون نے انکا تذکرہ خریم ہے کی ردیف مین لکھا ہو صرف ابو عمر نے انکا تذکرہ یہان لکھا ہو اور کہا ہو کہ مین انکو خریم بن اوس کا بھائی سمجھتا ہون۔ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تھی اور آپکے پاس اسوقت پہونچے تھے جس وقت آپ تبوک سے لوٹے ہوے آرہے تھے پھر یہ اسلام لائے انھون نے حضرت عباس بن عبد المطلب کا وہ شعر روایت کیا ہو جسمین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کی ہو یہ چچا ہین عروہ بن مضرس طائی کے یہ وہی ہین جنسے حضرت معاویہ نے پوچھا تھا کہ بتاؤ آجکل تمھارا سردار کون ہے انھون نے جواب دیا کہ جو شخص ہمارے سائلون کو دے اور ہمارے جاہلون سے درگذر کرے اور ہماری لغزشون کو معاف کرے حضرت معاویہ نے کہا اے جریر تمنے اچھی بات کہی۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ خریم اور جریر دونون ساتھ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور دونون نے حضرت عباس کا شعر روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جریر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ حمیری۔ بعض لوگ انکو ابن عبد الحمید کہتے ہین یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قاصد بنکے یمن گئے تھے اور عراق مین حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ تھے اور انھیں کے ساتھ جہاد کرنے ملک شام گئے تھے اور جنگ یرموک کے فتح کی خبر لے کے حضرت عمر کے پاس بھی گئے تھے۔ یہ سیف بن عمر کا قول ہو اسکو حافظ ابو القاسم بن عساکر نے ذکر کیا ہو۔

(سیدنا) جریر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن جابر۔ جابر کا نام شلیل بن مالک بن نصر بن ثعلبہ بن جشم بن عوف بن خزیمہ بن حرب بن علی بن مالک ابن سعد بن نذیر بن قسر بن عبقر بن انمار بن اراش۔ کنیت انکی ابو عمرو اور بعض لوگ کہتے ہین ابو عبد اللہ۔ بجلی ہین۔ قبیلۂ بجیلہ کی بابت اہل نسب کا باہم اختلاف ہو بعض لوگ انھین اہل یمن کہتے ہین اور اراش بن عمرو بن غوث بن نبت عمرو نے کہا ہو کہ قبیلۂ بجیلہ کے لوگ ازد کے بھائی ہین یہی قول کلبی کا اور اکثر علماے نسب کا ہو اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ قبیلۂ نزار کی ایک شاخ ہو اور کہا ہو کہ بجیلہ کا نام انمار بن نزار بن معد بن عدنان ہو یہی قول ہو ابن اسحاق کا اور مصعب کا واللہ اعلم۔

لوگون نے اس قبیلے کے لوگون کو انکی ماں بجیلہ بنت صعب بن علی بن سعد عشیرہ کی طرف منسوب کیا ہو جریر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چالیس دن پہلے اسلام لائے تھے۔ بہت خوبصورت تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے جریر اس امت کے یوسف ہین۔ یہ اپنی قوم کے سردار تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تو آپنے انکی بہت عظمت کی اور فرمایا کہ جب تمھارے پاس کسی قوم کا کوئی سردار آئے تو اسکی عظمت کرو۔ عراق کی لڑائیون یعنے قادسیہ وغیرہ مین انسے بڑے کارنمایان ظاہر ہوے بجیلہ کے لوگ متفرق رہتے تھے حضرت عمرؓ بن خطاب نے انھین یکجا کیا اور جریر کو انپر سردار مقرر کیا۔ ہمین ابوالقاسم یعنے نصر بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو منصور بن مکارم بن احمد بن مکارم مودب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو البرکات سعد بن محمد بن ادریس نے اور خطیب ابو الفضل حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین ابو الفرج محمد بن ادریس بن محمد بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو المنصور مظفر بن محمد طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو زکریا یزید بن محمد بن ایاس بن قاسم ازدی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن حمید رازی سے نقل کر کے روایت بیان کی گئی وہ سلمہ سے وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا جب حضرت عمرؓ کو اہل جسر کی مصیبت اور انکی شکست کی خبر پہونچی اور (اسی وقت) جریر بن عبداللہ بمع سواران بجیلہ کے ہمراہ پہونچے انکے ہمراہ عرفجہ بن ہرثمہ بھی تھے جو قبیلہ ازد سے تھے اور بجیلہ کے حلیف تھے اور وہی اس زمانے مین بجیلہ کے سردار تھے تو حضرت عمر نے ان لوگون سے گفتگو کی اور کہا کہ تمھین معلوم ہو کہ تمھارے بھائیون پر عراق مین کیا مصیبت آئی لہذا تم انکے پاس جاؤ اور جتنے لوگ تم مین سے قبائل عرب مین سے ہین ان سب کو مین تمھارے پاس بھیجتا ہون اور وہین تم سب کو یکجا کرنا چاہتا ہون ان لوگون نے کہا کہ اے امیر المومنین ہم ایسا ہی کرینگے چنانچہ حضرت عمر نے انکے ہمراہ قیس بن کبہ کو اور شحمہ کو اور عرینہ کو جو عامر بن صعصعہ کے خاندان سے تھے اور یہ سب بجیلہ کی شاخین ہین انکے ہمراہ کر دیا اور عرفجہ بن ہرثمہ کو انکا سردار بنایا جریر بن عبداللہ اس بات سے ناخوش ہوے اور انھون نے قبیلہ بجیلہ کے لوگون سے کہا کہ تم امیر المومنین سے کہو کہ آپنے ہمپر ایسے شخص کو سردار بنایا ہو جو ہم مین سے نہین ہو (چنانچہ جب حضرت عمر سے یہ کہا گیا) تو انھون نے عرفجہ سے پوچھا یا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہین عرفجہ نے کہا اے امیر المومنین یہ لوگ سچ کہتے ہین مین انمین سے نہین ہون مین قبیلہ ازد سے ہون ہمنے زمانہ جاہلیت مین اپنی قوم مین ایک خون کر دیا تھا اس سبب سے ہم قبیلہ بجیلہ سے مل گئے اور ہمین انکی سرداری ملی جیسا کہ آپکو معلوم ہو حضرت عمر نے فرمایا تو تم اپنے رتبہ پر قائم رہو اور ان لوگون کی بات کو رد کر دو جس طرح یہ تمھاری بات کو رد کرتے ہین انھون نے کہا مین ایسا نکرونگا اور نہ انکے ہمراہ جاؤنگا چنانچہ عرفجہ بصرہ چلے گئے بعد اسکے کہ سرزمین انسے لے لی گئی اور حضرت عمرؓ نے جریر کو بجیلہ کا سردار بنا دیا اور جریر عرفجہ کی جگہ پر (قائم ہو کر) عراق گئے۔ جریر نے کوفہ کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ جب حضرت علیؓ کوفہ تشریف لے گئے اور وہین سکونت اختیار فرمائی تو

جریر وہان سے قرقیسیا چلے گئے اور وہین وفات پائی بعض لوگ کہتے ہین (مقام) سراۃ مین وفات پائی - انسے انکے بیٹون عبید اللہ
اور منذر اور ابراہیم نے روایت کی ہو اور نیز انسے قیس بن ابی حازم نے اور شعبی نے اور ہمام بن حارث نے اور ابو وائل نے
اور ابو زرعہ بن عمرو بن جریر وغیرہم نے روایت کی ہو - ہمین اسماعیل بن عبید اللہ نے اور کئی آدمیون نے اپنی سند سے (امام)
محمد بن عیسی بن سورۃ سلمی (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن منیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین معاویہ بن عمرو
ازدی نے زائدہ سے انھون نے بیان سے انھون نے قیس بن ابی حازم سے انھون نے جریر بن عبد اللہ سے روایت کر کے
خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب سے مین اسلام لایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مجھسے حجاب نہین فرمایا اور جب مجھے دیکھا
مسکرا دیے - اس حدیث کو زائدہ نے اسمعیل بن ابی خالد سے انھون نے قیس بن ابی حازم سے انھون نے جریر سے
اسی طرح روایت کیا ہو - ابو عیسی (امام ترمذی) نے کہا ہو کہ یہ حدیث حسن صحیح ہو انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی الخلصہ
کی طرف بھی بھیجا تھا ذی الخلصہ ایک گھر (کا نام) تھا جسمین قبیلہ خثعم کے بت رہتے تھے (حضرت نے) اسکے منہدم کرنے کے لیے
(انکو بھیجا تھا) انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین گھوڑے پر اچھی طرح جم کے نہین بیٹھ سکتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے انکے سینے پر ہاتھ ٹھونکا اور فرمایا کہ اے اللہ اسکو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنادے پھر ڈیڑھ سو سوار اپنی قوم کے
لیکر گئے اور ذی الخلصہ کو جلا دیا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احمس کے گھوڑون اور اس قبیلہ کے مردون کے لیے
دعا فرمائی - ہمین ابو الفضل خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الخطاب بن بطر نے اجازۃً خبر دی اگر سماعاً نہو وہ کہتے تھے
ہمین عبد اللہ معلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین محاملی نے خبر دی وہ کہتے تھے احمد بن محمد بن یحیی بن سعد نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین جعفی نے زائدہ سے انھون نے بیان بجلی سے انھون نے قیس بن ابی حازم سے نقل کر کے مجھے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمین جریر بن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) شب ماہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے
تشریف لائے اور فرمایا کہ تم لوگ قیامت کے دن اپنے پروردگار کو اس طرح دیکھوگے جسطرح اسکو (یعنے ماہتاب کو) دیکھتے ہو
اسکے دیکھنے مین کسی قسم کا شک نہ کروگے - جریر کی وفات ۵۱ھ مین ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہین ۵۴ھ مین زرد خضاب
لگایا کرتے تھے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) جریر (رضی اللہ عنہ)

یا ابو جریر اور بعض لوگ کہتے ہین حریز - انسے ابو لیلی کندی نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس (حجۃ الوداع مین) جسوقت پہونچا اسوقت آپ منی مین خطبہ پڑھ رہے تھے مینے آپکے پاے مبارک پر اپنا ہاتھ رکھدیا
مینے دیکھا کہ آپکا زین بھیڑی کی کھال کا تھا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) جری (رضی اللہ عنہ)

حنفی۔ انکی حدیث حکیم بن سلمہ نے روایت کی ہو انھون نے بنی حنیفہ کے ایک شخص سے جنکا نام جری ہو روایت کی ہو کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور اُسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (اتفاقاً) کبھی کبھی حالت نماز مین میرا ہاتھ میری شرمگاہ پر پڑجاتا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے بھی کبھی ایسا (اتفاق) ہو جاتا ہو (کچھ حرج نہین) تم نماز پوری کر لیا کرو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جری (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو عذری۔ بعض لوگ انکو جریر کہتے ہین اور بعض لوگ انکو جرو کہتے ہین انکی حدیث یہ ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور حضرت نے انھین ایک تحریر لکھدی تھی کہ لیس علیہم ان یحشروا ولا یعشروا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے جرو کے نام مین لکھا ہو اور ابو عمر نے جزء کے نام مین انکا ذکر لکھا ہو۔

(سیدنا) جری (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ انکو جزی کہتے ہین رے کے ساتھ۔ انکا نسب نہین بیان کیا گیا انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوسمار اور لومڑی اور خرندہ جانورون (کی حلت) مین مروی ہو مگر سند اسکی ٹھیک نہین اُس سند کا دارومدار عبد الکریم بن ابی امیہ پر ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

باب الجیم والزاے والسین

(سیدنا) جزء (رضی اللہ عنہ)

ابن انس سُلمی۔ انکا تذکرہ ابن ابی عاصم نے صحابہ مین لکھا ہو۔ ہمین ابو موسی محمد بن ابی بکر بن ابی عیسی مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن ابی بکر بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر قباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابی عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن سنان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن ادریس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین نائل بن مطرف بن عبد الرحمن بن جزء بن انس سلمی نے خبر دی وہ کہتے تھے مینے اپنے باپ اور دادا کو دیکھا ہو اُنکے ہاتھ مین رسول خدا صلعم کا ایک خط تھا نائل کہتے تھے وہ خط ابتک انکے پاس ہو اور رسول خدا صلعم نے یہ خط رزین ابن انس کے نام لکھا ہے) جو نائل کے دادا تھے اس خط مین اتھا لی مضمون یہ تھا ہذا الکتاب من محمد رسول اللہ صلعم لرزین بن انس راوی کہتا تھا کہ

لہ ترجمہ ابہرگھر سے باہر نکالا جاوے اور عشر لیا جاوے حاضر دری نہین ہو ۱۲ لہ یہ خط ہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے رزین بن انس کو ۱۲

انھون نے پورے خط کی عبارت سنائی اور کہا کہ یہ خط رغین کے نام تھا جزء کو اُسمین دخل بھی نہ تھا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جزء (رضی اللہ عنہ)

ابن حدرجان بن مالک۔ یہ اور انکے والد اور انکے بھائی قداذ سب صحابی ہین۔ اپنی بھائی کی دیت اور قصاص کے طلب کرنے کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے۔ ہشام بن محمد ابن ہاشم بن جزء بن عبد الرحمن بن جزء ابن حدرجان نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے اپنے والد ہاشم سے انھون نے اپنے والد جزء سے انھون نے انکے دادا عبد الرحمن سے انھون نے اپنے والد جزء بن حدرجان سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میرے بھائی قداذ بن حدرجان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین یمن کے ایک موضع سے جسکا نام لفوتا تھا (قبیلۂ) ازد کے سردارون کے ہمراہ اپنے ایمان اور اپنے گھر کے اُن لوگون کے ایمان کی جنھون نے کہ انکا کہنا مانا خبر لے کے آئے تھے یہ کل چھہ سو گھر تھے جنھون نے کہ حدرجان کا کہنا مانا تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے تھے (اثنائے راہ مین) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سریۂ انھین ملگیا اُنسے قداذ نے کہا کہ مین مومن ہون مگر لشکر والون نے نمانا اور شب ہی کو انھین قتل کرڈالا جزء کہتے تھے ہمین جب یہ خبر ملی تو ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ سے سارا واقعہ بیان کیا اور اپنا خون طلب کیا اُسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ الآیہ[1] پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک ہزار اشرفی میرے بھائی کی دیت عنایت فرمائی اور مجھے سو اونٹنیان سرخ رنگ والی دیے جانیکا حکم دیا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (اُسی وقت) انکے لیے ایک جھنڈا بنادیا اور مسلمانون کا ایک سریۂ انھین دیا یہ سریۂ **حاتم طائی** کے قبیلے کی طرف گیا اور وہان اُسکو بہت سی بکریان غنیمت مین ملین اور چالیس عورتین حاتم کے قبیلے کی اُسنے گرفتار کین یہ عورتین (مدینہ منورہ) لائی گئین اللہ سبحانہ نے اِن سبکو اسلام کی ہدایت کردی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نکاح اپنے اصحاب سے کردیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جزء (رضی اللہ عنہ)

سدوسی ثم الیمامی۔ کہتے تھے کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین (مقام) یمامہ کے خرمے لے کے حاضر ہوا تھا بعض لوگ انکا نام جزء و کہتے ہین جیم اور زے کے ساتھ اور آخر مین واو۔ انکا ذکر اوپر ہو چکا ہی۔ انکا ذکر ابن مندہ اور ابونعیم نے یہان لکھا ہی اور ابو عمر نے وہان لکھا ہی۔

---

[1] ترجمہ پوری آیت کا یہ ہے کہ اے مسلمانو جب تم اللہ کی راہ مین (جہاد کرنے کے لیے) سفر کرو جو شخص تم سے صلح کرنا چاہے اُس سے یہ کہکر کہ تو مسلمان نہین ہے ۱۲

(سیدنا) جزی (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو عذری بعض لوگ انکو جرو کہتے ہین اور بعض لوگ جزء کہتے ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور آپنے انھین ایک تحریر لکھدی تھی ابو عمر نے انکا تذکرہ یہان مختصر لکھا ہو اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا ذکر جرو مین لکھا ہو رے اور واو کے ساتھ۔ انکا ذکر اوپر ہو چکا ہو۔

(سیدنا) جزء (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عامر بنی جحجبا مین سے ہین۔ انصاری ہین۔ جنگ یمامہ مین شہید ہوے تھے۔ انکا تذکرہ موسی بن عقبہ نے اسی طرح لکھا ہو اور طبری نے کہا ہو کہ (انکا نام) حُر بن مالک ہو بضم حاء مہملہ و رای اور کہا ہو کہ یہ ان صحابہ مین ہین جو جنگ احد مین شریک تھے۔ انکا پورا ذکر جرو کے بیان مین اوپر ہو چکا ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جزء (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ انکا شمار اہل شام مین ہو۔ معاویہ بن صالح نے اسد بن وداعہ سے انھون نے ایک شخص سے جنکا نام جزء ہو روایت کیا ہو کہ انھون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے گھر والے میرا کہنا نہین مانتے پس کیا مین انکو سزا دون حضرت نے فرمایا کہ معاف کر دو پھر دوبارہ انھون نے آپ سے شکایت کی آپنے فرمایا کہ معاف کر دو اور فرمایا کہ اگر سزا دو تو صرف اسیقدر جسقدر خطا ہو۔ اور منھ پر مارنے سے احتیاط کرو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جزی (رضی اللہ عنہ)

جیم اور زاے مکسورہ کے ساتھ اور آخر مین یے ہو۔ بعض لوگ کہتے ہین انکا نام جُری ہو جیم مضموم اور رے کے ساتھ انکی حدیث گفتار کے متعلق گذر چکی ہو۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ وہین لکھا ہو

(سیدنا) جزی (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو خزیمہ سُلمی ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اسلمی ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور آپنے انکو دو چادرین دی تھین۔ انکی حدیث انکے بیٹے عبد اللہ بن جزی نے اپنے بھائی حیان بن جزی سے انھون نے جزی سے روایت کی ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کو جو انکے یہان قید تھے لے کے آئے تھے۔ ان لوگون نے بحالت شرک انکو قید کر لیا تھا بعد اسکے وہ لوگ مسلمان ہو گئے اور اپنی قیدی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے تو (اسکے صلہ مین) آپنے جزی کو دو چادرین عنایت فرمائین جزی اسلام لے آئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ دارقطنی نے کہا ہو کہ اصحاب حدیث تو جزی کے نام مین جیم کو زیر کہتے ہین اور اصحاب عربیت کہتے ہین جیم مفتوح ہو اور اسکے بعد زے اور ہمزہ ہو اور عبد الغنی نے

کہا ہو کہ جزی کی جیم مفتوح ہو اور زے مکسور ہو اور بعض لوگ جیم کو مکسور اور رے کو ساکن کہتے ہین۔ المختصر ان نامون مین علما کا سخت اختلاف ہو جیسا کہ ہمنے بیان کیا۔

(سیدنا) جزی (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ بن حصین بن عبادہ بن نزال بن مرہ بن عبید بن مقاعس۔ مقاعس کا نام حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ ابن تمیم تمیمی سعدی۔ احنف بن قیس کے چچا بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین انکا صحابی ہونا ثابت نہین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف سے اہواز کے حاکم تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہو اور بعض لوگون نے انکا نام جزء بتایا ہو یعنے آخر مین ہمزہ واللہ اعلم۔

(سیدنا) جسر (رضی اللہ عنہ)

ابن ماکولا نے کہا ہو کہ جسر مین اگر جیم کو مکسور اور سین مہملہ کو ساکن پڑھین تو یہ جسر بیٹے ہین وہب بن سلمہ ازدی کے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہو جسکی روایت انسے صرف انکی اولاد نے کی ہو۔

باب الجیم والشین المعجمہ

(سیدنا) جشیب (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب معلوم نہین۔ جہضم بن عثمان نے ابن جشیب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا جو شخص میرے نام پر نام رکھیگا وہ میرے برکت اور یمن کا امیدوار ہے اُسپر صبح شام برکت نازل ہوا کریگی قیامت تک۔ یہ جشیب پرانے تابعی ہین حضرت ابوالدرداء سے روایت کرتے ہین۔ حمص کے رہنے والے ہین۔ ابن ابی عاصم نے کہا ہو مین نہین جانتا کہ جشیب صحابی ہین یا نہین اور انھون نے زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پایا یا نہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جشیش (رضی اللہ عنہ)

دیلمی۔ یہ اُن لوگوں میں سے ہین جنھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسود عنسی کے قتل کے لیے یمن مین خط لکھا تھا اور انھون نے فیروز اور داذویہ کے ساتھ ملکے اُسے قتل کر دیا۔ طبری نے انکا ذکر لکھا ہو۔ امیر ابو نصر نے لکھا ہو کہ خشیش بضم خائے معجمہ و شین معجمہ مکررہ بتصغیر ہو اور سب لوگون نے انکا ذکر لکھا ہو باقی رہے جشیش انکا ذکر انھون نے بھی ایسا ہی لکھا ہو جیسا کہ اوپر ہو چکا صرف یہ فرق ہو کہ اسکے شروع مین جیم ہو یہ جشیش دیلمی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین یمن مین تھے اور اسود عنسی کے قتل مین انھون نے اعانت کی تھی۔

(سیدنا) جشیش (رضی اللہ عنہ)

کندی انکا نسب جشیش بالجیم کے بیان مین انشاء اللہ تعالی آئیگا۔ ابو موسی نے کہا ہو کہ ابن شاہین نے انکا تذکرہ اس طرح لکھا ہی۔ سعد بن مسیب نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ جشیش کندی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ ہم مین سے نہین ہین تین مرتبہ انھون نے یہی کہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اپنی مان کو گالی نہین دیتے اور ہم اپنے باپ سے علیحدہ نہین ہوتے ہم نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہین وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مضر کے اس قبیلہ کا سر کنانہ ہو اور اسکا شانہ جس سے وہ اُٹھ کے کھڑا ہوتا ہو تمیم اور اسد ہو اور اسکے آلات قیس ہین۔ اس حدیث مین انھون نے ایسا ہی بیان کیا ہو حالانکہ یہ غلط ہو انکا نام جشیش یا خشیش یا خفشیش ہو ان تینون مین سے ایک صحیح ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

باب الجیم والعین المہملہ

(سیدنا) جعال (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ کہتے ہین انکا نام جعیل بن سراقہ غفاری ہو اور بعض لوگ کہتے ہین ضمری بعض لوگ کہتے ہین ثعلبی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بنی سواد کے خاندان سے ہین جو بنی سلمہ کی ایک شاخ ہے۔ عوف کے بھائی ہین اہل صفہ اور فقراء مسلمین مین سے ہین۔ قدیم الاسلام ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ احد مین شریک تھے۔ انکی آنکھ جنگ قریظہ مین جاتی رہی تھی بہت بدصورت اور کریہ منظر تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی تعریف کی ہو اور انکے ایمان پر اعتماد کیا ہو۔ ہمین عبد اللہ ابن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک روایت کر کے خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے تھے وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے بیان کیا کہ ایک کہنے والے نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپنے اقرع بن حابس کو اور عیینہ بن حصن کو سو سو اونٹ دیے اور جعیل کو آپنے چھوڑ دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اُسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہو کہ اگر تمام روے زمین پر عیینہ اور اقرع کے جیسے لوگ ہو جائین تو جعیل مجھے اُن سب سے زیادہ محبوب ہین مینے اُن دونون کو لغرض تالیف دیا ہی تاکہ وہ دونون (پکے) مسلمان بنجائین اور جعیل تو مسلمان ہی ہی۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ ابن اسحاق کے سوا اور لوگون نے انکا نام جعال بتایا ہو اور ابن اسحاق کہتے ہین کہ انکا نام جعیل ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور ابو موسی نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو اور کہا ہو کہ (انکا نام) جعال ضمری ہو اور انھون نے اپنی سند سے روایت کیا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق سے جو قبیلہ خزاعہ کی شاخ ہو شعبان ۵ھ مین جہاد کیا اور

لہ مطلب یہ ہو کہ اگر ہم اپنے کو کسی دوسرے خاندان کا کہدین تو گویا مان پر گالی پڑی اور اپنے اصلی باپ سے علیحدہ ہوگئے ۱۲

مدینہ مین جعال ضمری کو خلیفہ بنا دیا۔ انسے انکے بھائی عوف نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمام زمانہ کل (ذ کی لفظ مین داخل) نہین ہو۔ لوگون نے جعیل بن سراقہ ضمری کا تذکرہ لکھا ہو شاید یہ انکے نام کی تصغیر ہو مگر ازدی نے انکا نام کاف شد د کے ساتھ لکھا ہو لیکن مشہور عین ہو۔

مین کہتا ہون کہ ابوموسی کا یہ کہنا کہ شاید انکا نام جعال ہو بہت ہی تعجب کی بات ہو کیونکہ یہی جعال ہین جنکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ بعض لوگ انکو جعال کہتے ہین پس ابن مندہ پر استدراک کرنیکی کوئی وجہ نہین باقی رہا جعال وہ غلط ہو۔

(سیدنا) جعال (رضی اللہ عنہ)

یہ ایک دوسرے شخص ہین۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو اور کہا ہو کہ مین نہین جانتا کہ یہ وہی شخص ہین جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا یا کوئی اور ہین اور انھون نے اپنی سند سے مجاہد سے انھون نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ انھون نے کہا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ بتائیے اگر مین آپکے سامنے لڑون یہانتک کہ قتل کردیا جاؤن تو مجھے میرا پروردگار عزوجل جنت مین داخل کردیگا اور مجھے حقیر نہ سمجھے گا آپنے فرمایا کہ ہان اُسنے عرض کیا کہ یہ کیونکر ہو گا میرے بدن مین تو بدبو آتی ہو میرا رنگ سیاہ ہو اور کمینہ خاندان کا ہون یہ کہکے وہ چلا گیا اور اُسنے لڑنا شروع کردیا یہانتک کہ وہ شہید ہوگیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر اُس طرف سے ہوا تو آپنے فرمایا کہ اے جعال اب اللہ نے تمھارے بدن کو خوشبودار کردیا اور تمھارا چہرہ سپید کردیا۔

مین کہتا ہون کہ یہ جعال پہلے جعال کے علاوہ ہین کیونکہ پہلے جعال کے متعلق مروی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور یہ جعال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے ہی مین شہید ہوگئے تھے پس یہ اُنکے علاوہ ہین۔

(سیدنا) جعدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن صمہ جُشمی۔ بنی جشم بن معاویہ بن بکر بن ہوازن مین سے ہین۔ انکی حدیث بصرہ والون کے پاس ہو ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شعبہ نے ابواسرائیل سے انھون نے جعدہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپنے ایک فربہ آدمی کو دیکھا تو آپ اپنے ہاتھ سے اُسکے پیٹ کی طرف اشارہ کر کے فرماتے تھے کہ اگر یہ اسکے سوا اور کہین ہوتا تو تیرے لیے بہتر تھا نیز اسی سند سے مروی ہو کہ جعدہ نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپکے پاس ایک شخص لایا گیا اور آپ سے عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ اس شخص نے چاہا تھا کہ آپکو قتل کردے تو اُس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نہ ڈر اگر تو ایسا ارادہ بھی کرتا تو اللہ تجھکو اُسپر

قابو نہ دیتا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **جعدہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ہانی حضرمی جاحلی۔ انکا شمار اہل حمص میں ہے۔ ابن عائذ نے مقدام کندی سے اور جعدہ بن ہانی سے اور ابو عتبہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو مدینہ کے ایک نصرانی کے پاس اسلام کی ترغیب دینے کے لیے بھیجا اور حکم دیا کہ اگر وہ اسکو نہ مانے تو اسکا مال دو حصے پر تقسیم کر دیا جاے چنانچہ حضرت عمر اُسکے پاس گئے اور اُسکے مال کو اسی طرح تقسیم کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **جعدہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ہُبیرہ اشجعی کوفی۔ انکی حدیث عبد اللہ بن ادریس بن یزید بن عبد الرحمن اودی نے اور داؤد بن یزید اودی نے اپنے والد سے انھوں نے جعدہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ بہتر میرا زمانہ ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ اور انھوں نے جعدہ بن ہبیرۂ مخزومی کا بھی ذکر لکھا ہے اور یہ کہ آیا یہ اور کوئی اور ہیں (یا وہی ہیں) غالب گمان تو یہ ہے کہ یہ وہی ہیں کیونکہ اس حدیث کو عبد اللہ بن ادریس بن یزید نے اور داؤد بن یزید نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے انھوں نے جعدہ بن ہبیرہ مخزومی سے روایت کیا ہے جیسا کہ انشاء اللہ تعالی اسکا ذکر آئیگا۔

(سیدنا) **جعدہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ہبیرہ بن ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم قرشی مخزومی۔ انکی والدہ ام ہانی بنت ابی طالب ہیں یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ ام ہانی بنت ابی طالب کے ہُبیرہ سے تین بیٹے ہوے جعدہ اور ہانی اور یوسف اور زبیر نے کہا ہے کہ ام ہانی کے ہبیرہ سے چار بیٹے ہوے اُنھیں میں سے ایک جعدہ ہیں۔ اور ہشام کلبی نے کہا ہے کہ جعدہ بن ہبیرہ حضرت علی کی طرف سے خراسان کے حاکم تھے جعدہ حضرت علی کے بھانجے تھے انکی والدہ ام ہانی بنت ابی طالب تھیں (جو حضرت علی کی بہن تھیں) بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ اشعار جعدہ ہی کے ہیں ؎[1]

ابی من بنی مخزوم ان کنت سائلا — ومن ہاشم امی لخیر قبیل

فمن ذا الذی یبائی علی بخالہ — کخالی علی ذی الندی وعقیل

اُنسے مجاہد نے اور یزید نے بواسطہ عبد الرحمن اودی نے اور سعید بن علاقہ نے روایت کی ہے۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ انکے صحابی

---

[1] ترجمہ میرے والد بنی مخزوم سے ہیں اگر تو پوچھتا ہو۔ اور میری والدہ (خاندان) ہاشم سے ہیں جو عمدہ قبیلہ ہے۔ پھر وہ کون ہے جو اپنے ماموں پر میرے سامنے فخر کرے۔ جیسے میرے ماموں علی (نامی) صاحب سخاوت اور عقیل (نامی) ہیں ۱۲

ہونے مین اختلاف ہے۔ ہمین یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم بن محمد ذکوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر قباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن ضحاک بن مخلد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے عبداللہ بن ادریس سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اسکے دادا سے انھون نے جعدہ بن ہبیرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر انکا جو اس زمانے کے بعد ہونگے پھر انکا جو اُنکے بعد ہونگے پھر اسکے بعد کا زمانہ نہایت برا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مین کہتا ہون ابن مندہ اور ابونعیم کا یہ کہنا کہ یہ جعدہ وہ ہین جو ام ہانی کے بیٹی کے بیٹے تھے یہ اُن دونون کا وہم ہے یہ انکی بیٹی کے بیٹے نہین بلکہ خود انھین کے بیٹے ہین اسکے سوا اور کچھ نہین ہے علاوہ اسکے ابونعیم اکثر ابن مندہ کے وہم کی پیروی کر لیتے ہین واللہ اعلم

(سیدنا) **جعشم** (رضی اللہ عنہ)

(معروف بہ) خیر بن خلیفہ بن شامی بن موہب بن اسد بن جعشم بن خزیمہ بن صدف صدفی ہین۔ درخت کے نیچے انھون نے بیعۃ الرضوان کی تھی اور انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کرتہ اور اپنی جوتیان اور اپنے کچھ بال عنایت فرمائے تھے جعشم نے آمنہ بنت طلیق بن سفیان بن امیہ بن عبد شمس سے نکاح کیا تھا انکو شریک بن مالک نے زمانہ ردت مین عکاشہ کے قتل کے بعد قتل کیا ابوسعید بن یونس نے انکا ذکر ایسا ہی کیا ہے جیسا ہمنے کیا اور انھون نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ فتح مصر مین شریک تھے پس اس بنا پر یہ صحیح نہوگا کہ یہ قتال مرتدین مین شہید ہوے۔ ابن یونس کے قول کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابن ماکولا نے انکے نام مین بیان کیا ہے کہ پھر انھون نے آمنہ بنت طلیق سے شریک بن مالک کے پہلے نکاح کیا پس ابن ماکولا نے شریک کو آمنہ کا شوہر قرار دیا انکا قاتل نہین کہا واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **جعفر** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی الحکم۔ انکا تذکرہ حمانی نے اور محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے وحدان مین کیا ہے۔ حمانی نے عبداللہ بن جعفر مخرمی سے انھون نے عبدالحکم بن صہیب سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مجھے جعفر بن ابی الحکم نے دیکھا کہ مین ادھر سے اور اُدھر سے (طرح طرح) کھا رہا ہون تو انھون نے مجھسے کہا کہ اے میرے بھتیجے ایسا نہ کرو اس طرح شیطان کھاتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تھے تو کبھی اپنے سامنے سے آگے اپنا ہاتھ نہ بڑھاتے تھے۔ اس حدیث کو نعمان بن شبل نے مخرمی سے انھون نے جعفر سے روایت کیا ہے کہ انھون نے کہا مجھے حکم نے یعنی ابن رافع نے دیکھا بعد اسکے انھون نے ایسا ہی بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **جعفر** (رضی اللہ عنہ)

ابن زبیر بن عوام عبیداللہ کے بھائی ہین۔ ابراہیم بن سلام نے اسماعیل بن عیاش سے انھون نے ہشام بن عروہ سے انھون نے

اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن زبیر اور جعفر بن زبیر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی حالانکہ یہ وہم ہے صحیح وہی ہے جو ابوالیمان نے اور سلیمان بن عبدالرحمن وغیرہما نے ابن عیاش سے انھون نے ہشام سے انھون نے عروہ سے روایت کیا ہے کہ عبداللہ بن زبیر نے اور عبداللہ بن جعفر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اسوقت انکی عمر سات برس کی تھی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

(سیدنا) جعفر (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوزمعہ بلوی ہے۔ یہ اُن لوگون مین سے ہین جنھون نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی۔ مصر مین رہتے تھے انکے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ جعفر کہتے ہین اور بعض لوگ عبد کہتے ہین۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے عبد مین کیا ہے جعفر مین نہین کیا۔

(سیدنا) جعفر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سفیان بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ ابوسفیان کا نام مغیرہ ہے مگر وہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہین۔ انکی والدہ کا نام جمانہ بنت ابی طالب بن عبدالمطلب ہے واقدی نے ذکر کیا ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور آپکے ہمراہ جنگ حنین مین شریک تھے اور حضرت معاویہ کے زمانہ تک باقی رہے انکی خلافت کے درمیانی زمانے مین وفات پائی ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے کیونکہ جنگ حنین مین خود ابوسفیان شریک تھے جعفر شریک نہ تھے۔

(سیدنا) جعفر (طیّار) (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی طالب۔ ابوطالب کا نام عبدمناف بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قُصی۔ قرشی ہین ہاشمی ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہین اور حضرت علی بن ابی طالب کے حقیقی بھائی ہین۔ یہ جعفر طیّار[1] (کے لقب سے مشہور) ہین۔ سیرت مین اور صورت مین سب سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔ اپنے بھائی علی کے اسلام سے کچھ ہی پیچھے اسلام لائے روایت ہے کہ ابوطالب نے ایکمرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ یہ دونون نماز پڑھ رہے ہین علی رضی اللہ عنہ آپکی داہنی طرف ہین تو ابوطالب نے جعفر سے کہا کہ تم بھی اپنے چچا کے بیٹے کے پہلو مین نماز پڑھ لو اور تم انکی بائین طرف کھڑے ہو۔ بعض لوگون کا قول ہے کہ یہ اکتیس آدمیون کے بعد اسلام لائے اور یہ خود بتیسوین شخص تھے یہ ابن اسحاق کا قول ہے انھون نے دو ہجرتین کین۔ ایک ہجرت حبش کی طرف اور دوسری ہجرت مدینہ کی طرف۔ انسے انکے بیٹے عبداللہ نے اور ابوموسی اشعری نے اور عمرو بن عاص نے روایت کی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکو ابوالمساکین کہا کرتے تھے۔ یہ حضرت علی سے دس برس بڑے تھے اور انکے بھائی عقیل انسے دس برس بڑے تھے اور انکے بھائی طالب عقیل سے دس برس بڑے تھے۔ جب انھون نے حبش کی طرف ہجرت کی تو وہان نجاشی کے پاس رہے یہانتک کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فتح خیبر کے بعد

[1] طیّار کے معنی بہت اُڑنیوالا اس لقب کی وجہ آیندہ بیان سے معلوم ہو جائیگی کہ یہ جنت مین فرشتون کے ہمراہ اُڑا کرتے تھے ۱۲

ہونے کو یہ حبش سے واپس ہوکر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کو ملے حضرت نے انھین لپٹا لیا اور انکی دونون آنکھون کے
درمیان مین بوسہ دیا اور فرمایا مین نہین جانتا کہ مجھے (اسوقت) کس بات کی زیادہ خوشی ہو آیا جعفر کے آنے کی یا فتح خیبر کی -
انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد اقدس کے پہلو مین رہنے کو جگہ دی - ہمین اسماعیل بن عبید اللہ اور کئی لوگون نے
اپنی سندسے ابوعیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبد الوہاب ثقفی نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین خالد حذا نے عکرمہ سے انھون نے ابوہریرہ سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے بعد رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی نے جوتی نہین پہنی اور نہ سواری پر سوار ہوا اور نہ کسی اونٹنی پر بیٹھا جو جعفر سے افضل ہو - اسماعیل
بن عبید اللہ کہتے تھے ہمین ابوعیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن حجر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن جعفر نے
علاابن عبد الرحمن سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ابوہریرہ سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مینے جعفر کو دیکھا کہ وہ جنت مین فرشتون کے ساتھ اُڑ رہے تھے - ہمین یحیی بن محمود بن سعد نے اجازۃً
اپنا اسناد سے ابوبکر یعنے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محرز بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین
عبد العزیز بن محمد نے یزید بن عبد اللہ بن الہاد سے اور محمد بن نافع بن عجیر سے اُنھون نے اپنے والد سے انھون نے حضرت علی
ابن ابی طالب سے نقل کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ جعفر سے) فرمایا اے جعفر تم سیرت اور صورت مین
میرے مشابہ ہو اور تم میری عترت مین سے ہو یعنی اُسی گھر کے ہو جس گھر کا مین ہون یہ حدیث قصہ طلب ہی - ہمین ابویاسر
بن ابی حبہ نے اپنی سندسے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہمین ابونعیم یعنے فضل بن دکین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین فطر نے کثیر بن نافع نوادی نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے
ہینے عبد اللہ بن ملیل سے سنا وہ کہتے تھے مینے علی کو یہ کہتے ہوے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کوئی
نبی مجھسے پہلے ایسا نہین ہوا جسکو سات برگزیدہ رفیق اور وزیر نہ ملے ہون اور مجھے چودہ ملے ہین - حمزہ اور جعفر اور علی اور
حسن اور حسین اور ابوبکر اور عمر اور مقداد اور حذیفہ اور سلمان اور عمار اور بلال (دو نام اِس روایت مین رہگئے ہین) ہمین
کئی لوگون نے اپنی سندسے محمد بن اسمعیل (بخاری) سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن ابی بکر نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین محمد بن ابراہیم بن دینار یعنے ابوعبد اللہ جہنی نے ابن ابی ذیب سے انھون نے سعید مقبری سے انھون نے
ابوہریرہ سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میری یہ حالت تھی کہ شدت گرسنگی کے باعث سے مین اپنے پیٹ پر پتھر
باندھ لیتا تھا اور مین لوگون سے ایک ایک آیت پڑھتا پھرتا تھا حالانکہ وہ آیت مجھے یاد ہوتی تھی محض اسی لیے کہ وہ شخص

ملا٥ یہان یہ خیال رہے کہ یہ بات اچھی طرح فلان شخص سے بہتر کوئی اونٹ پر سوار نہین ہوا فلان شخص سے بہتر کسی پر آفتاب نے طلوع نہین کیا مطلب یہ ہو کہ اُس سے بہتر روی زمین پر کوئی نہین

مجھے اپنے گھر لے جاتے اور مجھے کچھ کھلاتے جعفر بن ابی طالب مسکینوں کے لیے سب سے زیادہ اچھے تھے وہ مجھے اپنے گھر لیجاتے
تھے اور جو کچھ انکے گھر مین ہوتا تھا مجھے کھلاتے تھے یہانتک کہ (اگر کچھ نہ ہوتا تھا تو) وہ اُس خالی کُپی کو اُٹھالاتے تھے جسمین
گھی یا چربی رہتی تھی ہم اُس کپی کو پھاڑ ڈالتے تھے اور جو کچھ اُسمین ہوتا تھا اُسکو چاٹ لیتے تھے۔ ہمین ابن جعفر یعنے عبید اللہ
بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا
مجھسے محمد بن جعفر بن زبیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عمرۂ قضا سے ماہ ذیحجہ مین مدینہ آئے اور مدینہ
مین کچھ دنون قیام فرمانے کے بعد آپنے جمادی ۸ھ مین غزوہ موتہ کے لیے لشکر بھیجا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن جعفر نے عروہ سے
نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ غزوہ موتہ مین بہت سخت لڑائی ہوئی یہانتک کہ زید بن حارثہ شہید ہو گئے بعد انکے جعفر (طیار)
نے جھنڈا لیا اور لڑے یہانتک کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ وہ کہتے تھے ہمسے ابن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے یحیی بن
عباد بن عبد اللہ بن زبیر نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے یعنے میری مرضعہ کے شوہر نے
جو بنی مرہ بن عوف کے خاندان سے تھے بیان کیا وہ کہتے تھے واللہ مین گویا اب بھی جعفر بن ابی طالب کی طرف دیکھ رہا
ہون جب وہ غزوۂ موتہ مین اپنے گھوڑے سے گرے اور انھون نے (غصہ مین) اُس گھوڑے کے پیر کاٹ ڈالے بعد اسکے آگے
بڑھے یہانتک کہ شہید ہو گئے ابن اسحاق کہتے تھے اسلام مین یہ سب سے پہلے شخص ہین جنھون نے گھوڑے کے پیر کاٹے
جب لڑائی ہو رہی تھی تو جعفر کے دونون ہاتھ کٹ گئے اور جھنڈا انھین کے پاس رہا انھون نے اُسکو پھینکا نہین (بلکہ اُسکو
دانتون سے پکڑ لیا) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اسکے عوض مین اللہ نے اُنھین دو پر دیے ہین جنسے وہ جنت مین
اُڑتے پھرتے ہین۔ جب یہ شہید ہو گئے تو ستر سے کچھ اوپر زخم تلوار اور نیزہ کے انکے بدن مین دیکھے گئے یہ سب زخم اُنکے سامنے والے
حصہ جسم مین تھے بعض لوگ کہتے ہین کہ پچاس سے کچھ اوپر زخم تھے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے ابن اسحاق کہتے تھے کہ جب یہ لوگ
(یعنے زید بن حارثہ اور جعفر وغیرہ) شہید ہوے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اسوقت (جبریل سے) یہ خبر
ملی ہے کہ اب لشکر کا جھنڈا زید بن حارثہ نے لیا اور وہ لڑے یہانتک کہ شہید ہو گئے پھر جعفر نے لیا اور لڑے یہانتک کہ وہ بھی شہید ہو گئے یہ کہکے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا یہانتک کہ انصار کے چہرے غم سے متغیر ہو گئے اور وہ سمجھ گئے کہ عبد اللہ بن رواحہ کو بھی وہی بات پیش آئی جو
نہ چاہتے تھے بعد اسکے رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ عبد اللہ بن رواحہ نے جھنڈا لیا اور لڑے یہانتک کہ وہ بھی شہید ہو گئے پھر یہ لوگ سونے کے تختون پر بٹھا کے
جنت مین اُٹھالے گئے مینے عبد اللہ (بن رواحہ) کے تخت کو دیکھا کہ وہ انکے دونون ساتھیون (یعنے زید بن حارثہ اور جعفر)
کے تخت سے ہٹا ہوا تھا مینے پوچھا کہ اسکی کیا وجہ ہے تو مجھسے بیان کیا گیا کہ وہ دونون جب شہید ہو گئے تو انکو تردد ہوا بعد اسکے
یہ بھی شہید ہو گئے (اس تردد کی وجہ سے انکا مرتبہ کچھ کم رہا) ابن اسحاق کہتے تھے مجھسے عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو

ابن حزم نے ام عیسی سے انھون نے ام جعفر بنت جعفر بن ابی طالب سے انھون نے انکی دادی اسمار بنت عمیس سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتی تھین جب جعفر اور انکے اصحاب شہید ہوگئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لے گئے مین اپنا خمیر گوندھ چکی تھی اور اپنے بیٹون کو بینے نہلایا تھا اور انکے سر مین تیل ڈالا تھا اور انھین صاف صاف کپڑے پہنائے تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جعفر کے بیٹون کو میرے پاس لے آؤ چنانچہ مین انکو لے آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین پیار کیا اور آپکی دونون آنکھون مین آنسو بھر آئے مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوجائین آپ کیون روتے ہین کیا آپکو جعفر اور انکے اصحاب کی کوئی خبر ملی ہو آپنے فرمایا ہان وہ آج شہید ہوگئے پس (یکایک مین بے اختیار) اٹھ کھڑی ہوئی اور چلانے لگی عورتین جمع ہوگئین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر لوٹ گئے اور آپنے (امہات المومنین سے) فرمایا کہ جعفر کے گھر کی خبر رکھنا کیونکہ وہ لوگ آج مصیبت مین گرفتار ہین ابن اسحاق کہتے تھے مجھسے عبد الرحمن بن قاسم نے اپنے والد سے انھون نے حضرت عائشہؓ سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتی تھین جب جعفر کی وفات کی خبر آئی تو ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مین سخت رنج دیکھا اور مروی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جعفر کی شہادت کی خبر ملی تو آپ انکی بی بی اسمار بنت عمیس کے پاس تشریف لے گئے اور جعفر کی تعزیت کی اور حضرت (سیدۃ النسار) فاطمہ (زہرا) بھی روتی ہوئی تشریف لے گئین اور کہتی تھین واعماہ (اے میرے چچا) تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جعفر جیسے شخص پر رونے والیون کو رونا چاہیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ سے بہت ہی سخت رنج ہوا یہانتک کہ جبرئیل آپکے پاس آئے اور آپکو خبر دی کہ جعفر کو دو خون آلودہ بازو دیے گئے ہین جنسے وہ فرشتون کے ساتھ اڑتے پھرتے ہین عبد اللہ بن جعفر کہتے تھے مین جب (اپنے چچا امیر المومنین) علی سے کچھ مانگتا تھا اور وہ مجھے نہ دیتے تھے تو مین کہتا تھا بحق جعفر (مجھے دیدیجیے) پس فوراً مجھے دیدیتے تھے۔ حضرت جعفر کی عمر جب وہ شہید ہوے اکتالیس برس کی تھی اسکے علاوہ اور اقوال بھی ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **جعفر** (رضی اللہ عنہ)

عبدی۔ انکا تذکرہ عسکری یعنے علی بن سعید نے صحابہ مین لکھا ہو۔ انکی حدیث لیث بن ابی سلیم نے زید سے انھون نے جعفر عبدی سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے ان لوگون کے لیے خرابی ہو جو یقین[1] کے ساتھ کہدیتے ہین کہ فلان شخص جنت مین ہے اور فلان شخص دوزخ مین ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

---

[1] یقین کیساتھ کسی مومن کو جنتی کہنا گو وہ کیسا ہی نیک اور صالح ہو ممنوع ہو سوا انکے جنکے جنتی ہونیکی خبر حضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہو

(سیدنا) جعفر (رضی اللہ عنہ)

ابن محمد بن مسلمہ۔ ابن شاہین نے کہا ہو کہ مینے عبد اللہ بن سلیمان بن اشعث سے سنا وہ کہتے تھے کہ جعفر بن محمد بن مسلمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہے تھے اور فتح مکہ مین اور اسکے بعد کے مشاہد مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

جُعْفی

بضم جیم۔ انکے نام کے آخر مین یے ہو۔ انکا تذکرہ ابن ابی حاتم نے کیا ہو اور کہا ہو کہ جعفی بن سعد العشیرہ قبیلۂ مذحج سے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جعفی کے وفد کے ہمراہ آئے تھے اُن دنون مین کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ہو ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے ایسا ہی نقل کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون بڑے تعجب کی بات ہو کہ کوئی عالم ایسی بات کہے (جو ابو عمر نے کہی) اسلیے کہ جعفی بن سعد العشیرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت پہلے مر چکے تھے قبیلۂ جعفی کے جن لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہو اُنکے اور اِن جعفی کے درمیان مین دس پشت سے زیادہ ہین مین خیال کرتا ہون کہ ابو عمر نے وفد جعفی کا ذکر دیکھا تو انھون نے یہ سمجھا کہ جعفی کسی شخص کا نام ہو اور وہ جعفت کی طرف منسوب ہو وہ سمجھے کہ اصل نام جعفت ہو اور اسمین یاے نسبت زیادہ کر دی گئی ہو اور اگر انھین یہ معلوم ہو جاتا کہ جعفی (پورا) نام ہو اور وہ ایک شخص تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مر چکا تھا تو کبھی وہ اسکو صحابی نہ لکھتے۔

(سیدنا) جعونہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد شنی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا عریف[1] کے بغیر چارہ نہین اور عریف دوزخ مین جائیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جُعَیل (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد اشجعی کوفی۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہو۔ بعض لوگون نے انکا نام جعال بھی لکھا ہو یہ اوپر گذر چکا ہو۔ انکا نسب ابن مندہ نے ایسا ہی بیان کیا ہو اور ابو عمر اور ابو نعیم نے انکا نسب بیان ہی نہین کیا اور کہا ہو کہ جعیل اشجعی۔ اِنسے عبد اللہ بن ابی الجعد یعنے سالم کے بھائی نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے ہمین ابو الفرج بن ابی الرجاء نے اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین رافع بن سلمہ بن زیاد بن ابی الجعد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عبد اللہ ابن ابی الجعد نے جعیل اشجعی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپکے بعض غزوات مین تھا مین ایک لاغر اور کمزور گھوڑے پر

[1] عریف قوم کے اس شخص کو کہتے ہین جو سلطنت اور قوم کے درمیان میں واسطہ ہو جیسے مکھیا اگر وہ اپنے فرائض مین قصور کرے تو مستوجب دوزخ ہو ۱۲

سوار تھا اور سب سے پیچھے رہتا تھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے ملے اور آپ نے فرمایا کہ اے گھوڑے والے (تیز) چل مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ گھوڑا لاغر اور کمزور ہے (چلنے نہین پاتا) پس آپنے ایک درہ جو آپکے ہاتھ مین تھا اٹھایا اور اُس سے اُس گھوڑے کو مارا اور فرمایا کہ اے اللہ اس شخص کو اِس گھوڑے مین برکت دے پس بتحقیق مینے اپنے کو دیکھا کہ مجھے اسپر قابو نہ تھا (اسقدر تیز رو ہو گیا کہ) تمام لوگون سے آگے رہنے لگا اور مینے اسکے بچے بارہ ہزار مین بیچے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

ابن ماکولا نے لکھا ہے کہ جعیل بضم جیم وفتحۂ عین وسکون یا ئ مثناۃ تحتانیہ ہے یہ جعیل اشجعی ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ابن ماکولا نے کہا ہے کہ بعض لوگ انکو جمیل کہتے ہین حالانکہ یہ غلط ہے۔

(سیدنا) جعیل (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ ضمری۔ بعض لوگ انکو غفاری کہتے ہین۔ عوف کے بھائی ہین بعض لوگ کہتے ہین انکا نام جعال ہے یہ اہل صفہ مین سے ہین انکا ذکر جعال کے نام مین گذر چکا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جعیل (رضی اللہ عنہ)

انکا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رکھا تھا۔ عروہ بن زبیر نے عبد اللہ بن کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہ انھون لے کہا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوۂ خندق مین) خندق کو کھودوانا شروع کیا تو آپنے کام لوگون پر تقسیم کر دیے تھے (کوئی کھودتا تھا کوئی مٹی ڈھوتا تھا) اور خود حضور بھی اُنکے ساتھ محنت کر رہے تھے۔ اُنمین ایک شخص تھے جنکا نام جعیل تھا اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عمر رکھا تھا بعض لوگون نے رجز مین یہ[1] شعر پڑھا شعر

سماہ من بعد جعیل عمرا   وکان للبائس یوما ظھرا

اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی جب وہ لوگ عمرا کہتے تھے تو عمرا کہتے تھے اور جب وہ لوگ ظھرا کہتے تھے تو آپ بھی اُنکے ساتھ ظھرا کہتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

باب الجیم والفاء

(سیدنا) جفشیش (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان کندی۔ بعض لوگ انکے نام مین جیم کہتے ہین اور بعض حے اور خے۔ یہ حضرمی ہین کنیت انکی ابو الخیر ہے۔ نبی صلی اللہ

[1] ترجمہ حضرت نے بجائے جعیل کے عمر انکا نام رکھا۔ وہ ایک زمانے مین غریبون کے پشت پناہ تھے ۱۲

علیہ وسلم کے حضور مین اشعث بن قیس کندی کے ساتھ وفد کندہ کے ہمراہ آئے تھے - یہی ہین جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا تھا کہ آپ ہم مین سے ہین (یا کسی اور قبیلے سے) اور آپنے جواب دیا تھا کہ ہم اپنی مان کو گالی نہین دیتے اور نہ اپنے
باپ سے جدا ہوتے ہین ہم نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہین - تینون مین سے کسی نے بھی انکا نسب نہین بیان کیا اور ہشام
کلبی نے کہا ہو کہ انکا نام معدان ہو یہ جفشیش ہین بیٹے اسود بن معدی کرب بن تمام بن اسود بن عبداللہ بن حارث اولاد
ابن عمرو بن معاویہ بن حارث اکبر بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن معاویہ کے معاویہ کا نام کندہ ہو - کندی ہین - اور
بعض لوگ کہتے ہین جفشیش انکا لقب ہو - یہ وہی ہین جنسے ایک شخص نے کسی زمین کی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے جھگڑا کیا تھا اور آپنے ان دونون مین سے ایک پر قسم عائد کی تھی تو انھون نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ اگر یہ قسم
کھالیگا تو (کیا) مین اپنی زمین اسکو دیدونگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہان اگر یہ جھوٹی قسم کھالیگا تو اسکا
تو صرف دنیا کا ایک تھوڑا سا نقصان ہو جائیگا اور) اسکی مغفرت نہو گی - اس حدیث کو شعبی نے اشعث بن قیس سے
روایت کیا ہو وہ کہتے تھے کہ ہمارے اور ایک حضرمی شخص کے درمیان مین جنکا نام جفشیش تھا کسی زمین کی بابت
کچھ جھگڑا ہو گیا تھا تو اُنسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گواہ لاؤ ورنہ یہ تمھارے سامنے قسم کھائینگے -
ابو عمر نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ شعبی نے اشعث سے روایت کیا ہو اور شعبی نے جفشیش
سے روایت نہین کیا - مگر صحیح وہی ہو جسے اسمٰعیل بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ بن سورۃ سلمی تک بیان
کیا وہ کہتے تھے ہمین قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے انھون نے علقمہ بن وائل سے
انھون نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرموت کا ایک شخص اور قبیلۂ کندہ کا ایک شخص یہ دونون نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے حضرموت والے نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس شخص نے میری زمین جو میرے
قبضہ مین تھی دبالی ہو کندی نے کہا کہ وہ زمین میری ہو اور میرے قبضہ مین ہو اسکا اسمین کچھ حق نہین ہو - نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرمی سے فرمایا کہ کیا تمھارے پاس گواہ ہین اُسنے کہا کہ نہین آپنے فرمایا پھر (اے کندی) تجھے قسم کھانا
ہوگی حضرمی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ شخص بدکار ہو قسم کھانے کی کچھ پروا نکریگا کسی چیز سے یہ نہین بچتا حضرت نے
فرمایا پھر اور اس سے زیادہ تمکو اُس سے کچھ حق نہین ہو چنانچہ وہ شخص قسم کھانے کے لیے چلا جب وہ پیچھے
پھر گیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ اُسکے مال پر قسم کھالیگا تاکہ ناحق اُسے دبالے تو بیشک
اللہ تعالی سے اس حال مین ملیگا کہ وہ اُس سے ناخوش ہوگا - یہ حدیث صحیح ہو - ابو نعیم نے اور بعض لوگون نے
کہا ہو کہ انکا نام جفشیش ہو حے کے ساتھ حالانکہ یہ وہم ہو - ابو عمر نے بھی ابن مندہ کی طرح لکھا ہو -

(سیدنا) **جفینہ** (رضی اللہ عنہ)

جُہنی۔ اور بعض لوگ انکو نہدی کہتے ہین۔ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین ایک خط لکھا تھا انھون نے اُس خط [1] سے اپنے ڈول مین پیوند لگایا تو انسے انکی بیٹی نے کہا کہ تم نے (بہت بُرا کام کیا) سردار عرب کے خط کو لیکے اپنے ڈول مین پیوند لگایا پھر (مسلمانون سے اور انسے لڑائی ہوئی اور) انکو شکست ہوگئی اور جسقدر مال انکا تھا قلیل اور کثیر سب لنسے لے لیا گیا بعد اسکے یہ مسلمان ہوکر آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنیمت کے تقسیم ہونے سے پہلے تم اپنا جس قدر مال شناخت کر و لے لو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

باب الجیم واللام

(سیدنا) جلاس (رضی اللہ عنہ)

ابن سُوَید بن صامت بن خالد بن عطیہ بن خوط بن حبیب بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ انصاری اوسی بعد اسکے یہ بنی عمرو بن عوف سے ہوے۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہو اور انکا ذکر مغازی مین ہوتا ہو۔ ابو صالح نے ابن عباس سے روایت کی ہو کہ حارث بن سوید ابن صامت دس فرقون کے ساتھ اسلام سے مرتد ہوگئے تھے اور مکہ چلے گئے تھے۔ پھر حارث بن سوید نادم ہوے اور مکہ سے لوٹے یہانتک کہ جب مدینہ کے قریب پہونچے تو اپنے بھائی جلاس بن سوید کے پاس کہلا بھیجا کہ مین اپنی حرکت پر نادم ہون تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے میری طرف سے پوچھو کہ مین لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہون لپس کیا اگر مین حاضر ہو جاؤن تو میری توبہ مقبول ہو جائیگی اگر نہ مقبول ہو تو مین پھر مکہ لوٹ جاؤن چنانچہ جلاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور آپ سے حارث کا حال اور انکی ندامت کا اور انکے شہادت دینے کا واقعہ بیان کیا اُسپر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی الا الذین تابوا من بعد ذلک واصلحوا جلاس نے اپنے بھائی کے پاس کہلوا بھیجا اور وہ مدینہ آگئے اور انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عذر خواہی کی اور اپنی حرکت سے اللہ کے سامنے توبہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا عذر قبول کرلیا۔

جلاس (پہلے) منافق تھے پھر انھون نے توبہ کی اور اچھی توبہ کی عمیر بن سعد کے ساتھ انکا واقعہ کتب تفسیر مین مشہور ہو وہ یہ ہو کہ غزوہ تبوک مین یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہگئے تھے اور دوسرے لوگون کو جانے سے روکتے تھے (ایک روز) انھون نے کہا کہ خدا کی قسم اگر محمد سچے ہون تو ہم گدھے سے بدتر ہین۔ عمیر بن سعد کی ماں انکے نکاح مین تھین

[1] یہ خط غالباً اس زمانہ کے دستور کے موافق چمڑے پر لکھا ہوا ہوگا ۱۲ ؎۲ ترجمہ پوری آیت کا یہ ہو۔ مگر وہ لوگ جنھون نے اسکے بعد توبہ کی اور اچھے کام کیے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہو ۱۲

عمیر یتیم تھے اور انھین کی تربیت مین تھے اُنکے پاس کچھ مال نہ تھا یہی انکی کفالت کیا کرتے تھے اور انکے ساتھ عمدہ برتاؤ کرتے تھے عمیر نے جو انکو یہ بات کہتے ہوے سنی تو کہا کہ اے جلاس تم سب لوگون سے زیادہ مجھے محبوب تھے اور تمھارا احسان بھی مجھپر بہت ہی اور تم سب سے زیادہ میرے نزدیک معظم ہو مگر یہ بات تمنے ایسی کہی کہ اگر مین اسکو (نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے) بیان کرون تو یقیناً تم فضیحت ہو جاؤگے اور اگر مین اسکو چھپاؤن تو خود ہلاک ہو جاؤن پس انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جلاس کی گفتگو بیان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جلاس سے پوچھا انھون نے اللہ کی قسم کھالی کہ مینے ایسا نہین کہا عمیر جھوٹے ہین عمیر (اُسوقت) موجود تھے عمیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے یہ کہتے ہوے چلے آئے کہ اے اللہ جو کچھ مینے بیان کیا ہی اسکی تصدیق اپنے نبی پر نازل کردے چنانچہ اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی ولقد قالوا کلمۃ الکفر[1] الآیہ پھر اسکے بعد جلاس نے توبہ کی اور اپنے گناہ کا اقرار کیا اور انکی توبہ عمدہ ہوئی عمیر کے ساتھ جو سلوک کرتے تھے اسکو موقوف نہین کیا اسی سے انکی توبہ (کی عمدگی) معلوم ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ ابن مندہ نے ابوصالح سے انھون نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ (اس روایت مین جس حارث کا ذکر ہی وہ) حارث بن جلاس بن صامت (ہین) مگر یہ صحیح نہیں حارث جلاس بن سوید کے بھائی تھے اسکو خود ابن مندہ اور ابونعیم نے حارث کے بیان مین لکھا ہی اور کہا ہی کہ حارث بن سوید اور اور لوگون نے بھی ایسا ہی لکھا ہی۔

(سیدنا) جلاس (رضی اللہ عنہ)

ابن صلیت یربوعی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور آپ سے وضو کی کیفیت پوچھی تھی۔ انسے انکی بیٹی ام متقد نے روایت کی ہی کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور آپ سے وضو کی کیفیت پوچھی آپنے فرمایا کہ ایک ایک مرتبہ (بھی تمام اعضا کا دھونا) کافی ہی اور دو مرتبہ (بہتر ہی) اور مینے خود آپکو تین تین مرتبہ دھوتے ہوے دیکھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جلاس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو کندی۔ انکی حدیث زید بن ہلال بن قطبہ کندی نے اپنے والد سے انھون نے جلاس بن عمرو کندی سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین اپنی قوم یعنے بنی کندہ کے کچھ لوگون کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا تھا جب ہم لوگ اپنے وطن لوٹنے لگے تو ہمنے عرض کیا کہ یا نبی اللہ ہمین کچھ وصیت کیجیے آپنے فرمایا ہر کام کرنے والے کی انتہا ہوتی ہی اور ابن آدم کی انتہا موت ہی پس تم اپنے پروردگار کا ذکر لازم کرلو کیونکہ وہ تمپر (ہر مصیبت کو) آسان کردیگا اور تمھین آخرت

[1] ترجمہ اور بیشک ان لوگون نے کفر کی بات کہی ۱۲

کی طرف راغب کریگا اس حدیث کو ابو موسی نے اپنی سند سے لکھا ہے اور کہا ہے کہ علی بن قرین جو راوی حدیث ہیں ضعیف ہیں۔

(سیدنا) جُلَیبیب (رضی اللہ عنہ)

بضم جیم بروزن قُنَیدِیل۔ یہ انصاری ہیں۔ انکا ذکر ابو برزہ اسلمی کی حدیث میں ہے ایک انصاری مرد کی لڑکی کے نکاح کرادینے کے قصہ میں۔ یہ پستہ قامت اور کم رو تھے پس وہ انصاری یعنے لڑکی کا باپ اور اسکی ماں انسے نکاح کرنا نہ چاہتے تھے مگر جب لڑکی نے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارادہ ہے تو اُسنے اللہ تعالی کا یہ قول پڑھا وما کان[51] لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان تکون لھم الخیرة من امرھم اور کہا کہ میں اُس بات پر راضی ہوں اور اسکو برقرار رکھتی ہوں جو میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمائی ہے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لڑکی کے لیے دعا کی اور فرمایا کہ اے اللہ ان دونوں پر خیر (وبرکت) نازل فرما اور انکی زندگی کو تنگ نہ کر چنانچہ (اس دعا کا یہ اثر تھا کہ) تمام انصار سے زیادہ انکے پاس مال و دولت تھی۔ ہمیں عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے ثابت سے انھوں نے کنانہ بن نعیم عدوی سے انھوں نے ابو برزہ اسلمی سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی جہاد میں تھے جب آپ قتال سے فارغ ہوے تو آپنے (اپنے صحابہ سے) فرمایا کہ کیا تم کسی کو نہیں پاتے لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں واللہ ہم فلاں فلاں لوگوں کو نہیں پاتے (معلوم ہوتا ہے وہ شہید ہوگئے) آپنے فرمایا مگر میں جُلَیبیب کو ڈھونڈھ رہا ہوں تو لوگوں نے (اُنھیں مقتولین میں) تلاش کیا تو سات آدمیوں کے پاس اُنھیں پایا جنکو انھوں نے قتل کیا تھا اور بعد سات آدمیوں کے قتل کے کافروں نے انکو قتل کیا تھا پس یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے اور آپسے سب کیفیت بیان کی گئی آپنے فرمایا انھوں نے سات آدمیوں کو قتل کیا بعد اسکے کافروں نے انکو قتل کیا یہی کلمہ آپنے دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا بعد اُسکے آپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیے پھر یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھوں[52] پر رکھدیے گئے پس انکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ تخت تھے یہانتک کہ یہ دفن کردیے گئے اس حدیث میں غسل[53] کا کچھ ذکر نہیں ہے اس حدیث کو علیم بن غزوان نے ثابت سے انھوں نے انس سے روایت کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

۵۱ ترجمہ کسی ایماندار مرد اور کسی ایماندار عورت کو یہ نہیں پہونچتا کہ جب اللہ اور اسکا رسول کسی کام کا حکم دیں تو انکو اپنے اُس کام میں اختیار باقی رہے یعنی اُس کام کا کرنا انپر ضروری ہے ۱۲ ۵۲ حضرت جلیبیب کی اس خوش قسمتی پر رشک آتا ہے اور بے اختیار دل میں یہ آرزو پیدا ہوتی ہے کہ کاش بجاے انکے میں ہوتا گو ایسی آرزو بھی سوء ادب سے خالی نہیں ۱۲ ۵۳ یہ حدیث حنفیہ کے موافق ہے حنفیہ کے نزدیک شہید بغیر غسل کے دفن کیے جاتے ہیں ۱۲

(سیدنا) جلیحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن محارب بن ناشب بن غیرۃ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبدمناۃ بن کنانہ بن خزیمہ۔ یہ واقدی کا قول ہے۔ اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ (انکے والد کا نام) عبداللہ بن حارث لیثی (ہے) طائف میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شہید ہوئے پس ابن اسحاق نے محارب کی جگہ پر حارث کہدیا ہے اور باقی نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ اسکو یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب الجیم والمیم

(سیدنا) جمانہ (رضی اللہ عنہ)

باہلی۔ ابوموسی نے کہا ہے کہ ازدی نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا ثابت ہے انھوں نے اپنی اسناد سے بکر بن خنیس سے انھوں نے عاصم بن عاصم سے انھوں نے جمانہ باہلی سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ عزوجل نے موسی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرعون کے لیے بددعا کرنیکی اجازت دی تو (موسی علیہ السلام نے بددعا کی) فرشتوں نے آمین کہی اللہ نے فرمایا کہ مینے تیری دعا اور اُن لوگوں کی دعا جو اللہ کی راہ مین جہاد کرتے ہین قبول کر لی بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد کرنے والوں کی ایذا سے بچو کیونکہ اللہ انکے لیے غضبناک ہوتا ہے جیسا کہ پیغمبروں کے لیے غضبناک ہوتا ہے اور انکی دعا بھی اسی طرح قبول کرتا ہے جس طرح پیغمبروں کی دعا قبول کرتا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جمد (رضی اللہ عنہ)

کندی۔ حماد بن سلمہ نے عاصم بن بہدلہ سے روایت کی ہے کہ جمد کندی نے کہا مجھے ایک پیالہ ملجائے جس سے مین کچھ کھالوں تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ مجھے بیٹے کی ولادت کی خوشخبری دی جائے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بیان کی گئی آپنے پوچھا کہ اے جمد تمنے ایسا کہا تھا انھوں نے کہا ہاں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اولاد تو ثمرۂ قلب اور خنکی چشم ہین اور (وہ ایسی محبوب چیز ہین کہ) انکی وجہ سے آدمی رنجیدہ ہوتا ہے اور بخیل بنجاتا ہے اور بزدل ہوجاتا ہے (تم انکی ایسی ناقدری کرتے ہو) اس حدیث کو سفیان نے سلیمان سے انھوں نے خیثمہ سے روایت کیا ہے کہ اشعث بن قیس کندی کو بیٹے کے ولادت کی بشارت دی گئی اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسکے بعد راوی نے ویسی ہی حدیث بیان کی۔ اور اس حدیث کو مجالد نے شعبی سے روایت کیا ہے کہ اشعث ابن قیس الخ

ابو نعیم نے کہا جو کہ یہی مشہور اور مستفیض ہے اور حماد بن سلمہ نے اشعث بن قیس کو بسبب (اپنی اولاد سے) محبت نہ کرنے کے پتھر سے تشبیہ دی اسی باعث سے انکا لقب جور رکھا جمد بفتح جیم و سکون میم ہے یہ قبیلہ کندہ میں ہے نام کا کوئی شخص نہیں جانتا سوا اس جمد کے جو ان چار بادشاہوں میں سے تھا جنکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا فرمائی تھی اور وہ زمانہ ردت میں بحالت کفر قتل کر دیے گئے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) جمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن ہوذہ بن مالک بن سمعان بن بتاع بن دلیم بن عدی بن حزاز بن کاہل بن عذرہ۔ بنی عذرہ کے سردار تھے عذرہ کے وفد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور انکا صدقہ آپکے پاس لائے تھے یہ طبری کا قول ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے انکو (قربانی کے) بال اور خون کے دفن کر دینے کا حکم دیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں وادی قری میں اتنی زمین معافی میں دی تھی جس میں انکا کوڑا جا سکے اور انکا گھوڑا دوڑ سکے۔ یہ پہلے شخص ہیں جو عذرہ کا صدقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کے آئے تھے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے مگر ابو موسی نے انکے نسب سے تین آدمیوں کو ساقط کر دیا ہے انھوں نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے بتاع بن کاہل بن عذرہ مگر جو ہمنے بیان کیا وہ صحیح ہے ابن ماکولا اور ابن کلبی وغیرہما نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہے۔

(سیدنا) جہجان (رضی اللہ عنہ)

اعمٰی۔ ہمیں ابو غانم محمد بن ہبۃ اللہ بن محمد بن ابی جرادہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو المظفر سعید بن سہل فلکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن علی بن احمد بن محمد بن عبید اللہ اخرم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر بن علی قاضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العباس اصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ربیع بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسد بن موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن طریف نے ایوب بن موسی سے انھوں نے مقبری سے انھوں نے ذکوان سے انھوں نے ام سلمہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ جہجان اعمی آگئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اے ام سلمہ) انسے چھپو انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جہجان تو اندھے ہیں آپنے فرمایا کہ عورتوں کو بھی مردوں کا دیکھنا مکروہ ہے جس طرح کہ مردوں کو عورتوں کا دیکھنا مکروہ ہے۔

(سیدنا) جمیع (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود بن عمرو بن اصرم بن سالم بن سالم بن مالک بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج۔ انصاری خزرجی سالمی۔ یہی ہیں جنھوں نے اپنا تمام سامان اللہ عزوجل کی راہ میں خیرات کر دیا تھا یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) جمیل (رضی اللہ عنہ)

ابن بصرہ غفاری بعض لوگ کہتے ہیں کہ انکا نام حُمیل ہے بضم حا و فتح میم یہی زیادہ مشہور ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں (انکا نام) بصرہ ابن ابی بصرہ (ہے)۔ مصر میں رہتے تھے اور وہین انکا ایک گھر تھا۔ مقبری نے ابوہریرہ سے انھون نے جمیل غفاری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا تین مسجدون کے (اور کسی مسجد کی زیارت کے لیے) سفر نہ کیا جائے (وہ تین مسجدین یہ ہین) مسجد مکہ (یعنے کعبہ) اور میری یہ مسجد اور مسجد بیت المقدس۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ حمیل بضم حاء حطی و فتح میم کنیت انکی ابو بصرہ غفاری ہے نام انکا حمیل بن بصرہ ہے۔ علی بن مدینی نے کہا ہے کہ (امام) مالک نے زید بن اسلم کی حدیث میں مقبری سے انھون نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ انھون نے جمیل سے ملاقات کی یعنی (انکا نام جمیل) جیم کے ساتھ انھون نے بتایا اور روّاد وردی اور اُبی نے بھی انکی موافقت کی ہے اور روح بن قاسم نے زید بن اسلم سے حمیل حاء حطی کے ساتھ روایت کیا ہے اور سعید بن ابی مریم نے محمد بن جعفر سے انھون نے زید سے انھین کے موافق نقل کیا ہے اور ابن الہاد نے کہا ہے کہ (انکا نام) بصرہ بن ابی بصرہ ہے۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ صحیح حمیل ہے یعنے بضم حاء اور انھون نے کہا ہے کہ اسی پر سب کا اتفاق ہے۔ یہ حمیل بیٹے ہین بصرہ بن وقاص بن حاجب بن غفار کے انسے عمرو ابن عاص اور ابوہریرہ اور ابوتمیم جیشانی اور تمیم بن فرع مہری نے اور مرثد بن عبداللہ یزنی وغیرہم نے روایت کی ہے ابن ماکولا کا کلام ختم ہوگیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے یہان لکھا ہے اور ابوعمر نے حمیل بحاء حطی مین لکھا ہے۔

(سیدنا) جمیل (رضی اللہ عنہ)

ابن ردام عذری ہے انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام رداء معافی مین دیا تھا عمرو بن حزم نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیل بن ردام کو یہ تحریر لکھ کے دی تھی ہذا ما اعطی محمد رسول اللہ جمیل بن ردام العذری اعطاہ الرداء لا یحاقہ فیہ احد۔ یہ تحریر علی بن ابی طالب کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جمیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن حذیم بن سلامان بن ربیعہ بن عریج بن سعد بن جمح قرشی جمحی۔ سعید بن عامر کے بھائی ہین اور دادا ہین نافع بن عمر بن عبداللہ بن جمیل جمحی مکی محدث کے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ مجھے انکی کوئی روایت معلوم نہین۔

(سیدنا) جمیل (رضی اللہ عنہ)

ابن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشی جمحی بھائی ہین سفیان بن معمر کے اور چچا ہین حاطب اور حطاب فرزندان حارث

عہ ترجمہ یہ (سند ہے اس) عطیہ (کی) جو محمد رسول اللہ نے جمیل بن ردام عذری کو دیا ہے انھین مقام رداء دیدیا کوئی اسمین انکا شریک نہین ہے

ابن عمر کے۔ زبیر نے کہا ہے کہ جمیل اور سفیان کی کوئی اولاد نہیں ہے ہان انکے بھائی حارثہ کے بہت اولاد تھی یہ کوئی راز چھپا نہ سے بیان کیا جائے چھپاتے نہ تھے اس بارے مین انکا واقعہ عمر بن خطاب کے ساتھ مشہور ہوا اسی وجہ سے انکا نام ذوقلبین[۱] رکھا گیا تھا اور انھین کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی ما جعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ[۲]۔ بقول بعض جمیل سال فتح مکہ مین اسلام لائے بہت معمر تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین مین شریک تھے اور انھون نے زہیر بن ابی کو گرفتار کرکے قتل کیا تھا اسی واسطے ابو خراش ہذلی نے جمیل بن معمر سے مخاطب ہوکر یہ شعر کہے تھے اشعار

فاقسم[۳] لو لاقیتہ غیر موثق ✤ لآبک بالجزع الضباع النوابل ✤ ولکنت جمیل اسوء الناس صرعۃ ✤
ولکن اقران الظہور مقاتل ✤ ولیس کعہد الدار یا ام مالک ✤ ولکن احاطت بالرقاب السلاسل

اپنے والد کے ہمراہ جنگ فجار مین شریک تھے۔ زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے یہان (ایک مرتبہ) گئے تو انھین سنا کہ وہ نصب[۵] مین یہ گا رہے ہین سہ

وکیف[۴] ثوائی بالمدینۃ بعد ما ✤ قضی وطرا منہا جمیل بن معمر

حضرت عمرؓ بن خطاب جو انکے پاس گئے تو کہا کہ اے ابو محمد یہ کیا (کہہ رہے ہو) انھون نے کہا جب ہم اپنے گھرون مین تنہا ہوتے ہین جو کچھ اور لوگ کہا کرتے ہین وہی ہم بھی کہتے ہین محمد بن یزید نے جو اس حدیث کو روایت کیا ہے تو انھون نے اسکو الٹ دیا ہے اور کہا ہے کہ حضرت عمرؓ اس شعر کو پڑھ رہے تھے اور عبدالرحمن بن عوف انکے پاس آئے تھے مگر زبیر اس واقعہ کو اُنسے زیادہ جانتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے اور ابو موسی نے انکے نسب مین زیادتی کردی ہے اور انھون نے کہا ہے کہ جمیل بن عمر بن حارث بن معمر بن حبیب مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔

(سیدنا) جمیل (رضی اللہ عنہ)

بجرانی۔ حکم بن صالح ضبی نے اسماعیل بن رجاء زبیدی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھسے جمیل بجرانی کہتے تھے کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آپکی وفات سے ایک سال پہلے حاضر ہوا تھا آپ فرماتے تھے

---

[۱] یعنے دو دل کا آدمی ۱۲ [۲] ترجمہ اللہ نے کسی شخص کے سینے مین دو دل نہین بنائے ۱۲ [۳] ترجمہ قسم کھاتا ہون کہ اگر مین اُسے کھلا ہوا (یعنے بے قید) پاجاون تو مین اُسے اسلحہ بردارون جیسے پیاسی اونٹنیان کھینچتی ہین + اے جمیل تو نے بہت ہی نامردی کا حملہ کیا (کہ ایک دست و پا بستہ قیدی کو قتل کیا) مردون کا کام یہ ہے کہ ہتھیار بند حریف سے لڑین + اے ام مالک اس زمانے کا ایسا معاملہ نہ تھا + بلکہ (افسوس ہے کہ) گردنون مین زنجیر بن پڑی ہوئی تھین + ۱۲ [۴] ترجمہ مین مدینہ مین رہکر کیا کرون جبکہ جمیل بن معمر اس سے اپنا مقصد پورا کر چکے ۱۲ [۵] نصب راگ کی ایک قسم کا نام ہے

کہ مین ہر دوست کی دوستی سے علٰحدہ ہون اور اگر مین کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر کو دوست بناتا مگر وہ میرے دینی بھائی اور میرے رفیق غار ہین۔ انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے لکھا ہے۔

باب الجیم و النون

(سیدنا) جناب (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو خالد کنانی۔ انکی حدیث سعید بن مسیب نے خابط بن جناب سے انھون نے اپنے والد جناب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین ایک روز جنگل مین تھا کہ اُسطرف سے ایک بہت بڑا لشکر نکلا تو کسی نے کہا کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین (اور یہ انکا لشکر ہے) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جناب (رضی اللہ عنہ)

ابن قیظی انصاری۔ جنگ احد مین شہید ہوئے یہ ابن اسحاق کا قول ہے مروزی نے ابوایوب سے انھون نے ابن سعد سے انھون نے ابن اسحاق سے اسکو روایت کیا ہے اور اور لوگون نے کہا ہے کہ (انکا نام) جباب بن قیظی (ہے) بضم حاء و باء موحدہ اور بعض لوگ کہتے ہین خباب بخاے معجمہ مگر حاے مہلہ کے ساتھ صحیح ہے۔

(سیدنا) جناب (رضی اللہ عنہ)

کلبی۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ انھون نے آپکو ایک میانہ قد آدمی سے یہ فرماتے ہوے سنا کہ جبریل میرے داہنی جانب ہین اور میکائیل میری بائین جانب ہین اور فرشتون نے میرے لشکر پر سایہ کیا ہے پس (اب کوئی خوف نہین ہے) تم اپنے کچھ شعر سناؤ اُس شخص نے تھوڑی دیر سر جھکانے کے بعد کہا اشعار [۱]

یا رکن معتمد و عصمۃ لائذ   وملاذ منتجع و جار مجاور

یامن تخیرہ الالہ لخلقہ   فحباہ بالخلق الزکی الطاہر

انت النبی و خیر عصمۃ ادم   یامن یجود کفیض بحر ذاخر

میکال معک وجبرئیل کلاہما   مدد لنصرک من عزیز قاہر

جناب کہتے تھے مینے پوچھا کہ یہ شاعر کون ہین تو کسی نے کہا کہ یہ حسان ہین پھر مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو

---

[۱] ترجمہ اے رکن معتمد اور اے جویاے پناہ کو پناہ دینے والے + اور اے بھوکون کے جاے پناہ اور خائف کو امن دینے والے + اے وہ (نبی) جسے اللہ نے اپنی مخلوق کے لیے منتخب فرمایا + اور عمدہ اور پاکیزہ عادتیں انھین آراستہ کیا + آپ نبی ہین اور آدم کی عصمت کا بہتر ذریعہ ہین + اے وہ بزرگ جو مثل دریاے روان کے بخشش کرتے ہین + میکائیل اور جبرئیل دونون آپکے ساتھ ہین خداوند غالب قاہر کی طرف سے آپ کی مدد کرنے کے لیے ۱۲

دیکھا کہ انکے لیے دعا مانگ رہے تھے اور تعریف کرتے تھے۔

(سیدنا) جنادح (رضی اللہ عنہ)

ابن میمون۔ انکا شمار صحابہ مین ہے۔ فتح مصر مین شریک تھے۔ انکی کوئی حدیث معلوم نہین یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جنادہ (رضی اللہ عنہ)

یہ جنادہ بیٹے ہین ابوامیہ کے ازدی ہین بعد کو زہرانی ہوے۔ ابوامیہ کا نام مالک ہے۔ یہ ابوعمر نے خلیفہ وغیرہ سے نقل کیا ہے اور بخاری نے کہا ہے کہ ابوامیہ کا نام کثیر ہے اور ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے انھون نے جنادہ بن ابی امیہ دوسی سے (ایک روایت نقل کی ہے اور) کہا ہے کہ نام ابوامیہ کا کثیر ہے۔ جنادہ کے والد بھی صحابی ہین۔ شامی ہین۔ فتح مصر مین شریک تھے انکی اولاد کوفہ مین ہے۔ محمد بن سعد کاتب واقدی نے کہا ہے کہ جنادہ بن ابی امیہ جنادہ بن مالک کے علاوہ ہین جنکا ذکر آئیگا۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ محمد بن سعد کا قول صحیح ہے ابن فن کے علما کے نزدیک یہ دو شخص ہین انھون نے کہا ہے کہ جنادہ بن ابی امیہ غزوہ روم کے لیے حضرت معاویہ کی طرف سے سفر دریا مین تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے سے لیکر یزید کے زمانے تک وہین رہے باستثنار ایام فتنہ ۳۸ھ مین انھون نے جاڑے کا زمانہ دریا مین ختم کیا۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ کمسن صحابہ ہین تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثین سنی تھین اور معاذ بن جبل سے اور عبادہ بن صامت سے اور ابن عمر سے روایت بھی کی ہے۔ انسے ابوقبیل معافری نے اور مرثد بن عبداللہ اور بسر بن سعید اور شیم بن تبیان اور حارث بن یزید حضرمی نے روایت کی ہے۔ ہمین عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حجاج نے لیث سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے یزید بن ابی حبیب نے ابوالخیر سے نقل کرکے بیان کیا کہ جنادہ بن ابی امیہ آپسے بیان کرتے تھے کہ کچھ لوگون نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے باہم اختلاف کیا بعض کہتے تھے کہ ہجرت ختم ہوگئی (بعض کہتے تھے کہ ختم نہین ہوئی) جنادہ کہتے تھے کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا گیا اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کچھ لوگ کہتے ہین کہ ہجرت ختم ہوگئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک جہاد[1] باقی ہے ہجرت کبھی ختم نہو گی۔ انکی ایک حدیث صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی بابت بھی منقول ہے انکی وفات ملک شام مین ۸۰ھ ہجری مین ہوئی یہ کمسن صحابہ مین تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے انکے والد کا نام کثیر نہین بتایا انھون نے کثیر کو ان جنادہ کا

[1] جہاد کے باقی رہنے کا یہ مطلب ہے کہ جب تک اسکا سبب یعنے مشرکون کی مخالفت باقی رہے"

والد قرار دیا ہے جنکا ذکر ہم انشاء اللہ تعالی اس تذکرہ کے بعد کرینگے۔

(سیدنا) جنادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی امیہ۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ (ان) ابوامیہ کا نام کثیر ہے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر انکا صحابی ہونا ثابت نہین انھون نے کہا ہے کہ محمد بن اسماعیل بخاری نے بیان کیا ہے کہ ابوامیہ کا نام کثیر ہے۔ انکی وفات ۸۰ھ مین ہوئی۔ ابوعبداللہ صنابحی نے روایت کی ہے کہ جنادہ بن ابی امیہ کچھ لوگون کے امام بنے جب نماز پڑھنے کھڑے ہوے تو (نیت باندھنے سے پہلے) اپنی داہنی جانب مڑکر دیکھا اور پوچھا کہ تم لوگ (میری امامت پر) راضی ہو اُن لوگون نے کہا ہان پھر بائین جانب (والون سے) بھی انھون نے اسی طرح (سوال) کیا بعد اسکے کہا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ جو شخص کسی قوم کا امام بنے اور وہ لوگ اسکی امامت سے ناخوش ہون تو اسکی نماز اُسکے حنجرہ گردن سے نیچے نہ اتریگی (یعنے اُس نماز کا اثر اسکے دل پر کچھ نہوگا) یہ قول ابن مندہ کا ہے۔ ابونعیم نے انکا ذکر لکھکر کہا ہے کہ میرے نزدیک یہ وہی جنادہ بن ابی امیہ ازدی ہین جنکا ذکر ہو چکا بعض متاخرین رواۃ نے انکے درمیان مین فرق کر دیا ہے حالانکہ یہ دونون میرے نزدیک ایک ہین اور انھون نے یہ حدیث بھی ذکر کی ہے کہ جو شخص کچھ لوگون کا امام بنے اور وہ لوگ (اسکی امامت سے) خوش نہون الخ باقی رہے ابوعمر تو انھون نے پہلے تذکرہ مین تو کہا ہے کہ انکے والد کا نام کثیر ہے اور اس تذکرے کو بالکل انھون نے لکھا ہی نہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انھون نے بھی ان دونون کو ایک سمجھا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جنادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی امیہ ازدی۔ کنیت انکی ابوعبداللہ۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہے۔ مصر مین فروکش تھے اور انکی اولاد کوفہ مین تھی۔ ابوامیہ کا نام کثیر ہے۔ یہ بخاری کا قول ہے۔ انکی وفات ۸۰ھ مین ہوئی۔ لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے ابوالخیر سے روایت کی ہے کہ حذیفہ بارقی نے انسے بیان کیا کہ جنادہ بن ابی امیہ انسے بیان کرتے تھے کہ آٹھ آدمی جنمین ایک یہ بھی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن انکے سامنے کھانا رکھوایا اور فرمایا کہ کھاؤ ان لوگون نے کہا ہم روزہ دار ہین آپنے فرمایا کیا تمنے کل بھی روزہ رکھا تھا اسکے بعد راوی نے پوری حدیث بیان کی۔

اس تذکرہ کو صرف ابونعیم نے لکھا ہے پس انھون نے جنادہ بن ابی امیہ کے تین تذکرے لکھے انمین سے ایک یہ ہے اور دوسرا تذکرہ جنادہ بن ابی امیہ کا جنکی نسبت کہا ہے کہ ابوامیہ کا نام کثیر ہے اور امامت والی حدیث انسے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ میرے نزدیک جنادہ بن ابی امیہ ازدی ہین جنکا ذکر اس تذکرے مین ہوا اور وہ دونون ایک ہین اور

تیسرا تذکرہ جنادہ بن ابی امیہ زہرانی کا جنھون نے بحری جہاد کیا تھا اور انسے ہجرت کی حدیث روایت کی ہو اور ان تینون کو انھون نے ایک کہا ہو پھر معلوم نہین کہ انھون نے یہ تذکرہ کیون لکھا - ابن مندہ نے جنادہ بن ابی امیہ کے صرف دو تذکرے لکھے ہین واللہ اعلم - اور ابو عمر نے تصریح کی ہو کہ اس نام کے دو شخص ہین ایک جنادہ بن ابی امیہ ازدی زہرانی جنکے والد کا نام کثیر ہو دوسرے جنادہ بن مالک واللہ اعلم -

(سیدنا) جنادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جراد عیلانی اسدی - بنی عیلان مین سے ایک شخص ہین - بصرہ مین رہتے تھے - انسے زیاد ابن قُریع نے جو عیلان ابن جادہ مین سے ایک شخص تھے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین کچھ اونٹ لیکر گیا جنکی ناک پر مینے داغ دیا تھا تو آپنے فرمایا کہ اے جنادہ چہرے کے سوا اور کوئی ہڈی تمھین نہ ملی جسپر داغ دیتے کیا تمھین معلوم نہین کہ تمھارے آگے (یعنے قیامت کے دن) قصاص[۵۱] (ہونیوالا) ہو مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ انکا معاملہ آپ کے اختیار مین ہو آپنے فرمایا کہ میرے پاس ایسے اونٹ لاؤ جنپر داغ نہو چنانچہ مین ایک ابن لبون[۵۲] اور ایک حقہ آپکی خدمت مین لیکر گیا اور مینے داغ دینے کا آلہ انکے گردن کے محاذی رکھا آپنے فرمایا پیچھے ہٹاؤ اور آپ برابر یہی فرماتے رہے کہ پیچھے ہٹاؤ یہانتک کہ جب مین ران تک پہنچا اسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیٰ[۵۳] برکۃ اللہ پس مینے انکی ران مین داغ دیدیا صدقہ کے اونٹ صرف دو حقہ (میرے ذمہ) تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو اور کہا ہو کہ عیلانی اسدی - مین اس نسب کو نہین جانتا عیلان تو بیٹے ہین جادہ بن معن کے اور معن کی اولاد قبیلۂ باہلہ مین منسوب ہو پس یہ عیلانی باہلی ہونگے باقی رہے اسدی تو شاید قبیلۂ اسد مین انکی حلف رہی ہو ورنہ یہ انمین سے نہین ہین - ابو احمد عسکری نے قبیلۂ باہلہ مین انکا ذکر کیا ہو واللہ اعلم -

(سیدنا) جنادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید حارثی - اعراب بصرہ مین سے ہین - انکا صحابی ہونا ثابت نہین اسکی سند مین کچھ کلام ہے انسے انکی بیٹی ام تلس نے اپنے والد جنادہ بن زید سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین وفد بنکے گیا تھا مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین اپنی قوم یعنے قبیلۂ بلحارث کا جو اہل بحرین مین سے وفد ہون آپ اللہ سے دعا فرمائے کہ ہمارے دشمن یعنے قبیلۂ ربیعہ

---

[۵۱] یعنے اسکا عوض تم سے لیا جائیگا ۱۲ [۵۲] ابن لبون اُس اونٹ کو کہتے ہین جو پورے دو برس کا ہو کر تیسرے برس مین شروع ہوگیا ہو اور حقہ وہ اونٹ جسکی عمر کے تین برس پورے ہو کر چوتھا برس شروع ہوگیا ہو ۱۲ [۵۳] یعنے خدا کا نام لیکر یہین داغ دیدو ۱۲

اور مضر کے مقابلہ میں ہماری مدد کرے یہانتک کہ وہ مسلمان ہو جائیں چنانچہ آپنے اللہ سے دعا فرمائی اور ایک تحریر بھی لکھدی وہ تحریر ہمارے پاس ابتک ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جنادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان۔ انصاری ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں جمحی اسلیے کہ انکے والد سفیان معمر بن حبیب بن حذافہ بن جمح کی طرف منسوب ہیں اور منسوب ہونیکی وجہ یہ ہے کہ معمر نے انکو مکہ میں متبنّیٰ کیا تھا۔ ہمنے انکا حال سفیان کے نام میں ذکر کیا ہے یہ انصار میں سے ہیں بنی زریق بن عامر کے خاندان سے جو بنی جشم بن خزرج کی ایک شاخ ہے مگر انپر معمر بن حبیب جمحی کا نسب غالب ہے اور انکی اولاد انھیں کی طرف منسوب ہے جنادہ اور اُنکے بھائی جابر اور انکے والد سفیان (تینوں آدمی) سرزمین حبش سے آئے تھے اور حضرت عمر بن خطاب کی خلافت میں انکی وفات ہوئی (رضی اللہ عنہم) یہ ابن اسحاق کا قول ہے اور جنادہ اور جابر دونوں بیٹے ہیں سفیان کے اور (اخیافی) بھائی ہیں شرحبیل بن حسنہ کے کیونکہ انکے والد سفیان نے حسنہ سے جو شرحبیل کی والدہ تھیں مکہ میں نکاح کیا تھا اور اُنکی اولاد انسے ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جنادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن علقمہ بن مطلب بن عبد مناف۔ انکے والد عبداللہ ہیں۔ کنیت انکی ابو نبعہ ہے جنادہ جنگ یمامہ میں شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جنادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک ازدی۔ مصر میں رہتے تھے اور انکی اولاد کوفہ میں ہے۔ انکی حدیث مرثد بن عبداللہ یزنی یعنی ابوالخیر نے حذیفہ ازدی سے انھوں نے جنادہ ازدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ازد کے سات آدمیوں کے ہمراہ جنمیں کا آٹھواں میں تھا جمعہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا ہملوگ روزہ دار تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کھانے کے لیے بلایا کھانا آپکے سامنے رکھا ہوا تھا ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ روزہ دار ہیں حضرت نے فرمایا کیا تمنے کل بھی روزہ رکھا تھا ہمنے عرض کیا کہ نہیں آپنے فرمایا کہ کیا کل روزہ رکھو گے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یہ بھی ارادہ نہیں ہے آپنے فرمایا تو (آج بھی) روزہ نہ رکھو[۱] یہ ابن مندہ کا کلام تھا۔ ابو نعیم نے بھی جنادہ بن مالک کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ کنیت انکی ابو عبید اللہ ہے اور انکی اولاد کوفہ میں ہے انھوں نے انکی حدیث مصعب ابن عبید اللہ بن جنادہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا جنادہ بن مالک سے روایت کی ہے

[۱] حنفیہ کے نزدیک بالتخصیص جمعہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے یہ حدیث انکی موید ہے ۱۲

کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتین افعال جاہلیت سے ہین انکو اہل اسلام بھی نہین چھوڑتے کواکب[1] سے پانی برسنے کی خواہش کرنا۔ نسب مین طعن کرنا۔ میت پر (با آواز بیان کرکے) رونا۔ ابو عمر نے بھی اسی طرح انکا تذکرہ لکھا ہے۔ باقی رہی جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی حدیث تو اسکو ابو نعیم نے ایک علٰحدہ تذکرہ مین جنادہ بن ابی امیہ ازدی کے بیان مین لکھا ہے جنکی کنیت ابو عبید اللہ ہے ہم انکا ذکر کر چکے۔ اور ابو عمر نے اس حدیث کو جنادہ بن ابی امیہ ازدی زہرانی کے بیان مین لکھا ہے اور انھون نے انکو ابن مالک اور ابن کثیر لکھا ہے۔ الختصر اسمین لوگون کا اختلاف ہے ابو عمر نے تو اس بات کی تصریح کر دی ہے کہ یہ دو شخص ہین ایک جنادہ بن ابی امیہ اور دوسرے جنادہ بن مالک اور انھین سے رونے کے متعلق حدیث مروی ہے اور ابو نعیم نے ایک تذکرہ قائم کیا ہے جنادہ بن ابی امیہ ازدی کا اور کنیت انکی ابو عبد اللہ ہے وہ مصر مین رہتے تھے اور اولاد انکی کوفہ مین ہے اور انسے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی حدیث روایت کی ہے اور دوسرا تذکرہ قائم کیا ہے جنادہ بن ابی امیہ کا جنکے والد کا نام کثیر ہے جنھون نے امامت کی حدیث روایت کی ہے اور تیسرا تذکرہ قائم کیا ہے جنادہ بن ابی امیہ ازدی زہرانی کا جو فتح مصر مین شریک تھے انسے ہجرت کی حدیث روایت کی ہے بعد اسکے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے جنادہ سے امامت کی اور ہجرت کی حدیث روایت کی اور انکے دو تذکرے لکھے ہین صحابہ کا تذکرہ بڑھانے کے لیے حالانکہ یہ تینون یعنے جنادہ ازدی اور جنادہ زہرانی اور وہ جنادہ جنکی حدیث حذیفہ نے روزے کے متعلق روایت کی ہے میرے نزدیک ایک ہین مگر ابن مندہ نے جنادہ بن ابی امیہ کے دو تذکرے لکھے ہین اور ایک تذکرہ جنادہ بن مالک کا لکھا ہے اور انکو تین شخص قرار دیا ہے اور انکے متعلق کچھ کلام نہین کیا اس سے معلوم ہوا کہ وہ انکو تین آدمی سمجھتے ہین۔ ابو عمر اور ابو نعیم کا کلام صحت کے بہت ہی قریب ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) جنادہ (رضی اللہ عنہ)

ازدی۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ابن ابی حاتم نے جنادہ بن مالک کے بعد انکا ذکر کیا ہے اور انکو ایک دوسرا شخص قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ جنادہ ازدی کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ مصری ہین۔ لیث نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے ابو الخیر سے انھون نے حذیفہ ازدی سے اُنھون نے جنادہ ازدی سے روایت کی ہے۔ اسمین اور جنادہ بن ابی امیہ کے تذکرہ مین ابن ابی حاتم سے وہم ہوگیا ہے۔

مین کہتا ہون کہ یہ جنادہ وہی ہین جنکا ذکر اُس تذکرے مین ہو چکا ہے جو اس سے پہلے گذر چکا اور انکی حدیث جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی بابت ہے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے مین نہین جانتا کہ انکا تذکرہ علٰحدہ کیون لکھا حالانکہ یہ دونون ایک ہین

---

[1] کواکب سے پانی برسنے کی خواہش کا یہ مطلب ہے کہ جسطرح نجومی پانی برسنے کو بلکہ کل تغیرات عالم کو کواکب کی تاثیرات سمجھتے ہین اسطرح سمجھے ۱۲

(سیدنا) **جنادہ** (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط لکھا تھا انکا ذکر عمرو بن حزم کی حدیث مین ہو انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ کو ایک خط لکھا تھا (جسکی عبارت یہ ہی) بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب من محمد رسول اللہ لجنادۃ وقومہ ومن اتبعہ باقام الصلوۃ وایتاء الزکاۃ واطاع اللہ ورسولہ واعطی الخمس من المغانم خمس اللہ وفارق المشرکین فان لہ ذمۃ اللہ وذمۃ محمد۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **جُنْبَذ** (رضی اللہ عنہ)

باء موحدہ سے پہلے نون ہو اور آخر مین ذال معجمہ ہو۔ امیر ابو نصر نے کہا ہو کہ یہ جنبذ بیٹے ہین سبع کے وہ کہتے تھے کہ مینے صبح کو تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بحالت کفر جنگ کی اور شام کو مسلمان ہو کر آپکی طرف سے (کافرون سے) لڑا اس حدیث کو ابو سعید مولی بنی ہاشم نے حجر یعنے ابو خلف سے انھون نے عبد اللہ بن عوف سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے مینے جنبذ سے سنا ہو خطیب ابو بکر کہتے تھے مینے اس حدیث کو ابن الفرات کی کتاب مین انھین کے خط کا لکھا ہوا دیکھا ہو انھون نے ابو الفتح ازدی سے انھون نے ابو یعلی سے انھون نے محمد بن عباد سے انھون نے جنبذ سے روایت کی ہو اسی طرح لکھا ہوا ہو اور وہ قوی الحافظہ اور حجت فی النقل ہو۔

(سیدنا) **جُنْدُب** (رضی اللہ عنہ)

ابن جنادہ بن سفیان بن عبید بن حرام بن غفار بن ملیل بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناف بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ ابن الیاس بن مضر۔ بعض لوگ اسکے علاوہ اور کچھ کہتے ہین۔ کنیت انکی ابو ذر غفاری انکا تذکرہ کنیت کے باب مین انشاء اللہ آئیگا۔ یہ اسوقت اسلام لائے تھے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین تھے۔ اول الاسلام تھے یہ چوتھے مسلمان تھے اور بعض لوگ کہتے ہین یہ پانچوین تھے۔ انکے نام مین اور انکے نسب مین بہت اختلاف ہو یہ پہلے شخص ہین جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلامی سلام کیا جب یہ مسلمان ہو چکے تو اپنی قوم کے پاس لوٹ کے آئے اور وہین مقیم رہے یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی پھر یہ نبی صلی اللہ

ف۱۵ ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہو محمد رسول اللہ کی طرف سے جنادہ اور انکی قوم کے ان لوگون کے نام جنھون نے نماز پڑھنے مین اور زکوۃ دینے مین جنادہ کی پیروی کی ہو اور اللہ اور اسکے رسول کے فرمانبردار ہون اور مال غنیمت کا پانچوان حصہ خدا کے نام پر نکالتے ہون اور مشرکون سے علیحدہ ہو گئے ہون کہ بیشک وہ اللہ کی پناہ مین ہین اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پناہ مین ہین ۱۲

علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے بعد اسکے کہ جنگ بدر اور اُحد اور خندق ہو چکی تھی اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے یہانتک کہ آپکی وفات ہوگئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے تین برس پہلے سے یہ خدا کی عبادت کیا کرتے تھے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس بات پر بیعت کی تھی کہ خدا کی راہ مین انکو کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خیال نہوگا اور یہ کہ حق بات کہدیا کرینگے گو وہ تلخ ہو۔

ہمین ابراہیم بن محمد اور اسماعیل بن عبید اللہ اور ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے ابو عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن نمیر نے اعمش سے انھون نے عثمان بن عمیر یعنے ابو الیقظان سے انھون نے ابو حرب سے انھون نے ابو الاسود دیلی سے انھون نے عبد اللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے کہ آسمان نے سایہ نہین کیا اور زمین نے (اپنے اوپر) نہین اُٹھایا کسی ایسے شخص کو جو ابوذر سے زیادہ راست گفتار ہو۔ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوذر دنیا مین عیسی بن مریم کے زہد پر چل رہے ہین۔

انسے حضرت عمر بن خطاب اور انکے بیٹے عبد اللہ بن عمر نے اور ابن عباس نے اور بہت صحابہ نے روایت کی ہے پھر بعد وفات حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے یہ ملک شام چلے گئے تھے اور برابر وہین رہے یہانتک کہ حضرت عثمان خلیفہ ہوے تو انھون نے حضرت معاویہ کی شکایت پر انکو بلا لیا اور انکو ربذہ مین رہنے کو جگہ دی (چنانچہ یہ وہین رہنے لگے) یہانتک کہ وہین انکی وفات ہوگئی۔ ہمین ابو بکر محمد بن عبد الوہاب بن عبد اللہ بن علی انصاری نے جو ابن شیرجی کے نام سے مشہور ہین اور کئی لوگون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابو القاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن حسن شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شریف ابو القاسم علی بن ابراہیم بن عباس بن حسن بن حسین یعنے ابو الحسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عبد اللہ محمد بن علی بن یحیی بن سلوان مازنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم فضل بن جعفر تمیمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر یعنے عبد الرحمن بن قاسم بن خرج بن عبد الواحد ہاشمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو مسہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سعید بن عبد العزیز نے ربیعہ بن یزید سے انھون نے ابو ادریس خولانی سے انھون نے ابوذر سے روایت کر کے خبر دی وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ حضرت جبریل علیہ السّلام سے اور وہ اللہ تبارک و تعالی سے روایت کرتے تھے کہ اُسنے فرمایا اے میرے بندو مینے ظلم کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے اور اسکو تمھارے لیے بھی حرام کر دیا ہے پس اے میرے بندو باہم ایک دوسرے پر ظلم نکرو تم رات دن خطا کرتے رہتے ہو اور مین ہی ہون جو خطاؤن کو بخشتا ہون اور کچھ پروا نہین کرتا پس تم مجھسے بخشش طلب کرو مین تمھاری خطائین بخشدونگا اے میرے بندو تم سب

بھوکے ہو سوا اُسکے جسکو مین کھلاؤن پس تم مجھسے کھانا طلب کرو مین تمھین کھلاؤنگا۔ اے میرے بندو تم سب ننگے ہو سوا
اسکے جسے مین پہناؤن پس تم مجھسے کپڑا طلب کرو مین تمھین کپڑا دونگا۔ اے میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور
انس اور جن سب ایک بہت بڑے بدکار شخص کے مثل ہو جائین تو یہ بات میری بادشاہت مین کچھ بھی نقصان پیدا نکریگی
اے میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور انس وجن ایک بہت بڑے متقی شخص کے مثل ہو جائین تو یہ بات میری
بادشاہت مین کچھ بھی زیادتی نہ پیدا کریگی۔ اے میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور انس اور جن سب ایک مقام
مین جمع ہو کر مجھسے مانگین اور مین ہر ایک جو وہ مانگے دیدون تو یہ بات میری سلطنت مین کچھ بھی کمی نہ پیدا کریگی مگر اسقدر جسقدر
کہ دریا مین سوئی کے ایکمرتبہ ڈبونے سے دریا کا پانی کم ہوجاتا ہے اے میرے بندو یہ تمھارے اعمال ہین جنکی مین تمھین پاداش
دیتا ہون پس اگر کوئی شخص بھلائی پائے تو اُسے چاہیے کہ اللہ کا شکر کرے اور جو شخص اسکے خلاف پائے اُسے چاہیے کہ
کہ اپنے ہی آپکو ملامت کرے۔ ہمین ابو محمد حسن بن ابو القاسم یعنی علی بن حسن نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے
والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو سہل یعنے محمد بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الفضل رازی نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد
ابن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عفان بن مسلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین وُہیب نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمین عبد اللہ بن عثمان بن خُثیم نے مجاہد سے انھون نے ابراہیم بن اشتر سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے
حضرت ابوذر کی بی بی سے روایت کرکے خبر دی کہ جب حضرت ابوذر کی وفات کا وقت آیا اور وہ ربذہ مین تھے تو انکی بی بی
رونے لگین حضرت ابوذر نے پوچھا کہ تم کیون رو رہی ہو انھون نے کہا مین اسلیے روتی ہون کہ مجھے تمھارے لیے
کفن کی ضرورت ہوگی حالانکہ میرے پاس کوئی ایسا کپڑا نہین ہے جو تمھارے کفن کے لیے کافی ہو جائے حضرت ابوذر نے
کہا تم نہ رؤو مینے رسولخدا صلعم سے سنا ہے اسکو مین تمسے بیان کرتا ہون ایکدن مین چند لوگون کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت مین تھا آپنے فرمایا کہ ایک شخص تم مین سے ایک ویران زمین مین مریگا اُسکی تجہیز و تکفین مین مومنین کی ایک
جماعت شریک ہوگی پس میرے ہمراہ جتنے لوگ اُس مجلس مین تھے سب آبادی مین اور بستی مین مرے سوا میرے
کوئی باقی نہین رہا اور مین ویرانہ ہی مین مر رہا ہون پس تم راستے مین جاکر انتظار کرو تم یقیناً وہ بات دیکھ لوگی جو مین
تمسے کہہ رہا ہون اور مین واللہ جھوٹ نہین بولتا اور نہ مجھسے جھوٹ بیان کیا گیا ہے وہ کہنے لگین کہ یہ کس طرح ہوگا
اب تو حجاج کا قافلہ بھی نکل گیا حضرت ابوذر نے کہا تم راستے مین جاکر انتظار کرنا چنانچہ وہ راستے مین کھڑی ہوئین
وہ اسی حال مین تھین کہ یکایک کچھ لوگون کو انھون نے دیکھا کہ وہ اپنی سواریان دوڑاتے ہوے آرہے ہین گویا کہ

لووزخم (ایک تیز پرواز پرند) پس وہ لوگ سامنے آئے اور انکے پاس کھڑے ہو گئے اور کہا کہ تمھارا کیا حال ہے انھون نے کہا کہ ایک مرد مسلمان (کا انتقال ہو رہا ہی) تم اُسے کفن دو گے اور اسکا اجر حاصل کرو گے اُن لوگون نے پوچھا کہ وہ کون ہے انھون نے کہا ابوذر تو ان لوگون نے کہا کہ ہمارے ماں باپ اُنپر فدا ہو جائین بعد اسکے انھون نے اپنے اونٹون کو کوڑے مارے تاکہ جلد حضرت ابوذر کے پاس پہونچ جائین۔ چنانچہ جب یہ حضرت ابوذر کے پاس پہونچے تو انھون نے کہا کہ تم خوش ہو جاؤ تمھین وہ لوگ ہو تمھارے ہی حق مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا بعد اسکے انھون نے کہا کہ اسوقت مین یہان ہون جہان تم دیکھ رہے ہو اگر میرے پاس کوئی ایسا کپڑا ہوتا جو میرے کفن کے لیے کفایت کرتا تو مجھے اُسی مین کفن دیا جاتا پس اب مین تمھین اللہ کی قسم دلاتا ہون کہ مجھے وہ شخص کفن نہ دے جو امیر ہو یا عریف رہا ہو یا قاصد رہا ہو اتفاق سے جسقدر لوگ تھے سب مین کوئی نہ کوئی بات موجود تھی سوا ایک انصاری کے جو انھین لوگون کے ہمراہ تھا اُسنے کہا مین اس کام کے قابل ہون دو کپڑے میرے پاس ہین جو میری ماں کی کاتی ہوئی روئی سے (بنے ہوے) ہین ان دونون مین سے ایک کپڑا یہ میرے جسم پر ہے حضرت ابوذر نے کہا ہان تو ہی میرا رفیق ہے تو مجھے کفن دے۔

حضرت ابوذر کی وفات ۳۲ھ مین ہوئی انکے جنازے کی نماز عبداللہ بن مسعود نے پڑھائی وہ بھی انھین لوگون مین تھے جو انکی وفات کے وقت پہونچ گئے تھے وہ لوگ حضرت ابوذر کے اہل و عیال کو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ لے گئے حضرت عثمان نے انکی صاحبزادی کو اپنے بچون کے ساتھ رکھ لیا اور کہا کہ اللہ ابوذر پر رحم کرے۔ حضرت ابوذر گندمی رنگ کے دراز قامت تھے سر کے بال اور ڈاڑھی کے بال سپید تھے ہم انکے باقی حالات انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب مین لکھینگے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جندب (رضی اللہ عنہ)

ابن حیان کنیت انکی ابورمثہ ہے۔ تمیمی ہین بنی امرءالقیس بن زید بن مناہ بن تمیم سے انکے نام مین اختلاف ہے۔ برقی نے انکا نام یہی بتایا ہے اور ابوعبداللہ ابن مندہ نے رفاعہ کے نام مین انکا ذکر لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے اسیطرح مختصر لکھا ہے

(سیدنا) جندب (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر بن حارث بن کثیر بن جشم بن سبیع بن مالک بن ذہل بن مازن بن ذبیان بن ثعلبہ بن دول بن سعد مناة ابن غامد ازدی غامدی۔ جنگ صفین کے پیادون مین حضرت علی کے ساتھ تھے اسی جنگ صفین مین شہید ہوئے ابوعمر نے لکھا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہین کہ جس شخص نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے سامنے جادوگر کو قتل کیا تھا

۱؎ انکے مزاج مین احتیاط بہت تھی لہذا مفید لکائی امیر اور عریف اور قاصد اکثر اپنے منصبی فرائض کو پورا نہین کر سکتے۔

وہ جندب بن زہیر ہین یہ زبیر بن بکار کا قول ہے اور بعض لوگ کہتے ہین وہ جندب بن کعب تھے یہی صحیح ہے اور انھون نے کہا ہے کہ جندب بن زہیر کے صحابی ہونے مین اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہین یہ صحابی ہین اور بعض لوگ کہتے ہین یہ صحابی نہین ہین اور انکی حدیث مرسل ہے اور انھون نے انکی حدیث مین سری بن اسمٰعیل کی وجہ سے کلام کیا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بغوی نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ازدی ہین۔ اور کلبی نے ابوصالح سے انھون نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جندب بن زہیر جب نماز پڑھتے تھے یا روزہ رکھتے تھے یا صدقہ دیتے تھے اور انکی تعریف کی جاتی تھی تو وہ خوش ہوتے تھے اور لوگون کے کہنے سے وہ ان باتون کو زیادہ کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ نے اس بارے مین یہ آیت نازل فرمائی فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا[۵۱]۔ یہ اُن لوگون مین تھے جنھین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کوفے سے شام بھیجا تھا (قبیلۂ) ازد مین چار جندب تھے جندب الخیر ابن عبداللہ اور جندب بن کعب جادوگر کے قاتل اور جندب بن عفیف اور جندب بن زہیر انھین مین سے ایک یہ بھی ہین۔ یہ جندب حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے (انکا تذکرہ مستقل نہین لکھا بلکہ) انکے کچھ حالات جندب بن کعب کے تذکرہ مین لکھے ہین۔

(سیدنا) جندب (رضی اللہ عنہ)

ابن ضمرہ لیثی۔ یہ وہی شخص ہین جنکے حق مین اللہ تعالیٰ کا یہ قول نازل ہوا ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ الآیہ[۵۲]۔ علماء نے انکے نام مین اختلاف کیا ہے طاؤس نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ بنی لیث مین سے ایک شخص جنکا نام جندب ابن ضمرہ تھا بہت مالدار تھے اور انکے چار بیٹے تھے انھون نے ایک مرتبہ کہا کہ اے اللہ مین اپنی جان سے تیرے رسول کی مدد کرتا ہون اور اب مین مشرکون کی جماعت کو چھوڑکر دارالہجرت کی طرف جاتا ہون اور نبی صلی اللہ علیہ کے پاس رہونگا اور مہاجرین وانصار کی جماعت بڑھاؤنگا چنانچہ انھون نے اپنے بیٹون سے کہا کہ مجھے دارالہجرت (یعنے مدینہ منورہ) کی طرف لے چلو تاکہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہون پس ان لوگون نے انکو سوار کیا (اور لے چلے) جب (مقام) تنعیم مین پہونچے تو مرگئے لہذا اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ الآیہ حماد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے انھون نے یزید بن عبداللہ بن قسیط سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ اور حجاج بن منہال نے بھی محمد بن اسحاق سے انھون نے یزید بن قسیط سے ایسا ہی روایت کیا ہے اور انھون نے یہ بھی روایت کیا ہے کہ انکا نام جندع بن ضمرہ ہے۔ ابن اسحاق کے اکثر شاگردون نے

---

[۵۱] ترجمہ پس جو کوئی اپنے پروردگار سے ملنے کا یقین رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت مین کسیکو شریک نکرے بغرض ظاہر کوئی نیک کام کرنا ریا ہے اور ریا ایک قسم کا شرک ہے ۱۲ [۵۲] ترجمہ اور جو کوئی اپنے گھر سے خدا و رسول کیطرف ہجرت کے ارادہ سے نکلے پھر وہ (اثناے راہ مین قبل دارالہجرت مین پہونچنے کے)

انکی موافقت کی ہے اور عکرمہ نے ابن عباس سے (انکا نام) ضمرہ بن ابی العیص روایت کیا ہے اور عبدالغنی بن سعید نے کہا ہے کہ انکا نام ضمرہ ہے - اور ابو صالح نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ انکا نام جندع بن ضمرہ ہے اور بعض لوگ (انکا نام) ضمضم بن عمرو خزاعی بتاتے ہین - اس اختلاف کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا نام جندب بن ضمرہ جندعی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا تو انھون نے کہا کہ یا اللہ مین بہت ہی معذور و مجبور ہون مگر (اب تیرے حکم کے سامنے) کوئی معذوری اور مجبوری نہین ہے بعد اسکے وہ چل دیے حالانکہ بہت ہی بڈھے تھے راستے ہی مین مر گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے کہا کہ (افسوس) وہ ہجرت سے پہلے ہی مر گئے اب ہم نہین جانتے کہ وہ (مرتبہ) ولایت[2] پر ہین یا نہین اسپر یہ آیت نازل ہوئی ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ انھون نے کچھ بھی اختلاف نقل نہین کیا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) جندب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن سفیان بجلی علقی - علقہ بفتح عین ولام ایک شاخ ہے قبیلۂ بجیلہ کی یہ علقہ بیٹے ہین عبقر بن انمار بن اراش ابن عمرو بن غوث کے جو بھائی ہین ازد بن غوث کے یہ صحابی ہین مگر قدماے صحابہ مین نہین ہین کنیت انکی ابو عبداللہ ہے کوفہ مین رہتے تھے پھر بصرہ چلے گئے تھے مصعب بن زبیر کے ہمراہ کوفہ گئے تھے انسے اہل بصرہ مین سے حسن (بصری) اور محمد بن سیرین اور انس بن سیرین اور ابو السوار عدوی اور بکر بن عبداللہ نے اور یونس بن جبیر باہلی نے اور صفوان بن محرز نے اور ابو عمران جونی نے روایت کی ہے اور اہل کوفہ مین سے عبدالملک بن عمیر نے اور اسود بن قیس نے اور سلمہ ابن کہیل نے روایت کی ہے اور خود انھون نے ابی بن کعب سے اور حذیفہ سے روایت کی ہے - انسے حسن (بصری) نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کی نماز پڑھ لیتا ہے وہ اللہ عزوجل کی پناہ مین ہو جاتا ہے پس خیال رکھو کہ اللہ تمسے اپنے حق کے متعلق مطالبہ نکرے - ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکو لوگ جندب الخیر کہتے ہین - اور ابن کلبی نے ذکر کیا ہے کہ جندب الخیر وہ جندب ہین جو عبداللہ بن اخرم ازدی غامدی کے بیٹے ہین - ہمین ابو الفضل عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن احمد بن حسین مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم علی بن محسن تنوخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین یعنے عبیداللہ بن ابراہیم بن جعفر بن بیان زینبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن ابی عوف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن حسن بن خراش نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن عاصم نے بیان کیا

---

[1] ترجمہ کیا خدا کی زمین وسیع نتھی کہ تم اسمین ہجرت کر جاتے ۱۲ [2] ولایت کے معنی دوستی و نزدیکی - یہان مراد خدا کی دوستی اور اسکا تقرب ہے چونکہ مسلمان بالاجماع باوجود قدرت کے ہجرت نکرے اور خدا کے دشمنون کے شہر مین رہے وہ خدا کا دوست نہین ہوتا لہذا انکو یہ شبہہ ہوا ۱۲

وہ کہتے تھے ہمسے معمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے کہ خالد اشج جو صفوان بن محرز کے بھتیجے تھے صفوان بن محرز سے نقل کرتے تھے کہ انھون نے بیان کیا کہ جندب بن عبد اللہ بجلی نے عسعس بن سلامہ کے پاس فتنۂ ابن زبیر کے زمانے مین کہلا بھیجا کہ تم اپنے بھائی بندون کو میرے لیے جمع کر دو تاکہ مین انسے کچھ بیان کرون چنانچہ عسعس نے ایک آدمی بھیجکر سب کو جمع کر لیا جب وہ جمع ہوگئے تو جندب آئے ایک بارانی پہنے ہوے تھے اُس بارانی کو سر سے ہٹا کر کہنے لگے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کا ایک لشکر مشرکون کی طرف بھیجا تو جب وہ باہم مقابل ہوے تو مشرکون مین ایک شخص تھا کہ جب وہ کسی مسلمان پر حملہ کرنیکا ارادہ کرتا اور حملہ کرتا تو اُسے قتل کر دیتا ایک مسلمان نے اُسکی غفلت کا موقع تلاش کیا وہ کہتے تھے کہ ہمسے یہ بیان کیا گیا ہو کہ وہ اُسامہ بن زید تھے چنانچہ انھون نے (اُسکو غافل پاکر) اُسپر تلوار اُٹھائی اُسنے (اپنے بچاؤ کے لیے) کہا لا الٰہ الا اللہ مگر انھون نے (اُسکے کہنے پر کچھ التفات نہ کیا اور) اُسکو قتل کر دیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خوشخبری آئی آپنے سب کیفیت پوچھی اور اُسنے آپ سے بیان کی یہانتک کہ اُس شخص کا حال بھی بیان کیا حضرت نے اُسامہ کو بُلایا اور اُنسے پوچھا کہ تمنے اِس شخص کو کیون قتل کیا انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اِس شخص نے مسلمانون مین سخت آفت برپا کر رکھی تھی فلان فلان مسلمانون کو اسنے قتل کیا تھا اور انھون نے بہت سے لوگون کے نام حضرت کو بتائے اور کہا کہ جب مینے اُسپر تلوار اُٹھائی تو اُسنے تلوار کو دیکھکے لا الٰہ الا اللہ کہدیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمنے اُسے قتل کر دیا انھون نے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا پھر تم لا الٰہ الا اللہ کا کیا جواب دوگے جب وہ قیامت کے دن (مُشکل ہوکر) آئیگا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہی فرماتے تھے کہ تم لا الٰہ الا اللہ کا کیا جواب دوگے جب وہ قیامت کے دن آئیگا یہ حدیث بیان کرکے جندب نے ہمسے کہا کہ دیکھو ایک فتنہ[له] تمھارے اوپر آیا ہو جو اس فتنے مین پڑیگا ہلاک ہو جائیگا عسعس کہتے ہین کہ ہم لوگون نے کہا کہ اللہ آپکو خوشحال رکھے آپ ہمین کیا حکم دیتے ہین اگر وہ فتنہ ہمارے شہر مین آجائے (تو ہم کیا کرین) جندب نے کہا تو تم اپنے گھرون مین گھس جاؤ ہم لوگون نے کہا کہ اگر فتنہ ہمارے گھرون مین آجائے (تو ہم کیا کرین) جندب نے کہا تو تم اپنی کوٹھریون مین گھس جاؤ ہم لوگون نے کہا اگر فتنہ ہماری کوٹھریون مین آجائے (تو ہم کیا کرین) جندب نے کہا تو تم اپنے چھپنے کے مقامات مین گھس جاؤ ہم لوگون نے کہا اگر وہ فتنہ ہمارے چھپنے کے مقامات مین بھی آجائے (تو ہم کیا کرین) جندب نے کہا تو خدا کے بندۂ مقتول بنو بندۂ قاتل نہ بنو۔ الکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

له حضرت عبد اللہ بن زبیر سے اور یزید والون سے جنگ ہو رہی تھی چونکہ دونون طرف مسلمان تھے اسلیے اس لڑائی کو فتنہ کہا اور اُس سے بچنے کی تاکید کی اور اسی فتنہ سے بچانے کے لیے اوپر والی حدیث بیان کی ۱۲

(سیدنا) جندب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حممہ دوسی۔ بنی عبد شمس کے حلیف ہین عروہ بن زبیر نے اور ابن شہاب نے کہا ہو کہ وہ مقام اجنادین مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جندب (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن عبداللہ بن غنم بن جزء بن عامر بن مالک بن ذہل بن ثعلبہ بن ظبیان بن غامد ازدی ثم الغامدی انکے نسب مین اسکے علاوہ اور بھی بیان کیا گیا ہو قبیلۂ ازد کے جندبون مین سے ایک یہ بھی ہین اکثر (ائمۂ فن) کے نزدیک جادوگر کو انھین نے قتل کیا تھا جو لوگ اسکے قائل ہین انمین کلبی اور بخاری بھی ہین۔ انسے حسن (بصری) نے روایت کی ہو۔ ہمین ابراہیم ابن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے محمد بن عیسی (ترمذی) سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا ہمین احمد بن منیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو معاویہ نے اسماعیل بن مسلم سے انھون نے حسن سے انھون نے جندب سے روایت کر کے خبر دی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جادوگر کی سزا یہ ہو کہ اُسے تلوار سے قتل کیا جاے۔ اِس حدیث کے مرفوع ہونے مین اختلاف ہو بعض نے تو اسکو اسی سند سے مرفوع کیا ہو اور بعض نے اسکو جندب پر موقوف کہا ہو۔ انھون نے جو جادوگر کو قتل کیا اُسکا سبب یہ تھا کہ ولید بن عقبہ بن ابی معیط جب کوفہ کے امیر تھے تو اُنکے پاس ایک جادوگر آیا اور ولید کے سامنے شعبدے کرنے لگا اُسنے ولید کو یہ دکھایا کہ وہ ایک شخص کو قتل کرتا ہو پھر اُسے زندہ کر دیتا ہو اور اونٹنی کے منھ مین (کوئی چیز) ڈالتا ہو اور اسکی شرمگاہ سے (اسکو) نکال لیتا ہے پس ایک تلوار صیقل کی ہوئی اُٹھائی اور اُسے لے کے جادوگر کے پاس آئے اور ایک ہی وار مین اُسے قتل کر دیا پھر اُس سے کہا کہ اب تو اپنے آپ کو زندہ کر لے اور انھون نے یہ آیت پڑھی اَتَاتُون السحر وانتم تبصرون[۱] پس یہ (گرفتار کر لیے گئے اور) ولید کے سامنے پیش کیے گئے انھون نے (ولید سے) کہا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا ہو کہ ساحر کی سزا یہ ہو کہ اُسے تلوار مار دی جاے مگر ولید نے (کچھ نہ سنا اور) انھین قید کر دیا پھر جب دار وغہ قید خانہ نے انکے نماز اور روزے کی حالت دیکھی تو اُسنے انکو رہا کر دیا ولید نے داروغہ کو گرفتار کر لیا اور اُسے قتل کر دیا اور بعض لوگ کہتے ہین (قتل نہین کیا) بلکہ قید کر دیا تھا پھر حضرت عثمانؓ کا خط ولید کے نام اسکے چھوڑ دینے کے متعلق آیا اور بعض لوگ کہتے ہین (یہ نہین ہوا) بلکہ ولید نے جندب کو قید کیا تو اُنکے بھتیجے داروغہ قید خانہ کے پاس گئے اور اُسے قتل کر دیا اور جندب کو نکال لیا اور اسی کے متعلق انھون نے یہ اشعار کہے اشعار

[۱] ترجمہ کیا تم دیدہ ودانستہ جادو کرتے ہو ۱۲

انّی مضرب السحار یحبس جندبٌ　　ولیقتل اصحاب النبی الاوائل
فان یک ظنی بابن سلمی و رھطہ　　ھوالحق یطلق جندب ولیقاتل

اور یہ (بعد اسکے) سرزمین روم مین چلے گئے اور وہان مشرکون سے برابر لڑتے رہے یہانتک کہ حضرت معاویہ کی خلافت کے دسوین سال مین وفات پائی۔ (ایک مرتبہ) حضرت ابن عمر سے کسی نے کہا کہ مختار نے ایک کرسی بنوائی ہے اپنے اصحاب اُسپر بیٹھ کے ملاقات کرتا ہے لوگ اُسکے ذریعہ سے پانی برسنے کی اور فتح ملنے کی دعائین مانگتے ہین تو حضرت ابن عمر نے کہا کہ قبیلۂ ازد کا کوئی جندب کیون نہین اُسکی خبر لیتا (قبیلۂ ازد مین جندب نام کے صحابی اتنے تھے) جندب بن زہیر بنی ذبیان سے اور جندب الخیر بن عبداللہ اور جندب بن کعب اور جندب بن عفیف۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **جنادب** (رضی اللہ عنہ)

ابن مکیث بن عمرو بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عدی بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ بن زید جہنی رافع بن مکیث کے بھائی ہین۔ یہ دونون بھائی صحابی ہین۔ آنسے مسلم بن عبداللہ لیثی نے اور ابو سبرہ جہنی نے روایت کی ہے۔ انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (قبیلۂ) جہینہ کے صدقات پر عامل بنایا تھا۔ یہ محمد بن سعد کا قول ہے۔ یہ مدینہ مین رہتے تھے۔ ہمین ابو یاسر ابن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یعقوب نے خبر دی وہ کہتے تھے میرے والد بیان کرتے تھے کہ مجھسے محمد بن اسحاق نے یعقوب بن عتبہ سے انھون نے مسلم بن عبداللہ لیثی سے انھون نے جندب بن مکیث سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب بن عبداللہ کلبی کو جو کلب لیث کے خاندان سے تھے (مقام) کدید کی طرف بھیجا چنانچہ ہم لوگ گئے جب وہان کے لوگ یکجا ہوے اور اپنے اپنے گھرون مین سو رہے تو ہمنے انپر تاخت کی بہتون کو ہمنے قتل کیا اور مویشی ہانک لائے۔ ابو احمد عسکری نے (کہا ہے) کہ یہ جندب بیٹے ہین عبداللہ بن مکیث کے پھر انھون نے خود ہی اسکے خلاف لکھدیا ہے اور رافع بن مکیث کے تذکرہ مین بیان کیا ہے کہ یہ جندب کے بھائی ہین اور انھون نے رافع کے نسب مین عبداللہ کو ذکر نہین کیا پھر یہ جندب کے بھائی کیونکر ہو سکتے ہین جندب کے بیان مین جو کچھ انھون نے لکھا ہے اُسکے موافق یہ جندب بن عبداللہ بن مکیث کے چچا ہونگے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) **جندب** (رضی اللہ عنہ)

ابن ناجیہ۔ یا ناجیہ بن جندب۔ محمد بن معمر نے عبیداللہ بن موسی سے انھون نے موسی بن عبیداللہ سے انھون نے عبیداللہ

لہ ترجمہ کیا جادوگر کے قتل کرنے سے جندب قید ہو سکتے ہین؟ اور کیا نبی کے قدیم صحابہ قتل کیے جا سکتے ہین؟ پس اگر میرا خیال ابن سلمی اور اُسکے گروہ کی طرف صحیح ہے، تو جندب چھوڑ دیے جائینگے اور وہ جہاد کرینگے ۱۲

ابن عمرو اسلمی سے انھون نے ناجیہ بن جندب یا جندب بن ناجیہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے جب ہم (مقام) غمیم مین پہونچے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ قریش نے خالد بن ولید کو چند سوارون کے ساتھ بھیجا ہو تاکہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مقابلہ کرین تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے مقابلہ کو پسند نہ کیا آپ اُن لوگون پر بہت مہربان تھے آپنے فرمایا کہ کوئی ہو جو ہمکو دوسرے راستہ سے لے چلے مینے عرض کیا کہ میرا باپ آپ پر فدا ہو جاے مین (ایسا کرسکتا ہون) چنانچہ مینے سب لوگون کو ایک راستے پر لگا دیا پس ہم برابر چلتے رہے یہانتک کہ (مقام) حدیبیہ مین جا کے اُترے وہان کا چشمہ بالکل خشک تھا حضرت نے اسمین ایک تیر یا دو تیر اپنے ترکش سے ڈالے بعد اسکے اُسمین لعاب دہن ڈالدیا اور دعا کی تو اُسکے چشمے اُبلنے لگے یہانتک کہ مین کہتا ہون کہ پانی اسکا اسقدر قریب آگیا کہ) اگر ہم چاہتے تو اپنے ہاتھون سے چلو بھر لیتے - اِس حدیث کو ابو بکر بن ابی شیبہ نے عبید اللہ سے روایت کیا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ یہ حدیث ناجیہ سے مروی ہو انھون نے (اُنکے نام مین) شک نہین کیا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو - یہ جو انھون نے کہا ہو کہ جب ہم (مقام) غمیم مین پہونچے - یہ واقعہ عمرہ حدیبیہ کا ہو کیونکہ خالد اُسوقت کافر تھے اسکے بعد اسلام لائے ہین -

(سیدنا) جندب (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو ناجیہ انکے (صحابی ہونیکی) سند مین کلام ہو - بعض لوگ کہتے ہین یہ وہی ہین جنکا ذکر پہلے ہو چکا - مجزاۃ بن زاہر اسلمی نے ناجیہ بن جندب سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُسوقت حاضر ہوا جب ہدی[۱] روکی گئی مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ میرے ساتھ ہدی بھیجدیجیے تاکہ حرم مین قربانی کردی جاے آپنے فرمایا کہ تم کس طرح لیجاؤگے مینے عرض کیا کہ مین ایسے جنگلون مین ہو کے جاؤنگا کہ کفار مجھے نہ پاسکین گے وہ کہتے تھے کہ پھر حضرت نے ہدی بھیجدی اور مینے اُسکو حرم مین قربانی کردیا - ابن مندہ نے انکا ذکر ایسا ہی لکھا ہو اور ابو نعیم نے لکھا ہو کہ بعض راویون نے انکا ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ وہی پہلے شخص ہین حالانکہ یہ وہم ہو صحیح یہ ہو کہ انکا نام ناجیہ بن جندب ہو مجزاۃ بن زاہر نے اپنے والد سے انھون نے ناجیہ بن جندب اسلمی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا جبکہ ہدی روکی گئی اور بعد اسکے پوری حدیث بیان کی ہو اور کہا ہو کہ اِس حدیث کو بعض راویون نے روایت کیا ہو اور انسے وہم ہو گیا ہو انھون نے مجزاۃ کی روایت اپنے والد سے ناجیہ تک پہونچائی ہو اور ناجیہ کی روایت انکے والد سے قرار دی ہو پس انھون نے اِسی وہم پر ایک تذکرہ قائم کردیا ہو اور اسمین کسی کا خلاف نہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی جو شخص لے گئے تھے وہ ناجیہ بن جندب ہین اور تمام ثابت قدم راویون کی روایت اسرائیل سے ہو

[۱] ہدی اُس جانور کو کہتے ہین جو قربانی کے لیے حرم بھیجا جاے ۱۲

وہ مجزاۃ سے روایت کرتے ہین وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین وہ ماجیہ سے روایت کرتے ہین انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) جُندُرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خیشنہ بن نغیر بن مُرۃ بن عرنہ بن وائلہ بن فاکہ بن عمرو بن حارث بن مالک بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر کنیت انکی ابو قرصافہ۔ بنی مالک بن النضر سے ہین۔ ابن ماکولا نے انکو لیثی قرار دیا ہے حالانکہ وہ صحیح نہین ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا نسب بیان کیا ہے اور انکے نسب سے حارث اور نضر اور کنانہ کو ساقط کر دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مالک بن نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہین اور نسب مین انکا نام نہین لیا۔ ملک شام کے مقام فلسطین مین سکونت اختیار کر لی تھی۔ انکی بہت سی حدیثین ہین جو اہل شام سے مروی ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور انشاء اللہ کنیت کے باب مین انکا ذکر آئیگا۔

(سیدنا) جندع (رضی اللہ عنہ)

انصاری اوسی۔ حماد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے انھون نے یزید بن قسیط سے روایت کی ہے کہ جندع بن ضمرہ جندعی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ اور ابونعیم نے آدم سے انھون نے حماد سے انھون نے ثابت سے انھون نے عبداللہ بن حارث بن نوفل کے بیٹے سے انھون نے اپنے والد جندع انصاری سے روایت کی ہے کہا انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص عمداً[1] میرے اوپر جھوٹ بولے اُسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین تلاش کر لے۔ اور عطاء بن سائب نے عبداللہ بن حارث سے روایت کی ہے کہ جندع جندعی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا کرتے تھے حضرت انکو اپنے نزدیک بٹھا لیتے تھے اور انپر مہربانی کرتے تھے ابو احمد عسکری نے اپنی سند سے عمارہ بن یزید سے انھون نے عبداللہ بن علاء سے انھون نے زُہری سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مینے سعید بن جناب سے سنا وہ ابو عُنفوانہ مازنی سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا مینے ابو جنیدہ یعنے جندع بن عمرو بن مازن سے سنا وہ کہتے تھے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ جو شخص عمداً میرے اوپر جھوٹ بولے اُسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین تلاش کر لے اور مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اگر نہ سنا ہو تو میرے کان بہرے ہو جائین آپ جب حجۃ الوداع[2] سے لوٹے اور غدیر[3] خم مین پہونچے تو آپ لوگون کے سامنے خطبہ پڑھنے کھڑے ہو گئے اور

---

[1] عمداً جھوٹ بولنے کا مطلب یہ ہے کہ اسے معلوم ہو کہ حضرت نے یہ نہین فرمایا اور پھر آپ کی طرف منسوب کرے ۱۲ [2] حجۃ الوداع وہ حج ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری حج تھا ۱۲ [3] غدیر خم ایک چشمہ کا نام ہے مقام جحفہ سے تین میل ہے ہم حجۃ الوداع کا مختصر حال نہایت جامعیت کے ساتھ علم الفقہ کی پانچوین جلد مین لکھ چکے ہین اسی مقام پر ہمنے اس خطبہ کی مفصل کیفیت مع اسکے مباحث و نتائج کے لکھی ہے شائقین اُس جلد کو دیکھکر تفصیلی حالات معلوم کر لین ۱۲

آپنے علی (مرتضی) کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا من[۵۱] کنت ولیہ فہذا ولیہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ حبیداللہ (راوی) کہتے تھے مینے زہری سے کہا کہ یہ حدیث تم ملک شام مین نہ بیان کرو تم خود اپنے کانون سے سب[۵۲] علی سن رہے ہو زہری نے کہا (بس اسی حدیث پر تم کو ایسا خیال آیا) خدا کی قسم میرے پاس علی کے فضائل اسقدر ہین کہ اگر مین انھین بیان کرون تو بیشک قتل کر دیا جاؤن۔

مین کہتا ہون ابن مندہ نے شروع تذکرہ مین ایسی ہی روایت لکھی ہے تذکرہ لکھا ہے جندع انصاری کا اور حدیث لکھی ہے جندع ابن ضمرہ جندعی کی اور بیشک ابن مندہ کو اسمین اشتباہ ہوگیا ہے کیونکہ جندع بن ضمرہ کا تذکرہ اس تذکرہ کے بعد آئیگا۔

(سیدنا) **جندع** (رضی اللہ عنہ)

ابن ضمرہ۔ حماد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے انھون نے یزید بن عبداللہ بن قسیط سے روایت کی ہے کہ جندب ابن ضمرہ لیثی وہی ہین جنکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ الآیہ حجاج بن منہال نے ابن اسحاق سے انھون نے یزید سے روایت کی ہے کہ (انکا نام) جندع بن ضمرہ (ہے) اور ابن اسحاق کے اکثر شاگردون نے انکی موافقت کی ہے۔ انکا تذکرہ جندب بن ضمرہ کے نام مین اس سے زیادہ ہو چکا ہے۔

(سیدنا) **جندلہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ بن عمرو بن بہدلہ۔ انکی حدیث علامات نبوت کے متعلق ایک عمدہ حدیث ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **جنید** (رضی اللہ عنہ)

ابن سباع جہنی اور بعض لوگ کہتے ہین (ابن) حبیب کنیت انکی ابو جمعہ ہے۔ انکا شمار اہل شام مین ہے لوگون نے انکا ذکر بیان نون کے بعد یائے مثناۃ تحتانیہ کے ساتھ کیا ہے اور انکی حدیث جنبذ نون کے بعد بائے موحدہ کے بیان گذر چکی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **جُنید** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدالرحمن بن عوف بن خالد بن عفیف بن بجید بن رداس بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ۔ یہ اور انکے بھائی حمید اور عمرو بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے آئے تھے۔ یہ ہشام کلبی کا قول ہے۔

---

[۵۱] ترجمہ جسکا مین محبوب ہون علی بھی اُسکے محبوب ہین یا اللہ محبت کر اُس سے جو علی سے محبت کرے اور دشمنی رکھ اُس سے جو علی سے دشمنی رکھے ۱۲ [۵۲] سب کے معنی ہین کہنا

اہل الشام شہادت عثمانؓ کے بعد سے حضرت علی مرتضی کیطرف سے مشکوک ہوگئے تھے پھر جنگ جمل و صفین نے انکے شکوک اور ظنون فاسدہ کو یقین کی سرحد تک پہنچا دیا تھا بشر معاویہ اور معاصرت اور پھر ایسے واقعات کی بھی ہوگی اور ان سب نے مزید بلوائیون کی فتنہ انگیزی نے انکو تحقیقات کا موقع نہ دیا اور شر خدا کیطرف سے وہ بدظن رہے زمانہ بعد مین جب تحقیقات کا حل ہو گئی ہو گیا جاتے ہے ایسی ہی ان قبل از تحقیقات کا حال ہے کہ بعض لوگ حضرت علی مرتضی کی اہانت کیا کرتے تھے مگر تمام ربانی علی مرتضی کے فضائل و مناقب بیان کرتے ایسی حالتین بھی باز نہ آئے تھے ۱۲

باب الجیم والہاء

(سیدنا) جہبل (رضی اللہ عنہ)

ابن سیف۔ بنی جلاح سے ہین۔ یہی ہین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کی خبر لیکر حضر موت گئے تھے اور انھین کی نسبت امرءالقیس بن عابس نے یہ شعر کہا تھا شعر

شمتت[۵۱] البغایا یوم اعلن جہبل — بنعی احمد النبی المھتدی

جہبل اور انکے گھر کے لوگ (قبیلۂ) کلب سے تھے حضر موت مین رہتے تھے۔ ابن کلبی نے انکا ذکر اسیطرح لکھا ہو کہ یہ کلب بن وبرہ کے خاندان سے ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جہجاہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ اور بعض لوگ کہتے ہین ابن سعید بن سعد بن حرام بن غفار غفاری۔ اہل مدینہ مین سے ہین انسے عطاء ابن یسار اور سلیمان بن یسار نے روایت کی ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیعۃ الرضوان مین شریک تھے اور غزوہ مریسیع مین بھی شریک تھے جو قبیلۂ خزاعہ کی شاخ بنی مصطلق کے ساتھ ہوا تھا۔ اُس زمانے مین یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اجیر تھے۔ انکے اور سنان بن فروہ جہنی کے درمیان مین اس غزوہ مین کچھ نزاع ہو گئی تھی تو جہجاہ نے آواز دی کہ اے مہاجرین (دیکھو) اور سنان نے آواز دی کہ اے انصار (دیکھو) اور سنان بنی عوف بن خزرج کے حلیف تھے اور یہی معاملہ عبد اللہ بن ابی سردار منافقین کے اِس قول کا باعث تھا کہ لیخرجن[۵۲] الاعز منہا الاذل۔ انسے عطاء بن یسار نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات آنتون مین کھاتا ہو اور مومن ایک آنت مین۔ اِس حدیث مین انکی حالت کفر و اسلام مراد ہو کیونکہ انھون نے قبل اسلام[۵۳] لانے کے سات بکریون کا دودھ پیا تھا پھر یہ اسلام لائے تو ایک بکری کا دودھ بھی نہ پی سکے۔ یہی ہین جنھون نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے عصا لے لیا تھا اور وہ خطبہ پڑھ رہے تھے پھر انھون نے اُس عصا کو توڑ ڈالا تو انکے گھٹنے مین مرض آکلہ ہو گیا تھا وہ عصا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ انکی وفات حضرت عثمان کی شہادت کے ایک سال بعد ہوئی۔

---

۵۱ ترجمہ نامراد ہو گئے لشکر (اسلام) جب جہبل نے اعلان کیا خبر وفات احمد نبی ہدایت یافتہ کا ۱۲ ۵۲ ترجمہ صاحب عزت ذلیل کو وہان سے نکالدیگا اس منافق نے یہ کہا تھا کہ اگر ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو ہم مین جو صاحب عزت ہین یعنے منافقین ذلیل لوگون یعنے مسلمانون کو مدینہ سے نکالدینگے ۱۲ ۵۳ قبل اسلام لانے کے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہوے تو سات بکریون کے دودھ مین بھی سیر نہوے تھے ۱۲

ہمین اسمعیل بن عبید اللہ اور کئی لوگون نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی عمر نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے عمرو بن دینار سے نقل کر کے خبر دی کہ انھون نے جابر بن عبداللہ کو یہ کہتے ہوے
سنا کہ ہم ایک جہاد مین تھے لوگ کہتے ہین اسکا نام غزوہ بنی المصطلق ہے ایک شخص نے مہاجرین مین سے ایک
انصاری شخص کی نشستگاہ مین طمانچہ مارا تو اس مہاجر نے کہا کہ مہاجرین کی دوہائی ہے انصاری نے کہا انصار کی
دُہائی ہے اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا کہ یہ جاہلیت کی سی گفتگو کیون ہو رہی ہے۔ لوگون نے کہا کہ مہاجرین
مین ایک شخص نے ایک انصاری شخص کی نشستگاہ مین طمانچہ مارا ہے حضرت نے فرمایا اسکا ذکر نہ کرو لغویات ہے اس
خبر کو عبداللہ بن اُبی بن سلول نے سنا اُسنے کہا کیا مہاجرین نے ایسا کیا (اچھا) لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز
منہا الاذل تو حضرت عمر نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے اجازت دیجیے تو مین اس منافق کی گردن ماردون رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانے دو لوگ یہ نہ کہین کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہین اور عمرو بن دینار کے
علاوہ اور راویون نے بیان کیا ہے کہ (جب عبداللہ بن ابی نے یہ نالائق جملہ کہا تو) اُسکے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ نے
(جو کامل الایمان شخص تھے) اُس سے کہا کہ تو (یہان سے) لوٹ کر نہین جا سکتا جب تک کہ اس امر کا اقرار نہ کر لے
کہ تو ذلیل ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باعزت ہین چنانچہ اُسنے اسکا اقرار کر لیا۔ ہمین ابوالفضل منصور بن
ابی الحسن بن ابی عبداللہ فقیہ شافعی طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن
ابی شیبہ نے اور ابو کریب نے بیان کیا یہ دونون کہتے تھے ہمین زید بن حباب نے موسیٰ بن عبیدہ سے انھون نے عبیدہ بن سلمان
قرشی سے انھون نے عطاء بن یسار سے انھون نے جہجاہ غفاری سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت مین کھاتا ہے اور کافر سات آنتون مین کھاتا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جہدمہ (رضی اللہ عنہ)

ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابن شاہین وغیرہ نے انکا ذکر کیا ہے۔ ہمین ابو موسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر
بن حارث نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو احمد عطار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمر بن احمد بن عثمان
یعنے ابو حفص نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن محمد بن شاکر نے
خبر دی نیز ابو حفص کہتے تھے ہمسے محمد بن یعقوب ثقفی نے بھی بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عمار رازی نے
خبر دی یہ دونون (یعنے احمد بن عمار اور جعفر بن محمد) کہتے تھے ہمسے محمد بن صلت نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین منصور

۱؎ اسوقت تک منافق مسلمانون کے ساتھ ملے ہوے تھے ظاہر میں امتیاز کوئی نہ تھا لہٰذا اگر قتل کیے جاتے تو ناواقف لوگ یہی سمجھتے کہ رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں ۱۲

ابن ابی الاسود نے ابوحباب سے انھون نے ایاد بن لقیط سے انھون نے جدمہ سے روایت کرکے خبردی کہ وہ کہتے تھے میننے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز کے لیے باہر تشریف لائے تھے آپکے سر مین مھندی کا رنگ تھا۔ اسکو ایک جماعت نے ایاد سے انھون نے ابورمثہ سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

مین کہتا ھون کہ ابورمثہ تیمی کے نام مین اختلاف ہے ان مختلف اقوال مین مینے یہ قول نہین دیکھا کہ انکا نام جدمہ ہے مگر اوی نسے (بھی) ایاد بن لقیط ہین (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جدمہ انکا نام ہے۔

(سیدنا) جہر (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوعبداللہ۔ انکی حدیث زہری نے عبداللہ بن جہر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مینے (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی (اور تسبیحات وغیرہ ذرا بلند آواز سے کہین) جب آپ نماز سے فارغ ہوے تو فرمایا کہ اے جہر اپنے پروردگار کو سناؤ اور مجھے نہ سناؤ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جہم (رضی اللہ عنہ)

اسلمی۔ اور بعض لوگ انکو سلمی کہتے ہین۔ یہ وہم ہے صحیح نام انکا جاہمہ ہے۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہے حسان بن غالب نے ابولہیعہ سے انھون نے یونس بن یزید سے انھون نے محمد بن اسحاق سے انھون نے محمد بن طلحہ سے انھون نے ابوحنظلہ بن عبداللہ سے انھون نے معاویہ بن جہم اسلمی سے انھون نے اپنے والد جہم سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ مینے خدا کی راہ مین جہاد کرنیکا ارادہ کیا ہے آپنے فرمایا کیا تمھارے والدین مین سے کوئی زندہ ہے مینے عرض کیا کہ ہان میری والدہ زندہ ہین حضرت نے فرمایا تو تم اُنکے قدم کو پکڑ لو (یعنے انکی خدمت کرو) جہم کہتے تھے کہ مینے حضرت سے تین مرتبہ یہی کہا (بالآخر) آپنے فرمایا کہ تیری خرابی ہو اپنی مان کا قدم پکڑ لے وہین جنت ہے۔ ابن جریج نے اسکی مخالفت کی ہے اور انھون نے محمد بن طلحہ سے انھون نے ابوحنظلہ بن عبداللہ سے انھون نے معاویہ بن جہم اسلمی سے انھون نے اپنے والد جہم سے روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ اس بارے مین لوگون نے ابن اسحاق کی مخالفت کی ہے بعض نے تو کہا ہے کہ معاویہ بن جاہمہ سے مروی ہے وہ اپنے والد جاہمہ سے روایت کرتے ہین اور بعض نے کہا ہے کہ ابن معاویہ بن جاہمہ سے روایت ہے کہ انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا انمین سے کسی نے (معاویہ بن) جہم نہین کہا صرف حسان بن غالب نے ابن لہیعہ سے انھون نے یونس بن یزید سے انھون نے ابن اسحاق سے اسکی روایت کی ہے اور انھون نے محمد اور معاویہ کے درمیان مین ابوحنظلہ بن عبداللہ کو داخل کردیا ہے پس ابن جریج کے شاگرد سب اسکے

مخالف ہین کیونکہ ابن جریج کے شاگرد متفق اللسان ابن جریج سے اور وہ محمد بن طلحہ سے وہ اپنے والد یعنے طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمن ابن ابی بکر صدیق سے روایت کرتے ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور تینون نے انکو جاجمہ کے نام مین لکھا ہے اور انکو تلمی قرار دیا ہے نہ اسلمی۔

(سیدنا) جہم (رضی اللہ عنہ)

بلوی۔ انسے انکے بیٹے علی نے یہ روایت کی ہے کہ انھون نے کہا ہم لوگ جمعہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے حضرت نے ہمسے پوچھا کہ تم کون ہو۔ ہمنے عرض کیا کہ ہم عبد مناف کی اولاد سے ہین حضرت نے فرمایا تم عبداللہ کے[1] بیٹے ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جہم (رضی اللہ عنہ)

ابن قثم۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد عبدالقیس کے ہمراہ زارع کے ساتھ آئے تھے بشرطیکہ صحیح ہو مطر بن عبدالرحمن نے عبدالقیس کی ایک عورت سے جسکا نام اُم ابان بنت زارع تھا اور انھون نے اپنے دادا زارع سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اپنے ایک چچازاد بھائی کے ہمراہ حاضر ہوے تھے۔ اس حدیث کو بکار بن قتیبہ نے موسی بن اسمعیل سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور انکے چچا کے بیٹے کا نام جہم ابن قثم ہے۔ یہ جہم وہی شخص ہین جنکا ذکر حدیث عبدالقیس مین ہے جب انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ اشیا کی بابت پوچھا اور آپنے اُنھین اُنکے پینے سے منع فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ (دیکھو نشہ کی حالت مین تمسے خلاف عقل حرکات صادر ہوتے ہین) یہانتک کہ کوئی تم مین سے اپنے چچا کے بیٹے کو تلوار مار دیتا ہے اور اُن لوگون مین ایک شخص تھا جو اسی وجہ سے زخمی ہو گیا تھا۔ ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے کہ یہ جہم بیٹے ہین قثم کے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جہم (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ انکا تذکرہ ابو ہند داری کی حدیث مین ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) جہم (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عبد بن شرحبیل بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار قریشی عبدری۔ کنیت انکی ابو خزیمہ انھون نے سرزمین حبش کی طرف اپنی بی بی ام حرملہ بنت عبد بن اسود خزاعیہ کے ہمراہ ہجرت کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین (انکی بی بی کا نام) حریلہ بنت عبدالاسود تھا انکی بی بی کا انتقال وہین حبش مین ہو گیا تھا۔ انکے ہمراہ انکے دونون بیٹون عمرو اور خزیمہ

[1] یعنے تم میرے حقیقی بھائی کے مثل ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی عبد مناف کی اولاد سے تھے ۱۲

نے بھی ہجرت کی تھی۔ بعض لوگ انکو جہیم بن قیس کہتے ہین۔ یہ جہم وہ نہین ہین جنکا ذکر اوپر ہوا یہ ابو عمر کا قول ہو ہشام کلبی نے اور زبیر نے انکا ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ (انکا نام) جہم (ہو) بغیر یا کے اور ان دونون نے کہا ہو کہ یہ سرزمین حبش کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔

(سیدنا) جہیم (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ انسے ذو الکلاع نے روایت کی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ حسن اور حسین جوانان جنت کے سردار ہین۔ اس حدیث مین ایک طویل قصہ ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ مین انکو بلوی سمجھتا ہون۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) جہیش (رضی اللہ عنہ)

ابن اویس نخعی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے۔ انکی حدیث کی سند مین کلام ہو عبد اللہ بن مبارک نے اوزاعی سے انھون نے یحیی بن ابی کثیر سے انھون نے ابو سلمہ سے انھون نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا جہیش بن اویس نخعی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اپنے چند دوستون کے ہمراہ جو قبیلۂ مذحج کے تھے حاضر ہوے اور انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم قبیلۂ مذحج کے لوگ ہین پھر انھون نے ایک طویل حدیث روایت کی جسمین کچھ شعر بھی ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جہیم (رضی اللہ عنہ)

ابن صلت بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف قریشی مطلبی۔ (غزوۂ) خیبر کے سال اسلام لائے اور انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر (کی غنیمت) سے تیس وسق[1] دیے تھے۔ یہ وہی ہین جنھون نے مقام جحفہ مین ایک خواب دیکھا تھا جبکہ قریش اپنے قافلہ کے بچانے کے لیے بدر کیطرف چلے تھے اور جحفہ مین فروکش ہوے تھے تاکہ پانی بھر لین اُسوقت جہیم کو نیند زیادہ معلوم ہوئی (اور یہ سو رہے) انھون نے خواب مین ایک سوار کو دیکھا کہ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو اور اسکا اونٹ بھی اُسکے ہمراہ ہو وہ لشکر کے سامنے آکے کھڑا ہو گیا اور اُسنے اشراف قریش مین سے چند لوگون کا نام لیکر کہا کہ فلان فلان لوگ مقتول ہو گئے پھر اُسنے اونٹ کی گردن مین نیزہ مارا اور اُسے لشکر کے اندر چھوڑا پس اُس اونٹ کا خون قریش کے ہر خیمہ مین لگا۔ اس روایت کو یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہو۔ اور ابن شاہین نے موسی بن ہیثم سے انھون نے عبد اللہ بن محمد سے انھون محمد بن سعد سے روایت

[1] وسق ایک پیمانہ کا نام ہو ۱۲

کی ہو کہ انھون نے کہا جہیم بیٹے ہین صلت بن مطلب بن عبد مناف کے فتح مکہ کے بعد اسلام لائے مجھے انکی کوئی روایت معلوم نہین انکے اس نسب مین اور انکے اسلام کے وقت مین ابو احمد عسکری نے بھی انکی موافقت کی ہو اور انھون نے بھی انکے نسب سے مخرمہ کو نکالدیا ہو مگر انکا قائم رکھنا صحیح ہو- ابن کلبی نے اور ابن حبیب نے اور زبیر نے اور ابو عمر وغیرہ نے انکا ذکر لکھا ہو- انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو-

(سیدنا) جہیم (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عبد بن شرحبیل- بعض لوگ کہتے ہین انکا نام جہم ہو- انکا ذکر جہم کے بیان مین ہو چکا ہو انھون نے سرزمین حبش کی طرف اپنی بی بی خولہ کے ساتھ ہجرت کی تھی- انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو-

باب الجیم والواو والیاء

(سیدنا) جودان (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا اور بعض لوگ انکو ابن جودان کہتے ہین- کوفہ مین رہتے تھے- انسے اشعث بن عمیر نے اور عباس بن عبد الرحمن نے روایت کی ہو- ابن جریج نے عباس بن عبد الرحمن بن مینا سے انھون نے جودان سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے اسکا (مسلمان) بھائی (اپنی کسی خطا کی) معذرت کرے اور وہ اسکو قبول نکرے تو اسپر ویسا ہی گناہ ہوگا جیسا خطا کر کے عذر نکرنے والے پر ہوگا- اور انسے اشعث بن عمیر نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا عبد القیس کا وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا وہ سب لوگ اسلام لائے اور آپ سے نبیذ[1] کا مسئلہ پوچھا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے ملک کی آب و ہوا بہت ثقیل ہو اسکی اصلاح نبیذ ہی سے ہو سکتی ہو حضرت نے فرمایا (اچھا نبیذ کا استعمال کرو مگر) نقیر مین نہ پیو مجھے یہ خیال ہو کہ اگر تم نقیر مین پیوگے تو (نشہ پیدا ہو جائیگا اور) تم مین سے ایک دوسرے کو تلوار سے مار دیگا اور کوئی اس طرح ماریگا کہ تم مین سے کسی کا پیر قیامت تک لنگ ہو جائیگا تو وہ لوگ ہنسنے لگے حضرت نے پوچھا کہ کیون ہنستے ہو اُن لوگون نے عرض کیا کہ خدا کی قسم ایک مرتبہ ہمنے نقیر مین نبیذ پی تو (نشہ پیدا ہوا اور) ہم مین سے ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوا اور اس شخص کے تلوار ماری گئی اور یہ لنگڑا ہو گیا جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہین- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو-

[1] نبیذ اس پانی کو کہتے ہین جسمین چھوہارے بھگوئے جائین نقیر ایک قسم کا ظرف تھا جسمین شراب استعمال ہوتی تھی اسمین پینے سے نشہ پیدا ہو جانیکا احتمال تھا ۱۲

(سیدنا) جَون (رضی اللہ عنہ)

ابن قتادہ بن اعور بن ساعدہ بن کعب بن عبدشمس بن زید مناہ بن تمیم تمیمی۔ انکا شمار اہل بصرہ مین ہے۔ بعض لوگون کا قول ہے
کہ یہ صحابی ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ انکا صحابی ہونا اور حضرت کے دیدار سے مشرف ہونا ثابت نہین ہوا۔ اسمین
ہشیم سے وہم ہوگیا ہے یحیی بن ایوب نے ہشیم سے انھون نے منصور بن زاذان سے انھون نے حسن سے انھون نے جون بن قتادہ سے روایت
کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم کسی سفر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے (اثناء سفر مین) آپکے بعض صحابہ کا گذر ایک لٹکی ہوئی
مشک پر ہوا اسمین پانی بھرا ہوا تھا انھون نے چاہا کہ (اس سے پانی لیکر) پئیین تو مشک کے مالک نے کہا کہ یہ مردار
کی کھال ہے لہذا وہ (پینے سے) رک گئے یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے انھون نے آپ سے اس کا
ذکر کیا آپنے فرمایا (کچھ حرج نہین) پیو اسلیے کہ دباغت سے مردار کی کھال بھی پاک ہو جاتی ہے۔ ہشیم نے ایسا ہی کہا ہے اور
بہت سے لوگون نے اسکو انسے روایت کیا ہے منجملہ انکے شجاع بن مخلد اور احمد بن منیع ہین اور نیز اس حدیث کو عمرو بن زرارہ
نے اور حسن بن عرفہ نے ہشیم سے انھون نے منصور اور یونس وغیرہما سے انھون نے سلمہ بن محبق سے روایت کیا ہے مگر
انھون نے سند مین جون کو ذکر نہین کیا اور نیز اس حدیث کو قتادہ نے حسن سے انھون نے جون بن قتادہ سے انھون نے
سلمہ بن محبق سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھنے کے بعد کہا ہے کہ یہ حدیث
ہشیم سے مروی ہے وہ منصور سے وہ جون سے راوی ہین بعد اسکے کہا ہے کہ بعض وہمی لوگون نے صحابہ مین انکا ذکر لکھا ہے اور اپنا
وہم ہشیم کی طرف منسوب کر دیا ہے اور یہ بھی کہدیا ہے کہ اس حدیث کو بہت سے لوگون نے ہشیم سے اور انھون نے
منصور اور یونس سے اور انھون نے حسن سے انھون نے سلمہ بن محبق سے روایت کیا ہے اور اس سند مین جون کو ذکر
نہین کیا یہ دوسرا وہم ہے کیونکہ زکریا بن یحیی بن حمویہ نے اس حدیث کو ہشیم سے اسی طرح روایت کیا ہے اور انسے روایت
کرنے والے اسلم بن سہل واسطی ہین جو شہر واسط کے بڑے حفاظ اور علما مین سے ہین پس معلوم ہوگیا کہ یہ وہم
ہشیم سے نہین ہوا کیونکہ انکی روایت اس روایت کے موافق ہے جو قتادہ نے حسن سے انھون نے جون سے انھون نے
سلمہ سے کی ہے واللہ اعلم۔ جون واقعہ جمل مین طلحہ اور زبیر کے ہمراہ شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جویریہ (رضی اللہ عنہ)

عصری۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد عبد القیس کے ہمراہ حاضر ہوے تھے۔ سلمہ بنت سہل غنویہ نے اپنی
دادی جمادہ بنت عبد اللہ سے انھون نے جویریہ عصری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور
مین وفد عبد القیس کے ہمراہ حاضر ہوا تھا ہمارے ہمراہ منذر بھی تھے انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین دو عادتیں

اسی ہین کہ اللہ انکو دوست رکھتا ہے بردباری اور تامل انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جیفر (رضی اللہ عنہ)

ابن جلندی بن مستکبر بن حراز بن عبدالعزی بن معولہ بن عثمان بن عمرو بن غنم بن غالب بن عثمان بن نصر بن زہران ازدی عمانی۔ عمان کے رئیس تھے۔ یہ اور انکے بھائی عبد بن جلندی دونون عمرو بن عاص کے ہاتھ پر اسلام لائے تھے جبکہ انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمان کی طرف بھیجا تھا۔ یہ دونون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر نہین ہوسے اور نہ آپ کو دیکھا۔ انکا اسلام خیبر کے بعد ہوا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

حرف الحاء المہملۃ باب الحاء والالف

(سیدنا) حابس (رضی اللہ عنہ)

ابن دغنہ کلبی۔ انکی ایک حدیث علامات نبوت کے متعلق مروی ہے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور آپکے صحابی ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حابس (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ تمیمی۔ کنیت انکی ابوحیہ۔ یہ حابس اقرع کے والد نہین ہین۔ ہمین ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی وغیرہ نے اپنی سند محمد بن عیسی اسلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمرو بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن کثیر یعنی ابو غسان عنبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن مبارک نے یحیی بن ابی کثیر سے انھون نے حیہ بن حابس سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ الو (کی آواز) مین (نحوست) کچھ بھی نہین ہے اور نظر حق ہے۔ اس حدیث کو اوزاعی نے یحیی سے انھون نے حیاۃ بن حابس سے یا عابس سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے حضرت ابوہریرہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

اور اس حدیث کو شیبان نے یحیی سے انھون نے ابوحیہ سے انھون نے ابوہریرہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور حرب بن شداد نے بھی اس حدیث کو علی بن مبارک کی طرح روایت کیا ہے مگر انھون نے ابوہریرہ کا ذکر نہین کیا نہ حیہ بن حابس کے والد کا ذکر کیا ہے۔ ہمین یحیی بن محمود نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبدالصمد بن عبدالوارث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حرب بن شداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن ابی کثیر نے حیہ بن حابس تمیمی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اُلو (کی آواز) مین کچھ (نحوست) نہین ہی ہان نظر حق ہی اور فال نیک اچھی چیز ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حابس (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ اور بعض لوگ انکو ابن ربیعہ بن منذر بن سعد بن یثربی بن عبد بن قصی بن قران بن ثعلبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن حیان ابن جرم۔ یہ ثعلبہ بیٹے ہین عمرو بن غوث بن طی کے طائی ہین۔ انکا شمار اہل حمص مین ہی۔ ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین مغیرہ کے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حریز بن عثمان رحبی نے خبر دی وہ کہتے تھے مینے عبداللہ بن غابر الہانی سے سنا وہ کہتے تھے کہ حابس بن سعد طائی صبح کے وقت مسجد مین داخل ہوے اور وہان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا حضرت نے لوگون کو دیکھا کہ مسجد کے اگلے حصہ مین نماز پڑھ رہے ہین فرمایا کہ یہ لوگ ریاکار ہین اور فرمایا کہ انھین ڈانٹ دو جو کوئی انکو ڈانٹ دیگا وہ اللہ اور اُسکے رسول کا مطیع ہی چنانچہ لوگ اُنکے پاس گئے اور اُنھین (مسجد سے) نکالدیا حابس کہتے تھے کہ حضرت نے فرمایا صبح کے وقت مسجد کے اگلے حصہ مین فرشتے نماز پڑھتے ہین۔ ابو عمر نے لکھا ہی کہ اہل شام مین یہ یمنی مشہور ہین اور انھون نے کہا ہی کہ مورخین نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایکدفعہ حابس ابن سعد طائی کو بلایا اور فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ تمھین حمص کا قاضی بناؤن تم وہان کیا کروگے انھون نے کہا کہ مین اپنی راے سے اجتہاد کرونگا اور اپنے پاس والون سے مشورہ کر لیا کرونگا حضرت عمر نے فرمایا اچھا جاؤ چنانچہ یہ چلے تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ پھر لوٹ آئے اور کہا کہ یا امیرالمومنین مینے ایک خواب دیکھا ہی مین چاہتا ہون کہ وہ خواب آپسے بیان کرون امیرالمومنین نے فرمایا بیان کرو انھون نے کہا مینے دیکھا کہ گویا آفتاب مشرق سے آرہا ہی اور اُسکے ساتھ فرشتون کی ایک بڑی جماعت ہی اور مغرب سے ماہتاب آرہا ہی اور اُسکے ساتھ ستارون کی ایک بڑی جماعت ہی حضرت عمر نے اُنسے پوچھا کہ تم کس طرف تھے انھون نے جواب دیا کہ مین ماہتاب کی طرف تھا حضرت عمر نے فرمایا کہ تم مٹی ہوئی علامت کے ساتھ تھے نہین۔ خدا کی قسم تم میری طرف سے کبھی کوئی کام نکرنا اور انکو واپس بلالیا پھر یہ صفین مین حضرت معاویہ کے ساتھ ہوے اور قبیلہ طی کا جھنڈا انھین کے ہاتھ مین تھا اُسی دن شہید ہوے۔ عدی بن حاتم کے سُسرالی رشتہ دار ہین یعنے اُنکے بیٹے زید کے ماموں ہین زید نے حابس کے قاتل کو دھوکہ دیکر قتل کر دیا تو اُنکے والد عدی نے قسم کھائی

---

[۱] اس مقام سے اور نیز اور بہت سی احادیث سے راے وقیاس شرعی اور اجماع کا حجت ہونا ثابت ہی ۱۲ [۲] اس خواب مین حضرت علی مرتضی اور حضرت معاویہ کی جنگ کا واقعہ دکھایا گیا ہی حضرت علی مرتضی آفتاب تھے اور حضرت معاویہ ماہتاب ۱۲ [۳] ماہتاب کو مٹی ہوئی علامت اسلیے فرمایا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی فمحونا آیۃ اللیل یعنے رات کی علامت یعنے ماہتاب کو محو فرمادیا ہی ۱۲

کہ میں انکو ادیا سے مقتول کے حوالہ کر دونگا تو یہ حضرت معاویہ کی طرف بھاگ گئے ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا قصہ مورخین کے نزدیک مشہور ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے۔

(سیدنا) حاتم (رضی اللہ عنہ)

خادم نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ حاتم کہتے تھے کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھارہ اشرفی میں مول لیا تھا پھر مجھے آزاد کر دیا میں نے عرض کیا کہ میں آپکے پاس سے نہ جاؤنگا چاہے آپ مجھے آزاد کر دیں چنانچہ چالیس برس حضرت کے پاس رہا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے انکے حدیث کی سند نہایت غریب ہے۔

(سیدنا) حاتم (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی۔ انکی حدیث ابن لہیعہ نے سالم بن غیلان سے انھوں نے سلیمان بن ابی عثمان سے انھوں نے حاتم بن عدی یا عدی بن حاتم حمصی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لوگ ہمیشہ نیکی پر رہینگے جب تک کہ وہ افطار میں جلدی اور سحور کھانے میں تاخیر کرتے رہینگے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حاجب (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن تیم بن امیہ بن خفاف بن بیاضہ۔ انصاری خزرجی بیاضی جناب کے بھائی ہیں۔ ابن شاہین نے اور طبری نے بیان کیا ہے کہ یہ دونوں احد میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حاجب (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید انصاری۔ اشہلی۔ بنی عبد الاشہل سے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی زعورا بن جشم سے ہیں جو قبیلۂ اوس کی ایک شاخ ہے زعورا بھائی ہیں عبد الاشہل کے بعض لوگ کہتے ہیں عبد الاشہل کے یہ حلیف ہیں اور خود قبیلۂ ازد شنوءہ سے ہیں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن ازمع ہمدانی۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ انکی وفات حضرت معاویہ کے آخر زمانے میں ہوئی۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔ ابو موسی نے کہا ہے کہ عبدان نے اور ابن شاہین نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور ابن شاہین نے کہا ہے کہ انھوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا ہے یہ تابعی ہیں حضرت عمر وغیرہ سے انھوں نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن اسد بن عبد العزی بن جعونہ بن عمرو بن قین بن رزاح بن عمرو بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ خزاعی۔ انکا صحابی

ہونا ثابت ہو۔ یہ ابن کلبی کا قول ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن اشیم بن رافع بن امرؤالقیس بن زید بن عبدالاشہل۔ ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انھوں نے عروہ سے اُن لوگون کے نام مین جو انصار کے قبیلۂ اوس کی شاخ بنی عبدالاشہل سے جنگ بدر مین شریک ہوے تھے انکا نسب اسیطرح بیان کیا ہو اور ابو معشر یعنے نجیح مدنی نے کہا ہو کہ انکا نام حارث بن اوس ہو ہم انشاء اللہ تعالی انکا ذکر کرینگے اور ابن اسحاق نے کہا ہو کہ انکا نام حارث بن انس بن رافع ہو ابن کلبی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن اقیش۔ بعض لوگ لیتے ہین (ابن) وقیش یہ دونون ایک ہین۔ یہ قبیلۂ عکل کے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین عوفی ہین یہ دونون بھی ایک ہین کیونکہ عوف بن وائل بن قیس بن عوف بن عبد مناہ بن اد بن طابخہ کی اولاد کو عکل بھی کہتے ہین انکی کھلائی کی طرف منسوب کرکے۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ انصار کے حلیف تھے۔ ہمین ابوالفرج بن ابی الرجا نے اپنی سند سے ابوبکر یعنے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حجاج بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبدالصمد بن عبدالوارث نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے داود بن ابی ہند سے انھون نے عبداللہ بن قیس سے انھون نے حارث بن اقیش سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن دو مسلمان (ماں باپ) کے چار بچے بلوغ سے پہلے مرجائین اُنھین اللہ عزوجل جنت مین داخل فرمائیگا لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اور تین (مرین تو) حضرت نے فرمایا تین (مرین جب بھی وہ جنت مین داخل کیا جائیگا) لوگون نے عرض کیا کہ دو (مرین تو) حضرت نے فرمایا (دو مرین جب بھی وہ جنت مین داخل کیا جائیگا) اس حدیث کو شعبہ نے اور جعفر بن سلیمان نے اور بشر بن مفضل اور ابن عدی وغیرہم نے داؤد سے روایت کیا ہو انکی ایک حدیث یہ بھی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی زہیر کو جو قبیلۂ عکل کی ایک شاخ سی تھے ایک خط لکھا تھا الی آخر الحدیث۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن انس بن رافع بن امرؤالقیس بن زید بن عبدالاشہل انصاری اوسی ثم الاشہلی۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ حارث وہی ہین جنکی کنیت ابوالحیسر ہو۔ یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے اور غزوۂ اُحد مین شہید ہوے ابن اسحاق نے اور کلبی نے بھی انھین کے موافق لکھا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ مگر ابو نعیم نے ان حارث کو مختلف فیہ قرار دیا ہو اور کہا ہو کہ ابن اسحاق

یعنی ابو معشر نے اسکی مخالفت کی ہے اور انھون نے کہا ہے کہ (انکا نام) حارث بن اوس ہے اور عروہ نے کہا ہے کہ حارث بن اشیم یہ ابونعیم کا کلام تھا ابونعیم نے ان تینوں کو ایک کر دیا اور ابن مندہ نے اسکی مخالفت کی ہے اور انھون نے انکو دو قرار دیا ہے ایک حارث بن انس جنکو بعض لوگ ابن اوس بن رافع کہتے ہین اور دوسرے حارث بن اشیم اور ابو عمر نے حارث ابن اوس کو حارث بن انس بن رافع کے علاوہ لکھا ہے مگر انھون نے حارث بن انس بن مالک کے تذکرہ مین لکھا ہے کہ مجھے شبہہ ہوتا ہے کہ یہ وہی حارث ہین جو رافع اشہلی کے بیٹے ہین جیسا کہ ابھی ذکر کیا گیا اور ابن مندہ نے انکے نسب مین بھی اختلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ حارث بن انس بن رافع بن اوس بن حارثہ بنی عبدالاشہل مین سے ہین مگر اسمین کلام ہے کیونکہ یہ سب کے خلاف ہے - انکی کوئی اولاد نہ تھی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن انس بن مالک بن عبید بن کعب - انصاری - موسی بن عقبہ نے اہل بدر مین انکا ذکر کیا ہے اور ابن شہاب سے نقل کیا ہے کہ بنی نبیت کی شاخ بنی عبدالاشہل سے حارث بن انس بن مالک بن عبید بن کعب غزوہ بدر مین شریک تھے - یہ ابونعیم کا قول ہے اور انھون نے کہا ہے کہ ابن اسحاق نے انکو حارث بن انس بن رافع لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ (انکا نام) حارث بن انس ابن مالک بن عبید بن کعب ہے انکا تذکرہ موسی بن عقبہ نے اہل بدر مین کیا ہے - اسمین اعتراض ہے مجھے شبہہ ہوتا ہے کہ یہ اشہلی ہین رافع کے بیٹے یعنے وہی جنکا تذکرہ اس سے پہلے ہو چکا - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابو عمر نے لکھا ہے اور اسپر اس سے پہلے تذکرہ مین بحث ہو چکی ہے واللہ اعلم -

مین کہتا ہون کہ بنی نبیت منسوب ہین نبیت کی طرف نبیت کا نام عمرو بن اوس ہے وہ عبدالاشہل کے دادا تھے کیونکہ عبدالاشہل بیٹے ہین جشم بن خزرج بن نبیت کے -

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس ثقفی - اور بعض لوگ کہتے ہین حارث بن عبداللہ بن اوس ثقفی - محمد بن سعد نے کہا ہے کہ حارث بن اوس ثقفی کا صحابی ہونا ثابت ہے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثین روایت کی ہین اور حارث بن عبداللہ بن اوس ثقفی طائف مین رہتے تھے - عباد بن عوام نے حجاج بن ارطاۃ سے انھون نے عبدالملک بن مغیرہ طائی سے انھون نے عبدالرحمن بیلمانی سے انھون نے عمرو بن اوس سے انھون نے حارث بن اوس سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص حج کرے یا عمرہ کرے تو اسکو آخری طواف کعبہ کرنا چاہیے - اس حدیث کو علی بن عمر بن علی بن محمد مقدمی نے اور عبداللہ بن مبارک نے اور عبدالرحیم بن سلیمان وغیرہم نے حجاج سے

روایت کیا ہو اور کہا ہو کہ (انکا نام) حارث بن عبد اللہ بن اوس (ہے)۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبد الاعلم بن عامر بن زعورا بن جشم بن حارث بن خزرج بن انصاری اوسی زعورا عبد الاشہل کے بھائی ہین۔ یہ حارث احد مین اور تمام غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور جنگ اجنادین مین بعہد خلیفہ دوم بماہ جمادی الاولی سنہ ۱۳ ہجری کو ملک شام مین شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن معاذ بن نعمان بن امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو۔ یہ بیٹے ہین نبیت ابن مالک بن اوس کے۔ انصاری اوسی ثم الاشہلی۔ کنیت انکی ابو اوس یہ بھائی ہین سعد بن معاذ کے غزوۂ بدر مین شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوے۔ جب یہ شہید ہوے تو انکی عمر اٹھائیس برس کی تھی۔ یہ ابو عمر کا قول ہو۔ اور علقمہ بن وقاص نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین غزوۂ خندق مین لوگون کے نشان قدم کو دیکھتی ہوئی چلی ایک مین چلی جارہی تھی کہ مینے اپنے پیچھے سے پیرون کی آہٹ سنی مینے پیچھے پھر کے دیکھا تو سعد بن معاذ تھے پس مین وہین بیٹھ گئی سعد بن معاذ کے ہمراہ انکے بھتیجے حارث بن اوس بھی تھے۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہو کہ حارث جنگ احد کے بعد زندہ تھے اور یہ اُن لوگون مین تھے جو ابن اشرف (یہودی) کے قتل مین شریک تھے۔ ابن اسحاق نے کہا ہو کہ انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے یہ نہیں بیان کیا کہ یہ احد کے دن شہید ہوے انھون نے صرف حضرت عائشہ کی وہ حدیث لکھی ہو جو اوپر مذکور ہوئی۔ واللہ اعلم

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن نعمان نجاری۔ محمد بن مسلمہ کے ہمراہ کعب بن اشرف (یہودی) کے قتل مین شریک تھے ان دونون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے قتل پر مامور فرمایا تھا۔ عروہ بن زبیر نے کہا ہو کہ سعد بن معاذ نے حارث بن اوس بن نعمان کو جو بنی حارثہ کے بھائی تھے محمد بن مسلمہ کے ہمراہ کعب بن اشرف کی طرف بھیجا تھا جب انھون نے ابن اشرف کو مارا تو تلوار کی نوک انکے پیر مین لگ گئی اور انکے ساتھی انکو اُٹھا کے لائے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے جو انکو نجاری لکھا ہو یہ تصحیف ہے کیونکہ بنی نجار خزرج کی شاخ ہو اور کعب بن اشرف کے قتل مین کوئی خزرجی شریک نہ تھا اسکو تو اوس کی ایک جماعت نے قتل کیا ہو۔ بعض لوگون نے انکو حارثی روایت کیا ہو شاید انھون نے انکو نجاری سمجھا یا ابن مندہ اور ابو نعیم نے کسی ایسی کتاب سے جسمین غلطی کاتب سے انکو خزرجی

کھدیا گیا ہو اسکو نقل کیا ہو ہمارے اس خیال کی مزید ایک بات یہ بھی ہو کہ ان دونوں نے عروہ سے نقل کیا ہو کہ سعد
بن معاذ نے حارث بن اوس بن نعمان کو جو بنی حارثہ کے بھائی تھے بھیجا۔ مجھے اسمین شک نہیں ہو کہ ابو نعیم نے
ابن مندہ کی پیروی کی ہو واللہ اعلم۔ حارث بن اوس انصاری کے آخری تذکرہ مین انشاء اللہ تعالیٰ اسکی بحث آئیگی
اگر وہ دونون انکو حارثی نہ کہتے تو میں شک میں کہدیتا کہ یہ حارث بیٹے ہین اوس بن معاذ بن نعمان کے بھتیجے ہین سعد بن معاذ
کے۔ اگرچہ انھون نے انکا حارثی ہونا عروہ بن لہیعہ سے انھون نے ابو الاسود سے انھون نے عروہ سے روایت کیا
ہو اور یہ سند قابل اعتبار نہیں ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن اوسی۔ انصاری۔ یہ بیٹے ہین رافع کے اور بعض لوگ کہتے ہین بیٹے ہین انس بن رافع کے غزوۂ احد مین شہید ہو
یہ عروہ اور موسی بن عقبہ کا قول ہو اور ان لوگوں نے کہا ہو کہ غزوہ احد مین انصار کے قبیلہ بنی نبیت کی شاخ بنی عبد الاشہل سے
حارث بن اوس شہید ہوے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو جو اوپر گذر چکا ہو

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس انصاری۔ غزوۂ بدر مین شریک تھے انکی کوئی روایت معلوم نہین۔ موسی بن عقبہ نے زہری سے روایت
کی ہو کہ غزوۂ بدر مین نبیت کی شاخ بنی عبد الاشہل مین سے حارث بن اوس شریک تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی
مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے حارث بن اوس کے چار تذکرہ لکھے ہین۔ ایک حارث بن اوس بن معاذ جو
سعد بن معاذ کے بھائی ہین۔ دوسرے حارث بن اوس بن نعمان نجاری جو کعب کے قتل مین شریک تھے۔ تیسرے
حارث بن اوس بن رافع انصاری جو غزوۂ احد مین شہید ہوے۔ چوتھے حارث بن اوس جو بنی نبیت کی شاخ بنی عبد الاشہل
سے تھے پس یہ چار تذکرے لکھے ہین۔ بعض علما کہتے ہین کہ یہ سب ایک ہین کیونکہ حارث بن اوس بن معاذ بھتیجے ہین
سعد بن معاذ کے اور وہی بنی عبد الاشہل سے بھی ہین اور عبد الاشہل ایک شاخ ہو بنی نبیت کی جیسا کہ ہم انکے نسب مین
ذکر کر چکے ہین بدر مین بھی یہ شریک تھے اور غزوۂ احد مین شہید ہوے اور بعض لوگوں کا قول ہو کہ غزوۂ خندق تک یہ
موجود تھے اور یہی ہین جنکو انکے چچا سعد بن معاذ نے کعب بن اشرف کے قتل کے لیے بھیجا تھا اور انھین کو حارث بن
اوس بن نعمان بھی کہتے ہین اوس کی اضافت اس نسب مین انکے دادا کی طرف کردی گئی ہو کیونکہ اوس بیٹے ہین معاذ
کے اور وہ بیٹے ہین نعمان کے بھائی ہین سعد بن معاذ کے ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو نجاری قرار دیا ہو حالانکہ یہ صحیح
نہین ہو بنی نجار خزرج اکبر کی شاخ ہو اور یہ قبیلہ اوس کے ہین پھر ابن مندہ اور ابو نعیم نے جس تذکرہ مین انکو نجاری

لکھا ہو اُسی تذکرہ میں انکو حارثی بھی لکھدیا ہو حالانکہ یہ دونوں باتیں متناقض ہیں کیونکہ (حارثی کا مطلب یہ ہو کہ یہ حارثہ کی اولاد سے ہیں اور حارثہ قبیلۂ اوس میں ہیں ثبی ہیں حارث بن خزرج بن عمرو کے جو نبیت بن مالک بن اوس کے نام سے مشہور ہیں اور خزرجی اُسی شخص کو کہتے ہیں جو اوس کے بھائی خزرج اکبر کی طرف منسوب ہو واللہ اعلم اھ۔ ان بعض علما کے قول صحیح ہے (یعنی ان چاروں تذکروں کے ایک ہونے) میں کچھ شبہ نہیں۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہو۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن شاہین سے روایت کیا ہو اور کہا ہو کہ میں انکو حارث بن اوس سمجھتا ہوں جنکا ذکر کتابوں میں ہو واقدی نے انکا یہی نام لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن بدل سعدی۔ بعض لوگ کہتے ہیں یہ حارث بیٹے ہیں سلیمان بن بدل کے۔ انکا شمار اہل شام میں ہو تابعی ہیں انکی حدیث عبیداللہ بن معاذ نے محمد بن عبداللہ سے شعیثی سے انھوں نے حارث سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھا جب آپکے اصحاب کے قدم ہٹ گئے سوا عباس بن عبدالمطلب اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب کے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی مٹی ہماری طرف پھینکی ہم لوگوں کے پیر اُکھڑ گئے اور ہمیں یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام شجر اور حجر ہمارے پیچھے چلے آرہے ہیں۔ بکر بن بکار نے شعیثی سے انھوں نے حارث بن سلیم بن بدل سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا حنین میں ہم مشرکوں کی طرف تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی کنکریاں مشرکوں کی طرف پھینکیں اور فرمایا شاہت الوجوہ[1] پس اللہ تعالیٰ نے انھیں شکست دیدی۔ انکی حدیث کا دارومدار شعیثی پر ہو اور وہ ضعیف ہیں اور باوجود ضعف کے اُنکے بارے میں بہت اختلاف ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن بلال مزنی۔ انکا نسب بلال بن حارث کے بیان میں گذر چکا ہو حالانکہ یہ وہم ہو صحیح بلال بن حارث ہو نعیم بن حماد نے دراوردی سے انھوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے انھوں نے بلال بن حارث بن بلال سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فسخ حج کی حدیث میں اسی طرح روایت کی ہو۔ اسمیں نعیم سے وہم ہوگیا ہو اور اور لوگوں نے دراوردی سے انھوں نے ربیعہ سے انھوں نے حارث بن بلال بن حارث سے انھوں نے اپنے والد سے روایت

---

[1] اس روایت سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ اس وقت مسلمان تھے اور مسلمانوں کے لشکر میں تھے اور اسکے بعد کی روایت سے معلوم ہوتا ہو یہ اُس وقت کافر تھے اور کافروں کے ساتھ تھے یہی صحیح ہو سکتا ہو ترجمہ بگڑ گئے چہرے یہ ایک کلمہ بددعا کا ہو کہ کافروں کے چہرے بگڑ جائیں ۱۲

کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن تبیع رعینی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے گئے تھے اور فتح مصر مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابن یونس نے کیا ہے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے لکھا ہے کہ تبیع بفتح تا۔ فوقانیہ وکسر باے موحدہ ہے اور انھون نے کہا ہے کہ عبدالغنی نے بضم تا و فتح باے موحدہ بیان کیا ہے اور ابو عمر نے بھی عبدالغنی کے مثل بضم تا و فتح با بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن سفیان بن عدی بن عمرو بن امرء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث انصاری خزرجی احد کے دن شہید ہوے۔ ابو عمر نے انکا ذکر اسی طرح لکھا ہے اور ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر اسیطرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ (انکا نام) حارث بن ثابت بن سعید بن عدی بن عمرو بن امرء القیس (ہے) مگر یہ صحیح نہین پہلا ہی قول صحیح ہے انھون نے سفیان کے بدلے سعید کہا ہے حالانکہ سفیان ہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن عبداللہ بن سعد بن عمرو بن قیس بن عمرو بن امرء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث ابن خزرج احد کے دن شہید ہوے۔ ابو موسی نے ابن شاہین سے انکا تذکرہ نقل کیا ہے مگر صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی ہین جنکا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے اور انکے نسب کے ابتدائی نامون مین غلطی ہو گئی ہے کیونکہ پہلے تذکرہ مین انھون نے (انکے پردادا کا نام) سعید لکھا ہے اور اس تذکرہ مین سعد لکھا ہے اور اس تذکرہ مین عبداللہ کو زیادہ کر دیا ہے باقی سب یکسان ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن حماز بن مالک بن ثعلبہ۔ کعب بن حماز کے بھائی ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔ اور امیر ابو نصر نے کہا ہے کہ طبری نے کہا ہے کہ (انکا نام) حارث بن حماز بن مالک بن ثعلبہ بن غسان ہے۔ بنی ساعدہ کے حلیف ہین۔ غزوہ احد مین شریک تھے اور انکے بھائی کعب بن حماز غزوۂ بدر مین شریک تھے۔ انکا پورا نسب انکے بھائی سعد اور کعب کے بیان مین انشاء اللہ تعالی آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث ازدی۔ انکی حدیث محمد بن ابی قیس نے عبدالاعلی بن ہلال سے انھون نے حارث سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ جب کھانا کھاتے تھے یا پانی پیتے تھے تو فرماتے تھے کہ

اللھم لک الحمد اطعمت وسقیت واشبعت وارویت فلک الحمد غیر مکفور ولا مودع ولا مستغنی عنک [1] انکا تذکرہ ابو عمر نے استیعاب مختصر لکھا ہے

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث اشعری۔ کنیت انکی ابو مالک۔ یہ کنیت انکی صرف ابو نعیم نے بیان کی ہے۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہے۔ انکا شمار اہل شام مین ہے۔ انسے ربیعہ جرشی نے اور عبد الرحمن بن غنم اشعری نے اور ابو سلام یعنے مطور حبشی نے اور شریح بن عبید حضرمی نے اور شہر بن حوشب وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمین ابو المکارم بن منصور بن مکارم بن احمد بن سعد مودب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی نصر بن احمد بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنی علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر یعنی ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنے علی بن عبید اللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو جابر یعنے زید بن عبد العزیز بن حبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبد اللہ بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے معافا بن عمران نے موسی بن خلف سے انھون نے یحیی بن ابی کثیر سے انھون نے زید بن سلام سے روایت کرکے بیان کیا انکے دادا ممطور نے انسے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے حارث اشعری نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے یحیی بن زکریا (پیغمبر) علیہما السلام کو پانچ چیزون کی نسبت حکم دیا کہ تم خود بھی انپر عمل کرو اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دو کہ انپر عمل کرین۔ یحیی بن زکریا علیہما السلام سے اس حکم کی تعمیل مین کچھ دیر ہونے لگی یا ہو گئی تو انسے عیسی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اللہ عزوجل نے تمھین پانچ چیزون کا حکم دیا تھا کہ تم بھی انپر عمل کرو اور بنی اسرایل کو بھی حکم دو کہ انپر عمل کرین پس یا تو تم بنی اسرائیل کو انکا حکم دیدو نہین تو (مجھسے کہو) مین انھین حکم دیدون یحیی علیہ السلام نے کہا کہ اگر تم اس کام مین مجھسے سبقت کروگے تو (خدا مجھسے ناخوش ہو جائیگا اور) مجھے خوف ہے کہ مین زمین مین دھسا دیا جاؤنگا حضرت فرماتے تھے کہ پھر یحیی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس مین جمع کیا یہانتک کہ بیت المقدس بھر گیا اور لوگ ٹیلون پر بیٹھے پس یحیی علیہ السلام نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا کہ اللہ تعالے نے مجھے پانچ چیزون کی نسبت حکم دیا ہے کہ مین بھی انپر عمل کرون اور تمکو بھی انپر عمل کرنیکا حکم دون۔ پہلی بات انمین سے یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نکرو کیونکہ جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اسکی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے ایک غلام کو خاص اپنے مال سونے یا چاندی کے عوض مین مول لیا اور (اس غلام کو اپنے گھر لایا اور اس سے) کہدیا کہ دیکھ یہ میرا گھر ہے اور یہ میرے کام ہین لہذا تو ان کامون کو کرکے (انکا نفع) مجھ تک پہونچا دیا کر چنانچہ وہ غلام کام کرنے لگا مگر (نفع اسکا) اپنے مالک کے علاوہ اور کسی کو پہونچانے لگا پس (اب بتاؤ) تم مین سے کون شخص اس

[1] ترجمہ اے اللہ تیرا شکر ہے تو نے (ہمین) کھلایا پلایا اور سیر کر دیا اور ... ہے کو جلد ہی تیرا شکر ... نہین جا سکتا اور نہ ترک کیا جا سکتا ہے اور نہ تجھسے بے پروائی ہو

بات کو پسند کرتا ہو کہ اُسکا غلام ایسا ہو۔ اور بیشک اللہ نے تمھین پیدا کیا ہو اور تمھین روزی دیتا ہو لہذا تم اسکی عبادت کرو اور اُسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور (دوسری بات یہ ہو کہ) اللہ نے تمھین نماز کا حکم دیا ہو پس جب تم نماز پڑھو تو ادھر اُدھر نہ دیکھو کیونکہ اللہ عزوجل اپنی ذات بزرگ برتر کو اپنے بندے کے منھ کے سامنے کر دیتا ہو جب تک کہ وہ نماز مین ادھر اُدھر نہ دیکھے اور (تیسری بات یہ ہو کہ) اللہ نے تمھین روزے کا حکم دیا ہو اور اُسکی مثال ایسی ہو کہ ایک شخص ایک جماعت کے ہمراہ بیٹھا ہوا ہو اُسکے پاس ایک تھیلی ہو جسمین مشک ہو ہر شخص چاہتا ہو کہ اُسکی خوشبو پائے اور بیشک روزہ دار کے منھ کی خوشبو اُسکے پروردگار کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہو۔ اور (چوتھی بات یہ ہو کہ) اللہ نے تمھین صدقہ کا حکم دیا ہو اور اُسکی حالت ایسی ہو جیسے کسی شخص کو دشمن نے قید کر لیا ہوا اور اُسکی مشکین کس دی ہون وہ کہتا ہو کہ مجھے چھوڑ دو مین اپنی جان کے عوض مین فدیہ دونگا اور وہ اپنی جان کے فدیہ مین اپنا کل مال قلیل وکثیر دینے پر تیار ہو گیا ہو اور (پانچوین بات یہ ہو کہ) اللہ نے تمھین اپنی ذکر کی کثرت کا حکم دیا ہو اور اُسکی مثال ایسی ہو کہ کسی شخص کے تعاقب مین اسکا دشمن دوڑتا ہوا نکلا اس شخص نے ایک مضبوط قلعہ مین ہو نکر اپنے دشمن سے اپنی حفاظت کی پس بندہ شیطان سے امن مین اُسی وقت ہوتا ہو جب اللہ عزوجل کا ذکر کرتا ہو۔ نیز حارث کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ نے مجھے بھی پانچ باتون کا حکم دیا ہو کہ مین بھی انپر عمل کرون اور تمھین بھی انپر عمل کرنیکا حکم دون (وہ پانچ باتین یہ ہین) جماعت[1] اور (امام[2] وقت کی بات کا) سننا اور اطاعت کرنا اور ہجرت[3] اور فی سبیل اللہ جہاد کرنا۔ پس یقیناً جو شخص ایک بالشت بھی جماعت سے الگ ہو گیا بیشک اُسنے اسلام کا طوق اپنے گلے سے نکال دیا لیکن یہ کہ وہ پھر جماعت کی طرف رجوع کرے اور جو شخص زمانۂ جاہلیت کی سی باتین کرے وہ جہنم کا ایندھن بنے گا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور اپنے کو مسلمان کہے حضرت نے فرمایا ہان اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور اپنے کو مسلمان کہے اللہ عزوجل کی تعلیم کے موافق باتین کرو جسنے تمھارا نام مسلمین اور مومنین اور عباد اللہ رکھا ہو۔ اس حدیث کو مروان بن محمد اور محمد بن شعیب بن سابور اور انکے لوگون نے معاویہ بن سلام سے روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے طول کے ساتھ لکھا ہو اور ابو عمر نے اسکو مختصر لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ بعض علما نے بیان کیا ہو کہ یہ حارث بیٹے ہین حارث اشعری کے وہ نہین ہین جنکی کنیت ابو مالک ہو۔

---

[1] جماعت سے مراد یہ کہ اسلام مین جو بڑا گروہ ہو اسکی پیروی کرو اور یہ بھی مطلب ہو کہ مسلمانون مین باہم اتحاد رہنا چاہیے تفرق نہ ہونا چاہیے۔ [2] امام وقت سے مراد حاکم شریعت یعنی خلیفۂ مسلمین ۱۲ [3] ہجرت اور جہاد فی سبیل کا حکم ہر شخص کیلئے نہین ہو بلکہ جب کسی مقام پر فرائض مذہبی کے ادا کرنے سے ممانعت کیجائے تو وہان سے ہجرت کر جانا چاہیے اور جب لڑائی خود کرین اور ان سے لڑنے کی طاقت ہو تو جہاد کرنا چاہیے ۱۲

اور انکا ذکر اکثر بغیر کنیت ہی کے ہوتا ہے اور - انھون نے کہا ہے کہ بہت سے علما کا یہی قول ہے منجملہ انکے ابو حاتم رازی اور ابن معین وغیرہما ہین - اور ابو مالک اشعری کا نام تو کعب ہے وہ بیٹے ہین عاصم کے اسمین اختلاف ہے اور انھون نے یہ بھی کہا ہے کہ (امام) احمد بن حنبل نے اہل شام کے مسند[1] مین حارث اشعری کی روایتین لکھی ہین اور انسے یہی ایک حدیث روایت کی ہے جسکو ہمنے بیان کیا اور انکی کنیت انھون نے نہین بیان کی اور کعب بن عاصم کا بھی ذکر کیا ہے اور انسے کئی حدیثین روایت کی ہین انھون نے انکو حارث اشعری نہین کہا ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا ذکر لکھا ہے اور ابو عمر نے کعب ابن عاصم کے بیان مین انکا تذکرہ لکھا ہے -

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث غامدی - یہ اور انکے والد دونون صحابی ہین - اِنسے شریح بن عبید اور ولید بن عبد الرحمن نے اور سلیم ابن عامر نے اور عدی بن ہلال نے روایت کی ہے - ولید بن عبد الرحمن جرشی نے اِنسے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا ہمنے (ایک دفعہ ایک مقام پر لوگون کو جمع دیکھکر) اپنے والد سے پوچھا کہ یہ ازدحام کیسا ہے انھون نے کہا یہ لوگ ایک بیدین کے پاس جمع ہو گئے ہین ہمنے جا کے دیکھا تو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے آپ لوگون کو اللہ کی عبادت اور اُسپر ایمان لانیکی ترغیب دیتے تھے اور لوگ آپکو ستا رہے تھے یہانتک کہ دن چڑھ گیا اور لوگ آپکے پاس سے علٰحدہ ہو گئے اسی حالت مین ایک بی بی ایک پیالہ پانی اور ایک رومال لیے ہوے آئین انکی گردن کھلی ہوئی تھی اور وہ رو رہی تھین حضرت نے پیالہ اُنکے ہاتھ سے لے لیا اور پیا بعد اُسکے وضو کیا پھر آپنے اُنکی طرف سر اُٹھایا اور فرمایا کہ اے بیٹی چادر اوڑھو تم اپنے باپ کی طرف سے کچھ خوف نکرو کہ یہ لوگ غالب آجائینگے اور ذلت ہو گی ہمنے پوچھا کہ یہ کون ہین لوگون نے کہا کہ یہ انکی بیٹی زینب ہین - اور ابو نعیم نے اس حدیث کے بعد وہ حدیث ذکر کی ہے جو حارث بن حارث ازدی کے بیان مین گذر چکی جسکی روایت اُنسے عبد الاعلی بن ہلال نے کی ہے کہ حضرت کھانا کھا کے یا پانی پی کے کیا فرمایا کرتے تھے بس دونون اُنکے نزدیک ایک ہین - ابن مندہ نے بھی ایسا ہی کہا ہے انھون نے اس تذکرہ مین لکھا ہے کہ بعض لوگون کا قول ہے کہ یہ وہی ہین جنکا ذکر ہو چکا یعنے اشعری جنکا ذکر اس سے پہلے ہے مگر ابو عمر نے ان دونون کو علٰحدہ علٰحدہ سمجھا ہے پہلے غامدی ہین اور دوسرے یہ ہین اور اس تذکرہ مین انھون نے اس حدیث کا صرف یہ ٹکڑا روایت کیا ہے کہ حضرت نے اپنی صاحبزادی سے فرمایا کہ اپنا گلا بند کر وا اور یہ حدیث روایت کی ہے کہ فردوس وسط جنت مین ایک مقام ہے - اور کچھ بعید نہین کہ حارث ازدی اور غامدی دونون ایک ہون کیونکہ غامد قبیلۂ ازد کی

[1] محدثین کی اصطلاح مین اگر ہر شیخ کی حدیثین جدا جدا مرتب کیجائین تو اسکو مسند کہتے ہین اہل شام کا مسند یعنی انکی بیان کی ہوئی حدیثین ۱۲

ایک شاخ ہو اور ابن مندہ کے قول کے موافق (بھی یہ بن سکتا ہے) کہ بعض لوگ کہتے ہیں یہ اشعری ہیں کیونکہ اشعری کے اور ازدی کے درمیان میں کچھ فرق نہیں سوا اسکے کہ یہ دونوں یمن کے قبیلہ ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم۔ قریشی سہمی۔ حبش کی طرف اپنے دونوں بھائیوں بشر بن حارث اور عمر بن حارث کے ہمراہ ہجرت کی تھی۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ جنگ اجنادین میں شہید ہوے اور انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن کلدہ بن عمرو بن علاج بن ابی سلمہ بن عبد العزیٰ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف۔ انکے والد عرب کے طبیب اور حکیم تھے۔ اپنی قوم کے شریف لوگوں میں سے تھے اور انکے والد حارث بن کلدہ شروع اسلام میں مر چکے تھے انکا اسلام لانا ثابت نہیں ہوا۔ روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کو حکم دیا تھا کہ انکے پاس جائیں اور انسے اپنی بیماری کی کیفیت پوچھیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طبی معاملات میں کافروں سے راے طلب کرنا جائز ہے اگر وہ طب کے ماہر ہوں ہمنے یہ قصہ حارث بن کلدہ کے بیان میں لکھا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشی جمحی۔ انکی والدہ فاطمہ بنت مجلل ہیں یہ اور انکے بھائی محمد بن حاطب سرزمین حبش میں پیدا ہوے تھے۔ حارث محمد بن حاطب سے بڑے تھے عبد اللہ بن زبیر نے حارث کو سنہ میں مکہ کا عامل بنایا تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ مروان کے زمانے میں جبکہ وہ حضرت معاویہ کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا تحصیل صدقات کا کام کرتے تھے۔ یہ ابو عمر اور زبیر بن بکار اور ابن کلبی کا قول ہے اور ابن اسحاق نے اُن لوگوں کے نام میں جنھوں نے جمح سے حبش کی طرف ہجرت کی تھی انکو حارث بن حاطب بن معمر لکھا ہے اسکو ابن مندہ اور ابونعیم نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ ابن مندہ نے ابن اسحاق سے انکے تذکرہ میں یہ بھی روایت کیا ہے کہ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ابولبابہ بن عبد المنذر اور حارث بن حاطب دونوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر کی طرف گئے تھے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو واپس کر دیا اور ابولبابہ کو مدینہ کا حاکم بنایا تھا اور ان دونوں کو اصحاب بدر کے ساتھ (مال غنیمت سے) حصہ دیا تھا۔ انکی ایک حدیث یہ ہے جو ہمسے یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر ابن ابی عاصم تک بیان کی وہ کہتے تھے ہمسے وہب بن بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں خالد حذاء نے یوسف بن

یعقوب سے انہون نے محمد بن حاطب سے یا حارث بن حاطب سے روایت کرکے خبر دی کہ انھون نے (انکے سامنے) عبداللہ بن زبیر کا ذکر کیا اور کہا کہ وہ ہمیشہ سے حکومت کے حریص تھے ہم لوگون نے کہا یہ کس طرح (آپکو معلوم ہوا) انھون نے کہا ایکمرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چور لایا گیا آپنے اُسکے قتل کا حکم دیا آپ سے عرض کیا گیا کہ اسنے تو صرف چوری کی ہی آپنے فرمایا اچھا اسکے ہاتھ کاٹ دو پھر وہ اسکے بعد حضرت ابوبکر صدیق کے پاس لایا گیا اُسنے پھر چوری کی تھی اُسکے ہاتھ پیر سب (اسی جرم مین) کٹ چکے تھے حضرت ابوبکر نے کہا مین تیرے لیے اُس فیصلے سے زیادہ کچھ مناسب نہین سمجھتا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے حق مین کیا تھا جب آپنے تیرے قتل کا حکم دیا تھا کیونکہ وہ تیرے حال سے خوب واقف تھے بعد اسکے انھون نے مہاجرین کے چند لڑکون کو جنمین مین بھی تھا اُسکے قتل کا حکم دیا ابن زبیر نے (ہم لوگون سے) کہا کہ تم مجھے اپنے اوپر حاکم بنالو چنانچہ ہم (سب لڑکون) نے انھین اپنے اوپر حاکم بنالیا بعد اسکے ہم اُسے لے گئے اور ہمنے اُسے قتل کر دیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے جو انکا نسب اس طرح بیان کیا ہی حارث بن حاطب بن معمر اور اسکو ابن اسحاق سے روایت کیا ہی یہ کچھ نہین ہی کیونکہ ابن اسحاق نے انکو اُن لوگون مین شامل کیا ہی جنھون نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور انھون نے کہا ہی کہ حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح ہماری روایت مین جو ہمنے یونس سے انھون نے ابن اسحاق سے کی ہی ایسا ہی ہی اور عبدالملک بن ہشام نے بھی ابن اسحاق سے ایسا ہی نقل کیا ہی اور سلمہ نے بھی اُنسے ایسا ہی روایت کیا ہی۔ باقی رہا ابن مندہ نے جو یہ لکھا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر سے انکو ابولبابہ کے ہمراہ واپس کر دیا تھا (یہ بالکل غلط ہی) کیونکہ یہ حارث وہ ہین جو سرزمین حبش مین پیدا ہوے تھے اور غزوۂ بدر کے بعد مدینہ آئے تھے اور اُسوقت بچے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنکو اثنائے راہ سے مدینہ کی طرف واپس فرمادیا تھا وہ حارث بن حاطب انصاری ہین جنکا ذکر اس تذکرے کے بعد ہوگا۔ ابن مندہ نے یہ سمجھا ہی کہ وہ حارث جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے سے واپس کر دیا تھا وہ یہی ہین انھون نے حارث انصاری کا ذکر نہین کیا اور ابونعیم اور ابوعمر نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہی جیسا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ بیان کرینگے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن حاطب بن عمرو بن عبید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بنی عبدالاشہل سے ہین مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہی۔ کنیت انکی ابوعبداللہ ہی۔ ثعلبہ بن حاطب کے بھائی ہین۔ موسی بن عقبہ نے اُن لوگون مین انکو ذکر کیا ہی جو انصار کے قبیلۂ اوس کی شاخ بنی عمرو بن عوف کے خاندان بنی امیہ

ابن زید مین سے غزوۂ بدر مین شریک ہوے تھے۔ یہ اور انکے بھائی ابولبابہ بن عبدالمنذر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہمراہ غزوۂ بدر کی طرف تشریف لے گئے تھے حضرت نے مقام روحا سے ان دونون کو واپس کر دیا اور ابولبابہ کو مدینہ کا حاکم
بنادیا اور حارث کو بنی عمرو بن عوف کا امیر بنایا اور ان دونون کو مال غنیمت سے حصہ بھی دیا اور ثواب کا بھی امیدوار کیا پس
یہ دونون مثل انکے ہوے جو غزوۂ بدر مین شریک ہوا جنگ صفین مین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف تھے
انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **حارث** (رضی اللہ عنہ)

ابن حباب بن ارقم بن عوف بن وہب۔ کنیت انکی ابومعاذ قاری۔ اسکو ابن شاہین نے بیان کیا ہے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے

(سیدنا) **حارث** (رضی اللہ عنہ)

ابن حیال بن ربیعہ بن دعیل بن انس بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم اسلمی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے
فیضیاب ہوے تھے اور آپکے ہمراہ حدیبیہ مین شریک تھے۔ ابن شاہین نے اور طبری نے اور کلبی نے انکا ذکر لکھا ہے
اور کلبی نے انکا نسب بھی ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہمنے بیان کیا اور انھون نے ابوبرزہ کا نسب بھی بیان کیا ہے اور کہا ہے
ابوبرزہ بن عبداللہ بن حارث بن حیال پس اس تقدیر پر حارث ابوبرزہ کے دادا ہونگے اور یہ بہت بعید ہے ابوبرزہ کا
پورا نسب انشاءاللہ تعالی بیان کیا جائیگا۔

(سیدنا) **حارث** (رضی اللہ عنہ)

ابن حسان ربعی بکری ذہلی۔ بعض لوگ انکو حریث کہتے ہین۔ کوفہ مین رہتے تھے۔ انسے ابووائل نے اور سماک بن حرب نے
روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمین عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلام یعنے ابوالمنذر قاری نے عاصم بن بہدلہ سے انھون نے
ابووائل سے انھون نے حارث بن حسان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمارا گذر مقام ربذہ مین ایک بوڑھیا پر ہوا
جو راستہ بھول گئی تھی خاندان بنی تمیم سے تھی اُسنے (ہمسے) پوچھا کہ تم لوگ کہان جاتے ہو ہم لوگون نے کہا کہ ہم رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے حضور مین جاتے ہین اُس بوڑھیا نے کہا مجھے بھی اپنے ہمراہ لے چلو مجھے اُنسے کچھ کام ہے حارث کہتے تھے مینے
اُسے اپنے ہمراہ بٹھالیا جب مین (مدینہ منورہ) پہونچا تو مین مسجد مین گیا مسجد لوگون سے بھری ہوئی تھی اور ایک سیاہ جھنڈا
ہل رہا تھا مینے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے لوگون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن عاص کو کسی طرف (جہاد کے لیے)
بھیجنا چاہتے ہین اور بلال تلوار لیے ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوے تھے مین مسجد مین بیٹھ گیا

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے مکان مین) تشریف لے گئے تو مجھے بلوایا مین حاضر ہوا حضرت نے پوچھا کہ کیا تمہارے
اور بنی تمیم کے درمیان مین جھگڑا ہو مینے عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ ہمارے کچھ دعوے انپر ہین اور میرا گذر انکی ایک بڑھیا پر
ہوا تھا (مین اسکو لیتا آیا ہون) وہ دروازے پر ہو حضرت نے اُسے بلوایا اور وہ آئی مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ
مناسب سمجھین تو ہمارے اور بنی تمیم کے درمیان مین مقام دہنا کو حد فاصل قرار دیدین تو ہمین کچھ تقویت ہو جائے حارث
کہتے تھے یہ سنکے وہ بڑھیا سنبھل کے بیٹھ گئی (اور اُسے (اپنی قوم کی) حمیت پیدا ہوئی اور اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ پھر آپکا
(قبیلہ) مُضر کہان جائیگا حارث کہتے تھے ہم لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اس بڑھیا کو اپنے ساتھ بٹھا کے لائے
ہین ہم نہ جانتے تھے کہ یہی ہماری دشمن ہو جائیگی - مین اللہ کی اور رسول اللہ کی پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ مین ویسا
ہو جاؤن جیسا کہ پہلے[1] نے کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے نے کیا کہا تھا حارث کہتے ہین مینے کہا آپنے
ایک باخبر سے پوچھا سلام (نامی ایک شخص) نے کہا کہ یہ شخص بڑا بے وقوف ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (کس گستاخی
کے ساتھ) کہتا ہو کہ آپنے ایک باخبر سے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہنے دو وہ مجھسے ایک بات بیان کرتا ہو
مینے عرض کیا کہ قوم عاد پر جب قحط پڑا تو انہون نے ایک شخص کو بھیجا تاکہ وہ پانی برسنے کی دعا کرے چنانچہ وہ شخص ایک مہینے
معاویہ بن بکر کے پاس ٹھیرا رہا معاویہ بن بکر اُسے شراب پلاتا تھا اور اپنی دونون گانے والی لونڈیون کا اسکو گانا سناتا تھا
ایک مہینے کے بعد وہ مہرہ نامی پہاڑون کی طرف گیا اور اُسنے کہا کہ اے اللہ مین کسی قیدی کے چھوڑانے کو نہین آیا نہ کسی
بیمار کی دوا کرنیکو آیا ہون (بلکہ پانی طلب کرنیکو آیا ہون) لہذا تو اپنے بندون کو پانی پلادے اور انکے ساتھ ہی معاویہ بن بکر
کے یہان بھی ایک مہینے تک پانی برسادے اُسنے شراب پلانیکا شکریہ ادا کیا جو معاویہ بن بکر کے یہان اُسنے پی تھی پھر
اُس طرف سے سیاہ سیاہ ابر نکلے اور اُسے آواز دی گئی کہ ان بادلون مین کسی بادل کو پسند کر اُسنے کہا کہ یہ سیاہ ابر مجھے
پسند ہو پھر اُسے آواز دی گئی کہ اچھا اس ابر کو لے اسمین سے راکھ برسیگی جو قوم عاد کے ایک شخص کو بھی زندہ نہ چھوڑیگی
ابو وائل کہتے تھے مجھے یہ خبر ملی ہو کہ پھر بہت ہی خفیف ہوا چلی - اس حدیث کو ابو بکر بن ابی شیبہ نے عفان سے انہون نے
ابو المنذر سے انہون نے عاصم سے انہون نے ابو وائل سے اس طرح روایت کیا ہو اور اسکو زید بن حباب نے بھی ابو المنذر
سے روایت کیا ہو اور احمد بن حنبل نے اور سعید اموی نے اور یحیی حمانی نے اور عبد الحمید بن صالح نے اور ابو بکر بن
ابی شیبہ نے بھی روایت کیا ہو - ان سب لوگون نے اسکو ابو بکر بن عیاش سے انہون نے عاصم سے انہون نے
حارث سے نقل کیا ہو ابو وائل کا ذکر نہین کیا اور نیز اس حدیث کو عنبسہ بن ازہر ذہلی نے سماک بن حرب سے انہون نے حارث

[1] قوم عاد کی طرف سے جو شخص بارش کی دعا کرنے کو بھیجا گیا تھا اسکو اہل عرب اپنی مثالون مین قاصد عاد بھی کہتے تھے اور پہلا بھی کہتے تھے ۱۲

ابن حسان بکری سے روایت کیا ہے کہ انھون نے کہا جب ہمارے اور ہمارے بھائیون بنی تیم کے درمیان مین جھگڑا ہوا تو مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا مینے آپکو منبر پر پایا آپ یہ فرما رہے تھے کہ بکر بن وائل کی طرف لشکر بھیجنے کی تیاری کرو وحارث کہتے تھے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین اللہ کی پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ مین قاصد عاد کی طرح ہوجاؤن اور انھون نے قاصد عاد کا قصہ طول کے ساتھ بیان کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ حارث بیٹے ہین حسان بن کلدہ کے۔ بکری ہین اور بعض لوگ انکو ربعی کہتے ہین اور بعض لوگ ذہلی کہتے ہین یعنے ذہل ابن شیبان کی اولاد سے اور بعض لوگ انکو حارث بن یزید بن حسان کہتے ہین اور بعض لوگ حریث بن حسان کہتے ہین مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔

مین کہتا ہون کہ جو شخص انکی نسبت یہ تین قول دیکھے گا بکری اور ربعی اور ذہلی وہ سمجھے گا کہ یہ اختلاف ہے حالانکہ یہ اختلاف نہین ہے کیونکہ ذہل بن شیبان قبیلۂ بکر کی ایک شاخ ہے اور قبیلۂ بکر ربیعہ کی شاخ ہے پس جب انکو ذہلی کہا گیا تو بکری بھی ہوگئے اور ربعی بھی ہوگئے اور جب انکو ربعی کہا گیا تو یہ بکری بھی ہوگئے جب ربعی کہا جاتا ہے تو قبیلۂ بکر اور ذہل سے بھی ہوسکتا ہے اور دوسرے قبیلہ سے بھی ہوسکتا ہے یعنے حنیفہ اور عجل اور عبد القیس وغیرہ سے واللہ اعلم۔ اگر ابو عمر نے انکو کلدہ کی طرف منسوب نہ کیا ہوتا تو میرا غالب گمان یہی ہوتا کہ یہ حارث حسان بن خوط کے بیٹے ہین کیونکہ یہ جنگ جمل مین حضرت علی کی طرف تھے اور انھین کے بھائی انھین کے شعر کہتے تھے

انا ابن حسان بن خوط وابی ۔۔۔ رسول بکر کلہا الی النبی[1] ۔ واللہ اعلم

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن حکم سلمی ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ انھون نے تین غزوے کیے تھے ان سے عطیہ دینار نے روایت کی ہے مگر یہ وہم ہے اور انکا نام حکم بن حارث ہے یہی ابن مندہ نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے انکے تذکرہ مین لکھا ہے کہ بعض متاخرین نے انکا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہم ہے صحیح نام انکا حکم بن حارث ہے اور انھون نے انکا تذکرہ حکم کے نام مین لکھا ہے۔ اور ابو عمر نے انکا تذکرہ حکم ہی کے نام مین لکھا ہے اور ان دونون نے بھی انکا تذکرہ حکم کے نام مین لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم ضبی ۔ ہمین ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن حارث نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عمر بن حسن بن علی [illegible] [illegible] منذر بن محمد [illegible] نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حسین بن محمد نے یوسف بن عمر سے انھون نے نعیب بن بلال ضبی سے انھون نے اپنے والد حارث بن حکیم ضبی سے

[1] ترجمہ مین حسان بن خوط کا بیٹا ہون اور میرے والد قبیلۂ بکر کیطرف سے نبی کے پاس قاصد بنکے گئے تھے ۱۲

روایت کی ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے حضرت سے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہے انھون نے عرض کیا کہ عبد الحارث حضرت نے فرمایا تم عبد اللہ ہو بس آپنے انکا نام عبد اللہ رکھا اور انھین انکے قوم کے صدقات کا متولی بنایا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے مگر ہمین اُنکے پاس کوئی دلیل نہین ہے کیونکہ انھون نے انکا وہی نام لکھا ہے جو جاہلیت مین تھا یعنے عبد الحارث اگر وہ انکا اسلامی نام لکھتے یعنے عبد اللہ تو پھر انکے یہان ذکر کرنیکی کوئی وجہ نہ تھی۔ ھشام کلبی نے بھی انکا ذکر لکھا ہے اور انکا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام عبد الحارث بن زید بن صفوان بن صباح بن طریف بن زید بن عامر بن ربیعہ بن کعب بن ربیعہ بن ثعلبہ بن سعد بن ضبہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور حضرت نے انکا نام عبد اللہ رکھا تھا۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ۔ محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی کے دادا ہین مہاجرین اولین مین سے ہین۔ انھون نے اپنی بی بی ریطہ بنت حارث بن جبیلہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم کے ساتھ سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی انکا اور ان بی بی کا نسب عامر مین جا کے ملجاتا ہے۔ بعض لوگون کا بیان ہے کہ انھون نے جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ حبش کی طرف پھر دوبارہ ہجرت کی تھی اور وہین حبش مین انکی اولاد یعنے موسی اور عائشہ اور زینب اور فاطمہ پیدا ہوئی تھین یہ سب بچے حبش ہی مین مرگئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ انکے والد انھین حبش سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیے ہوے آرہے تھے اثنائے راہ مین انھون نے کہین پانی پیا اُس پانی مین نہ معلوم کیا تھا کہ سب مرگئے صرف یہی تنہا بچ رہے جب یہ مدینہ پہونچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف کی لڑکی سے انکا نکاح کر دیا۔ ابو عمر نے انکے تذکرہ مین انکے اُن اولاد کے نام مین جو مرے تھے ایک نام ابراہیم لکھا ہے اور اسکو انھون نے زبیر سے روایت کیا ہے مگر زبیر نے انکا ذکر نہین لکھا۔ انکے ایک بیٹے ابراہیم تھے جو اُنکے بعد زندہ رہے محمد بن ابراہیم بن حارث فقیہ انھین کی اولاد سے ہین شاید انکا کوئی اور لڑکا بھی ہو جسکا نام ابراہیم ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ اور ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ کی کتاب مین انکا ذکر بہت طول کے ساتھ ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد قریشی۔ انکی حدیث ہشیم بن عبد الرحمن عذری نے موسی بن اشعث سے روایت کی ہے کہ قریش کے ایک شخص جنکا نام حارث بن خالد تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی سفر مین تھے وہ کہتے تھے کہ آپکے پاس وضو کے لیے پانی لایا گیا اور آپنے وضو فرمایا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ شاید یہ وہی خالد ہین جو خالد بن صخر تیمی کے بیٹے ہین انکا نسب نہین بیان کیا واللہ اعلم انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن خزمہ بن عدی بن ابی بن غنم۔ غنم کا نام قوقل بن عوف بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج ہے۔ انصاری ہین خزرجی ہین بنی عبد الاشہل کے حلیف تھے۔ بعض لوگ کہتے ہین انکا نام حارث بن خزیمہ تھا اور بعض لوگ کہتے ہین (ابن) خزیمہ یہ طبری کا قول ہے۔ انھون نے انکا نسب ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہمنے لکھا اور ابن کلبی نے بھی انکا نسب ایسا ہی لکھا ہے اور ان لوگون نے کہا ہے کہ یہ بدر مین اور احد مین اور خندق مین اور اسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک تھے۔ یہی ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی لے آئے تھے جب وہ غزوۂ تبوک مین کھو گئی تھی اور منافقون نے کہا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی اونٹنی کی خبر تو جانتے نہین وہ آسمان کی خبر کیسے جان سکتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب انکی اس گفتگو کا حال معلوم ہوا تو آپنے فرمایا کہ مین وہی باتین جانتا ہون اللہ جنکی اطلاع مجھے دے اب اللہ نے اسکا مقام مجھے بتلا دیا ہے سنو وہ فلان شعب کے وادی مین ہے چنانچہ لوگ گئے اور اسکو لے آئے جو شخص اسکو لائے انکا نام حارث بن خزمہ تھا۔ موسی بن عقبہ نے انکا ذکر شرکاے بدر مین کیا ہے اور کہا ہے کہ انصار کے قبیلۂ بنی غبیت کی شاخ بنی عبد الاشہل سے حارث بن خزمہ بن عدی جو بنی عبد الاشہل کے حلیف تھے غزوۂ بدر مین شریک تھے۔ ہمین ابو الحرم مکی بن ریان نے اپنی سند سے یحیی بن یحیی تک خبر دی وہ (امام) مالک سے وہ عبداللہ بن ابی بکر بن عباد بن تمیم سے روایت کرتے تھے کہ ابو بشیر انصاری جنکی کنیت حارث بن خزمہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپکے کسی سفر مین تھے آپنے ایک شخص کو اس کام پر متعین فرمایا کہ کسی اونٹ کی گردن مین بالون کا پٹا اگر پڑا ہو تو وہ کاٹ دیا جائے امام مالک کہتے تھے مین سمجھتا ہون کہ یہ پٹا نظر بد سے بچانے کے لیے ڈالا جاتا تھا ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ حارث بن خزمہ وہی شخص ہین جو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سورۂ توبہ کے اخیر کی دو آیتین لے کے آئے تھے لقد جاءکم رسول من انفسکم آخر سورت تک۔ میرے نزدیک اسمین اعتراض ہے ہمین ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی اور کئی لوگون نے اپنی سند سے ابو عیسی یعنے محمد بن عیسی (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن یسار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبد الرحمن بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن سعد نے زہری سے انھون نے عبید بن سباق سے روایت کرکے خبر دی کہ زید بن ثابت انسے بیان کرتے تھے کہ جنگ یمامہ کے بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوا بھیجا بعد اسکے انھون نے جمع قرآن کا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ سورۂ براءۃ کی

---

[۱] حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمع قرآن کے وقت یہ شرط کی تھی کہ جب تک کسی آیت پر دو گواہ مثل جابلین یعنی حافظ جی اسکی شہادت دے اور کسی [illegible] لکھی ہوئی بھی ہو اس وقت تک وہ آیت مصحف مین نہ لکھی جائے تمام آیات قرآنی اس شرط پر ٹھیک اتر ین سوا سورۂ توبہ کی اخیری دو آیتون کے سو وہ بھی [illegible] لکھی ہوئی نکل آئین ۱۲

آخری آیتین یعنے لقد جاءکم رسول من انفسکم۔ العرش العظیم تک مجھے خزیمہ بن ثابت کے پاس ملین یہ حدیث صحیح ہے۔ ان حارث کی وفات ۳۸ھ مین بعہد خلافت علی رضی اللہ عنہ ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن خزیمہ کنیت انکی ابوخزیمہ۔ انصاری ہین۔ ابن شہاب نے عبید بن سباق سے انھون نے زید (بن ثابت) سے روایت کی کہ انھون نے کہا سورہ توبہ کی آخری آیتین مجھے خزیمہ بن ثابت کے پاس ملین یہی قول صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن خزامہ ضبی ہلالی اسی سند سے جو حارث بن حکیم کے بیان مین مذکور ہوئی سیف بن محمد بن مصعب بن ہلال ضبی سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ انھون نے کہا حر بن خزامہ آئے [ہلال ضبی نے (انکا نام) ایسا ہی بیان کیا ہے] اور وہ بنی عبس کے حلیف تھے مدینہ مین کچھ بکریان اور کچھ غلام بیچنے کے لیے لے گئے تھے مگر تھوڑے ہی دنون کے بعد انکا انتقال ہوگیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین (اپنے پاس سے) کفن اور حنوط دیا پھر انکے وارث آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریان انھین دلوادین اور حکم دیا کہ غلام مدینہ مین بیچڈالے جائین اور انکی قیمت انھین دلوادی بعض لوگون نے دارقطنی سے انھون نے منذر سے نقل کیا ہے کہ انھون نے (انکا نام) بجاے حر کے حارث بیان کیا واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن مکیث۔ بقیہ نے عثمان بن زفر سے انھون نے محمد بن خالد بن رافع بن مکیث سے انھون نے اپنے چچا حارث ابن رافع سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن خلق باعث برکت ہے اور بدخلقی باعث نحوست ہے اور نیکی کرنے سے عمر زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس حدیث کو معمر نے عثمان سے روایت کیا ہے اور انھون نے کہا ہے کہ یہ حدیث رافع بن مکیث کی بعض اولاد سے مروی ہے اور وہ اسکو رافع بن مکیث سے روایت کرتے ہین اور یہی صحیح ہے رافع بن مکیث کے نام مین یہ حدیث آئیگی ابوموسی نے انکا تذکرہ وہین لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع۔ ابوموسی نے عبدان سے انکا تذکرہ نقل کیا ہے کہ انھون نے کہا مینے احمد بن سیار سے سنا وہ کہتے تھے کہ حارث ابن رافع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تھے ان لوگون مین سے تھے جو غزوۂ احد واقع ۳ھ مین شہید ہوے تھے انکی کوئی حدیث محفوظ نہین۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن ربعی۔ بن بلدمہ بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن راشد بن ساردہ بن یزید

ابن جشم بن خزرج۔ کنیت انکی ابو قتادہ انصاری ہین خزرجی ہین پھر بنی سلمہ سے ہوے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار تھے۔ بعض لوگ کہتے ہین انکا نام نعمان ہے۔ یہ ابن اسحاق اور ہشام بن کلبی کا قول ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ لوگ کہتے ہین بلذمہ بالفتح ہے اور بلذمہ مین ذال معجمہ مضموم ہے انکا ذکر کنیت کے باب مین آئیگا۔ یہ کنیت ہی سے مشہور ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن زیاد بن سفیان بن عبد اللہ بن ناشب بن ہدم بن عود بن غالب بن قطیعہ بن عبس غطفانی عبسی۔ ہشام کلبی نے ابو الشعب عبسی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بنی عبس کے نو آدمی آئے وہ مہاجرین اولین مین سے تھے انھین مین حارث بن ربیع بن زیاد بھی تھے یہ سب لوگ اسلام لائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے دعا فرمائی ابن ماکولا نے لکھا ہے کہ ربیع کامل اور عمارہ وہاب اور انس الفوارس اور قیس الحفاظ یہ سب لوگ زیاد کے بیٹے ہین انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ربیعہ مخزومی۔ انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ قرض لیا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہم ہے اسکو عبد اللہ ابن عبد الصمد بن ابی خداش موصلی نے قاسم جرمی سے انھون نے سفیان سے انھون نے اسمعیل بن ابراہیم سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے حارث بن ابی ربیعہ سے روایت کیا ہے اور ثوری کے شاگردون نے ثوری سے انھون نے اسمعیل بن ابراہیم بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کیا ہے صحیح وہی ہے جو ابن مبارک نے اور قبیصہ نے اور ثوری کے شاگردون نے ثوری سے انھون نے ابراہیم بن اسمعیل بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ربیعہ سے انھون نے انکے دادا سے روایت کیا ہے اور وکیع نے اور بشر بن عمرو نے اور ابن فدیک وغیرہ نے ابراہیم بن اسمعیل سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے اسی طرح روایت کیا ہے اور انھون نے بیان کیا ہے کہ حارث کا ذکر اس روایت مین وہم ہے۔ ہمین ابو الفرج بن ابی الرجا نے اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے موسی اور اسمعیل فرزندان ابراہیم نے اپنے والد سے انھون نے عبد اللہ بن ابی ربیعہ سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو آپنے اِنسے کچھ قرض لیا موسی کہتے تھے کہ تیس ہزار قرض لیا تھا اور کچھ ہتھیار انسے عاریۃً لیے تھے پھر آپ واپس آئے تو انھین واپس کر دیے اور فرمایا کہ قرض کا بدلہ یہی ہے کہ وہ ادا کر دیا جائے اور شکر گزاری کیجائے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ حارث بن ابی ربیعہ بیٹے ہین عبد اللہ بن ابی ربیعہ مخزومی کے وہ بصرہ مین ابن زبیر کے عامل تھے قباع انکا لقب ہے صحابی نہین ہین عبد اللہ بن ابی ربیعہ کا ذکر انکے باب مین ہوگا۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر بن اقیش عکلی - ابن شاہین نے کہا ہے مین نہین جانتا کہ یہ وہی پہلے شخص ہین یعنے حارث بن اقیش یا کوئی اور ہین انکا ذکر ہو چکا ہے - انکی حدیث حارث بن یزید عکلی نے قبیلہ کے مشائخ سے انہون نے حارث بن زہیر بن اقیش عکلی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین اور انکی قوم کو ایک خط لکھا تھا جسکی عبارت یہ تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم[ل] من محمد النبی لنبی قیس بن اقیش اما بعد فانکم ان اقمتم الصلوٰۃ واتیتم الزکاۃ واعطیتم سہم اللہ عز وجل والصفی فانتم آمنون بامان اللہ عز وجل انکا ذکر ہو بھی نے لکھا ہے مین کہتا ہون کہ مجھے ان دونون کے یعنے انکے اور حارث بن اقیش کے ایک ہونے مین کچھ شک نہین ہے ابن مندہ کو اشتباہ ہو گیا ہے جو انھون نے ایک کے تذکرہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خط روایت کیا ہے اور دوسرے کے تذکرہ مین یہ حدیث روایت کی ہے کہ جس شخص کے چار بچے مر جائین ابن مندہ نے انکو دو سمجھا ہے حالانکہ یہ دونون حدیثین ایک ہی شخص یعنے حارث بن اقیش کی ہین اور وہ بیٹے ہین زہیر بن اقیش کے کبھی اپنے والد کی طرف منسوب کر دیے جاتے ہین اور کبھی اپنے دادا کی طرف واللہ اعلم -

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد انصاری ساعدی بدری - انکا شمار اہل مدینہ مین ہے - بدر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے - ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یونس بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبدالرحمن بن عسیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حمزہ بن ابی اسید نے جنکے والد شریک غزوہ بدر تھے حارث بن زیاد ساعدی انصاری سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ غزوۂ خندق مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے حضرت علیہ السلام ہجرت پر لوگون سے بیعت لے رہے تھے انھون نے (ایک شخص کی طرف) اشارہ کر کے کہا کہ یا رسول اللہ اس سے بھی بیعت لے لیجیے آپنے پوچھا کہ یہ کون ہے انھون نے عرض کیا میرے چچا کا بیٹا حوط بن یزید یا یزید بن حوط ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تمسے بیعت نہ لونگا لوگ تمھاری طرف ہجرت کر کے آتے ہین اور تم انکی طرف ہجرت کر کے نہین جاتے (یعنے انسے محبت نہین کرتے) قسم اُسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ جو کوئی مرتے دم تک انصار سے محبت رکھیگا وہ اللہ سے اس حال مین ملیگا کہ اللہ اُس سے محبت رکھتا ہوگا اور جو شخص مرتے دم تک انصار سے بغض رکھیگا وہ اللہ سے اس حال مین ملیگا کہ اللہ اُس سے بغض رکھتا ہوگا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ سعدی ہین لیکن صحیح ساعدی ہے ابو احمد عسکری نے لکھا ہے کہ یہ کوفہ مین رہتے تھے - حوط بفتح حا ر مہملہ ہے -

---

[ل] ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد نبی کیطرف سے بن قیس بن اقیش کے نام اما بعد اگر تم لوگ نماز پڑھتے رہوگے اور زکوۃ دیا کروگے اور اللہ عز وجل کا حصہ (مال غنیمت سے) نبی کو بطور دیتے رہوگے تو تم اللہ عز وجل کی امان مین ہو ۱۲

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد۔ یہ انصاری نہیں ہیں۔ انکا شمار اہل شام میں ہو۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہو۔ حسن بن سفیان نے قتیبہ سے انھون نے لیث سے انھون نے معاویہ بن صالح سے انھون نے یونس بن سیف سے انھون نے حارث بن زیاد سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے اللہ معاویہ کو کتاب و حساب سکھادے اور انھین عذاب سے محفوظ رکھ۔ اس حدیث کو حسن بن عرفہ نے قتیبہ سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کے راویون میں حارث بن زیاد بھی ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے مگر یہ زیادتی وہم ہو۔ اس حدیث کو اسد بن موسی نے اور آدم نے اور ابو صالح نے لیث سے انھون نے معاویہ بن صالح سے روایت کیا ہو انھون نے اس حدیث کو حارث سے انھون نے ابو رہم سے انھون نے عرباض سے روایت کیا ہو اور یہی صحیح ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن حارثہ بن معاویہ بن ثعلبہ بن جذیمہ بن عوف بن بکر بن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبد القیس۔ ربعی عبدی۔ انکی والدہ ذوملہ بنت رویم ہین جو بنی ہند بن شیبان سے تھین انکی کنیت ابو عتاب ہو ۱۲ھ ہجری مین شہید ہوے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ یہ محمد بن اسحاق کا قول ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن زید۔ بھائی ہین بنی معیص کے۔ ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے محمد بن اسحاق انھون نے عبد الرحمن بن حارث بن عبد اللہ بن عیاش سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھسے قاسم بن محمد نے بیان کیا کہ یہ آیت وما کان لمومن ان یقتل مومنا الا خطاء[1] تمھارے دادا عیاش بن ربیعہ کے حق مین نازل ہوئی تھی۔ حارث بن زید معیص کے بھائی تھے وہ انکو مکہ مین بحالت شرک ستایا کرتے تھے جب اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو حارث مسلمان ہوگئے مگر لوگون کو انکے اسلام کا حال نہین معلوم ہوا وہ بارادہ ہجرت (مکہ سے) چلے یہانتک کہ جب بنی عمرو بن عوف کے میدان مین پہونچے تو عیاش بن ابی ربیعہ انھین ملے وہ یہی سمجھے کہ اب بھی یہ مشرک ہین انھون نے انپر تلوار

[1] ترجمہ کسی مومن کو یہ جائز نہین کہ کسی مومن کو قتل کردے مگر دہوکے سے ۱۲

چلا دمی اور انکو قتل کر دیا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وماکان لمومن ان یقتل مومنا الا خطاء الی قولہ فان کان من قوم عدو لکم وھو مومن فتحریر رقبۃ مومنۃ مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان غلام کو آزاد کر دے اور اہل شرک کو دیت نہ دے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن زید یہ ایک دوسرے شخص ہین۔ عبدان مروزی نے کہا ہے کہ مینے احمد بن سیار سے سنا وہ کہتے تھے کہ حارث بن زید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت سختی کیا کرتے تھے وہ مسلمان ہوے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہونے کے ارادہ سے چلے انکا اسلام مشہور نہوا تھا راستہ مین عیاش بن ابی ربیعہ انکو ملے اور انھون نے انکو قتل کر دیا انھین کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی وماکان لمومن ان یقتل مومنا الا خطاء۔

مین کہتا ہون کہ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ اس سے پہلے کے تذکرہ مین انکا ذکر لکھ چکے تھے یہ بیٹے ہین معیص بن عامر بن لوی کے۔ پس کوئی وجہ استدراک کرنیکی نہین ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سبرہ۔ یہ والد ہین سبرہ بن حارث بن ابی سبرہ کے بعض لوگ انکو سبرہ بن ابی سبرہ کہتے ہین یعنے انکو انکے دادا کیطرف منسوب کر دیتے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ سبرہ کے والد یزید بن ابی سبرہ ہین۔ واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ۔ بعض لوگ انکو حارثہ بن سراقہ کہتے ہین۔ انصاری ہین نبی عدی بن نجار سے بدر مین شہید ہوے تھے یہ پانی پلاتے تھے۔ انکا ذکر عروہ بن زبیر نے شرکاے بدر مین کیا ہے اور حارثہ کے نام مین انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر اس سے زیادہ ہوگا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابن شاہین نے انکا ذکر لکھا ہے حالانکہ یہ وہم ہے۔ انھون نے اسکو عثمان بن عمرو سے انھون نے یونس سے انھون نے زہری سے انھون نے حارث بن سعد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جھاڑ پھونک والی حدیث روایت کی ہے۔ اور یحییٰ بن معین نے کہا ہے کہ عثمان بن عمر نے یونس سے انھون نے زہری سے انھون نے ابو حزامہ سے انھون نے حارث بن سعد سے روایت کی ہے یہ غلط ہے کیونکہ یہ حدیث ابو حزامہ سے مروی ہے جو حارث بن سعد کی اولاد سے تھے

سلہ ترجمہ کسی مومن کو جائز نہین کہ کسی مومن کو قتل کرے مگر دھوکے سے پھر وہ مقتول مسلمان کسی ایسے قوم سے ہو جو تمھاری دشمن ہے تو ایک مسلمان غلام آزاد کرنا چاہیے ۱۲

اور یحیی بن معین نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ ابو خزامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ہمیں یحیی بن محمود بن سعد نے اجازۃً خبر دی وہ اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب ابن ابراہیم بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے صالح بن کیسان سے انھوں نے زہری سے روایت کر کے خبر دی کہ انھیں ابو خزامہ نے جو حارث بن سعد ہزیم کی اولاد سے تھے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ بتائیے کوئی دوا ایسی ہے جو استعمال کی جائے یا کوئی پرہیز ایسا ہے جو عمل میں لایا جائے اور وہ خدا کی مقدر کی ہوئی بات کو ٹال دے ابن ابی عاصم کہتے تھے کہ اسمیں لوگون کا اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام خزیمہ ہے اور بعض کہتے ہیں خزیمہ اور بعض کہتے ہیں ابو خزامہ اور بعض کہتے ہیں ابو خزامہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی خزامہ اور رفع ونصب وجر میں بھی لوگون کا اختلاف ہے (یعنی کوئی مرفوع یعنی منصوب یعنی مجرور کہتے ہیں) انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) **حارث** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن قیس بن حارث بن شیبان بن فالک بن معاویہ اکرمین۔ کندی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے گئے تھے اور اسلام لائے۔ ابن شاہین نے انکا ذکر لکھا ہے ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ اور ہشام بن کلبی نے بھی جمہرہ میں لکھا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے گئے تھے۔

(سیدنا) **حارث** (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشی جمحی۔ انکو ابو سفیان حبش سے لے کے آئے تھے۔ ابو عمر نے انکے والد سفیان کے نام میں انکا ذکر کیا ہے علیحدہ انکا تذکرہ نہیں لکھا۔

(سیدنا) **حارث** (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ عجلانی۔ احد میں شریک تھے۔ انکی کوئی روایت معلوم نہیں یہ محمد بن اسحاق کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) **حارث** (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم بن ثعلبہ بن کعب بن حارثہ۔ بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے یہ عدوی کا قول ہے۔ ابو علی غسانی نے انکا ذکر لکھا ہے۔

(سیدنا) **حارث** (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن ابی صعصعہ۔ انصاری ہیں بنی مازن بن نجار سے۔ غزوۂ طائف میں شہید ہوئے تھے انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک روایت کر کے خبر دی وہ ابن اسحاق

اُن لوگون کے نام مین جو انصار سے غزوۂ طائف مین شہید ہوے تھے بنی مازن بن نجار سے حارث بن سہل بن ابی صعصعہ کا نام روایت کرتے تھے یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکا ذکر کیا ہے اور اُنسے اسمین وہم ہوگیا ہے اور انھون نے تصحیف کر دی ہے انکا صحیح نام حباب بن سہل بن صعصعہ ہے اور انھون نے اپنی سند سے ابو جعفر نفیلی سے انھون نے ابن اسحاق سے اُن لوگون کے نامون مین جو انصار کی شاخ بنی مازن بن نجار سے غزوۂ طائف مین شہید ہوے حباب بن سہل ابن ابی صعصعہ کا نام روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ ابونعیم نے ابن مندہ پر ناحق الزام لگایا ہے کہ انھون نے تصحیف کی۔ ابن بکیر نے ابن اسحاق سے ایسا ہی نقل کیا ہے جیسا ہمنے بیان کیا اور ابن ہشام بکائی سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اور سلمہ نے بھی ابن اسحاق سے ایسا ہی نقل کیا ہے۔ اور ابو عمر نے بھی ابن مندہ کے مثل انکا تذکرہ لکھا ہے مگر انھون نے اپنے قول کو کسی کی طرف منسوب نہین کیا اور یہ کوئی پہلا نام نہین ہے جسمین اختلاف ہوا ہو وہم اگر ہوا ہے تو نفیلی سے ہوا ہے کیونکہ تین آدمیون نے ابن اسحاق سے ابن مندہ کے مثل نقل کیا ہے پس ایک شخص کے کہنے سے تین آدمیون کا قول رد نہین کیا جا سکتا۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) **حارث** (رضی اللہ عنہ)

ابن سواد انصاری۔ بدر مین شریک تھے۔ یہ عروہ بن زبیر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا ذکر اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **حارث** (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید تیمی۔ انکا شمار اہل کوفہ مین ہے۔ انسے مجاہد نے روایت کی ہے۔ انکی حدیث قطن ابن نسیر سے مروی ہے وہ جعفر بن سلیمان سے وہ حمید اعرج سے وہ مجاہد سے وہ حارث بن سوید سے راوی ہین کہ وہ مسلمان ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہا کرتے تھے پھر بعد اسکے مرتد ہو کے اپنی قوم سے مل گئے اسکے بعد پھر اسلام لائے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا نام حارث بن سوید ہے اور بعض لوگ انکو ابن مسلم کہتے ہین مخزومی ہین۔ اسلام سے مرتد ہو گئے تھے اور کفار سے مل گئے تھے اُسپر یہ آیت نازل ہوئی کیف یہدی اللہ قوما کفروا بعد ایمانہم وشہدوا ان الرسول حق[1] الی قولہ الا الذین تابوا ایک شخص ان آیات کو حارث کے پاس لے گیا اور انھین پڑھ کے سنایا حارث نے کہا واللہ مین تجھے سچا ہی جانتا ہون اور اللہ تو سب سچون سے سچا ہے پھر یہ لوٹ آئے اور مسلمان ہو گئے اور انکا اسلام اچھا ہوا۔ انسے مجاہد نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ بعض علما نے بیان کیا ہے کہ حارث بن سوید تیمی تابعی ہین عبداللہ بن مسعود کے شاگردون مین سے ہین انکا صحابی ہونا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا ثابت نہین ہے یہ قول بخاری و مسلم کا ہے اور ان دونون نے یہ بھی کہا ہے کہ جو شخص مرتد ہو گئے تھے پھر

---

[1] ترجمہ اللہ اُن لوگون کو کیونکر ہدایت کرے جو بعد ایمان لانے کے اور اس بات کی شہادت دینے کے کہ رسول برحق ہین کافر ہو گئے مگر وہ لوگ جنھون نے توبہ کی۔

اسلام لائے انکا نام حارث بن سوید بن صامت ہے اور قسم ہے اپنی جان کی کہ مفسرین کی یہ حالت ہے کہ ایک کہتا ہے کہ فلان آیت کے نزول کا سبب وہ ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ اسکے نزول کا باعث عمرو ہے اور جو شخص اسماے صحابہ کو جمع کرے اسپر ضروری ہے کہ جو کچھ علما نے بیان کیا ہے اسکو ذکر کردے گو انھون نے باہم اختلاف کیا ہو تا کہ گمان کرنے والا یہ گمان نکرے کہ یہ بات چھوٹ گئی اور اس تذکرہ نویس کی نظر وہانتک نہین پہونچی پس بہتر یہ ہے کہ سب اقوال کو ذکر کرے اور جو انمین صحیح ہے اسکو ظاہر کردے۔ دیکھو اس بارہ مین ابو صالح نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ جو شخص اسلام کے مرتد ہوگئے تھے اور پھر اسلام لائے وہ حارث بن سوید بن صامت ہین اور مجاہد نے ذکر کیا ہے کہ وہ یہی ہین اور مجاہد زیادہ علم رکھنے والے اور زیادہ ثقہ ہین پس یہ نامناسب ہے کہ کسی اور کے کہنے سے انکا قول چھوڑ دیا جائے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید بن صامت۔ جلاس کے بھائی ہین عمرو بن عوف کی اولاد سے ہین انکا نسب اوپر گذر چکا ہے ابن مندہ نے کہا ہے کہ (انکا نام) حارث بن سوید بن صامت (ہے) اور بیان کیا ہے کہ یہ اسلام سے مرتد ہوگئے تھے بعد اسکے نادم ہوئے اور کہا ہے کہ مین انکو پہلا ہی حارث سمجھتا ہون یعنے تیمی جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور انھون نے حارث تیمی کے تذکرہ مین لکھا ہے کہ وہ کوفی ہین اور تمام علماے حدیث کا اس بات پر اتفاق ہے کہ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجذر بن زیاد کے عوض مین قتل کرادیا تھا انھون نے جنگ احد مین دھوکہ دیکے مجذر بن زیاد کو قتل کردیا تھا۔ ابن مندہ نے مجذر کے بیان مین لکھا ہے کہ حارث بن سوید بن صامت نے انکو قتل کیا تھا بعد اسکے وہ مرتد ہوگئے اور پھر اسلام لائے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مجذر کے عوض مین قتل کرادیا حارث نے مجذر کو صرف اسلیے مارا تھا کہ مجذر نے حارث کے والد سوید بن صامت کو زمانہ جاہلیت مین انصار کی لڑائیون مین قتل کیا تھا انکے قتل کی وجہ سے جنگ بعاث کا واقعہ پھر لوگون کو یاد آگیا چنانچہ حارث نے جنگ احد مین جب انکو دیکھا تو اپنے باپ کے عوض مین انکو قتل کردیا۔ واللہ اعلم۔ پورا قصہ جلاس کے بیان مین گذر چکا ہے لہذا اب ہم دوبارہ اسکو نہین لکھتے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن شریح نمیری۔ اور بعض لوگ انکو ابن ذویب کہتے ہین۔ یہ ابن مندہ کا اور ابو نعیم کا قول ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ (انکا نام) حارث بن شریح بن ذویب بن ربیعہ بن عامر بن ربیعہ منقری تمیمی (ہے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بنی منقرہ کے وفد مین قیس بن عاصم کے ہمراہ آئے تھے یہ سب لوگ اسلام لائے انکی حدیث دلہم بن دہشم عجلی سے مروی ہے وہ عائذ بن ربیعہ وہ حارث سے روایت کرتے ہین بعض لوگ انکو نمیری کہتے ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بنی نمیرہ کے وفد کے ہمراہ

آئے تھے - اور ابن مندہ اور ابونعیم نے دلہم کی حدیث عائذ بن ربیعہ نمیری سے انھوں نے مالک سے انھوں نے قرہ بن دعموص سے روایت کی ہے کہ یہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے قرہ - اور قیس بن عاصم - اور ابو مالک - اور حارث بن شریح وغیرہم - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

میں کہتا ہوں کہ میرا خیال یہ ہے کہ ابن مندہ اور ابونعیم حق پر ہیں یہ حارث نمیری ہیں تمیمی نہیں ہیں ابوعمر سے اسمیں وہم ہوگیا ہے انھوں نے حارث کے ہمراہ جو لوگ آئے تھے انمیں قیس بن عاصم کا نام بھی دیکھا اور ابوعمر کی کتاب میں صرف قیس بن عاصم منقری کا ذکر ہے لہذا انھیں یہ خیال آیا کہ یہ حارث بھی منقری ہیں کیونکہ ابوعمر کے انکو وفد میں قیس کے ہمراہ دیکھا ابوعمر نے قیس نمیری کا ذکر نہیں کیا حالانکہ ایسا نہیں ہے یہ قیس بن عاصم بن اسید بن جعونہ نمیری کے بیٹے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے آئے تھے حضرت نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا - ابن کلبی وغیرہ نے بھی انکا ذکر اُن لوگوں میں کیا ہے جو وفد بنکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے اس سے معلوم ہوا کہ حارث بھی نمیری ہیں - ابوموسی نے قیس بن عاصم نمیری کا ذکر ابن مندہ پر استدراک کرنیکے لیے لکھا ہے اس سے بھی ہمارے ہی قول کی تائید ہوتی ہے کیونکہ یہ اگر منقری ہوتے تو ابوموسی استدراک نکرتے کیونکہ ابن مندہ نے منقری کا ذکر لکھا ہے - واللہ اعلم -

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن صبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب - کنیت انکی ابو وداعہ سہمی یہ اُن لوگوں میں تھے جو جنگ بدر میں مشرکوں کے ہمراہ آئے تھے پھر یہ گرفتار کیے گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ میں ایک انکا بیٹا بڑا عقلمند ہے وہ مالدار ہے وہ انکا فدیہ ادا کریگا چنانچہ انکا بیٹا مُطّلب مکہ سے مدینہ چار دن میں آیا اور اُسنے اپنے باپ کی طرف سے فدیہ ادا کیا قریش کے قیدیوں میں سب سے پہلے انھیں کا فدیہ ادا ہوا - ابو وداعہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور حضرت عمر کی خلافت تک زندہ رہے - انکے والد صبیرہ کی بہت بڑی عمر ہوئی تھی اور بوڑھے نہیں ہوے انھیں کے حق میں شاعر نے یہ شعر کہا ہے [۱]

حجاج بیت اللہ ان صبیرۃ القرشی ماتا — سبقت منیتہ المشیب کان میتتہ افلاتا

انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی صعصعہ قیس بن ابی صعصعہ کے بھائی ہیں - ابو صعصعہ کا نام عمرو بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار جنگ یمامہ میں شہید ہوے انکے تین بھائی تھے قیس اور ابو کلاب اور جابر ابو کلاب اور جابر غزوہ موتہ میں شہید ہوئے تھے انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے -

[۱] ترجمہ - اے خانہ خدا کے حج کرنے والو صبیرہ قرشی مر گیا اسکی موت بڑھاپے سے پہلے آگئی اور وہ ناگہانی تھی ۔

اُن لوگوں کے نام میں جو انصار سے غزوۂ طائف میں شہید ہوئے تھے بنی مازن بن نجار سے حارث بن سہل بن ابی صعصعہ کا نام روایت کرتے تھے یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکا ذکر کیا ہے اور انکے نام میں وہم ہوگیا اور انھوں نے تصحیف کر دی ہے انکا صحیح نام حباب بن سہل بن صعصعہ ہے اور انھوں نے اپنی سند سے ابوجعفر نفیلی سے انھوں نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے ناموں میں جو انصار کی شاخ بنی مازن بن نجار سے غزوۂ طائف میں شہید ہوئے حباب بن سہل ابن ابی صعصعہ کا نام روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے ابن مندہ پر ناحق الزام لگایا ہے کہ انھوں نے تصحیف کی۔ ابن بکیر نے ابن اسحاق سے ایسا ہی نقل کیا ہے جیسا انھوں نے بیان کیا اور ابن ہشام بکائی سے انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اور سلمہ نے بھی ابن اسحاق سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور ابوعمر نے بھی ابن مندہ کے مثل انکا تذکرہ لکھا ہے مگر انھوں نے اپنے قول کو کسی کی طرف منسوب نہیں کیا اور یہ کوئی ایسا نام نہیں ہے جسمیں اختلاف ہوا ہو وہم اگر ہوا ہے تو نفیلی سے ہوا ہے کیونکہ تین آدمیوں نے ابن اسحاق سے ابن مندہ کے مثل نقل کیا ہے پس ایک شخص کے کہنے سے تین آدمیوں کا قول رد نہیں کیا جا سکتا۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن سواد انصاری۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ عروہ بن زبیر کا قول ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا ذکر اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید تیمی۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان سے مجاہد نے روایت کی ہے۔ انکی حدیث قطن ابن نسیر سے مروی ہے وہ جعفر بن سلیمان سے وہ حمید اعرج سے وہ مجاہد سے وہ حارث بن سوید سے راوی ہیں کہ وہ مسلمان ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہا کرتے تھے پھر بعد اسکے مرتد ہو کے اپنی قوم سے مل گئے اسکے بعد پھر اسلام لائے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ اور ابوعمر نے کہا ہے کہ انکا نام حارث بن سوید ہے اور بعض لوگ انکو ابن مسلم کہتے ہیں مخزومی ہیں۔ اسلام سے مرتد ہو گئے تھے اور کفار سے مل گئے تھے اُسپر یہ آیت نازل ہوئی کیف یہدی اللہ قوما کفروا بعد ایمانہم وشہدوا ان الرسول حق الی قولہ الا الذین تابوا ایک شخص ان آیات کو حارث کے پاس لے گیا اور انھیں پڑھ کے سنایا حارث نے کہا واللہ میں تمھے سچا ہی جانتا ہوں اور اللہ تو سب سچوں سے سچا ہے پھر یہ لوٹ آئے اور مسلمان ہو گئے اور انکا اسلام اچھا ہوا۔ ان سے مجاہد نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بعض علما نے بیان کیا ہے کہ حارث بن سوید تیمی تابعی ہیں عبداللہ بن مسعود کے شاگردوں میں سے ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ثابت نہیں ہے یہ قول بخاری و مسلم کا ہے اور ان دونوں نے یہ بھی کہا ہے کہ جو شخص مرتد ہو گئے تھے پھر

سلک ترجمہ اللہ ان لوگوں کو کیونکر ہدایت کرے جو بعد ایمان لانے کے اور بعد اس بات کی شہادت دینے کے کہ رسول برحق ہیں کافر ہو گئے مگر وہ لوگ جنھوں نے توبہ کی

پھر مین عبد الرحمن کے پاس لوٹ کر گیا تو مینے دیکھا کہ انکے آگے سات آدمی مقتول پڑے ہین مینے کہا کہ تمھارا بازو فتحمند رہے
کیا ان سب لوگون کو تمھین نے قتل کیا ہے انھون نے کہا (نہین) اس شخص کو تو ارطاہ بن شرجیل نے قتل کیا ہے اور ان دو کو
چینے قتل کیا ہے اور ان لوگون کو ایک ایسے شخص نے قتل کیا جسکو مینے نہین دیکھا مینے کہا اللہ اور اسکا رسول سچا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن ضرار ۔ اور بعض لوگ انکو ابن ابی ضرار کہتے ہین ۔ خزاعی ہین مصطلقی ہین ۔ کنیت انکی ابو مالک ہے انکا شمار اہل حجاز مین
ہے ۔ ہمین عبد الوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمسے محمد بن سابق نے عیسی بن دینار سے انھون نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ انھون نے حارث بن
ابی ضرار سے سنا کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا آپنے مجھے اسلام کی ترغیب دی مین
مسلمان ہوگیا اور مینے (توحید و رسالت کا) اقرار کر لیا آپنے مجھے زکوۃ کی تعلیم کی مینے اسکا اقرار کر لیا پھر مین نے کہا کہ یا رسول اللہ
مین اپنی قوم کے پاس لوٹ کر جاتا ہون اور انھین اسلام کی طرف اور ادائے زکوۃ کی طرف بلاتا ہون جو لوگ انمین سے
میری بات مان لینگے مین انکی زکوۃ جمع کرونگا اور اے رسول خدا آپ فلان فلان وقت مین میرے پاس کسی کو بھیجدین تاکہ
جو کچھ زکوۃ مین جمع کرون وہ آپکے پاس لے آئے چنانچہ جب حارث اُن لوگون سے جنھون نے انکی بات مانی زکوۃ جمع کر لی
اور وہ وقت آگیا جس وقت مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھیجنا چاہتا تھا تو کوئی قاصد آپکو نہ ملا حارث نے سمجھا کہ کوئی بات
ناخوشی کی خدا و رسول کی طرف سے پیدا ہوئی ہے چنانچہ انھون نے اپنی قوم کے سردارون کو بلایا اور اُنسے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھسے ایک وقت مقرر کر دیا تھا کہ تمھارے پاس قاصد بھیجونگا تاکہ جو کچھ زکوۃ مینے جمع کی ہو اُسپر وہ قبضہ کر لے اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خلاف وعدگی نہین ہوسکتی اور نہ مین یہ سمجھتا ہون کہ آپکے قاصد آنے مین دیر کی بلکہ کوئی
بات ناخوشی کی ہوئی ہے لہذا چلو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور (ادھر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ولید بن عقبہ
ابن ابی معیط کو حارث کے پاس بھیجا تاکہ جو کچھ زکوۃ انھون جمع کی ہو اسپر قبضہ کر لین چنانچہ ولید گئے اور اثنائے راہ سے لوٹ آئے
اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر کہا کہ یا رسول اللہ حارث نے زکوۃ مجھے نہین دی اور میرے قتل کا ارادہ کیا پس
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث کی طرف لشکر بھیجا حارث معہ اپنے ساتھیون کے آرہے تھے جب لشکر انھین ملا تو انھون نے
پوچھا کہ تم کسکی طرف بھیجے گئے ہو ان لوگون نے کہا کہ تمھاری ہی طرف حارث نے کہا کہ کیون اُن لوگون نے کہا کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھارے پاس ولید بن عقبہ کو بھیجا تھا وہ لوٹ کر حضرت کے پاس گئے اور انھون نے بیان کیا کہ تمنے
انھین زکوۃ نہین دی اور اُنکے قتل کا ارادہ کیا حارث نے کہا نہین قسم ہے اُسکی جس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حق کے ساتھ

بھیجا ہو نہ میں نے ولید کو دیکھا نہ وہ میرے پاس گئے چنانچہ جب حارث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تو آپ نے انسے فرمایا کہ تمنے زکوۃ نہ دی اور میرے قاصد کے قتل کا ارادہ کیا حارث نے کہا کہ نہیں قسم اسکی جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہو میں نے نہ انکو دیکھا نہ وہ میرے پاس گئے میں جو آیا تو اُسی وقت آیا جبکہ آپکا قاصد میرے پاس نہ گیا مجھے خوف ہوا کہ خدا ورسول کی کچھ ناخوشی ہو اسی پر سورہ حجرات نازل ہوئی یاایہا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا ان تصیبوا قوما بجہالۃ الی قولہ واللہ علیم حکیم[1] انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو مگر ابو عمر نے کہا ہو کہ (انکا نام) حارث بن ضرار ہو اور بعض لوگ ابن ابی ضرار کہتے ہیں اور کہا کہ مجھے خیال ہوتا ہو کہ یہ دو شخص ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ضرار۔ ابو ضرار کا نام حارث بن عائذ بن مالک بن جذیمہ جذیمہ کا نام مصطلق بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ خزاعی ہیں مصطلقی ہیں والد ہیں جویریہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنت حارث کے۔ ابن اسحاق نے لکھا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار سے نکاح کیا وہ قبیلہ خزاعہ کی شاخ بنی مصطلق کی قیدیوں میں تھیں اور ثابت بن قیس ابن شماس کے حصہ میں آئی تھیں پھر انھوں نے پورا قصہ بیان کیا بعد اسکے کہا کہ انکے والد حارث بن ابی ضرار اپنی بیٹی کی طرف سے فدیہ دینے کو آئے جب مقام عقیق میں پہونچے تو جو اونٹ وہ فدیہ دینے کے لیے لائے تھے انمیں سے دو اونٹ انکو بہت اچھے معلوم ہوے اور اُن دونوں کو وادی عقیق کے کسی درے میں چھپا دیا بعد اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور کہا کہ اے محمد آپ لوگوں نے میری بیٹی کو گرفتار کر لیا ہو یہ اسکا فدیہ ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دونوں اونٹ کہاں ہیں جو تمنے مقام عقیق کے فلاں فلاں درے میں چھپا دیے ہیں حارث (اس معجزہ کو سنتے ہی) بول اُٹھے کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ میری اس بات پر سوا اللہ کے کوئی مطلع نہ تھا حارث اور انکے دونوں بیٹے اور انکی قوم کے بہت سے لوگ مسلمان ہوگئے اِن حارث کا تذکرہ ابو علی غسانی نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن طفیل بن سخبر بن خزیمہ۔ عوف بن طفیل کے بھائی ہیں۔ محمد بن اسمعیل بخاری نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہو انکے لیے شرف رویت معلوم نہیں۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہو۔

---

[1] ترجمہ اے مسلمانو جب تمھارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لائے تو پہلے تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ اس کی خبر پر اعتبار کرنے اور نادانستگی میں کسی قوم پر جا پڑو۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ فاسق کی خبر پر اعتماد نہ چاہیے بلکہ اس کی تحقیق کر لینا چاہیے جب تک پوری طرح اس کی تصدیق نہ ہو جائے اسکو ماننا نہ چاہیے ۱۲

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن طفیل بن عبداللہ بن سخبرہ قریشی۔ احمد بن زہیر نے کہا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ قریش کے کس خاندان سے ہیں اور واقدی نے کہا ہے کہ یہ ازدی ہیں اور انکا نسب ازد میں ہے ہم انشاء اللہ تعالی طفیل کے نام میں اسکو ذکر کرینگے یہ حارث وہی ہیں جو حضرت عائشہ اور عبدالرحمن فرزندان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اخیافی بھائی کے بیٹے ہیں کیونکہ انکے والد طفیل ہیں اور وہ حضرت عائشہ کے اخیافی بھائی ہیں انکے والد طفیل کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن ظالم بن عبس سلمی۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ انکی کنیت ابوالاعور ہے۔ ہمنے کنیت کے باب میں انکا ذکر اس سے زیادہ کیا ہے یہ حارث جنگ بدر میں شریک تھے یہ ابن اسحاق کا قول ہے انکے نام میں اختلاف ہے انسے قیس بن ابی حازم نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بعض علما نے ابونعیم اور ابن مندہ کے اس قول کو رد کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بڑا وہم ہے انھوں نے دو آدمیوں کو ایک کر دیا حارث بن ظالم کی کنیت ابوالاعور ہے اور ابوالاعور سلمی کا نام عمرو بن سفیان ہے ان دونوں کی کنیت ابوالاعور ہے مگر پہلے انصاری خزرجی ہیں بنی عدی بن نجار سے انکے صحابی ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں بدری ہیں اور دوسرے کا نام عمرو بن سفیان سلمی ہے انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان دونوں آدمیوں کو ایک کر دیا باوجودیکہ انکے نام میں اور نسب میں اختلاف ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عبدالمطلب۔ انکی والدہ قبیلۂ ہذیل کی خاتون تھیں۔ ابوعمر نے انکا ذکر انکے بھائی تمام بن عباس کے ذکر میں کیا ہے اور کہا ہے کہ حضرت عباس کے سب بیٹوں نے حضرت کو دیکھا ہے ہمنے بھی انکا ذکر ویسا ہی لکھا ہے جیسا انھوں نے لکھا۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن اوس ثقفی۔ بعض لوگ انکو حارث بن اوس کہتے ہیں انکا ذکر ہو چکا ہے یہ حجازی ہیں طائف میں رہتے تھے انھوں نے حائضہ عورت کے بارے میں روایت کی ہے کہ اسکو آخر میں کعبہ کا طواف کرنا چاہیے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد ابن مہران وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں کروخی نے اپنی سند سے ابوعیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن عبدالرحمن کوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محاربی نے حجاج بن ارطاۃ سے انھوں نے عبدالملک بن مغیرہ سے انھوں نے عبدالرحمن بیلمانی سے انھوں نے عمرو بن اوس سے انھوں نے حارث بن عبداللہ بن اوس سے

روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص حج کعبہ کرے اسکو آخر مین کعبہ کا طواف کرنا چاہیے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بجلی اور بعض لوگ انکو جہنی کہتے ہین۔ انکا شمار اہل کوفہ مین ہے انکی حدیث حماد بن عمرو نصیبی نے زید بن رفیع سے انھون نے معبد جہنی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مجھے ضحاک بن قیس نے حارث بن عبداللہ جہنی کے پاس بیس ہزار درہم دے کے بھیجا اور کہا کہ اُنسے کہنا امیرالمومنین نے ہمین حکم دیا ہے کہ ہم یہ اشرفیان تمپر خرچ کردین لہذا تم اس سے اپنا کام نکالو (چنانچہ مین گیا) حارث نے مجھسے پوچھا کہ تم کون ہو مینے کہا مین معبد بن عبداللہ بن عویمر ہون مینے کہا امیرالمومنین نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین آپسے وہ بات پوچھون جو ایک کتابی عالم نے آپ سے یمن مین کہی تھی حارث نے کہا اچھا (سنو) مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا اگر مین جانتا کہ آپکی وفات ہوجائیگی تو ہرگز نہ آپکو چھوڑتا وہ کہتے تھے پھر میرے پاس ایک کتابی عالم آیا اور اُسنے کہا کہ محمد کی وفات ہوگئی مینے پوچھا کہ کب اُسنے کہا آج اگر میرے پاس (اُسوقت) کوئی ہتھیار ہوتا تو مین اُسے قتل کردیتا مگر پھر تھوڑے ہی دنون کے بعد حضرت ابوبکر کے پاس سے ایک آدمی میرے پاس آیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور لوگون نے آپکے بعد مجھے خلیفہ بنا کے مجھسے بیعت کی ہے پس تم بھی اپنے وہان کے لوگون سے بیعت لو مینے کہا کہ اُسدن جس شخص نے مجھے اسکی خبر دی تھی یقیناً اُسکے پاس کچھ علم ہے مینے اُسے بلوا بھیجا اور کہا کہ جو بات تمنے مجھسے بیان کی تھی وہ صحیح تھی اُسنے کہا مین تم سے کبھی جھوٹ نہ بولتا مینے پوچھا کہ تمکو یہ بات کیسے معلوم ہوئی اُسنے کہا کہ اگلی کتاب مین لکھا ہوا تھا کہ آج کے دن کوئی نبی مریگا مینے پھر اُنکے بعد کیا حال ہوگا اُسنے کہا مسلمانون کی چکی پینتیس سال تک (اپنی حالت پر) گھومیگی (اسکے بعد رنگ بگڑ جائیگا) اس حدیث کو محمد بن سعد نے حماد بن عمرو سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اور ابوموسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ نے انکا ذکر لکھا ہے ابوموسی سے اس استدراک مین سہو ہوگیا ہے اور انھون نے کہا ہے کہ عبدان نے انکا ذکر لکھا ہے۔ ابوموسی نے کہا ہے کہ یہ قصہ جریر بن عبداللہ بجلی کے نام سے مشہور ہے مین خیال کرتا ہون کہ غلطی سے جریر کا حارث بن گیا ہے

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن ابی ربیعہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ عیاش بن ابی ربیعہ کے بھتیجے ہین۔ عبدالکریم بن ابی امیہ نے حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ایک چور لایا گیا الی آخر الحدیث انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ یہ بھائی ہین عمر بن عبداللہ بن ابی ربیعہ شاعر کے جنکا نام قباع ہے انکے متعلق گفتگو حارث

ابن ابی ربیعہ کے نام میں ہو چکی ہے۔ یہ ابن زبیر کی طرف سے بصرہ کے حاکم تھے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن سائب بن مطلب بن اسد بن عبد العزی بن قصی۔ انکی حدیث سعید مقبری نے انسے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش پر پیشقدمی نکرو اور نہ قریش کو پڑھاؤ اگر قریش کو تکبر نہ پیدا ہو جاتا تو میں بتا دیتا کہ کس وجہ سے اللہ عزوجل کے نزدیک انکی بزرگی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن سعد بن عمرو بن قیس بن عمرو بن امرء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ۔ کنیت انکی ابو ہلکثہ۔ انکا شمار اہل شام میں سے اہل رملہ میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے آئے تھے یہ ازدی ہیں اور انکی حدیث انھیں کے گھر والوں سے مروی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن کعب بن مالک بن عمرو بن عوف بن مبذول۔ انصاری۔ حدیبیہ میں اور اسکے بعد کے مشاہد میں شریک تھے اور حرہ کے دن شہید ہوئے۔ ابو عمر نے انکے والد کا ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن وہب دوسی۔ بخاری نے انکا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔ انکی حدیث محمد بن حمید رازی سے مروی ہے وہ کہتے تھے ہمسے ابو زہیر یعنے عبد الرحمن بن معزنے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن معز بن عیاض بن حارث بن عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہ حارث اپنے والد کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے انکے والد تو (مقام) سراۃ کی طرف واپس چلے گئے (انکے یہاں میوہ جات اکے) درخت بہت تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حارث مدینے میں تھے۔ یہ جنگ یرموک میں شریک تھے بالآخر فلسطین میں فروکش ہوئے تھے۔ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ تھے حضرت معاویہ کے زمانے میں انکی وفات ہوئی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبداللہ۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز جنازہ کے متعلق روایت کی ہے۔ انکی حدیث علقمہ بن مرثد سے

مروی ہے وہ عبد اللہ بن حارث سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے کہا ہے۔
مین کہتا ہون کہ حارث بیٹے ہین نوفل کے ابو عمر نے انکا تذکرہ حارث بن نوفل کے نام مین کیا ہو پس انھین مناسب نہ تھا کہ
انکا ذکر دوبارہ کرتے واللہ اعلم۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد شمس خثعمی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے آئے تھے انکا شمار اہل شام مین ہو۔ انسے انکے بیٹے حمیری
ابن حارث نے روایت کی ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے اور اپنے تمام ساتھیون کے لیے جان و مال کی
امان آپ سے طلب کی تھی حضرت نے انھین ایک تحریر لکھدی تھی اور انکو اپنے ملک مین فلان فلان باتون کی اجازت دی تھی۔
انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزی بن رفاعہ بن ملان بن ناصرہ بن قبیصہ بن نصر بن سعد بن بکر بن ہوازن۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
رضاعی باپ ہین۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے انھون نے اپنے والد اسحاق بن یسار سے انھون نے بنی سعد بن بکر کے
کچھ لوگون سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے حارث بن عبد العزی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی باپ تھے
مکہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انسے قریش نے کہا کہ تمنے نہین سنا کہ تمھارے یہ بیٹے کیا کہتے ہین
حارث نے پوچھا کیا کہتے ہین لوگون نے کہا کہتے ہین کہ اللہ مرنے کے بعد پھر (لوگون کو) زندہ کریگا اور ایک دوسرا عالم بھی ہے
جہان اللہ نافرمانون کو سزا دیگا اور فرمانبردارون کو انعام دیگا تمھارے بیٹے نے ہمارے معاملات کو برہم کر دیا اور ہماری جماعت کو
متفرق کر دیا پس حارث حضرت کے پاس گئے اور کہا کہ اے میرے بیٹے یہ کیا بات ہو لوگ تمھاری شکایت کرتے ہین اور
کہتے ہین کہ تم بیان کرتے ہو کہ لوگ مرنے کے بعد پھر زندہ کیے جائینگے بعد اسکے جنت اور دوزخ مین بھیجے جائینگے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان مین یہ بیان کرتا ہون اور جب وہ دن آئیگا تو اے باپ مین تمھارا ہاتھ پکڑ کر تمھین آج کی بات
دکھا دونگا۔ اسکے بعد حارث مسلمان ہو گئے اور انکا اسلام عمدہ ہوا جب وہ مسلمان ہوے تو کہتے تھے کہ جب میرا بیٹا میرا ہاتھ
پکڑ کر مجھے اپنی بیان کی ہوئی باتین دکھائیگا تو بغیر جنت مین داخل کیے ہوے مجھے نہ چھوڑیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ او ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد قیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن ظرب بن حارث بن فہر۔ انکے بھائی سعید بن قیس اور یہ حبش کے مہاجرین سے
تھے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ یہان لکھا ہے اور پھر دوبارہ ابن مندہ نے اور ابو نعیم نے انکا ذکر حارث بن قیس کے

نام مین لکھا ہے ہان بھی انکا ذکر آئیگا حالانکہ یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد کلال۔ انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط لکھا تھا۔ انکا شمار اہل یمن مین ہے۔ انکا ذکر عمرو بن حزم کی حدیث مین ہے۔ زہری نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شرحبیل بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال کو خط لکھا تھا اسمین بعد حمد کے صدقات اور دیت کے احکام بتائے تھے اور اس خط کو عمرو بن حزم کے ہاتھ بھیجا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے حالانکہ یہ صحابی نہین ہین صرف اس زمانے مین موجود تھے مین نہین سمجھتا کہ اس قسم کے لوگون کو جیسے احنف اور مروان وغیرہما کا کیون ذکر کرتے ہین حالانکہ انکا صحابی ہونا اور دولت دیدار سے مشرف ہونا ثابت نہین۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد مناف بن کنانہ۔ عبدان بن محمد نے صحابہ مین انکا ذکر کیا ہے اور انکی حدیث شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے انسے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پھوپھی اور خالہ کی میراث کی بابت پوچھا گیا تو آپنے فرمایا کہ ان دونون کا کچھ حصہ نہین ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن رزاح بن کعب۔ انصاری ظفری۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہے تھے۔ انکا ذکر ابوعمر نے انکے بیٹے نضر بن حارث کے بیان مین کیا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عتیق بن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عمرو بن عوف۔ غزوۂ احد مین اپنے والد اور دونون چچاؤن کے ہمراہ شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عتیک بن حارث بن ہیشہ۔ جبر بن عتیک کے بھائی ہین احد مین اور اسکے بعد غزوات مین شریک تھے انکے ہمراہ انکے بیٹے عتیک بن حارث بن عتیک بھی تھے۔ یہ عدوی کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے جابر بن عتیک کے نام مین کیا ہے وہ انکے بھائی ہین اور کہا ہے کہ وہ صحابی ہین۔

---

[1] یہ کسی خاص صورت کا جواب ہے ورنہ دقت ہونے اور وارثون کے انکو حصہ ملتا ہے ۱۲

(سیدنا) **حارث** (رضی اللہ عنہ)

ابن عتیک بن نعمان بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول مبذول کا نام عامر بن مالک بن نجار ہے۔ یہ بھائی ہیں سہل ابن عتیک کے جو بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے۔ حارث غزوۂ احد میں اور تمام مشاہد میں شریک تھے حارث کی کنیت ابواخزم ہے۔ جسرابی عبید کے دن شہید ہوے۔ واقدی اور زبیر نے انکا ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) **حارث** (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن خرشہ بن امیہ بن عامر بن خطمہ۔ انصاری خطمی۔ احد کے دن شہید ہوے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **حارث** (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن مالک بن حرام بن خدیج بن معاویہ انصاری۔ معاوی۔ غزوۂ احد میں شریک تھے اور بسر ابی عبید میں شہید ہوے۔ انکا تذکرہ تینوں نے مختصر لکھا ہے اور ابو موسی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ بھی انکا ذکر لکھ چکے تھے پھر کوئی وجہ انپر استدراک کرنیکی نہین۔

(سیدنا) **حارث** (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفجہ بن حارث بن مالک بن کعب بن حارثہ بن غنم بن سلم بن امرالقیس ابن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ غزوۂ بدر مین شریک تھے۔ یہ موسی بن عقبہ اور واقدی کا قول ہے۔ کلبی نے بھی انکا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بدر مین شریک تھے ابو عمر نے بھی انکا نسب بیان کیا ہے مگر انھون نے مالک کو اور کعب ثانی کو نکالدیا ہے۔ ابن اسحاق نے انکو اہل بدر مین ذکر نہین کیا۔ قبیلۂ بنی سلیم کے تمام لوگون کا ذکر ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **حارث** (رضی اللہ عنہ)

ابن عفیف کندی۔ بخاری نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہے اور انکی کوئی حدیث نہین ذکر کی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **حارث** (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ بن قابوس۔ اپنے چچا وہب بن قابوس کے ہمراہ جبل مزینہ سے کچھ اپنی بکریان لیے ہوے مدینہ آئے تھے مدینہ کو دیکھا تو خالی تھا پوچھا کہ سب لوگ کہان گئے کسی نے بتایا کہ احد مین مشرکون سے لڑنے گئے ہین چنانچہ یہ دونون مسلمان ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (احد مین) گئے اور مشرکون سے خوب لڑے یہانتک کہ دونون شہید ہو گئے رضی اللہ عنہما انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر ہذلی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوچکے تھے حضرت عمر اور ابن مسعود سے کئی حدیثین انھون نے روایت
کی ہین۔ سنہ مین انکی وفات ہوئی۔ واقدی نے انکو ذکر کیا ہے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ انصاری ہین۔ چچا ہین حضرت براء بن عازب (مشہور صحابی) کے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اُنکے ماموں ہین۔
ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سند سے عبد اللہ تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد (امام احمد
بن حنبل) نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہشیم نے اشعث بن سوار سے انھون نے عدی بن ثابت سے انھون نے براء
ابن عازب سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے حارث بن عمرو کا گذر میری طرف ہوا اُنکے لیے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک جھنڈا منعقد کردیا تھا مینے پوچھا کہ اے چچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو کس طرف بھیجا ہے انھون
کہا کہ مجھے ایک شخص کی طرف بھیجا ہے اُسنے اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کرلی ہے مجھے حکم دیا ہے کہ اسکی گردن ماردون اس
حدیث کو حجاج بن ارطاہ نے عدی سے انھون نے براء سے روایت کیا ہے۔ اور معمر نے اور فضل بن علاء نے اور زید بن
ابی اُنیسہ نے اشعث سے انھون نے عدی سے انھون نے زید بن براء بن عازب سے انھون نے اپنے والد سے روایت
کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میرے چچا مجھے ملے الی آخر الحدیث اور سدی نے اور ربیع بن رکین نے اور اور لوگون نے عدی
انھون نے براء سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میرے ماموں کا گذر میری طرف ہوا اور اُنکے پاس ایک جھنڈا تھا
الی آخر الحدیث حالانکہ انکے ماموں ابو بردہ بن نیار ہین۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے۔ اور ابو عمر نے انکے متعلق اختلاف
کرکے کہا ہے کہ اسمین اضطراب ہے جسکے ذکر سے طول ہوگا۔ اگر یہ حارث عمرو کے بیٹے ہین تو یہ وہی حارث ہین جو عمرو بن غزیہ
کے بیٹے ہین جیسا کہ بعض لوگون نے بیان کیا ہے اور عمرو بن غزیہ اُن لوگون مین ہین جو بیعت عقبہ مین شریک تھے اور موافق بیان
علماء نسب انکے چار بیٹے تھے اور چارون صحابی ہین (اُنکے بیٹون کے نام یہ ہین) حارث اور عبد الرحمن اور زید اور
مگر انمین سے حارث کے سوا اور کسی سے روایت نہین ہے صحابہ کے بعض تذکرہ نویسون نے ایسا ہی کہا ہے مگر اس قول پر
اعتراض ہے حجاج بن عمرو بن غزیہ نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جسمین کسی کا اختلاف نہین۔ اور مین
حارث کو عمرو بن غزیہ کا بیٹا نہین سمجھتا واللہ اعلم۔ اور شعبی نے براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے
ماموں کا نام قلیل تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام کثیر رکھا ممکن ہے کہ اُنکے کئی ماموں اور کئی چچا ہون
ابو عمر کا کلام ختم ہوگیا۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ثعلبہ بن غنم بن قتیبہ بن معن بن مالک بن اعصر باہلی - ابو احمد عسکری نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو عمر نے انکو حارث بن عمرو باہلی سہمی کہا ہے اور ابو احمد نے انکے نسب میں انکو سہمی نہیں کہا مگر انکے تذکرہ میں لکھا ہے کہ یہ سہمی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ انسے کچھ رہ گیا ہے - ابن ابی عاصم نے بھی انکو باہلی سہمی لکھا ہے اس سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ قبیلۂ باہلہ سے جن لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہے انکے اور معن کے درمیان میں آٹھ پشتیں ہیں اور کم از کم سات پشتیں ہیں منجملہ اُنکے سلمان بن ربیعہ بن یزید بن عمرو بن سہم بن ثعلبہ بن غنم بن قتیبہ بن معن ہیں پس ابو احمد نے نئی پشتیں نکال ڈالیں واللہ اعلم - ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عفان بن زرارہ بن کریم بن حارث بن عمرو نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا حارث بن عمرو سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ حجۃ الوداع میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے آپ اپنی اونٹنی عضباء (نامی) پر سوار تھے (یہ کہتے تھے) میںنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں آپ میرے لیے استغفار کیجیے حضرت نے فرمایا اللہ تمہاری مغفرت کرے ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ فرائع[1] اور عتائر (کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں) حضرت نے فرمایا جو چاہے کرے جو نہ چاہے نکرے اور بکریوں میں انکی قربانی کرنی چاہیے پھر آپنے فرمایا آگاہ رہو تمہارے خون اور تمہارے مال تمپر (ہمیشہ) اسیطرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس شہر میں تمہارے اس مہینے میں اس حدیث کو عبد اللہ بن مبارک نے اور معتمر بن سلیمان نے اور ابو سلمہ منقری وغیرہم نے یحیی بن زرارہ سے روایت کیا ہے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو - کنیت انکی ابو ملعث اسدی - کنیت کے باب میں انکا ذکر اس سے زیادہ ہے امیر ابو نصر نے کہا ہے کہ ابو ملعث اسدی کا نام حارث بن عمرو ہے اور سیف بن عمر نے لکھا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوے اور آپکو ایک شعر بھی سنایا تھا

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن غزیۂ مُزنی - سنہ میں انکی وفات ہوئی - انکا شمار انصار میں ہے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں انکو وہ حارث بن غزیہ سمجھتا ہوں جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ عورتوں سے متعہ کرنا حرام ہے اور ابو نعیم

---

[1] فرائع جمع ہے فریعہ کی اور عتائر جمع ہے عتیرہ کی - فریعہ عام قربانی کو کہتے ہیں اور عتیرہ خاص رجب کے مہینے کی قربانی کو جو زمانہ جاہلیت میں مروج تھی سائل کا مطلب یہ تھا کہ قربانیاں ضروری ہیں یا نہیں ۱۲

اور ابن مندہ نے انکا تذکرہ حارث بن غزیہ کے نام مین کیا ہے وہان انشاء اللہ تعالی انکا ذکر آئیگا۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن موءل بن حبیب بن تمیم بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی قریشی عدوی۔ اُن سوارون کے ہمراہ انھون نے بھی ہجرت کی تھی جو سال خیبر مین بنی عدی سے ہجرت کرکے آئے تھے یہ کل ستر آدمی تھے اور یہ وہ وقت تھا جب تمام بنی عدی نے ہجرت کی تھی اور مکہ مین انکا ایک شخص باقی نرہا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر ازدی۔ قبیلۂ بنی لہب مین سے ایک شخص ہین۔ انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خط دے کے ملک شام کی طرف شاہ روم کے پاس بھیجا تھا اور بعض لوگ کہتے ہین شاہ بُصریٰ کی طرف بھیجا تھا راستہ مین انکو شرحبیل بن عمرو غسانی ملا اُسنے انکی مشکین کسین اور انکو لے گیا پھر یہ باندھکر قتل کردیے گئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قاصد انکے سوا مقتول نہین ہوا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی تو آپنے ایک لشکر مرتب کیا جسے موتہ کی طرف بھیجا انپر زید ابن حارثہ کو آپنے سردار بنایا تھا اس لشکر مین قریب تین ہزار آدمی کے تھے اہل روم نے ایک لاکھ آدمیون سے انکا مقابلہ کیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے ایسا ہی لکھا ہے اور ابو موسی نے صرف انکا نام لکھدیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن اسید بن جابر بن عویرہ بن عبد مناف بن شجع بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ۔ کنیت انکی ابو واقد لیثی۔ لیث قبیلۂ کنانہ کی ایک شاخ ہے انکے نام مین اختلاف ہے بعض تو وہی بیان کرتے ہین جو ہمنے بیان کیا اور بعض لوگ کہتے ہین عوف بن مالک اور بعض لوگ کہتے ہین حارث بن مالک مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہین کنیت کے باب مین انشاء اللہ تعالی انکا ذکر کیا جائیگا۔ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ فتح مکہ کے نومسلمون مین سے ہین اور قاضی ابو احمد نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ ہم حنین مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور کہا کہ ہم کفر سے قریب العہد تھے۔ انسے سعید بن مسیب نے اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے اور عروہ بن زبیر نے اور عطاء بن یسار نے اور بشر بن سعید وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمین ابو جعفر یعنے عبید اللہ بن احمد بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسی ترمذی تک روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن موسی انصاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین معن بن عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مالک بن انس نے ضمرہ بن سعید مازنی سے انھون نے عبید اللہ ابن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کرکے خبر دی کہ حضرت عمر بن خطاب نے ابو واقد لیثی سے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نماز عید فطر اور نماز عید اضحی مین کیا پڑھتے تھے انھون نے کہا کہ (سورۂ) قاف والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ وانشق القمر پڑھتے تھے - انکی وفات سنہ ۶۱ھ مین ہوئی (اسوقت) عمر انکی ستر برس کی تھی - یہ یحییٰ بن بکیر کا قول ہے اور واقدی نے کہا ہے کہ ۶۵ھ مین انکی وفات ہوئی تھی اور انکی عمر چھتر برس کی تھی شاید یہ زیادہ صحیح ہو کیونکہ جب انکی عمر ستر برس کی ہو تو اُس قول کے موافق جو انکی وفات سنہ ۶۵ھ مین کہتے ہین ہجرت کے وقت انکی عمر دو برس کی ہوگی اور حنین مین دس برس کے ہونگے پس حنین مین یہ کیونکر شریک ہونگے ہان جب انکی عمر چھتر برس کی ہو تو حنین مین انکی عمر پندرہ برس کی ہوگی یہی قریب بصحت ہے واللہ اعلم - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن ابی حارثہ بن مرہ بن نشبہ بن غیظ بن مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان غطفانی ثم الذبیانی ثم المری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور اسلام لائے حضرت نے انکے ہمراہ انصار مین سے ایک شخص کو انکی قوم کی طرف بھیجا تھا انکی قوم کے لوگون نے انصاری کو قتل کر دیا اور حارث انکو بچا نہ سکے انھین کے متعلق حسان کے یہ شعر ہین ؎

یا حار من یغدر بذمۃ جارہ	منکم فان محمدا لا یغدر ۱؎

وامانۃ المری ما استودعتہ	مثل الزجاجۃ صدعہا لا یجبر

حارث عذر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یا رسول اللہ اللہ کی اور آپکی قسم کہ یہ واقعہ ابن فریعہ کی شرارت سے ہوا خدا کی قسم (وہ ایسا شریر ہو کہ) اگر دریا مین اسکی شرارت ملا دی جائے تو تمام دریا خراب ہو جائے - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے حسان اسے چھوڑ دو حسان نے عرض کیا کہ مینے چھوڑ دیا - جنگ داحس وغبرا مین جھنڈا یہی اٹھائے ہوئے تھے اور جنگ خندق مین یہ سرداران احزاب سے تھے جب وہ انصاری مقتول ہوئے جنکو انھون نے پناہ دی تھی تو انھون نے انکی دیت مین ستر اونٹ بھیجے یہ اونٹ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انصاری کے وارثون کو دیدیئے انھین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایکمرتبہ) بنی مرہ پر عامل بنایا تھا - انکی اولاد بھی تھی - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن غزیۃ - اور بعض لوگ انکو غزیہ بن حارث کہتے ہین - انکا شمار اہل مدینہ مین ہے - انسے عبد اللہ بن رافع نے

۱؎ ترجمہ - اے حارث تم مین سے جو شخص اپنے پڑوسی کی حفاظت مین بدعہدی کرتا ہو (وہ سمجھ لے) کہ محمد بدعہدی نہین کرتے شخص قبیلہ مرہ کی امانت اچھی طرح رکھی

روایت کی ہی۔ یحیی بن حمزہ نے اسحاق بن عبد اللہ سے انھون نے عبد اللہ بن رافع سے انھون نے حارث بن غزیہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فتح مکہ کے دن فرماتے تھے کہ بعد فتح کے اب ہجرت باقی نہین ہی اب صرف ایمان اور نیت (نیک) اور جہاد باقی ہی اور عورتون سے متعہ کرنا حرام ہی۔ اس حدیث کو سوید بن عبد العزیز نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ سے انھون نے عبد اللہ بن ابی رافع سے روایتا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن غضیف سکونی کندی۔ اور بعض لوگ کہتے ہین (انکا نام) غضیف بن حارث (ہی) مگر پہلا ہی قول صحیح ہی۔ انکا شمار اہل شام مین ہی۔ حمص مین رہتے تھے انسے یونس بن سیف عبسی نے روایت کی ہی کہ یہ کہتے تھے مین کوئی بات بھولتا نہین ہون مین یہ بات بھی نہین بھولتا کہ مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز مین اپنا داہنا ہاتھ اپنے بائین ہاتھ پر رکھے ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن فروہ بن شیطان بن خدیج بن امر القیس بن حارث بن حارث بن معاویہ بن حارث بن معاویہ بن ثور۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جو وفد بنکے حاضر ہوئے تھے ابن شاہین نے کہا ہی کہ ابن کلبی نے بیان کیا ہی کہ انکے دادا کو اہل عرب شیطان صرف انکے حسن و جمال کی وجہ سے کہتے تھے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے حاضر ہوئے تھے۔ ابو موسی نے انکے نسب مین قرہ کا نام لکھا ہی حالانکہ مینے کلبی کی کتاب جمہرہ مین انکا نام فروہ لکھا دیکھا ہی ایسا ہی طبری نے بھی کہا ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن حارث بن اسوار بن مر بن شہاب بن ابی شمر۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے آئے تھے۔ بڑے شہسوار اور شاعر تھے ابن دباغ اندلسی نے ابن کلبی سے انکا تذکرہ نقل کیا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن حصن بن حذیفہ بن بدر فزاری۔ عیینہ بن حصن کے بھائی ہین۔ انکا نسب انکے چچا کے نام مین گذر چکا ہی۔ قبیلۂ فزارہ کے وفد کے ہمراہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پہونچے تھے جبکہ آپ تبوک سے لوٹے ہوئے آرہے تھے۔ یہ ابو احمد عسکری کا قول ہی۔ اور ابن عباس سے مروی ہی کہ انکے چچا عیینہ بن حصن انکے یہان آتے تھے۔ یہ اُن لوگون مین تھے جنکو

حضرت عمر اپنے قریب بٹھاتے تھے اور اسکے بعد انھون نے پورا قصہ بیان کیا - مین کہتا ہون کہ یہ عسکری کا وہم ہے یہ حال حر بن قیس کا ہے - انکا حال پورا اوپر ہو چکا ہے - ہمنے انکا ذکر اسلیے کر دیا کہ کوئی شخص انکو دیکھکر یہ نہ سمجھے کہ یہ صحابی ہیں اور انکا ذکر ہم سے رہگیا واللہ اعلم -

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی ثم الزرقی - بیعت عقبہ مین اور غزوۂ بدر مین شریک تھے - یہ عروہ اور ابن اسحاق کا قول ہے - انکی کنیت ابو خالد ہے کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہین انکا ذکر کنیت کے باب مین کیا جائیگا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عدی بن سعد بن سہم - قریشی سہمی - زمانہ جاہلیت مین اشراف قریش سے تھے حکومت انھین کے متعلق تھی اور جسقدر مال بتون کے نامزد کئے جاتے تھے وہ سب انھین کی تحویل مین رہتے تھے - بعد اسکے یہ مسلمان ہوگئے اور انھون نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے - اور ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ (انکے والد کا نام) قیس بن عدی بن سعد بن سہم (ہے) - انکے نکاح مین غیطلہ بنت مالک بن حارث بن عمرو بن صعق بن نشوق بن مرو بن عبد مناہ بن کنانہ تھین یہ لوگ غیطلہ ہی کی طرف منسوب کیے جاتے تھے - حارث بن قیس بھی انھین لوگون مین سے تھے جو حضرت کے ساتھ مسخراپن کیا کرتے تھے انھین کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی - افرأیت من اتخذ الٰھہ ھواہ [1] - زبیر نے بھی انکو مسخراپن کرنے والون مین شمار کیا ہے - مین کہتا ہون کہ مینے کسی کو نہین دیکھا کہ اُسنے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو سوا ابو عمر کے اور صحیح یہ ہے کہ یہ مسخراپن کرنے والون مین سے تھے -

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس - بعض لوگ کہتے ہین ابن عبد قیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن ظرب بن حارث بن فہر قریشی فہری - حبش کے مہاجرین مین سے ہین - یہ محمد بن اسحاق کا قول ہے - ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا ذکر بیان کیا ہے - اور ابو عمر نے حارث بن عبد قیس کے نام مین انکو ذکر کیا ہے ابن مندہ نے وہان بھی ذکر کیا ہے - مین کہتا ہون کہ ابن مندہ نے جو انکا ذکر یہان بھی کیا اور وہان بھی کیا تو انھون نے یہ سمجھا ہے کہ یہ دو شخص ہین حالانکہ یہ دونون ایک ہین بعض لوگ انکو حارث بن قیس کہتے ہین اور بعض لوگ حارث بن عبد قیس کہتے ہین ابو نعیم اور ابو عمر پر کچھ اعتراض نہین ہو سکتا کیونکہ ابو نعیم نے انکا ذکر صرف اسی مقام پر کیا ہے اور لکھا ہے کہ بعض لوگ انکو ابن عبد قیس کہتے ہین اور ابو عمر نے انکا ذکر صرف وہان کیا ہے - واللہ اعلم -

---

[1] ترجمہ - اے محمد کیا تُنے اُس شخص کو دیکھا جسنے اپنی خواہش نفسانی کو اپنا معبود بنا لیا ہے -

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عمیرہ اسدی - جب یہ اسلام لائے تو انکے نکاح مین آٹھ بی بیان تھین - بعض لوگ انکو قیس بن حارث کہتے ہین انسے صرف ایک حدیث مروی ہی وہ بھی کسی صحیح سند سے مروی نہین ہی - انسے حمیصہ بن شمردل نے روایت کی ہی ہمین ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سے ابو داؤد یعنے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے مسدد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہشیم نے بیان کیا نیز ابو داؤد کہتے تھے ہمسے وہب بن بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ہشیم نے ابن ابی لیلی سے انھون نے حمیصہ بن شمردل سے انھون نے حارث بن قیس سے روایت کر کے خبر دی کہ مسدد بن عمیرہ کہتے تھے کہ وہب اسدی نے بیان کیا کہ حارث کہتے تھے جب مین اسلام لایا تو میرے نکاح مین آٹھ عورتین تھین مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انمین سے چار رکھ لو - اس حدیث کو تمیہ بن ابراہیم نے ہشیم سے روایت کیا ہی اور انھون نے انکا نام قیس ابن حارث بتایا ہی احمد بن ابراہیم بن احمد نے کہا ہی کہ یہی صحیح ہی یعنی قیس بن حارث جنھنے انکا ذکر قیس کے نام مین بھی کیا ہی انکا ذکر ابن مندہ و ابونعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار - انصاری نجاری ثم المازنی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے شرفیاب تھے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوئے - کلبی نے انکا تذکرہ لکھا ہی -

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب - یہ اسلع کے لقب سے مشہور ہین - علی بن سعید عسکری نے صحابہ مین انکا نام لکھا ہی بشرطیکہ محفوظ ہو - ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا حال اسی طرح مختصر لکھا ہی -

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب جاہلی - عبدان نے کہا ہی کہ مینے احمد بن سیار سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ حارث جاہلی ہین انھون نے خود اپنا حال بیان کیا ہی کہ انکی عمر ایک سو ساٹھ برس کی ہو چکی تھی - یہ بھی بیان کیا ہی کہ انھون نے اپنے بیٹون کو بہت عمدہ عمدہ باتون کی نصیحت کی تھی جس سے انکا مسلمان ہونا معلوم ہوتا ہی - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن کلدہ بن عمرو بن علاج بن ابی سلمہ بن عبدالعزی بن غیرۃ بن عوف بن ثقیف - ثقفی عرب کے طبیب تھے - ابوبکرہ کے خاندانی آقا تھے - انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی - ابن اسحاق نے بواسطہ ایسے لوگون کے جو متہم نہ تھے عبداللہ بن مکرم سے انھون نے قبیلہ ثقیف کے ایک شخص سے روایت کی ہی کہ جب اہل طائف اسلام لائے تو انمین سے کچھ لوگون نے اُن غلامون کی

بابت گفتگو کی جو محاصرہ طائف کے وقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے تھے اور مسلمان ہوگئے تھے منجملہ انکے ابو بکرہ بھی تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ لوگ خدا کے آزاد کیے ہوئے ہین (اب یہ غلام نہین بنائے جاسکتے) جن لوگون نے ان غلامون کی بابت گفتگو کی تھی انہین حارث بن کلدہ بھی تھے۔ اور ابن اسحاق نے اسماعیل بن محمد بن سعد ابی وقاص سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ سعد بیمار ہوئے اور وہ حجۃ الوداع مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم انکی عیادت کو تشریف لے گئے سعد نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مین سمجھتا ہون کہ یہ مرض موت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین مین امید رکھتا ہون کہ اللہ تمھین شفا دیگا یہانتک کہ تم سے کچھ لوگون کو فائدہ پہونچے گا اور کچھ لوگون کو ضرر پہونچے گا پھر آپ نے حارث بن سعد سے فرمایا کہ تم سعد کے مرض کا علاج کرو حارث نے کہا واللہ مین انکی شفا اسی چیز مین سمجھتا ہون جو غالباً انکے پاس موجود ہوگی (پھر سعد سے) کہا کیا تمھارے پاس عجوہ کے چھوہارے ہین انھون نے کہا ہان پھر حارث نے انکے لیے فریقہ بنا دیا چھوہارون کو دودھ مین ملایا پھر اسمین گھی مخلوط کیا اور یہ انھین چٹوایا اسکو چاٹتے ہی یہ معلوم ہوا کہ کوئی بندھن بندھا ہوا تھا وہ کھل گیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **حارث** (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک طائی۔ عدی بن حاتم کے ہمراہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر کے پاس قبیلہ طی کا صدقہ لے کے آئے تھے اسکے متعلق انکا ایک شعر بھی ہے۔ اُسکو ابن دباغ نے وثیمہ سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) **حارث** (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن قیس عوذ بن جابر بن عبد مناف بن شجع بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ کنانی لیثی معروف بہ ابن برصاء۔ برصاء انکی والدہ تھین اور بعض لوگ کہتے ہین انکی دادی تھین نام اُنکا ریطہ بنت ربیعہ بن رباح بن ذی البردین تھا۔ ہلال بن عامر کے خاندان سے تھین وہ اہل حجاز مین سے تھے مکہ مین رہتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کوفہ مین رہتے تھے اُنسے ابن جریج نے اور شعبی نے روایت کی ہے اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام مالک بن حارث ہے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ ہمین ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن بشار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن سعید نے زکریا بن ابی زائدہ سے انھون نے شعبی سے انھون نے حارث بن مالک بن برصاء سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فتح مکہ کے دن فرماتے تھے آج کے بعد سے قیامت تک قریش سے شرعی جہاد کبھی نہ کیا جائیگا۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے زکریا سے روایت کیا ہے اور نیز اس حدیث کو

عبداللہ بن ابی سفر نے شعبی سے انھون نے عبداللہ بن مطیع سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی۔ اور نیز انسے عبید ابن جریج نے روایت کیا ہی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دونون حجرون کے درمیان مین یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اس (میرے) منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائے وہ اپنی جگہ دوزخ مین ڈھونڈھ لے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ اور بعض لوگ انکو حارثہ کہتے ہین۔ انصاری ہین۔ انسے زید سلمی وغیرہ نے روایت کی ہی۔ یوسف بن عطیہ نے قتادہ اور ثابت سے انھون نے انس سے روایت کی ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن حارث سے ملے آپ نے پوچھا کہ اے حارث تم نے کس حال میں صبح کی حارث نے عرض کیا کہ مینے اس حال مین صبح کی کہ مین سچا مومن ہون آپ نے فرمایا کہ اے حارث دیکھو کیا کہ رہے ہو ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہی (اچھا بتاؤ) تمھارے ایمان کی کیا حقیقت ہی انھون نے عرض کیا کہ میرا دل دنیا سے ہٹ گیا ہی اسی وجہ سے مین رات بھر جاگتا ہون اور دن بھر پیاسا رہتا ہون اور (اب میری یہ حالت ہی کہ) گویا مین اپنے پروردگار کا عرش ظاہر طور پر دیکھ رہا ہون اور گویا مین اہل جنت کو دیکھ رہا ہون کہ وہ باہم ایک دوسرے کی زیارت کر رہے ہین اور گویا مین اہل دوزخ کو دیکھ رہا ہون کہ وہ اُسمین شور کر رہے ہین۔ حضرت نے فرمایا کہ اے حارث تم اب پہچان گئے ہو لہذا اسی پر قائم رہو اس حدیث کو مالک بن مغول نے زبید سے روایت کیا ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حارث سے فرمایا پھر انھون نے ایسی ہی حدیث بیان کی اور اسکو ابن مبارک نے صالح بن مسمار سے روایت کیا ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حارث بن مالک الی آخر الحدیث اور محمد بن عمرو بن علقمہ نے ابوسلمہ سے انھون نے ابوہریرہ سے ایسا ہی روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ ابوہند حجام کے آقا تھے۔ ابن مندہ نے کہا ہی کہ بعض اہل علم نے انکا نام ہم سے بتایا ہی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ابوہند ہی کا نام حارث بن مالک تھا۔ ابوعوانہ نے جابر سے انھون نے شعبی سے انھون نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) پچھنے لگوائے اور حجام کو اُسکی مزدوری دی ابوہند نے جو بنی بیاضہ کے غلام تھے آپ کے پچھنے لگائے تھے انکو ہر روز ڈیڑھ مد مزدوری دینا پڑتی تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے آقا سے انکی سفارش کی تو انھون نے نصف مد معاف کر دیا۔ اس حدیث کو شعبہ اور ثوری اور شریک اور ابواسرائیل نے جابر سے روایت کیا ہی بعض لوگون نے کہا ہی کہ ابوعیبہ کے غلام تھے اور بعض نے کہا ہی کہ بنی بیاضہ کے غلام تھے۔ اور اس حدیث کو اسحاق بن بہلول نے اپنے والد سے انھون نے ورقا سے انھون نے جابر سے انھون نے شعبی سے انھون نے ابن عباس سے روایت

کیا ہو کہ ابو ہند نے جنکا نام حارث بن مالک تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پچھنے لگائے تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور اسمین ابو ہند کے آقا کا ذکر نہیں ہو ابو ہند ہی کا نام حارث لکھا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن مخاشن۔ اسماعیل بن اسحاق نے علی بن مدینی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے حارث بن مخاشن مہاجرین میں سے تھے انکی قبر بصرہ مین ہو۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن مخلد۔ عبدان نے اور ابن شاہین نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو حالانکہ یہ تابعی ہین۔ احمد بن یحیی صوفی نے محمد بن بشر سے انھون نے سفیان بن سعید سے انھون نے سہیل سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے حارث بن مخلد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ جو شخص عورتون کی دُبُر مین ادخال کریگا قیامت کے دن اللہ عز وجل اسکی طرف (رحمت کی) نظر نہ کریگا۔ احمد بن یحیی نے اسکو اسی طرح مرسل روایت کیا ہو۔ اور معاویہ بن عمرو نے محمد بن بشر سے اسکو روایت کیا ہو اور موسی بن اعین ثوری سے انھون نے سہیل سے انھون نے حارث بن مخلد زُرَقی سے انھون نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود بن عبدہ بن مظہر بن قیس بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف۔ انصاری اوسی۔ صحابی ہین۔ جسر کے دن حضرت ابو عبیدہ کے ہمراہ شہید ہوئے۔ اسکو طبری نے ابن شہاب اور ابن اسحاق سے نقل کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم بن حارث تیمی۔ بعض لوگ انکو مسلم بن حارث کہتے ہین مگر پہلا ہی قول صحیح ہو کنیت انکی ابو مسلم ہو۔ انکی حدیث ہشام بن عمار نے ولید بن مسلم سے انھون نے عبد الرحمن بن حسان کنانی سے انھون نے مسلم بن حارث بن مسلم تیمی سے روایت کی ہو کہ انکے والد نے انسے بیان کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انھین ایک لشکر کے ہمراہ بھیجا۔ (یہ کہتے تھے) جب ہم مقام مغار مین پہنچے تو مینے اپنے گھوڑے کو تیز کر دیا اور اپنے ساتھیون سے پہلے مقام زمین مین جاکے حریف کے لوگوں سے ملا اور مین نے انسے کہا کہ لا الہ الا اللہ کہدو تو بچ جاؤگے اُن لوگون نے کہدیا جب میرے ساتھی آئے تو انھون نے مجھے ملامت کی کہ تمنے ہمین مال غنیمت سے محروم کر دیا حالانکہ وہ ہمارے لیے ثابت ہو چکی تھی ہم جب وہان سے لوٹے تو لوگون نے رسول خدا صلی

علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آپ نے مجھے بلایا اور جو کچھ مینے کیا تھا اسکی تعریف کی اور فرمایا کہ آگاہ رہو اللہ عز وجل نے انمین سے ہر شخص کے عوض مین تمھارے لیے اس اسقدر نیکیان لکھی ابن عبدالرحمن کہتے تھے مین نیکیون کی مقدار کو بھول گیا وہ کہتے تھے پھر مجھسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تمھارے لیے ایک تحریر لکھدونگا اور میرے بعد مسلمانون کے جو لوگ حاکم ہونگے انکو تمھارے متعلق (اس تحریر مین) وصیت کرد ونگا چنانچہ آپ نے یہ تحرید لکھدی اور اُسپر مہر کرکے میرے حوالہ کر دی ہمین ابو یاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یزید ابن عبد ربہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ولید بن مسلم نے عبدالرحمن بن غسان کنانی سے روایت کرکے خبر دی کہ مسلم بن حارث تمیمی نے اپنے والد سے نقل کرکے انسے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم صبح کی نماز پڑھ چکو تو قبل اسکے کہ کسی سے بات کرو اللھم اجرنی من النار سات مرتبہ کہہ لیا کرو پس اگر تم اسدن مروگے تو اللہ تمھارے لیے آگ سے امان لکھدیگا اور جب تم مغرب کی نماز پڑھ چکو تو قبل اسکے کہ کسی سے بات کرو اللھم اجرنی من النار سات مرتبہ کہہ لیا کرو اگر تم اس رات کو مرجاؤگے تو اللہ تعالی تمھارے لیے آگ سے امان لکھدیگا پھر اللہ تعالی نے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے اٹھا لیا تو مین اُس تحریر کو لیکر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے پاس گیا انھون نے اسکو کھولا اور پڑھا اور میرے لیے (وظیفہ مقرر کرنے کا) حکم دیا پھر مین اس تحریر کو حضرت عمرؓ کے پاس لے گیا انھون نے بھی ایسا ہی کیا پھر مین اسکو حضرت عثمانؓ کے پاس لے گیا انھون نے بھی ایسا ہی کیا۔ مسلم کہتے تھے کہ حضرت عثمانؓ ہی کے زمانے مین میرے والد کی وفات ہوگئی پھر وہ تحریر ہمارے پاس رہی یہانتک کہ عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے تو انھون نے اپنے عامل کو جو ہمارے یہان تھا لکھکے بھیجا کہ مسلم بن حارث تمیمی کو میرے پاس مع رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خط کے جو حضرت نے انکے والد کو لکھ دیا تھا بھیجدو۔ یہ کہتے تھے کہ پھر مین انکے پاس گیا انھون نے اُس خط کو پڑھا اور میرے لیے (وظیفہ مقرر کرنے کا) حکم دیا پھر انھون نے مجھسے کہا کہ مین نے تمھین اسلیے بلایا ہے کہ تمھارے والد نے جو حدیثین تمسے بیان کی ہون مجھسے بیان کرو یہ کہتے تھے کہ پھر مین نے صحیح صحیح حدیثین بیان کین۔ اس حدیث کو حوطی نے ولید بن مسلم سے انھون نے عبدالرحمن بن حسان سے انھون نے حارث بن مسلم بن حارث سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انھین ایک تحریر لکھدی تھی ابو زرعہ سے پوچھا گیا کہ (صحیح کیا ہے) مسلم بن حارث یا حارث بن مسلم انھون نے کہا ہے صحیح یہ ہے کہ مسلم بن حارث اپنے باپ سے روایت کرتے ہین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **حارث** (رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم بن مغیرہ۔ قریشی حجازی۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ بخاری نے بھی انکو بھی صحابہ مین ذکر کیا ہے

اور کہا ہی کہ حارث بن مسلم جنکی کنیت ابو المغیرہ ہی مخزومی قریشی حجازی ہین صحابی ہین۔ ابن دباغ اندلسی نے انکا ذکر کیا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن مضرس بن عبد رباح۔ انھون نے بیعۃ[1] الرضوان کی تھے اور اسکے بعد کے تمام غزوات مین شریک تہا اور جنگ قادسیہ مین شہید ہوئے۔ انکی اولاد بھی تھی یہ عدوی کا قول ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ بن نعمان بن امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل انصاری اشہلی۔ سعد بن معاذ کے بھائی ہین صحابی ہین۔ غزوہ بدر مین شریک تھے یہ تین بھائی تھے سعد عمرو حارث اوس۔ عروہ نے اُن لوگون کے نام مین جو انصار کے قبیلہ اوس کی شاخ بنی عبد الاشہل سے جنگ بدر مین شریک تھے حارث بن معاذ بن نعمان کا نام بھی کہا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ۔ انکا ذکر صحابہ مین ہی عبادہ بن صامت کی حدیث مین حسن نے مقدام رہاوی سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ عبادہ اور ابو الدرداء اور حارث بن معاویہ بیٹھے ہوئے تھے ابو الدرداء نے کہا کہ تم مین سے کسی کو اسدن کا واقعہ یاد ہی جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے اونٹ کے پیچھے کھڑے ہوکر ہمیں نماز پڑھائی تھی عبادہ نے کہا ہان مجھے یاد ہی پھر انھون نے بیان کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے ایک اونٹ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھائی پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو اونٹ کی ایک مینگنی کی طرف اشارہ کرکے آپنے فرمایا کہ تمہارے مال غنیمت سے میرے لیے اسقدر بھی حلال نہین جو اس مینگنی کی برابر ہو سوا خمس کے سو وہ خمس بھی پھر تمھین میں واپس جاتا ہی۔ اس حدیث کو ابو سلام اسود نے مقدام بن معدیکرب کندی سے روایت کیا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ (یہ حدیث) حارث بن معاویہ کندی (سے مروی ہی) یہ حدیث بواسطے مقدام کے حارث بن معاویہ سے مروی ہی کہ انھون نے کہا مجھسے عبادہ بن صامت نے بیان کیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن معلی۔ انصاری۔ کنیت انکی ابو سعید۔ فلیح بن سعید بن حارث بن معلی نے انکا نام بیان کیا ہی۔ حفص بن عاصم نے ابو سعید بن معلی سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبع مثانی اور قرآن عظیم جو مجھکو دیا گیا ہی اس سے مراد سورۂ الحمد ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی اور کنیت کے باب مین انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر آئیگا۔

[1] واقعہ حدیبیہ مین آنحضرت صلعم نے ایک درخت کے نیچے تمام صحابہ سے بیعت لی تھی اللہ نے اس بیعت والون سے اپنی رضامندی کی خبر دی اسی لیے اسکو بیعۃ الرضوان کہتے ہین۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح جمحی۔ مہاجرین حبش میں سے ہیں انکو ابن مندہ نے ذکر کیا ہی انھوں نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ انھوں نے کہا جن لوگوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی انہیں قبیلۂ بنی جمح بن عمرو سے حارث بن معمر بن حبیب بھی تھے اور انکے ساتھ انکی بی بی تھیں جو مظعون کی بیٹی تھیں۔ سرزمین حبش میں انکے بطن سے حاطب پیدا ہوئے تھے۔ اس حدیث کو ابن لہیعہ نے ابو الاسود سے انھوں نے عروہ سے روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

لیلی۔ انکی حدیث یزید بن عبداللہ بن حارث نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا حارث لیلی سے انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا گھوڑے کی پیشانیوں میں خیر (کامیابی) قیامت تک وابستہ ہی اور انکے مالکوں کو اسکا بدلہ ملیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن نبیہ۔ ابو عبدالرحمن سلمی نے انکا ذکر اہل صفہ میں کیا ہی۔ انس بن حارث بن نبیہ نے اپنے والد حارث بن نبیہ سے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور اہل صفہ میں سے تھے روایت کی ہی کہ انھوں نے کہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا اسوقت حسین آپ کی گود میں تھے آپ فرماتے تھے کہ میرا یہ فرزند سرزمین عراق میں شہید کیا جائیگا جو شخص اسوقت کو پائے وہ اسکی مدد کرے چنانچہ انس بن حارث حضرت حسین کے ساتھ شہید ہوے انس بن حارث سے یہ بھی مروی ہی کہ انھوں نے کہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا اپنے باپ سے انھوں نے روایت نہیں کی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن اساف بن نضلہ بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی نجاری۔ ابن اسحاق نے انکا ذکر ان لوگوں میں کیا ہی جو غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے عدوی نے کہا ہی کہ غزوۂ بدر اور احد اور اسکے مابعد کے تمام غزوات میں یہ شریک رہے اور غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو علی نے ابو عمر پر استدراک کرنیکی غرض سے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن امرء القیس۔ انکا نام برک بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ بدر میں اور احد میں شریک تھے عبداللہ بن جبیر اور خوات بن جبیر کے چچا ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن خزمہ بن ابی خزمہ اور بعض لوگ کہتے ہیں خزیمہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس بن حارثہ

ابن ثعلبہ انصاری اوسی - بدر مین شریک تھے عبدان نے انکا ذکر کیا ہی اور ایک حدیث انکی عبدالکریم جزری سے نقل کی ہی عبدالکریم نے ابن حارث سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی کہ انھون نے جبریل علیہ السلام کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دیکھا یہی ہین جنکو حارثہ بن نعمان بھی کہتے ہین مگر عبدان نے ان دونون کے نام اور کنیت اور نسب مین فرق بیان کیا ہی- انھون نے حارثہ کو ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ نعمان بن رافع بن زید بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار بن مالک بن عمرو بن خزرج کے بیٹے ہین انصاری ہین خزرجی ہین انھون نے انکی ایک حدیث بواسطہ زہری کے عبداللہ بن عامر سے نقل کی ہی کہ انھون نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا- انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی یہ کلام انھین کا تھا- ابن مندہ نے بھی انکا ذکر لکھا ہی مگر ابوموسی نے چونکہ انکے نسب مین ابوخزمہ کا نام دیکھا اور ابن مندہ نے اسکو نہین بیان کیا اور نسب مین انھون نے اور بھی تغیر کر دیا ہی جیسا کہ تم اسکے بعد کے تذکرہ مین دیکھو گے لہذا ابوموسی نے انکو اور کوئی سمجھا حالانکہ یہ وہی ہین ابوموسی اگر ابن مندہ کی غلطی جو اس نسب کے بیان کرنے مین انھون نے کی ظاہر کر دیتے تو اس سے بہتر ہوتا کہ انھون نے ایک نیا نام بر استدراک کیا جس شخص نے جبریل کو دیکھا وہ حارثہ بن نعمان خزرجی ہین ابن مندہ نے بھی انکا ذکر کیا ہی - واللہ اعلم-

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن لعمان بن رافع بن ثعلبہ بن جشم بن مالک - ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہی بعد اسکے انھون نے خود اپنے قول کی مخالفت کی ہی - ابن مندہ نے عبدالکریم جزری سے انھون نے ابن حارث بن لعمان سے انھون نے اپنے والد حارث بن نعمان انصاری سے کی روایت کی ہی جو بنی عمرو بن عوف سے تھے اور غزوۂ بدر مین شریک تھے - ابونعیم نے عروہ سے اُن لوگون کے نام مین جو انصار کے قبیلۂ بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے شریک بدر ہوئے تھے حارثہ بن نعمان کا نام بھی نقل کیا ہی یہ نسب علاوہ اس نسب کے ہی جو پہلے بیان کیا گیا اور یہی صحیح ہی - ہمین ابوجعفر نے اپنی سند سے یونس سے انھون نے ابن اسحاق سے اُن لوگون کے نام مین جو قبیلۂ بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے شریک بدر تھے حارث بن نعمان بن حرام کا نام نقل کر کے خبر دی اس سے بھی انھین دونون کے قول کی تائید ہوتی ہی کہ یہ بنی عمرو بن عوف سے ہین اور وہ نسب جو شروع تذکرہ مین بیان کیا گیا صحیح نہین ہی اور یہی ہین جنکو ابوموسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ذکر کیا ہی ابن مندہ سے انکے نسب مین غلطی ہو گئی ہی واللہ اعلم-

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن نفیع بن سعلی بن لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ زرقی انصاری کنیت انکی ابوسعید بن معلی - اور بعض لوگ انکو حارث بن معلی کہتے ہین یہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہین - انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی-

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن نوفل بن حارث بن بن عبدالمطلب - قریشی ہاشمی - انکے والد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت انھین حاصل تھی اور حضرت کے زمانے مین انکے بیٹے عبداللہ پیدا ہو چکے تھے جنکا لقب ببہ تھا جو یزید بن معاویہ کے مرتے وقت بصرہ کے حاکم تھے عنقریب انکا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ اُنکے نام مین کیا جائیگا - انکے والد حارث اپنے باپ نوفل کے ساتھ ہی اسلام لائے تھے یہ ابوعمر کا قول ہی - ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حارث بن نوفل کو مکہ کا حاکم بنایا تھا پھر وہ بصرہ سے مدینہ چلے گئے - بصرہ مین انھون نے عبداللہ بن عامر کی امارت کے زمانہ مین ایک گھر بنا لیا تھا بعض لوگون کا قول ہی کہ انھون نے حضرت عمرؓ کی آخر خلافت مین وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ انھون نے حضرت عثمانؓ کی خلافت مین وفات پائی اسوقت انکی عمر ستر برس کی تھی - رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمزلف بھی تھے حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نکاح مین تھیں اور ہند بنت ابی سفیان حارث کے نکاح مین تھیں وہی انکے بیٹے عبداللہ کی مان ہین - انسے انکے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انھین نماز جنازہ مین اس دعا کے پڑھنے کی تعلیم فرمائی اللہم اغفر لاحیائنا وامواتنا واصلح ذات بیننا والف بین قلوبنا اللہم ہذا عبدک ولا نعلم الا خیرا وانت اعلم بہ فاغفر لنا ولہ مین اس زمانے مین کمسن تھا مینے کہا کہ اگر ہم بھلائی نہ جانتے ہون حضرت نے فرمایا تو پھر جو بات جو تم نہ جانتے ہو وہ نہ کہو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی - مین کہتا ہون کہ ابوعمر نے جو یہ بیان کیا ہی کہ حضرت ابوبکرؓ نے حارث کو مکہ کا حاکم مقرر کیا تھا یہ انکا وہم ہی مکہ مین حاکم حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت مین بنا بر قول صحیح عتاب بن اسید تھے ہان نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حارث کو جدہ کا حاکم بنایا تھا اسی وجہ سے وہ غزوہ حنین مین شریک نہین ہوسکے پھر حضرت ابوبکرؓ نے انکو معزول کر دیا تھا بعد اسکے جب حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو انھون نے پھر انکو حاکم بنایا اسکے بعد وہ بصرہ چلے گئے -

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن ہانی بن ابی شمر بن جبلہ بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین - کندی ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے حاضر ہوئے اور جنگ ساباط مین شریک تھے جنگ ساباط عراق مین اُس جنگ کا نام ہی جب حضرت سعد نے قادسیہ سے مدائن پر حملہ کیا جب مقام ساباط مین پہونچے تو سخت جنگ ہوئی اسدن انھون نے بہت خونریزی کی دشمن نے انکو گھیر لیا تو انھون نے پکارا اے حکر ای حکر یہ ایک یمنی لغت ہی مراد انکی حجر بن عدی تھے

١٥ ترجمہ ۔ اے اللہ ہمارے زندون کو اور ہمارے مردون کو بخشدے اور ہمارے درمیان مین صلح کردے اور ہمارے دلون مین الفت پیدا کر اے اللہ یہ تیرا بندہ ہی اور ہم (اسکے متعلق) بھلائی

چنانچہ حجران کے پاس آئے اور انھوں نے انکو چھڑایا اس روز انکو دو ہزار پانچسو انعام ملا تھا۔ یہ کلبی اور ابن شاہین کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے ابن شاہین سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام جہنی۔ کنیت انکی ابو عبد الرحمن۔ انسے اہل مصر نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم۔ کنیت انکی ابو عبد الرحمن قریشی مخزومی۔ انکی والدہ ام جلاس اسماء بنت مخرمہ بن جندل بن ابیر بن نہشل بن دارم تمیمیہ ہیں یہ ابو جہل کے حقیقی بھائی ہیں اور خالد بن ولید کے چچا کے بیٹے ہیں اور بنا بر قول صحیح حضرت عمر بن خطاب کی والدہ حنتمہ کے بھی چچا کے بیٹے ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکے بھائی ہیں غزوہ بدر میں کافروں کی طرف سے آئے تھے اور (آخر میں) بھاگ گئے انکو اس بھاگنے سے عار دلائی گئی اور یہ اشعار حسان بن ثابت نے انھیں کے حق میں کہے تھے۔

ان کنت[1] کاذبۃ بما حدثتنی ۔۔۔ فنجوت منجی الحارث بن ہشام

ترک الاحبۃ ان یقاتل دونہم ۔۔۔ ونجا براس طمرۃ ولجام

حارث نے اپنے اس بھاگنے کا عذر ایسا بیان کیا ہے کہ (علامہ) اصمعی نے اسکی نسبت کہا ہے کہ انسے بہتر فرار کے متعلق کسی کا عذر سنا نہیں گیا اور وہ عذر انکا یہ ہے

اللہ[2] یعلم ما ترکت قتالہم ۔۔۔ حتی رموا فرسی باشقر مزبد

یہ اشعار مشہور ہیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور حضرت ام ہانی بنت ابی طالب کے یہاں اس روز پناہ لی حضرت علی نے چاہا کہ انکو قتل کر دیں مگر ام ہانی نے اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ اے ام ہانی جسکو تم نے پناہ دی اسکو ہمنے بھی پناہ دی۔ یہ قول زبیر وغیرہ کا ہے اور مالک وغیرہ کا قول ہے کہ حضرت ام ہانی نے جنکو پناہ دی تھی وہ ہبیرہ بن ابی وہب تھے۔ جب حارث مسلمان ہوئے تو انکا اسلام بہت اچھا ہوا اور انسے بحالت اسلام کوئی ناپسندیدہ بات نہیں دیکھی گئی انھیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کی غنیمت سے سو اونٹ دئیے تھے جیسا کہ آپ نے مولفتہ القلوب کو دیا تھا یہ غزوہ حنین میں آپ کے ہمراہ شریک تھے۔ اسمیں ابو الکرم مکی بن ریان بن

[1] ترجمہ اگر تو نے مجھسے جھوٹ بات بیان کی ہے۔ تو تو حارث بن ہشام کیطرح بچ جائیگا جسنے دوستوں کو چھوڑ دیا انکے لیے نہ لڑا۔ اور اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کے بھاگا۔ [2] ترجمہ اللہ جانتا ہے کہ میں نے لڑائی ترک نہیں کی۔ یہانتک کہ انھوں نے میرے گھوڑے کو نیزہ مارا۔

شہنوی مقری نے اپنی سند سے یحییٰ سے انھون نے (امام) مالک سے انھون نے ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے حضرت عائشہ سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حارث بن ہشام نے پوچھا کہ آپ پر وحی کس طرح آتی ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبھی گھنٹی کی آواز کے مثل آتی ہی اور وہ مجھپر بہت سخت ہوتی ہی جب یہ حالت رفع ہوتی ہی تو جو کچھ فرشتے نے بیان کیا اسکو مین یاد کرچکا ہوتا ہون اور کبھی فرشتہ بشکل انسان میرے پاس آتا ہی اور مجھسے کلام کرتا ہی اور جو کچھ وہ کہتا ہی مین اسکو یاد کر لیتا ہون۔ حضرت عائشہ کہتی تھین کہ بیشک مینے سخت سردی کے دنون مین دیکھا کہ جب حالت وحی آپ سے رفع ہوتی تھی تو آپ کی پیشانی سے پسینہ ٹپکتا ہوتا تھا۔ حارث حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین مع اپنے اہل وعیال اور مال کے ملک شام کی طرف جہاد کرنے گئے تھے اور وہان برابر جہاد کرتے رہے یہانتک کہ جنگ یرموک مین رجب سنہ ۱۵ھ مین شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہین (یہ نہین ہوا) بلکہ طاعون عمواس واقع سنہ ۱۸ھ مین انکی وفات ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہین سنہ ۱۵ھ مین۔ جب انکی وفات ہوئی تو انکی بی بی فاطمہ بنت بن مغیرہ سے جو حضرت خالد بن ولید کی بہن تھین اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کی مان تھین حضرت عمر بن خطاب نے نکاح کر لیا تھا۔ علمای نسب نے بیان کیا ہی کہ حارث بن ہشام کی اولاد مین انکے بعد صرف عبدالرحمٰن اور انکی بہن ام حکیم باقی تھین۔ عبداللہ بن مبارک نے اسود بن شیبان سے انھون نے ابو نوفل بن ابی عقرب سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا جب حارث ابن ہشام مکہ سے بغرض جہاد نکلے تو اہل مکہ کو سخت رنج ہوا کوئی شخص ایسا جو کھانا کھاتا[۱] ہو نہین بچا جو انکے ہونچانے کو نہ آیا ہو جب یہ بطحا کی بلندی پر پہونچے تو یہ ٹھہر گئے اور سب لوگ انکے گرد کھڑے ہوکر رونے لگے جب انھون نے لوگون کی بے صبری کی حالت دیکھی تو انکو بھی رقت طاری ہوئی اور یہ بھی رونے لگے اور کہا کہ ای لوگو مین اسواسطے نہین نکلا کہ تمھارے پاس رہنے کی مجکو خواہش نہ ہو یا تمھارے اس شہر سے مین کسی دوسرے شہر کو پسند کرتا ہون بلکہ یہ معاملہ جب ہوا تو کچھ لوگ نکلے حالانکہ خدا کی قسم وہ نہ اس عمر کے تھے اور نہ انکے گھر مین سامان تھا پس اب ہم اگر مکہ کے پہاڑ سونے کے ہو جائین اور انکو خدا کی راہ مین خرچ کر دین تو انکے دنون مین سے ایک دن بھی نہین پا سکتے پس اگر وہ دنیا مین ہمسے بڑھ گئے تو ہم یہ چاہتے ہین کہ آخرت مین اُنکے شریک ہو جائین لہذا یہ اللہ تعالی کی طرف سفر ہی اور ملک شام کا قصد ہی چنانچہ یہ شہید ہوئے۔ انسے انکے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہی کہ انھون نے (ایکمرتبہ) عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جسکو مین گرہ مین باندھ لون حضرت نے فرمایا اسکو قابو مین رکھو اور آپ نے زبان کی طرف اشارہ کیا یہ کہتے تھے کہ مین نے اسکو بہت آسان سمجھا اور مین بہت کم سخن آدمی تھا مین اس بات کو اچھی طرح نہین سمجھا مگر

[۱] مطلب یہ ہی کہ دودھ پیتے بچون کے سواب آئے تھے ۱۲

جب مینے تجربہ کیا تو معلوم ہوا کہ اس سے بڑھکر کوئی بات دشوار نہین ہی۔ حبیب بن ابی ثابت نے روایت کی ہی کہ حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل و عیاش بن ابی ربیعہ یہ سب لوگ غزوۂ یرموک مین زخمی ہوئے جب یہ لوگ اُٹھا کے لائے گئے تو حارث بن ہشام نے پانی پینے کے لیے مانگا جب پانی آیا تو عکرمہ نے انکی طرف دیکھا انھون نے (خود پانی نہ پیا اور) کہا کہ یہ پانی عکرمہ کو دیدو جب عکرمہ نے پانی لیا تو عیاش نے انکی طرف دیکھا عکرمہ نے کہا یہ پانی عیاش کو دیدو عیاش تک جب پانی پہونچا تو انکی وفات ہو چکی تھی پھر کسی کو پانی نہ پہونچ سکا یہانتک کہ سب کی وفات ہوگئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن وہبان بن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے بنی عبد بن عدی بن دیل کا جو وفد آیا تھا اسمین حارث بن وہبان بھی تھے ان لوگون نے کہا کہ ای محمد ہم اہل حرم ہین وہین کے رہنے والے ہین اور وہان کے سب لوگون مین زیادہ معزز ہین یہ واقعہ اسید بن ابی ایاس کے نام مین گذرچکا ہی انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید اسدی۔ محمد بن سائب کلبی نے ابو صالح سے انھون نے حارث بن یزید سے روایت کی ہی کہ انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا حج ہر سال فرض ہی اسپر یہ آیت نازل ہوئی [1] وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید جہنی۔ عبدان نے انکو ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ مینے احمد بن سیار سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ ایک شخص ہین اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ قبیلۂ جہینہ سے ہین انکی کوئی حدیث معلوم نہین مگر انکا ذکر ابوالیسر کی حدیث مین ہی۔ جابر بن عبد اللہ نے روایت کی ہی کہ ابو الیسر کہتے تھے میرا کچھ مال حارث ابن یزید جہنی کے ذمہ تھا اور وہ بہت دنون انکے پاس رہا یہ حدیث مشہور ہی۔ حسن بن زیاد نے حارث بن یزید جہنی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہی کہ رُکے ہوے پانی مین پیشاب کیا جائے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن سعد بکری۔ ابن شاہین نے اور سراج نے اور عسکری مروزی نے انکا ذکر صحابہ مین کیا ہی ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا

[1] ترجمہ لوگون پر اللہ کے لیے کعبہ کا حج فرض ہی جو وہان تک پہونچ سکے ۱۲ — یہ تھی ہمدردی اور سچی محبت اپنے بھائیون کی ۱۲

وہ کہتے تھے ہمین زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ابو المنذر نے عاصم بن بہدلہ سے انھون نے ابو وائل سے انھون نے حارث بن یزید بکری سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین علا ابن حضرمی کی شکایت کرنیکو (نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف) چلا جب یہان مقام سے ربذہ مین پہونچا تو ایک بوڑھیا کو مینے دیکھا کہ وہ راستہ بھول گئی تھی اُسنے مجھسے کہا کہ اے بندۂ خدا مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ کام ہی کیا تم مجھکو انکے پاس پہونچا دوگے اسکے بعد پوری حدیث انھون نے ذکر کی زید بن حباب نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہی حالانکہ یہ واقعہ حارث بن حسان کا ہی جو انکی کتابون مین مذکور اور بعض لوگ کہتے ہین حریث بن حسان کا ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید۔ قریشی عامری۔ عامر بن لوی کے خاندان سے ہین۔ انھین کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی وما کان لمومن ان یقتل مومنا الا خطأ[1] اس کا واقعہ اسطرح پر ہی کہ یہ بقصد ہجرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے راستے مین انکو عیاش بن ابی ربیعہ ملے یہ اُن لوگون مین تھے جو مکہ میں ابو جہل کے ساتھ ملکے عیاش کو ستایا کرتے تھے عیاش نے انپر تلوار اٹھائی وہ انکو کافر سمجھتے تھے (چنانچہ انکو قتل کر دیا حالانکہ اسوقت وہ مسلمان ہو چکے تھے) بعد اسکے عیاش نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور آپ سے یہ واقعہ بیان کیا اسپر یہ آیت نازل ہوئی وما کان لمومن ان یقتل مومنا الا خطأ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا بعد اسکے عیاش سے فرمایا کہ اٹھو اور غلام آزاد کرو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور انھون نے اس سے پہلے بھی انکا ذکر لکھا ہی اور کہا ہی کہ انکا نام حارث بن یزید بن انسہ ہی اور پورا قصہ بیان کیا ہی مگر ان دونوں تذکرون مین کچھ فرق نہین ہی سوا اسکے کہ پہلے تذکرہ مین انھون نے پورا قصہ بیان کر دیا ہی اور انکا نسب دادا تک بیان کر دیا ہی اور اس جگہ انھون نے پورا قصہ نہین بیان کیا اس سے یہ نہین لازم آتا کہ یہ دونون دو ہو جاوین۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

انکی حدیث حسن بن موسی اشیب نے حماد بن سلمہ سے انھون نے ثابت سے انھون نے حبیب بن عبید سے انھون نے حارث سے روایت کی ہی کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اُس طرف سے ایک اور شخص کا گذر ہوا تو اس بیٹھے ہوئے شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ مین اس شخص کو خدا کے لیے دوست رکھتا ہون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اسکو اسکی اطلاع کر دی ہی اُسنے کہا نہین تو آپ نے فرمایا تم اسکو اسکی اطلاع کر دو چنانچہ اس شخص نے

[1] ترجمہ کسی مسلمان کو جائز نہین ہی کہ کسی مسلمان کو قتل کر دے مگر دھوکہ سے ۱۲

جاکر کہا کہ مین تمکو خدا کے لیے دوست رکھتا ہون اُس شخص نے (دعا دی اور) کہا کہ جسکے لیے تم مجھسے محبت کرتے ہو وہ تمسے محبت کرے۔ اس حدیث کو ابن عائشہ اور عفان نے حماد بن ثابت سے انھون نے حبیب بن سبیعہ ضبعی سے انھون نے حارث سے روایت کیا ہی کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا الی آخر الحدیث اور اس حدیث کو مبارک بن فضالہ نے اور حسین بن واقد نے اور عبد اللہ بن زبیر نے اور عمارہ بن زاذان نے ثابت سے انھون نے انس سے روایت کیا ہی حالانکہ یہ وہم ہی۔ حماد کی حدیث زیادہ مشہور ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

بزیادت ہا۔ یہ بیٹے ہین اضبط ذکوانی کے۔ اہل جزیرہ مین سے ہین۔ انکی حدیث عبد اللہ بن یحیی ابن حارث بن اضبط نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے چھوٹون پر شفقت نہ کرے اور ہمارے بڑون کی تعظیم نہ کرے وہ ہم مین سے نہین ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جبلہ بن حارث کلبی۔ یہ بھتیجے ہین زید بن حارثہ غلام نبی صلے اللہ وسلم کے انکا نسب اُسامہ ابن زید کے نام مین گذر چکا ہی۔ عبدان نے انکو ذکر کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن حذام۔ عبدان نے انکو ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے اور آپ کو ایک شکار جو خود انھون نے کیا تھا ہدیہ مین دیا تھا حضرت نے اُسے لے لیا اور نوش فرمایا۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک یمنی عمامہ دیا تھا۔ انکا شمار اہل شام مین ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خمیر اشجعی۔ بنی سلمہ کے حلیف ہین۔ انصار مین سے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ بنی خزرج کے حلیف ہین موسی بن عقبہ نے انکا ذکر شرکائے بدر مین کیا ہی اور یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے اُن لوگون کے نام مین جو غزوہ بدر مین شریک تھے حارثہ بن خمیر اور عبد اللہ بن خمیر کا بھی نام نقل کیا ہی یہ دونون قبیلہ اشجع کے حلیف تھے۔ اور ابراہیم بن سعد نے اور سلمہ نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں مین خارجہ بن حُمیّر اور عبد اللہ بن حمیر کا نام نقل کیا ہی کہ یہ دونون قبیلہ اشجع سے تھے اور بنی سلمہ کے حلیف تھے اور واقدی نے حمزہ بن حُمیّر لکھا ہی ہم انشاء اللہ تعالی حمزہ کے نام مین انکو بھی ذکر کرینگے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے جو یہ کہا ہی کہ یہ بنی سلمہ کے حلیف ہین اور انصار مین سے ہین

اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ بنی خزرج کے حلیف ہین اس سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ کوئی اختلاف ہو حالانکہ یہ اختلاف نہین ہو بنی سلمہ خزرج ہی سے ہین پس جب یہ انکے حلیف ہوئے تو خزرج کے حلیف ہوگئے واللہ اعلم۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع عبدان نے اور ابن علی نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہو یعنی بفتح رار و تخفیف حالانکہ یہ لفظ ربیّع ہو بضم رار و تشدید بار۔ یہ انکی والدہ کا نام ہو۔ حماد نے ثابت سے انھون نے حضرت انس سے روایت کی ہو کہ حارثہ بن ربیع بدر کے دن تماشہ دیکھنے کو آئے تھے اسوقت یہ بچے تھے کسی کا تیر ناگہان انکے گلے مین لگ گیا اور یہ شہید ہوگئے تو انکی مان ربیع آئین اور انھون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ جانتے ہین کہ حارثہ سے مجھکو کسقدر محبت تھی پس اگر وہ جنت مین ہو تو مین صبر کرون ورنہ اللہ تعالیٰ دیکھیگا کہ مین کیا کرتی ہون حضرت نے فرمایا کہ اے ام حارثہ اسکے لیے ایک جنت نہین بلکہ کئی جنتین ہین وہ فردوس اعلی مین ہو حارثہ کی مان نے کہا تو اب مین صبر کرونگی۔ یہ بھی روایت کیگئی ہو کہ وہ احد کے دن شہید ہوئے مگر پہلا قول صحیح ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی اور ابونعیم نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ حارثہ بیٹے ہین سراقہ کے جنکا ذکر آگے آئیگا اور ربیع انکی مان ہین یہ اپنی مان کی طرف نسبت کیے گئے اسلیے کہ انکی مان نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نکاح کی درخواست کی تھی اور نیز اسی وجہ سے کہ اس حادثہ کے وقت انکے والدین مین سے صرف یہی باقی تھین۔ ابن مندہ پر اس تذکرہ مین استدراک کرنا درست نہین کیونکہ انکا اپنی والدہ کی طرف منسوب ہونا بہ نسبت اسکے مشہور نہین ہو اور نیز اسوجہ سے کہ ابن مندہ نے حارثہ بن سراقہ کا ذکر لکھا ہو اور کہا ہو کہ بعض لوگ انکو حارثہ بن ربیع کہتے ہین وہ حضرت انس بن مالک کی پھوپھی کے بیٹے ہین۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید۔ انصاری۔ بدری۔ محمد بن اسحاق مسیبی نے محمد بن فلیح سے انھون نے موسی بن عقبہ سے انھون نے ابن شہاب سے اُن لوگون کے ذیل مین جو انصار کے قبیلۂ بنی حارث بن خزرج سے شریک بدر تھے حارث بن زید بن ابی زہیر ابن امرؤالقیس کا نام بھی نقل کیا ہو۔ مسیبی کی روایت مین انکا نام حارثہ ہی بتایا گیا ہو اور ابراہیم بن منذر کی روایت مین انکا نام خارجہ ہو اور ابن اسحاق نے ایسا ہی کہا ہو۔ ابونعیم نے انکا تذکرہ یہین لکھا ہو اور ابن مندہ اور ابوعمر نے خارجہ کے نام مین انکا ذکر لکھا ہو اور یہی صحیح ہو اور پہلا قول وہم ہو۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ بن حارث بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ انصاری خزرجی نجاری۔ بدر کے

دن شہید ہوئے انکی والدہ ربیع بنت نضر ہین جو حضرت انس بن مالک کی پھوپھی تھین - انکو حیان بن عرقہ نے بدر
مین شہید کیا تھا یہ حوض سے پانی پی رہے تھے اُسی حال مین حیان نے انکے تیر مارا وہ تیر انکے گلے مین لگا اور یہ شہید ہو گئے
تماشا دیکھنے آئے تھے اُس زمانے مین یہ کم سن تھے کوئی اولاد نہین چھوڑی - انکی والدہ ربیع نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین
آئین اور انھون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ جانتے ہین حارثہ سے مجھے کسقدر محبت تھی پس اگر وہ اہل جنت مین سے ہون
تو مین صبر کرون ورنہ اللہ دیکھیگا کہ مین کیا کرتی ہون حضرت نے فرمایا کہ اے ام حارثہ حارثہ کے لیے ایک جنت نہین بلکہ بہت سی
جنتین ہین اور وہ فردوس اعلی مین ہین - ربیع نے کہا تو اب مین صبر کرونگی - ابونعیم نے بیان کیا ہی کہ یہ اپنی والدہ کے بڑے
خدمتگزار تھے یہانتک کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مین جنت مین گیا تو مینے حارثہ کو دیکھا - دیکھو ماں کی اطاعت ایسی
ہی چاہیے - ہمین ابوالقاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی فراتی فقیہ شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد یعنی یحیی بن علی
طراح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسین یعنی محمد بن علی بن محمد بن مہتدی باللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن یوسف
بن دوست علاف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن عون نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یوسف بن عطیہ نے ثابت بنانی سے انھون نے حضرت انس سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے
اس حال مین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چلے جارہے تھے ایک انصاری جوان آپ کے سامنے آیا اس سے نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ ای حارثہ تمنے کس حال مین صبح کی انھون نے کہا مینے اس حال مین صبح کی کہ مین اللہ پر یقینا ایمان رکھتا ہون
حضرت نے فرمایا دیکھو کیا کہہ رہے ہو ہر بات کی ایک حقیقت ہوتی ہی (تمہارے اس قول کی کیا حقیقت ہی) اُس جوان نے عرض
کیا کہ یارسول اللہ میرا دل دنیا سے پھر گیا ہی مین رات بھر جاگتا ہون اور دن بھر پیاسا رہتا ہون اور مین گویا اپنے پروردگار
عزوجل کا عرش کھلم کھلا دیکھ رہا ہون اور مین گویا اہل جنت کو دیکھ رہا ہون کہ وہ باہم ایک دوسرے مل رہے ہین اور گویا
اہل دوزخ کو دیکھ رہا ہون کہ وہ اسمین شور کر رہے ہین حضرت نے فرمایا تم اسی بات پر قائم رہو تم ایک ایسے بندے ہو کہ اللہ تعالی نے
ایمان کو تمہارے دل مین روشن کر دیا ہی - پھر اس جوان نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے لیے شہادت کی دعا فرمائیے چنانچہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے دعا کی - ایک مرتبہ سوارون کو آواز دیگئی تو سب سے پہلا سوار جو آیا وہ یہی تھے اور
سب سے پہلا سوار جو شہید ہوا وہ یہی تھے جب انکی شہادت کی خبر انکی والدہ کو پہونچی تو وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئین اور انھون نے کہا کہ یارسول اللہ اگر وہ جنت مین ہو تو مین نہ روؤن اور نہ رنجیدہ ہون اور اگر وہ دوزخ مین ہو
تو مین جبتک دنیا مین زندہ رہون روتی رہون حضرت نے فرمایا کہ اے ام حارثہ انکے لیے ایک جنت نہین بلکہ کئی جنتین ہین
اور حارثہ فردوس اعلی مین ہین پس انکی ماں ہنستی ہوئی لوٹ گئین اور یہ کہتی جاتی تھین کہ اے حارثہ تجھکو مبارک ہو بعض لوگونکا

بیان ہی کیا انصار میں غزوہ بدر میں سب سے پہلے یہی شہید ہوئے۔ اور ابن مندہ نے کہا ہی کہ یہ غزوہ بدر مین شریک تھے اور غزوہ احد مین شہید ہوئے۔ ابو نعیم نے اسکا انکار کیا ہی اور انھون نے ابن مندہ کا تعاقب کیا ہی اور ایک روایت بھی ابن اسحاق او ر انس سے اس مضمون کی نقل کی ہی کہ وہ غزوۂ بدر مین شہید ہوئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ ابو نعیم نے جو ذکر کیا ہی کہ انکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت مین دیکھا یہ حال حارثہ بن نعمان کا ہی اسکو بہت سے ائمہ نے بیان کیا ہی منجملہ انکے امام احمد بن حنبل بھی ہین انھون نے اپنی مسند مین ذکر کیا ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے خواب مین دیکھا ہی کہ مین جنت مین ہون وہان مینے ایک پڑھنے والی کی آواز سنی کہ وہ پڑھ رہا تھا مینے پوچھا کہ یہ کون شخص ہی لوگون نے کہا یہ حارثہ بن نعمان ہین مینے کہا کہ مان کی اطاعت ایسی ہی کرنا چاہیے۔ (ان) حارثہ بن سراقہ کا ذکر حارثہ بن ربیع کے نام مین ہو چکا ہی وہ یہی ہین اگر ہمنے یہ التزام نہ کیا ہوتا کہ کوئی تذکرہ ترک نہ کرینگے تو بیشک ہم اس تذکرہ کو ترک کر دیتے اور پہلے تذکرہ پر اکتفا کرتے۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن حارث بن قیس بن عامر بن مالک بن لوذان بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس غزوہ احد مین شریک تھے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور عدوی نے کہا ہی کہ تمام اہل مغازی کا اتفاق ہی کہ یہ احد مین شریک تھے۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شراحیل بن کعب بن عبد العزی بن امرء القیس بن عامر بن نعمان کلبی۔ والد ہین زید بن حارثہ غلام نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے۔ انکا نسب اسامہ بن زید کے نام مین گذر چکا ہی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اپنے بیٹے زید کو لینے آئے تھے پھر مسلمان ہو گئے۔ اسامہ بن زید نے اپنے والد زید بن حارثہ سے روایت کی ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے والد حارثہ کو اسلام کی ترغیب دی تو انھون نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ظفر۔ ابن شاہین نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن امیہ بن ضبیب۔ بعض لوگون نے انکا تذکرہ صحابہ مین لکھا ہی۔ ابو عمر نے کہا ہی کہ یہ ایک مجہول شخص ہین مشہور نہین ہین بخاری نے انکو ذکر کیا ہی۔ عصمہ بن کمیل بن وہب بن حارث بن عدی بن امیہ بن ضبیب نے اپنے اپنے باپ دادا سے انھون نے حارثہ بن عدی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے کہ مین اور میرے بھائی اس وفد مین

تھے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا تھا تو حضرت نے فرمایا کہ ای اللہ حارثہ کو انکے رزق مین برکت دے ابن ماکولا نے انکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ حارثہ بن عدی انکا شمار اہل شام مین ہی صحابی ہین ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قطن بن زابر بن کعب بن حصن بن علیم بن جناب بن ہبل بن عبد اللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ ابن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ۔ کلبی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین یہ اور انکے بھائی حصن وفد بنکے گئے تھے حضرت نے ان دونون کو یہ تحریر لکھدی تھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمد رسول اللہ لحارثۃ و حصن ابنی قطن لاہل المواۃ من بنی جناب من المار الجاری العشر ومن العثری نصف العشر فی السنۃ فی عمائر کلب۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک انصاری۔ حبیب بن عبد کی اولاد سے ہین۔ بدر مین شریک تھے یہ محمد بن اسحاق کا قول ہی اسکو یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہی ابن مندہ نے بھی کہا ہی کہ جو لوگ حبیب بن عبد کی اولاد سے بدر مین شریک تھے انھین حارث بن مالک بھی ہین۔ اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض وہم کرنے والون نے یعنی ابن مندہ نے انکا ذکر لکھا ہی اور اُسنے اپنا وہم محمد بن اسحاق کی طرف منسوب کر دیا ہی حالانکہ یہ وہم ہی صحیح نام انکا حبیب بن عبد حارثہ بن مالک ہی انھون نے عبد کے اور حارثہ کے درمیان مین فصل کر دیا اور یہ بات فرض کر لی کہ حارثہ صحابی کا نام ہی حالانکہ ابن اسحاق نے جو کچھ لکھا وہ اسکے خلاف ہی جو ابن مندہ نے اُنسے نقل کیا ہی انھون نے ابراہیم بن سعید سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ابن اسحاق سے اُن لوگون کے نام مین جو بنی حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج سے شہید ہوئے رافع بن معلی کا نام روایت کیا ہی پس شہید رافع ہین اور وہ بنی حبیب بن عبد حارثہ سے ہین اس وہم کرنے والے نے یہ سمجھا کہ شہید حارثہ ہین ابو نعیم نے کہا کہ یہ وہم ابن مندہ کو اس وجہ سے بھی پیدا ہوا کہ انھون نے اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انھون نے ابو الاسود سے انھون نے عروہ سے ان لوگون کے نام مین جو انصار کے خاندان بنی بیاضہ سے بیعت عقبہ مین شریک تھے حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج کا نام نقل کیا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ مین کہتا ہون اس معاملہ مین حق ابو نعیم کی طرف ہی اگرچہ ابن مندہ پر ابو نعیم کا ابراہیم بن سعد سے اور انکا اپنے والد سے اور انکا ابن اسحاق سے نقل کرنا حجت نہین ہو سکتا کیونکہ راوی ابن اسحاق سے اکثر اختلاف کرتے ہین ہان ابن مندہ پر وہ روایت ضرور حجت ہی جو یونس نے ابن

ل ترجمہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ تحریر ہی محمد رسول اللہ کیطرف سے حارثہ اور حصن فرزندان قطن کے نام کہ قبیلۂ بنی جناب کی افتادہ زمین مین جو آب باری سے جو چیز پیدا ہو اس پر [illegible]

اسحاق سے نقل کی ہی یونس نے ابن اسحاق سے یہ روایت نقل کی ہی ہمین ابو جعفر عبد اللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے شرکاے بدر کے نامونین نقل کرکے خبر دی کہ انھون نے کہا بنی حبیب بن عبد سے رافع بن معلی بن لوذان ہین - کلبی نے انکا نسب بیان کیا ہی اور کہا ہی رافع بن معلی بن لوذان بن حارث بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج اور انھون نے یہ بھی ذکر کیا ہی کہ رافع غزوہ بدر مین شریک تھے اس سے بھی ابو نعیم کے قول کی تائید ہوتی ہی واللہ اعلم - اس حدیث کو سلمہ بن فضل نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہی اور شرکاے بدر کے نامون مین کہا ہی کہ بنی حبیب بن عبد حارث بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج سے رافع بن معلی بن لوذان بن حارث بن زید بن عدی بن ثعلبہ بن زید مناہ بن حبیب بھی ہین اس سے بھی ابو نعیم کے قول کی تائید ہوتی ہی کہ ابن مندہ سے وہم ہو گیا ہی اور انھون نے حارث بن مالک کو جو بنی حبیب بن عبد سے ہین صحابی سمجھ لیا ہی حالانکہ وہ (خود صحابی نہین ہین بلکہ) صحابی کے دادا ہین واللہ اعلم -

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج بعد اسکے یہ بنی مخلد بن عامر بن زریق سے ہوئے انصاری ہین زرقی ہین - واقدی نے انکو شرکاے بدر مین ذکر کیا ہی - ابو عمر نے کہا ہی کہ ابن مندہ نے بیان کیا ہی کہ حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم انصاری بنی بیاضہ مین سے ہین بیعت عقبہ مین شریک تھے اور اسکو انھون نے ابو الاسود سے انھون نے عروہ سے روایت کیا ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہی - مین کہتا ہون کہ یہ ان دونون کی غلطی ہی کیونکہ اُن دونون نے جو یہ کہا ہی کہ حارثہ بیٹے ہین مالک بن غضب کے یہ بہت ہی بعید ہی کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بنی مالک بن غضب سے جو لوگ تھے انکے اور ان حارثہ کے درمیان مین تقریبًا دس پشتون کا فصل ہی پس کم سے کم یہ انسے تین سو برس بعد ہونگے پس کیونکر مالک حارثہ کے باپ ہو سکتے ہین پھر ابو عمر یہ بھی کہتے ہین کہ حارثہ بیٹے ہین مالک کے اور انکا نسب بیان کرتے ہین تو کہتے ہین کہ بنی مخلد بن زریق سے ہین پس اگر بنی مخلد سے انھون نے خزرج مراد لیا ہی تو بھی صحیح نہین کیونکہ زریق بنی خزرج سے ہین اور اگر انھون نے حارثہ کو مراد لیا ہی تو پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مالک بیٹے ہون غضب جشم بن خزرج کے پھر بنی مخلد سے بھی ہو جائین کیونکہ مخلد بیٹے ہین عامر بن زریق بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب کے یہ اقوال متناقض ہین صحیح نہین ہی - علاوہ اسکے واقدی نے انکو صحابہ مین ذکر نہین کیا انھون نے انساب مین انکا ذکر کیا ہی نہ صحابہ مین واللہ اعلم -

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مضرب - بقول بعض انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی - کوفہ کے رہنے والے ہین حضرت عمر وغیرہ سے روایت کرتے ہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہو -

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن نفع بن زید بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار - انصاری خزرجی ثم من بنی النجار - کنیت انکی ابو عبداللہ - غزوۂ بدر مین اور احد مین اور خندق مین اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے فضلاے صحابہ سے ہین - عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے حارث بن نعمان سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوکے گذرا آپ کے پاس جبرئیل بیٹھے ہوئے تھے مینے آپ کو سلام کیا اور نکل گیا پھر مین جب لوٹا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ تمنے اُس شخص کو دیکھا تھا جو میرے پاس بیٹھا ہوا تھا مین نے عرض کیا کہ ہان آپ نے فرمایا وہ جبرئیل تھے انھون تمھارے سلام کا جواب بھی دیا حضرت ابن عباس نے روایت کی ہو کہ حارث بن نعمان کا گذر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوا آپ کے پاس جبرئیل بیٹھے ہوئے تھے آپ انسے کچھ آہستہ باتین کر رہے تھے حارثہ نے آپ کو سلام نہین کیا جبرئیل نے کہا انھون نے سلام کیون نہین کیا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حارثہ سے پوچھا کہ تم جب اسطرف سے گئے تو تمنے سلام کیون نہین کیا انھون نے کہا مینے آپ کے پاس ایک شخص کو دیکھا آپ اُس سے آہستہ آہستہ کچھ باتین کر رہے تھے مین نے مناسب نہ سمجھا کہ مین آپ کی بات کو قطع کردون حضرت نے فرمایا کیا تمنے اُس شخص کو دیکھ لیا انھون نے عرض کیا کہ ہان آپ نے فرمایا آگاہ رہو وہ جبریل تھے اور وہ کہتے تھے کہ اگر یہ شخص سلام کرتا تو مین اسے جواب دیتا پھر بعد اسکے جبریل نے کہا کہ یہ اسّی لوگون مین سے ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (فرماتے تھے کہ مین) نے پوچھا کہ اسّی کے کیا معنی جبریل نے کہا کہ اسّی آدمیون کے سوا اور سب لوگ آپ کے پاس سے بھاگ جائینگے وہ اسّی آدمی آپکے ساتھ رہینگے انکا رزق اور انکی اولاد کا رزق جنت مین اللہ کے ذمہ ہو پس آپ نے حارثہ سے یہ سب بیان کیا - ہمین ابو الفرج بن محمود بن سعد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے دادا کے چچا ابو الفضل جعفر بن عبد الواحد نے اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن محمد شافعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان نے زہری سے انھون نے عمرہ سے انھون نے حضرت عائشہ سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتی تھین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مین (ایکمرتبہ) جنت مین گیا تو مین نے پڑھنے کی آواز سنی مین نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہو تو کسی نے کہا کہ یہ حارث بن نعمان ہین پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی طرح کی نیکی تم سب کو کرنا چاہیے یہ اپنی والدہ کی بہت اطاعت کیا کرتے تھے

اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہی کہ وہ شخص جو اپنے والدہ کی اطاعت زیادہ کرتے تھے حارثہ بن ربیع تھے مگر یہی قول صحیح ہی۔ یہ اُن اسّی آدمیون مین تھے جو غزوہ حنین مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے جبکہ اور لوگ بھاگ گئے تھے حارث نہین بھاگے۔ آخر مین نابینا ہو گئے تھے پس انھون نے ایک رسی اپنے مصلّا سے دروازے تک باندھ دی تھی اور اپنے پاس ایک زنبیل رکھے رہتے تھے جسمین چھوہارے بھر لیتے تھے جب کوئی مسکین آتا اور سلام کرتا تو یہ اس رسی کو پکڑکر اپنے مصلاسے دروازے تک آتے اور اسکو چھوہارے دیتے انکے گھر والے کہتے تھے کہ ہم آپکی خدمت کر دیا کرین مگر یہ منظور نہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے کہ مسکین کو دینا بری موت سے بچاتا ہی ابن اسحاق نے اُن لوگون کے نام مین جو انصار کے قبیلۂ خزرج کی شاخ بنی ثعلبہ سے غزوہ بدر مین شریک تھے حارثہ بن نعمان بن رافع بن زید بن عبد بن ثعلبہ بن غنم بن مالک کا نام لکھا ہی اور موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے نقل کیا ہی کہ بدر مین انصار کی شاخ بنی نجار سے حارثہ بن نعمان شریک تھے یہی ہین جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوکے گذرے تھے اور آپ جبریل کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ اور ابن اسحاق نے انکے نسب مین اختلاف کیا ہی انھون نے کہا ہی نعمان بن رافع اور ابن ماکولا نے بھی انکی موافقت کی ہی اور پہلا نسب ابو عمر کا بیان کیا ہوا ہی انھون نے نعمان بن نفع کہا ہی کلبی نے انکی موافقت کی ہی۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان۔ خزاعی کنیت انکی ابو شریح۔ عسکری یعنی علی بن سعید نے افراد مین انکو ذکر کیا ہی انکے نام مین اختلاف ہی لہذا مین انکا ذکر ایک دوسرے مقام مین بھی کرونگا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب خزاعی۔ عبید اللہ بن عمر بن خطاب کے اخیافی بھائی ہین۔ انسے ابو اسحاق سبیعی نے اور معبد بن خالد جہنی نے روایت کی ہی۔ ہمین اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسی یعنی محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے معبد بن خالد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مینے حارثہ بن وہب خزاعی سے سنا کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کیا مین تمھین اہل جنت کے حالات بتاؤن ہر کمزور مسکین کہ اگر اللہ پر بھروسہ کرکے قسم کھالے تو اللہ اسکو پوری کرے کیا مین تمھین اہل دوزخ کے حالات نہ بتاؤن ہر سرکش جواظ مغرور۔ یہ حدیث صحیح ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ جواظ کے معنی بعض لوگون نے یہ بیان کیے ہین کہ مال جمع کرے اور بخیل ہو اور بعض لوگون نے یہ بیان کیے ہین کہ فربہ

جو اور بعض لوگون نے کہا ہی بستہ قامت تو مدیل ۔

(سیدنا) حازم (رضی اللہ عنہ)

انصاری ۔ حضرت جابر بن عبد اللہ نے روایت کی ہی کہ حضرت معاذ بن جبل نے (ایک مرتبہ) انصار کو نماز مغرب پڑھائی (اور قرأت مین خوب طول دیا) حازم انصاری نہ ٹھہر سکے (اور اپنی نماز علیحدہ پڑھ کے چل دیے) پس حضرت معاذ ابر غصہ ہوئے حازم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور عرض کیا کہ معاذ نے ہمین بہت طویل نماز پڑھائی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ سے فرمایا کہ کیا تم فتنہ مین ڈالنے والے ہو اے معاذ لوگون پر تخفیف کرو کیونکہ انمین مریض بھی ہین اور ضعیف بھی ہین اور بوڑھے بھی ہین انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ اس روایت مین انکا نام حازم بتایا گیا ہی اور ایک روایت مین ہی کہ وہ حزام بن ملحان تھے اور بعض لوگون کا قول ہی کہ وہ حزام بن ابی کعب تھے اور بعض کا قول ہی کہ وہ سلیم تھے واللہ اعلم ۔

(سیدنا) حازم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حازم احمسی ۔ والد ہین قیس بن ابی حازم کے ۔ ابو حازم کا نام عبد عوف بن حارث ہی ۔ حازم اور انکے بھائی قیس دونون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مسلمان ہو چکے تھے مگر آپ کو دیکھا نہین ۔ حازم جنگ صفین مین حضرت علی کے ہمراہ قبیلۂ احمس اور بجیلہ کے جھنڈے کے نیچے شہید ہوئے ۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی ۔

(سیدنا) حازم (رضی اللہ عنہ)

ابن حرملہ بن مسعود ۔ غفاری ۔ بعض لوگ انکو اسلمی کہتے ہین انسے صرف ایک حدیث مروی ہی ۔ ہمین ابو الفرج یحیی بن محمود اصبہانی نے اپنی سند سے ابو بکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن معن نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے خالد بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے ابو زینب نے جو حازم بن ابی حرملہ کے غلام تھے حازم بن حرملہ سے انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ ایک خزانہ ہی جنت کے خزانون مین سے ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی ۔

(سیدنا) حازم (رضی اللہ عنہ)

ابن حرام اور بعض لوگ کہتے ہین ابن حزام ۔ خزاعی ۔ عقیلی نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی ۔ انکی حدیث مدرک بن سلیمان بن عقبہ بن شبیب بن حازم نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا شبیب سے انھون نے اپنے والد حازم سے روایت کی ہی کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے حضرت نے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہی انھون نے کہا حازم حضرت نے فرمایا

نہین بلکہ تمھارا نام مطعم ہی - ابوعمر نے انکو خزاعی قرار دیا ہی اور ابن مندہ نے انکو جذامی لکھا ہی - ابن مندہ وغیرہ نے (انکے راوی کا نام) مدرک بن سلیمان لکھا ہی اور دارقطنی اور عبدالغنی نے بجاے مدرک بن سلیمان کے محمد بن سلیمان لکھا ہی - یہ ابن ماکولا کا قول ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) حازم (رضی اللہ عنہ)

یہ ایک دوسرے شخص ہین عبدان نے انکی حدیث ذکر کی ہی انھون نے کہا ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو روزہ دار کے لیے تمام لغو اور فحش باتون سے پاکی کا سبب قرار دیا ہی جو شخص اسکو قبل نماز (عید) کے ادا کرے اسکے لئے زکوۃ کا ثواب ہوگا اور جو شخص بعد نماز کے ادا کرے اُسکو (معمولی) صدقہ کا ثواب ہوگا انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) حاطب (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بلتعہ - ابوبلتعہ کا نام عمرو بن عمیر بن سلمہ - بنی خالفہ سے ہین جو ایک شاخ ہی لخم کی - اور ابن ماکولا نے کہا ہی کہ (انکا نسب اسطرح ہی) حاطب بن ابی بلتعہ بن عمرو بن عمیر بن سلمہ بن صعب بن سہل بن عتیک بن سعاد بن راشدہ بن جزیلہ بن لخم بن عدی - بنی اسد کے حلیف ہین - کنیت انکی ابوعبداللہ ہی اور بعض لوگ کہتے ہین ابومحمد اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ یہ قبیلۂ مذحج سے ہین اور حلیف ہین بنی اسد بن عبدالعزی کے بعد اسکے حضرت زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد کے حلیف ہوئے - اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ عبیداللہ بن حمید بن زہیر بن حارث بن اسد کے غلام تھے انھون نے انکو مکاتب[1] کر دیا تھا انھون نے اپنا بدل کتابت فتح مکہ کے دن ادا کر دیا - جنگ بدر مین شریک تھے یہ موسی بن عقبہ کا اور ابن اسحاق کا قول ہی - حدیبیہ مین شریک تھے - اللہ تعالی نے انکے ایمان کی شہادت دی تھی اپنے اس قول مین یاایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء[2] الآیہ اس سورت کے نزول کا سبب وہ ہی جو ہمسے اسماعیل بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے بیان کیا وہ محمد بن عیسے سے نقل کرتے تھے کہ انھون نے کہا ہمین ابن ابی عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے عمرو بن دینار سے انھون حسین بن محمد سے انھون نے عبیداللہ بن ابی رافع سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مینے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور زبیر بن عوام کو اور مقداد کو بھیجا فرمایا کہ جاؤ یہانتک کہ جب (مقام) روضہ خاخ مین پہونچنا تو وہان ایک بڑھیا ملیگی اسکے پاس ایک خط ہی اُس خط کو اس سے لیکر میرے پاس لے آؤ چنانچہ ہم بہت تیزی کے ساتھ گھوڑون کو دوڑاتے ہوئے چلے یہانتک

---

[1] مکاتب اس غلام کو کہتے ہین جس سے اسکا مالک یہ کہدے کہ تم اسقدر روپیہ مجھے دیدو تو آزاد ہو جاوگے یہ معاملہ بذریعہ تحریر وکتابت کے ہوا کرتا تھا - جو روپیہ غلام دیتا اسکو بدل کتابت کہتے تھے ۱۲

[2] ترجمہ اے ایمان والو میرے دشمنون اور اپنے دشمنون کو دوست نہ بناؤ ۱۲

کہ اُس مقام میں پہونچ گئے وہ بڑھیا ہمیں ملی ہمنے کہا کہ خط نکال اُسنے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے ہم لوگون نے کہا کہ تجھے یقینا خط نکالنا ہوگا ورنہ ہم تجھے برہنہ کرینگے حضرت علی کہتے تھے یہ سنکے اُسنے اپنے جوڑے سے خط نکالا ہم وہ خط رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اس خط مین حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے چند مشرکین مکہ کے نام تحریر تھی حاطب بن ابی بلتعہ نے انھیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض معاملات کی خبر دی تھی حضرت نے فرمایا کہ اے حاطب یہ کیا بات تھی حاطب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے معاملہ مین عجلت نہ فرمایئے (اصل بات یہ ہو کہ) مین ایک شخص ہون کہ قریش مین ملگیا ہون درحقیقت قریش سے نہیں ہون اور آپ کے ساتھ جو اور مہاجرین ہین مکہ مین انکی قرابتین ہین جنکی وجہ سے اپنے گھر والون کی اور مال کی (جو مکہ مین ہی) حفاظت کرتے ہین پس جبکہ انمین میری کوئی رشتہ داری نہیں ہو تو مینے یہ چاہا کہ مین کچھ احسان انپر کرون جسکی وجہ سے وہ میرے اعزہ کی (جو مکہ مین ہین) حفاظت کرین (اسی غرض سے مین نے یہ خط لکھا تھا) مینے کفر کیوجہ سے یا اپنے دین سے پھر کر یا کفر سے راضی ہوکر یہ کام نہیں کیا پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سچ کہتے ہین حضرت عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (حکم ہو تو) اس منافق کی گردن ماردون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نہیں) یہ غزوۂ بدر مین شریک ہوچکے ہین اور اللہ اہل بدر کے حال سے مطلع ہو لہذا اُسنے فرمادیا ہو اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم[1] حضرت علی کہتے تھے کہ انھین کے حق مین یہ سورت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیہم بالمودۃ اس حدیث کو ابو عبدالرحمن سلمی نے حضرت علی سے روایت کیا ہو اس خط کا واقعہ یون ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سال فتح مکہ مین مکہ جہاد کا ارادہ فرمایا تو اللہ سے دعا کی کہ کفار قریش کو اسکی اطلاع نہ ہونے پائے حاطب نے انھین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ارادۂ جہاد سے خبردار کرنے کے لیے یہ خط لکھا پس اللہ نے اپنے رسول کو اس سے آگاہ کردیا چنانچہ آپنے حضرت علی کو اور زبیر کو بھیجا اور اسکا یہی واقعہ ہوا جو ہم ذکر کرچکے - حاطب کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ۶ھ ہجری مین مقوقس شاہ اسکندریہ کے پاس بھیجا تھا (چنانچہ جب یہ اسکندریہ پہونچے تو) مقوقس نے انکو اپنے پاس بلوایا اور کہا کہ مجھسے اپنے صاحب کی حالت بیان کرو کیا وہ نبی نہیں ہین حاطب کہتے تھے مینے کہا ہان بیشک وہ خدا کے رسول ہین مقوقس نے کہا پھر انھون نے اپنی قوم پر بددعا کیون نہ کی جبکہ انکی قوم نے انکو انکے شہر سے نکالا حاطب کہتے تھے مینے مقوقس کو یہ جواب دیا کہ عیسی بن مریم کی نسبت تو آپ خود کہتے ہین کہ وہ خدا کے رسول تھے پھر جب انکو انکی قوم نے سولی دینے کا ارادہ کیا تو انھون نے کیون نہ انھین بددعا دی یہانتک کہ انکو اللہ نے آسمان پر اٹھالیا مقوقس نے کہا تمنے اچھا جواب دیا تم حکیم ہو اور حکیم کے پاس سے آئے ہو اور مقوقس نے انکے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدیہ بھیجا تھا اُسی ہدیہ

---

[1] ترجمہ - تم جو چاہو کرو مینے تمھین بخشدیا ۱۲

ہین ماریہ قبطیہ اور انکی بہن سیرین بھی تھین اور ایک لونڈی اور تھی پس ماریہ کو تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے رکھ لیا اور وہی ابراہیم فرزند نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ ہین اور سیرین کو آپ نے حسان بن ثابت کے حوالہ کردیا وہ انکے بیٹے عبدالرحمن کی ماں ہین اور دوسری لونڈی آپ نے ابوجہم بن حذیفہ عدوی کو دیدی مقوقس نے حاطب کے ہمراہ کچھ لوگ بھی کردیے تھے جو انکو امن کے مقام تک پہونچادین۔ حاطب کی وفات ۳۰ھ مین ہوئی حضرت عثمان نے انکے جنازہ کی نماز پڑھائی تھی اسوقت انکی عمر پینسٹھ سال کی تھی یحیی بن عبدالرحمن بن حاطب حاطبی نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا حاطب سے انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور عمدہ لباس پہنے اور سویرے سے) جامع مسجد جائے اور (امام کے) قریب بیٹھے تو یہ بات اسکے لیے دوسرے جمعہ تک (تمام گناہون سے) کفارہ ہوجائیگی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **حاطب** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح جمحی۔ سرزمین حبش مین انکی وفات ہوئی جب یہ وہان ہجرت کرکے گئے تھے یہ وہان جب گئے تھے تو انکے ہمراہ انکی بی بی فاطمہ بنت مجلل عامریہ بھی تھین وہین انسے انکے دونون بیٹے محمد اور حارث پیدا ہوئے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے (اصطرح) لکھا ہے حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب انھون نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور انکے ساتھ انکی بی بی فاطمہ اور انکے دونون بیٹے محمد اور حارث بھی تھے اور انھون نے ابن اسحاق سے حبش کی طرف ہجرت کرنے والون کے نام مین حاطب بن حارث بن مغیرہ ابن حبیب بن حذافہ جمحی کا نام بھی نقل کیا ہے مگر یہ وہم ہے جو بروایت یونس بن بکیر کے ابن اسحاق سے منقول ہے اور اسی کو ابن ہشام نے بکائی سے انھون نے ابن اسحاق سے صحت کے ساتھ نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ سلمہ نے بھی ابن اسحاق سے ایسا ہی روایت کیا ہے شاید یہ وہم یونس سے ہوا ہے یا اور کسی راوی سے جو اس سند مین ہے واللہ اعلم انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **حاطب** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدالعزی بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔ عبداللہ بن اجلح نے اپنے والد سے انھون نے بشیر بن تیم وغیرہ سے انکا تذکرہ نقل کیا ہے ان لوگون نے کہا ہے کہ بنی عامر بن لوی مین سے حاطب ابن عبدالعزی مولفۃ القلوب مین سے تھے۔ ابوموسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **حاطب** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عبدشمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔ سہل اور سلیط اور سکران کے بھائی ہین

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ارقم بن ابی الارقم کے گھر مین تشریف لیجانے سے پہلے اسلام لے آئے تھے سرزمین حبش کی طرف دونون ہجرتین انھون نے کی تھین ایک قول کے موافق حبش کی طرف ہجرت کرنے والون مین یہ سب سے پہلے تھے بدر مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ موسی بن عقبہ نے اور ابن اسحاق نے اور واقدی نے اُن لوگون کے نام مین جنھون نے حبش کی طرف ہجرت کی اور غزوہ بدر مین بھی شریک ہوئے حاطب بن عمرو کا نام لکھا ہی جو بنی عامر بن لوی مین سے تھے بعض لوگ انکو ابو حاطب بھی کہتے ہین کنیت مین انشاء اللہ اسکا بیان ہوگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) حاطب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عتیک بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی غزوۂ بدر مین شریک تھے۔ ابن اسحاق نے شرکای بدر مین انکو ذکر نہین کیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حامد (رضی اللہ عنہ)

حامد کوفی۔ ابوالفتح ازدی نے انکو ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ صحابی ہین مگر انکی کوئی حدیث نہین نقل کی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ مین سمجھتا ہون کہ کسی اور نے بھی انکا ذکر کیا ہی اور انکو قبیلۂ ازد کی طرف منسوب کر دیا ہی۔

باب الحاء والباء

(سیدنا) حباب (رضی اللہ عنہ)

ابن جبیر۔ بنی امیہ کے حلیف تھے عرفطہ بن حباب انکے بیٹے ہین۔ یہ غزوہ طائف مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شہید ہو گئے تھے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) حباب (رضی اللہ عنہ)

ابن جزر بن عمرو بن عامر بن عبد رزاح بن ظفر انصاری ظفری۔ طبری نے انکا ذکر شرکاے بدر مین کیا ہی۔ اور ابن شاہین نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی۔ ابن ماکولا نے کہا ہی کہ جزر بفتح جیم وسکون زا ہی اور بعد اسکے ہمزہ ہی انھین کی اولاد مین سے حباب بن جزر بن عمرو بن عامر انصاری ہین وہ صحابی ہین اُحد مین اور اسکے بعد کے تمام غزوات مین شریک ہوئے اور جنگ قادسیہ مین شہید ہوئے۔ اور مصعب نے ابن قداح سے نقل کیا ہی کہ انکا نام حباب بن جزی ہی بضم جیم مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہی۔

(سیدنا) حباب (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن تیم بن امیہ بن خفاف بن بیاضہ بن خفاف بن سعید بن مرو بن مالک بن اوس انصاری بیاضی احد مین معہ اپنے

بھائی حاجب بن زید کے شریک تھے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) حباب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن ابی بن سلول۔ انکا نام حباب تھا اور انکے والد کی کنیت انھین کے نام پر تھی (یعنی ابو حباب) مگر جب یہ اسلام لائے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا۔ انکا ذکر انشاء اللہ تعالی عبداللہ کے نام مین پورا کیا جائیگا یہی ہین جنھون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے باپ کے قتل کی اجازت مانگی تھی جبکہ انسے نفاق کی باتین ظاہر ہوئین مگر حضرت نے انکو اجازت نہین دی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حباب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ ابو الیسر انصاری کے بھائی ہین۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہی۔ یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے انھون نے خطاب بن صالح سے انھون نے اپنی والدہ سے انھون نے سلامہ بنت معقل سے روایت کی ہی کہ وہ کہتی تھین میرے چچا زمانہ جاہلیت مین آئے اور انھون نے مجھے حباب بن عمرو کے ہاتھ فروخت کر ڈالا حباب نے مجھسے خلوت کی چنانچہ مجھسے انکا بیٹا عبدالرحمن پیدا ہوا پھر جب حباب کی وفات ہوئی اور انھون نے (اپنے اوپر) کچھ قرض چھوڑا تو انکی بی بی نے مجھسے کہا کہ اے سلامہ اب تم قرض کی بابت بیچی جاؤگی[1] مینے جواب دیا کہ اگر اللہ نے میرے لیے یہ مقدر کر دیا ہی تو مین بھی صبر کرونگی پھر مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور مینے اپنا سب حال آپ سے بیان کیا آپ نے پوچھا کہ حباب کے ترکہ کا مالک کون ہی لوگون نے کہا انکے بھائی ابو الیسر بن عمرو تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (ابو الیسر سے) فرمایا کہ اسے آزاد کر دو اور جب تم سننا کہ میرے پاس کوئی غلام آیا ہی تو تم میرے پاس آنا مین اسکے عوض مین تمھین غلام دیدونگا چنانچہ اُن لوگون نے مجھے آزاد کر دیا پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس غلام آئے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو الیسر کو بلایا اور فرمایا کہ ان غلامون مین سے کوئی غلام اپنے بھتیجے کے لیے لے لو۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے اسحاق بن ابراہیم سے انھون نے سلمہ بن فضل سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے اور انھون نے اس حدیث کو اسی طرح ذکر کیا ہی اور انکا نام سلامہ بتایا ہی۔ اور بعض متاخرین نے اس حدیث کو ابن اسحاق سے نقل کیا ہی اور کہا ہی کہ وہ خطاب سے روایت کرتے ہین اور وہ اپنی والدہ سے وہ سلمہ بنت معقل سے حالانکہ انکا نام سلامہ ہی اسمین کسی کا اختلاف نہین۔ بعض لوگون نے (اس صحابی کا نام بجاے حباب کے) حتات بیان کیا ہی جو اپنے مقام مین انشاء اللہ تعالی بیان کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

---

[1] اُسوقت تک یہ حکم نازل نہوا تھا کہ جس لونڈی سے اولاد پیدا ہو جائے وہ آزاد ہو جاتی ہی ۱۲۔

(سیدنا) حباب (رضی اللہ عنہ)

ابن قیظی - انکی والدہ صعبہ بنت تیہان ہین جو بہن ہین ابوالہیثم بن تیہان کی - احد کے دن شہید ہوئے ابن شہاب نے کہا ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جو مسلمان انصار کی شاخ بنی نبیت سے شہید ہوئے تھے انہین حباب بن قیظی بھی تھے اور ابن اسحاق نے کہا ہی کہ یہ بنی عبدالاشہل سے تھے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ عبدالاشہل بھی نبیت کی شاخ ہی کیونکہ نبیت لقب ہی عمرو بن مالک بن اوس کا اور عبدالاشہل بیٹے ہین جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو نبیت کے انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے خای معجمہ اور بای موحدہ کی ردیف مین کیا ہی اور امیر ابونصر نے حباب بجاے مہملہ مضمومہ کی ردیف مین لکھا ہی کہ حباب بن قیظی انصاری احد کے دن شہید ہوے انکی والدہ صعبہ بنت تیہان ہین اور موافق روایت مروزی کے ابن ایوب سے اور انکی ابن سعد سے ابن اسحاق نے انکا نام جباب بن قیظی جیم کے ساتھ لکھا ہی -

(سیدنا) حباب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدالمنذر بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی کنیت انکی ابوعمر اور بعض لوگ کہتے ہین ابوعمرو غزوہ بدر مین جب یہ شریک ہوئے تو انکی عمر تینتیس سال کی تھی - واقدی وغیرہ نے ایسا ہی کہا ہی اور ان سب لوگون نے کہا ہی کہ یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے مگر ابن اسحاق نے کہا ہی کہ صحیح یہ ہی کہ یہ بدر مین شریک تھے انکو لوگ اہل الرای کہتے تھے - ہمین عبداللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے ابن اسحاق تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے یزید بن رومان نے عروہ بن زبیر سے روایت کرکے بیان کیا نیز ابن اسحاق نے کہا ہی کہ مجھسے زہری نے اور محمد بن یحیی بن حبان نے اور عاصم بن عمر بن قتادہ نے اور عبداللہ بن ابی بکر وغیرہ ہمارے علما نے غزوہ بدر کے واقعات بیان کیا ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا کہ قریش سے پہلے پانی پر پہونچ جائین چنانچہ جب سب سے پہلا پانی مقام بدر کا ملا اور حضرت وہان اترے تو حباب بن منذر بن جموح نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس مقام مین جو اللہ نے آپ کو اُتار دیا ہی کیا ہمکو اختیار نہین ہی کہ یہان سے آگے بڑھین یا پیچھے ہٹین یا رای صائب اور لڑائی کے طریقے جس بات کو مقتضے ہون اسکے کرنے کا ہمین اختیار ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان راے صائب اور لڑائی کے طریقے جس بات کو مقتضے ہو اسکے کرنے کا اختیار ہی پس حباب نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس مقام کو منزل نہ بنائیے بلکہ یہان سے چلیے یہانتک کہ جسقدر کنوین ہین سب آپ کی پس پشت رہجائین پھر جسقدر کنوئین ہین سب کا پانی خشک کر دیا جائے سوا ایک کنوین کے اور اس کنوین پر ایک حوض بنوا دیجیے تاکہ ہم کافرون سے لڑین ہمین پانی پینے کو ملے اور ان لوگون کو نہ ملے یہانتک کہ اللہ تعالی ہمارے اور انکے درمیان مین فیصلہ کر دے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

فرمایا کہ تمنے عمدہ راے بتائی پھر آپ نے ایسا ہی کیا۔ حباب تمام مشاہد مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور انھین نے سقیفہ بنی ساعدہ مین جب حضرت ابوبکر صدیق سے لوگ بعیت کرنے لگے کہا تھا کہ مین اس حالمین مثل جذیل[1] محکک اور عذیق مرجب کے ہون ایک خلیفہ ہم مین سے (یعنی انصار مین سے) اور ایک خلیفہ تم مین سے (یعنی مہاجرین مین سے) ہونا چاہیے۔ حباب کی وفات حضرت عمر بن خطاب کی خلافت مین ہوئی۔ انسے ابوالطفیل یعنی عامر بن واثلہ نے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حباب (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ سعید بن مسیب نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے مجھے خبر ملی ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری مرد کا نام جو حباب تھا بدل دیا تھا اور فرمایا تھا کہ حباب ایک شیطان کا نام ہو انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو اور مین ان حباب کو عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن سلول سمجھتا ہون جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہو۔

(سیدنا) حَبّان (رضی اللہ عنہ)

بفتح حا و بای موحدہ مشددہ۔ یہ حبان بیٹے ہین منقذ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار کے انصاری ہین خزرجی ہین مازنی ہین۔ صحابی ہین۔ احد مین اور اسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک تھے انھون نے زینب صغری بنت ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب سے نکاح کیا تھا اور انکے بطن سے یحیی بن حبان اور واسع بن حبان پیدا ہوئے تھے۔ یہ دادا ہین محمد بن یحیی بن حبان استاد امام مالک کے یہی ہین جنسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تم خرید فروخت کیا کرو تو کہدیا کرو کہ لا خلابۃ انکی زبان مین کچھ ثقل تھا پس جب یہ کوئی چیز مول لینے تو کہتے لا خیابۃ انکو بوجہ نقصان عقل خرید فروخت مین گھاٹا ہوجاتا تھا۔ (اسی وجہ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اِس کلمہ کے کہنے کی انکو تعلیم فرمائی تھی) حضرت عثمان کی خلافت مین انکی وفات ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حِبّان (رضی اللہ عنہ)

بکسر حا اور بعض لوگ کہتے ہین بفتح حا مگر کسرہ زیادہ مشہور اور صحیح ہو۔ آخر مین بای موحدہ اور نون ہو اور بعض لوگ کہتے ہین یاے تحتانیہ ہو اسکا ذکر بھی ہوگا۔ یہ حبان بیٹے ہین بح صدائی کے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بنکے آئے تھے۔ اور فتح مصر مین شریک تھے ابن لہیعہ نے بکر بن سوادہ سے انھون نے زیاد بن نعیم حضرمی سے انھون نے حبان بن بح صدائی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین ایک سفر مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا نماز صبح کا

[1] جذیل محکک اس لکڑی کو کہتے ہین جو خارشتی اونٹ کے پاس کھڑی جاتی ہو تاکہ وہ اس سے اپنے بدن کو کھجلائے اور عذیق مرجب ... کو کہتے ہین مطلب یہ ہو کہ مین اس معاملہ کا ایک رکن ہون

وقت آگیا تو آپ نے مجھسے فرمایا کہ اے قبیلۂ صداء کے بھائی اذان دو جب مین اذان دے چکا تو حضرت بلال اقامت کہنے کو
آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اذان دے وہی اقامت کہے اس روایت مین ایسا ہی ہی۔ اس روایت کو ہناد
نے عبدہ اور یعلی سے انھون نے عبدالرحمن بن نعم سے انھون زیاد بن نعیم سے انھون نے زیاد بن حارث صدائی سے روایت
کیا ہی اور ایسا ہی بیان کیا ہی اور یہ مشہور بھی ہی مگر یہ حدیث بواسطہ افریقی کے مروی ہی اور وہ علمای حدیث کے نزدیک
ضعیف ہی۔ حبان نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث طویل روایت کی ہی جسمین یہ مضمون بھی ہی کہ مسلمان کے لیے
امارت مین کچھ فائدہ نہین ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ مین کہتا ہون کہ اذان کی حدیث اور امارت مین بہتری نہ ہونیکی
حدیث زیاد بن حارث صدائی سے مروی ہی اور یہ بات بعید ہی کہ یہ دونون حدیثین قبیلۂ صداء کے دو دو آدمیون سے مروی
ہون حالانکہ قبیلۂ صداء سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بہت کم لوگ آئے تھے یہ روایت زیادہ ہی کی
نسبت سے زیادہ مشہور ہی۔

(سیدنا) حبان (رضی اللہ عنہ)

ابن حکم سلمی۔ انکو لوگ فرار بھی کہتے ہین۔ فتح مکہ مین شریک تھے اور انکے ساتھ بنی سلیم بھی تھے اور جب فتح مکہ کے دن رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ بنی سلیم کا جھنڈا باندھا تو فرمایا کہ مین یہ جھنڈا کس کو دون لوگون نے کہا حبان بن حکم فرار کو دیجیے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرار کہنا ناپسند ہوا پھر دوبارہ آپ نے انسے پوچھا بعد اسکے آپ نے جھنڈا انکو دیدیا اسی
جھنڈے کو لیکر وہ فتح مکہ مین اور حنین مین شریک ہوئے پھر آپ نے جھنڈا انسے لے لیا اور یزید بن اخنس کو دیدیا جو بنی
رعب مین سے تھے یہ ایک شاخ ہی قبیلۂ سلیم کی انکا ذکر ابو علی غسانی نے کیا ہی۔

(سیدنا) حبحاب (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عقیل انصاری۔ یہ وہی ہین جنپر منافقون نے طعن کیا تھا جب یہ ایک صاع چھوہارے خیرات کے لیے لائے[1]
تھے پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی الذین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقات والذین لایجدون الا جہدہم
فیسخرون منہم الایہ۔ سعید نے قتادہ سے اللہ عزوجل کے قول الذین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقات و
الذین لایجدون الا جہدہم کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہ ایک مرتبہ عبدالرحمن بن عوف اپنا نصف مال نبی صلے اللہ علیہ
وسلم کے پاس لے آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ میرا نصف مال ہی جو مین آپ کے پاس لے آیا ہون اور نصف اپنے
بال بچون کے لیے چھوڑ آیا ہون نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تمھین برکت دے اس چیز مین جو تمنے دی اور جو
تمنے باقی رکھی پس منافقون نے انپر طعن کیا کہ انھون نے دکھانے سنانے کے لیے اسقدر دیا ہی پھر ایک انصاری فقراے

[1] جو لوگ صدقہ دینے والے مسلمانون پر طعن کرتے ہین اور ان لوگون پر جو اپنی مشقت سے روپیہ حاصل کرتے ہین ۱۲

مسلمین مین سے جنکا نام حبحاب تھا اور کنیت انکی ابوعقیل تھی آئے اور انھون نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ مینے رات بھر رسی بٹی اور وہ دو صاع چھوہارے کے عوض مین بکی بس ایک صاع تو مینے اپنے گھر والون کے لیے رہنے دیا اور ایک صاع یہ ہی۔ منافقون نے کہا کہ اللہ اور اسکا رسول ابوعقیل کے ایک صاع سے بے نیاز ہین بس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی استغفر لہم اولاتستغفر لہم۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حبشی (رضی اللہ عنہ)

ابن جنادہ بن نصر بن اسامہ بن حارث بن معیط بن عمرو بن جندل بن مرہ بن صعصعہ سرہ بھائی ہین عامر بن صعصعہ کے انکی اولاد کو سلولی کہتے ہین انکی ماں کیطرف نسبت کرتے ہین جنکا نام سلول بنت ذہل بن شیبان تھا کنیت انکی ابوالجنوب تھی انکا شمار اہل کوفہ مین ہی انھون نے حجۃ الوداع مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ انسے شعبی نے اور ابواسحاق سبیعی نے روایت کی ہی۔ اسرائیل نے ابواسحاق سے انھون نے حبشی بن جنادہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بے ضرورت سوال کرتا ہی وہ آگ کے انگارے کھاتا ہی ہمین ابواسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ نے اور کئی آدمیون نے اپنی سند سے ابوعیسی یعنی محمد بن عیسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن سعید کندی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحیم بن سلیمان نے مجالد سے انھون نے شعبی سے انھون نے حبشی بن جنادہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع مین سنا آپ مقام عرفات مین تھے ایک اعرابی آپ کے پاس آیا اور اسنے آپ کی چادر کا کنارہ پکڑ لیا اور آپ سے کچھ مانگا آپ نے اسے دیدیا اور وہ چلا گیا اسی وقت سے سوال کرنا حرام ہو گیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ مالدار کے لیے اور طاقتور کے لیے حلال نہین ہی سوا اس شخص کے جو نہایت سخت محتاج ہو اور جو شخص لوگون سے بغرض تجارت کے سوال کریگا قیامت کے دن اسکے چہرے پر زخم اور جہنم کے داغ ہونگے بس اب جسکا جی چاہے سوال کم کرے جسکا جی چاہے زیادہ کرے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بعکک کنیت انکی ابوالسنابل بیٹے ہین بعکک قریشی عامری کے ابوعمر نے ایسا ہی کہا ہی اور ابوموسی نے کہا ہی کہ حبہ جنکی کنیت ابوالسنابل ہی بیٹے ہین بعکک بن حارث بن سباق بن عبدالدار بن قصی کے اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکا نام عمرو ہی ابوموسی کا یہ کہنا کہ یہ قبیلۂ عبدالدار سے ہین صحیح ہی۔ ابوعمر نے بھی کنیت کے باب مین انکا ذکر اسی طرح کیا ہی جیسا ابوموسی نے کیا اور کلبی نے بھی انکو اسی طرح ذکر کیا ہی۔ یہ فتح مکہ کے نومسلمون مین سے ہین یہی ہین جنھون نے سبیعہ اسلمیہ سے انکے شوہر کی وفات کے بعد نکاح کیا تھا۔ ہم انکا ذکر کنیت کے باب مین انشاء اللہ تعالی کرینگے۔ انکا تذکرہ ابوعمر

اور ابو موسی نے لکھا ہی اور ابن ماکولا نے کہا ہی کہ انکا نام حبّہ ہی حای مہملہ اور بای موحدہ کے ساتھ بیٹے ہین بعلک کی کنیت انکی ابو سنابل ہی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکا نام حَنّہ ہی نون کے ساتھ۔

(سیدنا) حبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جوین بَجَلی ثم العُرنی۔ کنیت انکی ابو قدامہ۔ کوفہ کے رہنے والے ہین۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب سے ہین ابو العباس بن عقدہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اور انھون نے یعقوب بن یوسف بن زیاد سے اور احمد بن حسین بن عبد الملک سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا ہمین نصر بن مزاحم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الملک بن مسلم ملائی نے اپنے والد سے انھون حبہ بن جوین عرنی بجلی سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب غدیر خم کا دن آیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دوپہر کے وقت اعلان کرایا کہ الصلوۃ جامعۃ وہ کہتے تھے پھر (جب سب لوگ جمع ہوگئے تو) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی بعد اسکے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ مین تمھارا تمھاری جان سے بھی زیادہ دوست ہون سب لوگون نے کہا کہ ہان پھر آپ نے فرمایا من[1] کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ اور آپ نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا یہانتک کہ مینے انکی بغل کو دیکھ لیا مین اُس زمانے مین مشرک تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے کیا ہی۔ مین کہتا ہون کہ حبہ بن جوین صحابی نہین ہین ہان حضرت علی اور ابن مسعود کے اصحاب مین سے ہین اور انھون نے جو یہ کہا کہ مین اس واقعہ مین بحالت شرک موجود تھا (بالکل غلط ہی کیونکہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ قول حجۃ الوداع مین فرمایا تھا اور اُس سال کسی مشرک نے حج نہین کیا کیونکہ ۹ھ ہجری مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو موسم حج مین بھیجا تھا اور انھین حکم دیا تھا کہ اس امر کا اعلان کر دین کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع ۱۰ھ ہجری مین کیا ہی اسوقت تمام جزیرہ عرب مین اسلام پھیل گیا تھا۔ حبہ کا نسب یہ ہی حبہ بن جوین بجلی بن عبد نہم بن مالک بن غانم بن مالک بن ہوازن بن عرینہ بن نذیر بن قسر بن عبقر بن انمار بن اراش بجلی ثم العرنی۔

(سیدنا) حبیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حابس۔ ابن ابی عاصم نے انکا ذکر لکھا ہی اور بعض لوگون کا قول ہی کہ انکا نام حَیّہ ہی یای مثناۃ کے ساتھ ہم اسکو اسی مقام مین انشاء اللہ تعالی ذکر کرینگے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے اسی طرح مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد۔ بھائی ہین سوار بن خالد خزاعی کے۔ انکا شمار اہل کوفہ مین ہی۔ انکی حدیث سلام یعنی ابو شرحبیل نے روایت کی ہی انھون نے حبہ سے اور سوار سے جو دونون بیٹے تھے خالد کے سنا کہ وہ دونون کہتے تھے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے

[1] ترجمہ۔ مین جسکا محبوب ہون علی بھی اسکے محبوب ہین۔ اے اللہ محبت رکھ اس سے جو علی سے محبت رکھے اور دشمنی رکھ اس سے جو انسے دشمنی رکھے۔"

حضور میں گئے آپ کچھ عمارت بنا رہے تھے ان دونوں سے بھی آپ نے فرمایا کہ آؤ بناؤ پھر جب یہ دونوں فارغ ہوئے تو آپ نے کچھ دینے جانے کا حکم دیا بعد اسکے انسے فرمایا کہ جبتک تمھارے سر ہل رہے ہیں (یعنی تم زندہ ہو) رزق سے مایوس نہ ہونا کیونکہ جو بچہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے سرخ پیدا ہوتا ہے اسکے اوپر چھلکا بھی نہیں ہوتا (یعنی اپنے ساتھ کچھ لیکے نہیں آتا) پھر اللہ عزوجل اُسے رزق دیتا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم۔ انکا تذکرہ عبدان نے احمد بن سیار سے نقل کیا ہے وہ کہتے تھے ہمیں یوسف بن یعقوب عصفری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد المجید بن ابی داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ابن جریج نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے حبہ بن مسلم سے نقل کر کے بیان کیا گیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شطرنج کھیلے وہ ملعون ہے اور جو اسکی طرف دیکھے وہ ایسا ہے جیسا سور کا گوشت کھانے والا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن اساف۔ اور بعض لوگ یساف کہتے ہیں۔ انصاری ہیں بھائی ہیں بلحارث بن خزرج کے اور بعض لوگ انکا نام خبیب خاء معجمہ کے ساتھ کہتے ہیں انکا نسب خاء معجمہ میں بیان کیا جائیگا کیونکہ وہی نام انکا صحیح ہے اور یہ تو بعض راویوں کی تصحیف ہے۔ وہب بن جریر نے اپنے والد سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا حضرت ابو بکر حبیب بن اساف کے یہاں اترے تھے جو بھائی تھے بحارث بن خزرج کے اور بعض لوگ کہتے ہیں نہیں بلکہ خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے یہاں اترے تھے جو بھائی تھے بحارث بن خزرج کے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن اسید بن جاریہ ثقفی۔ حلیف ہیں بنی زہرہ کے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے یہ بھائی ہیں ابو بصیر کے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن بدیل بن ورقاء۔ ابو العباس بن عقدہ وغیرہ نے صحابہ میں انکو ذکر کیا ہے۔ انکی حدیث زر بن حبیش نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے حضرت علی (ایک روز) محل سے نکلے تو چند سواروں نے جو تلواریں لٹکائے ہوئے تھے انکا استقبال کیا اور کہا السلام علیک یا امیر المومنین السلام علیک یا مولانا ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت علی نے پوچھا کہ یہاں اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کون کون لوگ ہیں پس بارہ آدمی کھڑے ہو گئے جنمیں قیس بن ثابت بن شماس اور ہاشم بن عتبہ اور حبیب بن

بدیل بن ورقاء بھی تھے ان لوگون نے گواہی دی کہ ہمنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہی کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ ۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **حبیب** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث ۔ یہ ابو الغادیہ کے ہمراہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کرکے آئے تھے ۔ عاصم بن عمرو طغاوی نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا ابو الغادیہ اور انکی والدہ اور حبیب بن حارث یہ سب لوگ ہجرت کرکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے اور مسلمان ہوگئے تھے ابو الغادیہ کی مان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کچھ نصیحت کیجیے حضرت نے فرمایا ایسی بات نہ کرو جو کان کو بری لگے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **حبیب** (رضی اللہ عنہ)

ابن حباشہ ۔ عبدان نے بیان کیا ہی کہ یہ انصار مین سے ہین صحابی ہین ۔ انکی وفات نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی مین ہوگئی تھی ایک زخم انکے لگ گیا تھا انھون نے کہا ہی کہ ہمسے یہ بھی بیان کیا گیا ہی کہ یہ رات کو دفن کیے گئے تھے پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تھے اور انکی قبر پر نماز پڑھی تھی ۔ انھون نے یہ بھی کہا ہی کہ سوا ذکر وفات کے اور کوئی حال انکا معلوم نہین ہی انکا تذکرہ ابو موسی نے اسی طرح لکھا ہی اور کلبی نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہی حبیب بن حباشہ بن جویریہ بن عبید بن غنان ابن عامر بن خطمہ انکے جنازہ کی نماز نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی تھی

(سیدنا) **حبیب** (رضی اللہ عنہ)

ابن حماز ۔ عبدان نے کہا ہی کہ یہ اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہین آپ کے ہمراہ کئی سفر مین شریک رہے انکی سند سے یہ حدیث مروی ہی اسکو نابلہ نے اعمش سے انھون نے عمرو بن مرہ سے انھون نے عبد اللہ ابن حارث سے انھون نے حبیب بن حماز سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر مین تھے آپ کسی منزل مین فروکش ہوئے بعض لوگون نے مدینہ جانیکی عجلت کی اور کہا کہ ہم اسکو پھر آراستہ کرین اس سے بھی زیادہ جیسا کہ پہلے تھا ۔ اور جریر نے اعمش سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا بواسطہ حبیب کے ابوذر سے مروی ہی ۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ پہلی روایت مرسل ہی ۔

(سیدنا) **حبیب** (رضی اللہ عنہ)

ابن حماسہ سلمی ۔ ابن مندہ وغیرہ نے مجہول لوگون مین انکو ذکر کیا ہی اور لوگون نے کہا ہی کہ یہ حماسہ کے بیٹے ہین اور عبدان نے احمد بن سیار سے روایت کی ہی کہ بعض لوگون کا قول ہی کہ حماسہ کے بیٹے کا نام حبیب ہی ۔ ابو زکریا یعنی ابن مندہ نے انکو حماسہ لکھا ہی حالانکہ یہ حماسہ کے بیٹے ہین انکی ایک حدیث مشہور ہی اور لوگون نے انکا تذکرہ لکھا ہی ۔

ابوموسی نے انکا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) جبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن حیان کنیت انکی ابو رشہ۔ تیمی ہیں اور ابو عمر نے کہا ہے کہ تیمی ہیں۔ انکے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ فلس کہتے ہیں بعض لوگ عمارہ اور بعض لوگ خشخاش اور بعض لوگ حیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے انسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ تمھارے ساتھ کون ہے انھوں نے عرض کیا کہ یہ میرا لڑکا ہے حضرت نے فرمایا آگاہ رہو تمھارا گناہ اسپر نہ پڑیگا اور اسکا گناہ تم پر نہ پڑیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب میں انکا ذکر آئیگا۔

(سیدنا) جبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن خراش بن حریث بن صامت بن کیاس بن جعفر بن ثعلبہ بن یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم تمیمی حنظلی بدر میں شریک تھے اور انکے ساتھ انکے غلام صامت بھی تھے یہ کلبی کا قول ہے انھوں نے کہا ہے کہ یہ انصار کے خاندان بنی سلمہ کے حلیف تھے۔ ابن شاہین نے انکو ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابوموسی نے کیا ہے۔

(سیدنا) جبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن خراش عصری۔ قبیلہ عبد القیس سے ہیں۔ انکا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ انکی حدیث محمد بن جبیب بن خراش عصری نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمان سب آپس میں بھائی ہیں ایک کو دوسرے پر کچھ فضیلت نہیں مگر بوجہ پرہیزگاری کے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن خماشہ انصاری اوسی خطمی۔ خطمہ بیٹے ہیں جشم بن مالک بن اوس کے۔ انکا شمار اہل مدینہ میں ہے انکی حدیث یہ ہے کہ انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو مقام عرفات میں فرماتے ہوئے سنا کہ عرفات سب موقف ہے سوا بطن عرنہ کے اور مزدلفہ سب موقف ہے سوا بطن محسر کے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ جبیب بن خماشہ دادا ہیں ابو جعفر یعنی عمیر بن یزید بن جبیب بن خماشہ خطمی کے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن سبیعہ بن عمرو بن عمیر ثقفی۔ جسر کے دن ابو عبید کے ساتھ شہید ہوئے۔ غسانی نے انکو ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) جبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن تیم بن اسید بن خفاف بن بیاضہ انصاری بیاضی۔ بنی بیاضہ میں سے ہیں احد میں شہید ہوئے ابوموسی نے

کہا ہی کہ ابن شاہین نے محمد بن ابراہیم سے انھون نے محمد بن یزید سے انھون نے اپنے راویون سے نقل کرکے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عاصم بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی ثم من بنی مازن بن النجار۔ عقبی۔ ابن اسحاق نے انکو ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ نسیبہ بنت کعب یعنی ام عمارہ اور انکے شوہر زید بن عاصم بن کعب اور انکے دونون بیٹے حبیب اور عبداللہ فرزندان زید بیعت عقبہ مین شریک تھے اور نیز وہ اور انکے شوہر اور انکے دونون بیٹے احد مین سے شریک تھے۔ یہ حبیب وہی ہین جنکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کذاب حنفی صاحب یمامہ کے پاس بھیجا تھا مسیلمہ جب انسے پوچھتا تھا کہ کیا تم اس بات کی شہادت دیتے ہو کہ محمد خدا کے رسول ہین تو یہ کہتے تھے کہ ہان اور جب وہ انسے پوچھتا تھا کہ کیا تم اس بات کی بھی شہادت دیتے ہو کہ مین خدا کا رسول ہون تو یہ کہتے تھے کہ مین بہرا ہون سنتا نہین ہون ایسا ہی انھون نے کئی بار کیا پس مسیلمہ نے انکا ایک ایک عضو کاٹ ڈالا اور یہ شہید ہوگئے اللہ انسے راضی رہے انکا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسی نے کہا ہی۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن زید کندی۔ صحابی ہین۔ ابوالحسن عسکری وغیرہ نے انکا ذکر صحابہ مین کیا ہی۔ انکی حدیث انکے بیٹے عبداللہ بن حبیب نے اپنے والد حبیب بن زید سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عورت کو شوہر سے کسقدر حصہ ملتا ہی جب شوہر مرجائے تو حضرت نے فرمایا کہ چوتھائی مال بشرطیکہ شوہر کی اولاد نہو اور اگر اولاد ہو تو آٹھوان حصہ اور انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے وضو کا طریقہ بھی پوچھا تھا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن سباع۔ اور بعض لوگ انکو حبیب بن وہب کہتے ہین اور بعض لوگ حبیب بن سبیع کہتے ہین۔ انصاری ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کنانی ہین مگر پہلا ہی قول صحیح ہی۔ کنیت انکی ابوجمعہ ہی انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب مین انکا ذکر اس سے زیادہ کیا جائیگا۔ انکا شمار اہل شام مین ہی۔ ہمین ابو یاسر یعنی عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابوالمغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اوزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسید بن عبدالرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے صالح بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے ابوجمعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک روز صبح کو ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے ہمارے ہمراہ

ابو عبیدہ بن جراح بھی تھے ابو عبیدہ نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہمسے بھی بہتر کوئی شخص ہی ہم اسلام لائے اور ہمنے آپ کے ہمراہ جہاد کیا اور ہم آپ پر ایمان لائے حضرت نے فرمایا ہان (تمسے بھی بہتر لوگ ہین) کچھ لوگ تمھارے بعد ہونگے جو مجھپر ایمان لاوینگے حالانکہ انھون نے مجھے دیکھا نہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ انصار کے غلام تھے۔ موسی بن عقبہ نے کہا ہی کہ یہ جنگ بدر مین شریک تھے بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ جبیب بیٹے ہین اسود بن سعد کے اور بعض لوگ کہتے ہین یہ جبیب بیٹے ہین اسلم کے جو غلام تھے جشم بن خزرج کے اور ان سب نے کہا ہی کہ یہ بدر مین شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ مین نہین جانتا کہ کسی ایک کی بابت یہ قول ہی یا دو کی بابت۔

(سیدنا) جبیب (رضی اللہ عنہ)

سلمی۔ والد ہین ابو عبدالرحمن سلمی کے کنیت انکی ابو عبداللہ انکے بیٹے ابو عبدالرحمن کا نام عبداللہ تھا زہیر نے ابو اسحاق سے انھون نے ابو عبدالرحمن سلمی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے کہ میرے والد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے تمام غزوات مین شریک تھے۔ انکے بیٹے ابو عبدالرحمن فضلاے تابعین مین سے ہی انھون نے حضرت عثمان اور حضرت علی اور حضرت حذیفہ سے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن سندر۔ عبدان نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی۔ کنیت انکی ابو عبدالرحمن ہی۔ یہ وہی ہین جنھون نے اپنے غلام کو خصی کیا تھا انکا شمار اہل مصر مین ہی۔ عبدان نے انکا نام یہی بتایا ہی یہ ابن سندر کی لفظ سے مشہور ہین سب لوگون نے ابن سندر کے نام مین انکو ذکر کیا ہی اور اسی نام سے انکی ایک حدیث بھی مشہور ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن ضحاک جمحی۔ ہمین ابو الفضل عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر احمد بن علی بن بدر حلوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد بن عبداللہ بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الفتح بن ابی الفوارس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی بن صواف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو جعفر یعنی محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین وہب بن بقیہ نے عبدالعزیز بن عبدالصمد سے انھون نے سلمہ بن حامد سے انھون نے جبیب بن ضحاک جمحی سے نقل کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام مسکراتے ہوئے آئے۔ مین نے پوچھا کہ کیون مسکراتے ہو تو انھون نے کہا مین یہ دیکھکر مسکرایا کہ ایک

رحم عرش سے لٹکا ہوا ہے اُس شخص کے لیے بددعا کر رہا ہے جس نے اسکو قطع کیا ہے حضرت فرماتے تھے مین نے پوچھا کہ اس قطع کرنے والے اور اس رحم کے درمیان مین کس قدر فصل ہے جبرئیل نے کہا پندرہ پشت کا انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور انھون نے انکو جہنی لکھا ہے۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

کنیت ان کی ابوضمرہ۔ انسے انکے بیٹے ضمرہ نے روایت کی ہے۔ یہ دادا ہین عبد العزیز بن ضمرہ بن حبیب کے۔ عبد العزیز نے اپنے والد سے انھون سے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جماعت کی نماز تنہا ایک شخص کی نماز پر پچیس درجہ زیادہ ہے اور نماز نفل کا گھر مین پڑھنا ویسی ہی فضیلت رکھتا ہے جیسے جماعت کی نماز تنہا ایک شخص کی نماز پر فضیلت رکھتی ہے۔ انکا ذکر غانی نے لکھا ہے

(سیدنا) جلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو سلامانی۔ قبیلۂ قضاعہ سے ہین اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ یہ جلیب بیٹے ہین فدیک بن عمرو کے مقام جفار مین رہتے تھے۔ ابن شاہین نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے۔ اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ جبیب سلامانی ہین۔ واقدی نے کہا ہے کہ سنہ ہجری مین قبیلۂ سلامان کا وفد آیا تھا وہ سات آدمی تھے انکے سردار جبیب سلامانی تھے۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عمیر بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف ثقفی۔ بھائی ہین مسعود بن عمرو کے اور بھائی ہین ربیعہ کے جو دادا تھے امیہ بن ابی الصلت بن ربیعہ کے ان کے اور انکے بھائیون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی وان تبتم فلکم رؤس اموالکم۔ ابوصالح نے حضرت ابن عباس سے اللہ تعالی کے قول یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربا ان کنتم مومنین کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہ یہ آیت قبیلۂ ثقیف کے لوگون کے حق مین نازل ہوئی تھی جنمین سے مسعود اور ربیعہ اور حبیب اور عبد یالیل فرزندان عمرو بن عمیر بن عوف ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور میرے نزدیک اس کے صحیح ہونے مین کلام ہے

(سیدنا) جلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن غنم بن مازن بن نجار۔ یہ یمامہ کی طرف جا رہے تھے (اثنائے راہ مین) مقتول ہوئے انکا شمار شہدائے یمامہ مین ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) جلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ عبدان نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم سے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن مغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جمعہ بن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علا بن عبد الجبار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد نے ابو جعفر خطمی سے انھون نے حبیب بن عمرو سے روایت کرکے خبر دی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی وہ جب کسی سلام کرتے تھے تو کہتے تھے السلام علیکم۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) جلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر خطمی۔ انکا ذکر بھی عبدان کیا ہے اور کہا ہے کہ ہمیں ابراہیم بن یعقوب سعدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد الصمد ابن عبد الوارث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو جعفر خطمی نے اپنے دادا جلیب بن عمیر سے نقل کرکے خبر دی کہ انھون نے اپنے بیٹون کو جمع کیا اور کہا کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور بے عقل لوگون کے پاس نہ بیٹھو کیونکہ ان کے پاس بیٹھنا ایک مرض ہے جو شخص کم عقل کی بات برداشت کریگا وہ اس بردباری سے خوش ہوگا اور جو شخص کم عقل سے دوستی کریگا وہ پشیمان ہوگا جو شخص کم عقل کی ذراسی تکلیف پر صبر نہ کریگا وہ اس کی بہت تکلیف پر صبر نہ کرسکے گا اور جو شخص اپنے خلاف مزاج بات پر صبر کرے گا وہ اپنی محبوب چیز کو پا جائیگا۔ پھر جب تم مین سے کوئی شخص عمدہ بات کی تعلیم اور بری بات سے روکنے کا قصد کرے تو جب تک اپنے نفس کو تکلیف پر صبر کرنے کا عادی نہ بنالے ایسا نہ کرے اللہ عزوجل کے ثواب پر بھروسہ رکھے کیونکہ جو شخص اللہ عزوجل کے ثواب پر بھروسہ رکھتا ہے اسکو کوئی تکلیف محسوس نہین ہوتی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔ مین کہتا ہون کہ حبیب بن خماشہ اور جلیب بن عمرو جو سلام والی حدیث روایت کرتے ہین اور یہ جلیب تینون ایک ہین کیونکہ نسب ایک ہے اور خطمی ہین اور راوی بھی ان سب سے ایک ہی ہے یعنی ابو جعفر کا پوتا اسی سبب سے ابو عمر نے صرف جلیب بن خماشہ کا ذکر کیا ہے اور ابو موسی کے پاس جلیب بن عمرو اور جلیب بن عمیر کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے کوئی دلیل نہین ہے کیونکہ یہ وہی جلیب بن خماشہ ہین ابن مندہ نے اسپر تنبیہ بھی کردی واللہ اعلم۔

(سیدنا) جبیب (رضی اللہ عنہ)

عنزی والد ہین طلق بن جبیب کے۔ عبدان نے انکو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انکی حدیث کی سند مین اختلاف ہے صحیح وہ ہے جو غندر نے شعبہ سے انھون نے یونس بن جناب سے انھون نے طلق سے انھون نے ایک شامی شخص سے اسنے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے انکو قبض کی بیماری تھی حضرت نے انھین حکم دیا کہ اس

دعا کو پڑھیں ربنا الله الذي في السماء تقدس اسمك الحديث انکا تذکرہ ابوموسی نے ۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن فدیک ۔ بعض لوگ انکو حبیب بن فویک واو کے ساتھ کہتے ہین اور بعض لوگ حبیب بن عمرو بن فدیک کہتے ہین ۔ سلامانی ہین انکی حدیث مین اختلاف ہے ہمین یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن بشر نے عبدالعزیز بن عمر سے انھون نے بنی سلامان بن سعد کے ایک شخص سے انھون نے اپنی والدہ سے نقل کر کے خبر دی کہ انکے ماموں حبیب بن فدیک نے ان سے بیان کیا کہ ان کے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے انکی آنکھین سفید ہو گئی تھین دکھائی نہ دیتا تھا حضرت نے آنسے اس کا سبب پوچھا انھون نے کہا مین ایک مرتبہ اپنا بوجھ لیے جا رہا تھا اتفاق سے میرا پیر سانپ کے انڈون پر پڑ گیا پس میری بینائی جاتی رہی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ پڑھ کر ان کی آنکھون پر دم کر دیا انکی آنکھون مین روشنی آ گئی حبیب کہتے تھے مین نے انکو دیکھا کہ وہ سوئی مین تاگا ڈال لیتے تھے حالانکہ انکی عمر اسی برس کی تھی اور انکی آنکھین بدستور اسی طرح سفید تھین ۔ اور محمد بن سہل نے اپنے والد سے انھون نے حبیب بن عمرو سلامانی سے روایت کی ہے کہ وہ سلامان کے وفد کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے حبیب ابن عمرو سلامانی کا ذکر اوپر ہو چکا ہے

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

فہری ۔ ابن مندہ نے حبیب فہری کو ذکر کیا ہے اور انکا تذکرہ حبیب بن مسلمہ فہری کے علاوہ قائم کیا ہے کہ وہ مدینہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ لڑکا میرا ہاتھ اور میرا پیر ہے (یعنی اسی کے سبب سے مجھے قوت و طاقت ہے) حضرت نے حبیب سے فرمایا تو تم انھین کے ساتھ لوٹ جاؤ کیونکہ عنقریب انکا انتقال ہو جائیگا چنانچہ اسی سال انکا انتقال ہو گیا ۔ ابو نعیم نے اس حدیث کو اٹھا کر کے کہا ہے کہ بواسطہ ابن ابی ملیکہ کے حبیب بن مسلمہ سے مروی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین مدینہ گئے جہاد کا ارادہ رکھتے تھے ان کے والد نے انھین مدینہ مین چھوڑ دیا پھر سلمہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا نبی اللہ اس کے سوا اور کوئی میرا لڑکا نہین ہے جو میرے مال اسباب کی حفاظت کرے اور میرے گھر والون کی خبرگیری کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حبیب کو سلمہ کے ہمراہ کر دیا اور فرمایا کہ شاید اسی سال تم انکے دیکھنے سے محروم ہو جاؤ گے چنانچہ اسی سال حبیب نے جہاد کیا ۔ انھون نے کہا کہ بعض متاخرین نے بواسطہ داود عطار کے ابن جریج سے انکا حصہ آ کر نقل کیا ہم ۔ اور

انکا تذکرہ علیحدہ قائم کیا ہے حالانکہ انمین شک نہین کہ یہ حبیب مسلمہ کے بیٹے ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) **حلیب** (رضی اللہ عنہ)

ابن مخنف غامدی - یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ غامدی ہین - انکا شمار اہل حجاز مین ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو صحابہ مین ذکر کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے - صحیح وہی ہے جو عبدالرزاق نے ابن جریج سے انھون نے عبدالکریم سے انھون نے حبیب ابن مخنف سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عرفہ کے دن پہونچا حضرت فرماتے تھے کہ تم جانتے ہو کہ یہ کون دن ہے مجھے یہ نہین معلوم کہ ان لوگون نے کیا جواب دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص پر واجب ہے کہ ایک بکری رجب مین قربانی کرے اور ایک بکری عیدالاضحیٰ مین - بعض اوقات عبدالرزاق اس حدیث کی روایت مین انکے والد کا ذکر نہ کرتے تھے ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبدالرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن جریج نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے عبدالکریم نے حبیب بن مخنف سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مین عرفہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پہونچا پھر انھون نے ایسی ہی روایت بیان کی - اس حدیث کو ابن عون نے ابورملہ سے انھون نے مخنف بن سلیم سے روایت کیا ہے کہ انھون نے کہا مین عرفہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) **حلیب** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی مرضیہ - عبدان نے انکو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ مین انکا صحابی ہونا نہین جانتا مگر یہ حدیث ان سے اسی طرح روایت کی گئی ہے انکی حدیث یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر مین ایک وبائی مقام مین قیام کیا خیبر کے لوگون نے آپ سے عرض کیا کہ آپ جس مقام مین اترے ہین یہ وبائی مقام ہے اور اگر آپ مناسب سمجھین تو بلندی پر اٹھ چلیں جسکی آب و ہوا اچھی ہے - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) **جلیب** (رضی اللہ عنہ)

ابن مروان بن بن عامر بن ضباری بن حجیہ بن کنانہ بن حرقوص بن مازن بن مالک بن عمرو ابن تمیم تمیمی مازنی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انھون نے کہا لعیس حضرت نے فرمایا تم حبیب ہو پس آپ نے انکا نام جلیب رکھدیا - ابن کلبی نے ان کو ذکر کیا ہے

اور کسی نے انکا تذکرہ نہین لیا۔

(سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ)

ابن مسلمہ بن مالک اکبر بن وہب بن ثعلبہ بن وائلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک ابن نضر قرشی فہری کنیت انکی ابو عبدالرحمن بعض لوگ انکو حبیب دروب اور حبیب روم بھی کہتے ہین اسوجہ سے کہ یہ رومیون کے یہان بہت جایا کرتے تھے اور ان سے فائدہ اٹھاتے تھے زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ حبیب بن مسلمہ ایک شریف شخص تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا انھون نے یہ بھی کہا ہے کہ واقدی نے حبیب کے صحابی ہونے سے انکار کیا ہے۔ حضرت عمر بن خطاب نے جزیرہ کی حکومت ان کے متعلق کی تھی جبکہ عیاض بن غنم کو وہان سے معزول کیا پھر ارمینیہ اور آذربیجان بھی انھین کے متعلق کردیا تھا بعد اسکے انکو معزول کردیا تھا اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ ان کو حضرت عمر نے حاکم نہین بنایا بلکہ حضرت عثمان نے ان کو شام سے آذربیجان بھیجا تھا اور سلمان بن ربیعہ کو کوفہ سے انکی مدد کے لیے ساتھ کردیا تھا پس کوفہ کے متعلق ان دونون مین باہم اختلاف ہوا ایک نے دوسرے کو دھمکایا سلمان کو لوگون نے قتل کی دھمکی دی تو سلمان کے اصحاب نے کہا ۵

فان تقتلوا سلمان نقتل حبیبکم وان ترحلوا نحو ابن عفان نرحل

یہ پہلا اختلاف تھا اور اہل عراق اور اہل شام کے درمیان مین واقع ہوا۔ اہل شام ان حبیب کی بہت تعریف کرتے مین اور کہتے ہین کہ وہ مستجاب الدعوت تھے۔ جب حضرت عثمان کا محاصرہ کیا گیا تو حضرت معاویہ نے ایک لشکر ان کی مدد کے لیے بھیجا تھا اس لشکر پر حبیب بن مسلمہ کو سردار بنایا تھا تاکہ یہ لوگ حضرت عثمان کی مدد کرین مگر جب حبیب بن مسلمہ مقام وادی قری مین پہونچے تو انکو حضرت عثمان کی شہادت کی خبر ملی پس یہ لوٹ آئے اور حضرت معاویہ کے ساتھ ان کی تمام لڑائیون مین یعنی صفین وغیرہ مین رہے۔ انھین حضرت معاویہ نے آرمینیہ پر حاکم بناکے بھیجا تھا چنانچہ وہین ۴۲ھ مین انکی وفات ہوئی انکی عمر پچاس برس کی نہ تھی بعض لوگ کہتے ہین ان کی وفات دمشق مین ہوئی۔ ابو وہب نے مکحول سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے فقہا سے پوچھا کہ کیا حبیب صحابی تھے انھون نے اپنی لاعلمی ظاہر کی پھر مین نے انکی قوم سے پوچھا تو انھون نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ صحابی تھے واقدی نے کہا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حبیب بن مسلمہ کی عمر بارہ برس کی تھی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کوئی جہاد نہین کیا اور اہل شام کہتے ہین کہ انھون نے آپ کے ہمراہ جہاد کیا تھا مین

۵ ترجمہ اگر تم سلمان کو قتل کردگے تو ہم تمھارے حبیب کو قتل کردینگے + اور اگر تم حضرت عثمان کے پاس جاوگے تو ہم بھی انکے پاس جاینگے۔

ابو الفرج بن ابی الرجار ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابو بکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن مسلم نے سعید بن عبد العزیز سے انھون نے سلیمان ابن موسیٰ سے انھون نے مکحول سے انھون نے زیاد بن جاریہ سے انھون نے حبیب بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک جہاد مین) جاتے وقت چوتھائی مال خیرات کیا اور لوٹتے وقت پانچوان حصہ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) **جلیب** (رضی اللہ عنہ)

ابن ملہ - بھائی ہین ربیعہ بن ملہ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے انکا ذکر اسید بن ابی اناس کی حدیث مین ہے - انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر کیا ہے۔

(سیدنا) **جلیب** (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب - کنیت انکی ابو جمعہ قاری اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام جلیب بن سباع ہے اور بعض لوگ کہتے ہین حبیب بن جنید - انکا شمار اہل شام مین ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ نے تو یہین لکھا ہے اور ابو نعیم اور ابو عمر نے انکا ذکر حبیب بن سباع کے نام مین لکھا ہے اور ابن مندہ نے وہان بھی لکھا ہے اور یہان تو صرف ابن مندہ ہی لکھا ہے۔

(سیدنا) **جلیب** (رضی اللہ عنہ)

ابن یساف - ابن شاہین نے انکا ذکر کیا ہے - اور عبدان نے کہا ہے کہ یہ ایک شخص ہین اہل بدر مین سے قدیم الاسلام ہین انکی کوئی روایت ذکر نہین کی گئی صرف حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ اگر تم اہل بدر مین سے نہ ہوتے (تو مین تمھارے ساتھ ایسا کرتا) یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب حضرت عمر نے ان کو رجم کیا - ابن شاہین نے انکو حای مہملہ کے باب مین ذکر کیا ہے حالانکہ انکا نام خای معجمہ مضمومہ کے ساتھ مشہور ہے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ جلیب کے نامون مین سب سے پہلے کیا ہے حبیب بن اساف کے نام مین اور کہا ہے کہ بعض لوگ انکو حبیب بن یساف کہتے ہین۔

(سیدنا) **جلیب** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی الیسر بن عمرو انصاری صحابی ہین - واقعہ حرہ مین شہید ہوئے ان کے دو بھائی تھے یزید اور عمیر یزید بھی اس واقعہ حرہ مین شہید ہوئے اور عمیر واقعہ جسر مین شہید ہوئے انکا ذکر غسانی نے کیا ہے

(سیدنا) **جلیب** (رضی اللہ عنہ)

ابن جاریہ ثقفی حلیف ہین بنی زہرہ بن کلاب کے فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر نے

لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ طبری کا قول ہے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا جو لوگ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے انہیں قبیلہ ثقیف سے جبی بن حارثہ بھی ہیں انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ دارقطنی نے بیان کیا ہے کہ لکھنے والے نے انکا نام اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حارثہ کے بیٹے ہیں واقدی نے بھی کہا ہے کہ جبی بن حارثہ اور طبری نے بھی انکو اسی طرح ذکر کیا ہے اور ابو معشر نے انکا نام یعلی بن جاریہ ثقفی بتایا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ صحیح وہی ہے جو ابن اسحاق نے کہا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے انکے نام کو حرفوں میں ضبط نہیں کیا تا کہ پھر تغیر نہ ہوتا اور امیر ابو نصر ابن ماکولا نے انکو ذکر کیا ہے اور حروف میں بہت اچھی طرح انکے نام کو ضبط کیا ہے ہم اس کو ذکر کرتے ہیں تا کہ اشتباہ جاتا رہے انہوں نے کہا ہے کہ جبی بای مشددہ موحدہ امالہ کی ہوئی کے ساتھ ہے پھر انہوں نے اس نام کے کئی آدمیوں کو ذکر کر کے کہا ہے کہ جبی بن حارثہ حلیف ہیں بنی زہرہ کے قبیلہ ثقیف سے ہیں یہ ابن اسحاق کا قول ہے اس کی روایت ابراہیم بن سعد نے کی ہے اور یحیی بن سعید اموی نے ابن اسحاق سے انکا نام حبے کے ساتھ نقل کیا اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ حارثہ کے بیٹے ہیں اور واقدی نے بھی کہا ہے کہ ان کا نام حبی ہے مگر انہوں نے کہا ہے کہ یہ جاریہ کے بیٹے ہیں اور طبری نے کہا ہے کہ انکا نام حی ہے حائے مہملہ مفتوحہ اور ایک یائے مشددہ کے ساتھ بیٹے ہیں جاریہ ثقفی کے فتح مکہ کے دن اسلام لائے تمام لوگوں کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے

(سیدنا) حبیش (رضی اللہ عنہ)

اسدی۔ اسد بن خزیمہ کی اولاد سے ہیں۔ اُن لوگوں میں ہیں جنھوں نے بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بنی اسد میں خطبہ پڑھا تھا اور انھیں اسلام پر قائم رہنے کی ترغیب دی تھی جب کہ طلیحہ (نامی ایک شخص) ظاہر ہوا اور اُس نے نبوت کا دعوی کیا یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔

(سیدنا) حبیش (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن منقذ بن ربیعہ بن اصرم بن ضبیس بن حرام بن حبشیہ بن کعب بن عمرو بعض لوگ انکا نسب اسطرح بیان کرتے ہیں حبیش بن خالد بن حنیف بن منقذ بن ربیعہ منقذ کا ذکر نہیں کرتے یہ خزاعی ہیں کعبی ہیں۔ کنیت ان کی ابو صخر ہے اور ابو خالد ہے انکو بعض لوگ اشعر بھی کہتے ہیں اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ حبیش اشعر ہیں اور انہوں نے انکے نسب میں کچھ بڑھا دیا ہے اور کہا ہے حبیش بن خالد بن حنیف بن منقذ بن اصرم اور ابن ماکولا نے بھی انکی موافقت کی ہے مگر انہوں نے اشعر خالد کا لقب قرار دیا ہے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے انکا نام خلیس خائے معجمہ اور نون کے ساتھ نقل کیا ہے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے کنیت ان کی ابو صخر ہے یہ بھائی ہیں ام معبد کے اور ان کی

حدیث کو انھین نے روایت کیا ہے - ہمین ابو طالب یعنی محمد بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر یعنی محمد بن عبد اللہ
بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے بشر بن انس یعنی ابو الخیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو ہشام یعنی محمد بن
سلیمان بن رابد بن ثابت بن یسار کعبی ربعی خزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے چچا ایوب بن حکم نے بیان کیا نیز
ابو بکر کہتے تھے کہ ہم سے احمد بن یوسف بن تمیم بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو ہشام یعنی محمد بن سلیمان نے
قدیدی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے چچا ایوب بن حکم نے حرام بن ہشام قدیدی سے انھون نے اپنے والد
ہشام بن حبیش سے انھون نے اُنکے دادا حبیش بن خالد صحابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے بیان کیا کہ جب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت ابو بکر کے غلام عامر بن فہیرہ اور انکے رہنما عبد اللہ بن اریقط ہجرت کرکے مکہ سے چلے تو
راستہ سے راہ مین) انکا گذر ام معبد خزاعیہ کے دونون خیمون پر ہوا انھون نے کھال کے خیمہ بنا لیے تھے انھین کے
سامنے وہ بیٹھی تھین اور (مسافرون کو) پانی پلاتی تھین اور کھانا کھلاتی تھین حضرت ابو بکر وغیرہ نے گوشت اور چھوہارے
ام معبد سے مانگے تاکہ خرید کرلین مگر وہان کچھ نہ نکلا وہ لوگ محتاج ہو گئے تھے وہان قحط پڑ گیا تھا پھر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے خیمہ کی دراز سے ایک بکری دیکھی تو آپ نے پوچھا کہ اے ام معبد یہ بکری کیسی ہے ام معبد نے کہا کہ کمزور ہونے
کے سبب سے یہ بکری گلہ سے پیچھے رہ گئی ہے حضرت نے فرمایا کہ کیا اس مین دودھ ہے ام معبد نے کہا کہ یہ بہت کمزور ہے
اسمین دودھ کہان حضرت نے فرمایا کیا تم اجازت دیتی ہو کہ مین اس بکری کا دودھ دوہون ام معبد نے عرض
کیا کہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہو جائین اگر آپ اسمین دودھ دیکھین تو دودھ لین پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس بکری کو منگوایا اور اُس تھنون پر ہاتھ پھیرا اور اللہ عز وجل کا نام لیا اور اسکی بابت دعا کی پس اسکے تھنون مین دودھ
بھر آیا اور پھول گئے آپ نے ایک برتن منگوایا جس مین سب لوگ ملکر کھاتے تھے آپنے اسمین دودھ دوہا یہانتک کہ دودھ
اسکے اوپر تک آ گیا پھر آپ نے وہ دودھ ام معبد کو پلایا یہانتک کہ وہ سیراب ہو گئین پھر آپ نے اپنے اصحاب کو پلایا
یہانتک کہ وہ بھی سیراب ہو گئے پھر سب کے بعد آپ نے پیا پھر آپ نے اسی برتن مین دوبارہ اسکو دوہا یہانتک کہ بھر وہ
برتن بھر گیا بعد اسکے وہ دودھ آپ نے ام معبد کے پاس چھوڑ دیا ام معبد نے اسکو بیچا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے
ساتھ کے لوگ وہان سے چلدیے تھوڑی دیر کے بعد ام معبد کا شوہر اپنی دبلی کمزور بکریون کو لئے ہوئے آیا جو ایسی دبلی تھین
کہ انکی ہڈیون مین مغز بھی کم تھا جب ابو معبد (یعنی ام معبد کے شوہر) نے دودھ دیکھا تو تعجب سے کہا کہ اے ام معبد یہ دودھ
تمہارے پاس کہان سے آیا بکری بھی بہت دلون کی جنی ہوئی ہے اور کوئی دوسرا دودھ والا جانور بھی گھر مین نہین ہے
ام معبد نے کہا نہین واللہ (یہ کوئی بات نہین ہے) بلکہ ایک مرد مبارک کا گذر ہم پر ہوا جس کا یہ حال تھا ابو معبد نے کہا کہ اے

ام معبد کچھ اوصاف اُن کے بیان کرو ام معبد نے کہا مین نے ایک مرد کو دیکھا جس کا حسن غالب تھا چہرہ چمکدار تھا خوش خلق تھا نہ انکا پیٹ بڑا تھا اور نہ سر چھوٹا تھا جسم خوشبودار اور حسین تھا آنکھین سیاہ تھین اور پلکین دراز تھین اور آواز مین ایک خاص لہجہ تھا گردن لانبی تھی ڈاڑھی گھنی تھی ابرو خمدار اور دراز تھین اگر وہ چپ ہوتے تو ان پر ایک ہیبت ہوتی تھی اور اگر وہ کلام کرتے تو ایک رونق ہوتی دور سے نہایت جمیل اور باہیبت معلوم ہوتے تھے اور قریب سے نہایت حسین اور شیرین کلام تھے باتین بہت میٹھی ہوتی تھین نہ کم سخن تھے اور نہ بہت باتین کرنے والے تھے انکی باتین گویا موتی کی لڑیان ہوتی تھین میانہ قد تھے نہ دراز قامت اور نہ ایسے کہ کوئی شخص پستہ قامتی کیوجہ سے انکو حقیر سمجھے ایک درمیانی حالت تھی تین آدمی تھے تینون مین وہی زیادہ تروتازہ اور صاحب قدر تھے انکے کچھ رفیق تھے جو ان کو گھیرے رہتے ہین جب وہ بات کرتے ہین تو وہ لوگ چپ ہو کے انکی بات سنتے ہین اور اگر وہ کچھ حکم دیتے ہین تو وہ لوگ فوراً اُن کے حکم کی تعمیل کرتے ہین مخدوم اور مطاع تھے ترش رو اور بے فیض نہ تھے ابو معبد نے کہا خدا کی قسم یہ وہی قریش کے شخص ہین جنکا ذکر ہم سے مکہ مین کیا گیا تھا مین نے ارادہ کرلیا ہے کہ اُن کے ساتھ رہونگا اور یقیناً مین ایسا کرونگا اگر مجھے کوئی سبیل اس کی ملی پھر ایک بلند آواز مکہ مین ظاہر ہوئی لوگ اُس آواز کو سنتے تھے مگر آواز والے کو نہ دیکھتے تھے وہ یہ کہتا تھا

جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ رفیقین حلا خیمتی ام معبد هما نزلا ها بالهدی واهتدت به

فقد فاز من امسی رفیق محمد فیال قصی ما زوی اللہ عنکم به من فعال لا تجاری وسودد

لیهن بنی کعب مقام فتاتهم ومقعدها للمومنین بمرصد سلوا اختکم عن شاتها وانائها

فانکم ان تسألوا الشاۃ تشهد دعاها بشاۃ حائل فتحلبت علیه صریحا ضرۃ الشاۃ مزبد

فغادرها رهنا لدیها لحالب یرددها فی مصدر ثم مورد جب حسان بن ثابت نے ابن اس شعر

کو سنا تو انھون نے اس ہاتف غیبی کے جواب مین یہ اشعار کہے لقد خاب قوم زال عنهم نبیهم

وقدس من یسری الیهم ویغتدی ترحل عن قوم فضلت عقولهم وحل علی قوم بنور مجدد

هداهم به بعد الضلالۃ ربهم وارشدهم من یتبع الحق یرشد وهل یستوی ضلال قوم تسفهوا

عمایتهم هاد به کل مهتد وقد نزلت منه علی اهل یثرب رکاب هدی حلت علیهم باسعد

نبی یری ما لا یری الناس حوله ویتلو کتاب اللہ فی کل مسجد وان قال فی یوم مقالۃ غائب

فتصدیقها فی الیوم او فی ضحی الغد

یہ حبیش پھر اسلام لائے اور فتح مکہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے فتح مکہ کے دن یہ اور کرز بن

جابر و شہید ہو گئے تھے یہ دونون خالد بن ولید کے سوارون مین تھے اور ان کے راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستہ مین چلے تھے پس مشرک انکو ملگئے اور انھون نے انکو قتل کر دیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) حبیش (رضی اللہ عنہ)

ابن شریح کینت انکی ابوحفصہ حبشی ہین - اسحاق بن سوید رملی نے انکا ذکر صحابہ مین لکھا ہے - اہل فلسطین سے ہین - بیت جبرین مین رہتے تھے - اور موسی بن سہل نے انکا ذکر تابعین مین لکھا ہے اور یہی صحیح ہے - حضرت عبادہ بن صامت سے روایت کرتے ہین انسے علی بن ابی جملہ نے روایت کی ہے - حسان بن ابی معن نے انسے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا (ایک مرتبہ) مین اور تیس صحابی یکجا تھے ان لوگون نے اذان دی اور اقامت کہی اور مین نے انھین نماز پڑھائی اور بعد اسکے پوری حدیث ذکر کی ہے حسان نے انکا نام حبیش بتایا ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

باب الحاء و التاء

(سیدنا) حتات (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو - انصاری - بھائی ہین ابوالیسر کے - انکے نام مین دو تاے فوقانیہ ہین اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام حباب ہے دو بائے موحدہ کے ساتھ انکا ذکر حباب کے نام مین ہو چکا ہے -

(سیدنا) حتات (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن علقمہ بن حوی بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم تمیمی دارمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بنی تمیم کے وفد مین عطارد بن حاجب اور اقرع بن حابس وغیرہم کے ساتھ آئے تھے یہ سب لوگ اسلام لائے ابن اسحاق کہتے اور کلبی نے ان لوگون کا ذکر کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور معاویہ بن ابی سفیان کے درمیان مین مواخات کرا دی تھی جب حضرت معاویہ کو خلافت حاصل ہوئی تو حتات اور جاریہ ابن قدامہ اور احنف بن قیس انکے پاس گئے یہ دونون بھی قبیلۂ بنی تمیم سے تھے حتات حضرت عثمان کے دوستون مین سے تھے اور جاریہ اور احنف حضرت علی کے اصحاب مین سے تھے حضرت معاویہ نے ان دونون کو حتات سے زیادہ دیا تو حتات نے ان سے کہا کہ تم نے محرق (یعنی جلا دینے والے) اور مخذل (یعنی پریشان کرنے والے) کو مجھپر فضیلت دی حضرت معاویہ نے کہا (مینے فضیلت نہین دی) بلکہ مین نے انسے انکا دین مول لیا ہے اور تمکو اس محبت پر چھوڑ دیا ہے جو تمکو حضرت عثمان کے ساتھ ہے حتات نے کہا مجھسے بھی میرا دین مول لے لو جلا دینے والا انھون نے جاریہ بن

قدامہ کو اہا کہ انھون نے ابن حضرمی کو جلا دیا تھا اور پریشان کرنے والا احنف بن قیس کو کہا کہ انھون نے حضرت عائشہ اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم سے لوگون کو پریشان کر دیا تھا۔ بعض لوگون کا بیان ہے کہ حتات حضرت معاویہ کے پاس گئے اور انھین کے یہان وفات پائی اور حضرت معاویہ اُس خوت کے سبب سے ان کے وارث ہوئے حضرت معاویہ اُس زمانہ مین خلیفہ تھے فرزدق نے اس معاملہ مین حضرت معاویہ سے مخاطب ہوکر یہ اشعار کہے تھے

ابوك وعمی یا معاوی اورثا	تراثا فیحتاز التراث اقاربه	فما بال میراث الحتات اکلته
ومیراث صخر جامد لك ذائبه	فلو کان هذا الامر فی جاهلیة	علمت من المرء القلیل حلائبه
ولو کان فی دین سوی ذا شنئتم	لنا حقنا وغص بالماء شاربه	الست اعز الناس قوما واسرة
وامنعهم جارا اذا ضیم جانبه	وما ولدت بعد النبی واله	کمثلی حصان فی الرجال نقاربه
وبیتی الی جنب الثریا فناءه	ومن دونه البدر المضی کواکبه	انا ابن الجبال الشم فی عدد الحصی

وعرق الثری عرقی فمن ذا یحاسبه

اس قصیدہ مین اس سے زیادہ اشعار ہین اور فخریہ اشعار مین یہ سب سے عمدہ کلام ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

باب الحاء والجیم

(سیدنا) حجاج (رضی اللہ عنہ)

باہلی صحابی ہین قواریری نے غندر سے انھون نے شعبہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے حجاج بن حجاج باہلی کو اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہوئے سنا وہ صحابی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے جنکا نام مجھے ابن مسعود یاد پڑتا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے ہوتی ہے پس جب گرمی زیادہ پڑنے لگے تو تم لوگ نماز ظہر کو ٹھنڈے مین پڑھو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) حجاج (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم قریشی سہمی۔ انھون نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور احد کے بعد مدینہ منورہ لوٹ کر آئے تھے انکے کوئی اولاد نہ تھی۔ یہ حقیقی بھائی ہین سائب اور عبداللہ اور ابو قیس فرزندان حارث کے۔ اور عبداللہ بن حذافہ بن قیس سہمی کے چچازاد بھائی ہین عروہ بن زبیر نے اور زہری نے اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ حجاج بن حارث سہمی جنگ اجنادین مین شہید ہوگئے۔ انکا تذکرہ تینون نے

لکھا ہی مگر ابن مندہ نے لکھا ہے کہ یہ حجاج بیٹے ہین قیس بن عدی کے۔

(سیدنا) حجاج (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر ثمالی۔ انکا شمار اہل حمص مین ہے۔ انسے خالد بن معدان اور شرحبیل ابن مسلم نے روایت کی ہے۔ ثور نے خالد بن معدان سے انھون نے حجاج بن عامر ثمالی سے جو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے اور عبد اللہ بن عامر ثمالی سے کہ وہ بھی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے روایت کی ہی کہ ان دونون نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نماز پڑھی حضرت عمر نے سورۂ اذا السماء انشقت پڑھی اور اسمین سجدہ کیا اور شرحبیل بن مسلم نے انسے روایت کی ہی اور یہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے کثرت سوال اور مال کے ضائع کرنے سے بچو اور مال کا دیدینا بہتر ہے اسکے روکنے سے روکنا بہت برا ہے اور تنگی معیشت پر خدا کو ملامت نہ کرے اور خیرات کرنے مین ابتدا اس شخص سے کرو جس کی تم عیال داری کرتے ہو۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ حجاج بن عامر ثمالی بعض لوگ انکو حجاج بن عبد اللہ ثمالی کہتے ہین اور بعض لوگ نصری کہتے ہین شام مین رہتے تھے۔ انسے صرف ایک حدیث بواسطہ اہل حمص کے مروی ہے۔ انسے شرحبیل بن مسلم نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ کثرت سوال سے بچو الخ پس ابو عمر نے حجاج بن عامر ثمالی کو اور حجاج بن عبد اللہ نصری کو ایک کر دیا ہے جنکا ذکر اسکے بعد کے تذکرہ مین آئیگا اور ابو نعیم نے ان دونون کے درمیان مین فرق کیا ہے اور ان دونون کے تذکرہ علحدہ قائم کئے ہین احمد بن محمد بن عیسی نے بھی اپنی تاریخ مین اسی کے موافق لکھا ہے اور کہا ہے کہ حجاج بن عامر ثمالی صحابی ہین۔ مجھے ان کے بعض اولاد کے دیکھنے والون نے حمص مین خبر دی تھی۔ بعد اسکے حجاج بن عبد اللہ ثمالی کا ذکر کیا ہی انسے ابو سلام اسود نے روایت کی ہی انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور آپ کے ساتھ حجۃ الوداع مین حج کیا تھا ابو احمد عسکری نے بھی اسی کے موافق لکھا ہے انھون نے کہا ہی حجاج بن عبد اللہ نصری ثمالی بعض لوگ ان کو حجاج بن عامر ثمالی کہتے ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا نظر کا لگ جانا برحق ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حجاج (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ نصری۔ ہمین ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن احمد بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبید بن یعیش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن یعلی نے عبد الرحمن بن یزید بن جابر سے روایت کرکے

خبر دی نیز ابو نعیم کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد سنوی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبد اللہ حضرمی نے خبر دی نیز ابو نعیم
کہتے تھے ہم سے ابو عمر بن حمدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حسن بن سفیان نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہم سے
ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو اسامہ نے عبد الرحمن بن یزید سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین
مکحول نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حجاج ابن عبد اللہ نصری نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ (غازیون کو کچھ بطور) انعام
دینا درست ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انعام دیا ہے عبد الرحمن بن ابی حاتم نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو زرعہ
سے پوچھا گیا کہ یہ روایت صحیح ہے انھون نے کہا مین اس کو نہین جانتا - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حجاج (رضی اللہ عنہ)

ابن علاط بن خالد بن نویرہ بن حنتر بن ہلال بن عبید بن ظفر بن سعد بن عمرو بن تیم بن بہز ابن امرء القیس بن بہثہ بن
تیم بن منصور سلمی ثم البہزی کینت ان کی ابو کلاب اور بعض لوگ کہتے ہین ابو محمد اور بعض لوگ کہتے ہین ابو عبد اللہ مدینہ
مین رہتے تھے انکا شمار اہل مدینہ مین ہے انھون نے وہان ایک مسجد بنائی تھی اور ایک گھر بنایا تھا وہ انھین کے نام سے
مشہور ہے یہ والد ہین نصر بن حجاج کے جن کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جلا وطن کر دیا تھا جب انھون نے
ایک عورت کو یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا ؎

هَلْ من سبیل الی خمر فاشربها ام هل سبیل الی نصر بن حجاج

نصر بن حجاج بہت حسین تھے - حجاج اسلام لائے اور انکا اسلام اچھا ہوا خیبر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے
انکے اسلام کا سبب یہ ہوا کہ یہ اپنی قوم کے سوارون کے ساتھ مکہ کی طرف گئے تھے ایک خوفناک جنگل مین انھین شام ہو گئی
انسے ان کے ساتھ والون نے کہا کہ اے ابو کلاب اٹھو اور اپنی اصحاب کی حفاظت کرو چنانچہ حجاج بن علاط کھڑے
ہو گئے اور اپنے اصحاب کے گرد گشت کرنے لگے ان کی پاسبانی کرتے جاتے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ مین اپنی جان
کی اور اپنے ساتھیون کے جان کی پناہ مانگتا ہون ہر اُس جن سے جو اس جنگل مین ہو یہانتک کہ مین اور میرے ساتھی
صحیح سلامت لوٹ جائین پس انھون نے ایک کہنے والے کو سنا کہ وہ کہ رہا ہے یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا
من اقطار السموات والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان پھر جب یہ مکہ پہونچے تو انھون نے جماعت
قریش کو اسکی خبر دی اُن لوگون نے انسے کہا کہ تم بے دین ہو گئے ہو واللہ اے ابو کلاب یہ تو اسی کلام کا ایک ٹکڑا ہے
جو محمد کہا کرتے ہین کہ اُن پر نازل ہوا ہے انھون نے کہا واللہ مین نے اسکو سنا ہے اور میرے ساتھ والون نے سنا ہے
بعد اسکے یہ اسلام لے آئے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا تو حجاج بن علاط نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ

؎ ترجمہ - کیا کوئی سبیل شراب ملنے کی ہے کہ مین اسکو پیون یا کیا کوئی سبیل نصر بن حجاج کے ملنے کی ہے۔

مکہ مین میرا کچھ مال ہے اور وہین میری بی بی بھی ہے مین چاہتا ہون کہ وہان جاؤن تو کیا مجھے اس بات کی اجازت ہے کہ مین آپ کی کچھ برائی بیان کردون یا کچھ کہدون - ہمین عبید اللہ ابن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا مجھسے بعض اہل مدینہ نے بیان کیا کہ جب حجاج بن علاط سلمی اسلام لائے تو خیبر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مکہ مین کچھ مال میرا تاجرون کے پاس ہے اور کچھ مال میری بی بی ام شیبہ بنت ابی طلحہ کے پاس ہے جو بنی عبد الدار کی بہن ہے اور مین ڈرتا ہون کہ اگر وہ لوگ میرے اسلام سے واقف ہو جائینگے تو میرا مال ہضم کر لینگے پس آپ مجھے اجازت دیجیے کہ وہان جاون شاید اپنا مال لے آون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تمھین اجازت دی پھر انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہان مجھے یہ بھی ضرورت ہے کہ کچھ کہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو تمکو اجازت ہے چنانچہ حجاج گئے وہ کہتے تھے کہ جب مین (مقام) ثنیہ بیضا مین پہونچا تو وہان قریش کے کچھ لوگ ملے جو خبرون کا تجسس کر رہے تھے جب انھون نے مجھے دیکھا تو کہا کہ یہ حجاج ہین انکے پاس کچھ خبر ہوگی مین نے کہا کہ اس شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو تو بہت بڑی شکست ہوگئی تمنے سنا ہوگا اور اسکے اصحاب بھی مقتول ہوگئے اور محمد قید کر لیے گئے لوگون نے کہا کہ ہم انکو قتل نہ کرینگے انکو مکہ لیجائینگے اور وہان سب لوگون کے سامنے قتل کرینگے پھر ہم مکہ پہونچے تو اُن لوگون نے مکہ مین شور مچادیا کہ یہ حجاج آئے ہین اور خبر لائے ہین کہ محمد قید کر لئے گئے اب صرف اس بات کا انتظار ہے کہ وہ یہان لائے جائین اور تم لوگون کے سامنے قتل کیے جائین مین نے کہا کہ تم لوگ میرا مال جمع کردو کیونکہ مین خیبر جانے کا ارادہ رکھتا ہون محمد کا جو مال لوٹا گیا ہے اُسکو مول لونگا قبل اس کے کہ تاجر لوگ وہان پہونچین چنانچہ اُن سب لوگون نے اچھی طرح میرا مال جمع کر دیا اور مین نے اپنی بی بی سے بھی کہا کہ میرا مال لاؤ تاکہ مین خیبر جاون اور وہان سے سستا مال خرید لاؤن اُسنے بھی میرا مال مجھے دیدیا جب اس خبر کا مکہ مین بہت چرچا ہوا تو عباس میرے پاس آئے اُس وقت مین ایک تاجر کے خیمہ مین کھڑا ہوا تھا وہ نہایت شکستہ خاطر اور رنجیدہ میرے پاس آکے کھڑے ہوگئے اور انھون نے کہا کہ اے حجاج یہ خبر کیسی ہے مین نے کہا کہ آپ ٹھہر جائیے مجھسے خلوت مین ملئے چنانچہ وہ میرے پاس آئے اور کہا کہ اے حجاج تمھارے پاس کیا خبر ہے مین نے کہا میرے پاس واللہ وہ خبر ہے جو آپ کو خوش کردیگی مین نے واللہ آپ کے بھتیجے کو اس حال مین چھوڑا ہے کہ اللہ نے خیبر اُنپر فتح کر دیا اور وہان کے بہت سے لوگ مقتول ہوئے اور انکے مال آپ کے بھتیجے کو اور انکے اصحاب کو ملے اور مین نے انکو اس حال مین چھوڑا ہے کہ انھون نے خیبر کی شاہزادی (حضرت ام المومنین صفیہ) سے نکاح کیا ہے

اور مین تو مسلمان ہون یہان صرف اپنا مال لینے آیا ہون پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ جاؤنگا آپ اس خبر کو تین دن تک مخفی رکھیے گا ورنہ مجھے خوف ہے کہ میرا تعاقب کیا جائیگا بعد اس کے مین جلد یا جب تیسرا دن ہوا تو حضرت عباس نے اپنا لباس پہنا اور خوشبو لگائی بعد اس کے عصا لیکر مسجد مین گئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا قریش کے لوگون نے انکو دیکھا تو کہا کہ اے ابو الفضل تم اس سخت مصیبت پر ایسی سنگدلی کرتے ہو حضرت عباس نے کہا ہرگز نہین خدا کی قسم خیبر فتح ہو گیا اور محمد اور انکے اصحاب کو ملگیا اور محمد نے وہان کی شاہزادی سے نکاح کیا ہے اُن لوگون نے پوچھا کہ تم سے یہ خبر کس نے بیان کی حضرت عباس نے کہا حجاج بن علاط نے وہ تو مسلمان ہو گئے ہین اور انھون نے محمد کے دین کی پیروی کر لی ہے یہان وہ صرف اپنا مال لینے آئے تھے وہ پھر وہین لوٹ جائینگے کفار قریش نے ذرا سنکے بہت واویلا کیا) کہا کہ اے خدا کے بندو دیکھو وہ خدا کا دشمن ہمین دھوکہ دے گیا پھر تھوڑے ہی دنون کے بعد (فتح خیبر کی) خبر اُن لوگون کو پہونچ گئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حجاج (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن غزیہ بن ثعلبہ بن خنسا بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی ثم من بنی مازن بن النجار۔ بخاری نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہین انسے عکرمہ مولی ابن عباس نے اور کثیر بن عباس وغیرہما نے روایت کی ہے۔ ہمین اسمعیل بن عبید اللہ اور ابراہیم بن محمد اور ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے محمد بن عیسی بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین روح بن عبادہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حجاج بن صواف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یحیٰی بن ابی کثیر نے عکرمہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے حجاج بن عمرو نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (اکسی پرندکے پر) توڑ ڈالے یا (اُسکو) لنگڑا کر دے وہ احرام سے باہر ہو جاتا ہے اور اس کے اوپر دوسرا حج فرض ہوتا ہے مین نے یہ روایت ابن عباس سے اور ابو ہریرہ سے بیان کی انھون نے کہا کہ حجاج نے سچ کہا اس حدیث کو معمر نے اور معاویہ بن سلام نے یحیی بن ابی کثیر سے انھون نے عکرمہ سے انھون نے عبد اللہ بن رافع سے انھون نے حجاج ابن عمرو سے روایت کیا ہے اور بخاری نے کہا ہے کہ یہ بہت صحیح ہے انسے کثیر بن عاص نے تہجد کی حدیث روایت کی ہے یہی ہین جنھون نے مروان کو حضرت عثمان کے محاصرہ کے زمانے مین مارا یہانتک کہ وہ گر پڑا اٹھالے گئے مولی ابو حفصہ نے انکو اس بات پر امادہ کیا تھا یہ اُس زمانہ مین زیادہ سمجھ نہ رکھتے تھے حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین مین شریک تھے اور لڑتے وقت لوگون سے کہتے تھے کہ اے گروہ انصار کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جب ہم اپنے پروردگار سے ملین تو اس سے کہین کہ انا اطعنا سادتنا وکبر ۶

فاضلونا السبیلا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حجاج (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو قابوس۔ سماک بن حرب نے قابوس بن حجاج سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی شخص میرا مال لیتا ہو تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہین حضرت نے فرمایا کہ تم اسکو نصیحت کرو اور ہٹا دو۔ ابن قانع نے ایسا ہی کہا ہے حالانکہ یہ وہم ہے۔ صحیح نام انکا مخارق ہے کنیت ان کی ابو قابوس ہے۔ انشاء اللہ تعالی مخارق کے نام مین انکا ذکر کیا جائیگا۔

(سیدنا) حجاج (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عدی سہمی۔ چچا ہین عبد اللہ بن حذافہ سہمی کے۔ انھون نے عبد اللہ بن حذافہ اور ان کے بھائی قیس بن حذافہ کے ہمراہ حبش کی طرف ہجرت کی تھی۔ انکی کوئی روایت معلوم نہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ حجاج بن حارث بن قیس قریشی اور کہا ہے کہ مین انکو وہی حجاج سمجھتا ہون جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے یعنی سہمی۔ مین کہتا ہون کہ ابن مندہ نے انکو حجاج بن حارث بن قیس سہمی کے علاوہ سمجھا ہے جنکا ذکر ہم کر چکے حالانکہ یہ بلاشک وہی ہین چونکہ ابن مندہ نے انکے والد حارث کا ذکر نہ دیکھا لہذا انھون نے انکو اور کوئی سمجھ لیا اور ابو نعیم نے دونون تذکرون سے انکے والد کا ذکر حذف نہین کیا اور دونون تذکرون مین ابن زبیر اور زہری اور ابن اسحاق سے ایک ہی مضمون یعنی انکا ہجرت کرنا اور اجنادین مین شہید ہونا روایت کیا ہے واللہ اعلم اسمین شک نہین کہ ان کے والد حارث کا نام حذف ہو گیا ہے حجاج بن حارث کے نام مین اس کی بحث ہو چکی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حجاج (رضی اللہ عنہ)

بن مالک بن عویمر بن ابی اسید بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم بن افصی اسلمی۔ اور بعض لوگ انکو حجاج بن عمرو اسلمی کہتے ہین مگر پہلا ہی قول صحیح ہے یہ مدنی ہین۔ مقام عرج مین فروکش تھے انسے صرف ایک مختلف فیہ حدیث مروی ہے یہ سفیان بن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے حجاج سے روایت کیا ہے کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حق[1] رضاعت مجھ سے کیونکر ادا ہو سکتا ہے حضرت نے فرمایا کہ ایک غلام یا ایک لونڈی کے دینے سے اور لوگون نے سفیان کی مخالفت کی ہے۔ مین عبد اللہ بن احمد بن علی وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے

[1] اہل عرب کا دستور تھا کہ جب بچہ کا دودھ چھڑاتے تھے تو مرضعہ کو اسکی مقررہ اجرت کے علاوہ بھی کچھ دیدیتے تھے۔ اگر اس کا حق ادا ہو جائے اسی کے متعلق انھون نے پوچھا کہ کیا چیز دینا چاہیے جسمین پوری طرح حق ادا ہو جائے۔

ابوعیسی ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حاتم بن اسمٰعیل نے ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے حجاج بن حجاج اسلمی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا پھر انھون نے اسی حدیث کو ذکر کیا پس انھون نے عروہ اور حجاج اسلمی کے درمیان بین حجاج ابن حجاج کو بڑھا دیا ہی۔ ہمین ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد نفیلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابومعاویہ نے خبر دی نیز ابوداؤد کہتے تھے کہ ہم سے ابن علا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابن ادریس نے ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے حجاج بن حجاج سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حق رضاعت مجھ سے کیونکر ادا ہوسکتا ہی آپ نے فرمایا ایک غلام یا ایک لونڈی کے دینے سے۔ نفیلی نے بھی حجاج بن حجاج اسلمی کہا ہی یہ الفاظ انھین کے تھے۔ معمر اور ثوری اور ابن جریج اور لیث بن سعد اور عبداللہ بن نمیر اور یحیی قطان وغیرہم نے بھی حاتم بن اسمٰعیل کی موافقت کی ہی انھون نے سند مین حجاج بن حجاج کا ذکر کیا ہی۔ اور ابن عیینہ کی حدیث غلط ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا حجاج (رضی اللہ عنہ

ابن مسعود۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور انھون نے بواسطہ ابوداؤد طیالسی کے شعبہ سے انھون نے حجاج بن حجاج اسلمی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے جنکو مین حجاج بن مسعود سمجھتا ہون روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گرمی زیادہ پڑنے لگے تو نماز ٹھنڈک مین پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس سے پیدا ہوتی ہے۔ اسکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہی کہ ہمین ابویاسر یعنی عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ ابن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شعبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مین نے حجاج بن حجاج سے سنا وہ ان لوگون کے امام تھے اپنے والد سے نقل کرتے تھے انکے والد نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے نقل کرتے تھے حجاج کہتے تھے کہ ان صحابی کا نام عبداللہ سمجھتا ہون وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے پیدا ہوتی ہے الی آخر الحدیث اور اس حدیث کو ابوداؤد طیالسی نے شعبہ سے روایت کیا ہے کہ انھون نے کہا مین انکو ابن مسعود سمجھتا ہون اور قواریری نے محمد بن جعفر سے

روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین انکو عبد اللہ بن مسعود سمجھتا ہون۔ مین کہتا ہون ابو نعیم نے ابو عبد اللہ بن مندہ کے حق مین انصاف نہین کیا کیونکہ ابن مندہ نے حجاج بن مسعود کا تذکرہ لکھ کے کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور صحیح وہی جو اسکے بعد مذکور ہوگا اور انھون نے قواریری کی حدیث ذکر کر دی ہے پس ابن مندہ پر کوئی اعتراض باقی نہ رہا ابن مندہ نے اس بات مین شک نہین کیا کہ حجاج بن مسعود کی صرف ایک روایت ہے اور اس حدیث کو انھون نے صرف اسواسطے پیش کیا ہے کہ اسمین حملن بن حجاج نے اپنے والد کو صحابی بتایا ہے اور اس تذکرہ مین کہا ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا تھا پس اسلیے انھون نے اس حدیث کو پیش کیا ورنہ نفس حدیث سے کچھ مطلب نہین ہے اور چونکہ انکو یہ خیال ہوا کہ لوگ اسکو وہم سمجھین گے لہذا انھون نے کہدیا کہ یہ وہم ہے ابن مندہ نے اس حدیث کے دو ترجمے لکھے ہین ایک یہ ہے اور دوسرا حجاج باہلی کا ہے اسمین ابو نعیم نے ابن مندہ پر اعتراض کیا ہے کہ یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) حجاج (رضی اللہ عنہما)

ابن منبہ بن حجاج بن حذیفہ بن عامر سہمی۔ ابن قانع نے اپنی سند سے ابراہیم بن منبہ ابن حجاج سہمی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو تم دیکھو کہ ابوبکر وعمر کا ذکر بری طرح کر رہا ہے تو سمجھ لو کہ وہ دین اسلام کے سوا اور کسی دین کو چاہتا ہے۔ انکا تذکرہ ابو علی غسانی لکھا ہے۔

(سیدنا) حجر (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن وائل۔ والد ہین وائل بن حجر حضرمی کے انسے صرف ایک حدیث مروی ہے اسمین اعتراض ہے ہشیم نے عبد الجبار بن وائل بن حجر سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پیشانی اور ناک کے بل سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ابو عمر نے کہا ہے کہ اگر یہ قول وہم نہین ہے تو یہ حجر صحابی ہین اور اگر یہ قول غلط ہے تو یہ حدیث انکے بیٹے وائل کی ہوگی انکے صحابی ہونے مین اختلاف نہین ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے مین کہتا ہون کہ اس حدیث مین انکے دادا کا ذکر وہم ہے اور غلط ہے یہ حدیث وائل اور انکے بیٹے کی روایت سے مشہور ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) حجر (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبد اللہ۔ انسے انکے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (ایکمرتبہ) نماز پڑھی (تو تسبیحات وغیرہ مین نے بلند آواز سے کہین) آپ نے فرمایا کہ اسے حجر اللہ کو سناؤ اور

مجھے نہ سنا و غسانی نے ابن قانع سے انکا تذکرہ نقل کیا ہے ۔

(سیدنا) حجر (رضی اللہ عنہ)

عدوی انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔ انھون نے اپنی سند سے ابوعیسی ترمذی سے انھون نے قاسم ابن دینار سے انھون نے اسحاق بن منصور سے انھون نے اسرائیل سے انھون نے حجاج بن دینار سے انھون نے حکم بن جحل سے انھون نے حجر عدوی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہم نے عباس کی زکوۃ لے لی۔ مین کہتا ہون کہ ابوعیسی نے اپنی کتاب جامع مین اسی سند سے جسکو ابوموسی نے ذکر کیا ہے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور اسمین اسقدر بات زیادہ ہے کہ حجر عدوی نے حضرت علی سے روایت کی اور ترمذی نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے انھون نے سعید بن منصور سے انھون نے اسمعیل بن زکریا سے انھون نے حجاج بن دینار سے انھون نے حکم بن عتیبہ سے انھون نے حجر عدوی سے انھون نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ حضرت عباس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ میرا صدقہ قبل از وقت لے لیا جائے حضرت نے انھین اس کی اجازت دیدی ابوعیسی نے کہا ہے کہ اسمعیل بن زکریا کی حدیث جو حجاج سے مروی ہے میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے اس حدیث سے جو اسرائیل نے حجاج بن دینار سے روایت کی ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) حجر (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن معاویہ بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین بن حارث بن معاویہ بن حارث ابن معاویہ بن ثور بن مرتع بن معاویہ بن کندہ کندی۔ یہ حجر الخیر کے نام سے مشہور ہین۔ بیٹے مین ادبر کے انکے والد عدی کو ادبر اس سبب سے کہتے ہین کہ وہ ایک مرتبہ بھاگے جارہے تھے انکے سرین کسی نے نیزہ مار دیا تھا اسی وجہ سے انکو لوگ ادبر کہنے لگے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین یہ اور انکے بھائی ہانی حاضر ہوئے تھے اور جنگ قادسیہ مین شریک تھے۔ فضلائے صحابہ مین تھے۔ جنگ صفین مین قبیلہ کندہ کے سپہ سالار تھے اور نہروان مین لشکر کے میسرہ پر تھے اور جنگ جمل مین بھی حضرت علی کے ساتھ تھے مشاہیر صحابہ سے ہین جب زیاد عراق کا حاکم ہوا اور اسنے سختی اور بدچلنی شروع کی تو حجر نے اسکی بیعت واپس کردی اور حضرت معاویہ کی بیعت انھون نے واپس نہ کی تھی شیعیان[1] علی رضی اللہ عنہ کی ایک جماعت انکی پیرو ہوگئی ایک دن تاخیر نماز کی بابت انھون نے اور انکے اصحاب نے زیاد پر طعن وتشنیع کی تو زیاد نے انکی شکایت حضرت معاویہ کو لکھ بھیجی حضرت معاویہ نے لکھا کہ انکو معہ انکے اصحاب کے میرے پاس بھیجدو چنانچہ زیاد

[1] شیعیان علی سے وہ لوگ مراد ہین جو حضرت علی مرتضی کے ساتھ تھے نہ فرقہ روافض ۱۲

نے سب لوگون کو وائل بن حجر حضرمی کے ساتھ بھیجدیا انکے ساتھ بڑی جماعت تھی جب یہ مقام مرج عذرا مین پہونچے
تو انھون نے کہا کہ مین پہلا مسلمان ہون جو اس مقام مین تکبیر کہتا ہون پھر یہ اور ان کے اصحاب عذرا نامی قریہ مین
جو دمشق کے پاس ہی اترے حضرت معاویہ نے ان سب کے قتل کا حکم دیا مگر حضرت معاویہ کے اصحاب نے بعض
لوگون کی سفارش کی وہ چھوڑ دیئے گئے اور حجر اور انکے ساتھ چھ آدمی قتل کر دئے گئے اور چھ آدمی چھوڑ دیے گئے
جب لوگون نے انکے قتل کا ارادہ کیا تو انھون نے دو رکعت نماز پڑھی بعد اسکے کہا کہ اگر تم میری طرف کسی ایسی بات
کا گمان نہ کرتے جو مجھ مین نہین ہے (یعنی بزدلی کا) تو بیشک مین ان دونون رکعتون کو طول دیتا بعد اس کے انھون نے
کہا کہ میرے ہتھیار نہ اتارنا اور میرے خون کو نہ دھونا مین (قیامت کے دن) معاویہ سے اسی حال مین ملونگا جب
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حجر کے ساتھ زیاد کی اس بدسلوکی کی خبر ملی تو انھون نے عبد الرحمن بن حارث کو
حضرت معاویہ کے پاس بھیجا کہ خدا اسکے لیے حجر اور انکے اصحاب کی بےحرمتی نہ کرنا مگر عبد الرحمن ایسے وقت مین پہنچے
کہ وہ قتل ہو چکے تھے تو عبد الرحمن نے حضرت معاویہ سے کہا کہ ابوسفیان تو حجر اور انکے اصحاب کے ساتھ بہت
بردباری کیا کرتے تھے یہ بات تم مین کیون نہ ہوئی تم نے انکو قید کیون نہ کر دیا یا کسی وبائی مقام مین کیون نہ بھیجدیا
حضرت معاویہ نے کہا اس وقت میری قوم مین تمھارے ایسے (نیک مشورہ دینے والے) لوگ نہ تھے عبد الرحمن
نے کہا خدا کی قسم اب اہل عرب نہ تمکو حلیم سمجھین گے اور نہ صاحب عقل تم نے ایسے لوگون کو قتل کر دیا جو مسلمان تھے اور تمھارے
پاس قید کرکے بھیجے گئے تھے حضرت معاویہ نے کہا مین کیا کرتا زیاد نے مجھے انکے بہت سخت سخت حالات لکھے تھے
اور لکھا تھا کہ یہ لوگ ایسا رخنہ ڈالنا چاہتے ہین جو پھر بند نہ ہو سکے گا۔ جب حضرت معاویہ مدینہ مین آئے تو حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے حضرت عائشہ نے سب سے پہلے حجر کے قتل کے متعلق اُنسے طویل گفتگو کی حضرت
معاویہ نے کہا کہ میرا اور حجر کا معاملہ چھوڑ دیجیے یہانتک کہ ہم دونون اپنے پروردگار کے یہان ملین ۔ نافع کہتے تھے کہ
حضرت ابن عمر بازار مین تھے جب انکو حجر کی وفات کی خبر ملی تو انسے صبر نہ ہو سکا اُٹھ کھڑے ہوئے اور رونے کی
کی آواز انسے بلند ہو گئی محمد بن سیرین سے قتل کے دو رکعت نماز پڑھنے کا مسئلہ پوچھا گیا انھون نے کہا ان دونون
رکعتون کو حجر اور خبیب نے پڑھا ہے اور یہ دونون بڑے فاضل تھے (حسن بصری) حجر اور انکے اصحاب کے قتل کو
بڑا حادثہ سمجھتے تھے ۔ ربیع بن زیاد حارثی جو حضرت معاویہ کی طرف سے خراسان کے حاکم تھے حجر کے قتل کی
خبر پہونچی تو انھون نے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ ربیع کے لیے اگر تیرے پاس بھلائی ہو تو اسے اپنی طرف
اُٹھانے اور جلدی کر چنانچہ وہ اُس مقام سے ہٹنے نہین پائے کہ انکی وفات ہو گئی ۔ حجر کا وظیفہ دو ہزار پانچسو تھا

انکا قتل سنہ ۵۱ھ میں ہوا انکی قبر مقام عذرا میں مشہور ہے۔ مستجاب الدعوۃ تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حجر (رضی اللہ عنہ)

ابن عنبس۔ بعض لوگ انکو ابن قیس کہتے ہیں کنیت انکی ابو العنبس ہے کوفی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں انکی کنیت ابو السکن ہے انھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور اسی زمانہ میں انھوں نے (دیکر نبیذ) خون پیا تھا انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نہیں مگر آپ کی زندگی ہی میں آپ پر ایمان لے آئے تھے۔ انکی روایت حضرت علی بن ابی طالب اور وائل بن حجر سے ہے۔ حضرت علی کے ہمراہ جنگ جمل اور صفین میں شریک تھے۔ انسے موسیٰ بن قیس حضرمی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے کہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت فاطمہ کی خواستگاری کی مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (منظور نہیں کیا اور حضرت علی سے) فرمایا کہ اے علی کیا تم اسکو منظور کرتے ہو۔ اس حدیث کو عبد اللہ بن داؤد حربی نے موسیٰ بن قیس سے روایت کیا ہے انھوں نے انکا نام حجر بن قیس بتایا ہے اور اتنی بات زیادہ روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا اے علی کیا تم اسکو منظور کرتے ہو بشرطیکہ فاطمہ سے عمدہ معاشرت کرو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حجر (رضی اللہ عنہ)

یہ والد ہیں مخشی کے۔ عبدان نے انکو اسی طرح ذکر کیا ہے حالانکہ انکا نام حجیر ہے اور اسی نام میں لوگوں نے انکا ذکر لکھا ہے ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حجر (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن عمرو بن عرفجہ بن عاتک بن امرء القیس بن ذہل بن معاویہ بن حارث اکبر۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے آئے تھے اور اسلام لائے۔ ان کے بیٹے صلت بن حجر کا وظیفہ دو ہزار پانچسو تھا۔ یہ ابن شاہین کا قول ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ لکھا ہے۔

(سیدنا) حجر (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن سلمہ بن مرہ بن حجر بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین کندی۔ انکو لوگ حجر اشر کہتے ہیں اس سبب سے کہ یہ (پہلے) بہت شریر تھے اور حجر بن عدی ادبر کو حجر الخیر کہتے ہیں یہی ان دونوں کے درمیان میں ما بہ الامتیاز ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے تحکیم کے گواہوں میں ایک یہ بھی تھے حضرت علی کی طرف تھے حضرت معاویہ نے انھیں ارمینیہ کا حاکم بنایا تھا۔ انکے بیٹے عائذ شریف تھے انھوں نے عبد الرحمن بن محمد بن اشعث کو طمانچہ مارا تھا قبیلۂ کندہ کو تو اس پر غصہ نہیں آیا مگر قبیلۂ ہمدان کے لوگ اس پر بگڑے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے ابن

شاہین سے نقل کیا ہے۔ کلبی نے بھی انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔

(سیدنا) حجن (رضی اللہ عنہ)

آخر میں نون ہے۔ بیٹے ہیں مرتع بن سعد بن عبد الحارث بن حارث بن عبد الحارث ازدی غامدی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے یہ ہشام کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) حجیر (رضی اللہ عنہ)

بضم حا۔ تصغیر ہے حجر کی۔ یہ حجیر بیٹے ہیں ابواہاب تمیمی کے حلیف ہیں بنی نوفل کے صحابی ہیں۔ انسے ان کی لونڈی ماریہ نے زید بن عمرو بن نفیل کا قصہ نقل کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حجیر (رضی اللہ عنہ)

ابن بیان۔ انکا شمار اہل عراق میں ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ صحابہ میں انکا ذکر کیا گیا ہے مگر صحیح نہیں ہے انسے ابوقزعہ نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایکبار) یہ آیت پڑھی ولا یحسبن الذین یبخلون بما آتاھم اللہ من فضلہ۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حجیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حجیر۔ کنیت انکی ابومخشی ہلالی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں حنفی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ربیعہ بن نزار کے خاندان سے ہیں انسے انکے بیٹے مخشی نے روایت کی ہے کہ انھوں نے حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے دیکھا آپ فرمارہے تھے کہ تم لوگوں کے خون اور آبروئیں آپس میں ہمیشہ کے لیے اسیطرح حرام ہیں جسطرح آج کے دن اس مہینے میں اس شہر میں انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) حجیر (رضی اللہ عنہ)

بزیادت الف کنیت ان کی ابویزید۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ انسے انکے بیٹے یزید نے روایت کی ہے انکا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ حسن بن سفیان وغیرہ نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے یزید ابن حجیر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو نعمتیں ہیں جنمیں بہت سے لوگ فائدہ نہیں حاصل کرتے صحت اور فارغ البالی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

باب الحاء والدال

(سیدنا) حدرجان (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ انکا ذکر انکے بھائی کے ذکر مین ہو چکا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہی

(سیدنا) حدرد (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حدرد۔ انکا نام سلامہ بن عمیر بن ابی سلامہ بن سعد بن شاب بن حارث بن عبس بن ہوازن بن اسلم بن افصی بن حارثہ اسلمی ہی۔ کنیت انکی ابو خراش۔ جندل بن والق نے یحیی بن یعلی اسلمی سے انھون نے سعید بن مقلاص سے انھون نے ولید بن ابی الولید سے انھون نے عمران بن انس سے انھون نے حدرد اسلمی سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کا اپنے بھائی (مسلمان) کو ایک سال تک چھوڑ دینا مثل اسکی خونریزی کے ہی۔ اس حدیث کو عباد بن یعقوب نے یحیی بن یعلی سے انھون نے عمران بن ابی انس سے انھون نے ابو خراش سے روایت کیا ہی اور اس حدیث کو ابن وہب اور مقبری نے حیوۃ سے انھون نے ولید بن ابی الولید سے انھون نے عمران سے انھون نے ابو خراش سلمی سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حدیر (رضی اللہ عنہ)

انکا ذکر صحابہ مین ہی۔ ابن ابی رواد نے نافع سے انھون نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کسی طرف بھیجا اس لشکر مین ایک شخص تھے جنکا نام حدیر تھا اور انھون نے پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہی

(سیدنا) حدیر (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو فوزہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہین ابو فروہ سلمی ہین اور بعض لوگ کہتے ہین اسلمی ہین صحابی ہین ان سے علا ابن حارث اور بشیر مولاے معاویہ نے روایت کی ہی۔ عثمان بن ابی العاتکہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے ایک بھائی نے جنکا نام زیاد تھا بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تھے تو فرماتے تھے کہ اے اللہ ہمین اس مہینے مین برکت دے۔ زیاد کہتے تھے کہ اس دعا کو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے چھ شخصون نے متفق اللفظ روایت کیا ہی اور ساتوین شخص تیز گھوڑے کے شہسوار اور تیز نیزہ کے باندھنے والے ابو فوزہ سلمی ہین۔ اس حدیث کو اوزاعی نے بشیر مولای معاویہ سے روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا مین نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے دس آدمیون کو دیکھا منجملہ ان کے ایک حدیر یعنی ابو فوزہ تھے کہ یہ لوگ جب نیا چاند دیکھتے تھے تو یہ دعا مانگتے تھے انکے ذکر مین

حضرت ابو الدرداء سے بھی روایت ہی وہ روایت ہم سے ابو محمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی حافظ نے بیان کی وہ کہتے تھے
ہمین زاہر بن طاہر نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن گادری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن عبد العزیز
نے ابو عبید سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مین نے ابن علیہ سے سنا وہ جریری سے نقل کرکے بیان کرتے تھے
کہ انھون نے کہا مجھ سے بیان کیا گیا ہی کہ ابو الدرداء نے ایک سال جہاد نہین کیا (اسکی تلافی کے لیے) انھون نے ایک
شخص کو روپیہ کی تھیلی دی اور کہا جاؤ جب تم قوم مین سے کسی شخص کو دیکھنا کہ یمامہ کی طرف جا رہا ہی تو اس کو دیدینا راوی
کہتا ہی کہ اس شخص نے ایسا ہی کیا پھر ابو الدرداء نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا کہ اے اللہ تو حدیر کو
نہین بھولتا پس حدیر کو بھی ایسا کر دے کہ وہ تجھکو نہ بھولے پس اس شخص نے ابو الدرداء سے آکے بیان کیا کہ وہ
نعمت اسکے مستحق کو ملگئی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

باب الحاء والذال المعجمہ

(سیدنا) حذیفہ (رضی اللہ عنہ)

ازدی۔ بغوی وغیرہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی۔ عبد الحمید بن جعفر نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے ابو الخیر
سے انھون نے جنادہ ازدی سے انھون نے حذیفہ ازدی سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے حضور مین قبیلۂ ازد کے آٹھ آدمیون کے ہمراہ جمعہ کے دن حاضر ہوا مین انہین کا آٹھوان شخص تھا ہم لوگ
روزہ دار تھے حضرت نے ہمین کھانے کیلئے بلایا جو آپ کے سامنے رکھا ہوا تھا مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم
لوگ روزہ دار ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے کل بھی روزہ رکھا تھا ہم لوگون نے عرض کیا کہ نہین
آپ نے فرمایا تو کیا کل روزہ رکھوگے ہم لوگون نے عرض کیا کہ نہین آپ نے فرمایا تو آج بھی نہ رکھو وہ کہتے تھے کہ پھر سب
لوگون نے روزہ توڑ ڈالا۔ اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے یزید سے روایت کیا ہی انھون نے جنادہ کو حذیفہ پر
مقدم کر دیا ہی جنادہ کو صحابی قرار دیا ہی اور حذیفہ کو راوی قرار دیا ہی اور اسی طرح لیث بن سعد نے بھی اس حدیث
کو روایت کیا ہی۔ مگر پہلی روایت صحیح ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہی ابن مندہ
نے انکو حذیفہ بارقی لکھا ہی حذیفہ بارقی کا بھی تذکرہ انشاء اللہ تعالی آئیگا۔

(سیدنا) حذیفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسید بن خالد بن اغوز بن واقعہ بن حرام بن غفار بن غیل کنیت انکی ابو سریحہ غفاری ہین انھون نے درخت

کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی - کوفہ مین رہتے تھے اور وہین وفات پائی ان کے جنازے کی نماز حضرت زید بن ارقم نے پڑھائی تھی اور نماز مین چار تکبیرین کہی تھین انسے ابو الطفیل اور شعبی اور ربیع بن عمیلہ اور حلبیب بن حماز نے روایت کی ہی - یہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہین انشاء اللہ تعالی کنیت مین انکا تذکرہ آئیگا - ہمین ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ شافعی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی بن سورۃ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بندار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبد الرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے فرات قزاز سے انھون نے ابو الطفیل سے انھون نے حذیفہ بن اسید سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام عرفات سے ہمارے پاس تشریف لائے ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم دس نشانیان نہ دیکھ لو آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا - یاجوج ماجوج - دابہ - تین خسوف ایک مشرق مین اور ایک مغرب مین اور ایک جزیرہ عرب مین اور ایک آگ جو عدن سے نکلیگی لوگون کو ہنکا لیجائیگی رات کو بھی وہ انھین لوگون کے ساتھ رہیگی اور دوپہر کو بھی ان کے ساتھ رہیگی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی بعض لوگون نے انکے دادا کا نام اغوس بھی کہا ہی -

(سیدنا) حذیفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس - انکی اولاد تھی اور ایک کتاب انکی انکے اولاد کے پاس تھی - ہمین حافظ ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن حارث نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو احمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو حفص بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن سلیمان حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن محمد بن یوسف عبدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن ابان بن عثمان بن حذیفہ بن اوس نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابان بن عثمان نے اپنے والد عثمان بن حذیفہ سے انھون نے انکے دادا حذیفہ بن اوس سے روایت کرکے خبر دی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مبتلا کو دیکھے اور کہے کہ اللہ کا شکر ہی جس نے مجھے اس چیز سے بچا لیا جس مین تجھے مبتلا کیا ہی اور مجھے اپنی مخلوقات مین سے بہتون پر فضیلت دی تو اللہ تعالی اس کو اس بلا سے محفوظ رکھیگا خواہ وہ کوئی بلا ہو - اس سند سے انکی بہت سی حدیثین مروی ہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی

(سیدنا) حذیفہ (رضی اللہ عنہ)

بارقی - انکا ذکر ان لوگون مین کیا جاتا ہی جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا جنادہ ازدی سے روایت کرتے ہین اور انسے ابو الخیر یزنی نے روایت کی ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہی - مین کہتا ہون ابو موسی نے حذیفہ ازدی کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہی حالانکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ شروع ہی مین لکھا ہی

ابو موسی نے سمجھا کہ ازدی اور چیز ہی اور بارقی اور چیز ہی حالانکہ ایسا نہین ہی ازد ایک بڑا قبیلہ ہی جس کی بہت سی شاخین ہین منجملہ اُن کے اوس اور خزرج اور خزاعہ اور اسلم اور بارق اور علتیک وغیرہم۔ بارق کا نام سعد ہی وہ بیٹے ہین عدی ابن حارثہ بن عمرو بن عامر بن حارثہ بن امراء القیس بن تعلبہ بن مازن بن ازد کے اس سے معلوم ہوا کہ جتنے بارقی ہین سب ازدی ہین بارق کی وجہ تسمیہ مین بہت سے اقوال ہین جن کے ذکر کی حاجت نہین۔ پھر ابو موسی نے خود بھی اقرار کرلیا ہی کہ یہ دونون ایک ہین چنانچہ انھون نے کہا ہی کہ اس حدیث کو ابن اسحاق نے روایت کیا ہی اور انھون نے جنادہ کو حذیفہ پر مقدم کردیا ہی جنادہ کو صحابی قرار دیا ہی اور حذیفہ کو انسے راوی ظاہر کیا ہی اور اسی طرح شیث بن سعد نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہی اور یہی صحیح ہی یہ کلام ابو موسی کا تھا ابن مندہ نے بھی بارقی کے تذکرہ مین ایسا ہی لکھا ہی کہ حذیفہ جنادہ سے روایت کرتے ہین اور ابو الخیر حذیفہ بارقی سے روایت کرتے ہین اور انکا نام جنادہ بن ابی امیہ ازدی بھی ہی جنکا ذکر اوپر ہوچکا اور انکی حدیث صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی بابت بھی ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ وہ جنادہ جن کی بابت کہا گیا ہی کہ حذیفہ سے روایت کرتے ہین اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ حذیفہ انسے روایت کرتے ہین اور یہی صحیح ہی اور جنادہ بن ابی امیہ ازدی یہ سب ایک ہین اور حذیفہ ازدی کا ذکر کیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) حذیفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن علیہ مرادی۔ انکا ذکر تقضاے عمری کے بارے مین ہی فتح مصر مین شریک سے انھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ابو سعید بن یونس بن عبد الاعلی سے نقل کیا ہی۔

(سیدنا) حذیفہ (رضی اللہ عنہ)

قلعانی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ مین انکو اس سے زیادہ نہین جانتا کہ ابو بکر صدیق نے عکرمہ بن ابی جہل کو عمان سے معزول کرکے یمن بھیجا تھا اور حذیفہ قلعانی کو عمان کا حاکم بنایا تھا یہ وہان حاکم رہے یہانتک کہ حضرت ابو بکر کی وفات ہوگئی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور انھون نے قلعانی کے لفظ کو ضبط کیا ہی جیسا کہ ہم نے نہایت صحیح نسخون مین دیکھا ہی قاف لام عین کے ساتھ مگر مجھے اسمین شک ہی طبری نے انکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ انکا نام حذیفہ بن محصن غلفانی ہی غین معجمہ اور لام اور فے کے ساتھ اہل فارس کے قتال مین سے انسے بہت کارنمایان ظاہر ہوئے تھے حضرت عمر نے ان کو یمامہ کا حاکم بنایا تھا۔

(سیدنا) حذیفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یمان - یہ حذیفہ بیٹے ہین حسل کے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ بیٹے ہین حسیل بن جابر بن عمرو بن ربیعہ بن جروہ بن حارث
بن مازن بن قطیعہ بن عبس بن بغیض بن ریث بن غطفان کے۔ کنیت ان کی ابو عبد اللہ عبسی ہین - یمان لقب ہی
حسل بن جابر کا۔ ابن کلبی نے کہا ہی کہ یہ لقب ہی جروہ بن حارث کا۔ انکو یمان اس وجہ سے کہتے ہین کہ انھون نے اپنی
قوم مین ایک خون کیا تھا پھر بھاگ کر مدینہ چلے گئے اور بنی عبد الاشہل سے جو انصار کی ایک شاخ ہی انھون نے حلف
کی دوستی کر لی لہذا انکی قوم نے انکا نام یمان رکھدیا کیونکہ انھون نے انصار سے حلف کی دوستی کی اور وہ لوگ یمن کے
رہنے والے تھے - انسے ابو عبیدہ اور عمر بن خطاب اور علی بن ابی طالب اور قیس بن ابی حازم اور ابو وائل اور زید بن وہب
وغیرہم نے روایت کی ہی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ہجرت کر کے آئے تھے حضرت نے انکو ہجرت اور نصرت کے درمیان
مین اختیار دیا انھون نے نصرت کو اختیار کیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ احد مین شریک ہوئے ان کے والد
اسی جنگ مین شہید ہو گئے تھے - انکا نام اسطرح لیا جاتا ہی حذیفہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المنافقین
منافقون کے حالات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا حذیفہ کے اور کسی کو نہین بتائے تھے - حضرت عمر نے ایکبار انسے پوچھا کہ کیا
میرے عمال مین کوئی منافق ہی حضرت حذیفہ نے کہا ہان ایک ہی حضرت عمر نے پوچھا وہ کون ہی انھون نے کہا مین یہ نہ بتاؤنگا
حضرت حذیفہ کہتے تھے کہ حضرت عمر نے اس منافق کو معزول کر دیا گویا انکو کسی نے بتا دیا - حضرت عمر کی عادت تھی کہ جب کوئی
شخص مر جاتا تو حذیفہ سے پوچھتے تھے اگر وہ اسکی نماز مین شریک ہوتے تو حضرت عمر اس کے جنازہ کی نماز پڑھاتے اور اگر حضرت
حذیفہ نہ شریک ہوتے تو خود بھی نہ جاتے - حضرت حذیفہ جنگ نہاوند مین شریک تھے جب نعمان بن مقرن سردار لشکر
شہید ہوئے تو انھون نے جھنڈا لیا ہمدان اور رے اور دینور کی فتح انھین کے ہاتھ پر ہوئی مع جزیرہ مین سے شریک
تھے نصیبین کی سکونت اختیار کی تھی اور وہین نکاح کر لیا تھا - نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فتنہ کے حالات بہت پوچھا
کرتے تھے تاکہ اُس سے بچین - غزوہ احزاب کی شب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین ایک سریہ کے ساتھ بھیجا تھا تاکہ
کفار کی خبر لے آئین - غزوہ بدر مین شریک نہ تھے مشرکون نے انسے عہد لے لیا تھا کہ ہم سے نہ لڑنا انھون نے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ لڑین یا نہ لڑین حضرت نے فرمایا نہین بلکہ ہم کو اپنا عہد پورا کرنا چاہیے اور اللہ سے ان کے مقابلہ
مین مدد مانگنی چاہیے - ایک شخص نے حضرت حذیفہ سے پوچھا کہ سب سے زیادہ سخت فتنہ کون ہی انھون نے کہا یہ کہ
نیکی اور بدی دونون تمھارے سامنے پیش کیجائین اور تم نہ سمجھ سکو کہ کس کو اختیار کرو ہمین ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد
بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہناد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو معاویہ
نے اعمش سے انھون نے زید بن وہب سے انھون نے حضرت حذیفہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثین بیان کین مین نے ایک کو دیکھ لیا اور دوسری کا منتظر ہون۔ آپ نے ہم سے بیان کیا تھا کہ امانت لوگون مین نازل کی گئی بعد اس کے قرآن نازل ہوا اور لوگون نے قرآن اور سنت کا علم حاصل کیا پھر آپ نے ہم سے رفع امانت کی کیفیت بیان کی کہ ایک شخص سو کے اُٹھیگا تو امانت اسکے دل سے نکلجاےگی اور اسکا نشان مثل ایک نقطہ کے رہجائیگا پھر وہ سوئیگا تو اور بھی امانت اس کے دل سے نکل جائیگی اور اسکا نشان مثل نقطہ کے رہجائیگا پھر وہ سوئیگا تو اور بھی امانت اسکے دل سے نکل جائیگی اور اسکا نشان مثل نقطہ کے رہجائیگا پھر وہ سوئیگا تو اور بھی امانت نکلجائیگی اور اسکا نشان مثل آبلہ کے رہجائیگا جسطرح تم آگ کا انگارا اپنے پیر پر لڑھکاؤ اس سے آبلہ پڑجاے اس آبلہ کو تم پھولا ہوا دیکھتے ہو مگر اس مین کچھ بھی نہین ہوتا پھر آپ نے ایک کنکری اپنے پیر پر لڑھکائی حضرت نے فرمایا پھر لوگون کی یہ حالت ہو جائیگی کہ آپسمین خرید فروخت کرین گے اور کوئی امانت سے کام نہ کریگا یہانتک کہ یہ چرچا کیا جائیگا کہ فلان قبیلہ مین ایک امانت دار شخص ہی یہانتک کہ ایک شخص کی اسطرح تعریف کیجائیگی کہ وہ کیسا دلیر ہی اور کیسا خوش طبع اور کیسا عقلمند ہی حالانکہ اسکے دل مین رائی کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا حضرت حذیفہ کہتے تھے وہ زمانہ تو آچکا کہ مین جس سے چاہتا تھا معاملہ کر لیتا تھا اگر وہ مسلمان ہوتا تھا تو اسکا ایمان میرے نقصان کی واپسی پر اسکو مجبور کرتا تھا اور اگر وہ یہودی یا نصرانی ہوتا تھا اسکا ساعی مجھے واپس دیتا تھا مگر آج مین صرف فلان فلان شخص سے معاملہ کرتا ہون۔ زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ حضرت عمر بن خطاب نے (ایکمرتبہ) اپنے اصحاب سے کہا کہ اپنی اپنی خواہشین بیان کرو چنانچہ لوگون نے خواہش کی کہ یہ گھر مال سے اور جواہر سے بھر جائے مگر حضرت عمر نے فرمایا کہ مین ایسے لوگون کی خواہش رکھتا ہون جیسے ابو عبیدہ اور معاذ بن جبل اور حذیفہ بن یمان تاکہ مین انسے خدا کا کام لون پھر حضرت عمر نے کچھ مال حضرت ابو عبیدہ کے پاس بھیجا اور کہا کہ دیکھو وہ کیا کرتے ہین حضرت ابو عبیدہ نے اس کو تقسیم کر دیا پھر کچھ مال حضرت حذیفہ کے پاس بھیجا اور کہا دیکھو یہ کیا کرتے ہین انھون نے بھی اسکو تقسیم کر دیا حضرت عمر نے فرمایا مین تو تم سے کہتا تھا لیث بن سلیم نے کہا ہی کہ جب حضرت حذیفہ پر موت کی کیفیت طاری ہوئی تو انھون نے بہت جزع کی اور بہت روئے کسی نے پوچھا کہ آپ کیون روتے ہین انھون نے کہا کہ مین دنیا کے چھوٹنے کے افسوس مین نہین روتا بلکہ موت مجھے بہت محبوب ہی مگر (مین اس سبب سے روتا ہون کہ) مین نہین جانتا کہ مین خدا کی رضامندی کی طرف جلرہا ہون یا ناخوشی کی طرف جب انکی موت بالکل قریب آگئی تو انھون نے کہا کہ یہ دنیا کی آخری ساعت ہی اے اللہ تو جانتا ہی کہ مین تجھے دوست رکھتا ہون پس تو مجھے اپنی ملاقات مین برکت عنایت فرما بعد اس کے انکی وفات ہوگئی انکی وفات حضرت عثمان کی شہادت کے چالیس دن کے بعد ۳۶ھ مین ہوئی محمد بن سیرین کہتے تھے کہ حضرت عمر کا دستور تھا کہ

جب کسی کو حاکم مقرر کرتے تھے تو اسکے پروانہ مین لکھدیتے تھے کہ مین فلان شخص کو مقرر کرتا ہون اور اسے مین نے فلان فلان باب کا حکم دیا ہی مگر جب انھون نے حضرت حذیفہ کو مدائن کا حاکم مقرر کیا تو انکے پروانے میں لکھا کہ ای لوگو انکی بات سنو اور مانو اور جو کچھ یہ مانگین انکو دو چنانچہ جب یہ مدائن پہونچے تو وہان کے سردارون نے انکا استقبال کیا جب انھون نے اپنا پروانہ پڑھا تو اُن لوگون نے کہا کہ آپ جو چاہین مانگین حضرت حذیفہ نے کہا کہ مین تم سے کوئی ایسی چیز چاہتا ہون جو مین کھالیا کرون اور اپنے گدھے کا چارہ مانگتا ہون جبتک مین تمھارے یہان رہون - پھر یہ وہان مقیم رہے بعد اسکے حضرت عمر نے انھین لکھا کہ میرے پاس چلے آؤ پس جب حضرت عمر کو انکے آنے کی خبر معلوم ہوئی تو راستہ مین چھپ کے بیٹھ رہے جب حضرت عمر نے انکو اسی حال مین دیکھا جس حال مین وہ انکے پاس سے گئے تھے تو آئے اور انکو لپٹا لیا اور کہا کہ تم میرے بھائی ہو اور مین تمھارا بھائی ہون - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) حذیم (رضی اللہ عنہ)

ابن حنیفہ بن حذیم - کینت انکی ابو حنظلہ حنفی - انکے بیٹے حنظلہ نے روایت کی ہی کہ انکے دادا حنیفہ نے حنظلہ کا ہاتھ پکڑا اور انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لیگئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے کئی بیٹے مین اور یہ ان سب مین چھوٹا ہی حضرت نے اُن کیلیے دعاے خیر کی حنظلہ کہتے تھے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اللہ تمھین اس لڑکے مین برکت دے - ابو حاتم نے انکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ نواحی بصرہ کے اعراب مین سے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) حذیم (رضی اللہ عنہ)

دادا ہین حنظلہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے کینت انکی ابو حذیم ہی یہ اور انکے بیٹے حذیم اور حنظلہ بن حذیم سب صحابی ہین انکا ذکر اوپر ہو چکا ہی یہ دادا ہین حذیم بن حنیفہ کے جنکا ذکر اوپر ہوا ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ انکی بابت بہت اختلاف ہی بعض لوگ حنظلہ کو مقدم کرتے ہین اور بعض لوگ انکو موخر کرتے ہین ہم اس اختلاف کو حنظلہ بن حذیم کے نام مین ذکر کر چکے ہین چونکہ ابن مندہ نے پہلے نام مین حذیم ابو حنظلہ دیکھا اور اس نام مین حذیم جد حنظلہ دیکھا لہذا انھون نے انکو دو سمجھ لیا حالانکہ یہ ایک ہی ہین واللہ اعلم

(سیدنا) حذیم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو سعدی - قبیلۂ بنی سعد بن عمرو بن تمیم سے ہین - بصرہ مین رہتے تھے یہ ابو عمر کا قول ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ حذیم بن عمرو سعدی یعنی یہ بیان کیا کہ یہ سعد بن عمرو کے خاندان سے ہیں - ہمکو ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی

سند سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین
علی بن بحر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جریر بن عبد الحمید نے مغیرہ سے انھون نے موسی بن زیاد بن حذیم سعدی سے
انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا حذیم بن عمر سے نقل کر کے خبر دی کہ انھون نے حجۃ الوداع مین نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ فرما رہے تھے کہ آگاہ رہو تمھارے خون اور تمھارے مال اور تمھاری آبرو مین تم لوگون
پر ہمیشہ کے لیے (اسی طرح) حرام ہین جسطرح اس دن مین اس مہینے مین اس شہر مین آگاہ رہو مین تبلیغ کر چکا
سب لوگون نے عرض کیا کہ ہان - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

باب الحاء والراء

(سیدنا) حر (رضی اللہ عنہ)

ابن خصرامہ - ابو موسی نے کہا ہی کہ ابن شاہین نے انکا تذکرہ نقل کیا ہی اور دار قطنی کی روایت مین ہی کہ انکا نام حارث
ہی - ہم انکا ذکر لکھ چکے ہین -

(سیدنا) حر (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن حصن بن حذیفہ بن بدر بن عمرو بن جویہ بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن فزارہ بن ذبیان فزاری -
ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب بیان کیا ہی اور ان دونون نے کہا ہی کہ انکے دادا کا نام حصن بن بدر بن حذیفہ ہی
مگر یہ غلط ہی صحیح وہی ہی جو ہم نے بیان کیا یہ بھتیجے ہین عیینہ بن حصن کے منجملہ اُن وفود کے تھے جو تبوک سے لوٹتے وقت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے - انھین نے حضرت ابن عباس سے حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھی کی
بابت جن سے ملنے کی حضرت موسی نے اللہ سے درخواست کی تھی اختلاف کیا تھا زہری نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انھون
نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہی کہ حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ وہ خضر تھے اتفاق سے حضرت ابی بن کعب
اُن کی طرف سے گذرے تو حضرت ابن عباس نے انھین آواز دی اور کہا کہ مجھ سے اور ان سے حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھی کی
بابت جن سے ملنے کی حضرت موسی علیہ السلام نے اللہ سے درخواست کی تھی اختلاف ہی پس کیا آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو انکا کچھ حال بیان کرتے ہوئے سنا ہی حضرت ابی بن کعب نے کہا ہان مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے تھے کہ ایک دن خدا کے رسول موسی علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت مین تھے ایک شخص انکے سامنے کھڑا ہو گیا
اور اس نے کہا کہ کیا آپ اپنے سے زیادہ علم والا بھی کسی کو جانتے ہین حضرت موسی نے کہا کہ نہین اور بعد اسکے

پوری حدیث بیان کی اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ اس بارے مین حضرت ابن عباس سے جس نے اختلاف کیا تھا
وہ نوف بکالی تھے ہمین ابو محمد یعنی عبد اللہ بن علی بن سویدہ تکریتی نے اپنی سند سے ابو الحسن یعنی علی بن احمد ابن
متویہ واحدی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر یعنی احمد بن حسن حیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن یعقوب
اموی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ربیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سفیان
بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے انھون نے سعید بن جبیر سے روایت کرکے خبر دی کہ انھون نے کہا مین نے حضرت ابن
عباس سے کہا کہ نوف بکالی کہتے ہین کہ وہ موسی جنسے خضر سے ملاقات ہوئی تھی بنی اسرائیل کے موسی نہ تھے حضرت
ابن عباس نے کہا کہ وہ خدا کا دشمن جھوٹ بولتا ہی مجھے ابی بن کعب نے خبر دی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمارے سامنے خطبہ پڑھا ہمین فرمایا کہ موسی علیہ السلام ایک مرتبہ بنی اسرائیل مین خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے انسے پوچھا
گیا کہ سب لوگون سے زیادہ علم والا کون ہی انھون نے کہا مین پس اللہ عزوجل نے انپر عتاب فرمایا کہ انھون نے
اس بات کو اللہ کے علم کے حوالے کیون نہ کیا بعد اس کے پوری حدیث ذکر کی ۔ یہ حر حضرت عمر بن خطاب کے ہمنشینون
مین تھے اپنے چچا عیینہ بن حصن کو حضرت عمر کے پاس آنے کے اجازت انھین نے دلائی تھی ہمین ابو محمد بن سویدہ
نے اپنی سند سے ابو الحسن واحدی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن یوسف نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن اسمعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شعیب نے زہری
سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس سے نقل کرکے خبر دی وہ
کہتے تھے کہ عیینہ بن حصن اپنے بھتیجے حر بن قیس کے یہان آئے حر بن قیس ان لوگون مین تھے جن کو حضرت عمر اپنے
قریب بٹھلاتے تھے عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ ای میرے بھتیجے تمکو خلیفہ کے یہان تقرب ہی مجھے بھی ان کے
پاس جانے کی اجازت دلا دو چنانچہ حر نے عیینہ کے لیے اجازت طلب کی حضرت عمر نے اجازت دیدی جب
عیینہ حضرت عمر کے پاس گئے تو انسے کہا کہ ای ابن خطاب خدا کی قسم تم ہمین مال نہین دیتے اور ہمارے درمیان
مین انصاف نہین کرتے حضرت عمر کو غصہ آگیا یہانتک کہ انھون نے چاہا کہ عیینہ کو سزا دین مگر حر نے عرض کیا کہ ای
امیر المومنین اللہ عزوجل نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہی کہ خذ العفو وأمر بالعرف وأعرض عن
الجاہلین اور یہ شخص جاہلون مین سے ہی راوی کہتا تھا کہ خدا کی قسم یہ سنتے ہی حضرت عمر رک گئے اور وہ کتاب
اللہ کو سنکر فوراً رک جایا کرتے تھے ۔ غلانی نے کہا ہی کہ حضرت حر کا بیٹا شیعہ تھا اور انکی بیٹی خارجیہ تھی اور انکی بی بی
معتزلیہ تھی اور انکی بہن مرجیہ تھی تو حضرت حر نے ان لوگون سے کہا کہ ہم اور تم ایسے ہی ہین جیسے اللہ نے فرمایا ہے

وانا منا الصالحون ومنا دون ذلک کنا طرائق قددا ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) حر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عامر بن حذیفہ بن عامر بن عمرو بن جحجبا ۔ غزوہ احد مین شریک تھے ۔ یہ طبری کا قول ہی کہ انکے نام مین حای حطلہ ہی اور ابن ماکولا نے کہا ہی کہ انکا نام جزء بن مالک جیم اور زے اور ہمزہ کے ساتھ ۔ جزء کے نام مین انکا ذکر ہوچکا ہی ۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے ابن شاہین سے حے اور رے کے نام مین نقل کیا ہی ابو عمر نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ طبری نے انکو حر بن مالک بیان کیا ہی احد مین شریک تھے ہم نے انکو جزء کے نام مین ذکر کیا ہی ۔

(سیدنا) حراش (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ کعبی ۔ انسے انکے بیٹے عبد اللہ بن حراش نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ داڑھی محسر مین فروکش تھے انکا تذکرہ ابو موسی نے حے کی ردیف مین لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابن طحان نے بھی انکو حای حطلہ کی ردیف مین لکھا ہی اور ابن ابی حاتم نے خاے معجمہ کی ردیف مین انکا نام لکھا ہی

(سیدنا) حرام (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بلوی ۔ ایک شخص ہے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔ فتح مصر مین شریک تھے اسکو ابن ماکولا نے ابن یونس سے نقل کیا ہی اور کہا ہی کہ مجھے انکی کوئی روایت معلوم نہین ۔

(سیدنا) حرام (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی کعب ۔ انصاری سلمی بعض لوگ انکو حزم کہتے ہین بعض لوگون کا بیان ہی کہ یہی حضرت معاذ بن جبل کے پیچھے نماز عشا مین شریک تھے اور جماعت کو چھوڑ کر خود تنہا نماز پڑھکر چلے آئے تھے پھر ایک نے دوسرے کی شکایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ سے فرمایا کہ اے معاذ کیا تم فتنہ مین ڈالنے والے ہو ۔ اس حدیث کو عبد العزیز بن صہیب نے حضرت انس سے روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا انکا نام حرام بن ابی بن کعب ہے اور عبد الرحمن ابن جابر نے اپنے والد سے روایت کیا ہی اور انکا نام حزم بتایا ہی اور بعض لوگون نے انکا نام سلیم بتایا ہی ۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی ۔

(سیدنا) حرام (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ ۔ عبدان نے انکا تذکرہ لکھا ہی ۔ معمر نے زید بن رفیع سے انھون نے حرام بن معاویہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص سلطان کے یہان مقرب ہو اور وہ اسکا دروازہ حاجت والون اور

فاقہ و فقر والون کے لیے کھولدے اللہ اسکے لئے آسمان کے دروازے اسکی حاجت اور فاقہ کے واسطے کھول دیتا ہی
اور جو شخص اسکا دروازہ حاجت والون اور فقر و فاقہ والون کے لیے بند رکھے گا اللہ آسمان کے دروازون کو اسکی
حاجت اور فقر کے وقت بند کردیگا - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور کہا ہو کہ عبدان کی کتاب مین انکا نام زے
کے ساتھ ہی اور ابن ابی حاتم نے حرام بن معاویہ کے نام مین لکھا ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا روایت
کی ہی اور کہا ہی کہ بعض لوگ انکو حزام زے کے ساتھ کہتے ہین - اور خطیب نے کہا ہو کہ حرام بن معاویہ ہی حرام ابن حکیم دمشقی ہین

(سیدنا) حرام (رضی اللہ عنہ)

ابن ملحان - ملحان کا نام مالک بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم ابن عدی بن نجار ہی - انصاری ہین
نجاری ہین پھر بنی عدی بن نجار سے ہین - حضرت انس بن مالک کے ماموں ہین - بدر مین اور احد مین شریک تھے اور بیر معونہ
کے دن شہید ہوئے - ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے انس بن حرام بن ملحان سے روایت کی ہی کہ حرام بن ملحان حضرت انس
کے ماموں تھے جب بیر معونہ کے دن انکے نیزہ لگا تو اپنا خون لیکے انھون نے اپنے چہرہ پر اور اپنے سر پر چھڑک لیا اور کہا کہ مین تو قسم
رب کعبہ کی پہونچ گیا ہمین ابو محمد بن ابی القاسم یعنی علی بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الرحمن
بن ابراہیم یعنی ابو محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الفرج یعنی سہل بن بشر بن احمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین
ابو بکر یعنی خلیل بن ہبۃ اللہ بن خلیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الوہاب بن حسن کلابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد
بن حسین ابن طلاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عباس بن ولید بن صبیح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو مسہر نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین ابن سماعہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اوزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے اسحاق بن عبد اللہ
نے بیان کیا انس بن مالک سے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر آدمیون کو عامر کلابی کے پاس بھیجا جب
یہ لوگ اسکے قریب پہونچ گئے تو انصار مین سے ایک شخص نے جنکا نام حرام تھا کہا کہ تم یہین ٹھہرو مین خبر لے آؤن
چنانچہ وہ گئے یہانتک کہ وادی کے کنارے سے انھین آواز دی کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا ہون
تم مجھے امن دو تاکہ مین تمھارے پاس آؤن اور تم سے کلام کرون لوگون نے انکو امن دیدیا پس وہ لوگون سے باتین
کر رہے تھے کہ یکایک ایک شخص انکے پیچھے سے آیا اور اس نے نیزہ مار دیا جب حرام کو نیزہ کی حرارت محسوس ہوئی تو کہنے
لگے کہ مین تو قسم رب کعبہ کی (اپنی مراد کو) پہونچ گیا پھر ان سب لوگون نے انکو قتل کردیا بعد اسکے انکے نشان
قدم کو دیکھتے ہوئے آئے اور ان کے اصحاب پر حملہ کیا انکو بھی قتل کردیا حضرت انس کہتے تھے کہ جو آیتین قرآن
کی منسوخ ہوگئین انمین ایک آیت یہ بھی تھی (جو انھین لوگون کے حق مین نازل ہوئی تھی) بلغوا عنا اخواننا ان

---

[1] ترجمہ - ہماری طرف سے ہمارے بھائیون کو خبر پہونچا دو کہ ہم اپنے پروردگار سے مل گئے اور وہ ہم سے خوش ہوا ہم اس سے خوش ہوے ۱۲

قد بقلبنا ربنا فرحنی عنا و ہنینا عنہ بعض لوگون کا بیان ہے کہ حرام بن ملحان بیر معونہ کے دن زخمی اٹھا لائے گئے تھے ضحاک بن سفیان کلابی نے جو پوشیدہ طور پر مسلمان ہو چکے تھے اپنی قوم کی ایک عورت سے کہا کہ کیا مین تیرے پاس ایک ایسے شخص کو لے آؤن کہ اگر وہ اچھا ہو جائے تو عمدہ چروا ہا ہوگا (وہ عورت راضی ہوگئی اور ضحاک حرام کو اس عورت کے پاس لے گئے) اس عورت نے انکو اپنے یہان رکھ لیا اور انکا علاج کیا ایک روز اس عورت نے انکو یہ کہتے ہوئے سنا

انت عامر ترجوا الھوادۃ بیننا   وھل عامر الا عدو مداجن
اذا ما رجعنا ثم لم تک وقعۃ   باسیافنا فی عامر و نطاعن
فلا ترجونا ان نقاتل بعدنا   عشائرنا و المقربات الصوافن

پس جب اُن لوگون نے یہ شعر سنے تو سب انکے پاس جمع ہو گئے اور انکو قتل کر دیا۔ مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حرب (رضی اللہ عنہ)۔

ابن حارث محاربی۔ انسے ربیع بن زیاد نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے عورتون کو ورس (نام خوشبو) کے استعمال کا حکم دیدیا ہے ورس (اس زمانے مین) یمن سے آگیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حرب (رضی اللہ عنہ)۔

ابن ابی حرب۔ ابو موسی نے کہا ہے کہ عبدان نے انکا ذکر کیا ہے اور اسمین اختلاف ہے عبدان نے ابو سعید اشج سے انھون نے وکیع سے انھون نے سفیان سے انھون نے عطار بن سائب سے انھون نے حرب بن ابی حرب سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا مسلمانون پر عشر نہین ہے عشر یہود و نصاری پر ہے۔ اس حدیث کو ابو نعیم یعنی فضل بن دکین نے سفیان سے انھون نے عطار سے انھون نے حرب بن عبید اللہ سے انھون نے اپنے مامون سے جو بکر بن وائل کے ایک شخص تھے روایت کی ہے اور جریر نے عطا سے انھون نے حرب بن ہلال ثقفی سے انھون نے ابو امیہ سے جو بنی تغلبہ کے ایک شخص تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔ مین کہتا ہون کہ حرب بن ابی حرب اگر قبیلۂ بکر کے ہین تب تو کچھ بھی اختلاف نہ رہے گا کیونکہ قبیلۂ بکر سے ہونا اور بنی تغلبہ سے ہونا ایک بات ہے اس لئے کہ تغلبہ بیٹے ہین عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل کے ہان انسے روایت کرنے والے یعنی عطار کی بابت البتہ اختلاف ہے بعض لوگ تو کہتے ہین کہ وہ حرب سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ حرب سے اور وہ کسی اور صحابی (یعنی

ف ترجمہ کیا عامر کے لوگ ہم میں مصالحت کی امید رکھتے ہین۔ حالانکہ وہ لوگ (ہمارے) مخفی دشمن ہین۔ ہم یہان سے لوٹ کے گئے اور ہمنے اپنی تلوارون سے عامر پر حملہ کیا اور نہ نیزے سے تو ہم سے یہ بھی امید نہ رکھو کہ ہم اسکے بعد اپنے قبیلہ والون سے تیز گھوڑون پر سوار ہوکے لڑینگے ۱۲

اپنے بھائی ابو میہ سے روایت کرتے ہیں۔

(سیدنا) حرقوص (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر سعدی۔ طبری نے انکا ذکر کیا ہے وہ کہاہے کہ ہرمزان فارسی والی خوزستان کا فر ہوگیا اور اُس نے اپنے یہان کا جزیہ موقوف کردیا اور قوم کُرد سے مدد لی اس کی جماعت بڑھ گئی پس سلمی نے اور انکے ساتھ والون نے یہ خبر عتبہ بن غزوان کو لکھ بھیجی عتبہ نے حضرت عمر بن خطاب کو لکھ بھیجا حضرت عمر نے عتبہ کو ہرمزان سے لڑنے کا حکم دیا اور حرقوص بن زہیر سعدی کو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بھی تھے مسلمانون کی مدد کے لیے بھیجا اور انھین سردار جنگ بنایا پس مسلمانون سے اور ہرمزان سے جنگ ہوئی ہرمزان کو شکست ہوئی حرقوص نے اہواز کے بازارون کو فتح کرلیا اور وہین فروکش ہوئے ہرمزان کی لڑائی مین انھون نے بڑا کارنمایان کیا۔ حرقوص حضرت علی مرتضی کے زمانے تک باقی تھے اور انکے ساتھ جنگ صفین مین شریک تھے۔ پھر خوارج مین سے ہوگئے اور اُن سب سے زیادہ حضرت علی بن ابی طالب کے لیے سخت تھے جب حضرت علی نے خوارج سے قتال کیا تو یہ خوارج کے ساتھ تھے اور اسی زمانے مین ۳۷ھ مین مقتول ہوئے۔

(سیدنا) حرملہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس۔ دادا ہین صفیہ اور دحیبہ دختران علیبہ کے۔ بغوی نے انکے اور حرملہ بن عبداللہ جد صرغامہ کے درمیان مین فرق بیان کیا ہے اور حافظ ابونعیم وغیرہ نے ان دونون کو ایک کردیا ہے اور سب لوگون نے ان دونون کا ذکر کیا ہے ابو احمد عسکری نے ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوعمر کی طرح لکھا ہے حرملہ بن ایاس عنبری اور بعض لوگ انکو حرملہ بن عبداللہ ابن ایاس کہتے ہین بنی مجفر بن کعب سے ہین جو قبیلہ عنبر کی ایک شاخ ہے۔ اور یہی صحیح ہے۔

(سیدنا) حرملہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید انصاری۔ بنی حارثہ مین سے ایک شخص ہین۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بیٹھا ہوا تھا کہ حرملہ بن زید انصاری آئے جو بنی حارثہ مین سے ایک شخص تھے وہ حضرت کے سامنے بیٹھ گئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ایمان تو اس مقام پر ہے اور اپنے ہاتھ سے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا اور نفاق اس جگہ ہے اور اپنے ہاتھ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا اور ہم اللہ کا ذکر بہت کم کرتے ہین پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہے حرملہ نے اس کو کئی بار کہا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرملہ کی زبان پکڑلی اور کہا کہ اے اللہ اسکو سچی زبان اور شکر کرنے والا دل عنایت کر اور انکو میری محبت اور اور میرے محبت کرنے والون کی محبت

دے اور انکا انجام بخیر کر حرملہ نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے کچھ بھائی منافق ہین مین ان سب کا سردار تھا کیا مین انکے نام آپ کو بتادون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہمارے پاس اسطرح آئیگا جسطرح تم آئے ہو تو ہم اس کے لیے استغفار کرین گے جس طرح تمھارے لیے استغفار کیا اور جو شخص اسپر اصرار کریگا تو اللہ کو اسکی بابت اختیار ہی تم کسی کی پردہ دری نکرو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حرملہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ایاس بعض لوگ انکو حرملہ بن ایاس کہتے ہین۔ تمیمی عنبری ہین انکا شمار اہل بصرہ مین ہی۔ انکی حدیث صفیہ اور دحیہ دختران علیبہ سے مروی ہی وہ اپنے والد علیبہ سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتی ہین اور ضرغامہ بن علیبہ نے بھی انسے روایت کی ہی۔ ہمین عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر یعنی ابو الفضل نے اپنی سند سے ابو داود طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قرہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ضرغامہ بن علیبہ بن حرملہ عنبری نے اپنے والد علیبہ سے انھون نے ان کے دادا حرملہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین قبیلہ کے کچھ سوار دن کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گیا حضرت نے ہمین صبح کی نماز پڑھائی وہ ایسا وقت تھا کہ تاریکی کے سبب سے مین اپنے پاس والے آدمی کو نہ پہچان سکتا تھا پھر جب مین نے لوٹنے کا ارادہ کیا تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کچھ وصیت کیجیے حضرت نے فرمایا کہ خدا سے ڈرو اور جب تم کسی مجلس مین جاؤ تو جب وہان سے اُٹھنے لگو تو اگر اُن لوگون کو ایسی بات کہتے سنو جو تمھین پسند آجائے تو پھر اُس مجلس مین جانا اور اگر انکو ایسی بات کہتے سنو جو تمھین ناگوار ہو تو پھر وہان نہ جانا۔ اس حدیث کو ابن مہدی اور معاذ بن معاذ نے قرہ سے اسی طرح روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ ان کے دادا کا نام اوس ہی اور ابو عمر نے کہا ہی کہ ایاس ہی ابو موسی نے بھی ایاس کہا ہی۔ ابو عمر نے اس طرح کہکر شبہ دور کر دیا ہی حرملہ بن عبد اللہ بن ایاس اور بعض لوگ انکو حرملہ بن ایاس کہتے ہین پس انھون نے ابن مندہ اور ابو موسی کے قول جمع کر دیا ہی۔

(سیدنا) حرملہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو سنۃ اسلمی۔ والد ہین عبد الرحمن بن حرملہ کے ینبع مین رہتے تھے۔ عبد الرحمن بن حرملہ نے یحیی بن ہند بن حارثہ اسلمی سے انھون نے حرملہ بن عمرو سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین اپنے چچا سنان بن سنہ کے ساتھ تھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے دیکھا تو مین نے اپنے چچا سے پوچھا کہ آپ کیا فرما رہے ہین انھون نے کہا فرماتے کہ کنکریون سے رمی جمار کرو اس حدیث کو عبد الرحمن بن حرملہ نے بہت لوگون سے روایت کیا ہی منجملہ

ان کے حبیب بن درداء اور درداء اور دی اور یحیی بن ایوب ہین۔ یحیی بن ہند کے والد ہند بھی صحابی ہین ہم انکو انکے مقام مین انشاء اللہ تعالی ذکر کرینگے۔

(سیدنا) حرملہ (رضی اللہ عنہ)

مدلجی۔ انکا شمار صحابہ مین ہی۔ ہمین حافظ ابو موسی یعنی محمد بن ابی بکر مدینی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر یعنی محمد بن عبید اللہ بن حارث نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو احمد عطار مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو حفص یعنی عمر بن شاہین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حرملہ مدلجی یعنی ابو عبد اللہ نے خبر دی کہ وہ ینبع مین رہتے تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی۔ اور آپ سے روایت کی ہی بعض لوگون کا بیان ہی کہ آپ کے ساتھ کسی سفر مین بھی رہے ہین۔ ان سے انکے بیٹے عبد اللہ نے بھی روایت کی ہی کہ یہ کہتے تھے مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ ہجرت کو دوست رکھتے ہین مگر ہمارا ملک ہمارے لیے بہت موافق ہی حضرت نے فرمایا کہ اللہ تمھارے کسی عمل کو ناقص نہ کریگا چاہے تم جہان رہو انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حرملہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مریطہ۔ سیف نے انکو کتاب الفتوح مین ذکر کیا ہی۔ انھون نے کہا ہی کہ حرملہ بن مریطہ نیکو کار صحابہ مین سے تھے انکو طبری نے اُن لوگون مین ذکر کیا ہی جو عتبہ بن غزوان کے ساتھ بصرہ مین تھے انکو عتبہ نے اہل فارس سے لڑنے کے لیے میسان اور دستمیسان کی طرف بھیجا تھا جو خوزستان کا علاقہ ہی یہ صحابی ہین اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت بھی کی تھی۔ عتبہ نے ان کے ہمراہ سلمی بن قین کو بھی بھیجا تھا وہ بھی مہاجرین مین سے تھے چار ہزار آدمی بنی تمیم اور رباب کے انکے ہمراہ تھے یہ لوگ مقام جعرانہ اور نعمان مین اُترے یہ دونون مقامات نواحی عراق مین ہین انھین کے مقابل مین نوشجان اور قیومان دو مقام ہین مقام ورکا مین اہل فارس جمع ہوے تھے

(سیدنا) حرملہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہوذہ بن خالد بن ربیعہ بن عمرو بن عامر ضحیا نامی ایک گھوڑا انکے پاس تھا اسپر سوار ہوا کرتے تھے ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کے خاندان سے ہین۔ عمرو بن عامر بھائی ہین بکار کے بکار کا نام ربیعہ ابن عامر ہی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین یہ اور ان کے بھائی خالد آئے تھے اور دونون اسلام لائے تھے حضرت انکے اسلام سے خوش ہوئے انکا شمار (پہلے) مولفۃ القلوب مین تھا جب دونون اسلام لائے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ خزاعہ کو انکے

اسلام کی بشارت لکھی تھی- انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے-

(سیدنا) **حریث** (رضی اللہ عنہ)

ابن حسان شیبانی بعض لوگ کہتے ہین انکا نام حارث ہے حارث کے نام مین انکا حال گذر چکا ہے قیلہ بنت مخرمہ کے شوہر تھے - بکر بن وائل کے وفد تھے لہذا ہم انکے ذکر کو طول نہین دیتے انکا نام حارث ہی صحیح ہے اس مقام مین انکا ذکر ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسی نے بیان لکھا ہے اور باقی سب لوگون نے حارث کے نام مین انکا ذکر لکھا ہے

(سیدنا) **حریث** (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عبد ربہ بن ثعلبہ بن زید- بنی جشم بن حارث بن خزرج سے ہین - غزوۂ بدر مین اپنے بھائی عبداللہ بن زید کے ساتھ شریک تھے عبداللہ بن زید وہی ہین جنھون نے اذان کو خواب مین دیکھا تھا اور باتفاق سب لوگون کے احد مین بھی شریک تھے - ابوعمر نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابونعیم اور ابوموسی نے انکا نسب اسطرح لکھا ہے حریث بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ ابن زید بن حارث بن خزرج خزرجی - مین کہتا ہون کہ انھین دونون کا قول حق ہے یہ حریث بن جشم بن حارث بن خزرج سے نہین ہین بلکہ بنی زید بن حارث سے ہین ابن اسحاق نے بھی انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور کہا ہے حریث بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید ہشام کلبی نے بھی انکی موافقت کی ہے واللہ اعلم- انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے-

(سیدنا) **حریث** (رضی اللہ عنہ)

ابن زید الخیل - طائی - انکا نسب انکے والد کے نام مین انشاء اللہ تعالی ذکر کیا جائیگا یہ اور ان کے بھائی مکنف بن زید مرتدین کے قتال مین خالد بن ولید کے ساتھ تھے - ابوعمر نے انکے والد زید الخیل کے تذکرہ مین لکھا ہے کہ انکے دو بیٹے تھے مکنف اور حریث جن کو بعض لوگ حارث بھی کہتے ہین یہ دونون مسلمان تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور قتال مرتدین مین خالد کے ہمراہ شریک تھے ابوعمر نے ان دونون کا تذکرہ مستقل نہین لکھا انکا تذکرہ ابوعلی غسانی نے لکھا ہے-

(سیدنا) **حریث** (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعورا ابن عبد الاشہل - انصاری اوسی ثم الاشہلی - انسے محمود بن لبید نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے-

(سیدنا) **حریث** (رضی اللہ عنہ)

کنیت ان کی ابوسلمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے تھے - انکا شمار اہل شام مین ہی - انکی حدیث ولید بن مسلم نے عبد الرحمن بن یزید بن جابر سے انھون نے ابو سلام اسود سے انھون حدیث ابوسلمی راعی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہو ے سنا کہ پانچ چیزین کیا مبارک ہین ترازوی اعمال مین انکا وزن بہت زیادہ ہی وہ پانچ چیزین یہ ہین لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر و سبحان اللہ و الحمد للہ اور نیک فرزند جس کی وفات ہو جائے اور صبر کیا جائے اس حدیث کو لیث ابن سعد نے ولید سے اسی طرح روایت کیا ہی - اور اس حدیث کو زید بن یحیی بن عبید نے اور ابراہیم بن عبد اللہ بن علا ابن زید نے عبد اللہ بن علا سے انھون نے ابو سلام سے انھون نے ثوبان سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) حریث (رضی اللہ عنہ)

ابن شیبان - قبیلۂ بکر بن شیبان کے وفد تھے - ابو موسی نے کہا ہی کہ عبدان نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ بعض لوگ انکو حارث بن حسان کہتے ہین یہ دونون ایک ہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ ابو موسی نے جو عبدان سے انکا نسب نقل کیا ہے یہ نہایت عجیب و غریب قول ہی بکر بن شیبان کون قبیلہ ہی ہان اگر شیبان بن بکر کہتے تو البتہ صحیح ہوتا - اور یہ کہنا کہ یہ دونون ایک ہین ایک کیونکر ہو سکتے ہین ایک تو حریث بن شیبان دوسرے حریث یا حارث بن حسان ہین شاید انھون نے حریث کو قبیلۂ شیبان سے دیکھا اور بن کی جگہ ابن کا لفظ کر دیا اس قسم کی غلطی اکثر ہو جاتی ہی -

(سیدنا) حریث (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عثمان بن عبید اللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی - والد ہین عمر اور سعید فرزندان حریث کے یہ سب لوگ صحابی ہین - انکے بیٹے عمرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لائے گئے اور حضرت نے ان کے لئے دعا کی تھی - انکی حدیث عطا ابن سائب نے عمرو بن حریث سے انھون نے اپنے والد حریث سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپ نے فرمایا کماۃ من کی قسم سے ہی اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہی - اس حدیث کو عبد الملک بن عمیر نے عمرو بن حریث سے انھون نے سعید بن زید سے روایت کیا ہی اور یہی صحیح ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی - مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے حریث بن ابی حریث کا تذکرہ تمام کیا ہی اور ابعد اسکے ابو نعیم نے انکا نسب بیان کیا ہی بعض لوگ سمجھتے ہین کہ یہ کوئی اور ہین حالانکہ وہ یہی ہین -

(سیدنا حریث (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے آئے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکے بھائی ضمرہ بن عوف کے نام مین لکھا ہی-

(سیدنا) حریز (رضی اللہ عنہ)

ابن شراحیل کندی صحابی ہین- ولید بن مسلم نے عمرو بن قیس کندی سکونی سے انھون نے حریز سے روایت کی ہی اور اسمٰعیل ابن عیاش نے عمرو بن قیس سے انھون نے حریز سے انھون نے بواسطہ کسی اور شخص کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی- ابو زرعہ دمشقی نے کہا ہی کہ اسمٰعیل کا قول زیادہ صحیح ہی- انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی- حریز بفتح حا و کسر را ہی اور آخر مین زے ہی - یہ ابن ماکولا کا قول ہی اور انھون نے کہا ہی کہ سال جارث واقع سنہ ۶۶ھ مین شہید ہوئے تھے-

(سیدنا) حریز (رضی اللہ عنہ)

یا ابو حریز- اسیطرح شک کے ساتھ مروی ہی- ان سے ابو لیلی کندی نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پہونچا آپ منی مین خطبہ پڑھ رہے تھے پس مین نے اپنا ہاتھ آپ کے سواری پر رکھ لیا مینے دیکھا کہ اسکا زین بھیڑ کی کھال کا تھا- انکا تذکرہ ابو موسی نے افراد مین لکھا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ انکا نام جریر یا ابو جریر ہی جیم کے ساتھ مگر پہلا ہی قول صحیح ہی- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) حریش (رضی اللہ عنہ)

حبیب بن خدرہ نے حریش سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین اپنے والد کے ساتھ تھا جب حضرت ماعز سنگسار کیے گئے جب انکے پتھر زیادہ لگے تو مجھے لرزہ آگیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لپٹا لیا میرے اوپر آپ کا پسینہ ٹپکا جس مین مشک کی ایسی خوشبو تھی - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی- ابن ماکولا نے کہا ہی کہ خدرہ بضم خای معجمہ و سکون دال مہملہ و فتح را ہی اور بعید انکے ہی جد حریش کی اولاد مین سے ایک شخص تھے وہ اپنے والد کے ہمراہ تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز کو سنگسار کیا ان سے ابو بکر بن عیاش نے روایت کی ہی اور ابن عیینہ نے چند اشعار روایت کیے ہین-

(سیدنا) حریش (رضی اللہ عنہ)

ابن ہلال قریعی - ابو تمام طائی نے انکے چند اشعار حماسہ مین لکھتے ہین جو انکے صحابی ہونے پر دلالت کرتے ہین انمین سے شروع کے تین یہ ہین

شہدن مع النبی مسومات حنینا وھی دامیۃ الحوامی وو قعۃ خالد شہدت و حکت سنابکہا علی البلد الحرام

پس اگر یہ اشعار صحیح ہین تو بلاشک یہ صحابی ہین - اور ابن ہشام نے کہا ہی کہ یہ اشعار حجاج بن حکیم سلمی کے ہین ہم انکو جیم کی ردیف مین لکھ چکے ہین

ا شعار ... مین لکھا جا چکا ہی ۱۲

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اسد الغابة

فی

معرفة الصحابة

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمہ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبدالشکور فاروقی

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور